[illegible]

از تالیف عالم ربانی محبوب بارگاہ صمدانی مجدد زمان مولانا و مولانا المولوی ابو الفقہ احمد حسن صاحب سلمہ الاحد

لقب ترجمان القرآن بلطائف البیان

١٣١٩

حسب فرمائش محمد الدین لاہوری باہتمام مولوی عبد الرشید مالک و مہتمم مطبع

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ النجم

اس سورہ مبارکہ کی اکسٹھہ یا باسٹھہ آیتین ہین جمہور کے قول مین ساری سورت مکی ہے حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ سورہ نجم مکے مین نازل ہوئی ہے اسی طرح حضرت ابن الزبیر سے بہی مروی ہے اخرجہما ابن مردویہ حضرت ابن عباس و عکرمہ سے مروی ہے مگر ایک آیت وہ یہہ ہے اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ الا یہ کسی نے کہا ساری سورت مدنی ہے لیکن صحیح قول اول ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے اول سورت جو نازل کی گئی جسمین سجدہ ہے وہ والنجم ہے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کیا اور سب لوگون نے سجدہ کیا مگر ایک مرد نے مین نے اسے دیکھا کہ اس نے مٹہی بہر مٹی لی پہر اوسپر سجدہ کیا پس مین نے اسکو دیکھا بعد اسکے کہ وہ کافر مارا گیا یہ شخص امیہ بن خلف ہے اخرجہ البخاری ومسلم وغیرہما حافظ ابن کثیر کہتے ہین وقد رواہ البخاری ایضا فی مواضع ومسلم وابو داود والنسائی من طرق عن ابی اسحاق بہ قولہ وفی الممتنع انہ امیۃ بن خلف فی ہذہ الروایۃ مشکل فانہ قد جاء من غیر ہذہ الطریق انہ عتبۃ بن ربیعہ انتہی ابن مردویہ نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے اول سورت جسکی ساتہہ اعلان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آپ اسکو پڑہتے ہون والنجم ہے حضرت ابن عمر رضے اللہ عنہما سے مروی ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو نماز پڑہائی تو آپنے والنجم پڑہی پس ہمارے ساتہہ سجدہ کیا اور سجدہ کو دراز کیا اخرجہ ابن مردویہ والبیہقی فی سننہ ابن مردویہ نے حضرت عائشہ رضے اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجم پڑہی پہر جب آپ سجدے کو پہونچے تو اس مین کا سجدہ کیا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مین نے نجم پڑہی نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو آپنے اس مین سجدہ نہین کیا اخرجہ احمد و

بخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی والطبرانی والطیالسی وابن ابی شیبۃ وابن مردویہ حضرت ابن عباس سے
مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کرتے تہے نجم مین اندر مکے کے پہر جب آپ نے ہجرت کی طرف مدینے
کے تو اسکو ترک کیا دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ نہین کیا کسی شے مین مفصل
سے جب سے کہ آپ اٹہہ آئے طرف مدینے کے اخرجہا ابن مردویہ ❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۙ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ
يُّوْحٰى ۙ قسم ہے تارے کی جب گرے یعنی ڈوبے بہکا نہین تمہارا رفیق اور بے راہ نہین چلا اور نہین بولتا اپنی
چاؤ سے یہ تو حکم ہے جو پہونچتا ہے اسکو انتہی ف شعبی وغیرہ نے کہا خالق اپنی خلق مین سے جسکی چاہے قسم
کہائے اور مخلوق کو لائق نہین ہے کہ وہ قسم کہائے مگر خالق کی رواہ ابن ابی حاتم مفسرون نے والنجم اذا
ہوی کے معنی مین اختلاف کیا ہے پس مجاہد نے کہا مراد نجم سے ثریا ہے جبکہ وہ گرے مع فجر کے اسی طرح حضرت
ابن عباس وسفیان ثوری سے بہی مروی ہے اور ابن جریر نے اسی کو اختیار کیا ہے سدی کا زعم یہ ہے کہ وہ
زہرہ ہے ضحاک نے کہا اذا رمی بالشیاطین یعنے قسم ہے تارے کی جبکہ پہینک کر کیے جائین اس سے شیطان
اس قول کو ایک قسم کا اتجاہ ہے اعمش کی روایت مجاہد سے یہ ہے کہ قسم ہے قرآن کی جبکہ نازل ہو یہ آیت مثل
اس آیت کی ہے۔ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ
مَّكْنُوْنٍ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ قولہ تعالی مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا
غَوٰى یہ وہی بات ہے جسپر قسم کہائی گئی ہے یہ گواہی ہے واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس بات
کی کہ آپ نیکوکار راہ یاب حق کے پیرو ہین ضال نہین ضال وہ جاہل ہے جو غیر راہ پر چلتا ہے بغیر علم کے اور
غاوی وہ ہے جو کہ حق کا عالم ہے اس سے مائل ہونیوالا ہے اس کے غیر کی طرف قصد کر کے پس اللہ پاک
نے اپنے رسول کی اور اپنی شرع کی تنزیہ فرمائی اہل ضلال کے مشابہت سے مثل نصاری کے اور طرائق یہود کے
اور علم شے سے اور اسکے چہپانے سے اور اسکی برخلاف عمل کرنے سے بلکہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ شرع
عظیم جسکو دیکر اللہ تعالی نے آپکو بہیجا ہے غایت درجے کی استقامت واعتدال وسداد وراستی مین ہین اسی لیے
یون فرمایا وما ینطق عن الہوی یعنی نہین کہتا ہے کوئی بات ہوی وغرض سے ان ہو الا وحی یوحی یعنی وہ تو
وہی بات کہتا ہے جسکا اسے امر کیا گیا ہے کہ اس کو لوگون کی طرف پہونچا دے کامل پوری بغیر زیادتی و
کمی کے جیسا کہ امام احمد نے حضرت ابو امامہ سے روایت کیا ہے کہ انہون نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو کہ آپ فرماتے تہے البتہ داخل ہوگا جنت مین ایک مرد غیر نبی کی شفاعت سے مثل دو قبیلون کے یا مثل

کلمہ ابہی مین اور سکو وحی چہوتی ہین جو پاک نبی مین اوتارا کتاب ہمہ جہان کی صاحب ۱۲ منہ

ایک ان دو قبیلون کی ربیعہ و مضر تو ایک مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نہیں ہے ربیعہ مضر سے آپ نے فرمایا انما اقول ما اقول یعنی مین جو کہتا ہون سو وہی ہے جو کہتا ہون امام احمد نے حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے کہا مین لکھا کرتا تہا ہر شے جس کو سنتا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے ارادہ کرتا تہا اُس کے حفظ کا پس قریش نے مجھے منع کیا تو کہا کہ تو تو لکہتا ہے ہر شے جسکو تو سنتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم ایک بشر ہین کہ کلام کرتے ہین غضب مین سو مین رک رہا لکہنے سے پہر مین نے آپ سے اسکا ذکر کیا تو فرمایا لکھہ پس قسم ہے اُس کی جسکے ہاتہ مین میری جان ہے نہین نکلا مجھہ سے مگر حق رواہ ابوداؤد عن مسدد و ابی بکر بن ابی شیبۃ کلاھما عن یحییٰ بن سعید القطان بہ حافظ ابو بکر بزار نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا وہ شے کہ خبر دی مین نے تمکو کہ وہ اللہ کے پاس سے ہے سو وہ وہی ہے جس مین کسی طرح کا شک نہین ہے پہر بزار نے کہا لا نعلمہ یروی الا بہذا الاسناد امام احمد نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین کہتا ہون مین مگر حق آپکے بعض اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم سے مداعبہ کرتے ہین فرمایا بیشک مین نہین کہتا ہون مگر حق کذا فی ابن کثیر ف نجم بمعنے کوکب ہے یعنے تارا اُس کا نام نجم رکھا گیا بسبب اُسکی طلوع کے ہر طلوع ہونیوالا نجم ہے جسوقت دانت اور روئیدگی اور سینگ طلوع ہوتا ہے تو عرب کی بول چال مین کہتے ہین نجم السن والنبت والقرن یہان اُس مین کئی قول ہین ایک یہ ہے کہ الف ولام جنسی ہے اور مراد اُس سے جنس نجوم ہے یعنی آسمان کے سارے تارے جبکہ وہ غروب ہوتے ہین اللہ پاک نے تارون کی قسم کہائی جبکہ وہ غائب ہون یہ ممتنع نہین ہے کہ نجوم کو لفظ واحد سے تعبیر کی جائے اور اُس کے معنے جمع ہون مفسرین کی ایک جماعت اسی کی قائل ہے وہ کہو عمر بن ربیعہ کا قول اسی باب سے ہے۔ ہ

احسن النجم فی السماء الثریا والثریا فی الارض زین النساء

دوسرا قول یہ ہے کہ النجم سے مراد ثریا ہے یہ ایک اسم ہے کہ ثریا پہ غالب ہوگیا ہے عرب لوگ النجم بولتے ہین اور ثریا اُس سے مراد لیتے ہین حضرت ابن عباس و مجاہد وغیرہما اسی کے قائل ہین اگرچہ ثریا گنتی مین کئی تارے ہین کہا جاتا ہے کہ سات تارے ہین چہہ تو ظاہر ہین اور ایک خفی ہے لوگ اُس سے اپنی نگاہون کا امتحان کرتے ہین شفای قاضی عیاض مین ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ثریا مین گیارہ تارے دیکھتے تہے تیسرا قول یہ ہے کہ مراد النجم سے شعری ہے اس لیے کہ آیت مین الشعرا ذکر ہے وانہ ہو رب الشعری جو تہا یہ ہے کہ مراد اُس سے زہرہ ہے اس لیے کہ عرب

کی ایک قوم اُسے پوجا کرتی تھی یہ قول سدی کا ہے **پانچوان** یہ ہے کہ مراد اُس سے وہ روئیدگی ہے جسکا تنہ نہین ہوتا ہے جیسے کدو وغیرہ کی بیل کما فی قولہ تعالیٰ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ یہ قول اخفش کا ہے **چھٹا** یہ ہے کہ مراد حضور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم ہین **ساتوان** یہ ہے کہ مراد قرآن شریف ہے اسکا نام نجم اس لیے رکھا گیا کہ وہ منجم و مفرق نازل کیا گیا ہے عرب لوگ تفریق کا نام تنجیم اور مفرق کا نام منجم رکھتے ہین مجاہد و فراء اسی کے قائل ہین لیکن اولیٰ قول اول ہے حضرت حسن فرماتے ہین مراد النجم سے تارے ہین جبکہ گرینگے قیامت کے دن یہ **آٹھوان** قول ہوا۔ کسی نے کہا مراد اُس سے وہ تارے ہین جن سے شیاطین کی پھینک مار کی جاتی ہے یہ **نوان** قول ہوا **ھوی** یہوی ہُوِیّاً بالفتح اذا سقط و غرب و ہُوِیّاً بالضم اذا طلع و صعد یعنی ہَوِی بالفتح بمعنے سقوط و غروب ہے اور بالضم بمعنے طلوع و صعود فعل دونوں کا ایک ہے اختلاف جو ہے سو مصدر مین ہے بالجملہ یہ دونوں معنے اول کے چار قولون کی بنا پر ٹھیک ہوسکتے ہین یعنی قسم ہے تارون کی جبکہ وہ اوپر کی جانب سے نیچے کی طرف گرین یا غروب ہون یا جبکہ طلوع ہون یا قسم ہے ثریا کی جبکہ وہ ساقط ہو حضرت ابن عباس نے فرمایا اذا انصب یعنی جبکہ وہ گرے کما رواہ ابن جریر عنہ یا جبکہ وہ طلوع ہو یا قسم ہے شعریٰ کی جبکہ وہ غروب ہو یا طلوع ہو یا قسم ہے زہرہ کی جبکہ وہ غروب ہو یا طلوع ہو تارے کی قسم جو مقید کی گئی وقت سقوط و غروب یا طلوع کے ساتھ سو اسکا فائدہ یہ ہے کہ جس وقت تارا وسط آسمان مین ہوتا ہے تو اُسکا نفع قلیل ہوتا ہے اس لیے کہ چلنے والا اُس سے راہ نہین پاتا ہے کیونکہ اس وقت نہ مشرق نہ مغرب سے معلوم ہوتا ہے نہ جنوب شمال سے بخلاف اسکے کہ جب وہ آسمان کے وسط مین نہین ہوتا بایں طور کہ مشرق کی جانب مین ہوتا ہے یا مغرب کی تو اس وقت اُس سے جانب مشرق کی مغرب سے اور جانب جنوب کی شمال سے تمیز ہوتی ہے اب رہا پانچوان قول سو اس مین بھی ہوی کے دونون معنے بنتے ہین یعنی قسم ہے نبات کی کہ جبکہ وہ ساقط ہو زمین پر یا بڑھے اور بلند ہو چھٹے قول کی بنا پر یہ معنی ہین قسم ہے محمد کی جبکہ وہ نازل ہو یا چڑھے یہ نزول و صعود شب معراج کا ہوگا ساتوین کی بنا پر یہ معنی ہین قسم ہے قرآن کی جبکہ وہ نازل ہو آٹھوین قول کی یہ معنی ہین قسم ہے تارون کی جبکہ جھڑ پڑین قیامت کے دن کما قال تعالیٰ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ (اور جب تارے جھڑ پڑین ۱۲) نوین قول کی بنا پر یہ معنی ہین قسم ہے تارون کی جبکہ وہ ٹوٹ پڑین واسطے مارنے شیاطین کے ان تین قولون کی بنا پر ہُوِیّ ماخوذ ہوگا ہَوِیّ بفتح الہاء سے کلمۂ اذا کے عامل مین کئی وجہین ہین اور ہر وجہ پر اشکال وارد ہوتا ہے سمین نے انکا ذکر کیا ہے اُن مین کی اول وجہ یہ ہے کہ فعل قسم محذوف اُس کا ناصب ہے اے اقسم بالنجم وقت ہویہ یہ قول

ابو البقاء وغیرہ کا ہے بالجملہ ماضل صاحبکم وما غوی جواب ہے قسم کا قریش نے کہا تہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
ضال وغاوی ہین نعوذ باللہ منہ سو پیر اللہ پاک نے قسم کہا کر فرمایا کہ وہ نہ ضال ہو نہ غاوی ہے اس لیے
کہ جس ذات کی یہہ قدرت ہے کہ اس نے آسمان پر تارے بنائے جن سے لوگ رات کو راہ پاتے ہین بہلا اسکا
بہیجا ہوا خلق کی راہ پر لانے کے واسطے کیونکر بے راہ ہو سکتا ہے بلکہ وہ تو حق کی سیدہی راہ
پر ہے اور اپنی رب کے حکم سے لوگون کو سیدہی راہ بتاتا ہے اکثر مفسر اس طرف گئے ہین کہ ضلال
و غی ایک ہین تو اس بنا پر وما غوی کا عطف اس باب سے ہوگا کہ با وجود اتحاد معنی کے لفظ مخالف
کے ساتھ تاکید کی گئی بعض نے یون فرق کیا ہے کہ ماضل کے یہ معنے ہین کہ مائل نہین ہوئے طریق مستقیم سے
اور ما غوی کے یہہ معنے ہین کہ اعتقاد نہین کیا کسی باطل کا قاضی صاحب مرحوم کا یہی قول ہے اس فرق
کا حاصل یہ ہے کہ غوایت تو خطا ہے اعتقادیین خاصۃً اور ضلال اوس سے عام تر ہے شامل ہے خطا کو افعال
واقوال وعقائد مین پس ضلال مائل ہونا ہے اس طریق مستقیم سے جس کو اللہ تعالی نے اپنے بندون
کے واسطے بیان کیا ہے برابر ہے کہ وہ متعلق ہو افعال سے یا اقوال سے یا عقائد سے یا اخلاق
سے اور غوایۃ مائل ہونا ہے طریق مستقیم سے باب عقائد مین تو اب وما غوی تخصیص بعد التعمیم کے
قبیل سے ہوگا منظور اس سے نفی خاص کا مزید اہتمام ہے مراد نفی ہے اس بات کی جو قریش نے
آپ کی طرف منسوب کی تہی کہ آپ ہر ایک باب اعتقاد وعمل مین راہ صواب سے مائل ہین پس جو
بات انہون نے آپ سے کہی تہی خود اللہ پاک اس کے جواب کا متولی ہوا تو فرمایا ماضل صاحبکم
وما غوی ۔ وما صاحبکم بمجنون وما ہو بقول شاعر ولا بقول کاہن وما ینطق عن الہوی اور باقی انبیا
علیہم الصلوۃ والسلام خود اپنی طرف سے جواب دیتے تہے دیکہو جب قوم نوح علیہ السلام نے اون
سے کہا انا لنراک فی ضلال تو خود انہون نے جواب دیا یا قوم لیس بی ضلالۃ عاد نے جب ہود علیہ
السلام سے کہا انا لنراک فی سفاہۃ تو انہون نے کہا یا قوم لیس بی سفاہۃ اسی طرح موسی علیہ السلام
نے بہی خود جواب دیا ہے کذا افادہ الشیخ رحمہ اللہ تعالی کسی نے یون فرق کیا کہ ضلال کے
معنے ہین مخالفت تو بات اس طرف رجوع ہوگی کہ ضلال فعل معاصی ہے پس اب فرق درمیان
اس کے اور غی کے تباین کلی ہوگا کیونکہ ضلال تو فعل معاصی ہے اور غی جہل مرکب ہے یعنے
جو جہل کہ ناشی ہے اعتقاد فاسد سے ایضاح اسکا یہ ہے کہ جہل کبہی تو انسان کے غیر معتقد ہونے
سے ہوتا ہے کہ اس کو نہ صالح کا اعتقاد ہوتا ہے نہ فاسد کا اور کبہی شے فاسد کے اعتقاد سے
ہوتا ہے اس ثانی کو غی کہتے ہین کسی نے کہا غی بمعنے خیبت ہو یعنے خائب نہین ہوئے اس شے

مین جو طلب کی صاحبکم کا خطاب قریش کو ہی اس مین اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ وہ مطلع تھے آپکی
حقیقت حال پر یعنے تمہارا مصاحب و رفیق و ہمصحبت جسکی صدق و راستی و امانت و دیانت کو تم خوب
جانتے ہو وہ ضال و غاوی نہین ہے با این کہو کہ صحبت کا ساتھہ اس لیے تعبیر کی کہ صحبت باوجود اسکے
دال تر ہونیکے قصد پر رغبت دینے والی ہے قریش کو آپکے حق مین اور متوجہ کرنے والی ہے اُن کو
آپکی طرف اور تقبیح کرنے والی ہے اُنپر آپکی اتہام کو آپ کے انذار مین حالانکہ وہ آپ کی طہارت شمائل
ونزاہت خصائل کو پہچانتے ہین وما ینطق عن الہوی کلمہ عن اپنے معنے مجاوزت پر ہے مع ایک
نوع تضمین کے یعنی صادر نہین ہوتا ہے نطق اُسکا اپنی خواہش سے نہ تو ساتھ قرآن کے اور نہ ساتھ
غیر قرآن کے اور مثل نطق کے فعل ہے ابو عبیدہ نے کہا عن بمعنے با ہے اے ما الہوی یعنی
نہین بولتا ہے ساتھ خواہش نفس کے قتادہ نے کہا نہین بولتا ہے ساتھ قرآن کے اپنی خواہش سے بھلا جس شخص کا یہ حال ہو وہ کیونکر ضال
و غاوی ہو سکتا ہے **نکتہ** اول اللہ پاک نے ما ضل و ما غوی بصیغہ ماضی فرمایا پھر و ما ینطق
بصیغہ مستقبل سو اس لیے کہ منظور بیان کرنا ہے آپکے حال کا قبل بعثت کے اور بعد اُسکے
یعنے وہ ضال و غاوی نہین ہوا کبھی جبکہ تم سے اور تمہارے معبودون سے کنارہ کیا قبل
اس کے کہ رسول ہو کر مبعوث ہو اور نہین بولتا ہے ہوا سے اب جبکہ پڑھتا ہے تم پر اپنے رب
کی آیتین ان ہو الا وحی یوحی یعنے نہین ہے وہ قرآن جس کے ساتھ وہ نطق کرتا ہے اور اُسکی
کل احوال و اقوال و افعال مگر ایک وحی ہے طرف سے اللہ کے جسکو وہ اُس کی طرف وحی کرتا ہے یوحی
صفت ہے وحی کی مفید ہے استمرار تجددی کو یعنی ایسی وحی جو کہ مستمر و متجدد کی جا رہی ہے اور
مفید ہے نفی مجاز کو یعنے وہ وحی ہے حقیقۃً نہ بمجرد اس کے کہ اُسکا نام وحی رکھدیا ہے جیسے تم
بولتے ہو نہ اقول یقال کسی نے کہا تقدیر یوحی الیہ ہے سو اس مین مزید فائدہ ہے **آیت**
دلیل ہے اسپر کہ سُنت مطہرہ وحی یوحی ہے کما فی فتح البیان عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝
ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ۝ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ
اَوْ اَدْنٰى ۝ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى
مَا يَرٰى ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝
اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ
الْكُبْرٰى ۝ اُسکو سکھایا سخت قوتون والے نے زور آور نے پھر سیدھا بیٹھا
اور وہ تھا اونچے کنارے آسمان کی پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا پھر رہ گیا فرق دو کمان

کو برابر یا اس سے بھی نزدیک پھر حکم بھیجا اللہ نے اپنے بندے پر جو بھیجا جھوٹ نہیں کہا دل نے جو دیکھا اب تم کیا اُس سے جھگڑتے ہو اُس پر جو اُس نے دیکھا اور اُسکو اُسنے دیکھا ہے ایک دوسرے اُتارے مین پرلے حد کی بیری پاس اوس پاس ہے بہشت رہنے کی جب چھا رہا تھا اُس بیری پر جو کچھ چھا رہا تھا بہکی نہیں نگاہ اور حد سے نہیں بڑھی بے شک دیکھے اس نے اپنے رب کے بڑے نمونے **ف** حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اول نبوت مین حضرت جبریل نظر آئے اپنی اصل صورت پر ایک کرسی پر بیٹھے آسمان اُنسے بھر رہا کنارے سے کنارے تک یہہ دیکھہ کر گھبرانے تو سورۂ مدثر اُتری یہ صفتین

شدید القوی ذو مرہ سورۂ کورت مین جبریل کی کہی ہین **ف** دوسری بار جبریل کو اپنی صورت پر دیکھا معراج کی رات مین سات آسمان سے اوپر جہان درخت ہے بیری کا وہ حد ہے نیچے اور اوپر مین نیچے کے لوگ اوپر نہیں پہونچتے اور اوپر والے نیچے نہیں اُترتے اُسی کے پاس بہشت کو دیکھا اور اُس بیری پر چھا رہے پروانے سنہری ایسے خوش رنگ جیسے دیکھے سے دل کھنچا جاوے اور نمونے جو دیکھے وہ اللہ ہی کو خبر ہے انتہے **ف** اللہ پاک اپنے بندہ و رسول محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف سے خبر دیتا ہے کہ جس شے کو وہ لے کر لوگون کی طرف آئے ہین وہ اُنکو سکھائی ہے سخت قوتون والے نے جو جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین کما قال تعالیٰ اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ ذِىۡ قُوَّةٍ عِنۡدَ ذِى الۡعَرۡشِ مَكِيۡنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيۡنٍ اور یہان فرمایا ذو مرۃ ای ذو قوۃ یہ قول مجاہد و حسن و ابن زید کا ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا ذو منظر

حسن و قوۃ شدیدۃ یعنی خوب صورت سخت قوت والا بروایت حضرت ابن عمر و ابو ہریرہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ **فَاسْتَوٰى** یعنے جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ قول حضرت حسن و مجاہد و قتادہ و ربیع بن انس کا ہے **وَهُوَ بِالۡاُفُقِ الۡاَعۡلٰى** یعنے جبریل علیہ السلام سیدھے ہوئے بیٹھے افق اعلیٰ مین یہ قول عکرمہ وغیرہ واحد کا ہے عکرمہ نے کہا افق اعلیٰ وہ ہے جس سے صبح آتی ہے مجاہد نے کہا مطلع شمس ہے قتادہ نے کہا وہ ہے جس سے دن آتا ہے اسی طرح ابن زید وغیرہ نے بھی کہا حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہیں دیکھا

معتزلہ کہا ہے ... عرش والے ... قوت ... درجہ پایا

... بشارت ... حلال نہیں ... سکے اور ... صاحب ...

جبرائیل ع کو انکی صورت مین مگر دوبار ایکبار تو آپ نے انسے سوال کیا کہ انکو دیکھین انکی صورت مین سو انہون نے افق کو بند کر دیا یعنے کنارہ آسمان کو اپنی بزرگی جسم سے اور دوسری بار سو آپ انکے ساتھ تھے جبکہ آپ چڑہے پس وہ یہہ قول ہے اللہ تعالے کا وہو بالافق الاعلے اخرجہ ابن ابی حاتم حافظ ابن کثیر کہتے ہین اس جگہہ ابن جریر نے ایک قول کہا ہے کہ جسے کسیکو نہین دیکہا واسطے انکے غیر کے اور نہ انہون نے اسکو کسی سے نقل کیا ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ وہ اس طرف گئے ہین کہ معنے یہ ہین فاستوی یعنے مستوی ہوا یہ شدید القوے ذومرہ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم افق اعلے مین یعنے دونون جمیعًا افق اعلے مین مستوی ہوئے اور یہ سب معراج مین ہے ابن جریر نے اسی طرح کہا ہے اور اسپر کسی نے انکی موافقت نہین کی پہر جو بات کہی من حیث العربیہ اسکی توجیہ کرنا شروع کیا تو کہا کہ یہ قول مثل اس آیت کے ہے ائذا کنا ترابًا وآباؤنا پس آبا کا عطف کیا ہی ضمیر مستتر پر جو کنا مین ہے بغیر اظہار نحن کے سو اسی طرح فاستوی وہو ہے کہا اور فراء نے ذکر کیا ہے بعض عرب سے کہ اسنے فراء کو یہ شعر سنایا ؎

اَلَمْ تَرَ اَنَّ النَّبْعَ يَصْلُبُ عُودُهٗ ۔۔۔ وَلَا يَسْتَوِي وَالْخِرْوَعُ الْمُتَقَصِّفُ

یہ بات جو ابن جریر نے کہی عربیت کی جہت سے تو متجہ ہے لیکن معنے اسپر اسکے مساعدت نہین کرتے ہین کیونکہ یہ دیکہنا جبرائیل علیہ السلام کو شب معراج مین نہ تہا بلکہ اس سے قبل تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین مین تہے پس جبرائیل علیہ السلام آپ پر اترے اور انکی طرف لٹک آئے پہر آپ سے قریب ہوگئے اور وہ اس صورت پر تہے جسپر اللہ تعالے نے انکو پیدا کیا ہے انکے چہ سو پر تہے پہر آپ نے انکو دیکہا بعد اسکے دوسرے بار سدرۃ المنتہے کے نزدیک یعنے شب معراج مین اور یہ پہلا دیکہنا شروع بعثت مین تہا بعد اسکے کہ جبرائیل علیہ السلام آپکے پاس اول بار آئے تو اللہ تعالے نے آپکی طرف وحی کی سورہ اقرا کے شروع کی پہر وحی سست ہوگئی اس فترت کی مدت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کئی بار گئے تاکہ پہاڑون کی چوٹیون سے گر پڑین یعنے فترت وحی کے رنج سے پس جب کبہی آپ اسکا قصد کرتے تو جبرائیل علیہ السلام ہوا سے آپکو پکارتے اے محمد تو رسول ہے اللہ کا حقًا یعنے تحقیق اور مین جبرائیل ہون تو اس سے آپکا دل چین پکڑتا اور آپ کی آنکہہ ٹہنڈی ہوتی اور جب کبہی آپ پر طول امر ہوتا تو ایسا ہی پہر کرتے تہے یہانتک کہ جبرائیل ع آپکے واسطے ظاہر ہوئے اور آپ ابطح مین تہے اپنی اس صورت مین جسپر اللہ تعالے نے انکو پیدا کیا ہے انکے چہ سو پر تہے بقدر انکی بزرگی خلق نے بند کر دیا تہا افق کو پہر آپ سے قریب ہوئے اور وحی کی آپ کی طرف اللہ عزوجل کی طرف سے اس شی کی جسکا اسنے انکو امر کیا تہا اب اسوقت آپ نے فرشتے کی عظمت پہچانی جو آپکے پاس رسالت لایا اور اسکی جلالت قدر اور اسکا علو رتبہ نزدیک اپنے خالق کے جسنے اوسکو آپکی طرف بہیجا حضرت انس رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس اثنا کے مین بیٹھا تہا کہ ناگاہ جبرائیل علیہ السلام آئے تو مکا مارا درمیان دونوں شانون
کے پہر مین کہڑا ہوا طرف ایک درخت کے جسمین مثل دو آشیانہ طیر کے تہے پس اُن مین کے ایک مین تو وہ بیٹھے
اور دوسرے مین مین بیٹھا پہر وہ درخت بلند ہوا اور مرتفع ہوا یہانتک کہ اُس نے بند کر دیا مشرق و مغرب کو
اور مین لوٹتا پوٹتا تہا اپنی آنکھ کو اور اگر مین یہ چاہتا کہ مین آسمان کو چھو لون تو البتہ چھو لیتا پہر مین نے
التفات کیا طرف جبرائیل ع کے گویا وہ ایک حلس لاطی ہین پس مین نے پہچان لیا فضل اُنکے علم کا ساتہہ
اللہ کے اپنے اوپر اور کہولا گیا واسطے میرے ایک دروازہ آسمان کے دروازون سے اور دیکھا مین نے نور عظیم
اور ناگاہ ورے حجاب کے موتیون اور یاقوت کی جنبش تہی اور وحی کیا گیا طرف میرے جو کچہہ اللہ نے چاہا
کہ وحی کیا جائے رواہ الحافظ ابو بکر البزار فی مسندہ ثم قال لا یرویہ الا الحارث بن
عبید وکان رجلا مشہورا من اہل البصرۃ حضرت عبد اللہ رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل ع کو دیکہا اُنکی صورت مین اور اُنکے چہہ سو پر تہے اُن مین کے ہر پر نے مقرر بند
کر دیا تہا اُفق کو اُنکے پرون سے وہ گونا گون رنگ اور موتی و یاقوت گرتے تہے جسکو اللہ ہی خوب جانتا ہے
رواہ الامام احمد وانفرد بہ حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل
سے سوال کیا کہ اُن کو دیکھین اُن کی صورت مین تو اُنہون نے کہا کہ تو اپنے رب سے دعا کر پس آپ نے اپنے
رب عز وجل سے دعا کی تو آپ پر ایک سیاہی طلوع ہوی مشرق کیجانب سے پہر مرتفع و منتشر ہونے لگی پس جب
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو دیکہا تو بیہوش ہو گئے پہر جبرائیل ع آپ کے پاس آئے تو آپ کو اُٹہایا
اور آپکی باچہہ سے تہوک پونچہا رواہ الامام احمد وانفرد بہ وقد رواہ ابن عساکر عن ہناد
ابن الاسود ہناد نے کہا کہ ابولہب اور اسکے بیٹے عتبہ نے تیاری کی تہی طرف شام کے تو مینے بہی اُنکے ساتہہ
تیاری کی پس اُسکے بیٹے عتبہ نے کہا واللہ البتہ مین جاؤنگا طرف محمد ص کے اور البتہ ایذا دونگا مین اُنکو رب
سبحانہ وتعالی کے حق مین پہر وہ چلا یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو کہا یا محمد ہو منکر ساتہہ الذی
دنا فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی یعنے وہ شخص منکر ہے اسکا جسکی یہ صفت ہے تو نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ ابْعَثْ عَلَیْہِ کَلْبًا مِّنْ کِلَابِکَ پہر عتبہ آپکے پاس سے لوٹ آیا تو اپنے باپ
کیطرف رجوع ہوا پس ابولہب نے کہا او بیٹا تو نے اُس سے کیا کہا تو عتبہ نے جو کہا تہا اُسکا اُس سے ذکر
کیا پہر ابولہب نے کہا کہ اُسنے تجہہ سے کیا کہا عتبہ بولا کہ اس نے کہا اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبًا مِّنْ
کِلَابِکَ ابولہب نے کہا او بیٹا واللہ مین لعن مین نہین ہوتا ہون تجہپر اوسکی دعا سے پہر ہم چلے یہانتک
تک کہ اُترے ابراہ مین اور وہ سدہ مین ہے اور اترے ہم طرف صومعہ راہب کے تو راہب نے کہا او گروہ

عرب کس شئ نے تمکو اُتارا اس بلاد مین پس یہان تو ایسے شیر چرتے ہین جیسے بکریان چرتی ہین پس ابولہب نے ہم سے کہا بیشک تم سفر جان چکے ہو میرے کبرسن کو اور میرے حق کو اور بیشک اس مرد نے مقر میرے بیٹے پر ایک دعا کی ہے واللہ مین اُس سے امن مین نہین ہوتا ہون اُسپر سو تم اپنا سامان جمع کرو طرف اس صومعہ کے اور فرش کرو میرے بیٹے کے واسطے اُسپر پھر تم فرش کرو اسکے گرد پس ہم نے کیا پھر شیر آیا تو اُسنے ہمارے چہرے سونگھے پھر جب اُسنے نہ پائی وہ شئے جسے چاہتا تہا تو سمٹا پھر ایک جست کی تو ناگاہ وہ اس سامان کے اوپر تہا پھر اُسکا چہرہ سونگھا ثم ہزمہ ہزمۃ ففسخ راسہ یعنے پھر اُسکو ایک جھٹکا دیا تو اسکا سر توڑ ڈالا پس ابولہب بولا مقر مین پہچان گیا تہا کہ وہ نہ چھٹیگا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے قولہ تعالے فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ یعنے پھر جب قریب ہوئے جبرائیل ع طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جبکہ وہ آپ پر اترے طرف زمین کے یہانتک کہ فرق تہا درمیان انکے اور آپ کی بقدر دو کمان کے جبکہ وہ دراز کیجائین یہ قول مجاہد و قتادہ کا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد اس سے بعد ما بین وتر القوس الی کبدہا ہے او ادنے اول گذر چکا ہے کہ یہ صیغہ لغت مین استعمال کیا جاتا ہے واسطے اثبات مخبر عنہ کے اور نفی اس شئ کی جو اسپر زیادہ ہو کقولہ تعالی ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً یعنے وہ دل پتھرون سے بڑھکر نرم نہین ہین بلکہ اُنکی مثل ہین یا اونسے زیادہ ہین شدت و سختی مین اسی طرح یہ آیت ہے يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً اور یہ آیت وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ یعنے وہ ایک لاکھ سے کم نہین ہین بلکہ حقیقۃً ایک لاکھ ہین یا اُسپر زیادہ ہوتے ہین پس مخبر بہ کی تحقیق ہے کسی طرح کا شک تردد نہین ہے اسلیے کہ یہ یہان ممتنع ہے اسی طرح یہ آیت ہے فکان قاب قوسین او ادنے یہ بات جو ہمنے کہی کہ یہ قریب ہونے والا جسکے درمیان اور آپکے دو کمان کا فاصلہ تہا وہ جبرائیل ع ہی ہین یہ قول ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ و ابن مسعود و ابوہریرہ کا چنانچہ عنقریب ہم اُنکی حدیثین وارد کرینگے انشاء اللہ تعالے۔ مُسلم نے اپنے صحیح مین حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرمایا رای محمد ربہ بفوادہ مرتین یعنے دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو اپنے دل سے دوبار پس اس روایت کو ان دوبار مین کا ایک ٹہیرایا حدیث اسرا مین حضرت انسؓ سے مروی ہے ثم دنا الجبار رب العزۃ فتدلے اور اسی لیے بہت سے لوگون نے اس روایت کی متن مین کلام کیا ہے اور اس مین کئی چیزین غرابت کی ذکر کی ہین پس اگر یہ صحیح ہو تو اور وقت پر اور قصے پر محمول ہوگی نہ یہ کہ اس آیت کی تفسیر ہو کیونکہ یہ روایت اُس حال مین تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین مین تہے شب معراج مین نہین اسی لیے بعد اسکے فرمایا ہے ولقد رآہ نزلۃً اُخرٰے

عند سدرۃ المنتہی سو یہ وہی شب معراج مین ہے اور پہلے زمین مین تہے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مرفوعا
مروی ہے کہ مینے دیکہا جبرائیل کو اُنکے چہہ سو پر تہے اخرجہ ابن جریر حضرت عائشہ رض سے مروی ہے کہ تہا اول
حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ کہ آپنے دیکہا اپنی خواب مین جبرائیل کو اجیاد مین پہر آپ نکلے تاکہ
اپنی حاجت پوری کرین تو آپ پر جبرائیل ع چیخے یا محمد یا محمد پہر آپنے داہنے بائین نظر کی تو کوئی شئے نہ
دیکہی تین بار پہر آپنے اپنا سر اوٹہایا تو ناگاہ وہ موڑنے والے تہے اپنے دونون پاؤن اپنا ایک پاؤن
دوسرے کے ساتہہ کنارہ آسمان پر پس کہا یا محمد جبریل جبریل آپ کی تسکین کرتے تہے تو آپ بہاگے
یہانتک کہ لوگون مین داخل ہو گئے پہر نظر کی تو کوئی شئے نہ دیکہی پہر لوگون سے نکلے پہر نظر کی تو اُنکو
دیکہا پہر لوگون مین داخل ہو گئے تو کوئی شئے نہین دیکہی پہر نکلے پہر نظر کی تو اُنکو دیکہا پس وہ یہ قول ہے اللہ عز
وجل کا والنجم اذا ہوی سے قولہ ثم دنے فتدلی یعنے پہر قریب آئے جبرائیل طرف محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے علیہما الصلوٰۃ والسلام فکان قاب قوسین او ادنی اور کہتے ہین کہ قاب نصف انگشت ہے بعض نے کہا
ذراعین کان بینہما یعنے اُن مین دو ہاتہہ کا فرق تہا رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم من حدیث ابن وہب
بخاری نے زر سے روایت کیا ہے کہا ہمکو حدیث کی عبد اللہ نے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دیکہا جبرائیل کو اُنکے چہہ سو پر تہے ابن جریر نے حضرت عبد اللہ سے روایت کیا ہے ماکذب الفؤاد
ما رای کہا دیکہا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل ع کو اُنپر دو حلے تہے رفرف کی سقر پہر دیا تہا
مابین آسمان و زمین کو اب جو ہم نے ذکر کیا ہے اسکی بنا پر فاوحی الی عبدہ ما اوحی کے یہ معنے ہونگے
پس وحی کی جبرائیل نے طرف اللہ کے بندے محمد صلعم کے جو وحی کی یا پس وحی کی اللہ نے طرف اپنے بندے
محمد صلعم کے جو وحی کی جبرائیل کے واسطہ سے یہ دونون معنے صحیح ہین سعید بن جبیر سے ذکر کیا گیا ہے کہا
وحی کی اللہ نے طرف آپکے الم یجدک یتیما یعنے کیا نہین پایا تجہکو یتیم و رفعنا لک ذکرک
یعنے اور بلند کر دیا ہمنے واسطے ذکر تیرا اغیر سعید نے کہا وحی کی آپ کیطرف کہ جنت حرام کی گئی ہے
نبیون پر یہانتک کہ تو اسمین داخل ہو اور تمہاری امت پر یہانتک کہ داخل ہو اسمین امت تیری مسلم نے عن ابن
عباس روایت کیا ہے ماکذب الفؤاد ما رای ولقد راٰہ نزلۃ اخری کہا دیکہا اسکو اپنے دل سے دو بار حضرت
ابن مسعود وغیرہ نے انکی مخالفت کی ہے اور ایک روایت مین اُنسے یہ مروی ہے کہ اُنہون نے رویت کا
اطلاق کیا ہے اور وہ محمول ہے اس رویت پر جو مقید بفؤاد ہے اور جس نے اُنسے رویت ببصر روایت کی
ہے تو مقرر اسنے غریبات کہی کیونکہ اس باب مین صحابہ رضی اللہ عنہم سے کوئی شئے صحیح نہین ہوئی
ہے بغوی کا قول اپنی تفسیر مین یہ بلفظہ ہے و ذہب جماعۃ الی انہ راہ بعینہ وہو قول انس والحسن و عکرمۃ

عن ابی سلمۃ عن جابر
ثنا ابو الولید ثنا ابو عوانۃ عن سلیمان الشیبانی عن زر
قال سالت زرا عن قولہ فکان قاب قوسین او ادنی قال حدثنا عبد اللہ
عن ابن عباس قال راہ بفؤادہ مرتین

سو اسمین نظر ہے واللہ اعلم ترمذی نے عن عکرمۃ عن ابن عباس روایت کیا ہے کہا دیکھا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے اپنی رب کو میں نے کہا کیا نہین کہتا ہے اللہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ
فرمایا خرابی ہو تیری یہ تو اسوقت ہیکہ تجلی کرے اپنے نور سے جو کہ اسکا نور ہے اور بمقرر دیکھا اپنے رب کو
دو بار پہر ترمذی نے کہا حسن غریب ہے نیز ترمذی نے شعبے سے روایت کیا ہے قال لقی ابن عباس کعبا
بعرفة فسألہ عن شئ فکبر حتے جاوبتہ الجبال فقال ابن عباس انا بنو ہاشم فقال کعب ان اللہ قسم رویتہ و
کلامہ بین محمد و موسے فکلم موسے مرتین وراہ محمد مرتین اور مسروق نے کہا مین داخل ہوا حضرت عائشہ پر
تو مینے کہا کیا دیکھا محمد صلعم نے اپنے رب کو پس فرمایا البتہ بمقرر تو نے کلام کیا ایسی شئے کے ساتھہ جس
سے میرے رونگٹے کہڑے ہو گئے تو مینے کہا رویدا یعنے آپ ٹہیرین جلدی نہ کرین پہر مینے یہ آیت
پڑہی لقد رای من آیات ربہ الکبرے تو فرمایا این یذہب بک یعنی تجہے کہان لیجاتے ہین مطلب یہ
کہ تو نے خطا کی وہ تو یہی جبریل ہین جو کوئی تجہے یہ خبر دے کہ محمد صلعم نے اپنے رب کو دیکھا یا آپ نے
چہپائی کوئی شئے اُس مین سے جسکے ساتہہ آپ کو امر کیا گیا یا آپ جانتے ہین اُن پانچ باتون کو جو اللہ
تعالی نے فرمائی ہین ان اللہ عندہ علم الساعۃ و ینزل الغیث تو بمقرر اُسنے بڑا کیا اللہ پر بہتان و لیکن آپ
نے دیکھا جبرائیل کو نہ دیکھا اُنکو اُنکی صورت مین مگر دو بار ایک بار تو سدرۃ المنتہے کے پاس اور ایک بار
جیاد مین اور اُنکے چہہ سو پر تہے بمقرر بند کر دیا تہا اُفق کو نسائی نے حضرت ابن عباس رض سے روایت کیا
ہے فرمایا کیا تم تعجب کرتے ہو کہ خلت ہو واسطے ابراہیم کے اور کلام واسطے موسے کے اور رویت واسطے محمد صلعم کے
علیہم الصلوۃ والسلام صحیح مسلم مین حضرت ابو ذر رض سے مروی ہے کہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
پوچہا کیا آپ نے دیکھا اپنے رب کو تو فرمایا نُورٌ اَنّٰی اَرَاہُ اور ایک روایت مین رَاَیْتُ نُوْرًا ہے یعنے
مینے دیکھا نور کو ابن ابی حاتم نے محمد بن کعب سے روایت کیا ہے کہا لوگون نے کہا یا رسول اللہ دیکھا آپ
نے اپنے رب کو فرمایا مین نے اُسکو دیکھا اپنے فواد سے یعنی دل سے دو بار پہر یہ پڑہا ماکذب الفواد ما
رائی ابن جریر نے عن محمد بن کعب عن بعض اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کیا ہے کہا
ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا فرمایا مین نے اُسکو نہین دیکھا اپنی آنکہ
سے اور دیکھا مینے اُسکو اپنے فواد سے یعنی دل سے دو بار پہر یہ پڑہا ثم دنے فتدلے پہر ابن ابی
حاتم نے عباد بن منصور سے روایت کیا ہے کہا مینے عکرمہ سے ماکذب الفواد ما رائی کا پوچہا
تو عکرمہ نے کہا تو چاہتا ہے کہ مین تجہے یہ خبر دون کہ بمقرر انہون نے اُسکو دیکھا ہے مینے کہا ہان
کہا قد راٰہ ثم قد راٰہ یعنے بمقرر اُسکو دیکھا پہر بمقرر اُسکو دیکھا عباد نے کہا پہر مین نے حضرت حسن سے

سے اسکا پوچھا تو فرمایا قدرلہ جلالہ وعظمتہ ورداءہ یعنے مقرر دیکھا اُسکی جلال وعظمت و رداءِ کبریا کو
دوسرا لفظ ابن ابی حاتم کا ابو العالیہ سے یہ ہی کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سوال کیے گئے کہ آیا
آپ نے دیکھا اپنے رب کو فرمایا مینے ایک نہر دیکھی اور دیکھا مین نے ورا اُس نہر کے
ایک حجاب اور دیکھا مین نے ورا حجاب کے ایک نور نہین دیکھا مینے سوائے اسکے یہ حدیث نہایت
درجہ غریب ہے آب ہی وہ حدیث جو امام احمد نے عن عکرمۃ عن ابن عباس مرفوعًا روایت کی ہے کہ مینے
دیکھا اپنے رب عزوجل کو سو یہ ایسی حدیث ہی کہ اسکی اسناد شرط صحیح پر ہے لیکن یہ مختصر ہے حدیث
منام سے جس طرح کہ امام احمد نے عن ابی قلابۃ عن ابن عباس اُسکو روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے آیا میرے پاس میرا رب اُجلی رات احسن صورت مین احسبہ یعنی فی
النوم پس فرمایا اے محمد صلعم کیا تو جانتا ہے کس بات مین جہگڑتے ہین ملأ اعلے کہا مینے کہا نہین
تو اسنے رکہا اپنا ہاتہہ درمیان میرے دو نو شانون کے یہانتک کہ پائی مینے اُسکی سردی درمیان
اپنے دونون پستانون کے یا فرمایا نحری پس جانا مینے اُس شئے کو جو آسمانون مین ہے اور اُس شئے
کو جو زمین مین ہے پہر فرمایا یا محمد کیا تو جانتا ہے کس بات مین جہگڑتے ہین ملأ اعلے کہا مینے کہا ہان
جہگڑتے ہین کفارات و درجات مین کہا اور کیا ہین کفارات کہا مینے کہا ٹہیرنا مسجدون مین بعد نماز
کے اور چلنا قدمونپر طرف جماعتون کے اور پورا کرنا وضو کا تکالیف مین جسنے یہ کیا تو وہ جیا خیر سے
اور مرا خیر سے اور ہوگیا اپنے خطیئہ سے مثل اُس دن کے کہ جنا اُسکو اُس کی مان نے اور کہا کہہ اے محمد صلعم
جس وقت کہ تو نماز پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ
وَاِذَآ اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً اَنْ تَقْبِضَنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ کہا اور درجات یہ ہین بَذْلُ
الطَّعَامِ وَاِفْشَاءُ السَّلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ وقد تقدم فی آخر سورۃ ص عن
معاذ نحوہ وقد رواہ ابن جریر من وجہ آخر عن ابن عباس وفیہ سیاق آخر وزیادۃ غریبۃ
وہ سیاق یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیکھا مین نے اپنے رب کو احسن صورت مین تو
مجہسے فرمایا اے محمد کیا تو جانتا ہے کس بات مین جہگڑتے ہین ملأ اعلے تو مینے کہا نہین یا رب پس
رکہا اُسنے اپنا ہاتہہ درمیان میرے دونون شانون کے تو پائی مینے اُسکی ٹہنڈک درمیان اپنے
دونون پستانون کے پس جانا مینے اُس شئی کو جو آسمانون مین ہے اور زمین مین تو مینے کہا یا رب
درجات و کفارات مین اور اُٹہانے مین قدمون کے طرف جمعون کے اور انتظار نماز مین بعد نماز
کے پہر مینے کہا یا رب بیشک تو نے بنایا ابراہیم کو خلیل اور کلام کیا تو نے موسے علیہ السلام سے کلام کرنے کر

وفعلت وفعلت پس فرمایا کیا نہیں کہولدیا ہمنے واسطے تیرے سینہ تیرا کیا نہیں اُتار رکہا ہمنے تجہہ
سے بوجہہ تیرا الم افعل بک الم افعل فرمایا فاقضی الی باشیاء لم یؤذن لی ان احدثکموہا فرمایا فذالک قولہ فی کتابہ
ثم دنا الی قولہ مارای پس کردیا میری البصر کے نور کو میرے فواد مین تو مین نے نظر کی طرف اُسکے اپنے
فواد سے یعنے دل سے اسکی اسناد ضعیف ہی حافظ ابن عساکر نے ذکر کیا ہے کہ عتبہ بن ابی لہب جب نکلا
تجارت مین طرف شام کے تو اہل مکہ سے کہا اعلموا انی کافر بالذی دنی فتدلے پہر اسکی بات رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچے تو آپ نے فرمایا عنقریب بہیجے گا اللہ اسپر ایک کتے کو اپنے کتون سے ہبار
نے کہا پس مین اُنکے ساتھہ تہا تو ہم اُترے ایک زمین مین جسمین شیر بہت تہے کہا پس البتہ مقرر مین
نے دیکہا شیر کو کہ وہ آیا تو قوم کے سر سونگہنے لگا ایک ایک کرکے یہانتک کہ تجاوز کر گیا طرف
عتبہ کے پہر جدا کر دیا اسکا سر اُنکے درمیان سے ذکرہ الحافظ ابن عساکر بسندہ الی ہبار بن الاسود
رضی اللہ عنہ ابن اسحق وغیرہ نے سیرت مین ذکر کیا ہے کہ یہ زمین زرقا مین تہا کسی نے کہا سراۃ
مین اور وہ ڈرا اس رات اور لوگون نے اُسکو اپنے درمیان مین رکہا اور اُسکے گرد سو رہے پہر شیر آیا
تو وہ سونگہنے لگا پہر اُنسے تجاوز کر گیا طرف اُسکے پہر اسکا سر کاٹ کہایا لعنہ اللہ قولہ تعالے ولقد
رآہ نزلۃ اخری الآیۃ یہ وہی دوسری بار ہے جس مین رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل ع کو دیکہا
اُنکی صورت پر جسپر اللہ تعالی نے اُنکو پیدا کیا ہے یہ روئیت شب معراج مین تہی حافظ ابن کثیر کہتے
ہین وقد قدمنا الاحادیث الواردۃ فی الاسراء بطرقہا والفاظہا فی اول سورۃ سبحان
بما اغنی عن اعادتہا ہنا اور اول گذر چکا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ شب معراج مین
روئیت کو ثابت کرتے تہے اور اس آیت سے استشہاد کرتے تہے اور سلف و خلف مین سے ایک
جماعت اُنکی تابع ہوئی او صحابہ و تابعین وغیرہم مین سے کئی جماعتون نے اُنکی مخالفت کی امام
احمد نے عن زر بن حبیش عن ابن مسعود مرفوعاً روایت کیا ہے کہ مین نے جبرائیل کو دیکہا اور اُنکے
چہہ سو پر تہے جہڑتے تہے اُنکے پرون سے گوناگون رنگ کے موتی اور یاقوت یہ اسناد جید قوی ہے
نیز امام احمد نے عن ابی وائل عن عبد اللہ روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جبرائیل ع کو دیکہا اُن کی صورت مین اور اُنکے چہہ سو بازو تہے اُن مین کے ہر بازو نے مقرر
بند کر دیا تہا افق کو گرتے تہے اُنکے بازو سے گوناگون رنگ کے وہ موتی اور یاقوت جنکو اللہ ہی
خوب جانتا ہے اسنادہ حسن ایضاً نیز امام احمد نے عاصم بن بہدلہ سے روایت کیا ہے کہا مینے
سُنا سفیان بن سلمہ کو وہ کہتے تہے مینے سنا ابن مسعود کو وہ کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا ہے دیکھا مینے جبرائیل کو سدرۃ المنتہے پر اور انکے چھ سو بازو تہے حسین نے کہا مین نے عاصم
سے بازوؤن کا پوچھا تو انکار کیا کہ مجھے خبر دیوے کہا پھر عاصم کے بعض اصحاب نے مجھے خبر دی
کہ بازو مابین مشرق و مغرب کے وھذا ایضا اسناد جید نیز امام احمد نے شقیق سے روایت کیا
ہے کہا مین نے سنا ابن مسعود کو وہ کہتے تہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا آئے میرے
پاس جبرائیل علیہ السلام خضر مین جس سے لٹکے ہوئے تہے موتی اسنادہ جید ایضًا نیز امام احمد نے
عامر سے روایت کیا ہے کہا مسروق حضرت عائشہ رض کے پاس آئے تو کہا یا ام المؤمنین آیا
دیکھا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے رب عز و جل کو فرمایا سبحان اللہ البتہ مقرر اٹھہ کہڑے ہوگئے
میرے رونگٹے اس سے جو تونے کہا کہان ہے تو تین باتون سے جو کوئی تجھ سے انکی حدیث کرے تو مقرر اس نے
نے جہوٹ کہا جو کوئی سمجھے یہ حدیث کرے کہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تو
مقرر اسنے جہوٹ کہا پھر یہ آیت پڑہی لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَمَا كَانَ
لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ اور جو کوئی سمجھے یہ خبر دے کہ وہ جانتے
ہین اس شے کو جو کل مین ہوگی تو مقرر اسنے جہوٹ کہا پھر یہ آیت پڑہی إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ
وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ الآیۃ اور جو کوئی سمجھے یہ خبر دے کہ مقرر انہون نے چھپایا
تو مقرر اس نے جہوٹ کہا پھر یہ آیت پڑہی يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ولیکن آپ
نے دیکھا جبرائیل کو انکی صورت مین دو بار نیز امام احمد نے عن الشعبی عن مسروق روایت کیا ہے کہا مین
تہا نزدیک حضرت عائشہ کے تو مین نے کہا کیا اللہ تعالے نہین فرماتا ہے ولقد راٰہ بالافق المبین
ولقد راٰہ نزلۃ اخرٰی پس فرمایا مین اول ہون اس امت کے جینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
اسکا پوچھا تو آپ نے فرمایا انما ذاک جبرائیل یعنے یہ جو تہا سو جبرائیل آپ نے انکو نہین دیکھا
انکی صورت مین جسپر وہ مخلوق ہوئے مگر دو بار آپ نے اُن کو دیکھا اُترتے ہوئے آسمان سے طرف
زمین کی اسحال مین کہ انکی بزرگی خلق بند کرنے والی تہی مابین آسمان و زمین کو اخرجاہ فی الصحیحین
من حدیث الشعبی بہ روایت ابوذر رض امام احمد نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کیا ہے
کہ مینے ابوذر سے کہا اگر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو آپ سے پوچھتا ابوذر نے کہا تو اُن
سے کیا پوچھتا کہا مین انسے پوچھتا کہ آیا اُنہون نے اپنے رب عز وجل کو دیکھا تو ابوذر نے کہا بیشک
مینے مقرر اُنسے پوچھا تہا تو فرمایا قد رأیتہ نورا انی اراہ امام احمد کی روایت مین اسی طرح واقع
ہوا ہے اور مسلم نے دو طریق سے بدو لفظ اسکو روایت کیا ہے ایک لفظ عن قتادہ عن عبداللہ

ابن شقیق عن ابی ذر یہ ہے کہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آیا دیکھا آپ نے اپنے رب کو
تو فرمایا نورٌ انی اراہ دوسرا لفظ عن قتادہ عن عبد اللہ بن شقیق یہ ہے کہا مینے کہا ابو ذر سے اگر مین دیکھتا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو البتہ آپ سے پوچھتا تو ابو ذر نے کہا کس شئی کا اُنسے پوچھتا کہا مین نے
کہا کہ مین اُنسے پوچھتا آپ نے دیکھا ہے اپنے رب کو ابو ذر نے کہا مقرر مین نے آپ سے پوچھا تو فرمایا رأیت
نورًا خلال نے اپنے علل مین حکایت کیا ہے کہ امام احمد سے کسی نے اس حدیث کا پوچھا تو فرمایا مازلت
منکرًا لہ وما ادری ما وجہہ یعنی مین ہمیشہ اسکا منکر رہا اور مین نہین جانتا ہون کہ اسکی کیا توجیہ ہے
ابن ابی حاتم نے عن ابراہیم عن ابیہ عن ابی ذر روایت کیا ہے کہا راٰہ بقلبہ ولم یرہ بعینیہ یعنے آپ نے اللہ تعالیٰ
کو دیکھا اپنے دل سے اور نہین دیکھا اسکو اپنی آنکھ سے ابن خزیمہ نے قصد کیا کہ اسکے انقطاع
کا دعوے کرین درمیان عبد اللہ بن شقیق و ابو ذر کے رہے ابن جوزی سو انہون نے اسکی تاویل کی
اسپر کہ شاید ابو ذر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا قبل معراج شریف کے تو آپ نے
انکو جواب دیا جو کچھ دیا اور اگر وہ آپ سے بعد معراج شریف کے پوچھتے تو انکو باثبات جواب دیتے
حافظ ابن کثیر کہتے ہین وہذا ضعیف جدًا یعنے یہ بات نہایت ہی کمزور ہے اسلیے کہ حضرت عائشہ
ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے مقرر اسکا پوچھا بعد معراج شریف کے اور آپ نے اُنکے واسطے رؤیت کا اثبات
نہین کیا اور جس کسی نے یون کہا کہ آپ نے اُنکو خطاب کیا بقدر اُنکے عقل کے یا جس طرف وہ گئے
مین اُسمین اُنکے تخطیہ کا قصد کیا جیسے ابن خزیمہ نے کتاب التوحید مین تو بیشک مخطی وہ شخص ہے
واللہ اعلم نسائی کا لفظ حضرت ابو ذر سے یہ ہے کہا دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب
کو اپنے دل سے اور نہین دیکھا اُسکو اپنے بصر سے صحیح مسلم مین بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ لقد راٰہ
نزلۃ اُخرے کی تفسیر مین ثابت ہوا ہے کہا دیکھا جبرائیل ع کو مجاہد نے اسکی تفسیر مین کہا ہے کہ
دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل ع کو اونکی صورت مین دوبار اسی طرح قتادہ و ربیع بن
انس وغیرہم نے بھی کہا ہے قولہ تعالے اذ یغشی السدرۃ ما یغشی احادیث اسرا مین گذر چکا
ہے کہ ڈھانک دیا تھا سدرہ کو فرشتون نے مثل کوون کے اور ڈھانکا اسکو نور رب نے اور
ڈھانکا اسکو رنگون نے مین نہین جانتا ہون وہ کیا ہین امام احمد نے حضرت ابن مسعود سے
روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیر کرایا گیا تو آپ کو لے پہنچے طرف سدرہ
کے اور وہ ساتوین آسمان مین ہے اسی تک منتہی ہوتی ہے وہ شئے جسکو چڑھا لیجاتے ہین زمین
سے تو اس سے قبض کیجاتی ہے اور اسی تک منتہی ہوتی ہے وہ شئے جسکو اتار لاتے ہین اُسکے اوپر

پہر اُس سے قبض کیجاتی ہے اذ یغشی السدرۃ ما یغشی کہا سونیکے پروانے کہا اور عطا کیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین چیزین عطا کیے گئے پانچون نمازین اور عطا کیے گئے خواتیم سورۃ بقرہ اور بخشے گئے واسطے اس شخص کے جو شریک نہین کرتا ہے ساتہہ اللہ کے کسی شیٔ کو آپ کی اُمت سے تقحمات انفرد بہ مسلم ابو جعفر رازی نے عن الربیع عن ابی العالیۃ عن ابی ہریرۃ اؤ غیرہ روایت کیا ہے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیر کرایا گیا تو آپ پہونچے سدرۃ تک پس آپ سے کہا گیا یہ سدرہ ہے پہر ڈہانک لیا اُسکو نور خلاق نے اور ڈہانک لیا اُسکو فرشتون نے مثل کوون کی جبکہ وہ واقع ہوتے ہین درختون پر کہا پہر اسوقت آپ سے کلام کیا تو آپ سے فرمایا سوال کر ابن ابی نجیح نے مجاہد سے اسکی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا سدرہ کی ٹہنیان موتی اور یاقوت و زبرجد تہین پس محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو دیکھا اور دیکھا اپنے رب کو اپنے قلب سے ابن زید نے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ کونسی شیٔ آپ نے دیکھی کہ وہ ڈہانک رہی تہی اُس سدرہ کو آپ نے فرمایا مینے دیکھا کہ ڈہانکتے ہین اُسکو پروانے سونیکے اور دیکھا مینے ہر پتے پر اسکے پتّون سے ایک فرشتے کو کہڑا ہوا کہ وہ تسبیح کر رہا ہے اللہ عز وجل کی مازاغ البصر وما طغی حضرت ابن عباس رضی نے فرمایا نہین گئی نگاہ داہنی طرف اور نہ بائین جانب اور نہ تجاوز کیا اُس شے سے جسکا امر کیے گئے ثبات وطاعت مین یہ ایک صفت عظیم ہے کیونکہ آپ نے نہین کیا مگر وہی جسکا امر کیے گئے اور نہ سوال کیا فوق اُسکے جو عطا کیے گیے ناظم نے کیا خوب کہا ہے ؎

رَاَی جَنَّۃَ الْمَاْوٰی وَمَا فَوْقَہَا وَلَوْ　　رَاٰی غَیْرُہٗ مَا قَدْ رَاٰہُ لَتَاہَا

لقد رای من آیات ربہ الکبرے کقولہ تعالیٰ لِنُرِیَکَ مِنْ اٰیٰتِنَا الْکُبْرٰی یعنے البتہ بتحقیق آپ نے دیکھین اپنے رب کی بڑی نشانیون سے جو کہ دال ہین اُسکی قدرت وعظمت پر جو لوگ اہل سنت مین سے اسطرف گئے ہین کہ اُس رات رویت کا وقوع نہین ہوا انہون نے ان دو آیتون سے استدلال کیا ہے کیونکہ اللہ پاک نے یون فرمایا ہے لقد رای من آیات ربہ الکبرے اور اگر آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہوتا تو البتہ وہ اسکی خبر دیتا اور لوگون سے اُسکا کہدیتا اسکی تقریر سورۂ سبحان مین گذر چکی امام احمد نے بسند خود حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل ع کو نہین دیکھا اُنکی صورت مین مگر دو بار ایک بار تو آپ نے اُنسے سوال کیا تہا کہ آپ کو اپنا نفس اپنی صورت مین دکہائین سو انہون نے آپ کو اپنی صورت دکہائی تو افق کو بند کر دیا تہی دوسری بار سو وہ آپ کے ساتہہ چڑہے جبکہ آپ کو چڑہا لیگئے وقولہ تعالےٰ وہو بالافق الاعلےٰ تا

۴ یعنی قریب ہونا جیسے الماوی دیکھی اور دیکھنا اسکا جو اُسکے فوق ہے اور اگر اسکا غیر دیکھتا جو اُس نے دیکھا ہے تو البتہ حیران رہجاتا

۵ یعنی اپنی نشانیان ...

۵ ...

ما اوحی پھر جب جبرائیل ع نے اپنے رب کو خبر دی تو اپنی صورت میں عود کر آئے اور سجدہ کیا پس قولہ تعالیٰ و لقدراٰہ نزلۃً اخریٰ سے تا الکبریٰ سے کہا کہ خلق جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا امام احمد نے اسکو اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ غریب ہے کذا فی ابن کثیر **ف** فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے قویٰ قوۃ کی جمع ہے اضافت شدید کی طرف قویٰ کے اضافت صفت الی الموصوف کے باب سے ہے فاعل علّم کا جبرائیل علیہ السلام ہیں اکثر مفسرین کا یہی قول ہے یعنے سکھایا اُنکو جبرائیل ع نے جن کی قوتیں سخت ہیں حضرت حسن نے فرمایا فاعل اللہ عز وجل ہے والاوّل اولیٰ منجملہ قوت جبرائیل علیہ السلام یہ ہے کہ اُنہوں نے قوم لوط کی بستیوں کو اُنہاڑا اور آسمان کیطرف اوٹھایا پھر اُن کو لوٹ دیا اور ثمود پر ایک چیخ ماری تو وہ صبح کو گھٹنوں کے بل بیٹھے رہگئے اور انکا اترنا نبیوں پر اور انکا چڑھنا زیادہ تر جلد تھا نگاہ کے لوٹ آنے سے یہ قوت انکے واسطے ثابت ہے گو وہ آدمیوں کی صورت پر ہوں غرضکہ ایک صفت تو انکی شدید القویٰ ہے دوسری صفت ذو مرہ ہے مرہ بمعنے قوت و شدت ہے خلق میں کسی نے کہا جسم کی صحت و سلامتی ہے آفات سے اسی معنے سے وہ حدیث شریف ہے جسکا ذکر اول ہوچکا ہے کسی نے کہا بمعنے حصافت عقل و متانت رائے ہے یعنی درست و استوار عقل و رائے والی قطرب نے کہا ہر شخص جسکی رائے سخت و مستقیم ہوتی ہے تو عرب لوگ اسکو حصیف العقل ذو مرہ کہتے ہیں اسی معنے سے شاعر کا قول ہے ؎

قَدْ كُنْتُ قَبْلَ لِقَائِكُمْ ذَا مِرَّةٍ عِنْدِيْ لِكُلِّ مُخَاصِمٍ مِيْزَانُهُ

یہ تفسیر مرہ کی اولیٰ ہے اسلیے کہ قوت و شدت کا فائدہ تو شدید القویٰ نے دیدیا اب رہی عقل و رای کی قوت و شدت سو وہ ذو مرہ سے معلوم ہوگئی دیکھو جوہری نے صحاح میں کہا ہے المرۃ احدی الطبائع الاربع والمرۃ القوۃ و شدۃ العقل یعنے مرہ بمعنے صفرا ہے جو کہ ایک خلط ہے چار خلطوں میں سے دوسرے معنے قوت کے ہیں تیسری شدت عقل کی کسی نے کہا بمعنے قوت و حدت ہے عقل میں تو ذو مرہ کے یہ معنی ہوئے کہ ایسا قوی و تیز عقل کہ کوئی دافع اسکو دفع نہیں کرتا ہے اس شی سے جسکی وہ مزاولت کرتا ہے اور نہ ملول ہوتا ہے اس چیز سے جسکی وہ مزاولت کرتا ہے پس اب درمیان قوت و مرۃ کے فرق حاصل ہوگیا منجملہ شدت و قوت جبرائیل علیہ السلام یہ ہے کہ انکو تشکل کرلینے پر قدرت ہے اسی لیے یوں فرمایا فاستویٰ حرف فا واسطے عطف کے ہے علم پر یعنے آپکو سکھایا جبرائیل علیہ السلام نے پھر مرتفع و بلند ہوئے طرف اپنے مکان کے آسمان میں بعد اسکے کہ آپ کو تعلیم کی کما قالہ سعید ابن المسیب و سعید ابن جبیر کسی نے کہا یہ معنے ہیں کہ قائم ہوئے اپنی اُس صورت میں جس پر اللہ نے اُنکو پیدا کیا کیونکہ

وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آدمیون کے صورت مین آتے تہے جسطرح کہ انبیا کیطرف آیا کرتے تہے سو ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی نبی نے انکو انکی اصلی صورت مین نہین دیکہا کسی نے کہا یہ معنے ہین کہ مستوی ہوا قرآن شریف آپکے سینہ مبارک مین جبکہ آپ پر اترا یا مستوی ہوا جبرائیل ع کے سینے مین جبکہ وہ انکو لے کر اترے کسی نے کہا کہ آپ معتدل ہوئے اپنی قوت مین یا اپنی رسالت مین اسکا ذکر ماوردی نے کیا ہے کسی نے کہا کہ مرتفع ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتہہ معراج کے حضرت حسن نے فرمایا یعنے مستوی ہوا اللہ عزوجل عرش پر والاول اولی قولہ وھو بالافق الاعلے محل نصب مین ہے بنا بر حال یعنی پہر مستوی ہوئے جبرئیل ع اس حال مین کہ وہ افق اعلے مین تہے مراد افق اعلے سے جانب مشرق ہے اور وہ فوق ہے جانب مغرب کے افق یعنے ناحیۂ آسمان ہے افق کی جمع آفاق ہے یہ بہی جائز ہے کہ جملہ مستانفہ ہو ثم دنے فتدلے یعنے پہر جبرائیل علیہ السلام بعد مستوی ہونے اپنے کے افق اعلے مین قریب ہوئے زمین سے پہر اترے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی لیکر کسی نے کہا کلام مین تقدیم وتاخیر ہے تقدیر یہ ہے ثم تدلے فدنے یہ قول ابن انباری وغیرہ کا ہے زجاج نے کہا کہ دنے فتدلے کے معنے ایک ہین یعنے قریب ہوا اور بڑہا قرب مین جیسے تم بولتے ہو دنا منی فلان وقرب واگر قرب منی ودنا کہتے تو بہی جائز ہوتا فرا نے کہا حرف فا فتدلے مین بمعنے واو ہے تقدیر یہ ہے تدلے جبرئیل ودنا لیکن یہ جب جائز ہے کہ دونون فعلون کے ایک معنے ہون توجسکو چاہو مقدم کرو جمہور اسکے قائل ہین کہ الذے دنا فتدلے جبرائیل علیہ السلام ہین کسی نے کہا کہ حضور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جیسا کہ حضرت ابن عباس رض نے فرمایا ہے کہ وہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین دنے فتدلے الی ربہ مراد یہ ہے کہ قریب ہوا آپ سے اسکا امر وحکم الاول اولے دوسرا قول انکا یہ ہے ودنا ربہ فتدلے یعنے قریب ہوا آپکا رب پہر زیادہ ہوا قرب مین تدلے کہتے ہین نزول کو قرب معنی مین اور جو شخص اسکا قائل ہے کہ الذے استوی جبرائیل علیہ السلام او محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین تو اسکے نزدیک دنا فتدلے کے یہ معنے ہین کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر قریب ہوئے اپنے رب سے قریب ہونا کرامت کا پہر جہکے واسطے سجدہ کے ضحاک اسی کے قائل ہین قولہ تعالے فکان قاب قوسین او ادنے یعنے پہر تہا مقدار مابین جبرائیل ع کا اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یا مابین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور انکے رب تعالے کا بنا بر اختلاف قولین بقدر دو کمان عربی کے قاب وقیب وقاد وقید وقیس بمعنے مقدار ہے ذکرہ صاحب الصحاح زمخشری نے کہا ہے قوس ورمح وسوط وذراع وباع وخطوہ وشبر وفتر واصبع کے ساتہہ مقرر تقدیر آئی ہے قرطبی مین ہے

کہ قاب مابین مقبض و سیہ ہے اور ہر قوس کے دو قاب ہوتے ہین بعض نے کہا کہ مراد قابی قوس ہے اسکو قلب کر کے قاب قوسین کر لیا ہے سعید بن مسیب نے کہا کہ قاب کمان عربی کا صدر ہے جسجگہہ پر باندہا جاتا ہے وہ تسمہ جسکو کمان والا اپنے کاندہے پر ڈالتا ہے اور ہر کمان کی ایک قاب ہوتی ہے پس یہ خبر دی کہ جبرائیل علیہ السلام قریب ہوئی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل قرب قاب قوسین کے سعید بن جبیر وعطار و ابو اسحق ہمدانی و ابو وائل شقیق بن سلمہ کہتے ہین فکان قدر ذراعین قوس بمعنے ذراع ہے اُس سے ہر شے کا قیاس کیا جاتا ہے یہ لغت ہے بعض حجازیون کا کسی نے کہا کہ ازد و شنوءہ کا لغت ہے حضرت ابن عباس سے بہی اسی طرح مروی ہے کہ قاب بمعنے قید ہے یعنے مقدار اور قوسین بمعنے ذراعین قوس مذکر و مؤنث دونون طرح مستعمل ہوتا ہے پس جسنے مؤنث ٹہیرایا تو کہا اُسکی تصغیر قویسہ ہے اور جسنے مذکر قرار دیا تو کہا کہ قویس ہے جمع اُسکی اقوس ہے وقسی وقیاس آتی ہے قوس کہجور کے بقیہ کو بہی کہتے ہین جو کہ ظرف مین رہجاتا ہے اور قوس ایک برج کا بہی نام ہے آسمان کے برجون مین سے کسائی نے کہا کہ مراد ایک قوس ہے کلمہ او اپنے اصل پر ہے یعنی بمعنے شک زجاج نے اسکی توجیہ مین کہا یعنے مابین دونون کے بقدر دو کمان کے فاصلہ تہا یا اس سے بہی کم اس شے مین جسکا تم اندازہ کرتے ہو اور اللہ سبحانہ تو مقادیر اشیاء کا عالم ہے لیکن وہ ہم سے خطاب کرتا ہے اس طرز پر جسکی ساتہہ ہماری آپس مین خطاب کی عادت ہوئی ہے کسی نے کہا بمعنے واو ہے کسی نے بمعنے بل لیکن اولی قول اول ہے کقولہ تعالے او یزیدون اسلیے کہ معنے یہ ہین پس تہا مقدار مابین دونو کا بقدر ایک کے ان دو مقدارون مین سے دیکہنے والے کی رائے مین یعنے بسبب تقارب مابین دونون کے دیکہنے والا اس مین شک کرتا ہے ادنی افعل تفضیل ہے اور مفضل علیہ محذوف ہے او ادنی من قاب قوسین ابو داود نے من فی لک مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کو آدمی کی صورت پر دیکہا تو نزدیک افق اعلے کے اُنسے یہ سوال کیا کہ اُنکو دیکہین اُنکی اصل صورت پر جسپر وہ مخلوق ہوئے ہین تو اُنہون نے آپ کو اپنی صورت دکہائی پس آپنے اُن کو دیکہا اور آپ حرا مین تہے مقرر بند کر دیا تہا افق کو مغرب تک پہر آپ گر پڑے اس حال مین کہ آپ پر غشی کی گئی تہی پہر جبرائیل م آپ سے بصورت بشر قریب ہوئی اور آپ کو اپنے نفس سے چپکا لیا یہانتک کہ آپ کو افاقہ ہوا اور آپ کا دل ساکن ہوا اور آپکے چہرے سے مٹی پونچہنے لگے پہر جب آپکو افاقہ ہوا تو فرمایا اے جبرائیل مینے نہین خیال کیا کہ اللہ نے پیدا کیا ہو کسی کو ایسی صورت پر پس جبرائیل نے کہا اے محمد م ملنے تو اپنے بازوون سے صرف دو بازو کہولے تہے حالانکہ میرے چہہ سو بازو ہین فراخی ہر بازو کی مابین مشرق و مغرب کا ہے

تو آپ نے فرمایا بیشک یہ البتہ ایک بڑی شی ہے پس جبرائیل ع نے کہا اور مین نہین ہون تعالیے بین اللہ
کی خلق کے مگر ذرا سا البتہ مقرر پیدا کیا ہے اللہ نے اسرافیل کو اُنکے چہہ سو بازو ہین اُن مین کا یہ
بازو بقدر میرے سارے بازؤن کے ہے حالانکہ وہ کبھی البتہ چھوٹے ہو جاتے ہین اللہ تعالے کے
طرف سے یہان تک کہ ہو جاتے ہین بقدر وصع
کے یعنے عصفور صغیر کما فی القرطبی قولہ تعالے فاوحی الی عبدہ ما اوحی راجع ہے طرف علمہ شدید
القوے کو یعنے تعلیم کیا اُسکو شدید القوے نے ساتھہ تعلیم کے طرف سے اللہ کے نہ خود اپنی طرف
سے یعنی پہر وحی کی جبرئیل نے طرف بندہ خدا کے جو کہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین عبدہ کی ضمیر اللہ
کی طرف راجع ہے جیسے کہ اس آیت مین ہے مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ مطلب یہ ہے کہ دونوں
مرجع کا ذکر سابق نہین ہوا ہے لیکن قرینۂ مقام سے معلوم ہوتا ہے یہ ایک قول ہوا دوسرا یہ ہے کہ وحی
کی اللہ تعالی نے طرف اپنے بندے جبرائیل کے جو کچھہ وحی کی جبرائیل نے طرف نبی صلعم کے محلی نے
اسی کو اختیار کیا ہے کرخی نے ربیع و حسن و ابن زید و قتادہ کیطرف اسکی نسبت کی ہے فتحین ہین
اول کو انکی طرف منسوب کیا ہے واللہ علم تیسرا یہ ہے کہ وحی کی اللہ تعالے نے طرف اپنے بندے محمد صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کرخی نے کہا اکثر کا یہی قول ہے وحی کہتے ہین القا شئے کو بسرعت اسی معنے
سے وحی بمعنے سرعت ہے بعض نے کہا کہ کلمہ ما عموم کے لیے ہے ابہام کے واسطے نہین ہے مراد کل وہ شئے
ہے جس کی آپ کی طرف وحی کی گئی اور ابہام پر حمل کرنا اولے ہے اسلیے کہ اسمین تعظیم و تفخیم ہے اُس
شئے کی جسکی وحی کی گئی کہا ہے کہ اللہ پاک نے اس شئے کو مبہم رکھا ہم سے اسکا بیان نہین کیا
تو ہم کو یہ نہین پہنچتا ہے کہ ہم اسکی تفسیر سے تعرض کرین بلکہ اسکو مبہم رہنے دین سعید بن جبیر
نے اسکی تفسیر کی ہے چنانچہ اونکا قول اول گزرچکا ہے مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى کذب کو تخفیف
و تشدید ذال معجمہ پڑہا ہے اور دونون سبعیہ ہین تشدید تو باین معنے ہے کہ جو شے حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے اپنی آنکھہ سے دیکھی اسکی تصدیق کی اپنے دل سے اور اسکا انکار نہ کیا یعنے جو شے آپکی
بصر نے دیکھی اسکو آپ کے دل نے یون نہین کہا کہ مین تجھے پہچانتا نہین ہون اور اگر یون کہتا تو
کاذب ہوتا کیونکہ اُسنے ؛ تو اسکو پہچان لیا تہا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اُس شئی کو اپنی آنکھہ سے
دیکھا اور اپنے دل سے اسکو پہچانا اور شک نہ کیا اس مین کہ جو شے دیکھی وہ حق ہے کلمہ ما موصولہ مفعول
ہے اور عائد محذوف فاعل رای کا ضمیر راجع طرف حضرت کے رہی تخفیف سو اُسمین بہی وہی تقریر
ہے جو کہ تشدید مین ہے کذب تخفیف خود متعدی ہوتا ہے یقال کذبہ اذا قال لہ الکذب و لم یصدقہ

کسی نے کہا بنا بر اسقاط خافض ای فیما رآہ فتح البیان مین ہے ماکذب فواد محمد صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم ما راہ ببصرہ لیلۃ المعراج رویۃ حقیقیۃ یعنے تکذیب نکی آپکے دل نے اُس شئے کی جو آپ کی بصر نے
دیکھی شب معراج مین دیکھنا حقیقی تبر دے نے کہا معنے آیہ یہ ہین انہ رای شیا فصدقہ یعنے ایک شئے
دیکھی پہر اُسکی تصدیق کی کلمہ ما مین ایک قول یہ ہے کہ مصدریہ ہے محل نصب مین کذب مخفف و
مشدد سے اب ہی وہ شئے جو آپنے دیکھی سو اُسمین دو قول ہین ایک یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام کی
اصلی صورت دوسرا یہ ہے کہ اللہ عز وجل ہے اُنکے دلائل اول گذر چکے ہین افتمارونہ علی ما
یری جمہور نے بالف پڑہا ہے مماراۃ بمعنے مجادلہ وملاحاۃ سے یعنے آپسمین جہگڑا ناحق یہ تہا کہ کلمہ فی سے
متعدی ہوتا مگر چونکہ معنے غلبہ کو متضمن کیا گیا ہے اسلیے بکلمہ علی متعدی ہوا مفسرین کی ایک جماعت نے
کہا ہے کہ یہ خطاب ہے مشرکین کو جنہون نے انکار کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کا جبرئیل علیہ السلام
کو اور آپسے جہگڑے جبکہ آپ کو معراج ہوئی تو آپسے کہا کہ تم ہمسے بیت المقدس کا وصف کرا سپر
فرمایا کیا پہر تم اُس سے جہگڑتے ہو اور اُسپر غالب ہوتے ہو اوپر اُس شئے کے جسکو وہ دیکھتا ہے ایسا جہگڑنا
جس سے تم قصد کرتے ہو اُسکے دفع کرنے کا اُس شئے سے جسکا اُسنے مشاہدہ کیا ہے اور اسکو جانا ہے یعنے
جبرئیل علیہ السلام کی اصلی صورت جو آپنے دیکھی مطلب یہ ہے کہ وہ تو دیکھتا ہے اور تم نہین دیکھتے تمکو اس سے
جہگڑنا نہین پہونچتا ہے کسی نے تمرونہ بفتح تا وسکون میم پڑہا ہے یہ ماخوذ ہے مراہ حقہ ای جحدہ سے یعنے جان
بوجہ کر کسی کے حق کا انکار کرنا اسکی تعدیت بہی علی سے اسلیے ہے کہ معنے غلبہ کو متضمن ہے یا ماخوذ ہے مرآہ
علی کذا ای غلبہ علیہ سے پس یہ مرا بمعنے جدال سے ہے کما قال السمین ابو عبید نے اسکو اختیار کیا ہے کہا اسلیے
کہ کفار نے آپسے مماراۃ ومجادلہ نہین کیا تہا انہون نے تو صرف آپکا جحد وانکار کیا تہا محاورہ مین بولتے
ہین مراہ حقہ ای جحدہ ومریتہ انا ای جحدتہ مبرد نے کہا جب کوئی کسی کو اسکے حق سے منع کرتا ہے اور اسکو
دفع کرتا ہے تو کہتے ہین مراہ عن حقہ وعلے حقہ کسی نے کہا علے بمعنے عن ہے حضرت ابن مسعود وغیرہ نے
افتمرونہ بضم تا پڑہا ہے امریت سے ای اتریبونہ وتشکون فیہ یعنے کیا تم اپنے شک مین ڈالنے سے اُسپر
غالب ہوؤگے ماری فرمایا مارا ہی نہ کہا بنا بر حکایت حال ماضی واسطے مستحضر کرنے حالت بعیدہ مخاطبون
کے ذہن مین حرف لام ولقد مین توطیۂ قسم کا ہے ای واللہ لقد رآہ نزلۃ اخری نزلہ مرہ ہے نزول سے
نصب اسکا بنا بر ظرف ہے کما ذکرہ الزمخشری یہ مذہب بصریون کا نہین ہے یہ صرف فراء کا مذہب ہے
مکی نے فراء سے اسکو نقل کیا ہے یا منصوب ہے بنا بر اُس مصدر کے جو کہ موقع حال مین واقع ہوتا ہے
مکی نے کہا ای رآہ نازلا نزلۃ اخری حوفی وابن عطیہ اسی طرف گئے ہین یا منصوب ہے بنا بر مصدر موکد

پس ابو البقا نے اسکی یون تقدیر کی ہے مرۃ اخری اور رؤیۃ اخری سمین نے کہا کہ نزلۃ کی تاویل مین
ساتہ رؤیت کے نظر ہے اور اخری دلالت کرتا ہے سبق رویت پر قبل اسکے بالجملہ جمہور مفسرین نے کہا ہے
معنے یہ ہین کہ حضرت نے دیکھا جبریل علیہ السلام کو ایک بار انکی اصلی صورت مین یہ دیکھنا شب معراج
مین تہا ایک قول یہ ہے کہ آپ نے اپنے رب کو دیکھا ایک اور بار اپنے دل سے کسی نے کہا اپنی آنکھ سے
ان سب قولون کی حدیثین اول گذر چکی ہین عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى مین ظرف متعلق ہے راٰہ سے
یعنے دیکھا آپ نے جبریل علیہ السلام کو انکی اصلی صورت پر ایک اور بار نزدیک سدرۃ المنتہے کے جبکہ
آپ کو سیر کرایا گیا آسمانون مین کما قالہ المحلی منجملہ معلوم یہ بات ہے کہ ایک سال چار ماہ یا تین سال
قبل ہجرت کے اسرا ہوا ہے بنا بر خلاف اور پہلی رویت شروع بعثت مین ہتی تو درمیان ہر دو رؤیت
کے قریب دس سال کے مدت ہے سدرہ شجرۃ النبق ہے مقاتل نے کہا وہ بار لاتا ہے زیورون اور
حلون کا اور سب اقسام کے میوون کا اگر اسمین کا ایک پتا رکہدیا جاتا زمین مین تو وہ روشن
ہوجاتی واسطے اپنے اہل کے یہ وہی درخت طوبے ہے جسکا اللہ تعالے نے سورہ رعد مین ذکر کیا ہے
نَبِق بکسر موحدہ ثمر ہے سدر کا واحد اُسکا نبقہ ہے اسمین نبق بفتح نون وسکون موحدہ بہی کہا
جاتا ہے یعقوب نے اصلاح مین اسکا ذکر کیا ہے یہ لغت ہے بصریون کا افصح لغت اول ہے اور نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہی ثابت ہوا ہے یہ سدرہ آسمان ششم مین ہے جیسے کہ صحیح مین آیا ہے
یہ بہی مروی ہے کہ آسمان ہفتم مین ہے عرش کے داہنی جانب مُنتَہٰی مکان انتہا ہے یا مصدر
میمی ہے اور مراد اس سے خود انتہا ہے اسکی وجہ تسمیہ مین کئی قول ہین ایک یہ ہے کہ علم خلائق کا اُسی
تک منتہی ہوتا ہے اسکے ماورا کو اُن مین کا کوئی نہین جانتا ہے دوسرا یہ ہے کہ شہدا کی روحین اُسکی
طرف منتہی ہوتی ہین اسکے سوا اور قول بہی ہین بعض کا ذکر اول ہو چکا ہے قرطبی وغیرہ نے آٹھ
قول ذکر کیے ہین اضافت شجرہ کی طرف منتہی کی اضافت شئی الی مکانہ کے باب سے ہے جیسے کہتے ہو
اشجار البستان یا اضافت محل الی الحال کے قبیل سے ہے جیسے بولتے ہو کتاب الفقہ تقدیر یہ ہے
عند سدرۃ عندہا منتہے العلوم یعنے نزدیک سدرہ کے کہ اسکے پاس منتہی ہے علوم کا یا اضافت
ملک الی المالک کے وادی سے ہے بنا بر حذف جار ومجرور ای سدرۃ المنتہے الیہ یعنے سدرہ اسکا جسکی طرف انتہا
ہے یعنے اللہ عزوجل اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے وان الی ربک المنتہی قولہ تعالے عندہا جنۃ المأوی یعنے
نزدیک اس سدرہ کے ایک جنت ہے جو کہ معروف بجنۃ الماوی ہے یہ جنت عرش کی داہنی طرف ہے اسکا
یہ نام اسلیے رکہا گیا کہ آدم علیہ السلام نے اُسکی طرف ٹہکانا پکڑا کسی نے کہا شہدا کی روحین اسکی طرف

ٹھکانا پکڑتی ہین کسی نے کہا کہ جبریل علیہ السلام اور فرشتے کسی نے کہا کہ متقی لوگ اسکی طرف رجوع ہوتے
ہین جمہور نے جنۃ برفع پڑہا ہے بنابر ابتدا اور ظرف متقدم اُسکی خبر ہے کسی نے جنّہ بصیغہ فعل ماضی
پڑہا ہے ماخوذ جنّ یجنّ سے ای ضمہ المبیت او سترہ ایواء اللہ لہ یعنے ملا یا انکو شب باشی نے یا چھپا
لیا انکو اللہ کے جگہ دینے نے واسطے اُنکے اخفش نے کہا اور کہ جیسے تم کہتے ہو جنّہ اللیل یعنے سترہ اور کہ
حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ جنت سماء سابع علیا مین ہے اور نار ارض سابعہ سفلی مین اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ
مَا يَغْشَى اس ظرف مین بہی راہ ہے یہ ظرف زمان ہے اور پہلا ظرف مکان تہا غشیان بمعنے تغطیہ و ستر ہے
یعنے کسی شئی کو ڈہانک دینا چھپا دینا اتیان کے معنے مین بہی آتا ہے جیسے کہتے ہین کہ فلان یغشانی
کل حین یعنے فلان میرے پاس ہر وقت آتا ہے صیغہ مضارع کا واسطے حکایت حال ماضی
کے ہے صورت بدلیعہ کے مستحضر کرنے کو یا استمرار تجددی کے بتانے کو اور موصول و صلہ کے ابہام مین
جو تفخیم و تکثیر ہے ڈہانکنے والی اشیاء کی وہ مخفی نہین ہے اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جو خلائق کہ اللہ تعالی
کی عظمت و جلالت پر دال ہین جنہون نے سدرہ کو ڈہانک لیا تہا اور اسپر چہا رہی تہین وہ ایسی اشیاء
ہین کہ وصف انکا احاطہ نہین کرسکتا ہے اور نہ کوئی نعت و وصف انکی کنہ کو ظاہر کرسکتا ہے
اور نہ کوئی عدد اُنکا شمار کرکے پورا بتا سکتا ہے یعنے آپنے دیکہا اسکو جس وقت کہ ڈہانک رہا تہا اُس بیری
کے درخت کو جو کچہہ کہ ڈہانک رہا تہا مطلب یہ ہے کہ اُسکا مت پوچہو کیا کچہہ تہا بیان سے باہر ہے اللہ ہی اسکو
جانتا ہے ما یغشے مین کئی قول ہین کسی نے کہا کہ سونے کی ٹڈیان اُسکو ڈہانک رہی تہین حضرت ابن مسعودؓ
نے کہا سونے کے پروانے یہ اور بعض قول اول گذر چکے ہین۔ امام رازی نے کہا یہ بات ضعیف ہے کیونکہ
یہ ثابت نہین ہوتی ہے مگر کسی دلیل سمعی سے سو اگر اسمین کوئی خبر صحیح ہو جائے تو فبہا ورنہ پہر اسکی کوئی وجہ
نہین ہے مَا زَاغَ الْبَصَرُ یعنے مائل نہ ہوئی بصر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُس شئے سے جسکو دیکہا اور نہ
التفات کیا طرف اُس شئی کی کہ جسنے سدرہ کو ڈہانکا تہا یعنے سونے کے پروانے وغیرہ یہ معنے تو باین
نظر ہین کہ جس شئے نے سدرہ کو ڈہانکا تہا وہ سونے کے پروانے وغیرہ ہون اور باین اعتبار کہ وہ اللہ پاک
کے انوار تہے تو یہ معنے ہونگے کہ آپنے راست و چپ التفات نہ کیا بلکہ مطالعہ انوار الٰہی مین مشغول رہے
باوجود اسکے کہ وہ عالم بنی آدم سے غریب ہے اور اُسمین وہ عجائب ہین کہ ناظر کو متحیر کردیتے ہین وَمَا طَغَى
یعنے آپکی بصر نے تجاوز نہ کیا اُس شئے سے جو دیکہی کسی نے کہا تجاوز نہ کیا اُس شئے سے جسکا انکو امر ہوا تہا
اسمین آپ کے ادب کا وصف ہے اُس مقام مین کہ آپنے التفات نہ کیا اور نہ اپنے بصر کو مائل کیا اور نہ اُسکو
بڑہایا طرف غیر مارآی کی بلکہ جسکے دیکہنے کا حکم تہا اُسی مین مشغول رہے قرطبی نے ایک یہ قول نقل کیا ہے

کہ سدرہ کو اللہ پاک کے انوار ڈھانک رہے تھے کیونکہ آپ جب اُسکی طرف پہونچے تو آپکے رب نے اُسکے واسطے تجلی کی جیسے کہ پہاڑ کے واسطے کی تھی پس انوار ظاہر ہوئے لیکن سدرہ اُس پہاڑ سے قوی وثابت تر تھا کہ پہاڑ تو ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہوگیا اور وہ درخت متحرک نہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہوکر گر پڑے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متزلزل نہوئے کسی نے آپکی مدح شریف مین خوب کہا ہے ؎

موسیٰ ز ہوش رفت بیک پرتو صفات تو عین ذات می نگری در تبسمی

یہ مضمون اُس قول کی بنا پر ہے کہ آپ نے اپنے رب کو اپنی آنکھ سے دیکھا لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى یعنے واللہ البتہ مقرر دیکھی حضرت صلعم نے اُس رات مین اپنے رب کی بڑی آیتون سے وہ شے جسکا وصف وبیان احاطہ نہین کرسکتا ہے کسی نے کہا کہ رفرف دیکھا کہ اُسنے افق کو بند کردیا تھا کسی نے کہا کہ جبریل علیہ السلام کو دیکھا حلہ سبز مین کسی نے کہا کہ عجائب ملکوت دیکھے ضحاک نے کہا کہ سدرۃ المنتہےٰ کو دیکھا کسی نے کہا کہ ہر وہ شے ہے جو آپنے دیکھی اُس رات اپنے جانے اور پھر آنے مین الکبریٰ مفعول بہ ہے رأی کا اور من آیات ربہ حال مقدم ہے تقدیر یہ ہے لقد رأی الآیات الکبریٰ حال کونہا من جملۃ آیات ربہ یعنے دیکھین بڑی نشانیان درآنحال کہ اپنے رب کی نشانیون کے جملے سے تھین بیضاوی نے اس وجہ کو ظاہر کہا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ رأی کا مفعول من آیات ربہ اور من تبعیض کا اور الکبریٰ صفت آیات ربہ کی اور رأی بعض آیات ربہ الکبریٰ تیسری یہ ہے کہ من زائد ہے اور آیات ربہ الکبریٰ مفعول رأی کا ای رأی آیات ربہ الکبریٰ **رفرف** یا تو اسم جنس ہے یا اسم جمع ہے واحد اسکا رفرفہ ہے کسی نے کہا رفرف وہ قیمتی کپڑے ہین جو کہ تختون پر لٹکتے ہین کسی نے کہا ایک قسم فروش کی ہے کسی نے کہا وسائد ہین کسی نے کہا نمارق ہین کسی نے کہا ہر ثوب عریض رفرف ہے قرطبی نے اپنے تذکرے مین بذیل حدیث معراج ذکر کیا ہے کہ رفرف ایک خادم ہے خادمون سے روبرو اللہ تعالیٰ کے اسکے واسطے خواص امور ہین محل قرب مین جسطرح کہ براق ایک دابہ ہے انبیاء اُسپر سوار ہوتے ہین زمین مین اس کام کے ساتھ مخصوص ہے **وصل** اسمین ذکر ہے امام نووی کے کلام کا جو اُنہون نے ولقد رآہ نزلۃ اخریٰ مین ذکر کیا ہے اور آیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رب عز وجل کو شب معراج مین دیکھا یا نہین قاضی عیاض کہتے ہین سلف وخلف نے اختلاف کیا ہے کہ آیا آپنے اپنے رب کو شب معراج مین دیکھا پس حضرت عائشہ رضؓ نے تو اسکا انکار کیا ہے جیسا کہ صحیح مسلم مین واقع ہوا ہے اور اسیکی طرف حضرت ابوہریرہ اور ایک جماعت سے آیا ہے اور یہی حضرت ابن مسعود سے مشہور ہے اور اسی طرف محدثین ومتکلمین کی ایک جماعت گئی ہے حضرت ابن عباس رضؓ سے

مروی ہے کہ آپ نے اللہ کو دیکھا اپنی آنکھ سے اسی کی مثل حضرت ابوذر و کعب و حسن سے مروی ہی اور حضرت
حسن اسپر حلف کرتے تھے اور اسی کی مثل حضرت ابن مسعودؓ و ابوہریرہ و امام احمد بن حنبل سے محکی ہے
اصحاب مقالات نے ابوالحسن اشعری اور انکے اصحاب مین کی ایک جماعت سے حکایت کیا ہی کہ آپ نے
اللہ کو دیکھا اور ہمارے بعض مشائخ نے اسمین توقف کیا ہی اور کہا کہ اسپر کوئی دلیل واضح نہین ہے لیکن یہ
جائز ہے اور اللہ عزوجل کی رویت دنیا مین جائز ہے حضرت موسی علیہ السلام کا سوال رویت کرنا دلیل
ہی اسکے جواز پر اسلیے کہ کوئی نبی جاہل نہین ہوتا ہے اُس شئے کا جو کہ اُسکے رب پر جائز ہے یا ممتنع ہے
اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شب معراج مین آیا بلا واسطہ
اپنے رب سے کلام کیا یا نہین پس اشعری اور متکلمین کی ایک قوم سے حکایت کیا گیا ہے کہ آپ نے اپنے
رب سے کلام کیا بعض نے اس قول کی نسبت کی ہے طرف حضرت جعفر بن محمد و حضرت ابن مسعود رضؓ و
حضرت ابن عباسؓ کی رضی اللہ عنہم اسی طرح ثم دنا فتدلی مین اختلاف کیا ہے پس اکثر تو اسپر ہین کہ
یہ دنو و تدلی منقسم ہے درمیان جبریل علیہ السلام کے اور نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے یا مختص ہے
انمین کی ایک کی ساتھ دوسرے سے یا سدرۃ المنتہے سے حضرت ابن عباس و حسن و محمد بن کعب و حضرت
جعفر بن محمد وغیرہم نے ذکر کیا ہے کہ یہ دنو ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے طرف اپنے رب کی یا اللہ تعالی
سے ہی پس اس قول کی بنا پر دنو و تدلی متاول ہوگا اپنی وجہ پر نہ رہیگا بلکہ ویسا ہو جو کہ حضرت جعفر بن
محمد نے فرمایا ہے کہ دنو اللہ سے اسکی کوئی حد نہین ہے اور بندون سے بحدود ہے پس حضرت کا دنو
و قرب اللہ سے اسکے معنے ہونگے ظاہر ہونا آپ کی عظیم منزلت کا نزدیک اللہ تعالے کے اور اشراق انوار
معرفت الٰہی کا آپ پر اور مطلع ہونا آپ کا اللہ تعالے کے غیب و اسرار ملکوت سے اُس شئے پر جسپر آپکے سوا کوئی
مطلع نہین ہوا اور دنو اللہ تعالی کی طرف سے واسطے اسکے ظاہر کرنا امور مذکورہ کا ہے اور اللہ سبحانہ کا عظیم
بِرّ و فضل عظیم ہے نزدیک اُسکے اور یہان قاب قوسین او ادنے عبارت ہے لطف محل سے اور معرفت
کی واضح کرنے سے اور حقیقت پر مطلع ہونے سے یہ تو حضرت صلعم کی طرف سے ہوا اور اللہ تعالی کی جانب سے
قبول کرنا رغبت کا ہی اور ظاہر کرنا منزلت کا یہ آخر ہے قاضی عیاض کے کلام کا جیسا کہ شیخ محی الدین
یعنے امام نووی نے اسکو نقل فرمایا اب رہے صاحب تحریر سو اُنہون نے اثبات رویت کو اختیار کیا ہے
کہا اور حجتین اس مسئلے مین گو بہت سی ہین لیکن ہم تمسک نہین کرتے ہین مگر اُس حجت سے جو کہ انمین
کی قوی تر ہے اور وہ حدیث ہی حضرت ابن عباسؓ کی کیا تم تعجب کرتے ہو کہ ہووے خلت واسطے ابراہیم علیہ
السلام کے الخ اول اسکا ذکر ہو چکا ہے اور عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ پوچھے گئے آیا دیکھا

محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے رب کو فرمایا ہان اور باسناد لاباس بہ عن شعبۃ عن قتادہ عن انس مروی ہی کہا دیکھا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو اور حضرت حسن رض حلف کرتے تھے البتہ مقرر دیکھا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو اصل مسئلے مین حضرت ابن عباس رض کی حدیث ہے جو کہ اس امت کی حبر و عالم ہین اور مشکلات مین اُنکی طرف رجوع کی جاتی ہے اور مقرر حضرت ابن عمر رض نے اس مسئلے مین اُنسے مراجعت و مراسلت کی کہ آیا حضرت صلعم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا تو اُنکو یہ خبر دی کہ آپنے اُسکو دیکھا حضرت عائشہ رض کی حدیث اسمین قدح نہین کرتی ہے اسلیے کہ حضرت عائشہ رض نے یہ نہین خبر دی کہ اُنہون نے حضرت صلعم کو یون کہتے سنا کہ مینے نہین دیکھا اپنے رب کو اُنہون نے جو کچھہ ذکر کیا ہے سو تاویل کرنے والے ہوکر ذکر کیا ہے واسطے اس آیت کی وماکان لبشر الآیۃ اور اس آیت کی لاتدرکہ الابصار۔ اور صحابی جب کوئی قول کہے اور غیر اسکا اُن مین سے اُسکی مخالفت کرے تو اُسکا قول حجت نہین ہوتا ہے اور جب حضرت ابن عباس رض سے روایتین صحیح ہو چکین کہ اُنہون نے اس مسئلے مین باثبات رویت تکلم کیا ہے تو اُسکے اثبات کی طرف رجوع ہونا واجب ہے اسلیے کہ یہ مسئلہ اس قبیل سے نہین ہے جسکا عقل سے ادراک کیا جاتا ہے اور ظن سے ماخوذ ہوتا ہے یہ تو صرف سمع سے لیا جاتا ہے اور کوئی بہی جائز نہین رکھتا ہے کہ حضرت ابن عباس رض کے ساتہ یہ گمان کیا جائے کہ اس مسئلے مین اُنہون نے ظن و اجتہاد سے کلام کیا معمر بن راشد نے کہا جبکہ حضرت عائشہ و حضرت ابن عباس رض کا اختلاف ذکر کیا گیا کہ ہمارے نزدیک حضرت عائشہ رض بڑہکر عالم نہین ہین حضرت ابن عباس سے پہر یہ بات ہے کہ حضرت ابن عباس رض نے اثبات کیا ہے اُس شئے کا جسکی اُنکے غیر نے نفی کی ہے او ثابت کرنے والا مقدم ہوتا ہے نفی کرنے والے پر یہ کلام صاحب تحریر کا ہے امام نووی نے کہا حاصل یہ ہے کہ اکثر علما کے نزدیک راجح یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دیکھا اپنے رب عزوجل کو اپنے سر کی دونو آنکھون سے شب معراج مین بوجہ حدیث حضرت ابن عباس رض وغیرہ کے جسکا ذکر اول ہو چکا ہے اس امر کے اثبات کو نہین لیتے ہین مگر ساتہ سننے کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ بات اُس قبیل سے ہی کہ لائق نہین ہی کہ اُسمین شک کیا جائے پہر یہ بات ہے کہ حضرت عائشہ رض نے رویت کی نفی نہین کی ہے بسبب کسی حدیث کے حضرت صلعم سے اور اگر اُنکے پاس کوئی حدیث ہوتی تو اُسکو ذکر کرتین اُنہون نے تو صرف اعتماد کیا ہے استنباط پر آیتون سے اب ہم اُنکے جواب کا ایضاح کرتے ہین پس کہتے ہین کہ حضرت عائشہ رض کا حجت پکڑنا آیہ لاتدرکہ الابصار سے سو جواب اُسکا ظاہر ہے کیونکہ ادراک یہی احاطہ ہے اور اللہ تعالی کا احاطہ نہین کیا جاتا اور جب نفی احاطہ کی نص وارد ہوئی تو اس سے

نفی رویت کی بغیر احاطہ لازم نہین آتی ہے یہ جواب نہایت حسن مین ہی مع اختصار کے ایت نا انکا حجت
پکڑنا وماکان لبشر الآیہ سے سو اسکا جواب کئی وجہ سے ہے ایک یہ ہے کہ رویت کی ساتھ وجود کلام کا لازم نہین ہے
حالت رویت مین پس وجود رویت کا بغیر کلام کے جائز ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ اس عام کی تخصیص
کی گئی ہے اُن دلیلون سے جو گذر چکی ہین تیسری وجہ وہ ہے جو بعض علماء نے کہی ہے کہ مراد وحی سے
کلام بغیر واسطہ ہے یہ قول اگرچہ محتمل ہے لیکن جمہور اسپر ہین کہ مراد وحی سے اسجگہ الہام ورویت فے
المنام ہے اور ان دونو کا نام وحی رکھا جاتا ہے رہا اللہ پاک کا یہ قول اومن وراء حجاب سو واحدی
وغیرہ نے کہا معنے اسکے یہ ہین کہ غیر مجاہر ہے واسطے اُنکے ساتھ کلام کے بلکہ وہ سنتے ہین اللہ پاک کا
کلام ایسی جگہ سے کہ اسکو دیکھتے نہین ہین یہ مراد نہین ہے کہ وہان کوئی حجاب ہے جو کہ فصل کرے
ایک موضع کو ایک موضع سے اور دال ہو محجوب کی تحدید پر تو وہ اُس شئے کے مرتبے مین ہو جو کہ سنی
جاتی ہے پردے کے ورے سے جہان کہ متکلم نہ دیکھا جائے آپ کا قول مبارک حدیث حضرت ابوذر مین
نور انّی اراہ سو یہ بہ تنوین نور وفتح ہمزہ ہے انّی مین اور بتشدید نون مفتوحہ معنے اسکے یہ ہین کہ حجاب
اسکا نور ہے تو مین کیونکر اسکو دیکھون ماوردی نے کہا کہ اراہ مین ضمیر راجع ہے طرف اللہ تعالی کی
معنے یہ ہین کہ نور منع کرتا ہے مجھکو رویت سے جسطرح عادت جاری ہوئی ہے کہ انوار ابصار کو ڈھانک
دیتے ہین اور ابصار کو روکتے ہین اُس شی کے ادراک سے کہ اُسکے اور دیکھنے والے کے درمیان حائل ہوئی
ہین ایک روایت مین رایت نوراً ہے معنے اسکے یہ ہین کہ مینے نور دیکھا پس بس اور نہین دیکھا مینے
غیر اسکا ایک روایت مین یہ ہے ذاتہ نورانی اراہ معنے اُسکے یہ ہین کہ وہ خالق ہے نور کا جو کہ مانع ہے
اُسکی رویت سے پس یہ منجملہ صفات افعال ہوگا اور یہ بات منجملہ محال ہے کہ اللہ تعالی کی ذات نور ہو
کیونکہ نور جملہ اجسام سے ہی اور اللہ تعالے اُس سی برتر ہے یہ مذہب ہے جمیع ائمہ مسلمین کا واللہ تعالی
اعلم تمام ہوا کلام نووی کا جو کہ خازن نے نقل کیا ہے سلیمان جمل نے خطیب سے بھی مثل نووی کی
ذکر کیا ہے فتح البیان مین فرمایا ہے کہ اس مسئلہ پر کلام کیا ہے قاضی عیاض نے شفا مین اور خفاجی
نے اسکی شرح مین اور قسطلانی نے شرح مواہب لدنیہ مین اور نووی نے **بالجملہ** جب اللہ پاک قصص
مذکورہ ذکر کر چکا جو مشتمل ہین اُسکی کمال قدرت وعظمت پر تو بعد اسکی توبیخ وسرزنش کرنے کو
مشرکون سے یون فرمایا اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ۙ وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی بھلا تم دیکھو تو لات اور
عزے اور منوۃ تیسرا پچھلا انتہے **ف** مشرکون نے جو اصنام وانداد واوثان کو پوجا اور اُنکے واسطے
گھر بنانے کے واسطے مشابہت کعبہ مکرمہ کے کہ جسکو خلیل الرحمن علیہ السلام نے بنایا سو اللہ پاک اس باری

ہین اُنکو توبیخ کرکے فرماتا ہے بہلا تم دیکہو تو لات کو یہ ایک سفید منقوش پتھر تہا اُسپر ایک گہر تہا طائف
مین اُسکے پردے اور خادم تہے اور اُسکے گرد ایک میدان معظم تہا نزدیک اہل طائف کے یہ لوگ ثقیف
ہین اور اُنکے تابع جنہون نے اُنکی پیروی کی قریش کے بعد جو اور قبیلے عرب کے ہین اُنپر اُسکے سبب سے
فخر کیا کرتے تہے ابن جریر نے کہا کہ اُنہون نے اُسکا نام اللہ پاک کے اسم مبارک سے اشتقاق کیا تو
کہا اللات مراد اُنکی یہ ہے کہ وہ ایک مونث ہے اُس سے تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا حضرت ابن عباس
و مجاہد و ربیع بن انس سے حکایت کیا گیا ہے کہ اُنہون نے اللات بتشدید تا پڑہا ہے اور اسکے
یون تفسیر کی ہے کہ اِنَّہٗ کَانَ رَجُلاً یَلُتُّ لِلْحَجِیجِ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ السَّوِیقَ یعنے وہ ایک شخص تہا کہ جاہلیت
مین حاجیون کے واسطے ستو گہولا کرتا تہا پہر جب وہ مرگیا تو اُسکی قبر پر جم بیٹھے پہر اسکو پوجا بخاری نے
حضرت ابن عباس رضی سے روایت کیا ہے کہ لات ایک مرد تہا ستو گہولا کرتا تہا ستو حاجیون کا یعنے ستو گہولکر انکو
پلایا کرتا تہا ابن جریر نے کہا اور اسی طرح عُزّٰی ہے عزیز سے ایک درخت تہا اُسپر مکان اور پردے تہے
نخلہ مین یہ درمیان مکہ و طائف کے تہا قریش اس کی تعظیم کیا کرتے تہے جیسا کہ ابو سفیان نے احد کے
دن کہا کہ لنا العزّٰی ولا عزّٰی لکم تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو اللہ مولانا ولا مولی لکم۔
بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ جس شخص نے قسم کہائی پہر اپنی قسم مین کہا
واللات والعزّٰی تو چاہیے کہے لا الٰہ الا اللہ اور جسنے کہا اپنے صاحب سے آمین تجہسے جوا کہیلون تو چاہیے
صدقہ دے پس یہ محمول ہے اُس شخص پر جسکی زبان آمین سبقت کرگئی جیسے کہ اُنکی زبانین تہین کہ
اُسکی خوگر ہوگئی تہین زمانہ جاہلیت سے جیسا کہ نسائی نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا مینے قسم کہالی لات و عزّٰی کی تو میرے اصحاب نے کہا کہ بری ہے وہ شئے جو تونے کہی تونے
بیہودہ کہا پس مین حضرت صلعم کے پاس آیا تو آپ سے اسکا ذکر کیا پس آپنے فرمایا کہہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و ہو علے کل شئے قدیر اور تہتکار دے اپنی بائین طرف تین بار اور پناہ مانگ
ساتہ اللہ کے شیطان رجیم سے پہر عود مت کرنا رہا مناۃ سو یہ مشلل مین تہا نزدیک قدید کے درمیان
مکہ و مدینہ کے خزاعہ و اوس و خزرج اپنی جاہلیت مین اُسکی تعظیم کیا کرتے تہے اور اُس سے احرام باندہتے
واسطے حج کے طرف کعبہ کی بخاری رح نے حضرت عائشہ رضی سے مثل اسکی روایت کیا ہے جزیرہ عرب وغیرہ
مین اور بت تہے کہ عرب اُنکی تعظیم کرتے تہے مثل تعظیم کعبہ کی سوا ان تین کے جنپر اللہ تعالے نے اپنی
کتاب عزیز مین نص فرمائی ہے اُنکا جدا کرکے صرف اسلیے ذکر کیا گیا ہے کہ یہ اپنے غیر سے زیادہ تر مشہور
ہین ابن اسحاق نے سیرت مین کہا ہے کہ عرب نے کعبے کے ساتہ طواغیت ٹہیرائے تہے اور یہ گہر تہے اُنکی تعظیم

کرتے تہے مثل تعظیم کعبہ کی انکے خادم و دربان تہے انکے واسطے ہدیہ لایا جاتا تہا جیسا کہ کعبے کیلیے ہدیہ لایا
جاتا ہے اور انکا طواف کرتے تہے مثل طواف کعبے کی اور انکے نزدیک نحر کیا جاتا تہا یعنے جانور
ذبح کرتے تہے اور ان گہرون پر کعبے کی فضیلت جانتے تہے اسلیے کہ وہ یون معروف تہا کہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کا گہر ہے اور انکی مسجد ہے سو وہ تو قریش کے واسطے تہا اور بنی کنانہ کے واسطے
عزے نخلہ مین اسکے خادم و دربان بنی شیبان سلیم کے خلفا بنی ہاشم تہے حافظ ابن کثیر کہتے ہین رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید کو اسکی طرف بہیجا تو اسکو ڈہا دیا اور یہ کہنا شروع کیا ؎

یَا عُزّٰی کُفْرَانَکِ لَا سُبْحَانَکِ　　　اِنِّیْ رَاَیْتُ اللّٰہَ قَدْ اَھَانَکِ

نسائی نے ابو الطفیل سے روایت کیا ہے کہا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ فتح کر لیا
تو خالد بن ولید کو نخلہ کی طرف بہیجا اور وہان عزی تہا پس خالد اسکے پاس آئے اور وہ ببول کے تین
درختون پر تہا تو خالد نے ببولون کو کاٹ ڈالا اور ڈہا دیا اس گہر کو جو اسپر تہا پہر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس آئے تو آپ کو اسکی خبر دی پس آپنے فرمایا تو لوٹ جا پس بے شک تو نے کچہہ نہ کیا پہر خالد
لوٹے پس جب انکو سدنہ نے دیکہا یہ لوگ اسکے دربان ہین امعنوا فی الحیل اور وہ کہتے تہے یا عزی
یا عزی پس خالد اسکے پاس آئے تو ناگاہ ایک عورت ننگی سر کی بال بکہیرے ہوئے تہے اپنی سر پر لپین
بہر کر خاک ڈال رہی تہی فغمسہا بالسیف یعنے پہر اسکو گہرا زخم لگایا یہانتک کہ اسے مار ڈالا پہر لوٹے
طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو آپ کو اسکی خبر دی پس آپنے فرمایا وہ عزے ہے ابن اسحق
نے کہا لات واسطے ثقیف کی تہا طائف مین اور اسکے خادم و دربان بنی معتب تہے حافظ ابن کثیر کہتے ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی طرف بہیجا مغیرہ بن شعبہ و ابو سفیان صخر بن حرب کو سو انہون
نے اسکو ڈہا دیا اور اسکی جگہ ایک مسجد کر دی طائف مین ابن اسحق نے کہا منات واسطے اوس و خزرج
کے تہا اور اسکے جس نے انکا دین اختیار کیا یثرب والون مین سی کنارہ دریا پر ناحیہ مشلل سے قدید مین
پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی طرف بہیجا ابو سفیان صخر بن حرب کو تو اسکو ڈہا دیا اور کہا جاتا
ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب کو کہا اور ذو الخلصہ تہا واسطے دوس و خثعم و بجیلہ کے اور انکے جو انکے بلاد مین
عرب تہے تبالہ مین ابن کثیر کہتے ہین اسکو کعبہ یمانیہ کہا جاتا تہا اور جو کعبہ مکے مین ہے اسکو کعبہ شامیہ پس رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی طرف جریر بن عبد اللہ بجلی کو بہیجا تو اسکو ڈہا دیا کہا اور فلس واسطے طے
کے تہا اور اسکے جو اس سی متصل ہے جبل طے مین درمیان سلمی و آجا کے ابن ہشام نے کہا پس مجہے حدیث
کی بعض اہل علم نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب کو اسکی طرف بہیجا تو اسکو

ڈہا دیا اور اُس سی دو تلوارین منتخب کین رسوب و مخذم تو آپنے یہ دونو اُنکو نفل دین سو یہ دونو علیؓ کی تلوارین ہین ابن اسحق نے کہا حمیر و اہل یمن کے واسطے ایک گہر تہا صنعا مین اسکو ریام کہا جاتا تہا ذکر کیا گیا ہے کہ اُسمین ایک سیاہ کتا تہا اور دو حمیری شخص جو تبع کے ساتہ گئے تہے اُنہون نے اُسکو نکالا اور قتل کر ڈالا اور اُس گہر کو ڈہا دیا ابن اسحق نے کہا اور رضا ایک گہر تہا واسطے بنی ربیعہ بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے مستوغر بن ربیعہ بن کعب بن سعد اسی کے واسطے کہتا ہے جبکہ اسکو ہدم کیا اسلام مین

ولقد شددت علی رضاء شدۃ ۔۔۔ فترکتہا قفرا بقاع اسحما

ابن ہشام نے کہا کہا جاتا ہے کہ یہ شخص تین سو تیس برس زندہ رہا اور یہی ان شعرون کا قائل ہے

ولقد سئمت من الحیوۃ وطولہا ۔۔۔ وعمرت من عدد السنین مئینا

مائۃ حدتہا بعدہا مائتان لی ۔۔۔ وعمرت من عدد الشہور سنینا

ہل ما بقی الا کما قد فاتنا ۔۔۔ یوم یمر و لیلۃ تحدونا

ابن اسحق نے کہا واسطے بکر و تغلب فرزندان وائل کے اور ایاد کے ذو الکعبات تہا سنداد مین اعشی بن قیس بن ثعلبہ اسی کے واسطے یہ کہتا ہے

بین الخورنق والسدیر وبارق ۔۔۔ والبیت ذی الکعبات فی سنداد

کذا فی ابن کثیر **ف** فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے تم مجہے خبر دو اُن معبودون کی جنکو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو کیا اُنکو کوئی قدرت ہے جسکے ساتہ وہ موصوف ہین کیا اُنہون نے کسی شئے کی تمہاری طرف وحی کی ہے جیسے کہ اللہ تعالی نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی کی یا وہ جمادات ہین کہ نہ عقل رکہتے ہین نہ نفع پہونچاتے ہین ابو السعود نے کہا ہمزہ انکار کا ہے اور حرف فا اسکے متوجہ کرنے کو ہے طرف ترتیب رویت کی اللہ تعالے کے شیون مذکورہ پر جو کہ بتون سی غایت درجے کی منافات رکہتے ہین معنے یہ ہین کیا بعد اسکے جو تم نے سنی اللہ تعالے کی کمال عظمت کے آثار و احکام قدرت و لفاذ امر ملأ اعلے و ما تحت الثری و ما بینہما مین دیکہا تم نے اُن بتون کو مع اُنکی غایت حقارت و ذلت کے شریک واسطے اللہ تعالے کے باوجود اسکی عظمت کے جسکا ذکر ہو چکا ہے ان تین بتون کا ذکر کیا جو کہ عرب مین مشتہر ہو رہے تہے اور اُن مین اُنکا اعتقاد عظیم تہا واحدی وغیرہ نے کہا کہ وہ ان بتون کے واسطے اسماء الٰہی سے نامون کا اشتقاق کرتے تہے پس کہا کہ لات تو اللہ سے ہے اور عزے عزیز سے اور مناۃ ماخوذ ہے من اللہ الشئے اذا قدرہ سے جمہور نے بتخفیف تا پڑہا ہے یہ ماخوذ ہے اللہ کے اسم سے کسی نے کہا اصل اسکی لات یلیت ہے تو اب حرف تا اصلی ہوگا کسی نے کہا زائد ہے اور اصل اُسکی لوی یلوی ہے لاہم کا لوا یلوون

اعنا قہم الیہا او یلتوون ویعتکفون علیہا ویطوفون بہا یعنے لات اسلیے نام رکہا کہ وہ لوگ اپنی گردنین
اُسکی طرف مائل کرتے تہے یا اُسپر اعتکاف کرتے اور اُسکا طواف کرتے تہے قراء نے اختلاف کیا کہ آیا اُسپر
بتا وقف کیا جائے یا ہا سو جمہور نے تو اُسپر بتا وقف کیا ہے اور کسائی نے بہا زجاج و فراء نے وقف
بتا اختیار کیا ہے بسبب اتباع رسم مصحف کے اسلیے کہ بتا لکھا جاتا ہے حضرت ابن عباس وغیرہ نے
بتشدید تا پڑہا ہے پس اسکی توجیہہ مین حضرت ابن عباس رض کا قول تو اول گذر چکا ہے کہ ایک شخص تہا
حاجیون کے واسطے ستو گہولا کرتا تہا پس اصل مین یہ اسم فاعل ہے اُس شخص پر غالب ہو گیا ہے
مجاہد نے کہا ایک مرد تہا پہاڑ کی چوٹی مین اُسکی کچہہ بکریان تہین اُنکے دودہ اور گہی سے حیس بناتا
اور حاجیون کو کہلاتا تہا اور یہ بطن نخلہ مین تہا پہر جب وہ مر گیا تو اُسکو پوجا کلبی نے کہا ایک مرد تہا
ثقیف مین کا اُسکے واسطے ایک گلہ تہا بکریون کا کسی نے کہا کہ یہ شخص عامر بن ظرب عدوانی ہے اور یہ
بت ثقیف کا ہے اُسی کے حق مین شاعر کہتا ہے ؎

لا تنصروا اللات ان اللہ مہلکہا وکیف ینصرکم من لیس ینتصر

صحاح مین کہا ہے کہ لات ثقیف کے ایک صنم کا نام ہے اور وہ طائف مین تہا کسی نے کہا عکاظ
مین کسی نے کہا نخلہ مین ابن عطیہ نے اول کو ترجیح دی ہے الف و لام اللات مین زائدہ لازمہ ہے
ابو البقا نے کہا زائدہ نہین ہے یہ قول غلط ہے عزی ماخوذ ہے عز سے اور یہ تانیث ہے اعز کی قریش
و بنی کنانہ کے ایک بت کا نام ہے مجاہد نے کہا ایک درخت تہا واسطے غطفان کے وہ اُسے پوجا
کرتے تہے حضرت صلعم نے خالد بن ولید کو اسکی طرف بہیجا تو اسے کاٹ ڈالا سعید بن جبیر نے کہا ایک سفید
پتہر تہا اُسے پوجا کرتے تہے قتادہ نے کہا ایک گہر تہا بطن نخلہ مین حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ
عزی بطن نخلہ مین تہا اور لات طائف مین اور مناۃ قدید مین مناۃ بنی ہلال کا بت تہا ابن ہشام
نے کہا ہذیل و خزاعہ کا بت تہا قتادہ نے کہا کہ انصار کا تہا جمہور نے مناۃ کو بالف پڑہا ہے بدون
ہمزہ کے اور ابن کثیر وغیرہ نے بمد و ہمزہ پس اول کا اشتقاق تو منی یمنی بمعنے صب سے ہے اسلیے
کہ ذبیحون کے خون اسکے پاس بہائے جاتے تہے اس سے اسکی طرف تقرب کرتے تہے دوسرے
کا اشتقاق نوء سے ہے نوء بمعنے مطر ہے اسلیے کہ اسکے پاس انواء سے طلب باران کرتے تہے کسی نے
کہا یہ دونون دو لغت ہین عرب کے اشعار عرب مین دونون واقع ہوئے ہین جمہور قراء نے بتا اُسپر وقف کیا
ہے بسبب اتباع رسم مصحف کی اور ابن کثیر وغیرہ نے بہا صحاح مین کہا ہے کہ مناۃ ایک صنم کا نام ہے
درمیان مکہ و مدینہ کے تہا حرف ہا واسطے تانیث کے ہے اور بحرف تا اُسپر سکتہ کیا جاتا ہے یہ ایک لغت ہے

الثالثة الاخری صفت ہی مناة کی اُسکو جو یون موصوف کیا کہ وہ ثالثہ ہے اور یون کہ وہ اخری ہی حالانکہ ثالثہ نہین ہوتا ہے مگر اخری سو وصف باخری واسطے تاکید کے ہی کما قالہ ابو البقاء وصف ثالثہ کا ساتھ اخرے کے مشکل سمجہا گیا ہے حالانکہ عرب لوگ اخری کے ساتھ صرف ثانیہ کا وصف کرتے ہین پس خلیل نے کہا کہ یہ صرف اسلیے کہدیا ہے کہ رؤس آیات موافق ہوجائین کقولہ تعالی مآرب اُخری حسین بن فضل نے کہا کہ اسمین تقدیم وتاخیر ہے تقدیر یہ ہے افرایتم اللات والعزی الاخرے ومناة الثالثة کسی نے کہا کہ وصف مناة کا ساتھ اخری کے واسطے قصد تعظیم کے ہی اسلیے کہ وہ مشرکون کے نزدیک عظیم تہا کسی نے کہا کہ یہ تحقیر وذم کے لیے ہے اور مراد یہ ہے المتاخرة الوضیعة المقدار یعنے مناة پہسڈی نیچے کے رتبے کا جیسا کہ اس آیت مین ہے قالت اُخریٰھم لاُولٰھم اے وضعاؤھم لرؤسائھم یعنے کہا اُنکے کمینون نے اپنے سردارون سے یہ وجہ زمخشری کی ہے ابن عادل نے کہا اسمین نظر ہے اسلیے کہ اُخری صرف غیریت پر دال ہے اور اسمین مدح کا تعرض نہین ہی نہ ذم کا تعرض ہے پہر اگر اسمین سے کوئی شئے آئیگی تو بسبب کسی قرینہ خارجی کے انصاف سے دیکہو تو زمخشری کی وجہ نہایت بلیغ وپاکیزہ ہے اور ابن عادل کی نظر صرف ہٹ دہرمی ہے بالجملہ پہر اللہ پاک نے مشرکون کی توبیخ وتقریع مکرر فرمائی بسبب ایک قول زشت کے جو انہون نے کہا تہا پس فرمایا اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰی ٭ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰی ٭ اِنْ هِیَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَی الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰی ؕ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی ٭ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰی ٭ کیا تمکو بیٹے اور اور اسکو بیٹیان تو تو یہ بانٹا بہونڈا یہ سب نام ہین جو رکہ لیے ہین تم نے اور تمہارے باپ دادون نے اللہ نے نہین اُتاری انکی کوئی سند نری اٹکل پر چلتے ہین اور جیون کی چاہ ہین اور پہونچی انکو اُنکے رب سے راہ کی سوجھ کہین آدمی کو ملتا ہے جو چاہے سو اللہ کے ہاتھ ہے پچہلی اور پہلی ف یہ نام ہین بتون کے کافر کہتے تھے یہ بیٹیان ہین اللہ کی انکی ہان جنون کی بیٹیان ف یعنے بت پوجے سے کیا ملتا ہے ملے وہی جو اللہ دے لکھتے ف حافظ ابن کثیر کہتے ہین کیا تم ٹہیراتے ہو واسطے اللہ کے اولاد اور قرار دیتے ہو اسکی اولاد بیٹیان اور پسند کرتے ہو اپنے واسطے بیٹے پس اگر تم اور کوئی مخلوق مثل تمہاری یہ بانٹا بانٹتی تو البتہ یہ بانٹا جور وباطل ہوتا پہر کیونکر اپنے پروردگار سے یہ بانٹا کرتے ہو کہ اگر وہ درمیان دو مخلوق کے ہوتا تو جور وسفاہت ٹہیرتا پہر جو اُنہون نے کذب وافترا وکفر بنا نکالا کہ بتون کو پوجا اور اُنکا نام الٰہ رکہا سو اس بارے مین اللہ پاک اُنپر انکار کرکے فرماتا ہے کہ یہ سب نام ہین جو رکہ لیے ہین

سہہ پہیکھون

نرا پہلیوں

ع ۵

تمنے اور تمہارے باپ دادون نے یعنے خود تم نے اپنی طرف سے یہ سب کیا ہے اللہ نے اُنکی کوئی حجت نہین اتاری
نہین ہے اُنکے واسطے کوئی سند مگر اُنکا نیک گمان اپنے بڑے بزرگون سے جو یہ باطل راہ چلے اُن سے
پہلے اور مگر اُنکے جیون کا حظ اپنی ریاست مین اور اپنے اگلے بڑکہون کی تعظیم مین اور البتہ مقرر اللہ نے
اُنکی طرف رسول بھیجے حق روشن و حجت قاطع دیکر اور باوجود اسکے پیروی نہ کی اُسکی جو وہ اُنکے
پاس لائے اور نہ اسکے مطیع ہوئے پھر فرمایا کہین آدمی کو ملتا ہے جو چاہے یعنے نہین ہے ہر وہ شخص کہ
تمنا کرے کسی خیر کی تو وہ اُسے حاصل ہوجائے لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ نہین ہے
ہر وہ شخص جو یہ زعم و دعوی کرے کہ وہ راہ یاب ہے تو ویسا ہوجائے جیسا کہا اور نہ ہر وہ شخص جو دوست
رکھے کسی شئے کو تو وہ اُسے حاصل ہوجائے حضرت ابوہریرہؓ مرفوعا کہتے ہین جس وقت تمنا کرے
ایک تمہارا تو چاہیے نظر کرے اُس شئے کو جسکی تمنا کرتا ہے پس بے شک وہ نہین جانتا ہے اُس
شئے کو جو لکہی جاتی ہے واسطے اُسکے اُسکی تمنا سے اخرجہ الامام احمد و تفرد بہ قولہ تعالے فَلِلّٰهِ
الْاٰخِرَةُ وَالْاُولٰى یعنے کام جو ہے سو سب کا سب واسطے اللہ کے ہے جو کہ دنیا و آخرت کا مالک اور انمین
متصرف ہے پس وہی ہے کہ جو کچھ اُسنے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا **ف** فتح البیان کا بیان مع توضیح
یہ ہے کہ تم کیونکر ٹہیراتے ہو اللہ کے واسطے وہ شئے جسکو مکروہ رکہتے ہو یعنے بیٹیان اور قرار دیتے
ہو اپنے واسطے وہ شئے جو محبوب رکہتے ہو یعنے بیٹے کہا گیا ہے یہ انکا وہ قول ہے کہ فرشتے دختران
خدا ہین کسی نے کہا مراد یہ ہے تم کیونکر ٹہیر لیتے ہو لات و عزے و منات کو شریک واسطے اللہ کے
حالانکہ وہ تمہارے زعم مین عورتین ہین اور انکی شان سے یہ تہا کہ اناث کو حقیر جانتے تہے پہر اللہ پاک نے
ذکر کیا کہ یہ نام رکہنا اور بانٹنا جو کہ استفہام سے سمجھا جاتا ہے قسمت جائرہ ہے یعنے حق سے مائل
پس فرمایا تلک اذا قسمۃ ضیزی جمہور نے بیائے ساکنہ بغیر ہمزہ پڑہا ہے اور ابن کثیر نے ہمزہ ساکنہ سے
یہ ہین کہ یہ ایک قسمت ہے صواب سے خارج عدل و حق سے مائل اخفش نے کہا یقال ضاز فی الحکم لے
جار و ضاز حقہ یضیزہ ضیزا ای نقصہ و بخسہ کہا اور کبہی مہموز ہوتا ہے کسائی نے کہا ضاز یضیز ضیزی
و ضاز یضوز ضوزا اذا تعدی و ظلم و بخس و انتقص فراء نے کہا بعض عرب کہتے ہین ضئزی بہمزہ
ابو زید سے مروی ہے کہ اُسنے عرب کو سنا ہے کہ ضیزی کو مہموز کرتے ہین بغوی نے کہا کہ کلام عرب مین
فعلی بکسر فا نعوت مین نہین ہے یہ جو ہوتا ہے سو اسماء مین جیسے ذکری و شعری مورج نے کہا کہ ضیزی
مین ضمہ ضاد کا مکروہ رکہا اور خوف کیا انقلاب یا کا واو سے حالانکہ یہ بنات واو سے ہے تو بوجہ اس
علت کے ضاد کو کسرہ دیا جس طرح کہ ابیض کی جمع مین بیض کہا ہے اسی طرح زجاج نے کہا ہے کسی نے

کہا کہ ضیزی مصدر ہے مثل ذکریٰ کی تو اب یہ معنے ہونگے قسمۃ ذات جور و ظلم حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا
ضیزی جائرۃ لاحق فیہا کسی نے کہا عوجاء غیر معتدلۃ پھر اللہ پاک نے اُنپر یون رد کیا کہ ان ہی الا اسماء
الآیۃ یعنے نہین ہین یہ اوثان یا اصنام باعتبار اُس شئے کے جسکا تم دعوی کرتے ہو کہ وہ معبود ہین مگر
نرے نام جنمین الوہیت کی معنے سے کچہہ بہی نہین ہے کون الوہیت جسکے تم مدعی ہو کیونکہ وہ نہ دیکہتے ہین نہ
سنتے ہین نہ عقل رکہتے ہین نہ سمجہتے ہین نہ ضرر دیتے ہین نہ نفع پہونچاتے ہین تو اب وہ نہ ہوے مگر نرے نام
کسی نے کہا کہ ضمیر ہی راجع ہے طرف اسماء ثلاثہ مذکورہ کے لیکن قول اول اولے ہے سمیتموہا انتم وآباؤکم
یعنے نام رکہہ لیا ہے انکا تمنے اور تمہارے باپ دادون نے تقلید کی ہے اسمین آخر نے اول کی اور تابع ہوئے
ابناء آباء کے اسمین جو انکی شان کی تحقیر ہے وہ مخفی نہین ہے جیسے تم کسی شخص کی تحقیر مین کہتے ہو ما ہو
الا اسم یعنے نہین وہ مگر نام جبکہ وہ مشتمل نہ ہو کسی صفت معتبر پر اس آیت کی مثل یہ آیت ہے ما تعبدون من
دونہ الا اسماء سمیتموہا انتم وآباؤکم عرب کی بول چال مین سمیتہ زیدا وسمیتہ بزید دونو طرح بولتے ہین تو اب سمیتموہا
صفت ہوگی اسماء کی اور ضمیر پہرے گی طرف اسماء کی نہ طرف اصنام کی یعنے ٹہیرایا تمنے اُن اسماء کو اسماء
یہ معنے نہین ہین کہ ٹہیرائے تمنے واسطے اُنکے اسماء تاکہ کلام اشارہ کرے طرف اس بات کی کہ وہان نرے
اسماء ہین جنکے قطعاً کوئی مسمیات نہین ہین سلطان سے مراد حجت و برہان ہے مقاتل نے کہا نازل
نہین کی واسطے ہماری کوئی کتاب کہ تمہارے لیے اسمین کوئی حجت ہو جیسا تم کہتے ہو کہ وہ بت معبود
ہین پہر اُنکے طرف سے یہ خبر دی کہ ان یتبعون الا الظن الآیۃ یعنے بتون کے پوجنے مین انکا یہ حال ہے
کہ پیروی نہین کرتے ہین مگر ظن کی جو کہ حق سے کچہہ کافی نہین ہوتا ہے وہ یہ ظن کہ بت مستحق عبادت کے
ہین اور پیروی کرتے ہین اس شئے کی جسکی انکے جی خواہش کرتے ہین یعنے جسکی طرف مائل ہوتے ہین اور
اُسکو چاہتے ہین بغیر التفات کرنے کے طرف اس شی کی جو کہ حق ہے جسکا اتباع واجب ہے اور جس نے
اتباع کیا اپنے ظن کا اور اُس شئے کا جسکو اُسکا جی چاہتا ہے بعد اسکے کہ ہدایت و بیان شافی اُسکے
پاس آگیا تو وہ نہ انسان شمار کیا جاتا ہے اور نہ اُسکا کچہہ اعتبار کیا جاتا ہے یہ معنے تو بناء بر قرارت جمہور
ہین جو کہ بیای تحتیہ ہے اسمین التفات ہے طرف غیبت کی یہ بات بتانے کو کہ شمار کرنا اُنکی برائیون کا
اسکا مقتضی ہوا کہ اُنسے اعراض کیا جائے اور اُنکے جنایات کی حکایت اُنکے غیر سے کی جائے کسی نے
بتاء خطاب پڑہا ہے یعنے تم پیروی نہین کرتے ہو نام رکہنے مین اور اسکے موافق عمل کرنے مین جسکا
ذکر ہوا مگر ظن کی اور خواہش نفس کی ظن سے مراد ظن اس بات کا کہ بت مستحق عبادت کے ہین اور
ما تہوی الانفس سے مراد شیطان کا یہ زینت دینا کہ وہ اللہ کے پاس اُنکی سفارش کرینگے اس سے

ظاہر ہو گیا کہ عطف واسطے مغایرت کے ہے قوله تعالى ولقد جاءهم من ربهم الهدى یعنے وہ پیروی
کرتے ہین ظن کی اور ہوای نفس کی اس حال مین کہ انکو آگیا اُنکے رب سے بیان واضح و ظاہر بسبب کتاب
منزل و نبی مرسل کی اس بات کا کہ بت معبود نہین ہین اور عبادت لائق نہین مگر واسطے اللہ واحد قہار
کے یہ جملہ حال ہے یتبعون کے فاعل سے یا معترضہ ہے کچھہ ہی ہو اسمین تاکید ہے اتباع ظن و ہوائے نفس کے
بطلان کی اور زیادت تقبیح ہے اُنکے حال کی کیونکہ اُن دونو کا اتباع کسی شخص سے ہو قبیح ہے اور جبکہ
کی اللہ نے ہدایت کی رسول بھیجکر اور کتابین اُتار کر اُس سے اور بھی زیادہ قبیح ہے کلمہ ام منقطعہ مقدر
بل و ہمزہ انکار ہے اُنہون نے جو اتباع ظن کیا جو کہ مجرد توہم ہے اور ہوای نفس کی پیروی کی اور اُس شئے
کی جسکی طرف جی مائل ہوتا ہے سو اللہ پاک نے اس سبب سے اضراب و انتقال کرکے اس بات کا انکار کیا کہ
انکے واسطے وہ شئے ہو جسکی تمنا کرتے ہین کہ بت انکو نفع دینگے اور انکے واسطے سفارش کرینگے کسی نے
کہا وہ تمنا ہے انکے بعض کی کہ وہ نبی ہو کسی نے کہا یہ قول ہے ولئن رجعت الى ربي ان لي عنده
للحسنى غرض کہ یہ نہین ہو سکتا ہے کہ انسان جو تمنا کرتا ہے وہ حاصل ہو جائے پھر اُسکی یہ علت ذکر فرمائی
فلله الآخرة والاولى یعنے اسلیے کہ آخرت و دنیا کے سب کام واسطے اللہ عز و جل کے ہین تو اُنکے
لیے اُسکے ساتھ کوئی امر نہین ہے امور سے منجملہ اسکے انکی باطل تمنائین اور خالی طمعین ہین پھر اسکی تاکید
کی اور اُنکی تمنا کے باطل کرنے مین زیادتی فرمائی پس ارشاد فرمایا وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ

شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَاۤءُ وَيَرْضٰى ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ
الْمَلٰۤئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ۝ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ
الْحَقِّ شَيْئًا ۝ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝ اور بہت فرشتے مین آسمانون مین کام

الربع

نہین آتی اُنکی سفارش کچھہ مگر جب حکم دے اللہ جسکو واسطے چاہے اور پسند کرے جو لوگ یقین نہین رکھتے
پچھلے گھر کا وہ نام رکھتے ہین فرشتون کے زنانے نام اور انکو اُسکی کچھہ خبر نہین نرے اٹکل پر چلتے
ہین اور اٹکل کام نہ آوے ٹھیک بات مین کچھہ سو تو دھیان نہ کر اُسپر جو منہ موڑے ہماری یاد سے اور کچھہ
نہ چاہے مگر دنیا کا جینا یہان ہی تک پہونچی اُنکی سمجھہ تحقیق تیرا رب ہی بہتر جانے جو بھٹکا اسکی راہ سے
اور وہ ہی بہتر جانے جو آیا راہ پر انتہے ف قوله تعالى وكم من ملك الآية مثل اس آیت کی ہے من ذا
الذي يشفع عنده الا باذنه ولا تنفع الشفاعة عنده الا لمن اذن له پس جبکہ ملائکہ مقربین کے حق
مین سو تو پھر تم او جاہلو کسطرح امید رکھتے ہو ان اصنام و انداد کی سفارش کی نزدیک اللہ تعالے کے حالانکہ

اُسنے انکی عبادت مشروع نہین فرمائی اور نہ اُسمین اذن دیا بلکہ اُس سے نہی کی اپنے ساری رسولون کی زبانون پر اور اس سے منع کرنے مین اپنی ساری کتابین نازل فرمائین قولہ تعالی ان الذین لایؤمنون الآیہ مشرکون نے جو فرشتون کو زنانے نام رکہے اور انکے واسطے یہ ٹہیرایا کہ وہ دختران خدا ہین تعالی اللہ عن ذلک سو اللہ پاک اس باب مین اُنپر انکار فرماتا ہے کما قال تعالے وَجَعَلُوا الْمَلٰئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ اسی لیے یون فرمایا وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ یعنے انکو کوئی صحیح علم نہین ہے کہ انکی بات کی تصدیق کرے بلکہ وہ کذب و زور و افترا و کفر شنیع ہے قولہ تعالی اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ الآیہ یعنے وہ پیروی نہین کرتے ہین مگر گمان کی اور گمان نفع نہین دیتا ہے کسی شئ کا اور نہ مقام حق مین کبھی قائم ہوتا ہے صحیح مین ثابت ہوا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث یعنے ظن سے بچتے رہو پس بے شک ظن دروغ ترین حدیث ہی پہر فرمایا فاعرض عمن تولی الآیہ یعنے پس تو اعراض کر اُس سے جس نے حق سے اعراض کیا ہے اور اسے چھوڑ دیا ہے اور اسکا اکثر ہم و فکر و مبلغ علم صرف دنیا ہے سو یہ غایت ہی اُس شئ کی جسمین کچہہ خیر و خوبی نہین ہے اسی لیے اللہ پاک نے یون فرمایا ذلک مبلغہم من العلم یعنے یہی طلب دنیا اور اسکے واسطے کوشش کرنا غایت ہی اُس شئے کا جسکی طرف وہ پہونچے حضرت عائشہ ام المؤمنین مرفوعا فرماتی ہین کہ دنیا گہر ہے اسکا جسکے لیے کوئی گہر نہین ہے اور مال ہے اُسکا جسکے واسطے کچہہ مال نہین ہے اور اسکے واسطے جمع کرتا ہے وہ شخص جسکو کچہہ عقل نہین ہے اخرجہ الامام احمد دعای ماثور مین ہی اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا یعنے الٰہی مت کر دنیا کو سب سے بڑا ہم و فکر ہمارا اور نہ منتہے پہونچ ہماری سمجہہ کا قولہ تعالے ان ربک الآیہ یعنے اللہ ہے خالق ساری مخلوقات کا اور وہی عالم ہے اپنے بندون کی مصالح کا اور وہی راہ بتاتا ہے جسکو چاہتا ہے اور بے راہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور یہ سب اسکی قدرت و علم و حکمت سے ہی اور وہی وہ عادل ہے کہ کبھی جور نہین کرتا ہے نہ اپنی شرع مین اور نہ اپنی قدر مین کذا فی ابن کثیر **ف** کلمہ کم خبریہ ہے جو تکثیر کا فائدہ دیتا ہے اور اسی لیے شفاعتہم مین ضمیر جمع لائی گئی ہے باوجود اس کے کہ کلمہ ملک مفرد ہے پس لفظ اُسکا تو مفرد ہے اور معنے اُسکے جمع ہین محل کم کا رفع ہے بنا بر ابتدا اور جملہ مابعد خبر ہے مشرک لوگ جو شیفتہ و فریفتہ شفاعت اصنام تہے اور اُسکی تمنا و طمع رکہتے تہے سو اللہ پاک نے اس سے اُنکو ناامید کر دیا اور اسپر اُنکو توبیخ کی کہ بہت سے فرشتے ہین آسمانون مین کام نہین آتی انکی سفارش کچہہ یعنے باوجود اسکے کہ فرشتے ہین اور کثیر ہین اور بکثرت عبادت کرتے ہین اور اللہ کے نزدیک کرامت و عزت رکہتے ہین سفارش نہین کرتے مگر اسکے لیے جسکے واسطے شفاعت کرنے کا اللہ تعالی اذن دے

بہلا پہر یہ جمادات جو کہ فاقد العقل والفہم ہین کیونکر سفارش کرینگے یہی معنے ہین اس قول کے الا من بعد
الآیہ یعنے انکی سفارش کام نہین آتی مگر بعد اسکے کہ اذن دی اللہ انکو ساتہ شفاعت کے واسطے اُس شخص کے
کہ وہ چاہے کہ اُسکے لیے شفاعت کرین اور راضی ہو ساتہ شفاعت کے بسبب سے لنے اُسکے کہ توحید والون
مین سے اسمین مشرکون کے واسطے کچہہ حظ و بہرہ نہین ہے اور نہ اللہ تعالے اُنکے لیے شفاعت کا اذن دیگا
اور نہ اُسکو پسند کریگا اسلیے کہ وہ نہین ہین شفاعت کے مستحقون سے قولہ ان الذین الآیہ یعنے یہ لوگ جو
ایمان نہین لاتے ہین بعث پر اور دار آخرت پر جو اسکے بعد ہے اس وجہ پر جو رسولون نے بیان کی ہے
یہ لوگ کفار ہین کہ اپنے کفر کے ساتہ ایک قول زشت اور ایک سخت جہالت ملاتے ہین وہ یہ ہے کہ نام
رکہتے ہین فرشتون کے زنانے نام کون فرشتے جو کہ ہر نقص سے منزہ و مبرا ہین یہ تسمیہ یون ہوا کہ اُنہون نے
ملائکہ مین تامی تانیث دیکہی اور اُنکے نزدیک صحیح ہوا کہ یون کہا جاوے کہ سجدت الملائکۃ تو یہ زعم کیا کہ
وہ بنات اللہ ہین پس انکو عورتین ٹہرایا اور انکا نام بنات رکہا جملہ وما لہم بہ من علم حالیہ ہے یعنے انکا یہ نام
رکہتے ہین اس حال مین کہ جانتے نہین ہین اُس بات کو جو کہتے ہین کیونکہ نہ تو انکو پہچانا ہے نہ اُن کا
مشاہدہ کیا ہے نہ انکی طرف یہ بات پہونچی کسی طریق سے منجملہ اُن طریقون کے جنکی مخبر لوگ خبر دیتے ہین
بلکہ یہ بات صرف جہل و ضلالت و جرأت سے کہی کسی نے مالہم بہ پڑہا ہے ای بالملائکۃ او التسمیۃ اور کلمہ من اللہ
ہے مبتدا مؤخر مین یعنے انکو اُسکا کچہہ بہی علم نہین ہے بلکہ صرف اتباع ظن ہے کما قال تعالی ان یتبعون
الا الظن یعنے پیروی نہین کرتے ہین اس بات مین مگر صرف ظن و توہم کی نسفی نے کہا کہ یہ ظن تقلید آبا
ہے پہر اللہ پاک نے ظن کی اور اسکے حکم کی خبر دی پس فرمایا وان الظن لا یغنی من الحق شیئا یعنے جنس ظن
بے نیاز نہین کرتی ہے علم سے کچہہ بہی بے نیاز کرنا کلمہ من بمعنے عن ہے اور حق سے مراد یہان علم ہے اس
مین دلیل ہے اسپر کہ مجرد ظن قائم نہین ہوتا ہے مقام علم مین اور ظن کرنے والا عالم نہین ہے یہ بات
اُن امور مین ہے جنمین علم کی طرف حاجت ہوتی ہے یہ مسائل علمیہ ہین نہ اُن امور مین جنمین ظن کے
ساتہہ کفایت کی جاتی ہے یہ مسائل عملیہ ہین اسکی تحقیق اول گذر چکی ہے یہ تخصیص ضروری ہے کیونکہ
دلالت عموم و قیاس و خبر واحد اور مثل اسکی ظنی ہے تو اسکے ساتہ عمل کرنا عمل بالظن ہوا حالانکہ ان
امور مین یعنے عملیات مین عمل بالظن بہر واجب ہے تو اب ان امور مین وجوب عمل بالظن کے جو دلائل ہین
وہ مخصص ہونگے اس عموم کے اور اُس ذم کے جو اُسکے معنے مین وارد ہوئی اُس شخص کے لیے جو عمل
بالظن کرے اور اس نہی کے جو اتباع ظن سے وارد ہوئی ہے کرخی نے کہا کہ معارف حقیقیہ مین ظن کا
کچہہ اعتبار نہین ہے اسکا جو اعتبار ہے سو صرف عملیات مین ہے اور اُس سے مین جو انکی طرف وصلہ ہے

یعنی موصل

جیسے مسائل علم فقہ کے ابن الخطیب نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ ظن اعتقادیات مین کچھ کام نہین دیتا ہے رہے افعال عرفیہ یا شرعیہ سو ان مین ظن کا اتباع کیا جاتا ہے وقت عدم وصول کے طرف یقین کے ذکر سے مراد یہان قرآن شریف ہے یا ذکر آخرت یا ذکر اللہ علے العموم کسی نے کہا کہ مراد اس سے اس جگہ ایمان ہے معنے یہ ہین تو چھوڑ دے انکا مجادلہ پس مقرر تو پہونچا چکا طرف انکی وہ شے جسکا تجھے امر کیا گیا تھا تجھپر تو یہی پہونچا دینا ہے یہ منسوخ ہے آیت سیف سے امام رازی نے کہا اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ قرآن شریف مین جتنے کلمے ناعرض کے ہین وہ سب منسوخ ہین آیت قتال سے حالانکہ یہ قول باطل ہے کیونکہ امر باعراض تو آیت قتال کے موافق ہے تو پھر کیون اُس سے منسوخ ہونے لگا اور اعراض مناظرے سے شرط ہے واسطے جواز مقاتلت کی قولہ تعالے ولم یرد الا الحیوۃ الدنیا کا یہ مطلب ہے کہ اسنے ارادہ نہین کیا سوا حیات دنیا کے اور نہ اسکے غیر کو طلب کیا بلکہ اپنی نظر اسی پر روکی تو وہ لائق نہیں ہے واسطے خیر کے اور نہ اسکا مستحق ہے کہ اُسکے حال کا اعتنا و اہتمام کیا جائے پھر پھر اللہ پاک نے انکی شان وامر کی تصغیر و تحقیر کی پس فرمایا ذلک مبلغہم من العلم یعنے یہ اعراض کرنا ذکر سے اور روک رکھنا ارادے کا حیات دنیا پر مبلغ انکا ہے علم سے اسکے سوا انکو اور کوئی علم نہین ہے اور نہ اسکے سوا امر دین کی طرف التفات کرتے ہین فراء نے کہا یعنے یہ قدر ہے اُنکے عقلون کی اور نہایت اُنکے علم کا کہ اختیار کیا دنیا کو آخرت پر کسی نے کہا یعنے ٹھیرانا اُنکا فرشتون کو دختران خدا اور نام رکھنے اُنکے زنانے نام والا اول والے یہان مراد علم سے مطلق ادراک ہے کہ جسکی تحت مین ظن فاسد مندرج ہے یہ جملہ مستانفہ ہے انکے جہل و اتباع مجرد ظن کی تقریر کے واسطے لایا گیا ہے کسی نے کہا معترضہ ہے درمیان معلل و علت کی علت یہ ہے ان ربک الآیہ اسلیے کہ یہ تعلیل ہے امر باعراض کی یعنے اللہ پاک خوب جانتا ہے اسکو جو حق سے مائل ہوا اور اس سے اعراض کیا اور اسکی طرف راہ نہ پائی اور خوب جانتا ہے اسکو جو راہ پر آیا تو حق کو مانا اور اسکی طرف متوجہ ہوا اور اسکے ساتھ عمل کیا تو وہ بدلا دینے والا ہے ہر عامل کو اسکے عمل کا خیر ہے تو خیر اور شر ہے تو شر اسمین تسلی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ارشاد ہے آپکو اس بات کا کہ اپنی جان نہ تھکائیں بلانے مین اُس شخص کے جسنے گمراہی پر اصرار کیا ہے اور شقاوت اسکے واسطے ثابت ہو چکی ہے اسلیے کہ اللہ تعالے جان چکا ہے اس فریق گمراہ کے حال کو جیسا کہ فریق راہ یاب کے حال کو جانتا ہے کلمہ ہو اعلم کا مکرر لانا دو وجہ کے لیے ہے ایک تو واسطے زیادت تقریر کے دوسری یہ بات بتانے کو کہ دونو معلومون مین کمال تباین ہے پھر اللہ پاک نے اپنی سعت قدرت وعظیم ملک کی خبر دیکر

فرمایا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا

بِالْحُسْنٰى ۚ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝

اور اللہ کا ہے جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین تا وہ بدلا دیوے برائی والون کو اُنکے کیئے کا اور بدلا دے بہلائی والون کو بہلائی جو لوگ بچتے ہین بڑی گناہون سے اور بےحیائی کے کامون سی مگر کچہہ آلودگی بیشک تیرے رب کی بخشش مین سمائی ہے وہ تمکو خوب جانتا ہے جب بنا نکالا تمکو زمین سی اور جب تم بچے ہتی مان کے پیٹ مین سو مت بولو اپنی ستھرائیان وہ بہتر جانے جو بچ چلا

ف اللہ تعالےٰ خبر دیتا ہے کہ وہ مالک ہے آسمانون کا اور زمین کا اور وہ بے نیاز ہے اپنے ماسوا سے حاکم ہے اپنی خلق مین ساتہہ عدل و حق کے اور پیدا کیا خلق کو ساتہ حق کے تاکہ جزا دی اُنکو جنہون نے برائی کی ساتہ اُس شئے کی جو اُنہون نے کی اور جزا دی اُنکو جنہون نے نیکی کی ساتہ نیکی کے یعنے جزا دیگا ہر ایک کو اُسکے عمل کی خیر ہے تو خیر اور شر ہے تو شر پہر نیکی کرنے والون کی یہ تفسیر کی کہ وہ ہین جو بچتے ہین بڑے گناہون سے اور بےحیائی کے کامون سی یعنے خوض نہین کرتے ہین محرمات کبائر مین گو اُنسے بعض صغائر واقع ہوئے تو بے شک وہ اُنکے واسطے بخشے جائینگے اور اُنپر ستر کیا جائیگا جیسا کہ دوسری آیت مین فرمایا ہے اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا اور یہان فرمایا اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ یہ استثنا منقطع ہے اسلیے کہ لمم منجملہ صغائر ذنوب و محقرات اعمال ہین حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا نہین دیکھی مینے کوئی شئے کہ زیادہ تر مشابہ ہو ساتہ لمم کے اُس شئے سے جو ابوہریرہؓ نے کہی ہے روایت کرکے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالےٰ نے لکہا ہے ابن آدم پر حصہ اُسکا زنا سے پائیگا وہ اسکو لا محالہ سو زنا آنکہہ کا تو نظر ہے اور زنا زبان کا نطق ہے اور نفس تمنا کرتا ہے اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اُسکی تصدیق کرتی ہے یا اُسکی تکذیب کرتی ہے اخرجہ الامام احمد واخرجاہ فی الصحیحین من حدیث عبدالرزاق یہ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا زنا آنکہون کا نظر ہے اور زنا ہونٹون کا بوسہ لینا ہے اور زنا ہاتہون کا پکڑنا ہے اور زنا پاؤن کا چلنا ہے اور تصدیق کرتی ہے اُسکی شرمگاہ یا تکذیب کرتی ہے اُسکی پہر اگر تقدم کیا ساتہ شرمگاہ اپنی کے تو زانی ہوگا ورنہ پہر وہ لمم ہے اخرجہ ابن جریر اور اسی طرح مسروق و شعبی نے بہی کہا ہے عبدالرحمن بن نافع نے کہا مینے ابوہریرہ سی لمم کا پوچھا تو کہا قبلہ و غمز و نظرۃ و مباشرۃ پس جب مس کیا ختان نے ختان سے تو مقرر غسل واجب ہوگیا اور یہ زنا ہے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے الا اللمم الا ما سلف یعنی لمم سے مراد وہ گناہ ہے جو گذر چکا ہے اسیطرح زید بن

اسلم نے بہی کہا ہے مجاہد نے کہا الذی یلم بالذنب ثم یدعہ یعنے وہ ہے کہ گناہ سے آلودہ ہوتا ہی پہر اسکو چہوڑ
دیتا ہے شاعر نے کہا ہے ؎

اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا — وَاَیُّ عَبْدٍ لَّکَ مَا اَلَمَّا

اخرجہ ابن جریر دوسرا لفظ ابن جریر کا مجاہد سے یہ ہے الرجل یلم بالذنب ثم ینزع عنہ یعنے آدمی آلودہ ہوتا جاتا
ہے پہر اُس سے باز رہتا ہی کہا اور جاہلیت والے طواف کرتے بیت اللہ کا اور یہ کہتے جاتے تہے ؎ ان تغفر
اللہم تغفر جما + وای عبد لک ما الما + ابن جریر وغیرہ نے اسکو مرفوعًا بہی روایت کیا ہے ابن جریر کا لفظ
تو عن عطاء عن ابن عباس رض یہی کہا وہ مرد ہے کہ آلودہ ہوتا ہے فاحشہ مین پہر توبہ کرتا ہے اور کہا قال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان تغفر اللہم الخ اسی طرح ترمذی نے بہی روایت کیا ہے پہر ابن جریر نے عن
الحسن عن ابی ہریرہ اراہ رفعہ روایت کیا ہے کہا لمہ زنا سے پہر توبہ کرتا ہے اور عود نہین کرتا اور لمہ سرقہ
سے پہر توبہ کرتا ہے اور عود نہین کرتا ہے اور لمہ شرب خمر سے پہر توبہ کرتا ہے اور عود نہین کرتا ہے کہا لیس یہ
ہے المام ایک لفظ ابن جریر کا حضرت حسن رض سے یہ ہے کہ لمم زنا سے یا چوری سے یا شراب پینے سے پہر عود نہ
کرے دوسرا لفظ حضرت حسن کا یہ ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تہے وہ مرد ہے کہ پہونچتا
ہے لمہ کو زنا سے اور لمہ کو شراب پینے سے پہر اُس سے پرہیز کرتا ہے اور اُس سے توبہ کرلیتا ہے ایک لفظ
ابن جریر کا عن عطاء عن ابن عباس یہ ہے الا اللمم یلم بہا فی الحین قلت الزنا قال الزنا ثم یتوب یعنے
لمم یہ ہے کہ اتفاقا اُس سے آلودہ ہوجاتا ہے کسی وقت مینے کہا زنا کہا زنا پہر توبہ کرلیتا ہے ایک لفظ
ابن جریر کا عن عطاء عن ابن عباس یہ ہے الا اللمم الذی یلم المرة یعنے لمم یہ ہے کہ اُس سے آلودہ ہوجاتا ہی
ایک بار ابو صالح نے کہا مجہ سے کسی نے لمم کا پوچھا تو مینے کہا وہ مرد ہے کہ پہونچتا ہے گناہ کو پہر توبہ
کرلیتا ہے مینے حضرت ابن عباس کو اسکی خبر دی تو فرمایا البتہ مقرر مدد کی تیری اُسپر ایک ملک کریم نے
حکاہ البغوی حضرت عبد اللہ بن عمرو نے کہا لمم ما دون شرک ہے حضرت ابن الزبیر نے کہا کہ لمم ما بین
دو حدون کے ہی حد زنا و عذاب آخرت عوفی کا لفظ حضرت ابن عباس سے یہ ہے ہر شئے درمیان دو حدون
کے حد دنیا و حد آخرت جسکا نمازین کفارہ کرتی ہین وہ لمم ہے اور وہ دون ہر موجب ہے پس دنیا کی حد
تو ہر وہ حد ہے کہ اللہ نے دنیا مین اسکی عقوبت فرض کی ہی رہی حد آخرت سو وہ ہر شئے ہی کہ اللہ تعالے
نے اسکو نار کے ساتہ ختم کیا ہے اور اسکی عقوبت آخرت تک تاخیر کی ہی اسی طرح عکرمہ و ضحاک و قتادہ
نے بہی کہا ہے ان ربک واسع المغفرة کا یہ مطلب ہے کہ اسکی رحمت نے سما لیا ہے ہر شئے کو اور اسکی مغفرة
سما لیتی ہے ساری گناہون کو واسطے اُسکے جس نے اُنسے توبہ کی کقولہ تعالے قل یا عبادی الذین

او ہی ہے معاف کرنے والا احمر مان ۱۲

اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

قولہ تعالی ھو اعلم بکم الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ وہ تمہارا البصیر ہے تمہاری احوال و افعال و اقوال کو خوب جانتا ہے جو آیندہ تم سے صادر ہونگے اور واقع ہونگے جس وقت کہ پیدا کیا تمہارے باپ آدم کو زمین سے اور نکالا اسکی ذریت کو اسکی پشت سے مثل مور خرد کی پہر انکو بانٹا دو فریق ایک فریق واسطے جنت کی اور ایک فریق واسطے دوزخ کے وکذا قولہ تعالی واذ انتم اجنۃ الآیۃ مقرر لکہا اس فرشتے نے جو اسپر مقرر کیا جاتا ہے رزق اسکا اور اجل اسکی اور عمل اسکا اور شقی ہے یا سعید مکحول نے کہا ہم جنین تہی اپنی ماؤن کے پیٹون مین پہر گر پڑا ہم مین سے جو گر پڑا اور ہم تہے ان مین جو باقی رہے پہر ہم تہے دودہ پینے والے تو ہلاک ہوا ہم مین سے جو ہلاک ہوا اور ہم تہے ان مین جو باقی رہے پہر ہم قریب البلوغ ہوئے تو ہلاک ہوا ہم مین سے جو ہلاک ہوا اور ہم تہے ان مین جو باقی رہے پہر ہم جوان ہوئے تو ہلاک ہوا ہم مین سے جو ہلاک ہوا اور تہی ہم ان مین جو باقی رہے پہر ہم بڈہے ہوگئے تیرا باپ نہ ہوا ب کیا بعد اسکے ہم انتظار کرتے ہین رواہ ابن ابی حاتم عنہ قولہ تعالے فلا تزکوا انفسکم یعنے پس تم مت مدح و شکر کرو اپنی جانون کا اور مت تمنا کرو بہ سبب اپنی اعمال کے وہ خوب جانتا ہے اسکو جو متقی ہوا کما قال تعالے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یُزَکُّوْنَ اَنْفُسَہُمْ بَلِ اللّٰہُ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا محمد بن عمرو بن عطا کہتے ہین مینے اپنی بیٹی کا نام برہ رکہا تو مجہہ سے زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس نام سے نہی فرمائی ہے میرا نام برہ رکہا گیا تہا تو آپنے فرمایا مت تزکیہ کرو اپنی جانون کا اللہ خوب جانتا ہے بروالون کو تم مین سے پس گہروالون نے کہا کہ اس کا کیا نام رکہین فرمایا نام رکہو اسکا زینب رواہ مسلم فی صحیحہ یہی بات ابو بکرہ کی حدیث مین ثابت ہوئی ہے کہا ایک شخص نے ایک شخص کی مدح کی نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تو آپنے فرمایا خرابی ہو تیری تو نے اپنے صاحب کی گردن کاٹ ڈالی یہ کلمہ کئی بار فرمایا جس وقت ایک تمہارا مدح کرنے والا ہو اپنے صاحب کی لامحالہ تو چاہیے کہے احسب فلانا واللہ حسیبہ ولا ازکی علی اللہ احدا احسبہ کذا و کذا ان کان یعلم ذالک رواہ الامام احمد ہمام بن حارث کہتے ہین ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف آیا پہر اسپر ثنا کی انکے روبرو کہا پس مقداد بن اسود نے شروع کیا کہ اسکے چہرے مین خاک ڈالتے تہے اور کہتے تہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمکو حکم کیا ہے جبکہ ہم ملین مدح کرنے والون سے یہ کہ ڈالین ہم انکے چہرون مین خاک اخرجہ الامام احمد کذا فی ابن کثیر

ف حرف لا یجزی میں متعلق ہے ملک سے جسپر کلام دال ہے اور ما عملوا سے مراد شرک وغیرہ معاصی ہین گویا یون کہا کہ اللہ مالک ہے اس شے کا جو آسمانون مین ہے اور جو شے زمین مین ہے گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے

تاکہ بدلہ دے برائی کرنے والے کو اُسکی برائی کرنے کا اور نیکی کرنے والے کو اُسکے نیکی کرنے کا اس بنا
پر جملہ وللہ ما فی السموات الخ مستانفہ ہوگا بطور تعلیل کے واسطے ماقبل کے کیونکہ اُسکا مالک ما فی السموات
والارض ہونا اسکا مقتضی ہے کہ وہ اُسکے احوال کا عالم ہے کسی نے کہا کہ حرف لام متعلق ہے اُس سے جس پر
اعلم دال ہے اور جملہ وللہ ما فی السموات معترضہ ہے ماقبل کی تاکید کرتا ہے کیونکہ جب کل شی اُسکی
مخلوق ہے تو ثابت ہوا کہ وہ اُسکے احوال کا عالم ہے گویا یون کہا کہ وہ گمراہ کی گمراہی کو اور مہتدی
کی اہتدا کو جانتا ہے پھر اسکو نگاہ رکھتا ہے تاکہ جزا دے الخ کسی نے کہا کہ عاقبت کا لام ہے تعلیل کا
نہین ہے یعنے عاقبت و انجام کار خلق کا جسمین نیک و بد ہین یہ ہے کہ اللہ بدلا دے ہر ایک کو اُن مین سے
اُسکے عمل کا واحدی و زمخشری نے اسی وجہ کی تصریح کی ہے مکی نے کہا کہ لام متعلق ہے لا تغنی شفاعتہم
سے یہ قول لفظ و معنے کی حیثیت سے بعید ہے جمہور نے لیجزی بیای تحتیہ پڑھا ہے اور زید بن علی نے بنون
ویجزی الذین احسنوا بالحسنے یعنی اور تاکہ جزا دے انکو جنہون نے نیکی کی ساتھ توحید وغیرہ طاعات
کے ساتھ مثوبہ حسنے کے یعنے ثواب نیک مراد جنت ہے یا بسبب انکے اعمال نیک کے یجزی کو مکرر ذکر کیا اس
لیے کہ منظور ظاہر کرنا ہے اس امر کا کہ امر جزا کا کمال اعتنا و اہتمام ہے اور یہ بات بتلانے کو کہ دونو جزا
مین تباین ہے پھر ان محسنین کا یہ وصف کیا الذین الآیہ . . . .
یعنے محسنین وہ لوگ ہین جو بچتے ہین کبائر اثم سے اور فواحش سے مگر جو گناہ کہ قلیل و صغیرہ ہین جمہور نے
کبائر بصیغہ جمع پڑھا ہے اور کسی نے کبیر بافراد کبیرہ ہر وہ گناہ ہے جس پر اللہ تعالے نے نار کی وعید کی ہے
یا اسکے لیے کوئی حد معین فرمائی ہے یا اسکے فاعل کی ذم شدید کی ہے تحقیق کبائر مین اہل علم کا کلام
طویل ہے اور جیسا کہ اسکے معنے و ماہیت مین اختلاف کیا ہے ویسا ہی اُسکے عدد مین بھی اختلاف کیا ہے
فواحش جمع ہے فاحشہ کی فاحشہ وہ کبیرہ ہے جو کہ کبائر ذنوب مین فاحش ہو لیے جیسے زنا اور اُسکی مثل
اور گناہ عطف والفواحش کا کبائر الاثم پر منجملہ عطف خاص علی العام ہے مقاتل نے کہا کبائر الاثم ہر
گناہ ہے کہ جسکا خاتمہ کیا گیا ہے ساتھ نار کے اور فواحش ہر وہ گناہ ہے جسمین حد ہے کسی نے کہا کہ کبائر شرک اور
فواحش زنا ہے حضرت ابن عباس رض نے فرمایا کبائر وہ ہے جسمین اللہ تعالے نے نار کا نام لیا ہے اور فواحش
وہ ہے جسمین دنیا کی حد ہے سورۃ نسا مین اس سے بڑھکر بسیط و کثیر الفائدہ بیان گذر چکا ہے الا اللمم
استثنا منقطع ہے اسلیے کہ لمم کبائر و فواحش مین سے نہین ہے سمین نے کہا مشہور یہی وجہ ہے یہ بھی جائز ہے کہ
متصل ہو نزدیک اُس شخص کے جو لمم کی تفسیر غیر صغائر سے کرتا ہے **اصل** لمم کی لغت مین وہ شے ہے
جو قلیل و صغیر ہو اسی معنے سے ہے الم بالمکان یعنے اُسکا ٹھیرنا اُس مکان مین قلیل ہے اصطلح الم بالطعام یعنی قلیل ہوا کہا تا

۴۷ بالوسعول محل نصب
یہ لیجزی سے اس بنا
یا بالوسعول اول کی
صفت ہے یا بدل
یا بدل یا اسکا بیان
یا منصوب بنا بر مدح
یا مرفوع بنا بر مبتدا ہونیکے یعنی
یا خبر مبتدا محذوف
ای ہم الذین الخ
۴۸ یعنی حد شرعی
و ...
بالتفصیل و بالتاکید

طعام سے مبرد نے کہا اصل لمم یہ ہے کہ یلم بالشئ من غیر ان یرتکبہ یعنے قریب ہو کسی شئے سے اور اسکا مرتکب نہ ہو جب کوئی شخص کسی شئ کا مقارب ہوا اور اسکا مخالط نہ ہو تو عرب کہتے ہیں الم یفعل کذا زہری نے کہا کہ عرب لوگ المام کا استعمال دنو و قرب کے معنے میں کرتے ہیں زجاج نے کہا اصل لمم والمام کے یہ معنے ہیں جسکو انسان کرتا ہے مرة بعد مرة اور اسمیں تعمق نہیں کرتا ہے اور نہ اسپر اقامت کرتا ہے کہا جاتا ہے الممت بہ اذا زرتہ وانصرفت عنہ ویقال ما فعلتہ الا لماما والما ما ای الحین بعد الحین اسی معنے سے ہے الام جیسا کہ صحاح میں کہا ہے الم الرجل من اللمم وھو صغائر الذنوب ویقال ھو مقاربۃ المعصیۃ من غیر مواقعۃ یہ لمم جو اس آیت میں مذکور ہے اسکی تفسیر میں اقوال اہل علم کے مختلف ہیں پس جمہور تو اسپر ہیں کہ لمم صغائر ذنوب ہیں کسی نے کہا وہ ہیں جو زنا سے دون ہیں قبلہ و غمزہ و نظرہ اور جیسے وہ کذب جسمیں کوئی حد نہیں ہے اور نہ کچھ ضرر ہے اور جیسے لوگوں کے گھر میں جھانکنا اور تین دن سے زیادہ مسلمان کا چھوڑ دینا یعنے اس سے بات نہ کرنا اور نماز مفروضہ میں ہنسنا اور نوحہ کرنا اور مصیبت میں گریبان پھاڑنا اور چلنے میں تبختر کرنا اور درمیان فساق کے بیٹھنا انکے انس دینے کو اور دیوانوں اور بچوں کو مسجد میں داخل کرنا اور نجاست مسجد کی جبکہ یہ غالب ہو کہ وہ اسکو نجس کر دینگے اور استعمال نجاست کا بدن یا کپڑے میں بیدون حاجت کے اور مثل اسکی اور ذکرہ الخطیب وغیرہ کسی نے کہا وہ مرد ہے کہ جو وہ ہوتا ہے گناہ سے پھر توبہ کر لیتا ہو اور یقع الوقعۃ ثم ینتھی یعنے اتفاقاً گناہ ہو جاتا ہے پھر باز رہتا ہے یہ قول ہے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس کا اور اسی کے مجاہد و حسن و زہری قائل ہیں زجاج و نحاس نے اس قول کو اختیار کیا ہے کما تقدم کسی نے کہا کہ لمم جاہلیت کے گناہ ہیں اسلیے کہ اللہ تعالے اسلام میں انکا مواخذہ نہیں کرتا ہے زید بن ثابت و زید بن اسلم اسی کے قائل ہیں نفطویہ نے کہا وہ یہ ہے کہ کوئی ایسا گناہ کر لیتا ہے جسکی آگے عادت نہ تھی کہا اور عرب کہتے ہیں ما تاتینا الا الماما ای فے الحین قال ولا یکون ان یھم ولا یفعل لان العرب لا تقول الم بنا الا اذا فعل لا اذا ھم ولم یفعل قول راج اول ہے ان ربک واسع المغفرۃ یعنے بے شک تیرا رب وسیع مغفرت والا ہی اسلیے صغائر کو بخشدیتا ہے بسبب اجتناب کبائر کے کرخی نے کہا کہ یہ جملہ بعد مضمون سابق کے اسلیے آیا تاکہ صاحب کبیرہ اللہ تعالے کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاوے اور تاکہ یہ وہم نہ کرے کہ اللہ تعالی پر وجوب عقاب ہے کبیرہ والے کو ضرور ہی عقاب کرے کسی نے کہا یہ جملہ تعلیل ہے اس مضمون کی جسکو استثنا متضمن ہے یعنے لمم گو حکم مواخذہ سے خارج ہے لیکن وہ اس سے خالی نہیں ہے کہ ایک گناہ ہے اللہ تعالی کی مغفرت و رحمت کا محتاج ہے بلکہ اسکا مواخذے سے خارج ہونا بسبب وسعت مغفرت ربانیہ ہے کسی نے کہا یہ معنے ہیں کہ اللہ پاک بخشتا ہی اسکو جسنے اپنے گناہ سے توبہ کی اور رجوع ہوا حضرت

عمرو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نہین ہے کوئی کبیرہ اسلام مین یعنے مع توبہ کے اور نہین
ہے کوئی صغیرہ مع اصرار کے صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ اصرار علے الصغیرہ کے کبیرہ ہونے
مین اختلاف ہے درمیان اہل علم کے پھر امام نووی کی تقریر لکھی ہے بعد اسکے فرمایا ہے کہ صواب اس باب مین
وہ ہے جو کہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ تعالے نے ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الاصول
مین ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہا گیا ہے کہ اصرار صغیرہ پر حکم اسکا حکم مرتکب کبیرہ کا ہے حالانکہ اسپر کوئی ایسی دلیل
نہین ہے جو لائق اسکے ہو کہ اس سے تمسک کیا جائے یہ تو صرف ایک قول ہے بعض صوفیہ کا اسلیے کہ انہون
نے یون کہا ہے کہ لا صغیرة مع الاصرار بعض لوگ جو علم روایت کو پہچانتے نہین ہین انہون نے اس لفظ
کو روایت کیا اور ایک حدیث ٹہیرا دیا حالانکہ یہ صحیح نہین ہے بلکہ حق یہ ہے کہ حکم اصرار کا حکم ہے اس شے
کا جسپر اصرار کیا اصرار صغیرہ پر صغیرہ ہے اور اصرار کبیرہ پر کبیرہ ہے انتہے اس سے یہ بات بھی سمجھی گئی ہے
کہ اصرار کبیرہ پر کفر نہین ہے پھر توبہ کبیرہ سے گو عینًا فورًا واجب ہے بنصوص کتاب و سنت و اجماع است
لیکن کبھی اللہ تعالے بدون توبہ کے بھی اسکو بخشدیتا ہے کما دلت علیہ السنة المطہرة واختارہ محققوا
اہل الحدیث پھر اللہ پاک نے یہ بات بیان کی کہ اسکا علم احوال عباد کا احاطہ کیے ہوئے ہے پس فرمایا ہو
اعلم بکم الآیہ یعنے وہ خوب جانتا ہے تمہارے احوال کو اور تمہارے امور کی تفاصیل کو جبکہ تم کو پیدا کیا زمین
سے تمہارے باپ آدم کی ضمن خلق مین کسی نے کہا کہ مراد خود آدم علیہ السلام ہین اسلیے کہ انکو مٹی سے بنایا
اور وہ خوب جانتا ہے تمہارے احوال کو جس وقت کہ تم جنین تھے اجنة جمع ہے جنین کی جنین کہتے ہین بچے کو جب
تک کہ شکم مین ہوتا ہے جنین اسکا نام رکھا بسبب اسکے اجتنان کے یعنے بسبب اسکے مستتر ہونے کے اپنی ماں
کے شکم مین اسی لیے فرمایا فی بطون امہاتکم پس جو بچا شکم سے خارج ہو گیا اسکا نام جنین نہین رکھا جاتا
ہے جملہ ہو اعلم بکم مستانفہ ہے واسطے تقریر ما قبل کے ثابت بن حارث انصاری نے کہا کہ یہود کا جب کوئی
چھوٹا بچہ مرتا تو کہتے تھے کہ وہ صدیق ہے پس نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ بات پہونچی تو آپ نے فرمایا جھوٹ
کہا یہود نے نہین ہے کوئی نسمہ یعنے جان کہ پیدا کرے اسکو اسکی ماں کے شکم مین مگر وہ شقی ہے یا سعید
پس اللہ تعالے نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی اخرجہ الطبرانی وغیرہ کسی نے کہا کچھ لوگون کے
حق مین نازل ہوئی ہے وہ نیک اعمال کرتے پھر کہتے ہماری نماز ہمارے روزے ہمارا حج ہمارا جہاد قولہ تعالی
فلا تزکوا انفسکم یعنے جب اللہ تعالی پہلے سے تمہارے احوال کو خوب جانتا ہے تو تم اپنے نفوس کی مدح
مت کرو اور نہ خیر کی انپر ثنا کرو اور نہ منسوب کرو انکو طرف زکاء عمل و زیادت خیر و طاعات و حسن اعمال کی
اور انکا کسر کرو اسلیے کہ ترک تزکیہ نفس بعید تر ہے ریا سے اور قریب تر ہے طرف خشوع کی حضرت ابن عباس

نے فرمایا مت مدح کرو اُنکی حضرت حسنؓ نے فرمایا اللہ نے جان لیا ہے ہر نفس سے اُس شئ کو جو وہ کرنے والا ہے
اور اُس شئ کو جسکی طرف رجوع ہونے والا ہے سوتم اُسکو بری مت کرو گناہون سے اور نہ اُسکی مدح کرو بسبب
حسن اعمال کے کسی نے کہا مت تزکیہ کرو انکا ازراہ ریا، و خیلا کے اور مت کہو واسطے اُس شخص کے جسکی
حقیقت نہین پہچانتے ہو کہ مین تجہ سی خیر ہون اور مین تجہہ سے ازکے ہون یا مین تجہہ سے متقی تر ہون
اسلیے کہ علم اللہ کے پاس ہے اسمین اشارہ طرف اسکی کہ خوف عاقبت کا واجب ہے کیونکہ اللہ ہی جانتا ہے
انجام اُس شخص کا جو کہ تقوی پر ہے محلی نے کہا یہ نہی بسبیل اعجاب ہے اور بطریق اعتراف نعمت حسن ہے
اسی لیے کہا گیا ہے کہ مسرت ساتہ طاعت کے طاعت ہے اور ذکر اسکا شکر ہے لقولہ تعالے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ
فَحَدِّثْ جملہ ہو اعلم بمن اتقی مستانفہ ہے نہی کا مقرر ہے یعنے پس بے شک وہ خوب جانتا ہے تم مین سے
متقی و غیر متقی کو قبل اسکے کہ نکالے تمکو تمہارے باپ آدمؑ کی پشت سی پس جس شخص نے مجاہدہ کیا اپنے نفس
کا اور خالص ہوا اُس سی تقوی تو وہ اُسکو پہونچاویگا فوق اُس ثواب سے جسکی وہ امید رکہتا ہو دارین
مین پہر بہلا اُس شخص کا کیا کہنا ہو کہ جسکو واسطے تقوی وصف ثابت ہو گیا ہے اور یہ وہی ہے کہ اُس
سے منقطع ہوتا ہے اور اُسپر ثواب دیا جاتا ہے پہر حبیب اللہ پاک نے مشرکون کی علی العموم جہالت بیان
کی تو اُنکے بعض کو مخصوص بذم کیا پس فرمایا اَفَرَءَيْتَ الَّذِي تَوَلّٰى ۝ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ۝ اَعِنْدَهٗ
عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۝ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ۝ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى ۝ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِّزْرَ اُخْرٰى ۝ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَاۗءَ
الْاَوْفٰى ۝ بہلا تو نے دیکہا جن نے منہہ موڑا اور لایا تہوڑا سا اور سخت نکلا یعنی تہوڑا سا ایمان لایا پہر سخت گیا
کیا اُسکے پاس خبر ہے غیب کی سو وہ دیکہتا ہے کیا اسکو خبر نہ پہونچی جو ہے ورقون مین موسے کے اور ابراہیم
کی جسنے پورا اتارا یعنے اللہ کا حق کہ اُٹہاتا نہین اُٹہانے والا بوجہہ کسی دوسرے کا اور یہ کہ آدمی کو وہی ملتا
ہی جو کمایا اور یہ کہ اسکی کمائی اسکو دکہائی ہے پہر اسکو بدلا دینا ہے اُسکا پورا بدلا انتہے ف اللہ پاک
ذم فرماتا ہے اُس شخص کی جس نے منہ پہیرا اللہ کی طاعت سی پہر نہ یقین لایا اور نہ نماز پڑہی لیکن تکذیب
کی اور اعراض کیا اور لایا تہوڑا سا اور سخت نکلا حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا الطاعت کی تہوڑی سی پہر
اسکو قطع کیا مجاہد و سعید بن جبیر و عکرمہ و قتادہ وغیر واحد نے بہی اسیطرح کہا ہے عکرمہ و سعید نے کہا مانند
مثل قوم کی کہ جس وقت کہودتی ہے کوئی کنوان پہر پاتے کہودنے کی اثنا مین کوئی پتہر جو اُنکو روکتا
کام کے پورا کرنے سی تو کہتے اکدینا یعنے ہم نے قطع کیا اور چہوڑ دیتے کام کو قولہ تعالے اعندہ علم الغیب فہو
یری یعنے کیا نہ دیکہا اُس شخص کے جس نے اپنا ہاتہ روک لیا مارے خوف خرچ کرنے کے اور اپنے احسان کو قطع کیا

اور جو احسان کیا نیکی ہے کا سو عیاں ہے

علم غیب ہے اس بات کا کہ آئندہ نبڑ جائے گی وہ شئی جو اسکے ہاتھ مین ہے یہان تک کہ اپنے احسان کرنے سے رک گیا سو وہ یہ عیاناً دیکھتا ہے یعنے بات ایسی نہین ہے وہ جو صدقہ و معروف و بر و صلہ سے رکا ہے سو صرف ساری بخل و شح و ہلع کے اسی لیے حدیث شریف مین آیا ہے انفق بلال ولا تخش من ذی العرش اقلالا یعنے بلا خرچ کیے جا اور مت خوف کر عرش والے سے کمی کا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما انفقتم من شئی فھو یخلفہ وھو خیر الرازقین قولہ تعالیٰ ام لم ینبأ الآیہ سعید بن جبیر و ثوری نے وابراھیم الذی وفی کی تفسیر مین کہا ابراہیم کی جس نے پہونچادی ساری وہ شئے جسکا اُسے امر کیا گیا حضرت ابن عباس نے کہا وفی بتبلیغ بالبلاغ سعید بن جبیر نے کہا وفا کی وہ شئے جسکا انکو امر کیا گیا قتادہ نے کہا پوری کی طاعت اللہ کی اور ادا کی اسکی رسالت خلق کی طرف یہ ابن جریر کا اختیار ہے اور شامل ہے اسکو جو اس سے قبل ہے اسکی شاہد یہ آیت ہے واذ ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن قال انی جاعلک للناس اماما پس ابراہیم علیہ السلام نے ساری اوامر کے ساتھ قیام کیا اور ساری نواہی چھوڑی اور علی التمام والکمال رسالت پہونچادی سو اس وجہ سے وہ اسکے مستحق ہوے کہ لوگون کے امام ہون انکے ساری احوال و اقوال و افعال مین انکا اقتدا کیا جائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ثم اوحینا الیک ان اتبع ملۃ ابراھیم حنیفا وما کان من المشرکین ابو امامہ کہتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑہی وابراہیم الذی وفّے فرمایا کیا تو جانتا ہے کیا ہے وفّی مین نے عرض کیا اللہ اور اسکے رسول دانا تر ہین فرمایا پورا کیا عمل اپنے دن کا ساتھ چار رکعت کے شروع دن سے رواہ ابن ابی حاتم و رواہ ابن جریر من حدیث جعفر بن الزبیر وھو ضعیف **حدیث قدسی** ابن ادم ارکع لی اربع رکعات من اول النہار اکفک اٰخرہ اخرجہ الترمذی عن ابی الدرداء وابی ذر عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عن اللہ عزوجل یعنے اے آدم کے بیٹے پڑہ تو واسطے میرے چار رکعتین اول روز کفایت کرونگا مین تیری اسکے آخر مین **سہل بن معاذ** بن انس رض عن ابیہ عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم راوی ہین کہ آپ نے فرمایا کیا خبر دون مین تمکو کیون نام رکہا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم اپنے خلیل کا الذی وفّے بیشک وہ کہتے تھے ہر بار کہ صبح کرتے اور شام کرتے فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون حتی ختم الآیۃ رواہ ابن ابی حاتم و رواہ ابن جریر عن ابی کریب عن سدید بن سعد عن زبان پھر اللہ تعالیٰ نے بیان کرنا شروع کیا اُس شئے کا جو اُسنے وحی کی صحیفون مین ابراہیم و موسےٰ کے پس فرمایا ان لاتزر وازرۃ وزر اخری یعنے ہر نفس جسنے ظلم کیا اپنے نفس پر ساتھ کفر کے یا ساتھ کسی شئے کی گناہون سے سو اُسکا بوجھ اُسی پر ہے نہ اٹھائیگا اُسکو اسکی طرف سے کوئی کما قال تعالیٰ وان تدع مثقلۃ الی حملہا لا یحمل منہ شئی ولو کان ذا قربی قولہ تعالیٰ وان لیس للانسان الا ماسعی یعنے جسطرح نہین لادا جاتا ہے اُسپر بوجھ اُسکے غیر کا اسی

---

۱ یعنے بخل و حرص ۲ اور جو کچھ خرچ کرتے ہو کسی چیز سے تو وہ اسکا عوض دیتا ہے اور وہ بہتر روزی دینے والا ۳ اور جب آزمایا ابراہیم کو اسکے رب نے کئی باتون مین پھر اُسنے وہ پوری کین کہا مین تجھکو کرونگا سب لوگون کا پیشوا ۴ پھر حکم بھیجا ہم نے تجھکو چل دین ابراہیم پر جو ایک طرف کا تھا اور نہ تھا شرک والون مین ۵ اور اسکی اسناد مین ضعیف ہے ۶ یعنے جب ابراہیم کا امتحان لیا ۷ سو پاک اللہ کی یاد کرو جب شام کرو اور جب صبح کرو ۸ اور اگر پکارے کوئی بوجھ مرا اپنا بوجھ بٹانے کو کوئی نہ اُٹھاوے اُسمین سے کچھ اگرچہ ہو ناتے والا

طرح حاصل نہین ہوتا ہے اجر سے مگر وہ جو خود اُسنے کمایا واسطے اپنے نفس کے اسی آیۂ کریمہ سے امام شافعی
رحمہ اللہ تعالی نے اور اُنکے تابعین نے یہ استنباط کیا ہے کہ اہدای قرات کا ثواب مردون کی طرف نہین
پہونچتا ہے کیونکہ وہ اُنکے عمل سے ہے نہ اُنکے کسب سے اسی لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت
کو اسکی طرف نہین بُلایا اور نہ اسکی اُنکو رغبت دلائی نہ اسکی طرف انکو ارشاد کیا نص سے نہ ایماسے اور نہ
یہ نقل کیا گیا منجملہ صحابہ کسی سے رضی اللہ عنہم اور اگر یہ کوئی بہتر کام ہوتا تو وہ اسکی طرف ہم سے سبقت
کرتے قربات کے باب مین نصوص پر اقتصار کیا جاتا ہے اور انواع اقیسہ و آراء سے اسمین تصرف نہین
کیا جاتا ہے اب رہی دعا و صدقہ سو اُنکی وصول پر اجماع کیا گیا ہے اور شارع سے اسپر نص کی گئی
ہے رہی وہ حدیث شریف جو مسلم نے اپنی صحیح مین ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جس وقت مرا انسان
تو منقطع ہوا عمل اُسکا مگر تین سے لڑکا نیک جو اُسکے واسطے دعا کرتا ہے یا صدقہ جو جاری ہے بعد اُسکے
یا علم جس سے نفع لیا جاتا ہے سو یہ تینون حقیقت مین اُسی کی سعی و کد و عمل سے ہین جیسا کہ حدیث شریف
مین آیا ہے کہ پاکتر اُس شی کا جو کہایا مرد نے اپنی کسب سے ہے اور بے شک لڑکا اُسکا اُسکے کسب سے ہے اور صدقہ
جاریہ مثل وقف و نحوہ یہ بہی اُسکے عمل و وقف کے آثار سے ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی
وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ الآیۃ اور وہ علم جسکو اُسنے لوگون مین پہیلایا پہر اُسکا لوگون نے اقتدا کیا بعد
اُسکے سو یہ بہی اسکی سعی و عمل سے ہے صحیح مین ثابت ہوا ہے کہ جس شخص نے بُلایا طرف کسی ہدایت کی تو ہوگا
واسطے اسکے اجر سے مثل اجور اُن لوگون کے جنہون نے اُسکا اتباع کیا بغیر اسکے کہ کم کرے اُنکے اجور سے کچہہ
قولہ تعالی وَاَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ یُرٰی یعنے قیامت کے دن کقولہ تعالی وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَیَرَی اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یعنے پہر وہ تمکو اسکی خبر دیگا
اور پوری پوری اسپر تمکو جزا دیگا خیر ہے تو خیر اور شر ہے تو شر اسی طرح بیان فرمایا ہے ثم یجزاہ الجزاء الاوفی

ای الاوفر کذا فی ابن کثیر ف افرایت الذی تولی الآیۃ کا یہ مطلب ہے کیا پہر دیکہا تو نے اُس شخص کو
جس نے اعراض کیا خیر سے اور مُنہ پہیرا اتباع حق سے اور عطا کی عطای قلیل یا شی قلیل مال اسمی سے اور روک کہا
کی اور اسکو قطع کر دیا اور اُس سے رک رہا اصل مین اکدی ماخوذ ہے کدیۃ سے کدیہ کہتے ہین صلابت و سختی
کو جس کسی نے کنوان کہودا پہر اسمین پہونچا طرف ایک ایسی پتہر کی کہ اُس سے اسمین کہودنا نہین بن سکتا ہے تو اسکے
واسطے محاورۂ عرب مین یون کہتے ہین کہ قد اکدی پہر عرب نے اسکا استعمال کیا واسطے اُس شخص کے جس نے
عطا دی پہر پوری نہ دی اور واسطے اُس شخص کے جس نے کوئی شے طلب کی پہر اُسکے آخر نہ پہونچا کسائی نے
والبو زید نے کہا کہ جب کسی کی انگلیون مین کہودنے سے گہٹی یا چہالے پڑ جاتے ہین تو کہتے ہین کدیت

اصابعہ اور جب کسی کا ہاتھہ تہک جاتا ہے اور کچہہ کام نہین دیتا ہے تو بولتے ہین کدت یدہٗ اور جب
زمین کی روئیدگی کم ہوتی ہے تو کہتے ہین کدت الارض اور اکدیت الرجل عن الشئے کی یہ معنے ہین کہ
بینے اُس شخص کو رد کیا اُس شئے سے اور جب آدمی کی خیر قلیل ہوتی ہے تو کہتے ہین اکدی الرجل فرازی
کہا معنے آیت کریہ ہین کہ رُک گیا عطیہ سے اور قطع کیا مبرد نے کہا کہ منع کیا سخت منع کرنا مجاہد و ابن زید
و مقاتل نے کہا کہ ولید بن مغیرہ کے بارے مین نازل ہوئی وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع کر چکا
تہا آپکے دین پر پہر بعض مشرکون نے اُسے عار دلائی تو چہوڑ دیا اور اپنے شرک کی طرف پہر گیا مقاتل نے
کہا کہ ولید قرآن شریف کی مدح کرتا تہا پہر اُس سے رُک گیا سو اُسنے قلیل خیر دی اپنی زبان سے پہر اُسکو قطع کیا
ضحاک نے کہا کہ نضر بن حارث کے حق مین اُتری محمد بن کعب قرظی نے کہا کہ ابوجہل مین نازل ہوئی
حضرت ابن عباس رضنے فرمایا اکدی قطع عاص بن وائل کے بارے مین اُتری دوسرا لفظ انکا اول گذر چکا
ہے قولہ تعالی اعندہ علم الغیب فہو یری مین استفہام تقریع و توبیخ کا ہے یعنے کیا اس قطع کرنے والے کو پاس
علم ہے امر عذاب کا جو اُس سے غائب ہے سو وہ اُسکو جانتا ہے مقاتل نے کہا کہ وہ ولید بن مغیرہ ہے اکثر
اسی پر ہین سدی نے کہا کہ عاص بن وائل سہمی ہے یا ابوجہل جیسا کہ محمد بن کعب نے کہا کما تقدم یہ اختلاف
تو من تولی واعطے واکدی مین ہے اور جس شخص نے اُسے عار دلائی تہی اور اسکے واسطے ضامن ہوا تہا کہ اُسکی
طرف سے عذاب اُٹہا لیگا سو یہان اسکی تعیین کا ذکر نہین کیا ہے قولہ تعالے ام لم ینبأ الآیۃ یعنے کیا اُسے خبر
نہین دیگئی اور اُس سے بیان نہین کی گئی وہ بات جو موسیٰ کے اسفار مین ہے یعنے توریت یا اُس سے قبل صحیفے
اور وہ بات جو صحیفون مین ہے ابراہیم کے وہ ابراہیم جس نے تمام و کامل کیا اُس شئے کو جسکا اُسے حکم ہوا۔
مفسرین نے کہا ہے کہ پہونچادی اپنی قوم کو وہ شئے جسکا انکو امر ہوا اور ادا کر دی کسی نے کہا بالغ کیا وفا
کرنے مین اُس معنے کے جو اللہ تعالے سے معاہدہ کیا حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ سہام یعنے حصے
اسلام کے تیس حصے ہین انکو کسی نے تمام نہین کیا قبل ابراہیم کے قال اللہ تعالے وابراہیم الذی وفی
دوسرا لفظ انکا یہ ہے فرماتا ہے کہ ابراہیم جس نے استکمال کیا طاعت کا اُس شئے مین جو اپنے بیٹے کے ساتہ
کی جبکہ خواب دیکہا خاصکر کے ان دو نبیون کا ذکر اسلیے کیا کہ قبل حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ علیہما
الصلوٰۃ والسلام کے مواخذہ کیا جاتا تہا مرد اپنے غیر کے جریرہ مین سو اول جس نے انکی مخالفت کی وہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین پہر جو شئے انکے صحیفون مین تہی اللہ پاک نے اسکا بیان کیا ارشاد فرمایا۔
الا تزر الآیۃ یعنے نہین اُٹہاتا ہے کوئی نفس اُٹہانے والا بوجہ کسی اور نفس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی نفس اپنے
غیر کے گناہ مین نہین پکڑا جاتا ہے حضرت ابن عباس رضنے فرمایا قبل ابراہیم علیہ السلام کے پکڑتے تہے مرد

ان مخففہ ثقیلہ سے ہے اسکا ضمیر شان محذوف خبر اسکی جملہ بابعد اور مجموعہ جملہ کا جر بنا بربدل صحف موسیٰ و ابراہیم کا یا رفع بنابر خبر مبتدا محذوف ۱۲ منہ

کو گناہ مین اُسکے غیر کے قتل کیا جاتا تہا مرد بسبب قتل اُسکے باپ اور بیٹے اور بہائی اور جورو کے اور اُسکے
غلام کے یہان تک کہ حضرت ابراہیم ہوے سو اس سے اُنکو منع کیا اور اللہ تعالی کی طرف سے اُنکو پہونچا یا
الا تزر الآیۃ اسکی تفسیر سورۂ انعام مین گذر چکی ہے قولہ تعالے وان لیس للانسان الا ما سعی معطوف ہے
الا تزر الآیہ پر یہ بہی منجملہ ما فی صحف ابراہیم و موسے ہے یعنے نہین ہے واسطے انسان کے مگر اجر اسکی سعی کا
اور جزا اُسکے عمل کی اور نفع نہین دیتا ہے کسی کو عمل کسی کا یہ عموم خاص کیا گیا ہے مثل اس آیۂ کریمہ
سے اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ اور مثل اُس شے سے جو وارد ہوئی ہے دربارہ شفاعت انبیاء و ملائکہ کہ یہ
لوگ بندون کے واسطے شفاعت کرینگے اور جو شے وارد ہوئی ہے مشروعیت دعاء احیاء مین واسطے
اموات کی اور مثل اسکی جو شخص اُسکا قائل ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے بمثل این امور اسکا قول صواب نہین ہے
کیونکہ خاص عام کو منسوخ نہین کرتا ہے بلکہ اُسکی تخصیص کرتا ہے سو جب کبہی دلیل قائم ہوگی اسپر کہ
منقطع ہوتا ہے انسان کسی شئے سے اور وہ اُسکی سعی نہین ہے تو وہ دلیل اس عموم کی مخصص ہوگی جو اس
آیت مین ہے اسکا یون تعقب بہی کیا ہے کہ یہ آیت خبر ہے اور اخبار مین نسخ نہین ہوتا ہے اور یون
کہ یہ آیت اپنے ظاہر پر ہے اور دعاء لڑکے کی طرف سے وہ دعاء والد ہی سے ہے باین طور کہ اُسنے لڑکے کا
اکتساب کیا ہے یعنے لڑکا اُسی کے کسب سے ہے اور یون کہ یہ آیت مخصوص ہے حضرت ابراہیم و حضرت
موسے علیہما السلام کی قوم سے کیونکہ وہ اُس مضمون کی حکایت ہے جو اُنکے صحیفون مین ہے رہی یہ
اُمت مرحومہ سو اُسکے واسطے ہے وہ شئے جو اُسنے سعی کی اور وہ شئے جو اُسکے غیر نے اُسکے لیے سعی کی بسبب
اس بات کی جو صحیح ہوئی ہے کہ واسطے ہر نبی و صالح کے شفاعت ہے حالانکہ یہ انتفاع ہے عمل غیر سے اور بسبب
اور دلیل کے جو اسکے سوا ہے یہ بات کہ انسان منقطع ہوتا ہے اُس شئے سے جو اُسنے نہین کی جو کوئی
نصوص مین تامل کریگا تو اس سے اتنا پائیگا جسکا شمار ممکن نہین ہے پس اب جائز نہین ہے کہ آیت کی
تاویل کیجائے خلاف کتاب و سنت و اجماع امت پر تو اس وقت ظاہر وہ بات ہے جو ہمنے کہی کہ آیت
عام ہے امور کثیر سے اُسکی تخصیص کیگئی ہے حضرت ابن عباس رض نے آیت کی تفسیر مین فرمایا پہر اللہ تعالی
نے بعد اسکے یہ آیت نازل فرمائی وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ الآیہ پس اللہ پاک نے بیٹون کو
داخل کیا جنت مین بسبب صلاح باپون کے حضرت ابن عباس رض جس وقت اس آیت کو پڑہتے تو استرجع
و استکان لیعنے راحت و سکون پاتے کسی نے کہا کہ مراد انسان سے کافر ہے معنے یہ ہین کہ اُسکے لیے خیر
نہین ہے مگر وہ جو خود اُسنے کی سو وہ اُسپر ثواب دیا جاتا ہے دنیا مین باین طور کہ اُسکی روزی اُسپر وسعت
کیجاتی ہے اور اُسکے بدن مین عافیت دیجاتی ہے تاکہ آخرت مین اُسکے واسطے کوئی خیر باقی نہ رہے

کسی نے کہا کہ یہ عدل کے باب سے ہی رہا باب فضل سو جائز ہے کہ اللہ تعالے اسے زیادہ دے جو کچھ چاہے اپنے فضل ومن وکرم سے کسی نے کہا یہ منسوخ الحکم ہے اس شریعت مین یہ جو ہے سو حضرت ابراہیم وحضرت موسے علیہما السلام کے صحیفون مین ہی شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن تیمیہ رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین جس نے یہ اعتقاد کیا کہ انسان منتفع نہین ہوتا ہے مگر اپنے عمل سے تو مقرر اُسنے خرق اجماع کیا اور یہ باطل ہے وجوہ کثیرہ سے (۱) انسان منتفع ہوتا ہے اپنے غیر کی دعا سے حالانکہ یہ انتفاع ہے عمل غیر سے (۲) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت کرینگے واسطے اہل موقف کی حساب مین پہر واسطے اہل جنت کے اُسکے دخول مین (۳) واسطے اہل کبائر کے نار سے نکلنے مین حالانکہ یہ انتفاع ہے سعی غیر سے (۴) فرشتے دعا کرتے ہین اور مغفرت مانگتے ہین واسطے اُنکے جو زمین مین ہین حالانکہ یہ منفعت ہے عمل غیر سے (۵) اللہ تعالے نار سے نکالے گا اُس شخص کو جس نے کبھی کوئی خیر نہین کی محض اپنی رحمت سے یہ انتفاع ہے اُنکے غیر عمل سے (۶) اولاد مومنین کی داخل ہوگی جنت مین اپنے آبا کے عمل سے یہ انتفاع ہے محض عمل غیر سے (۷) اللہ تعالے نے قصہ غلامین یتیمین مین فرمایا ہے وکان ابوہما صالحا سو انہون نے نفع پایا اپنے باپ کے صلاح سے اور وہ اُنکی سعی سے نہین ہے (۸) میت منتفع ہوتا ہے ساتھ صدقہ دینے کی اُسکی طرف سے اور بسبب آزاد کرنے کے بنص سنت واجماع حالانکہ یہ عمل غیر سے ہے (۹) حج مفروض میت سے ساقط ہو جاتا ہے بسبب حج کرنے اُسکے ولی کے بنص سنت حالانکہ یہ انتفاع ہے عمل غیر سے (۱۰) حج منذور یا صوم منذور ساقط ہو جاتا ہے میت سے بسبب عمل اُسکے غیر کے بنص سنت حالانکہ یہ انتفاع ہے عمل غیر سے (۱۱) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرضدار پر نماز پڑھنے سے باز رہے یہان تک کہ ابو قتادہ نے اُسکا دین ادا کیا اور دوسرے کا دین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ادا کیا وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز سے منتفع ہوا حالانکہ یہ عمل غیر سے ہے (۱۲) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واسطے اُس شخص کے جس نے تنہا نماز پڑھی کیا نہین ہے کوئی شخص کہ صدقہ کرے اُسپر تو نماز پڑہے اُسکے ساتھ پس مقرر اُسکو فضیلت جماعت کی حاصل ہوئی فعل غیر سے (۱۳) انسان کا ذمہ بری ہو جاتا ہے دیون خلق سے جبکہ کوئی ادا کرنے والا اُنکو ادا کر دے اُسکی طرف سے یہ انتفاع ہے عمل غیر سے (۱۴) جس شخص پر تبعات ومظالم ہین جب اُسکی اُن سے معافی کر دیجاتی ہے تو وہ اُس سے ساقط ہو جاتے ہین یہ انتفاع ہے عمل غیر سے (۱۵) نیک پڑوسی زندگی وموت مین نفع پہونچاتا ہے جیسا کہ اثر مین آیا ہے یہ انتفاع ہے عمل غیر سے (۱۶) اہل ذکر کا ہمنشین اُنکے سبب سے مرحوم ہوتا ہے حالانکہ وہ اُن مین سے نہین ہے اور نہ وہ اُسکے واسطے بیٹھا کوئی حاجت اُسے عارض ہوئی تہی اُس کے لیے آیا تہا والاعمال بالنیات پہر بہی

وہ اپنے غیر کے عمل سے منقطع ہوا (۱۷) نماز میت پر اور دعا اسکو واسطے نماز مین انتفاع ہے میت کو بے
بسبب نماز پڑھنے زندی کے اُسپر حالانکہ یہ اُسکے غیر کا عمل ہے (۱۸) جمعہ حاصل ہوتا ہے بسبب اجتماع
عدد کے اور اسی طرح جماعت کثرت عدد سے یہ انتفاع ہے بعض کا بعض سے (۱۹) اللہ تعالے نے اپنی
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وقال تعالى وَلَوْلَا رِجَالٌ
مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ الآية وقال تعالى وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ الآية پس اللہ
نے عذاب کو رفع کیا بعض لوگون سے بہ سبب بعض کے حالانکہ یہ انتفاع ہے عمل غیر سے (۲۰) صدقہ فطر
کا واجب ہے صغیر وغیرہ پر منجملہ اُنکے جنکی آدمی عیالداری کرتا ہے سو جسکی طرف سے وہ نکالا جاتا ہے وہ
اُس سے منقطع ہوتا ہے حالانکہ اُسمین اسکی سعی نہین ہے (۲۱) صبی ومجنون کے مال مین زکوۃ واجب ہے
اور وہ اُسپر ثواب دیا جاتا ہے حالانکہ اُسکی سعی نہین ہے ومن تامل العلم وجد من انتفاع الانسان بمالم یعمله
مالا یکاد یحصی فکیف یجوزان تتاول الآية الكريمة علے خلاف صریح الکتاب والسنة واجماع الامة انتھے
کلامہ رحمہ اللہ تعالی قولہ تعالے وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى یعنے اور یہ کہ سعی اُسکی پیش کی جاویگی اُسپر اور
اُسکے لیے کشف کیجائیگی قیامت کے دن اور اُسکو دیکھے گا آخرت مین اپنے میزان مین بغیر کسی شک کے
ثُمَّ يُجْزٰىهُ یعنے پھر بدلا دیا جائیگا انسان اپنی سعی کا محاورے مین جزاہ اللہ بعملہ وجزاہ علے عملہ دونو طرح
بولتے ہین پس ضمیر مرفوع تو راجع ہے طرف انسان کی اور منصوب طرف سعیہ کی کسی نے کہا کہ جزا ئے
متاخر کی طرف وہ یہ ہے الجزاء الاوفے تو یہ اسکا مفسر ہوگا یہ بھی جائز ہے کہ اُس جزا کی طرف راجع ہو
جو کہ یجزاہ کا مصدر ہے سفاقسی نے اس وجہ کو قوت دی ہے اور الجزاء الاوفے تفسیر ٹھیرای جائے
اُس جزا کی جسپر فعل سے دلالت کی گئی ہے کما فی قولہ تعالے اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى اخفش نے
کہا کہ جزیتہ الجزاء وجزیتہ بالجزاء دونو برابر بولے جاتے ہین اسمین کچھ فرق نہین ہے کذا فی فتح البیان

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۝ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ
الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۝ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۝
وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۝ وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰى ۝ وَثَمُوْدَا فَمَا اَبْقٰى ۝ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ
كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ۝ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۝ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۝

اور یہ کہ تیرے رب تک پہونچنا ہے اور یہ کہ وہی ہے ہنساتا اور رُلاتا اور یہ کہ وہی ہے مارتا اور جلاتا اور یہ کہ
اُسنے بنایا جوڑا نر اور مادہ ایک بوند سے جب ٹپکائے اور یہ کہ اُسپر لازم ہے دوسرا اُٹھانا اور یہ کہ اُسی نے
دولت دی اور پونجی اور یہ کہ وہی ہے رب شعری کا ف شعری ایک تارا ہے بہت بڑا اُسکو بعض عرب

یوں جتنے تھے اور یہ کہ اُسنے کہپا دیئے عاد اگلے اور ثمود پہر باقی نہ چہوڑا اور نوح کی قوم اس سے پہلے وہ تو تھے اور بہی ظالم اور شریر اور اُلٹی بستی کو ٹپکا پہر اُسپر چہپایا جو چہپایا **ف** یعنے پتہرون کا مینہ اب تو کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاویگا انتھے **ف** اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تیرے رب کی طرف منتھے ہے یعنے معاد قیامت کے دن عمرو بن میمون اودی کہتے ہین کہ معاذ بن جبل ہم مین کہڑے ہوئے یعنے خطبہ پڑہنے کو پہر کہا اے بنی اود مین بہیجا ہوا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمہاری طرف تم جانتے ہو کہ معاد طرف اللہ کی ہے طرف جنت کی یا طرف نار کی اخرجہ ابن ابی حاتم **ابی بن کعب** اسکی تفسیر مین حضرت سے راوی ہین فرمایا لا فکرۃ فی الرب یعنے رب مین فکر مت کرنا اسکو بغوی نے ذکر کیا ہے اور کہا یہ مثل اُسکی ہے جو حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعًا مروی ہے کہ فکر کرو خلق مین اور مت فکر کرو خالق مین پس ہے شک شان یہ ہے کہ فکر اُسکا احاطہ نہین کرتی ہے اسی طرح اسکو وارد کیا ہے حالانکہ یہ اس لفظ سے محفوظ نہین ہے **صحیح** مین جو ہے سو صرف یہ ہے کہ شیطان آتا ہے ایک تمہارے کے پاس پہر کہتا ہے کس نے پیدا کیا ایسا کس نے پیدا کیا ایسا یہان تک کہ کہتا ہے کس نے پیدا کیا تیرے رب کو پہر جس وقت پہونچے ایک تمہارا اسکو تو چاہیے کہ پناہ چاہے ساتہ اللہ کے اور چاہیے کہ باز رہے **دوسری** حدیث مین ہے جو کہ سنن مین ہے فکر کرو اللہ تعالی کی مخلوقات مین اور مت فکر کرو اللہ کی ذات مین پس بے شک اللہ تعالے نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے کہ مابین اسکے کان کی لو کے اسکے کاندہے تک تین سو برس کی مسافت ہے یا جیسا فرمایا **وانہ اضحک و ابکی** یعنے اُسنے اپنے بندون مین پیدا کیا ہے ہنسنا اور رونا اور انکا سبب اور وہ دونو مختلف ہین **وانہ امات واحیے** کقولہ تعالے الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ **وانہ خلق الزوجین** الایۃ کقولہ تعالے اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی اَلَمْ یَکُ نُطْفَۃً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی ثُمَّ کَانَ عَلَقَۃً فَخَلَقَ فَسَوّٰی فَجَعَلَ مِنْہُ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی **وان علیہ النشاۃ الاخری** یعنے جیسا اُسنے پہلا اُٹہان پیدا کیا ہے ویسا ہی وہ قادر ہے دوسرے لانے پر یہ پچہلا اُٹہان ہے قیامت کے دن **وانہ ہو اغنی واقنی** یعنے اُسی نے مالک بنایا ہے اپنے بندون کو مال کا اور ٹہیرایا اُسکو واسطے اُنکے قنیہ یعنے پونجی قائم رہنے والا اُنکے پاس محتاج نہین ہوتے ہین طرف اسکی بیچ کے سو یہ تمام نعمت ہے اپنر اسی معنے پر بہت سے مفسرون کا کلام چلکر کہا تک ہے منجملہ اُنکے ابو صالح و ابن جریر وغیرہما ہین مجاہد رح سے مروی ہے اغنی مول اقنے اخدم یعنے مالدار بنایا اور خادم دیے اسی طرح قتادہ نے بہی کہا ہے حضرت ابن عباس رض اور نیز مجاہد نے کہا اَغْنٰے اَعْطٰے وَاَقْنٰے اَرْضٰے یعنے عطا کیا اور راضی کیا کسی نے کہا اغنے کے یہ معنے ہین کہ غنی کیا اپنے نفس کو اور محتاج کیا خلائق کو طرف اپنے قالہ الحضرمی بن لاحق کسی نے

کہا کہ غنی کیا جسکو چاہا اپنی خلق مین سے اور فقیر کیا جسکو چاہا اُن مین سے قالہ ابن زید ان دونو کو ابن جریر نے
حکایت کیا ہے اور لفظ کے اعتبار سے دونو بعید ہین **شعریٰ** حضرت ابن عباسؓ ومجاہد وقتادہ وابن زید
وغیرہم نے کہا وہ یہ تارا چمکنے والا ہے جسکو مرزم الجوزا کہا جاتا ہے ایک گروہ عرب مین کا اسکو پوجتا تہا۔
عاداولیٰ ہود علیہ السلام کی قوم ہے انکو عاد بن ارم بن سام بن نوح کہا جاتا ہے کما قال تعالیٰ
اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ پس وہ سب لوگون سے
بڑہکر سخت وقوی وسرکش تہے اللہ تعالیٰ پر اور اُسکے رسول پر سو اللہ تعالیٰ نے اُنکو ہلاک کر ڈالا ہوا سے
کما قال بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ حُسُومًا ای متتابعۃ یعنے پے درپے
وثمود فما ابقے الآیۃ یعنے ہلاک کر ڈالا ثمود کو پہر نہ باقی چھوڑا اُن مین سے کسی کو اور قوم نوح کو ان سے
پہلے بے شک وہ سخت تر تہے تمرد وسرکشی مین اُنسے جو اُنکے بعد تہے اور الٹی بستی کو ٹپکا یعنے قوم لوط
کے شہر اُنپر قلب کر دیے فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيلٍ اسی لیے یون فرمایا
فغشاہا ما غشی یعنے وہ پتہر جو اُنپر بہیجے وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ **قتادہ** نے کہا کان

فی مدائن لوط اربعۃ آلاف الف انسان فانضرم علیہم الوادی شیأ من نار ونفط وقطران کفم الاطون
رواہ ابن ابی حاتم **فبای آلاء** الآیۃ یعنے پس کون کون اللہ کی نعمتون مین جو تجہپر ہین ای انسان تو
استرا کریگا یہ قول قتادہ کا ہے ابن جریج نے کہا کہ خطاب حضرتؐ کو ہے قول اول اولےٰ ہے اور وہی
اختیار ابن جریر ہے کذا فی ابن کثیر **ف** فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے مرجع ومصیر اللہ پاک ہی
کی طرف ہے نہ اُسکے غیر کی پہر وہ انکو جزا دیگا اُنکے اعمال کی یہ سب باتین اگلی صحیفون مین ہین مخاطب یک
کا عام ہے یا خاص حضرتؐ ہین ہنسانے رولانے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکا خالق ہے اور اُسکے
سبب کا قضا کرنے والا ہے حضرت حسن وکلبی نے کہا کہ ہنسایا اہل جنت کو جنت مین اور رولایا اہل
نار کو نار مین ضحاک نے کہا کہ ہنسایا زمین کو روئیدگی سے اور رولایا آسمان کو بارش سے کسی نے کہا کہ ہنسایا
جسکو چاہا دنیا مین بایں طور کہ اسکو مسرور کیا اور رولایا جسکو چاہا بایں طور کہ اُسے غمگین کیا سہل بن
عبداللہ نے کہا کہ ہنسایا مطیع لوگون کو ساتھ رحمت کے اور رولایا عاصیون کو ساتھ خفگی کے کسی نے کہا
کہ ہنسایا مومنون کو عقبے مین ساتھ مواہب وعطایا کے اور رولایا انکو دنیا مین ساتھ نوائب وحوادث
کے کسی نے کہا کہ پیدا کیا فرح وحزن کو یہ سب اقوال اس بنا پر ہین کہ ان مین سے ہر ایک کا مفعول حذف
کیا گیا ہے کسی نے کہا کہ دونو فعل منجملہ افعال لازمہ ہین کقولہ تعالیٰ وَاللّٰهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ یہ **آیت**
کریمہ دال ہے اسپر کہ انسان جو کچھ عمل کرتا ہے سو وہ اللہ تعالیٰ کی قضا وخلق سے ہے یہان تک کہ ہنسنا

اور رونا مارنے جلانے کا یہ مطلب ہے کہ موت وحیات کے اسباب قضا کیے سوا اللہ تعالیٰ کے اور کوئی اسپر قادر نہین ہے کسی نے کہا کہ خود موت وحیات کو پیدا کیا کما فی قولہ تعالے خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ کسی نے کہا کہ باپون کو مارا اور بیٹون کو زندہ کیا واسطے بعث کے کسی نے کہا کہ مراد اس سے خواب و بیداری ہے عطا نے کہا کہ مارا اپنے عدل سے اور زندہ کیا اپنے فضل سے کسی نے کہا کہ مارا کافر کو اور جلایا مومن کو کما فی قولہ تعالے اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ زوجین سے مراد صنفین ہین یعنے اللہ تعالے نے دو صنف پیدا کیے نر و مادہ ہر حیوان سے یہ بہی اُن متضاد چیزون کے جملے سے ہے جو کہ نطفہ پر وارد ہوتے ہین سو بعض کو تو نر پیدا کر دیتا ہے بعض نطفے کو مادہ بنا دیتا ہے اسکی طرف عقلا کی فہم نہین پہونچتی ہے اور نہ وہ اسکو جانتے ہین یہ صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے طبیعت کے فعل سے نہین ہے اسمین رد ہے طبائعین پر جو کہ قائل ہین برد و رطوبت کے لانتے ہین پس بہت سی عورتین ہین کہ انکا مزاج مرد سے زیادہ حار و یابس ہوتا ہے نطفہ کہتے ہین آب قلیل کو مراد منی ہے نطفے سی پیدا کرنے مین حضرت آدم وحوا علیہما السلام داخل نہین ہین اسلیے کہ وہ اُس سی نہین بنی ہین اذا تمنٰی کا مطلب ہے کہ جس وقت نطفہ ڈالا جاتا ہے رحم مین اور اسمین دفق کیا جاتا ہے کلبی وضحاک و عطاء بن ابی رباح وغیرہم نے اسی طرح کہا ہے محاورے مین بولتے ہین منی الرجل یعنے ولمنے ای صب المنی ابو عبیدہ نے کہا اذا تمنے اذا تقدر یعنے جبکہ مقدر کیا جاتا ہے یقال منیت الشئ اذا قدرتہ ومُنی لہ اذا قدر لہ یعنے جبکہ مقدر کیا جاتا اُس سے بچا اور یہ کہ اُسی پر ہے نشاۃ اخری یعنے اعادہ روحون کا طرف جسمون کی وقت بعث کے واسطے وفا کرنے اپنے وعدے کے اسلیے کہ اُسنے فرمایا ہے اِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ حکم عقل و شرع سے نہین ہے جمہور نے نشاۃ بقصر بروزن ضربۃ پڑہا ہے اور کسی نے بمد بروزن کفالۃ یہ دونو مصدر ہین اور سبیعہ اغنی واقنے یعنے غنی کیا جسکو چاہا اور فقیر کیا جسکو چاہا اسی کی شل یہ آیت ہے يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اور یہ آیت يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ یہ قول ابو زید کا ہے اور اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے کسی نے کہا اقنے کے یہ معنے ہین کہ عطا کیا قنیہ یعنے وہ شئے جو اصل لیجاتی ہے اموال سے مراد اصول اموال ہین اور وہ جسکو ذخیرہ رکہتے ہین بعد کفایت کے حاصل یہ ہے کہ قنیہ وہی پونجی اور بچت ہے جو بعد خرچ کے پس انداز ہوتی ہے کسی نے کہا کہ اقنے کے یہ معنے ہین کہ راضی کیا ساتہ اُس شئے کے جو عطا کی یعنے اسکو غنی کیا پہر اسکو راضی کیا اُس شئے سے جو عطا کی جوہری نے کہا قنی الرجل

یقنے مثل غنی یغنی ثم یتعدی بتغییر الحرکۃ فیقال قنیت لہ مالا کسیتہ وہو نظیر سترت عینہ بالکسر وسترتہا بعد بالفتح فاذا دخلت علیہ الہمزۃ والتضعیف اکتسب مفعولا ثانیا فیقال اقناہ اللہ مالا وقناہ ایاہ ای اکسبہ

Margin notes:

۴۴ نیا ہنسانا اور رلانا

۴۵ پہلا ایک شخص مردہ تہا پہر زندہ کیا

۴۶ جوڑے نر و مادہ

۴۷ ایک بوند سے جب ٹپکائی

۴۸ اور اسکے ذمہ ہے دوبارہ اٹہانا

۴۹ اور وہی ہے جسنے دولت دی اور پونجی

۵۰ اور وہی ہے رب شعریٰ کا

ایاہ واقناہ ارضاہ والقنار الرضار۔ ابوزید نے کہا عرب لوگ کہتے ہین من اعطی مائۃ من البقر فقد اعطی القنی و

من اعطے مائۃ من الضان فقد اعطے الغنا ومن اعطی مائۃ من الابل فقد اعطی المنے اخفش و ابن کیسان نے کہا

اغنی افقر یہ قول مویدہے قول اول کا کسی نے کہا اقنے ضد فوق الغنی آغنے واقنے کا مفعول اسی لیے حذف

کیا گیا کہ مراد نسبت ہے ان دونو فعلون کی تنہا اسکی طرف اور اسی طرح باقی افعال کا حال ہے۔ شعری ایک

تارا ہے جو خلف جوزا طلوع ہوتا ہے سخت گرمی مین مراد اس سے یہان وہ شعری ہے جسکو عبور کہتے ہین یہ

اس شعرے سے بڑا ہکر روشن ہے جسکو غمیصا کہتے ہین اللہ پاک نے جو ذکر کیا کہ وہ رب ہے شعرے کا یا آنکہ وہ

رب ہے کل اشیاء کا سو صرف اسپر رد کرنے کو جو اسکو پوجتا تہا پہلے پہل جس نے اسکو پوجا اور اسکے پوجنے

کا طریقہ نکالا ابو کبشہ ہے یہ شخص اشراف قریش مین سے تہا پوجا اسلیے کہ اور تارے آسمان کو قطع کرتے ہین عرض

مین اور شعری اسکو طول مین قطع کرتا ہے سو یہ انکا مخالف ہے اس لیے اسنے اسکو پوجا اور خزاعہ وحمیر نے

پوجا قریش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تہے آپکے تشبیہ دینے کو اس سے اس لیے

کہ آپنے انکے دین کی مخالفت کی جیسے ابو کبشہ نے انکی مخالفت کی یہ شخص منجملہ اجداد نبی صلے اللہ علیہ

آلہ وسلم تہا آپ کی والدہ کی طرف سے اسی وجہ سے ابو سفیان کا قول ہے جبکہ وہ ہرقل پر داخل ہوا تو

کہا لقد امر امر ابن ابی کبشۃ یعنے مقرر ابو کبشہ کی فرزند کا کام غالب ہو گیا کہ اس سے روم کا بادشاہ ڈرتا

ہے حضرت ابن عباس رض کا ایک قول یہ ہے ہو الکوکب الذی یدعی الشعری دوسرا لفظ یہ ہے کہ یہ آیت

خزاعہ کے حق مین نازل ہوئی ہے وہ شعری کو پوجا کرتے تہے یہ وہ تارا ہے جو کہ جوزا کے تابع ہوتا ہے

اسکو کلب الجبار بہی کہتے ہین۔ عادکو موصوف باولے اسلیے کیا کہ وہ ثمود سے قبل تہے ابن زید نے

کہا انکو عاد اولے اسواسطے کہا کہ وہ اول امت ہین جو کہ بعد نوح علیہ السلام ہلاک کیے گئے ابن اسحق نے

کہا یہ دو عاد ہین سو اول عاد تو صرصر سے ہلاک کیے گئے اور دوسرے صیحہ سے کسی نے کہا کہ عاد اولے ہود علیہ

السلام کی قوم ہے ریح صرصر سے ہلاک کی گئی اور عاد اخرے ارم بن عوص بن سام بن نوح ع ہین۔ بالجملہ

اور ہلاک کیا ثمود کو جسطرح کہ ہلاک کیا عاد کو پہر باقی نہ چہوڑا کسی کو فریقین مین سے ثمود صالح علیہ السلام کی

قوم ہین صیحہ سے ہلاک کیے گئے عاد و ثمود پر کئی جگہ کلام گذر چکا ہے۔ اور ہلاک کیا قوم نوح کو ڈبو کر قبل

ہلاک کرنے عاد و ثمود کے بیشک وہ تہے بڑہکر ظالم عاد و ثمود سے اور زیادہ تر سرکش انسے یا اظلم و اطغی تہے

ساری کافر قوموں سے یا اظلم و اطغے تہے مشرکین عرب سے وہ ایسے صرف اسلیے ہوئے کہ اللہ تعالی پر سرکشی کی

معاصی کرکے باوجود اسکے کہ ایک مدت دراز نوح علیہ السلام نے انکی دعوت کی کما فی قولہ تعالے فَلَبِثَ فِيهِمْ

أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا کسی نے کہا ہے کہ وہ انکو مارتے یہانتک کہ ان مین حرکت نہین رہتی تہی اور انیر

کی حرکت نقل کرکے لام کو دی اور تنوین کا ہمزہ ادغام کیا ۱۲ منہ

: ہزار برس ان مین رہا پچاس برس کم ۱۲

غشی کی جاتی پہر جب وہ ہوش مین آتے تو کہتے رب اغفر لقومی فانہم لایعلمون اور قوم اُنسے نفرت کرتی تہی
یہان تک کہ اپنے بچون کو بچاتے اس سے کہ کچہہ اُنسے سنین ائتفاک معنے انقلاب ہے مؤتفکہ قوم لوط علیہ
السلام کے شہر ہین مؤتفکہ اسلیئے اُنکا نام رکہا کہ وہ اُنپر لوٹ گئی اور اُنکے اُوپر کی جانب اُنکے نیچے کی جانب
ہوگئی تقول اُفکتہ اذا قلبتہ اہوی کے معنے ہین اسقط یعنے گرا دیا اُنکو جبرئیل علیہ السلام نے طرف
زمین کی بعد اسکے کہ اُنکو اُٹہایا طرف آسمان کی اُلٹے کیئے ہوئی طرف زمین کی سبر دے نے کہا جعلہا تہوی
فغشّٰها ما غشّٰی یعنی پہر پہنایا اُنکو جو پہنایا یعنے چہایا اُنپر جو چہایا یا مراد حجارہ منضود مسومہ ہین جو کہ اُنپر
گری کما فی قولہ تعالے فجعلنا عالیہا الآیہ جس امر کی وجہ سے اُن بستیون کو ڈہانکا اُسکی اس عبارت مین تہویل
وتعظیم ہے اُسکی تعظیم ہے جس نے اُنکو ڈہانکا کسی نے کہا ضمیر راجع ہے طرف جمیع امم مذکورہ کی یعنے پہر ڈہانکا اُنکو عذاب سے
اُس نے جس نے ڈہانکا بنا بر اختلاف انواع عذاب ربک کا خطاب ہے انسان مکذب کو یعنے او انسان
مکذب پہر تو کون کونسی اپنے رب کی نعمتون مین شک کریگا وہ نعمتین جو کہ اُسکی وحدانیت وقدرت کو بتاری
ہین کسی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہے واسطے تعریض آپکے غیر کے تو اس بنا پر الہاب
وتہییج وتعریض یا الغیر کے باب سے ہوگا حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ ولید بن مغیرہ کو ہے کسی نے
کہا ہر اُس شخص کو ہے جو اسکی صلاحیت رکہتا ہے ابن عادل نے کہا صحیح عموم ہے بوجہ اس آیت کے یاایہا
الانسان ما غرک بربک الکریم اور اس آیت کی وکان الانسان اکثر شیء جدلا صاحب فتح
البیان رح فرماتے ہین اور بسبب اس آیت کی فبای آلاء ربکما تکذبان کہا ہے کہ نسبت فعل تماری
کی ایک کی طرف با عتبار اُسکے تعدد کے ہے موافق تعدد اُسکے متعلق کے یعنے وہ آلاء جنمین تماری کی
گئی ہے صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین اس تکلف کی کچہہ حاجت نہین ہے اسلیئے کہ تفاعل
مجرد ہے تعدد سے فاعل وفعل مین واسطے مبالغے کے فعل مین اب ہی یہ بات کہ ان امور مذکورہ کا نام
آلاء یعنے نعم رکہا باوجود اسکے کہ انمین سے بعض نقم ہین نعم نہین ہین سو وجہ اسکی یہ ہے کہ وہ مشتمل ہین عبرتون
نصیحتون پر اور اُن مین انتقام ہوتا ہے عاصیون سے اور اسمین انبیا وصالحین کی نصرت ہے جمہور نے
تماری کو بغیر ادغام پڑہا ہے اور یعقوب وغیرہ نے ایک تا کا دوسری تا مین ادغام کیا ہے هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ
النُّذُرِ الْأُولَىٰ ۝ أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ۝ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ۝ أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ
تَعْجَبُونَ ۝ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ۝ وَأَنتُمْ سَامِدُونَ ۝ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ۝ یہ ایک ڈر
سنانیوالا ہے پہلے سنانے والون مین کا آپہونچی آنے والی کوئی نہین اُسکو اللہ کے سوا کہول دکہانے والا کیا
تم اس بات سے اچنبا کرتے ہو اور ہنستے ہو اور نہین روتے اور تم کہلاڑیان کرتے ہو پس سجدہ کرو واسطے

اللہ کے اور عبادت کرو اُسکو لتھے **ف** حافظ ابن کثیر کہتے ہین یہ ایک ڈر سنانے والا ہے یعنی محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اگلے ڈرانے والون کی جنس سے بہیجا گیا ہے جیسے وہ بہیجے گئے کما قال تعالی قُلْ مَا كُنْتُ
بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ قولہ تعالی اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ یعنے قریب آگئی قریب آنیوالی وہ قیامت ہی لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ كَاشِفَةٌ یعنے اُسکو دفع نہین کرتا ہے اسوا اللہ کے کوئی اور نہ اُسکے علم پر سوای اُسکے کوئی مطلع ہے نذیر
اُس ڈرانے والے کو کہتے ہین کہ جس شر کا وہ معاینہ کر رہا ہے اور اسکے وقوع سے ڈرتا ہے اُن مین جنکو اُسنے
ڈرایا کما قال تعالی اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ اور حدیث شریف مین ہی انا النذیر
العریان یعنے مین وہ ڈر لانے والا ہون جسکو عجلت مین ڈالا ہے اُس شر کی شدت نے جسکا اُسنے معاینہ
کیا ہی اس طرح کہ اپنے اوپر کچہہ پہنے بلکہ وہ اس سے پہلی دوڑ آیا ہے اپنی قوم کی طرف سو اُنکے پاس آیا ہی برہنہ
جلدی کرتا ہوا یہ معنے مناسب ہین ازفت الآزفۃ سے یعنے قریب آپہونچی قریب آنیوالی مراد روز قیامت سے
جیسا کہ بعد کی سورت مین فرمایا ہے اقتربت الساعۃ ۔ سہل بن سعد مرفوعا کہتے ہین بچو تم محقرات ذنوب
سے پس سوای اسکے نہین کہ مثل محقرات ذنوب کی مانند مثل اُس قوم کی ہی کہ بطن وادی مین اُتری پہر یہ ایک
لکڑی لے آیا اور یہ ایک لکڑی لے آیا یہانتک کہ اپنی روٹی پکالی اور بیشک محقرات ذنوب جب کبہی پکڑا
جاتا ہے اُنسے صاحب اُنکا تو وہ اُسکو ہلاک کر ڈالتے ہین اخرجہ الامام احمد ۔ ابو حازم نے کہا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ابو نضرہ نے کہا مین نہین جانتا ہون مگر سہل بن سعد سے فرمایا مثل میری اور مثل قیامت
کی مثل ان دو انگلیون کی ہے اور تفریق کی آپنے درمیان اپنی دو انگلیون کے بیچ کی انگلی اور جو انگوٹہے سے
لگی ہے پہر فرمایا مثل میری اور مثل ساعت کی مانند مثل دو گہوڑون گہڑدوڑ کی ہے پہر فرمایا کہ مثل میری اور مثل
ساعت کی مانند مثل اُس مرد کی ہے کہ بہیجا اُسکو اُسکی قوم نے جاسوس بنا کر سو جب وہ ڈرا اس سے کہ سبقت کیا
جائے تو اُسنے اپنے کپڑے سے اشارہ کر دیا اُتیتم اُتیتم یعنے دشمن تمپر آپہونچا پہر آپ فرماتے ہین وہ ہون الحدیث
کے صحاح وحسان مین سے بوجوہ دیگر اور شواہد بہی ہین پہر جو مشرک لوگ قرآن کو سنتے اور اُس سے اعراض کرتے
اور لہو کرتے اس بارے مین اللہ پاک اُنپر انکار کرکے فرماتا ہے کیا تم اچنبہا کرتے ہو اس سے کہ وہ صحیح و درست ہے
اور استہزاء و سخریہ کر کے اُس سے ہنستے ہو اور روتے نہین ہو یعنے جیسا کہ اُسپر ایمان لانیوالے کرتے ہین جس
طرح کی اُنکی طرف سے خبر دی ہی وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا قولہ تعالی وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ
حضرت ابن عباس رض سے مروی ہی کہ غنا یہ یمانی لغت ہی اسمد لنا ای غن لنا یعنے سمود بمعنے غنا ہی اسیطرح عکرمہ نے
بہی کہا ہی اس کے سوا ایک روایت مین اُن سے مروی ہے سامدون یعنے معرضون اسی طرح مجاہد و عکرمہ نے
بہی کہا ہی حضرت حسن نے کہا غافلون یہی ایک روایت بہی ہی حضرت علی رض اللہ تعالے عنہ سے ایک روایت

اسکے آگے ایک سعی ۱۲ / وقت کرو ۱۲ / اور آگے سے مین بیٹا بوند پز / زورسے سوئی اور زیادہ / ہوئی ہے انکو عاجزی ۱۲ / قال سفیان / عن ابیہ غنۃ ۱۲

ڈرانے والا ... نجم (margin notes)

مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ثابت ہو چکا ہے سدی اسی کے قائل ہین ۔ پھر اللہ پاک نے اپنے بندون کو اپنے
سجدہ وعبادت کا امر فرمایا عبادت متابعت ہے اُسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اور توحید وا خلاص ہے
فاسجدوا للہ واعبدوا یعنے پس خضوع و فروتنی کرو واسطے اُسکے اور اخلاص کرو اور اُسکی توحید کرو حضرت
ابن عباس رض کہتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجم مین سجدہ کیا اور آپکے ساتہ مسلمانون اور مشرکون
اور جن وانس نے سجدہ کیا اخرجہ البخاری وانفرد بہ دون مسلم مُطلب ابن ابی وداعہ کہتے
ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکے مین سورۂ نجم پڑہی تو آپنے سجدہ کیا اور اُنہون نے
جو آپکے پاس تہے پس مینے اپنا سر اُٹھایا پہر انکار کیا اس سے کہ سجدہ کرون اُس وقت مطلب مسلمان نہین
ہوئے تہے پہر بعد اُسکے نہین سنتے کسی کو کہ وہ اُسے پڑہتا ہے مگر اُسکے ساتہ سجدہ کرتے اخرجہ
الامام احمد وقد رواہ النسائی فی الصلوۃ عن عبد الملک بن عبد الحمید عن احمد بن حنبل
یہ آخر تفسیر سورۃ النجم ولِلہ الحمد والمنۃ **ف** ہذا نذیر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ابن عباس رض یعنے
حضرت م ایک رسول ہین طرف تمہاری اُن رسولون مین سے جو گذرنے والے ہین قبل اُنکے پس
بیشک اُنہون نے تم کو ڈرایا جیسا کہ اگلے رسولون نے اپنی قوم کو ڈرایا اسی طرح ابن جریج و محمد بن کعب
وغیرہما نے یہی کہا ہے قتادہ نے کہا مراد قرآن شریف ہے اُنے ڈرایا اُس شے کے ساتہ جسکے ساتہ اگلی
کتابون نے ڈرایا کسی نے کہا کہ نذیر جسکے ساتہ اُسنے ہمکو خبر دی اخبار امم سے ڈراتا ہے واسطے اس
امت کو اس سے کہ نازل ہوا اُنپر جو نازل ہوا اُنپر اولی ما کا ہے نے اسیطرح کہا ہے ۔ ابو صالح نے کہا کہ ہذا کا
اشارہ ہے طرف اُس شے کی جو کہ حضرت موسے و حضرت ابراہیم علیہما السلام کے صحیفون مین ہے
قول اول اولے ہے تنوین نذیر کی واسطے تفخیم کے ہے اگلی ساری تقدیرون پر کلمہ الاولے بنا بر تاویل
جماعت ہے واسطے مراعات فواصل کے ازفت الآزفۃ یعنے قریب ہوگئی قیامت اور پاس آ لگی اُسکا
نام آزفہ کہا بسبب اُسکی قرب قیام کے کسی نے کہا بوجہ اُسکے قرب کے لوگون سے کما فی قولہ تعالے
اقتربت الساعۃ جم ہمکو اسکی خبر دے تاکہ اُس کے واسطے مستعد و تیار ہو جائین صحاح مین ہے
ازفت الآزفۃ ۔ یعنے القیامۃ وازف الرجل عجل ۔ حضرت ابن عباس رض نے فرمایا آزفہ اسمای قیامت
سے ہے الف و لام اس مین عہدی ہے جنسی نہین ہے تاکہ کلام فائدے سے خالی نہ رہے اس لیے
کہ اُسکے کچہ معنے نہین ہین کہ قریب موصوف بقرب ہو جیسا کہ کہا گیا اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ آزفہ
علم بالغلبہ ہے قیامت کا اس مین نظر ہے اس لیے کہ قریب کو موصوف بقرب کرنا مبالغے
کا فائدہ دیتا ہے اُس کے قرب مین جس طرح کہ اقتربت الساعۃ مین باب افتعال اسپر دال ہے

۵۸ فتح القدیر ابن کثیر و ابن جریر اور فتح البیان مین ابن جریر

فتامل لیس لہا من دون اللہ کاشفۃ یعنے نہین ہے واسطے اُسکے کوئی نفس یاکوئی حال قادر اُسکے
کشف پر وقت اُسکے وقوع کے مگر اللہ پاک یہ معنے تو اس بنا پر ہے کہ کاشفہ اپنے اصل پہ رہا
کسی نے کہا کاشفہ بمعنے انکشاف ہی حرف ہا اس مین ایسا ہے جیسا کہ عاقبہ و داہیہ مین ہے
کسی نے کہا کاشفہ بمعنے کاشف ہی اور حرف ہا واسطے مبالغے کے ہے مثل راویۃ و علامۃ و
نسابۃ کے قول اول اولے ہے یعنے کاشفہ صفت ہی موصوف مقدر کی کما ذکر مطلب یہ ہے
کہ جس وقت وہ اپنی شدتون ہولون سے خلق کو ڈہانک لے گی تو کوئی قادر نہ ہوگا اُسکے کشف پر
سوا اللہ پاک کے عطا و ضحاک و قتادہ وغیرہم نے اسی طرح کہا ہے کسی نے کہا نہین ہے اُسکے
واسطے کوئی بیان کرنے والا کہ کب واقع ہوگی مگر اللہ لقولہ سبحانہ تعالے لا یجلیہا لوقتہا الا ھو
پہر چونکہ قرآن شریف قیامت کے آنے پر شتمل ہے اور کفار اُس سے تعجب کرتے اور اُس سے
ہنستے تہے اسلیے اللہ پاک نے اُنکو توبیخ کی پس فرمایا کیا پہر تم اس حدیث سے تعجب کرتے ہو مراد قرآن
پاک ہے یعنے تم کیونکر اُس سے تعجب کرتے ہو جہٹلا کر اور اُس سے ہنستے ہو استہزا کر کے باآنکہ
وہ محل نہین ہے جہٹلانے کا اور نہ جگہ ہے استہزا کی اور روتے نہین ہو ڈر کر اور منزجر ہو کر بہ
سبب اُس وعید شدید کے جو اُس مین ہے۔ صالح ابو الخلیل کہتے ہین جب یہ آیت نازل ہوئی
تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہنسے بعد اُسکے مگر یہ کہ تبسم فرماتے تہے اخرجہ ابن ابی شیبۃ
وغیرہ ایک لفظ مین یون ہے پہر نہ دیکہے گئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنستے اور نہ تبسم
کرتے یہان تک کہ دنیا سے تشریف لیگئے۔ جملہ انتم سامدون محل نصب مین ہے بنا بر حال ہونے
کے فاعل سے یعنے منتفی ہوا تم سے رونا اس حال مین کہ تم لاہی و غافل ہو اُس شئے سے جو تم سے
مطلوب ہے یا جملہ مستانفہ ہے واسطے تقریر ماقبل کے سمود غفلت وسہو ہے شئے سے اور اعراض
ولہو۔ کسی نے کہا خمود کسی نے کہا استکبار صحاح مین کہا ہے سمد سمودا رفع راسہ تکبرا فہو سامد
ابن الاعرابی نے کہا سمود لہو ہے اور سامد لاہی یقال للقینۃ اسمدینا ای الہینا بالغناء مبرد نے
کہا سامدون خامدون مجاہد نے کہا غضاب مبرطمون برطمہ بمعنے اعراض ہے کسی نے کہا اشرون
بطرون کسی نے کہا ساہون لاہون غافلون لاعبون حضرت ابن عباس رض کے اقوال اول گذر
چکے ہین کچہہ یہ ہین فی الجملہ تفاوت ہی ایک یہ ہے لاہی معرض ہین اُس سے دوسرا یہ ہے سمود غنا ہی
لغت یمانیہ مین وہ جب قرآن سنتے تو گاتے اور لعب کرتے تیسرا یہ ہے کہ کانوا یمرون علی النبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شامخین الم تر الی البعیر کیف یخطر شامخا یعنے وہ گذرتے تہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ا ه یعنی کہول دیکہنے والا ... اسکو اپنے وقت پر ... ۲ ه یعنے الامر ... قتادہ ... ابن حمید وابن المنذر وابن ابی حاتم نے ... ۳ ه یعنے ...

عبد بن حمید کے لفظ مین ... ۱۲ ... ۴ ه یعنے گانا ... سے کہیلو تماشے کرو تم اسکو مشغول کر گانے بجانے سے ... ۵ ه یعنے تکبر کرنے والا ... سر اٹہانے والا ۱۲ منہ

پر سر اٹہائے ناک چڑہائی ہوئے گیا تو نے نہین دیکہا طرف اونٹ کی کہ وہ کیسا اکڑ کر چلتا ہے سر اٹہائے
ناک چڑہائے ہوئی حاصل اس قول کا استکبار ہے ابو عبیدہ نے کہا کہ سمود غنا ہے حمیر کی لغت مین وہ کہتے
ہین یا جاریۃ اسمدی لنا ای غنی یعنے اے لونڈی تو ہمارے واسطے گا۔ ابو خالد والبی کہتے ہین کہ حضرت
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہمپر نکلے اور نماز قائم کی گئی تہی اور ہم کہڑے ہوئی اُن کا انتظار
کر رہے تہے تا کہ وہ آگے بڑہین پس فرمایا کیا ہے تم کو کہ سامد ہو نہ تو تم نماز مین ہو اور نہ تم جلوس مین
ہو انتظار کر رہے ہو اخرجہ عبد الرزاق وغیرہ مشرکین قرآن شریف سے استہزاء و ضحک و
سخریہ کرتے اور اُسکے مواعظ و زواجر سے منتفع نہین ہوتے تہے پس جب اللہ پاک ان امور سے
انکو توبیخ کر چکا تو اپنے مومن بندون کو سجود و عبادت کا امر کیا پس فرمایا فاسجدوا للہ واعبدوا
یعنے جب بات یون ہے کہ مشرکین بتون کو سجدہ کرتے ہین اور اُنکو پوجتے ہین اور قرآن سے
ہنستے ہین تو تم اے مومنو اللہ کے واسطے سجدہ کرو اور اُسکو پوجو پس بے شک وہ مستحق ہے اسکا
تم سے عطف واعبدوا کا اسجدوا پر عطف عام علے الخاص کے باب سے یعنے تم مت سجدہ کرو واسطے
بتون کے اور نہ انکو پوجو یہ بات لام اختصاص و سیاق سے ماخوذ ہے فاتحہ سورت مین گزر چکا
ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت تلاوت اس آیت کے سجدہ کیا اور کفار نے آپ کے
ساتہہ سجدہ کیا تو مراد اس سجدہ سے سجود تلاوت ہو گا کسی نے کہا سجود فرض واللہ سبحانہ اعلم۔
کذا فی فتح البیان تحشیہ روز عرفہ کو اسکا لکہنا شروع ہوا تہا ایک جزء لکہا اذیحجہ کو دوسرا
جزء شروع ہوا پر ایسی وحشت ہوئی اور ضعف و گرمی بہی پیش آئی کہ ایک حرف نہین لکہا پہر شب
جمعہ ۱۴ صفر ۱۳۱۵ ہجری سے لکہنا شروع کیا الحمد للہ والمنۃ کہ شب جمعہ وقت عشاء ۲۸ ماہ صفر
۱۳۱۵ ہجری کو تمام ہوئی اللہ سبحانہ قبول فرماوے اور عمل خالص کی توفیق دے لاحول
ولا قوۃ الا باللہ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار امین امین
وصلے اللہ علے سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ واتباعہ واشیاعہ وبارک وسلم عدد ما
علم وزنۃ ما علم وملء ما علم امین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ القمر

اسکو سورہ اقتربت بہی کہتے ہین اس سورہ مبارکہ کی پچپن آیتین ہین یہ ساری سورت مکی ہے جمہور
کے قول مین مقاتل نے کہا مگر تین آیتین ام یقولون نحن جمیع منتصر سے لیکر والساعۃ ادہی وامر تک

قرطبی نے کہا یہ صحیح نہیں ہے کسی نے کہا مگر سیہزم الجمع الآیہ حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے
کہ مکے مین نازل ہوئی اخرجہ ابن الضریس وغیرہ حضرت ابن الزبیر رضہ سے بہی مثل اسکے مروی ہے اخرجہ
ابن مردویہ **فضیلت** (۱) حضرت ابن عباس رضہ فرماتے ہین کہ اقتربت پکاری جاتی ہے توریت
مین مبیضہ سفید کریگی اپنے صاحب کے چہرے کو جس دن کہ چہرے سفید ہونگے اخرجہ البیہقی فی الشعب
بیہقی نے کہا یہ منکر ہے (۲) اسحق بن عبد اللہ بن ابی فروہ مرفوعا کہتے ہین جس نے پڑہی اقتربت
الساعۃ ہر رات تو اٹہائیگا اسکو اللہ قیامت کے دن اس حال مین کہ چہرہ اسکا مثل چاند کی ہوگا چودہوین
رات مین اخرجہ ابن الضریس (۳) واخرج نحوہ عن لیث بن معن عن شیخ من ہمدان
(۴) اول گذر چکا ہے حدیث ابو واقد مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے ق اور اقتربت
الساعۃ عید اضحی و فطر مین کذا فی فتح البیان حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین اور آپ پڑہا
کرتے تہے ان دو سورتون کو بڑی بڑی محفلون مین اسلیے کہ وہ مشتمل ہین ذکر وعد و وعید و بدء و اعادہ
خلق پر اور توحید و اثبات نبوات وغیرہ مقاصد عظیمہ پر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا
اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ
النُّذُرُ ۝ پاس آلگی وہ گہڑی اور پہٹ گیا چاند اور اگر وہ دیکہین کوئی نشانی ٹال دین اور کہین یہ جادو ہے
چلا آتا اور جہٹلایا اور چلے اپنے چاؤن پر اور ہر کام ٹہیر رہا ہے وقت پر اور پہونچ چکے ہین انکو احوال جتنے
مین ڈانٹ ہو سکتی ہے پوری عقل کی بات ہے پہر کام نہین کرتے ڈر سنانے والے ف جہ کے دنون مین
آدہی رات کو کافر جمع تہے حضرت صلعم انکو سمجہاتے تہے انہون مانگی کچہ نشانی حضرت نے فرمایا دیکہو آسمان
کی طرف چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک اسمین سے مشرق کو آیا اور ایک مغرب کو جبتک خوب طرح دیکہ لیا پہر آپس
مین ملگیا یہ نشانی تہی قیامت کی کہ آگے سب کچہ یون ہی پہٹے گا ف یعنے انکا عذاب بہی ایک وقت
ہوویگا انتہے ف اللہ تعالے خبر دیتا ہے قیامت کے قریب ہونے کی اور دنیا کے فارغ و منقضی ہونے کی کما
قال تعالے اَتٰٓى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ وقال تعالی اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝
اس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین (۱) حضرت انس رضہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک
دن اپنے اصحاب کو خطبہ سنایا اور سورج قریب ہوگیا تہا کہ غروب ہو سو اس سے باقی نہین رہی تہی مگر شف
یسیر یعنے قلیل پس فرمایا قسم ہے اسکی جسکے ہاتہ مین میری جان ہے نہین باقی رہا دنیا سے اس شے مین

جو اُس سے گذر چکی ہے مگر مثل اُس شے کی جو باقی رہی تمہارے اس دن سے اُس شے مین جو اُس
سے گذر چکی ہے اور ہم نہین دیکھتے تھے سورج سے مگر ذرا سا اخرجہ ابو بکر البزار (٢) حدیث دیگر ماقبل
کی مؤید و مفسر حضرت ابن عمر رضہ سے مروی ہے کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے نزدیک نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے اور سورج قیقعان پر تھا بعد عصر کے پس فرمایا نہین ہین عمرین تمہاری اُنکی عمرون مین جو گذر گئے
مگر مثل اُس شے کی جو باقی رہی ہے دن سے اُس شے مین جو گذر گئی اخرجہ الامام احمد (٣) حضرت
سہل بن سعد مرفوعاً کہتے ہین بہیجا گیا مین اور قیامت اس طرح اور اشارہ فرمایا اپنی دو انگلیون
سے کلمے کی اور بیچ کی اخرجہ الامام احمد واخرجاہ من حدیث ابی حازم سلمۃ
ابن دینار (٤) حضرت وہب سوائی مرفوعاً کہتے ہین بہیجا گیا مین اور قیامت مثل اسکی اس
سے بے شک وہ قریب تھی کہ مجہسے سابق ہو جائے۔ ائمہ نے جمع کیا درمیان سبابہ و وسطی کے
اخرجہ الامام احمد (٥) اسمٰعیل بن عبداللہ کہتے ہین کہ انس بن مالکؓ نے ولید بن عبد الملک پر قدوم
کیا تو اُسنے اُن سے پوچھا کیا شے سُنی تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ جسکے ساتھ آپ
ذکر کرتے تھے قیامت کا تو کہا مین نے آپ کو سُنا کہ فرماتے تھے انتم والساعۃ کہاتین یعنے تم اور
قیامت مثل ان دو انگلیون کی ہو اخرجہ الامام احمد وتفرد بہ (٦) شاہد اسکا صحیح مین بھی ہے
اسمار سول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین کہ آپ وہ حاشر ہین کہ حشر کیے جائینگے لوگ آپکے دونون
قدمون پر (٧) خالد بن عمیر نے کہا خطبہ پڑہا عتبہ بن غزوانؓ نے کہا پس حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی پھر
کہا اما بعد پس بیشک مقرر دنیا نے اعلام کر دیا منقطع ہونیکا اور پیٹھ پھیری جلد منقطع ہوتے ہوتے
اور باقی نہین ہے اُس سے مگر صبابہ مثل صبابہ ظرف کی کہ تکلف ڈالتا ہے اُسکو صاحب اُسکا اور بیشک
تم اُس سے نقل کرنیوالے ہو طرف ایک ایسے گھر کی کہ اُسکو کسی طرح کا زوال نہین ہے سو تم نقل کرو ساتھ
بہتر اُس شے کے جو تم کو حاضر کرتے پس بیشک شان یہ ہے کہ مقرر ذکر کیا گیا ہے ہم سے یہ کہ پتھر ڈالا جائیگا
کنارہ جہنم سے تو وہ اُسمین گرتا جائیگا ستر برس نہ پائیگا اسکے واسطے کوئی تہ واللہ البتہ تم اسکو بھر دو گے
کیا پھر تم نے تعجب کیا واللہ البتہ مقرر ہم سے ذکر کیا گیا ہے یہ کہ مابین دو کواڑون جنت کی چالیس برس کی
راہ ہے اور البتہ آئیگا اُسپر ایک دن اور وہ کظیظ الزحام ہوگا یعنے ازدحام سے پُر ہوگا اور تمام حدیث کو ذکر کیا
اخرجہ الامام احمد وانفرد بہ مسلم (٨) ابو عبد الرحمن سلمی کہتے ہین کہ ہم مدائن مین اترے تو ہم اُس سے ایک
فرسخ پر تھے پس جمعہ آیا تو میرے والد حاضر ہوئے اور مین بھی اُنکے ساتھ حاضر ہوا پس حذیفہ رضہ نے ہمکو خطبہ
سُنایا تو کہا خبردار بیشک اللہ فرماتا ہے اقتربت الساعۃ وانشق القمر خبردار اور قیامت مقرر قریب ہو گئی

خبردار اور بیشک قمر مقرر شق ہوگیا خبردار اور بے شک دنیا نے سفر را علام کردیا فراق کا خبردار اور بیشک آج کے دن مضمار ہی یعنے گھڑدوڑ کا میدان اور کل کو گھڑدوڑ ہے تو میرے اپنے والد سے کہا کیا لوگ کل گھڑدوڑ کرینگے تو انہوں نے کہا بیٹا بیشک تو البتہ نادان ہے وہ تو اعمال کے ساتھ گھڑدوڑ ہے پھر دوسرا جمعہ آیا تو ہم حاضر ہوئے پھر حذیفہ نے خطبہ پڑھا تو کہا خبردار بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے اقتربت الساعۃ وانشق القمر الا وان الدنیا قد آذنت بفراق الا وان الیوم المضمار وغدا السباق الا وان الغایۃ النار والسابق من سبق الی الجنۃ قولہ تعالیٰ وانشق القمر یعنے اور چاند پھٹ گیا بیشک یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہو چکا چنانچہ اس باب میں حدیثیں وارد ہوئی ہیں جو کہ باسانید صحیحہ متواترہ ہیں صحیح میں حضرت ابن مسعود رضی سے ثابت ہوا ہے کہ مقرر تین باتیں ہو چکیں روم و دخان و لزام و بطشہ و قمر درمیان علما کے یہ امر متفق علیہ ہے کہ چاند کا پھٹنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بیشک واقع ہو چکا ہے اور وہ ایک معجزہ تھا معجزات باہرات میں سے ذکر احادیث وارد ہ روایت حضرت انس رضی امام احمد رح کا لفظ بسند خود عن معمر عن قتادۃ عن انس یہ ہے کہ اہل مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نشانی کا سوال کیا تو چاند پھٹ گیا مکہ میں دوبار پھر کہا اقتربت الساعۃ وانشق القمر ورواہ مسلم عن محمد بن رافع عن عبد الرزاق بخاری رح کا لفظ بسند خود عن سعید بن عروبہ عن قتادۃ عن انس یہ ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ انکو کوئی آیت دکھائیں تو آپ نے انکو دکھایا چاند دو ٹکڑے یہاں تک کہ دیکھا حرا کو درمیان انکے واخرجاہ ایضا بسندیہما عن شیبان عن قتادۃ روایت جبیر بن مطعم رض امام احمد رح کا لفظ بسند خود عن حصین بن عبد الرحمن عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ یہ ہے پھٹ گیا چاند رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو ہو گیا دو ٹکڑے ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر اور ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر پس کہا کہ سحر کیا ہم پر محمد نے پھر کہا اگر اُسنے ہم پر سحر کیا تو بے شک وہ یہ طاقت نہیں رکھتا ہے کہ سحر کرے سارے لوگوں پر تفرد بہ احمد من ہذا الوجہ واسندہ البیہقی فی الدلائل من طریق محمد بن کثیر عن اخیہ سلیمان ابن کثیر عن حصین بن عبد الرحمن وہکذا رواہ ابن جریر من حدیث محمد بن فضیل وغیرہ عن حصین بہ ورواہ البیہقی ایضا من طریق ابراہیم بن طہمان وہشیم کلاہما عن حصین عن جبیر بن محمد ابن جبیر بن مطعم عن ابیہ عن جدہ فذکرہ روایت عبد اللہ بن عباس رض بخاری رح کا لفظ بسند خود عن جعفر عن عراک بن مالک عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ اُنسے یہ ہے کہ شق ہوا قمر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ورواہ البخاری ایضا و مسلم من حدیث بکر بن مضر عن جعفر بن ربیعۃ عن عراک بہ مثلہ ابن جریر کا لفظ عن علی بن ابی طلحہ عنہ یہ ہے کہ مقرر گذر چکا یعنے شق القمر تھا قبل ہجرت کے پھٹا چاند یہاں تک کہ انہوں نے دیکھے اُسکے دو ٹکڑے ورویٰ العوفی عنہ نحو ہذا طبرانی کا

لفظ عن عکرمہ عنہ یہ ہے کہ چاند گہن ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین تو اُنہون نے کہا کہ
چاند پر سحر کیا پس یہ آیت نازل ہوئی اقتربت الساعۃ تا مستمر **روایت** عبد اللہ بن عمر رض **بیہقی** کا
لفظ عن مجاہد عنہ یہ ہے کہ مقرر ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین شق ہوا چاند دو فلقے یعنے
دو ٹکڑے ایک فلقہ تو پہاڑ کے ورے سے اور ایک فلقہ پہاڑ کے پیچہے کو پس آپنے فرمایا الٰہی اللہ تو گواہ ہو و

ہکذا رواہ مسلم والترمذی من طرق عن شعبۃ عن الاعمش عن مجاہد بہ قال مسلم کروایۃ مجاہد عن ابی معمر عن ابن
مسعود وقال الترمذی حسن صحیح **روایت** عبد اللہ بن مسعود رض **امام احمد** رح کا لفظ بسند خود عن
مجاہد عن ابی معمر عن ابن مسعود یہ ہے کہ شق ہوا چاند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین شقتین
یعنے دو ٹکڑے یہان تک کہ اُنہون نے نظر کی طرف اُسکی تو آپنے فرمایا گواہ ہو و ہکذا رواہ البخاری
ومسلم من حدیث سفیان بن عیینۃ بہ واخرجاہ من حدیث الاعمش عن ابراہیم عن ابی معمر
عن عبد اللہ بن سخبرۃ عنہ بہ **ابن جریر** کا لفظ عن ابراہیم عن رجل عنہ یہ ہے ہم تہے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ منے مین پس چاند پہٹا فاخذت فرقۃ خلف الجبل پس راہ لی ایک ٹکڑے نے

پیچہے پہاڑ کے پس آپنے فرمایا گواہ ہو گواہ ہو و بخاری نے کہا وقال ابو الضحے عن مسروق عنہ بمکۃ
ابو داود طیالسی کا لفظ عن ابی الضحے عن مسروق عنہ یہ ہے کہ شق ہوا چاند حضرت صلی اللہ کے عہد مین تو
قریش بولے یہ جادو ہے ابن ابی کبشہ کا کہا پہر اُنہون نے کہا تم دیکہو کیا ظرلاتے ہین اُسکی تمہاری یار
مسافر لوگ پس بیشک محمد یہ طاقت نہین رکہتا ہے کہ سارے لوگون پر جادو کرے کہا پہر مسافر آئے
تو اُسکا کہا۔ بیہقی کا لفظ عن ابی الضحی عن مسروق عنہ یہ کہ چاند شق ہوا مکے مین یہانتک کہ ہو گیا
فرقتین یعنے دو ٹکڑے تو اہل مکہ کفار قریش بولے یہ ایک سحر ہے کہ اُسکے ساتہ سحر کیا تمپر ابن ابی
کبشہ نے دیکہو مسافرون کو پس اگر اُنہون نے دیکہا جو تم نے دیکہا تو مقرر وہ سچا ہے اور اگر انہون نے
نہ دیکہا مثل اُس شئے کی جو تم نے دیکہی تو وہ سحر ہے کہ اُسکے ساتہ تمپر سحر کیا ہے کہا پہر مسافر لوگ پوچہے
گئے کہا اور وہ آئے ہر طرف سے تو کہا ہمنے دیکہا اور رواہ ابن جریر من حدیث المغیرۃ بہ اور زیادہ کیا پس
اللہ عزوجل نے نازل کیا اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ ابن سیرین کہتے ہین مین خبر دیا گیا کہ ابن مسعود
کہتے تہے البتہ مقرر چاند شق ہوا اخرجہ ابن جریر عن محمد ہو ابن سیرین۔ ابن جریر رح کا لفظ عن الاسود عن
عبد اللہ یہ ہے البتہ مقرر مین نے دیکہا پہاڑ کو چاند کے شگاف سے جبکہ وہ شق ہوا امام احمد رح کا لفظ عن
الاسود عنہ یہ ہے کہ شق ہوا چاند حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین یہانتک کہ دیکہا مین نے
پہاڑ کو فرجتین قمر کے درمیان سے یعنے اُسکے دو ٹکڑون مین سے۔ لیث نے مجاہد رح سے روایت کیا

کہ شق ہوا چاند حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین تو وہ ہو گیا فرقتین یعنی دو ٹکڑے پس آپ نے فرمایا حضرت ابو بکر رض سے کہ گواہ ہوا ای ابو بکر تو مشرک بولے کہ چاند پر سحر کیا یہان تک کہ پھٹ گیا قولہ تعالی وان یروا آیۃ یعرضوا الآیۃ کا یہ مطلب ہے اگر وہ دیکھین کوئی دلیل و حجت و برہان تو اُسکے واسطے منقادہ ہون بلکہ اُس سے اعراض کرین اور اُسکو اپنے پس پشت چھوڑ دین اور کہین کہ یہ شئے جو ہم نے حجتون مین سے مشاہدہ کی ایک سحر ہے کہ اُسکے ساتھ ہم پر سحر کیا مستمر کے معنے ہین ذاہب یہ قول مجاہد و قتادہ وغیرہما کا ہے یعنے ایک جادو ہے باطل و مضمحل ہونے والا اسکو کچھ دوام نہین ہے اور تکذیب کی حق کی جبکہ وہ اُنکے پاس آیا اور پیروی کی اپنے جہل و سخافت عقل کی جسکا اُنکو اُسکے آرار و اہوار نے امر کیا وکل امر مستقر قتادہ نے کہا خیر واقع ہونے والی ہے اہل خیر پر اور شر واقع ہونے والا ہے اہل شر پر ابن جریج نے کہا مستقر ہے ساتھ اپنے اہل کے مجاہد نے کہا ہر امر مستقر ہے قیامت کے دن سدی نے کہا مستقر یعنے واقع ہے ولقد جاءھم الآیۃ یعنے اگلی امتون کے قصون کی خبرین جنہون نے رسولون کی تکذیب کی اور جو عقاب و نکال و عذاب اُنپر نازل ہوا یہ سب قرآن مین اُن پر پڑھا جاتا ہے ان مین سے اُنکے پاس وہ شئے آ چکی جسمین اُنکے واسطے واعظ ہے شرک سے اور تکذیب پر اصرار کرنے سے حکمۃ بالغۃ یعنے اللہ پاک نے جو ہدایت کی جسکو کی اور گمراہ کیا جسکو کیا سو اُس ہدایت و گمراہ کرنے مین اُسکی ایک حکمت بالغہ ہے فما تغنی النذر یعنے ڈرانے والے کیا کفایت کرین ایسون سے جنپر اللہ نے بدبختی لکھی اور دلپر اُنکے مہر لگائی سو کون ہے جو ایسے کو ہدایت کرے اللہ کے گمراہ کرنے کے بعد کقولہ تعالی قل فللہ الحجۃ البالغۃ فلو شاء لھداکم اجمعین اور اسیطرح یہ آیت ہے وما تغنی الآیات والنذر عن قوم لا یؤمنون کذا فی ابن کثیر **ف** فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے اقتربت بمعنے قربت ہے یعنے انفعال جوکہ زوائد پر مشتمل ہے فعل مجرد کے معنے مین ہے مزید کا صیغہ فرمایا واسطے مبالغے کے اسلیے کہ زیادتی لفظ کی دال ہوتی ہے معنے کی زیادتی پر مطلب یہ ہے کہ قیامت بغایت قریب آ پہونچی بعد قیام نبوت محمدیہ کے جو زمانہ دنیا کا باقی رہا بہ نسبت زمانہ گذشتہ کی سو بیشک باین اعتبار قیامت قریب ہے یہ بھی ممکن ہے یون کہو چونکہ وہ ضروری متحقق الوقوع تھی تو قریب ہوئی ہر آنے والی شئے قریب ہوتی ہے وانشق القمر اہی و قد انشق القمر والفلق یعنے مقرر چاند شق ہو چکا حضرت حذیفہ رض نے اسیطرح بزیادت قد پڑھا ہے مراد وہ انشقاق ہے جو کہ ایام نبوت مین واقع ہوا معجزہ واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلف و خلف مین سے جمہور اسی طرف گئے ہین واحدی نے کہا اور جماعت مفسرین کی اس قول پر ہے مگر وہ جو

اور کچھ کام نہین آتین نشانیان اور ڈرانے اُن لوگون کو جو نہین مانتے ۱۲

پہنچ چکی ہے اُنکو ... اور ہر کام ... سو کیا کام ... اور ... تمہاری ... ۱۲

جو عثمان بن عطا نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی کہ معنے سینشق القمر ہین یعنے چاند زمانہ آیندہ مین شق ہوگا سارے علما اسکے خلاف پر ہین۔ کہا اور اقتراب ساعت کا جو انشقاق قمر کے ساتھہ ذکر کیا سو صرف اسلیے کہ چاند کا شق ہونا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علامات نبوت سی ہے اور آپ کی نبوت اور آپ کا زمانہ منجملہ اشراط اقتراب ساعت ہے ابن کیسان نے کہا کلام مین تقدیم و تاخیر ہی ای انشق القمر واقتربت الساعۃ۔ قرطبی نے حضرت حسن رض سے مثل قول عطا حکایت کیا ہی کہ یہ وہ انشقاق ہے جو قیامت کے دن ہونے والا ہے یہ قول باطل ہے صحیح نہین ہے اور شاذ ہے ثابت نہین بسبب اجماع مفسرین کے اسکے خلاف پر اور اسلیے کہ اللہ پاک نے بلفظ ماضی اسکا ذکر کیا ہے اور حمل ماضی کا استقبال پر بعید ہے کسی قرینے کی طرف محتاج ہے جو اسکو نقل کرے یا کوئی دلیل اسپر دال ہو حالانکہ یہ کہان ہے۔ امام رازی کہتے ہین بعض مفسرین نے کہا ہی کہ مراد سینشق ہی یعنے آیندہ شق ہوگا حالانکہ یہ قول بعید ہے اسکے کچھہ معنے نہین ہین کیونکہ جسنے اسکو منع کیا ہے اور وہ فلسفی ہے خذلہ اللہ منع کرتا ہے اسکو ماضی و مستقبل مین اور جو اسکو جائز رکھتا ہی وہ محتاج نہین ہے طرف تاویل کی پہر بالغ پر رد کیا ہے اور کہا قرآن شریف ادل دلیل ہے اور اقوی مثبت ہی اس کا اور اسکے امکان کا اسمین شک نہین کیا جاتا ہے حالانکہ صادق اسکی خبر دی چکا ہے تو اب اسکی وقوع کا اعتقاد واجب ہے حدیث امتناع خرق والتیام حدیث اللئام ہے خرق و تخریب کا جواز آسمانون پر ثابت ہو چکا ہے اور ہم اسکو بارہا ذکر کر آئے ہین۔ کسی نے کہا انشق القمر کے معنے ہین وضح الامر و ظہر یعنے امر نبوت واضح و ظاہر ہوگیا جیسے واضح ہوتی ہے عرب لوگ اسمین قمر کی مثل بیان کرتے ہین کسی نے کہا کہ انشقاق قمر پھٹ جانا تاریکی کا ہے اس سے اور طلوع ہونا اسکا ہے اثنای تاریکی مین جیسے صبح کا نام فلق رکہا جاتا ہے بسبب پہٹ جانے تاریکی کے اس سے پہر حافظ ابن کثیر کا قول نقل کیا ہے جو اول گذر چکا ہے۔ زجاج نے کہا ایک قوم نے زعم کیا ہے جو کہ میانہ روی سے اور جس بات پر اہل علم ہین اس سے مائل ہوئی ہے کہ تاویل اسکی یہ ہے کہ قمر شق ہوگیا قیامت کے دن حالانکہ امر ظاہر ہے لفظ مین اور اجماع اہل علم مین اسلیے کہ وان یروا آیۃ الآیۃ اسپر دال ہے کہ یہ دنیا مین تہا نہ کہ قیامت مین انتہے جس شخص نے جمہور کی مخالفت کی اور یہ کہا کہ انشقاق آیندہ قیامت کے دن ہوگا تو وہ کوئی بات قابل حجت نہین لایا صرف استبعاد پس کہا کہ قمر اگر زمانہ نبوت مین شق ہوتا تو کوئی باقی نہ رہتا مگر اسے دیکہتا کیونکہ وہ ایک معجزہ تہا اور لوگ آیات و معجزات مین برابر ہین اسکا یہ جواب دیا جاتا ہے کہ یہ لازم نہین ہے کہ اسکو ہر کوئی دیکہے نہ تو عقلاً نہ شرعاً نہ عادۃً اور یہ انشقاق حاصل ہوا رات مین اور بہت

لوگ سوتے غافل پڑے رہتے اور دروازے بند اپنے کپڑون مین لپیٹے لپٹائے ہوئے سو کم کوئی ہے کہ آسمان
مین فکر کرے یا اسکی طرف نظر کرے جو امر کہ مشاہد و معتاد ہے اُسمین سے یہ ہے کہ چاند گہن اور اُسکے سوا اَور
عجائب و انوار طوالع و شہب عظام اور مثل اُسکی جو آسمان مین رات کو حادث و واقع ہوتے ہین حالانکہ
اُنکا بیان نہین کرتے ہین مگر آحاد مردم اور اُنکے غیر کے پاس اُنکا کچھہ علم نہین ہوتا ہے اسی سبب سے اُسکی جو ہمنے ذکر
کیا ہے کہ لوگ اُس سے غافل ہوتے ہین اور یہ انشقاق ایک بڑی نشانی تہی جسکا حصول رات مین ہوا
واسطے ایک قوم کے جنہون نے اُسکا سوال کیا اور اُسکے دیکہنے کی فرمایش کی سو اُنکے غیر اُسکے واسطے
مستعد نہ ہوئے بعض اہل علم نے کہا کہ کبھی چاند اُس وقت بعض ایسے مجاری و منازل مین ہوتا ہے
کہ بعض اہل آفاق کے واسطے تو ظاہر ہوتا ہے بعض کے لیے نہین ہوتا جیسا کہ ایک قوم کے واسطے
ظاہر ہوتا ہے اور ایک قوم سے غائب اور جسطرح کہ ایک شہر والے گہن کو پاتے ہین اور دوسرے
نہین پاتے اور باوجود ان وجوہ کے پہر شق القمر متواتر ہماری طرف نقل کیا گیا ہے اور یہی صرف
استبعاد کو دفع کرتا ہے اور اُسکے قائل کے مُنہ مین اُسکو مارتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جس وقت ہمنے نظر کی
طرف کتاب اللہ کی تو صریح اُس نے ہمکو خبر دی کہ چاند شق ہو چکا اور یہ خبر ہمکو نہین دی کہ آیندہ شق ہوگا
اور اگر ہم نظر کرین طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو مقرر صحیح وغیرہ مین متواتر طرق سے
ثابت ہو چکا ہے کہ بے شک ایام نبوت مین یہ ہو چکا ہے اور اگر نظر کرین طرف اقوال اہل علم کی تو مقرر
اُنہون نے اسپر اتفاق کیا ہے اور جو کوئی شاذ و منفرد ہوا اور جس نے استبعاد کیا اُسکی شذوذ و
استبعاد کی طرف التفات نہین کیا جاتا ہے پہر دلائل شق القمر جو احادیث و آثار مین آئے ہین اُنکا ذکر
کیا ہے پہر فرمایا ہے مواہب مین حافظ ابن حجر سے نقل کیا ہے کہ انشقاق واقع نہین ہوا مگر ایک بار
اور دو بار کی روایت اپنی ظاہر سے مؤول و مصروف ہے اور انشقاق قبل ہجرت قریب پانچ سال کے ہوا
تفہیمات الٰہیہ مین شیخ شیوخنا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ نے فرمایا ہے اور لیکن
شق القمر سو نزدیک ہمارے معجزات مین سے نہین ہے وہ جو ہے سو صرف آیات قیامت سے ہے کما قال تعالیٰ
اقتربت الساعۃ وانشق القمر لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکی خبر دی قبل اُسکے وجود کے سو اس
راہ سے معجزہ ہوا انتہے۔ شیخنا و سیدنا صاحب فتح رح فرماتے ہین اسپر اعتراض کیا ہے بعض اُن لوگون
نے کہ جنکا قول نہ فریب کرتا ہے اور نہ بہوک دفع کرتا ہے علمائے ہند وغیرہم مین سے ایک جماعت نے اُس
اعتراض کو دفع کیا ہے اس عبارت مین اُس معجزے کا انکار نہین ہے جیسا کہ بعض لوگون نے اُسکو
سمجھا ہے جو کہ بلوغ رتبہ کمال سے قاصر ہین بلکہ یہ عبارت تو اول دلیل ہے اُس کے اثبات پر نزدیک

اُس شخص کے جو کہ علما باﷲ تعالیٰ کی کلام کو سمجھتا ہے تامل حضرت مولانا شیخ رفیع الدین دہلوی رح
کے اس باب مین متفرق رسالے ہین اسی طرح اور لوگون کے بھی بالجملہ اللہ پاک فرماتا ہے وان یروا
الآیۃ یعنے اور اگر دیکھین کفار قریش کوئی نشانی جو دلالت کرے رسُول کے صدق ور استی پر مراد شق
القمر ہے تو اعراض کرین اُسکے تامل کرنے سے اور اُسپر ایمان لانے سے اور کہین یہ ایک جادو ہے ائم
و مطرد و قوی ہر شئے جسکا حال دائم ہو تو اُسکے حق مین مستمر کہا جاتا ہے۔ کفار نے جب دیکھا کہ معجزات
و آیات پے در پے آرہے ہین تو اُنکی تصدیق سے اعراض کیا اور کہا یہ ایک سحر مستمر ہے۔ فاحدی
کہتے ہین جب چاند شق ہوا تو مشرکون نے کہا کہ محمد صلعم نے ہم پر سحر کیا پس اﷲ پاک نے فرمایا وان
یروا آیۃ یعنے اگر دیکھین پھٹنا چاند کا تو اعراض کرین اُسکی تصدیق سے اور اُسپر ایمان لانے سے
اور کہین ایک جادو قوی و شدید ہے عالی و غالب ہوتا ہے ہر جادو پر یہ ماخوذ ہے عرب کے قول سے
کہ جب شئی قوی و مستحکم ہوتی ہے تو کہتے ہین استمر الشئے یہ بات کہ مستمر کے معنے قوی و شدید مین ایک
جماعت اہل علم مین سے اُسکی قائل ہے۔ اخفش نے کہا مستمر ماخوذ ہے امر الحبل سے یعنے رسی کو
خوب مضبوط بٹنا ابو العالیہ و ضحاک اسی کے قائل ہین اور نحاس نے اسکو اختیار کیا ہے۔ فراء و
کسائی و ابو عبیدہ نے کہا سحر مستمر اے ذاہب مار و سوف یذہب و لا یبقے یعنے ایک جادو ہے جانے
والا گذرنے والا عنقریب جاتا رہیگا باقی نرہے گا ماخوذ ہے اس قول عرب سے مر الشئے و استمر اے
ذہب و بطل قتادہ و مجاہد وغیرہما اسی کے قائل ہین اور نحاس نے اسکو اختیار کیا ہے کسی نے کہا
کہ بعض اُسکا مشابہ ہے بعض سے کسی نے کہا کہ سفر مرور کیا زمین سے طرف آسمان کی کسی نے کہا ماخوذ
ہے مرارت سے یعنے تلخی سے جب شئے کڑوی ہو جاتی ہے تو کہتے ہین مر الشئے یعنے یہ ایک جادو ہے
مستبشع ہے نزدیک اُنکے تلخ ہے اُنکی خواہشون پر قادر نہین ہین کہ اُسکو حلق سے اُتارین جس
طرح کہ کڑوی شئے نہین اُتاری جاتی ہے۔ زمخشری رح اسی کے قائل ہین۔ اس آیت کریمہ مین
بزرگتر دلیل ہے اس بات پر کہ انشقاق قمر حضرت صلے اﷲ علیہ وسلم کے وقت مین ہو چکا کما قررناہ
سابقا۔ پھر اﷲ پاک نے اُنکی تکذیب کا ذکر کیا پس فرمایا وکذبوا الآیہ یعنے اور تکذیب کی رسول اﷲ صلے
اﷲ علیہ وسلم کی اور اُس شئے کی جس کا معاینہ کیا اﷲ کی قدرت سے اور پیروی کی اُس شئے کی جسکو
شیطان رجیم نے اُنکے واسطے مزین کیا یعنے دفع کرنا حق کا بعد ظہور حق کے چونکہ منظور یہ بات بتانا ہے
کہ تکذیب و اتباع اہوا اُنکی عادت قدیم سے ہے اس لیے دونو کو بصیغہ ماضی ذکر کیا باوجود اسکے کہ
ظاہر مضارع ہے کیونکہ یہ دونو معطوف ہین یعرضوا پر جملہ وکل امر مستقر مستانفہ ہے واسطے امر کے واسطے

اول کو نحاس نے اختیار کیا ہے اور پیچھے بھی معلوم ہوتا ہے دونو قول اُسکے نزدیک مختار ہین واﷲ اعلم ۱۲ منہ

یعنی بڑی ۔ ۔ ۔ حقیقت مین ۔ ۔ ۔ زیادہ بیان ۔ ۔ ۔

لایا گیا ہے ایک تو تقریر اُس بات کی بطلان کی جو اُنہون نے تکذیب و اتباع ہوا کرکے کہی تھی کہ ایک
سحر ہے گذر جانے والا دوسرا اُن کا نا امید کرنا اس سے جسکے ساتھہ اُنہون نے اپنی خالی امیدین
متعلق کی تھین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام مستقر نہ ہوگا جبکہ کہا سحر مستمر یہ بات بیان
کرکے کہ آپ کا کام ثابت و راسخ ہوگا مطلب یہ ہے کہ ہر امر اسور مین سے منتہی ہونے والا ہے طرف
ایک غایت کی جسپر وہ ضرور قرار پکڑے گا پس خیر تو اہل خیر کے ساتھہ قرار پکڑے گی اور شر اہل شر سے
مستقر ہوگا فراء نے کہا فرماتا ہے کہ مستقر ہوگا قرار انکی تکذیب کا اور قرار قول مصدقین کا یہانتک کہ پہچان لینگے حقیقت اُسکی تا
ثواب و عقاب کے کسی نے کہا ہر وہ شے جو مقدر کی گئی ہے تو وہ ضرور ہونے والی ہے۔ کلبی نے
کہا معنے یہ ہین واسطے ہر امر کے ایک حقیقت ہے وہ جو اُس سے دنیا مین ہے تو عنقریب ظاہر ہو جائیگی
اور وہ جو اُس سے آخرت مین ہے تو عنقریب پہچانی جائے گی۔ کسی نے کہا یہ جواب ہے اُنکے قول سحر
مستمر کا یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام جانے والا نہین ہے جیسا کہ تم نے زعم کیا ہے
بلکہ اُنکا کام تو عنقریب ظاہر ہوگا طرف ایسے غایت کی جسمین یہ بات ظاہر ہو جائے گی کہ وہ حق ہے،
کسی نے کہا ہر امر اُنکے امر سے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امر سے مستقر ہے حالت خذلان
پر یا نصرت پر دنیا مین یا شقاوت پر یا سعادت پر آخرت مین ذکرہ ابو السعود ظاہر قول اول ہے
مستقر علیہ کو مبہم رکھا واسطے تنبیہ کے کمال ظہور حال پر اور اسپر کہ اُسکی تصریح کی طرف کوئی حاجت
نہین ہے۔ جمہور نے مستقر کو بکسر قاف پڑھا ہے اور یہ مرفوع ہے اس بنا پر کہ خبر ہے مبتدا کی یعنے کل امر
کی اور کسی نے بجر اس بنا پر کہ صفت ہے امر کی
اور شیبہ نے بفتح قاف ابو حاتم نے کہا اسکی کوئی وجہ نہین ہے کسی نے کہا وجہ اسکی یہ ہے کل امر ذو
استقرار او زمان استقرار او مکان استقرار اس بنا پر کہ مصدر ہے یا ظرف زمان یا ظرف مکان قولہ
تعالے ولقد جاءہم الآیۃ کلمہ من تبعیض کا ہے وہ اور اُسکا ما تحت محل نصب مین ہے بنا بر حال کلمہ ما سے
اور مزدجر بمعنے ازدجار ہے بنا بر مصدر میمی جب تم کسی کو برائی سے منع کرو اور اُسکو وعظ و نصیحت کرو
ساتھ درشتی و سختی کے تو کہو گے زجرتہ یعنے مینے اُسکو برائی سے منع کیا یا مزدجر اسم مکان ہے
اصل اُسکی مزتجر ہے تاء افتعال زاء و دال و ذال کے ساتھ دال سے قلب کی جاتی ہے چنانچہ یہ بات
بجائے خود ثابت ہو چکی ہے یہ بات سیبویہ کی آخر کتاب مین ہے زید بن علی نے مزجر پڑھا ہے
تاء افتعال کو زاء سے بدلا اور دال کو زاء سے بدل ادغام کیا کسی نے مزجر بصیغہ اسم فاعل پڑھا ہے
ازجر سے ای صار ذا زجر کلمہ ما موصولہ ہے یا موصوفہ معنے یہ ہین قسم ہے اللہ کی البتہ مقرر آ چکی کفار کو

یعنے ابوجعفر و زید بن علی نے ... اس بنا پر ...

یعنی ہوگی مثلاً کل امر مستقر واقع فی وقتہ المقدر

یا علی العموم کفار کو وہ شے جسمین باز رہنا ہے کفر و شرک وغیرہ سے یا وہ شے جسمین جگہ ہے باز رہنے کی جگہہ ہے دراںحال کہ وہ شے کائن ہے بعض اخبار انتہائی تکذیب کنندہ سے جنکا قرآن شریف مین ہمیں قصہ کیا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف مین بعض اخبار اگلی امتون کے موجود ہین اور اُنکی تکذیب و ہلاک کا قصہ مذکور ہے وہ صاف کہہ رہا ہے کہ کفر و شرک و تکذیب کا انجام ہلاک ہے اور ان امور سے مزجر و منع کر رہا ہے سو وہ بے شک آچکا اب باز رہنا چاہیئے اسکے بعد پہر کس شے کا انتظار ہے حِکْمَةٌ بَالِغَةٌ خبر مبتدای محذوف ہی اے ہو یا بدل ہے کلمہ ما سے بدل کل من کل یا بدل اشتمال ہے یا بدل ہے مزدجر سے کسی نے حکمۃ کو بنصب پڑہا ہے اس بنا پر کہ حال ہے کلمہ ما سے ای حال کون ما فیہ مزدجر حکمۃً بالغۃً یعنے قرآن شریف جو اُنکے پاس آچکا وہ ایک حکمت تام پوری ہے اپنی غایت کو پہونچ چکی ہے اُسمین کسیطرح کا نقصان و خلل نہین ہے یا ایک ایسی حکمت ہی کہ نہایت صواب کو پہونچنے والی ہے فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ حرف فا واسطے ترتیب عدم اغنا کے ہے حکمت بالغہ کے آنے پر اور کلمہ ما استفہامیہ ہے اے ای شئے او لئے اغناء تغنی النذر و تحصلہ و تکسبہ یا نافیہ ہے اے لم تغنی النذر شیئا و لم تنفع فیہم نُذُر جمع ہے نذیر بمعنے منذر کے یا بمعنے انذار بنا بر مصدر منذر سے مراد وہ امور ہین جو کہ کفار کو ڈرانے والی ہین جیسے اگلی امتون کا احوال اور جو عذاب اُنکو پہونچا خبر کی خبر قریش کو پہونچ چکی تہی اور اُسکا سن چکے تہے معنے یہ ہین پہر کیا نفع حاصل کرتے ہین ڈرانے والے امور یا پہر کچہہ نہ کیا ڈرانے والون نے حاصل دونو کا ایک ہے مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف جو کہ پوری حکمت بالغہ ہے اور اگلی امتون کا احوال اور اُنپر عذاب آنا اُسمین صاف طور پر مذکور ہے اور یہ امور کفر و تکذیب سے ڈرانے والے ہین لیکے آنے کے بعد کیا بات مترتب ہوئی سو اسکا ثمرہ جو مترتب ہوا یہ ہے کہ ڈرانے والون نے کچہہ کام نہ کیا اُنمین کچہہ اثر نہ کیا وہ جیسے پہلے تہے ویسے ہی رہے بلکہ اور بہی حد سے بڑہ گئے اسی لیئے اللہ پاک نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حکم دیا کہ اُن سے اعراض کرین یہ فرمایا فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُكُرٍ ‎۝ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ ‎۝ مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ‎۝ سو تو ہٹ آ اُنکی طرف سے جس دن پکارے پکارنے والا ایک ان دیکہی چیز کو یعنے حساب کو جہکی آنکہین نکل پڑین قبرون سے جیسے ٹڈی بکہر پڑی دوڑتے جاوین پکارنے والے پاس کہتے منکر یہ دن مشکل آیا ف اللہ تعالے فرماتا ہے یہ لوگ کہ جس وقت کوئی نشان دیکہین تو اعراض کرین اور کہین یہ ایک جادو مستمر ہے سو تو اے محمد اُنسے اعراض کر اور اُنکا منتظر رہ جس دن کہ

پکارے گا پکارنے والا طرف ایک شئے کی جو کہ منکر فظیع ہوگی یعنے ایک ایسی شئے جسکو پہچانتے نہ ہونگے
اور نہایت سخت ہوگی یہ موقف حساب ہے اور بلا و زلازل و اہوال کہ اسمین ہونگے ایسے حال مین آئینگے
کہ انکی نگاہین پست ہونگی نکلینگے قبرون سے پکارنے والے کی پکار کو مانکر گویا وہ اپنے بکھرنے
مین اور جلدی چلنے مین طرف موقف حساب کی ٹڈیان ہین اطراف آسمان مین بکھری ہوئی اسی لیے
فرمایا مہطعین یعنے جلدی کرنے والے ہونگے طرف پکارنے والے کی نہ تو مخالفت کرینگے اور نہ پیچھے
رہینگے کافر کہینگے یہ ایک دن ہے شدید الہول عبوس قمطریر یعنے سخت ہول والا ترش رو کما
قال تعالے فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ کذا فی ابن کثیر ف فتح البیان
کا بیان مع توضیح یہ ہے کہ تو انسے اعراض کر اسلیے کہ ڈرانے نے ان مین کچھ اثر نہ کیا یہ آیت منسوخ
ہے آیت سیف سے اکثر مفسرین اسکے قائل ہین ۔ امام رازی نے کہا کہ انکا قائل بہ نسخ ہونا کچھ چیز نہین
ہے بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ تو انسے مناظرہ بکلام مت کر ذکرہ الخطیب ۔ یوم کا نصب اذکر مقدر سے
ہے رمانی و زمخشری اسیطرف گئے ہین اسمین اور وجوہ بھی ہین یہ وجہ سب سے قریب تر ہے ۔ یدع سے
واو گر گیا واسطے اتباع لفظ کے اور رسم مین اسیطرح واقع ہوا ہے ۔ الداع سے یا حذف کی گئی واسطے
مبالغے کے تخفیف مین اور واسطے اکتفا کے ساتھ کسرہ کے ۔ داعی حضرت اسرافیل علیہ السلام ہین یا
حضرت جبرئیل اول اولے ہے ۔ شئے نکر سے مراد امر فظیع ہے یعنے ایک ایسے سخت امر کی طرف انکو
پکارے گا کہ اسکو اوپرا جانینگے اسکو عظیم و بزرگ شمار کرینگے اسلیے کہ پہلے ویسے امر کا کبھی انکو
علم نہین ہوا تھا مراد روز قیامت ہے یا حساب کما تقدم جمہور نے نکر بضم نون و کاف پڑھا ہے اور کسی نے
بسکون کاف واسطے تخفیف کے اور کسی نے بکسر کاف و فتح را بصیغہ ماضی مجہول ۔ خشعا کو جمہور نے
خاشع کی جمع پڑھا ہے اور کسی نے خاشعا بافراد اور کسی نے خاشعۃ ۔ فرا نے کہا جبکہ صفت جماعت پر
مقدم ہوتی ہے تو اسمین تذکیر و تانیث و جمع جائز ہے مراد جمع تکسیر ہے نہ جمع سلامت کیونکہ وہ جمع
بین الفاعلین سے ہوتی ہے نصب خشعا کا بنا بر حال ہے فاعل یخرجون سے خشوع بصر مین خضوع و
عاجزی و ذلت ہے نسبت خشوع کی ابصار کی طرف اسلیے کی کہ عزت و ذلت ابصار مین ظاہر ہوتی ہے
اور ظہور اسکا بہ نسبت باقی بدن کے اعضا کے اکثر ہوتا ہے ۔ اجداث جمع جدث بمعنے قبر ہے یعنے نکلینگے
لوگ مطلقا مومن و کافر اپنی قبرون سے اس حال مین کہ انکی نگاہین پست ہونگی بارے اپنی کثرت
اور موج مارنے کے اور ایک دوسرے مین خلط ملط ہونے کے ایسے ہونگے جیسے ٹڈیان پھیلی ہوئی
اطراف آسمان مین اور مکانون مین بعض بعض سے خلط ملط بارے خوف و حیرت کے نہ جانینگے

ع یعنے وہ دن مشکل ہوگا ۔ پھیلی ہوئی آسمان و زمین مین
ع یعنی دوڑتے جاتے ہوئے ۔ فما تغن النذر یعنی بقول الکافرون ۔ ع یعنی اپنی نظرین نیچی کیے ہونگے
ع یعنی ابن کثیر
مجاہد و قتادہ ۔ یعنی حمزہ و کسائی و ابو عمرو ۔ اس بارے مین ۔ ابن مسعود ۔ اس باب مین امرؤ القیس کا قول ہے

کر کہان جاتے ہین - اہطاع کہتے ہین چلنے مین سرعت کرنے کو یعنے نکلین گے اپنی قبرون سے اس حال
مین کہ جلد جلد چلنے والے ہونگے طرف پکارنے والے کی مراد اسرافیل علیہ السلام ہین - ضحاک نے کہا
مقبلین قتادہ نے کہا عامدین عکرمہ نے کہا فاتحین آذانہم للصوت یعنے متوجہ ہونے والے یا قصد
کرنے والے یا اپنے کانون کو کہولنے والے طرف آواز کی - کسی نے کہا دراز کرنے والے اپنی گردنون
کو طرف اسکی قول اول اولے ہے - ابو عبیدہ وغیرہ اسی کے قائل ہین حضرت ابن عباس نے فرمایا
ناظرین الیہ بابصارہم لا یقلعون یعنے نظر کرنے والے طرف اسکی اپنی آنکھون سے باز نہین رہتے
ہین یعنے ٹکی لگائے اُسے دیکھے جاتے ہین جملہ یقول الکافرون ہذا یوم عسر محل نصب مین ہے بنابر
حال مہطعین کے ضمیر سے اور عائد مقدر ہے یا مستانفہ ہے جواب ہے سوال مقدر کا گویا کسی نے کہا کہ پہر
اُس وقت کیا ہوگا سو یہ اُسکا جواب ہے کہ کافر کہین گے کہ یہ ایک دن سخت دشوار ہے کافرون پر -
جیسا کہ سورہ مدثر مین ہے یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر اس قول کی نسبت جو کفار کی طرف کی سو
اس مین دلیل ہے اس پر کہ وہ دن مومنون پر سخت نہین ہے - غرض کہ اللہ پاک نے جو انباء کو اول
مجمل ذکر کیا تہا سو اب اُسکی کچہہ تفصیل بیان کی پس فرمایا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا
عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ۝ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ ۝ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ
السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ ۝ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ وَ
حَمَلْنَاهُ عَلَى ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ۝ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ ۝ وَ
لَقَدْ تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ
لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝ جہٹلا چکے ہین انسے پہلے نوح کی قوم پہر جہوٹا کہا ہمارے بندے کو اور بولے
دیوانہ ہے اور جہڑک لیا پہر پکارا اپنے رب کو کہ مین دب گیا ہون تو بدلا لے پہر ہمنے کہول دیے دہانے
آسمان کے ریل سی پانی کی اور بہا دیے زمین سے چشمے پہر مل گیا پانی ایک کام پر جو ٹہیر رہا تہا -
اور سوار کیا اُسکو ایک تختون اور کیلون والی پر بہتی ہماری آنکہون کے سامنے بدلا اُسکی طرف سے
جسکی قدر نہ جانی تہی اور اسکو ہمنے رہنے دیا نشان کو پہر کوئی ہے سوچنے والا پہر کیسا تہا میرا
عذاب اور میرا ڈرانا اور ہمنے آسان کیا قرآن سمجہنے کو پہر ہے کوئی سوچنے والا ف یعنے حضرت
نوح ع ف یعنے دنیا مین تب سے کشتی رہی یا وہ کشتی رہگئی جودی پہاڑ پر نظر آئی قرنون تک
اس امت کے بہی لوگون نے دیکہی انتہے ف اللہ تعالی فرماتا ہے ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم تیری قوم سے پہلے تکذیب کی نوح کی قوم نے تو جہٹلایا ہمارے بندہ کو یعنے تصریح کی اُس کو

واسطے تکذیب کی اور جنون کی اُسے تہمت لگائی اور کہا مجنون ہے وازدجر ای استطیر جنونا قالہ مجاہد
کسی نے کہا انتہر وہ وزجروہ یعنے انکو زجر کیا اور جھڑکا اور انکو یہ وعید سنائی لئن لم تنتہ لتکونن
من المرجومین قالہ ابن زید یہ قول ستجہ وحسن ہے فدعا ربہ الآیہ یعنے پہر پکارا اپنے رب کو کہ مین کمزور
ہون ان لوگون سے اور انکی مقاومت سے سو تو ہی بدلا لے اپنے دین کا اللہ تعالے نے فرمایا پہر کہول
دیئے ہمنے دہانے آسمان کے بماء منہمر سدی نے کہا مار کثیر سے وفجرنا الارض عیونا کا یہ مطلب ہے
کہ بہ نکلے ساری اطراف زمین کے یہانتک کہ تنور جو کہ جگہین ہین آگ کی اُبل اُٹہے چشمے ہو کر فالتقی
الماء الآیہ یعنے پہر لگیا پانی آسمان و زمین سے ایک امر پر جو مقدر ہو چکا تہا۔ ابن جریر نے حضرت ابن
عباس رضہ سے روایت کیا ہے پہر کہولدیے ہم نے ابواب سماء کے پانی کثیر سے نہین برسا آسمان قبل
اُس دن کے نہ بعد اُسکے مگر بادل سے اُس دن کہول دیئے گئے دہانے آسمان کے پانی سے بغیر بادل
کے سو دونو پانی مل گئے ایک امر پر جو مقدر ہو چکا تہا ابن الکوا نے حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے
مجرہ کا پوچھا تو فرمایا ہی شرج السماء اور اسی سے کہولا گیا آسمان ساتہ ماء منہمر کے رواہ ابن ابی حاتم
دُسُر حضرت ابن عباس رض وسعید بن جبیر رض و قرظی رض و قتادہ رض و ابن زید رض نے کہا مسامیر ہین
یعنے کیلین۔ ابن جریر رح نے اس قول کو اختیار کیا ہے واحد اسکا دسار ہے اور کہا جاتا ہی دسیر
جیسے جبیک و حباک کہا جاتا ہے اور جمع حُبک ہے۔ مجاہد نے کہا دُسُر کشتی کی اضلاع ہین عکرمہ و
حسن نے کہا کشتی کا سینہ ہے جس سے موج ماری جاتی ہے ضحاک نے کہا کہ کشتی کی دو طرفین اور
اُسکی اصل عوفی کا لفظ حضرت ابن عباس رض سے کلکلہا ہے یعنے کشتی کا سینہ تجری باعیننا ای بامرنا
بمرائی منا و تحت حفظنا و کلاءتنا یعنے وہ کشتی چلتی ہے ہمارے حکم سے ہماری روبرو اور ہماری حفاظت
جزاء لمن کان کفر یعنے واسطے جزاء دینے اُن لوگون کے اُنکے کفر کرنے پر ساتہ اللہ کے اور واسطے
بدلا لینے نوح علیہ السلام کے ولقد ترکناہا آیۃ۔ قتادہ نے کہا اللہ تعالے نے کشتی نوح علیہ السلام
کو باقی رکہا یہان تک کہ پایا اسکو اول اس امت نے۔ ظاہر یہ ہے کہ مراد اس سی جنس سفن ہی کقولہ
تعالی وآیۃ لہم انا حملنا ذریتہم فی الفلک المشحون وخلقنا لہم من مثلہ ما یرکبون
وقال تعالی انا لما طغا الماء حملناکم فی الجاریۃ لنجعلہا لکم تذکرۃ وتعیہا اذن واعیۃ
اسی لیے یہان یون فرمایا فہل من مدکر یعنے پہر کیا ہے وہ شخص جو نصیحت پذیر ہو۔ امام احمد رح کا
لفظ حضرت ابن مسعود رض سے یہ ہے کہ پڑہایا مجہکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فہل من مدکر اسی
طرح بخاری رح نے اُنسے بایں لفظ روایت کیا ہے کہ پڑہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فہل من مدکر۔ اور

١٢ فدعا ربہ انی مغلوب فانتصر
١١ ففتحنا ابواب السماء بماء منہمر
١٢ وفجرنا الارض عیونا فالتقی الماء علی امر قد قدر
١٣ وحملناہ علی ذات الواح ودسر
١٤ تجری باعیننا جزاء لمن کان کفر
١٥ ولقد ترکناہا آیۃ فہل من مدکر

آپ نے فرمایا فہل من مدکر۔ نیز بخاری رح کا ایک لفظ اُنسے یہ ہے کہ آپ پڑھتے تھے فہل من مدکر۔ بخاری
نے بسند خود ابو اسحاق رح سے روایت کیا ہے کہ ابو اسحاق نے ایک شخص کو سُنا کہ اُس نے اسود سے
پوچھا کہ فہل من مدکر ہے یا مذکر اسود نے کہا مینے عبد اللہ کو سُنا کہ وہ پڑھتے تھے فہل من مدکر اور کہا مینے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سُنا کہ آپ اسکو پڑھتے تھے فہل من مدکر دال سے وقد اخرج مسلم ہذا الحدیث
واہل السنن الا ابن ماجہ من حدیث ابی اسحٰق قولہ تعالے فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ یعنے پس ہوا کیا
عذاب واسطے اُس شخص کے جس نے میرے ساتھ کفر کیا اور میرے رسولون کو جھٹلایا اور نصیحت پذیر
نہ ہوا اُس شے سے جسکو میرے ڈرانے والے لیکر آئے اور کیسا مین نے بدلا لیا اُن کے واسطے اور لیا مینے
اُنکے لیے عوض ولقد یسرنا القرآن للذکر یعنے البتہ مقرر سہل کیا ہمنے قرآن کے لفظ کو اور آسان کیے
ہمنے اُسکے معنے واسطے اُسکے جس نے اُسکا ارادہ کیا تاکہ لوگ نصیحت پذیر ہون کما قال تعالی كِتَابٌ
أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ وَقَالَ تَعَالَىٰ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ
بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا مجاہد رح نے کہا یسرنا القرآن اسی ہونا قراءتہ
یعنے آسان کر دی ہمنے قراءت قرآن کی۔ سدی رح نے کہا یسرنا تلاوتہ علی الالسن یعنے آسان کر دی
ہمنے تلاوت اُسکی زبانون پر ضحاک حضرت ابن عباس رض سے راوی ہین اگر اللہ تعالی آسان نہ کر دیتا
اُسکو آدمیون کی زبانون پر تو خلق مین سے کوئی یہ طاقت نہ رکھتا کہ تکلم کرے ساتھ کلام اللہ عزو
جل کے حافظ ابن کثیر فرماتے ہین وَمِنْ تَيْسِيرِهِ تَعَالَى عَلَى النَّاسِ تِلَاوَةَ الْقُرْآنِ مَا تَقَدَّمَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَأَوْرَدْنَا الْحَدِيثَ
بِطُرُقِهِ وَأَلْفَاظِهِ بِمَا أَغْنَى عَنْ إِعَادَتِهِ هٰهُنَا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ قولہ تعالے شانہ فَهَلْ مِن
مُّدَّكِرٍ یعنے کیا ہے کوئی نصیحت پذیر ہونے والا اس قرآن سے جس کے حفظ و معنے کو مقرر اللہ تعالے
نے آسان کر دیا ہے۔ محمد بن کعب قرظی نے کہا پھر کیا ہے کوئی منزجر معاصی سے۔ ابن ابی حاتم کا
لفظ مطر وراق سے یہ ہے کیا ہے کوئی طالب علم کہ وہ اسپر اعانت کیا جاوے وَكَذَا عَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ
بِصِيغَةِ الْجَزْمِ عَنْ مَطَرِ الْوَرَّاقِ وَرَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ وَرُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلُهُ كَذَا فِي ابْنِ كَثِيرٍ

ف كذبت قبلهم قوم نوح یعنے قریش سے پہلے جھٹلایا قوم نوح نے اپنے نبی کو اسمین تسلی ہے واسطے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ تو تکذیب مبہم و مجمل کا ذکر تھا پس اسکی تفصیل و تفسیر کی پس فرمایا
فکذبوا عبدنا یعنے پس جھٹلایا ہمارے بندے نوح کو اسمین تکذیب کی مزید تقریر و تاکید ہے حرف فا
اس بنا پر تفصیلی ہے اسلیے کہ تفصیل بعد اجمال کے ہوتی ہے کسی نے کہا یہ معنے ہین کہ تکذیب

ایک کتاب ہے جو اتاری ہم نے تیری طرف برکت کی تاکہ دھیان کریں لوگ اسکی باتیں اور تاکہ سمجھیں عقل والے ۵ سورۂ ص ع ۳

سو یہ قرآن آسان کیا ہم نے تیری زبان میں اسی واسطے کہ خوشخبری سنادے تو ڈر والوں کو اور ڈرا دے جھگڑالو لوگوں کو ۵ سورۂ مریم

کی نوح ع کی تکذیب بعد تکذیب کے جب کبھی کوئی قرن تکذیب اُن مین کا گذر گیا تو اُسکے پیچھے اور قرن تکذیب آیا اب حرف فاء واسطے تعقیب کے ہوگا اور دوسرے جھٹلانے والے اول کے غیر ٹھیرین گے اگر جسکی تکذیب کی گئی تھی وہ ایک ہی ہے یا یہ معنے ہین کہ تکذیب کی نوح ع کی بعد اسکے کہ تکذیب کی سارے رسولون کی اس بنا پر حرف فاء واسطے تسبب کے ہوگا یعنے تکذیب کی ہماری بندے نوح ع کی بسبب اُنکی تکذیب کے رسولون کو کیونکہ وہ بہی اُن مین سے ہے قاضی نے جوان دو وجہون کو پسند نہ کیا تو صاحب کشاف اُنپر چلے ہین سو صرف اسلیئے کہ ظاہر اتحاد ہے دونو تکذیب مین۔ پہر اللہ پاک نے یہ بیان کیا کہ اُنہون نے اقتصار نہین کیا مجرد تکذیب پر بلکہ جھٹلایا اور کہا مجنون یعنے نوح ع کو جنون کی طرف منسوب کیا وازدجر دال بدل ہے تا سے جیسا گذر چکا ہے یہ معطوف ہے قالوا پر یعنے مجنون کہا اور زجر کیا گیا دعوی نبوت سے اور پہونچانے سے اُس شئے کے جسکو دیکر بہیجا گیا بانواع زجر اُسکو زجر کیا۔ کسی نے کہا کہ معطوف ہے مجنون پر یعنے کہا کہ مجنون ہے اور کہا کہ جنون نے اسکو زجر کیا ہے خبطی بنا دیا ہے اسکی عقل لے گئی ہین لیکن قول اول والے ہی مجاہد نے کہا کہ یہ منجملہ کلام الہی ہے اللہ پاک نے اُنکی طرف سے یہ خبر دی کہ گالیون سے اور طرح طرح کی ایذ سے اسکو زجر کیا جہڑکا امام رازی نے کہا یہ قول اصح ہے اسلیئے کہ مقصود نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قلب کی تقویت ہے اگلون کے ذکر سے قولہ تعالے فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ جمہور نے انی کو بفتح ہمزہ پڑہا ہے اور یائی اور کسائی نے بکسر ہمزہ بر تقدیر اضمار قول ہے فقال انی یا یہ کہ خود دعاء کو قائم مقام قول کے کرین یہ مذہب ہے کوفیون کا غرض کہ جب نوح علیہ السلام کو قوم نے مجنون کہا اور جہڑکا اور اُنکی دعوت نے اُن مین کچھ اثر نہ کیا تو عاجز ہوکر اپنے رب کو پکارا یعنے اپنی قوم پر بددعاء کی کہ مین مغلوب ہون اپنی قوم کی طرف سے اسلیئے کہ طاعت سے تمرد و سرکشی کرتے ہین اور رسالت کے پہونچانے سے مجہے جہڑکتے ہین یہ دعاء جب کی کہ غایت درجے کا صبر کیا ساڑہے نوسو برس اُن مین رہے اُنکے سمجہانے مین محنت و مشقت اُٹہائی سوا اسکے اُن مین کچھہ فائدہ نہ کیا جب اُنکی دعوت قبول کرنے سے نا امید ہوئے اور اُنکا تمرد و سرکشی و اصرار گمراہی پر جان لیا تو اپنے رب سبحانہ سے اُنپر نصرت طلب کی پس کہا تو میرے واسطے اُنسے انتقام لے۔ پہر جس شخص کے ساتہ اُنکو عقاب کیا اُسکا ذکر فرمایا فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ جمہور نے فتحنا کو مخفف پڑہا ہے اور کسی نے مشدد اور دونو سبعیہ ہین ابواب السماء اپنے ظاہر پر ہے۔ آسمان کے دروازے ہین کہ کہولے جاتے ہین اور بند کیئے جاتے ہین یہ بات بعید نہین سمجھی جاتی ہے حدیث شریف مین صحیح ہو چکا ہے کہ آسمان کے دروازے ہین کسی نے

یعنی ربنا انی ... حتی ... [illegible]

عاصم سے ابی اور ... یعنی ابن عامر و یعقوب ...

کہا کہ یہ استعارہ ہے کی بنا پر ہے کیونکہ ظاہر یہ ہے کہ مطر سحاب سے ہوتا ہے قول اول والے ہی حرف با بماء
مین واسطے تعدیت کے ہے بنا بر مبالغہ اس لیے کہ پانی کو مثل آلے کے ٹہیرایا جس سے کہولا جاتا ہے
جیسے کہتے ہیں فتحت بالمفتاح منہمر وہ پانی ہے جو کہ غزیر وکثیر ہو نازل ہو قوت و زور سے ہمر کہتے ہین
کثرت سے گرنے کو یقال ہمر الماء والدمع یہمر ہمرا و ہمورا اذا اکثر معنے یہ ہین کہ پہر کہولدیے ہم نے آسمان
کے سارے دروازے ساری اطراف مین ساتہ آب کثیر کے جو کہ کثرت سے پے در پے برسنے مین سخت زور سے
گرنے والا تہا چالیس دن تک بند نہوا وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا جمہور نے بتشدید پڑہا ہے اور کسی نے
بتخفیف اصل ترکیب وفجرنا عیون الارض ہے یعنے بہا نکالے ہم نے چشمے زمین کے اس سے
ترکیب قرآنی مین زیادہ مبالغہ ہے ای جعلنا الارض کلہا عیونا منفجرۃ یعنے کردیا ہمنے ساری زمین کو
چشمے پہوٹ نکلنے والے - عبید بن عمیر کہتے ہین اللہ پاک نے زمین کی طرف یہ وحی کی کہ اپنا پانی نکال
سو وہ چشمے ہوکر پہوٹ نکلی اور پانی بہا دیے فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ کسی نے الماءان
پڑہا ہے اور کسی نے الماوان یعنے پہر ملگیا پانی آسمان کا اور پانی زمین کا ایک ایسے امر پر کہ اُن پر
جاری کردیا جاچکا تہا یعنے ایسے حال پر ہونے والا تہا جسکو اللہ تعالیٰ نے مقدر کردیا تہا اور جسکو
قضا کرچکا تہا لوح محفوظ مین کہ وہ ہوگا یعنے قوم نوح ؑ کا ہلاک طوفان سے کسی نے کہا آسمان کا پانی
اکثر تہا کسی نے کہا زمین کا پانی اکثر تہا - ابن قتیبہ نے یہ حکایت کیا ہے کہ معنے یہ ہین ایسے مقدار
پر کہ ایک ان دو سے پر زیادہ نہ ہو بلکہ آسمان کا پانی اور زمین کا پانی برابری پر تہا قتادہ نے
کہا انکے واسطے یہ مقدر کیا گیا تہا کہ جس وقت وہ کفر کرین گے تو ڈبو دیے جائین گے قولہ تعالیٰ
وَحَمَلْنَاهُ الآیۃ - الواح بمعنے اخشاب عریضہ ہے یعنے چوڑی لکڑیان مراد تختے ہین - دسر زجاج
نے کہا وہ میخین ہین جن سے تختے جکڑے جاتے ہین واحد اسکا دسار ہے ہر شے جو کسی شے مین
داخل کی جائے جو اُس کو جکڑ دے تو وہ دُسر ہے قتادہ ومحمد بن کعب وابن زید وسعید بن جبیرؓ
وغیرہم نے بہی اسی طرح کہا ہے حضرت حسن وشہر بن حوشب وعکرمہ نے کہا دُسر ظہر سفینہ ہے
یعنے پشت کشتی جسکو موج مارتی ہے اُسکا نام دُسر اسلیے رکہا کہ وہ پانی کو دفع کرتی ہے دسر
بمعنے دفع ہے لیث نے کہا دسار خیط ہین جن سے کشتی کے تختے جکڑے جاتے ہین صحاح مین کہا ہے
دسار واحد ہے دسر خیوط ہین ۔ جن سے کشتی کے تختے جکڑے جاتے ہین کسی نے کہا میخین کسی
نے کہا کشتی کا سینہ کسی نے کہا کشتی کے عوارض و اضلاع یعنے اسکی اطراف کسی نے الواح تو دو کشتی
کی دو جانب ہین اور دُسر اسکی اصل ہے کسی نے کہا کہ اسکی اصل اور دو طرفین حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا

الواح تو کشتی کے تختے ہین اور دسر اُسکے مسمار بعض نے کہا جنسے کشتی جکڑی جاتی ہے - مجاہد نے کہا نطق السفینہ
دوسر الفظ اضلاع سفینہ ہے - باعیننا ای بمنظر و مرأی منا و حفظ منا ہا یعنی وہ چلتی ہے ہمارے سامنے
ہمارے حفظ مین کما قال تعالے وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا کسی نے کہا بامرنا کسی نے کہا بوحینا کسی نے کہا
چلتی ہے اُن چشمون سی جو اُبلنے والے ہین زمین سی کسی نے کہا چلتی ہے سامنے ہمارے اولیا کی آنکھوں کے
جو کہ فرشتون مین سے ہین اُسکے حفظ پر مقرر کیے گئے لیکن قول اول اولی ہی جزاءً منصوب ہے بنا بر علت فرمانے
کہا کیا ہمنے نوح ع کے ساتھ اور اسکی قوم کے ساتھ جو کچھ کیا کہ اُسے نجات دی اور انکو ڈبا دیا واسطے ثواب
دینے اُس شخص کے جسکے ساتھ کفر کیا گیا اور اُسکے امر کا انکار کیا گیا مراد نوح علیہ السلام ہین کیونکہ وہ
اُنکے لیے ایک نعمت تھی کہ جسکی ناشکری کی اسلیے کہ ہر نبی اپنی امت پر ایک نعمت ہوتا ہے یا نصب جزاءً
کا بنا بر مفعول مطلق ہے فعل مقدر سے ای جازینا ہم جزاءً یا یون کہو اغرقوا انتصاراً یہ تفسیر ہے معنے کی جمہور
نے کُفِرَ بصیغہ مجہول پڑہا ہے مراد نوح علیہ السلام ہین یا اللہ پاک ہے کیونکہ انہون نے اللہ تعالے کے ساتھ
کفر کیا اور اُسکی نعمت کا انکار کیا کسی نے بفتح کاف و فا بصیغہ معروف پڑہا ہے یعنے واسطے جزا و عقاب اُس
شخص کے جس نے اللہ تعالے کے ساتھ کفر کیا - ولقد ترکنا ہا آیۃً یعنے قسم ہے اللہ کی البتہ مقرر چھوڑ رکہا
ہمنے کشتی کو ایک عبرت واسطے عبرت لینے والون کے - قتادہ نے کہا کہ اللہ تعالے نے اسکو باقی رکہا
ارض جزیرہ مین کسی نے کہا جودی پہاڑ پر ایک زمانہ مدید و دہر طویل تک یہان تک کہ نظر کی طرف اُسکی اور
دیکہا اسکو اس امت کے اول لوگون نے یا یہ معنے ہین کہ باقی رکہی ہمنے خبر اُسکی یا باقی رکہی ہمنے جنس کشتیون
کی یا ترکنا بمعنے جعلنا ہے یعنے ٹہیرا دیا ہمنے اُسکو ایک نشانی یا ترکناہا کی ضمیر راجع ہے طرف فعلۃ کی -
یعنے چھوڑ رکہا ہمنے اُس فعل کو جو اُنکے ساتھ کیا ایک عبرت و موعظت واسطے اُسکے جو عبرت لیوے اور نصیحت
پذیر ہووے اُس سے - فہل من مدکر یعنے پہر کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنیوالا اصل مدکر مذتکر ہے پس حرف تا ذال
سے بدلا گیا پہر معجمہ کو مہملہ سے بدلا بسبب تقارب دونون کے پہر دال کا دال مین ادغام کیا گیا مطلب یہ ہے
کہ پہر کیا ہے کوئی نصیحت پذیر و عبرت گیر کہ نصیحت مانے اور عبرت لیوے اس نشانی سے تو معصیت کو چھوڑ کے
اور طاعت کو اختیار کرے - پہر جب اللہ پاک نے نوح علیہ السلام کی دعا قبول کی باین طور کہ اُن سب کو
ڈبا دیا تو اس عذاب کے بڑا سمجھنے کو اور مشرکین مکہ کے بعید کہنے کو یون فرمایا - فکیف کان عذابی ونذر -
یعنے پہر کیسا ہوا میرا عذاب جسکے ساتھ مینے اُنکو عذاب کیا اور کیسا ہوا انجام میرے ڈرانے کا - فراء کہتے ہین
کہ انذار و نذر دونو مصدر ہین اور استفہام واسطے تہویل و تعجب کے ہی یعنے یہ عذاب و انذار دونو ایک ایسی
ہولناک و عجیب کیفیت پر ہوئی کہ وصف و بیان جسکا احاطہ نہین کر سکتا ہے کسی نے کہا کہ نذر جمع ہے

ف نایدہ و تختے ہین جو اُسکے عرض مین کشتی کے ہین اور نطق جمع نطاق سفینہ کے ہے اور یعنے کشتی کے سینہ اسکے کہ کشتی اُس سے سیدہی رہتی

و اللہ اعلم ۱۲ منہ ف اور بنا کشتی نوح و بخاری ۱۲ منہ ف یعنے یزید بن رومان و قتادہ و مجاہد و حمید و عیسی ۱۲ منہ ف یعنے انکا عذاب و آنا کیفیت مذکورہ پر ۱۲ منہ

نذیر کی اور نذیر بمعنے انذار ہے جیسے نکیر بمعنے انکار ہے - ولقد یسرنا القرآن للذکر یعنے قسم ہے اللہ کی
البتہ تحقیق سہل و آسان کیا ہم نے قرآن کو واسطے وعظ و نصیحت قبول کرنے کے باین طور کہ اسکو
ہمنے مزین کیا طرح طرح کی معانی نصیحتون اور عبرتون سے اور وعد و وعید اسمین پہیر پہیر کر بیان کیے حفظ
کرتلے ہے اسکو چہوٹا اعرابی و عجمی اور انکے سوا اور لوگ - سعید بن جبیر نے کہا آسان کیا ہمنے اسکو واسطے حفظ
و قرات کے نہین ہے کوئی شے اللہ کی کتابون سے کہ وہ ساری حفظ پڑہی جاوے مگر قرآن - یہ جملہ قسمیہ ہے
چارون قصون کے آخرین وارد ہوا ہے واسطے تقریر مضمون ما سبق کے اور واسطے تنبیہ کے اس امر پر کہ
ان مین کا ہر قصہ مستقل ہے اس بات کی ساتھ کہ نصیحت پذیر ہونے کو اسمین واجب کرتا ہے اور کافی
ہے منزجر ہونے مین اور باوجود اسکے ایک ہی واقع نہوا حیز اعتبار مین مطلب یہ ہے قسم ہے اللہ کی البتہ مقرر
سہل کیا ہمنے قرآن کو واسطے تیری قوم کے باین طور کہ نازل کیا ہمنے اسکو انکی زبان پر - فہل من مدکر
پہر کیا ہے کوئی نصیحت پذیر ہونے والا اسکی نصیحتون سے اور عبرت لینے والا اسکی عبرتون کا اور ہے
کوئی طالب اسکے حفظ کے لیئے کہ وہ مدد کیا جاوے اسپر اور ہے کوئی قاری کہ اسکو پڑہے اور ہے کوئی
طالب علم و خیر - حضرت ابن عباس رض نے اسکی تفسیر مین فرمایا - فہل من متذکر - یہ جملہ اس صورت مین
واسطے تنبیہ و افہام کے تکرر کیا گیا ہے - کسی نے کہا کہ اللہ تعالے نے اس سورت مین اس امت پر
قصہ کیا ہے امتون کی خبرون کا اور رسولون کے قصون کا اور اس بات کا جسکے ساتھ امتون نے
انسے معاملہ کیا اور جو انکے امور کا اور رسولون کے امور کا انجام ہوا اسکا ذکر کیا تو ہر قصہ و خبر مین ایک
ذکر ہے واسطے سننے والے کے اگر وہ نصیحت پذیر ہو اور نزدیک ہر قصے کی جو فہل من مدکر ہے اس
آیت کی تکرار کی ہے سو اسلیے کہ ہل کلمہ استفہام ہے مستدعی ہے انکے فہمون کا جو کہ انکے جوفون
مین ترکیب دی گئی ہین اور انکو انپر حجت ٹہیرایا ہے سو لام تو ہل کا واسطے استعراض کے ہے اور
حرف ہا واسطے استخراج کے - اس آیت مین آمادہ و برانگیختہ کرنا ہے اسپر کہ قرآن شریف کا درس
کرین اور اسکی تلاوت کثرت سے کرین اور اسکے سیکہنے مین مسارعت کرین کذا فی فتح البیان - پہر

دوسرا قصہ بیان فرمایا كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ‎إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا
صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ‎تَنزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ ‎فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي

وَنُذُرِ ‎وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ جہٹلایا عاد نے پہر کیسا ہوا میرا عذاب اور
میرا ڈرانا ہمنے بہیجی انپر باؤ ٹہری سناٹے کی ایک نحوست کے دن جو چلی گئی اوکہاڑ مارتی لوگون
کو جیسے وہ جڑین کہجور کی ہین اوکہڑی پڑی پہر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا اور ہمنے آسان کیا

ع ۲۲ ۸

قرآن سمجھنے کو پھر ہے کوئی سوچنے والا ف یعنے نحوست نہ اٹھی جب تک تمام ہو چکی نحوست کا دن اُنہین پر تہا یہ نہین کہ ہمیشہ کو انکے ف اللہ پاک خبر دیتا ہے عاد قوم ہود کی کہ اُنہون نے بہی اپنے رسول کو جہٹلایا جیسا کہ قوم نوح نے کیا اور اللہ تعالےٰ نے اُن پر باد صرصر بہیجی یعنے نہایت سخت سرد ہوا ایک نحوست کے دن یعنے وہ اُنہین پر نحس تہا یہ قول ضحاک و قتادہ و سدی کا ہے مستمر یعنے مُستمر رہا اُنپر اُسکا نحس اور اُن کا دمار و ہلاک اسلیے کہ وہ ایسا دن تہا جس مین متصل ہوا انکا عذاب دنیوی اخروی عذاب سے قولہ تعالےٰ تَنزِعُ النَّاسَ الآیہ کا یہہ مطلب ہے کہ وہ ہوا ایک اُنکے کو آتی پہر اُسے اُٹہا لیتی یہان تک کہ آنکھون سے اُسکو غائب کر دیتی پہر اُسے اوندہا ڈالتی اُسکے دماغ پر تو وہ زمین پر گر پڑتا پہر اُسکا سر توڑ ڈالتی تو وہ ایک جثہ بغیر سر کے باقی رہ جاتا تہا اسی لیے یون فرمایا کانہم اعجاز نخل الآیۃ کذا فی ابن کثیر ف یہان صرف یہہ کہدیا کہ تکذیب کی عاد نے یہ قوم ہے ہود علیہ السلام کی اور اُنہون نے جو ہود علیہ السلام کی تکذیب کی اُسکی کیفیت سے تعرض نہ کیا سو منظور اس سے مسارعت ہے طرف بیان کرنے اُس عذاب کے جو اُنپر نازل ہوا اور فکذبوا عبدنا جیسا کہ قصہ نوح علیہ السلام مین فرمایا تہا۔ فکذبوا عبدنا۔ اسلیے کہ تکذیب قوم نوح مین زیادہ مبالغہ ہے کیونکہ انکا ٹہیرنا اُن مین طویل ہوا اور انکا عناد کثیر تہا یا اس لیے کہ قصہ عاد کا یہان مختصر مذکور ہوا ہے فکیف کان عذابی الآیۃ یعنے پہر کیا تم نے سنا یا پہر تم نے سنو کیسا ہوا میرا عذاب ہوا دہلی انکو اور میرا ڈرانا اُن کو نذر مصدر بمعنے انذار ہے کما تقدم اور استفہام واسطے تہویل و تعظیم کے ہے غرض اس سے متوجہ کرنا سننے والون کے دلون کا ہے طرف اصغا کی اُس شئے کی طرف جو آنکی طرف القا کی جاتی ہے قبل اُسکے ذکر کے غرض کہ جس عذاب کا سابق مین اجمال کیا اسکا اس جملہ مستانفہ سے بیان فرمایا کہ انا ارسلنا علیہم ریحا صرصرا۔ صرصر کہتے ہین شدت سردی کو یعنے ہم نے اُنپر ایک سخت سرد ہوا بہیجی۔ کسی نے کہا صرصر شدت صوت ہے یعنے ایسی ہوا جسکی آواز سخت تہی حضرت ابن عباس رض نے صرصر کی تفسیر باردہ فرمائی ہے اسکا بیان حم سجدہ مین گذر چکا ہے فی یوم نحس مستمر کا یہ مطلب ہے کہ اُس دن کی شومی ابد تک دائم ہو گی مستمر ہوا اُن پر ساتہ نحوست اپنی کے اور مستمر ہوا اُس مین عذاب طرف ہلاک کی وہ لوگ اس دن سے بدشگونی لیا کرتے تہے اُس کو شوم و نحس جانتے تہے زجاج نے کہا یعنے روز چہار شنبہ آخر ماہ مین یعنے ماہ شوال کی آٹہہ راتین باقی رہین تہین تو گویا اُس کی ۲۲ تاریخ تہی اور وہ مستمر رہا غروب شمس تک مطلب یہ ہے کہ ماہ شوال کے آخر روز چہار شنبہ کے

غروب شمس تک ستمر رہا خطیب نے کہا ہے کہ سورہ الحاقہ مین سبع لیال وثمانیۃ ایام حسوما
فرمایا اور حم سجدہ مین فی ایام نحسات تو یہان مراد یوم سے وقت وزمان ہے انتہے ضحاک نے کہا
کہ وہ دن مر تہا یعنے تلخ کڑوا اسی طرح کسائی نے ایک قوم سے حکایت کیا ہے کہ انہون نے کہا استمر ماخوذ
ہے مرارۃ سے یعنے وہ دن مثل کڑوی شے کی تہا جسکو جی مکروہ رکہتے ہین۔ کسی نے کہا کہ ماخوذ ہے
مرہ بمعنے قوت سے یعنے ایسے دن مین جسکی شومی ونحوست قوی ومستحکم تہی جیسے کوئی شئے محکم
بٹی ہوئی جس کے توڑنے کی طاقت نہین رکہی جاتی ہے ظاہر یہ ہے کہ مستمر ماخوذ ہے استمرار سے
نہ مرارۃ ومرۃ سے یعنے اسمین عذاب انپر دائم ہوا یہان تک کہ انکو ہلاک کیا اور اسکا ہلاک کرنا شامل ہوا
اُن کے بڑے چہوٹے کو کسی نے کہا کہ استمر بہم الی نار جہنم یعنے مرور کرایا اُن کو طرف آگ جہنم کی حضرت
ابن عباس رض نے فرمایا فی ایام شداد جابر بن عبداللہ مرفوعًا کہتے ہین یوم الاربعاء یوم نحس مستمر ہے

اخرجہ ابن المنذر وابن مردویہ واخرجہ ہو عنہ من وجہ آخر مرفوعًا وعن علی ایضا مرفوعا وعن انس ایضا مرفوعًا
اس مین یہ لفظ ہے کہا گیا اور کیونکر ہے یہ یا رسول اللہ آپنے فرمایا غرق کیا اللہ نے اُسمین فرعون کو
اور اس کی قوم کو اور ہلاک کیا اُس مین عاد کو اور ثمود کو حضرت ابن عباس رض سے مرفوعًا مروی ہے کہ آخر

چہارشنبہ مہینے مین یوم نحس مستمر ہے اخرجہ ابن مردویہ والخطیب بسند قال السیوطی ضعیف
عنہ جمہور نے یون پڑہا ہے کہ یوم کی اضافت کی ہے طرف نحس کی مع سکون حا یہ یا تو اضافۃ
موصوف الی الصفۃ کے باب سے ہے یا بتقدیر مضاف ای فی یوم عذاب نحس کسی نے بہ تنوین یوم
پڑہا ہے اس بنا پر کہ نحس یوم کی صفت ہے اور کسی نے نحس کو بکسر حا۔ جملہ تنزع الناس محل نصب مین
ہے اس بنیاد پر کہ ریح کی صفت ہے یا اُس سے حال ہے اور مستانفہ بہی ہو سکتا ہے یہان اسم ظاہر
کو مضمر کی جگہ رکہا تاکہ اُنکے مردون اور عورتون کو عام ہو جاوے ورنہ اصل تنزعہم ہے یعنے وہ ہوا
اُنکو اکہاڑتی تہی زمین سے اُنکے قدمون کے نیچے سے مثل اُکہڑے کہجور کے اپنی جڑ سے مجاہد نے
کہا کہ اُنکو اکہاڑلی تہی زمین سے پہر اُنکو پہینکتی تہی اُنکے سرون کے بل پہر توڑتی اُنکی گردنین
اور جدا کرتی اُنکے سر اُنکے جسمون سے کسی نے کہا کہ کہینچتی تہی لوگون کو گہرون سے کسی نے کہا کہ اُنکی قبرون سے اس لیے کہ اُنہون نے گڑہے
کہودے تہے اور اُن مین گہس گئے تہے مروی ہے کہ وہ گہس گئے تہے پہاڑون کے درون مین اور
گڑہون مین اور ایک نے دوسرے کو خوب مضبوط پکڑ لیا تہا سو وہ ہوا اُنکو وہان سے کہینچتی اور
اور مردہ کر کے اُنکو پچہاڑ دیتی تہی۔ اعجاز جمع ہے عجز کی عجز کہتے ہین ہر شئے کے موخر کو حضرت ابن
عباس رض نے فرمایا اصول النخل دوسرا لفظ الکا یہ ہے اعجاز سواد النخل منقعر یعنے کہجور کے درخت

ان ریح صرصر کا مطلب یہ ہی ہے کہ یعنے وہ جو چہارشنبہ مین اُنپر عذاب آیا سو وہ نحس تہا اور اُن کے عذاب کا دن تہا یہ مطلب نہین ہے کہ وہ دن ہمیشہ کو منحوس ہے

جیسا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ نے فتاویٰ مین فرمایا اور یہ ایک بات اور قابل اعتقاد کے ہے ... سنہ ... محمد ادریس ۱۲

کٹنے اکھڑنے والے اپنی جڑون سے جب کھجور کے درخت کو اسکی جڑ سے کاٹ ڈالو یہانتک گر پڑے تو کہوگے قعرت النخلۃ یعنے گویا وہ لوگ اورحال انکا وہ ہے جو مذکور ہوا کہ بے سر مردہ زمین پر پڑے ہین جیسے جڑین کھجور کی ہین اکھڑی پڑی چونکہ اُنکے قد لنبے لنبے تھے جب ہوانے اُنکو پچھاڑا اور مُنہ کے بل انکو پھینک دیا تو ایسے لگتے تھے جیسے کھجور کے درخت زمین پر گرے ہوئے جن کے سر نہین ہین یہ اسلیے کہ ہوانے اول تو اُن کے سر اکھاڑے پھر مُنہ کے بل اُن کو اوندہا دے مارا سو یہ تشبیہ ہے اُن کے طول قد مین یہ وہ قول ہے جسپر زجاج وغیرہ چلے ہین اور اُس مین اشارہ ہے اس طرف کہ وہ قوی و زور آور تھے اور اپنے جسمون سے زمین مین خوب جمے تھے تو گویا وہ مارے اپنی بڑائی جسمون کی اور قوت کے قصد کرتے تھے ہوا سے مقاومت و مقابلہ کرنے کا جبکہ اُس نے انکو پچھاڑا اور زمین پر ڈالا تو گویا اُس نے اعجاز نخل کو اکھاڑا اعجاز نخل سے مراد پورا درخت کھجور کا بے سر ہے نری اُس کی جڑ مراد نہین ہے۔ تذکیر منقعر کی باآنکہ اعجاز نخل کی صفت ہے اور وہ مونث ہے سو باعتبار لفظ کے ہے یا عتبار معنے اُس کی تانیث بھی جائز ہے کما قال تعالے اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ۔ مبرد نے کہا ہر وہ شئے جو اس باب سے تجھپر وارد ہو اگر تو چاہے تو رد کرے اُس کو طرف لفظ کے تذکیر مین یا طرف معنے کے تانیث مین کسی نے کہا کہ نخل و نخیل مذکر و مونث دونون طرح مستعمل ہوتے ہین۔ فکیف کان الآیۃ یعنے پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا انذار واسطے اُن کے قبل اُس کے نزول کے یا مبر کر انذارات اُن کی تعذیب مین واسطے اُن لوگون کے جو ان کے بعد ہین اس آیت کو تہویل کے لیے مکرر کیا ہے۔ ابو السعود نے کہا یہ تہویل ہے واسطے عذاب و نذر کے اور تعجیب ہے اُنکے امر سے بعد اُن کے بیان کے تو اس مین تکرار کا خفا نہین ہے جیسا کہ کہا گیا آگے اور وہ جو کسی نے کہا کہ اول تو اُس عذاب کے واسطے ہے جو دنیا مین اُن پر نازل ہوا اور ثانی اُس عذاب کے لیے ہے جو آخرت مین اُنپر نازل ہوگا سو ترتیب ثانی کی عذاب دنیوی پر اس قول کو رد کرتی ہے۔ ولقد یسرنا الآیۃ انکا ر نفی ہے ابلغ و آکد وجہ پر واسطے متعظ کے کیونکہ یہ اسپر دال ہے کہ کوئی قادر نہین ہے اسپر کہ استفہام کرنے والے کو نعم کہکر جواب دیوے کذا فی فتح البیان

پھر حق تعالے پاک نے عاد کی تکذیب کا ذکر کیا تو بعد اسکے ثمود کی تکذیب کا بیان کیا پس فرمایا کَذَّبَتْ

ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِنَّا وَاحِدًا نَتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿۲۴﴾ أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ﴿۲۶﴾ إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝ جہٹلائے

ثمود نے ڈر سنانے والے پہر کہنے لگے کیا ایک آدمی ہے ہم مین کا اکیلا ہم اسکے کہنے پر چلین گے تو

تو ہم غلطی مین پڑے اور سودا مین کیا اُتری اُسی پر سمجہوتی ہم سب مین سے کوئی نہین یہ جہوٹا ہے بڑائی

مارتا اب جان لینگے کل کو کون ہے جہوٹا بڑائی مارتا ہم بہیجتے ہین اونٹنی اُنکے جانچنے کو سو دیکہتا رہ

اُنکو اور ٹہیرا رہ اور سُنا دے اُنکو کہ پانی کا بانٹا ہے ہر باری پر پہونچنا چاہئے پہر پکارا اُنہون نے اپنے رفیق

کو پہر ہاتہہ چلایا اور کاٹا پہر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈر کا ہمنے بہیجی اُن پر ایک چنگہاڑ پہر رہ گئے

جیسے روندی باڑ کانٹون کی اور ہمنے آسان کیا قرآن سمجہنے کو پہر ہے کوئی سوچنے والا ف وہ اونٹنی

جس پانی پر جاتی سب جانور بہاگ جاتے تو اللہ نے باری ٹہیرا دی ایک دن وہ جاوے اور ایک دن سب

جانور ف ایک بدکار عورت تہی اُسکے مواشی بہت تہے اپنے ایک آشنا کو سکہا دیا اوسنے اونٹنی

کی کونچین کاٹین انتہے ف یہ خبر ہے ثمود کی کہ اُنہون نے اپنے رسول صالح علیہ السلام کی تکذیب کی تو

کہا کیا ہم مین سے ایک اکیلے آدمی کی ہم پیروی کرینگے تو تو ہم غلطی مین پڑے اور سودا مین یعنے البتہ

مقرر ہم خائب و خاسر ہوئے ٹوٹے مین پڑے اگر سونپ دین ہم سب اپنی رسی ہم مین کی ایک کو پہر اس

سے تعجب کیا کہ اُنکے سوا شخص ایک پر وحی کا القا ہوا پہر صالح علیہ السلام کو کذب کی تہمت لگائی تو کہا کہ وہ جہوٹا

ہے حد کذب مین تجاوز کرنے والا اللہ تعالے نے فرمایا اب جان لین گے کل کو کون ہے کذاب اشر یہہ

اُنکے واسطے ایک تہدید شدید و وعید اکید ہے پہر اللہ تعالے نے فرمایا ہم بہیجنے والے ہین اونٹنی اُنکے

فتنے کو یعنے اُنکے آزمانے کو اللہ پاک نے اُنکے واسطے ایک بڑی اونٹنی دس مہینے کی گابہن سخت پتہر

سے نکالی موافق اُس فرمایش کے جسکا اُنہون نے سوال کیا تہا تا کہ وہ اُنپر اللہ کی حجت ہو جائے صالح

علیہ السلام کی تصدیق مین اُس امر کے اندر جسکو وہ لیکر آئے پہر فرمایا۔ فارتقبہم واصطبر یعنے اپنے

بندہ و رسول صالح علیہ السلام کو امر کیا کہ تو انتظار کر اُس شئے کا جسکی طرف انکا کام رجوع ہوگا اور اُنپر

صبر کر پس بے شک انجام نیک اور نصر و مدد دنیا و آخرت مین تیرے واسطے ہے اور آگاہ

کر دے اُنکو کہ پانی کا بانٹا ہے درمیان اُن کے یعنے ایک دن اُن کے واسطے اور ایک دن اونٹنی

کے لیے کقولہ تعالے قَالَ هَٰذِهِ نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ قولہ تعالی

كُلُّ شِرْبٍ مُحْتَضَرٌ مجاہد نے کہا جس وقت وہ غائب ہوتی تو وہ حاضر ہوتے پانی کو اور وہ

جب آتی تو وہ حاضر ہوتے لبن کو پہر فرمایا۔ فنادوا صاحبہم الآیہ۔ مفسرین نے کہا ہے کہ صاحب سے

مراد عاقر ناقہ ہے نام اسکا قدار بن سالف ہے اور یہ شخص اپنی قوم کا بدبخت تر تہا کقولہ تعالیٰ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا قولہ تعالیٰ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ یعنے پہر وہ خاسر ہوا تو کونچیں کاٹیں پہر دینے انکو عقاب کیا تو کیسا ہوا میرا عقاب واسطے اُن کے اسپر کہ اُنہوں نے میرا انکار کیا اور میرے رسول کو جھٹلایا قولہ تعالیٰ انا ارسلنا علیہم صیحۃ الآیۃ یعنے پہر وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے اُن مین سے کوئی باقی نہ رہا اور وہ خامد وہامد و ساکن ہو گئے جیسے سوکہی کہیتی اور روئیدگی ساکن ہو جاتی ہے یعنے چورا ہو گئی مفسرون مین سے غیر واحد کا یہی قول ہے سدی نے کہا محتظر چارا ہے جنگل مین جبکہ سوکہ جائے جل جائے اور ہوا اُسکو اڑا لے ابن زید نے کہا کہ عرب لوگ اونٹوں اور مواشی پر خشک کانٹوں کی باڑہ بنایا کرتے تہے سو ہشیم المحتظر سے یہی مراد ہے سعید بن جبیر نے کہا ہشیم المحتظر وہ خاک ہے جو دیوار سے کہرتی ہے بکہرتی ہے یہہ قول غریب ہے اقوے قول اول ہے واللہ اعلم کذا فی ابن کثیر ف نذر جائز ہے کہ نذیر کی جمع ہو یعنے جھٹلایا ثمود نے رسولوں کے جو اُن کی طرف بہیجے گئے انہوں نے اپنے رسول صالح علیہ السلام کی تکذیب کی یہ رسولوں کی تکذیب صرف اس لیئے ہوئی کہ جس نے نبیوں مین کر ایک کی تکذیب کی تو مقرر اُس نے باقی رسل کی تکذیب کی کیونکہ کلیات شرائع کی طرف بلانے مین وہ سب متفق ہین یہ بہی ہو سکتا ہے کہ نذر مصدر ہو بمعنے انذار یعنے ثمود نے تکذیب کی اُس انذار کے جس کے ساتہہ وہ ڈرائے گئے تکذیب کا بیان یہ ہے پس اُنہوں نے کہا ابشرا منا واحدا نتبعہ استفہام انکاری ہے یعنے ہم کیونکر پیروی کرین ایک آدمی کی اس حال ہین کہ وہ ہونے والا ہے ہماری جنس سے تنہا اکیلا ہے اُسکا کوئی تابع نہین ہے اس بات پر جسکی طرف وہ بلاتا ہے۔ جمہور نے بشرا کو منصوب پڑہا ہے بنابر اشتغال اے نتبع بشرا واحدا یہ وجہ راجح ہے اس لیئے کہ ہمزہ فعل کے ساتہہ اولے ہے وہ متقدم ہو چکا ہے یعنے ہمزہ استفہام کسی نے بشر برفع پڑہا ہے بنابر ابتدا۔ اور واحد اسکی صفت اور نتبعہ خبر کسی نے برفع بشر و نصب واحدا بنابر حال انا اذا لفی ضلل وسعر یعنے ہم جس وقت اسکی پیروی کرلین گے تو البتہ خطا و ذہاب مین ہونگے حق و صواب سے اور عذاب و مشقت و شدت مین فراء وغیرہ نے اسی طرح کہا ہے ابو عبیدہ نے کہا کہ سعر جمع ہے سعیر کی سعیر بمعنے لہب نار ہے اور سعر بمعنے جنون ادہر ادہر جاتا ہے بسبب اس حدت و تیزی کے کہ جسکے ساتہہ شعلہ مارتا ہے چونکہ جنون مین اضطراب و بیقراری ہوتی ہے اس لیئے کہ اُسکو سعر کہا یعنے جیسے آگ کا شعلہ کہ مارے حدت کے مضطرب ہوتا ہے

جیب الحبیب ... سوالات ... ۸۳ ... بر ... یعنے ابوالسماک ... و ابو الاشہب ... و ابن سمیقع ... ۸۵ ... ابو السماک ... منہ

مجاہد نے کہا بعد عن الحق یعنے حق سے دوری سدی نے کہا فی احتراق یعنے جلنے مین کسی نے کہا کہ اس جگہ مراد اُس سے جنون ہی ماخوذ ناقہ مسعورۃ سے یعنے گویا وہ اونٹنی مارے اپنی شدت نشاط کے دیوالی ہو رہی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا فی خسار یعنے بدبختی و مشقت مین۔ پھر انہون نے انکار و استبعاد کی تکرار کی تو کہا کیا القا کیا گیا ذکر اسپر ہمارے درمیان سے یعنے وہ کیونکر مخصوص ہوا ہمارے درمیان سے ساتہ وحی و نبوت کے حالانکہ ہم مین وہ شخص ہے جو اُس سے بڑہکر اُس کا مستحق ہے پہر انکار سے اضراب کیا اور انتقال کیا طرف جزم کی ساتہہ اس بات کے کہ وہ کذاب اشر ہے پس کہا بل ہو کذاب اشر۔ اشر بمعنے مرح و نشاط ہے یا بطر و تکبر اسکی تفسیر بطر و تکبر کے ساتھ زیادہ تر مناسب ہے مقام سے جمہور نے اشر بروزن فرح پڑہا ہے بنا بر صفت مشبہ اور کسی نے بفتح شین و تشدید راء بنا بر افعل تفضیل اور کسائی نے مجاہد سے بضم شین مع فتح ہمزہ نقل کیا ہے پہر اللہ پاک نے اُن کو یہ جواب دیا سیعلمون غدا الآیہ من استفہامیہ ہے یعنے اب جان لین گے کل کہ کون سا فریق کذاب اشر متکبر بطر ہے کیا یہ ثمود ہین یا صالح علیہ السلام حرف سین واسطے تقریب و تاکید مضمون جملے کے ہے اور مراد غدا سے وقت ہے نزول عذاب کا جو دنیا مین نازل ہوا یا قیامت مین نازل ہوگا لوگون کی عادت ہے کہ آیندہ امر کی غد کے ساتہہ تعبیر کیا کرتے ہین گو وہ بعید ہی کیون نہ ہو جس طرح کہ عرب کے قول مین ہے۔ ان مع الیوم غدا سو یہان اسی بنا پر فرمایا ہے لیکن قول اول اولے ہے۔ جمہور نے بیای تحتیہ پڑہا ہے اس بنا پر کہ اللہ تعالے نے صالح علیہ السلام کو خبر دی ہے وقوع عذاب کی اُنپر بعد ایک مدت کے بطریق التفات اور کسی نے بتاے فوقیہ پڑہا ہے اس بنیاد پر کہ صالح علیہ السلام کی طرف سے خطاب ہے اپنی قوم کو جملہ انا مرسلوا الناقۃ الآیہ مستانفہ ہے واسطے بیان اُس وعید کے لایا گیا ہے جس کا اجمال متقدم ہو چکا ہے اور واسطے بیان مبادی اُس شئے کے جسکا حتماً وعدہ دیا گیا ہے یعنے ہم نکالنے والے ہین اُس اونٹنی کو پتہر سے حسب فرمایش اُنکی کے اور ایجاد کرنے والے ہین اُسکو واسطے اُنکے فتنہ بمعنے ابتلاء و اختبار و امتحان ہے اور نصب بنا بر مفعول لہ یعنے اُنکے جانچنے کو سو تو انتظار کر اُس شئے کا جو وہ کرتے ہین اور اُسکا جو اُن کے ساتہہ کیا جائیگا اور صبر کر اُس ایذا پر جو اُنکی طرف سے تجہے پہونچے اور مت جلدی کر یہانتک کہ ہمارا امر تیرے پاس آجائے اور خبر عظیم دی اُنکو ایک امر عظیم کی وہ یہ ہے کہ پانی بانٹا ہے درمیان اُنکے یعنے درمیان ثمود کے اور اونٹنی کی اُسکے واسطے ایک دن پہر کر کنوین مین قطرہ بہر نہ چھوڑیگی کہ کوئی اُن مین کا اُسکو لیوے اور اُنکے لیے ایک

ومنہ قول الشاعر — اشرتم بلبس الخز لما لبستم × ومن قبل لا تدرون من فتح القرے ... بعید ... وکذا فی قول الحطیئۃ ... الموت ... فیہا سہام ... الی الطعام ... الا علالاتٌ ... نوم النعاس ... اضطراب النفس ... بالسیف ... نفسی ... لما باح ... ابن العیم ... نامہ ... ۱۲ ... ۱۲

دن ہے کہ وہ اسمین اُنکی شریک ہوگی جیساکہ آیت لہا شرب الآیہ مین ہے یہان بنیھم بضمیر عقلاء فرمایا واسطے تغلیب کے جمہور نے قسمۃ بکسر قاف بمعنے مقسوم پڑہا ہے اور کسی نے بفتح قاف شرب بکسر شین حظ ونصیب و بہرہ ہے پانی سے محتضر کے یہ معنے ہین کہ حاضر ہوگا اُسکو وہ شخص جسکے واسطے وہ ہے سو ایک دن ناقہ اُسکو حاضر ہوگی اور ایک دن وہ لوگ اُسکو حاضر ہونگے مجاہد رح نے کہا کہ ثمود حاضر ہونگے پانی پر اپنی باری کے دن تو پئین گے اور حاضر ہونگے وہ اُسکی باری کے دن تو دوہین گے یعنے دودہ۔ فنادوا صاحبہم الآیہ مین حرف فا فصیحہ ہے اظہار کرتی ہے اس بات کا کہ کلام مین محذوف ہے وہ محذوف یہ ہے یعنے پہر اُنہون نے تمادی کی یا پہر باقی رہے اسی پر ایک مدت تک پہر پانی چارہ کے اُنپر اور اُنکے مواشی پر تنگی ہوئی تو اُس سے اُکتا گئے پہر اُسکے قتل پر اتفاق کیا تو اپنے رفیق کو پکارا یہ شخص قدار بن سالف عاقر ناقہ ہے اُسے آمادہ کرتے تہے اُسکی کونچین کاٹنے پر تو اُسنے تناول کیا ناقہ کا اپنی تلوار سے پہر اُسکی کونچین کاٹ ڈالین یا اُسنے جرات کی تناول پر اسباب عقر کے پہر اُسکی کونچین کاٹین یے پروا ہوکر تعاطی کہتے ہین تناول شئے کو بتکلف محمد بن اسحاق نے کہا کہ وہ اُسکے واسطے گہات مین بیٹہا ایک درخت کی جڑ مین اُسکی راہ پر پہر اُسکو ایک تیر سے مارا تو اُس سے اُسکی پنڈلی کا عضلہ پرو دیا پہر اُسپر تلوار سے حملہ کیا تو اُسکی کونچ توڑ ڈالی پہر اُسکو نحر کیا واسطے اُنکی موافقت کے فکیف کان عذابی ونذر یعنے پہر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا اُنکو عذاب سے قبل اُسکے وقوع کے یعنے اپنے موقع مین واقع ہوا یہ عذاب جسکا مجمل ذکر کیا پہر اُسکا بیان یون فرمایا انا ارسلنا علیہم صیحۃ واحدۃ عطا نے کہا کہ مراد صیحہ جبرئیل علیہ السلام ہے عقر ناقہ سے چوتہے دن اُنہون نے اُنپر ایک چیخ ماری کیونکہ عقر ناقہ سہ شنبہ کو ہوا اور شنبے کے دن اُنپر عذاب اُترا اسکا بیان سورہ ہود و اعراف مین گذر چکا ہے غرض کہ بعد نزول عذاب کے وہ ہوگئے مثل ہشیم محتظر کی۔ جمہور نے بکسر ظا پڑہا ہے ہشیم کہتے ہین حطام و یابس شجر کو یعنے درختون کے سوکہے ریزے پرزے چورا کیئے ہوئے اور محتظر ہے صاحب حظیرہ یہ وہ شخص ہے کہ اپنی بکریون کے واسطے ایک حظیرہ بناتا ہے جو کہ اُنکو ہوا کی سردی سے روکتا ہے مثلا چہپر جو کہ کاہ وغیرہ سے بنایا جاتا ہے بکریون کی حفاظت کو جب کوئی درختون کو جمع کرتا ہے اور ایک کو دوسرے پر رکہتا ہے تو محاورہ عرب مین کہتے ہین احتظر علی غنمہ صحاح مین کہا ہے محتظر وہ ہے جو کہ حظیرہ بناتا ہے یعنے سوکہے درختون اور کانٹون سے حفاظت کرتا ہے بکریون کی درندون بہیڑیون سے حظیرہ زریبۃ الغنم ونحوہا ہے کما قالہ الشہاب کسی نے بفتح ظا پڑہا ہے اسی کہ شیم الحظیرۃ پس جسنے بالکسر پڑہا تو اُسکی مراد فاعل احتظار ہے اور جس نے بالفتح پڑہا تو اُسکی مراد حظیرہ ہے حظیرہ بروزن فعیلہ بمعنے مفعولہ ہے

یعنے کانٹون وغیرہ سے احاطہ کیا ہوا معنے آیہ یہ ہین کہ وہ ہو گئے مثل درختون کی جبکہ وہ حظیرے مین
سوکہہ جائین اور اُنکے گر پڑنے کے بعد بکریان اُنکو روند ڈالین قتادہ نے کہا کہ ہشیم ہڈیان کہو کہری جلی
ہوئی سعید بن جبیر نے کہا وہ خاک جو دیوارون سے گہرتی ہے ہوا کے دن مین سفیان ثوری نے
کہا وہ شئے ہے جو حظیرے سے کہرتی ہے جبکہ تو اُسکو لاٹہی سے مارے۔ ابن زید نے کہا عرب
لوگ نام رکہتے ہین ہشیم ہر اُس شئے کا جو کہ تر ہو پہر خشک ہو جائے تہشم یعنے متکسر ہے اور محتظر
وہ ہے جو حظیرہ بناتا ہے اور جس شئے کے ساتہہ حظیرہ بنایا جاتا ہے وہ سوکہہ جاتی ہے بسبب طول
زمان کے اور چوپائے اُسے روند ڈالتے ہین تو وہ ٹوٹ پہوٹ جاتی ہے ریزے ریزے ہو جاتی ہے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا الحظائر من الشجر محترقۃ وکالعظام المحترقۃ وکالحشیش تاکلہ الغنم قولہ تعالے
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ الآیہ کی تکرار کا فائدہ یہ ہے کہ وقت سننے ہر خبر کے اخبار اولین سے تجدید
کرین سوچنے کی اور نصیحت پذیر ہونے کی اور نئے سرے سے بیدار و ہوشیار ہونے کو شروع
کرین جس وقت کہ اُسپر آمادہ و برانگیختہ کرنے کو سنین اسی طرح فی نفسہ اخبار و قصص کا مکرر لانا ہے
تاکہ وہ عبرت دلون کے واسطے حاضر ہو جائے اور ذہنون کے لیے صورت بنکر کہڑی ہو جائے
ہر وقت مین یاد رکہی ہوئی ہو بہول نہ جائے کذا فی فتح البیان پہر اللہ پاک نے قوم لوط کی خبر دی
کہ انہون نے بہی اللہ کے رسولون کو جہٹلایا جس طرح کہ اُنکے غیر نے جہٹلایا پس فرمایا كَذَّبَتْ قَوْمُ

لُوطٍ بِالنُّذُرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ ۖ نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ ۝ نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا ۚ
كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَن شَكَرَ ۝ وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ
فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝ فَذُوقُوا
عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝ جہٹلائی لوط کی قوم نے ڈر سنانے

ع ۱۹ ۹

ہمنے بہیجی اُنپر باؤ پتہراؤ کی سوای لوط کے گہر کے اُنکو بچادیا ہمنے پچہلی رات سے فضل سے اپنے طرف کے ہم یون
بدلا دیتے ہین اُسکو جو حق مانے اور وہ ڈرا چکا اُنکو ہماری پکڑ سے پہر لگے مکرانے ڈر کا اور اُس سے
لینے لگے اسکے مہمان پہر ہمنے مٹادین اُنکی آنکہین اب چکہو میرا عذاب اور میرا ڈر کا اور پڑا اُنپر صبحکو سویرے
عذاب جو ٹہیر رہا تہا اب چکہو میرا عذاب اور میرا ڈر کا اور ہمنے آسان کیا قرآن سمجہنے کو پہر ہے کوئی سوچنے
والا انسٹے ف اللہ پاک خبر دیتا ہے قوم لوط کی کہ انہون نے اپنے رسول کی کیسی تکذیب و مخالفت
کی اور امر مکروہ کے مرتکب ہوئے یعنے مردون سے بدفعلی یہ وہ فاحشہ ہے کہ اُنسے پہلے عالم کے لوگون مین کسی نے
اسکو نہین کیا اسی لیے اللہ تعالی نے اُنکو ایسا ہلاک کیا کہ امتون مین سے کسی امت کو ویسا ہلاک

نہین کیا اس لیے کہ اللہ تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا تو انہون نے انکے شہرون کو اٹھایا یہان تک کہ انکو لیکر ابر آسمان تک پہونچے پہر انکو انپر لوٹا اور چھوڑ دیا اور سجیل منضود کے پتہر اسکے بعد انپر بہیجے گئے اسی لیے یہان یون فرمایا انا ارسلنا علیہم حاصبًا حاصب بمعنے حجارہ ہے یعنے پتہر مگر آل لوط کہ وہ نکل گئے پچہلی رات سے تو نجات پائی اُس عذاب سے جو انکی قوم کو پہونچا لوط علیہ السلام کی قوم مین سے کوئی انپر ایمان نہین لایا اور نہ ایک آدمی تا آنکہ اور نہ انکی بی بی اُسکو بھی وہ عذاب پہونچا جو اُنکی قوم کو پہونچا اور لوط نبی اللہ اور انکی بیٹیان اُنکے درمیان سے سلامت نکل گئے کوئی بُرائی اُنکو نہین لگی اسی لیے یہہ فرمایا کذٰلک نجزی من شکر و لقد انذرہم الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ قوم پر عذاب اُترنے سے پہلے اُن کو ڈرا چکے تہے اللہ کے باس و عذاب سے سو اُنہون نے اس طرف نہ التفات کیا اور نہ کان رکہا بلکہ اُس مین شک کیا اور اُسکو نکرایا۔ ولقد راودوہ عن ضیفہ کا یہ مطلب ہے کہ جس رات حضرت جبرئیل و حضرت میکائیل و حضرت اسرافیل خوب صورت بے ریش جوانون کی صورت مین لوط علیہ السلام پر وارد ہوئے منظور اللہ کی طرف سے اُنکا امتحان تہا تو حضرت لوط علیہ السلام نے انکی ضیافت کی اور اُنکی بی بی بد بڑہیا نے اپنی قوم کی طرف آدمی بہیجا تو حضرت لوط علیہ السلام کی مہمانون کی اُنکو خبر دی سو وہ ہر جگہہ سے اُنکی طرف دوڑتے آئے پس حضرت لوط علیہ السلام نے اُنکے ورے دروازہ بند کر دیا تو دروازہ توڑنے کا قصد کرنے لگے یہ عشیہ کا وقت تہا یعنے بعد زوال آخر دن اور لوط علیہ السلام اپنے مہمانون کے ورے اُنکی مدافعت و ممانعت کرتے تہے اور اُن سے کہتے تہے ہٰؤُلَاۤءِ بَنَاتِیْ یعنے نساء ہم اِنْ کُنْتُمْ فَاعِلِیْنَ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنَاتِکَ مِنْ حَقٍّ یعنے ہمکو اُن مین کوئی حاجت نہین ہے وَاِنَّکَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ پہر جب حالت سخت ہوئی اور گہر مین گہسنا ہی چاہا تو جبرئیل علیہ السلام اُنپر نکل آئے پہر اپنے بازو کی نوک سے اُنکی آنکہون کو مارا تو وہ مٹ گئین۔ یقال انہا غارت من وجوہہم یعنے اُنکے چہرون سے غائب ہو گئین کسی نے کہا کہ بالکل اُنکی آنکہین باقی نہین رہین پہر وہ اپنی پشت پر لوٹے دیوارین ٹٹولتے لوط علیہ السلام کو وعید سناتے صبح تک اللہ تعالے نے فرمایا۔ ولقد صبحہم بکرۃ عذاب مستقر یعنے صبح کو آلیا اُنکو سویرے ایک ایسے عذاب نے کہ جس سے انکو نہ کوئی مخلص و مفر تہا اور نہ اُس سے انکو کسی طرح کا انفکاک کذا فی ابن کثیر ف نذر سے مراد وہ امور ہین جو اُنکو ڈرانے والے تہے لوط علیہ السلام کی زبان پر پہر اللہ پاک نے وہ شے بیان کی جس کے ساتہہ اُنکو عذاب کیا فرمایا ہمنے بہیجی اُنپر حاصب یعنے ایک ایسی ہوا جو اُنکو کنکرون سے مارتی تہی۔ ابو عبیدہ و نضر بن شمیل نے کہا الحاصب الحجارۃ فے الریح یعنے ہوا مین جو پتہر مارے جاتے ہین وہ حاصب ہین صحاح مین کہا ہے حاصب وہ سخت ہوا ہے جو کنکرون کو

برانگیختہ کرتی ہے اور حصب لغت یمن و حبشہ ہے جس سے آگ جھونکی جاتی ہے یعنے ایندھن و کل ما القیتہ
فی النار فقد حصبتہا بہ باب اسکا ضرب ہے تذکیر حاصب کی باوجود اسکے کہ وہ مسند ہے طرف ریح کی جو کہ مونث
سماعی ہے سو اسلیے کہ وہ عذاب کی تاویل مین ہے قولہ تعالے وامطرنا علیہم حجارۃ اور اسیطرح لنرسل
علیہم حجارۃ یہ دونو قول اسپر دال ہین کہ جو شے اونپر بھیجی گئی وہ خود پتھر ہین نہ وہ ہوا جو اُن کو پھینکتی ہے
مگر بیان جو ارسلنا علیہم حاصبا فرمایا سو یہ بات بتانے کو کہ پتھرون کا برسانا اور اُن کا اُن پر پہنچنا ہوا کے واسطے
سے تہا کہ ہوا نے اونپر پتھر چہوڑے قولہ تعالے الا آل لوط سے مراد حضرت لوط علیہ السلام ہین اور اُن کی
دو دختر اور جو کوئی اُنکا تابع ہوا اس استثنا مین دو وجہین ہین ایک یہ ہے کہ متصل ہے یعنے حاصب سب
پر بہیجا گیا مگر اہل لوط کہ اونپر نہین بہیجا گیا دوسری وجہ یہ ہے کہ منقطع ہے ابو البقا اسی کے قائل ہین اسکی وجہ معلوم نہین
ہوتی کیونکہ انقطاع عبارت ہے عدم دخول مستثنے سے مستثنے منہ مین اور عدم انقطاع عبارت ہے دخول مستثنے سے مستثنے منہ مین حالانکہ یہ
داخل ہے اسکے سوا اور کچھ نہین یعنے مستثنی مستثنے منہ کی جنس سے ہے اسی لیے کہا ہے کہ قول بانقطاع
کلام مشکل ہے بالجملہ اللہ پاک نے فرمایا کہ نجات دی ہم نے لوطؑ کے گھر والون کو وقت سحر مین پس
حرف با بمعنے فی ہے یا واسطے ملابسۃ کے ہے یعنے اس حال مین کہ وہ متلبس ہونے والے تہے
ساتھ سحر کے سحر بمعنے آخر شب ہے کسی نے کہا کہ سحر کلام عرب مین مختلط ہونا ہے رات کی
سیاہی کا اول روز کی سپیدی سے تو اُس مین رات کے آثار ہوتے ہین اور دن کے
آثار بھی کسی نے کہا سحر دو ہین ایک تو اعلے یہ فجر کے پہٹنے سے پہلے ہے اور ایک آخر
ہے وقت پہٹنے فجر کے سحر کا کلمہ منصرف ہوا اس لیے کہ نکرہ ہے اُس سے کسی شب معین و روز
معین کی سحر مقصود نہین ہے اور اگر معین مقصود ہوتی تو یہ کلمہ غیر منصرف ہوتا۔ زجاج و اخفش
وغیرہما نے اسی طرح کہا ہے نعمۃ منصوب ہے بنابر مفعول لہ یعنے نجات دی ہم نے اُن کو واسطے
انعام کرنے کے ہماری طرف سے لوطؑ پر اور اُسکے تابعین پر یا بنابر مفعول مطلق ہے۔ نجینا
کے معنے سے کیونکہ نجات دینا ایک انعام ہے یعنے انعام کیا ہم نے نجات دینے کا انعام
کرنے کر ہماری طرف سے کذلک نجزی من شکر یعنے جس طرح ہم نے جزا دی لوطؑ کے گہر والون
کو کہ ایمان و طاعت کے باعث اُنکو عذاب سے بچایا اسی طرح ہم جزا دیتے ہین اُس شخص کو جس
نے ہماری نعمت کا شکر کیا اور اُسکا کفران نہ کیا مع اصل ایمان کے یا جس نے ایمان کے ساتہ
عمل طاعات کو ملایا و لقد انذرہم الآیۃ یعنے البتہ مقرر ڈرایا لوطؑ نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے
بطشہ سے مراد عذاب شدید و عقوبت بالغہ الٰہی ہے سو اُنہون نے ڈرانے مین شک کیا اور اُس

کی تصدیق نہ کی۔ تماروا تفاعلوا کا وزن ہے مریۃ بمعنے شک سے یا تماروا متضمن ہے معنے تکذیب
کو یعنے مجادلہ و تکذیب کی اُسکے ڈرانے کی ولقد راودوہ الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ قوم لوط نے اُن سے
یہ ارادہ کیا کہ وہ اُنکو قدرت و قابو دین اپنے مہمانون پر جو کہ فرشتون مین سے اُنکے پاس آئے تھے
تا کہ وہ اُن سے فجور کرین جیسے کہ اُنکی عادت خبیث تھی۔ مراودہ بمعنے طلب ہے یقال راودتہ
عن کذا مراودۃ و رواداً اے اردتہ و رادا الکلام یرودہ رواداً اے طلبہ المرۃ بعد المرۃ تو اب یہ
معنے ہونگے کہ قوم نے اُنسے بار بار یہ بات طلب کی کہ مہمانون مین اور اُن مین تخلیہ کردین مراودۃ
کی تفسیر سورہ یوسف مین گذر چکی ہے اللہ پاک نے فرمایا فطمسنا اعینھم طموس بمعنے دروس و
انمحا ہے یعنے بوسیدہ ہونا مٹنا جیسا کہ مختار مین کہا ہے یعنے پہر کردیا ہم نے اُنکی آنکھون کو
ممسوحہ یعنے پونچھی ہوئی اُن کی کوئی دراڑ کہائی نہین دیتی تھی جس طرح کہ ہوا نشانات کو مٹا
دیتی ہے بہ سبب خاک کے جس کو اُن پر اُڑاتی ہے۔ کسی نے کہا کہ لے گیا اللہ تعالے اُن کی آنکھون
کا نور مع باقی رہنے اُنکے کے اپنی صورت پر ضحاک نے کہا کہ طمس کیا اللہ تعالے نے اُن کی
آنکھون پر تو انہون نے نہ دیکہا رسولون کو پس لوٹ گئے۔ فذوقوا عذابی و نذر یعنے پہر ہمنے
اُن سے کہا فرشتون کی زبان پر یا بنا بر ظاہر حال فذوقوا یعنے چکھو تم میرا عذاب اور میرا ڈرانا مراد
اس امر سے خبر ہے اے اذقتہم یعنے چکھایا مینے اُنکو اپنا عذاب۔ نذر سے مراد وہ عذاب ہے
جسکے ساتھ حضرت لوط ع نے اُن کو ڈرایا ولقد صبحھم بکرۃ یعنے البتہ مقرر آیا اُنکو صبح کے وقت
روز غیر معین سے عذاب مستقر یعنے ایک عذاب نازل ہونے والا اُنپر مستقر و دائم کہ اُن سے
مفارق و منفک نہ ہوگا یہان تک کہ اُنکو پہونچا دیگا طرف عذاب آخرت کی قولہ تعالی فذوقوا
عذابی و نذر الآیہ ہر قصے مین جو اُسکی تکرار کی گئی سو منظور اس سے خبر دینا ہے اس بات کی کہ
تکذیب ہر رسول کی مقتضی ہے نزول عذاب کی اور سُننا ہر قصے کا مستدعی ہے نصیحت پذیر
ہونے کا اور نئے سر سے شروع کرتا ہے تنبیہ و ایقاظ کا تا کہ سہو و غفلت اُنپر غالب نہ ہو جائے
اور اسی طرح قولہ تعالی۔ فبای الاء ربکما تکذبان و قولہ تعالی ویل یومئذ للمکذبین کا مکرر ذکر
کرنا ہے اور اسی طرح اُنکی مثل اور مکرر کلمات کا حال ہے اور اس سورت مین جو یہ مکرر فرمایا ہم نے
آسان کیا قرآن کو واسطے سوچنے کے سو شاید اس تکرار کی وجہ آگاہ کرنا ہو اس بات پر کہ یہ ایک
منت عظیم ہے کسی کو لائق نہین ہے کہ اسکے شکر سے غافل ہو۔ پہر اللہ پاک نے قوم فرعون کی تکذیب کا ذکر

فرمایا وَلَقَدْ جَاۤءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ۝ اور پہونچے فرعون

والون پاس ڈرسنانے جہٹلائین ہماری نشانیان ساری پہر پکڑا ہمنے اُنکو پکڑ زبردست کی قابو مین لیکر کیا تم مین جو منکر ہین کچہہ بہتر ہین اُن سب سے یا تمکو فارغ خطی لکہی گئی ورقون مین کیا کہتے ہین ہم سب کا میل ہے بدلا لینے والی اب شکست کہاویگا میل اور بہاگین گے پیٹہہ دیکر بلکہ وہ گہڑی ہے اُنکے وعدے کا وقت اور وہ گہڑی بڑی آفت ہے اور بہت کڑوی **ف** اللہ پاک خبر دیتا ہے فرعون کی اور اسکی قوم کی کہ اُنکے پاس اللہ کے رسول آئے موسیٰ علیہ السلام اور اُنکے بہائی ہارون علیہ السلام بشارت لیکر اگر وہ ایمان لائین اور نذارت لیکر اگر وہ کفر کرین اور بڑے بڑے معجزون اور متعدد نشانیون سے اُنکی تائید کی سو انہون نے اُن سب نشانیون کو جہٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو ہلاک کر ڈالا اُن مین سے نہ کوئی خبر دینے والا باقی رہا اور نہ عین و اثر۔ پہر اللہ پاک نے فرمایا۔ اکفارکم الآیہ یعنے او مشرکو قریش مین کے بہتر ہو اُنسے یعنے ان لوگون سے جنکا ذکر ہو چکا ہے اُن مین کے جو ہلاک کر دیے گئے اس سبب سے کہ رسولون کی تکذیب کی اور کتابون کے منکر ہوئے کیا تم بہتر ہو یا وہ کیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے کوئی چٹہی ہے کہ تمکو کوئی عذاب و نکال نہ پہونچے گا پہر اللہ سبحانہ نے اُنکی طرف سے خبر دی۔ ام یقولون نحن جمیع منتصر یعنے کیا وہ یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ آپسمین ایک دوسرے کی مدد کرینگے اور اُنکی جمعیت کفایت کریگی اُنکی طرف سے اُس شخص کو جو کہ اُنسے کسی برائی کا ارادہ کریگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا سیہزم الجمع ویولون الدبر یعنے عنقریب اُنکی جمعیت متفرق ہو جائیگی اور وہ مغلوب ہونگے حضرت ابن عباس رضہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ اپنے ایک خیمہ مین تہے بدر کے دن مین تجہے قسم دیتا ہون تیرے عہد و وعدکی اے اللہ اگر تو چاہے تو نہ پوجا جائے بعد آجکے کبہی پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتہہ پکڑا اور عرض کیا کافی ہے آپ کو یا رسول اللہ آپ نے الحاح کیا اپنے رب پر پہر آپ نکلے اور آپ جست کرتے تہے زرہ مین اور فرماتے جاتے تہے سیہزم الجمع الآیہ اخرجہ البخاری وکذ رواہ والنسائی فی غیر موضع من حدیث خالد وھو ابن مہران الحذاء۔ عکرمہ کہتے ہین جبکہ سیہزم الجمع ویولون الدبر نازل ہوئی تو حضرت عمر رضہ نے کہا اے جمع ہزیمت یعنے کونسی جمعیت مغلوب ہوگی حضرت عمر رضہ نے کہا پہر جب بدر کا دن ہوا تو مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا کہ آپ جست کرتے تہے زرہ مین اور فرماتے تہے سیہزم الجمع ویولون الدبر پس جانے اسکی تاویل سچائی اُس دن اخرجہ ابن ابی حاتم۔ یوسف بن ماہک کہتے ہین مین حضرت عائشہ ام المومنین کے پاس

تہا تو فرمایا کہ نازل ہوئی محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر مکے مین اور مین ایک لڑکی تہی کہیل رہی تہی –

بل الساعۃ موعدہم والساعۃ ادہی وامر کذا رواہ البخاری ہہنا مختصرا ورواہ فی فضائل القرآن

ولم یخرجہ مسلم کذا فی ابن کثیر ف نذر یا تو مصدر ہے بمعنے انذار کما تقدم یا جمع ہے نذیر بمعنے منذر

کی یہ وہی نو نشانیان ہین جنکے ساتہہ موسے علیہ السلام نے انکو ڈرایا یہ قول اولے ہے بوجہ اس آیت

کے کذبوا بایتنا کلہا کیونکہ یہ اسکا بیان ہے مراد اس سے وہی نو نشانیان ہین جنکا ذکر گذر چکا ہے کسی نے

کہا کہ مراد نذر سے حضرت موسے وحضرت ہارون علیہما السلام ہین اور انکے سوا اور انبیاء یعنے البتہ آیا

فرعون والون کو ڈرانا یا آئے انکو امور ڈرانے والے یا رسول ڈرانے والے تو وہ ایمان نہ لائے بلکہ ہماری

ساری آیتون کی تکذیب کی پس پکڑا ہمنے انکو عذاب سے مثل پکڑنے اس شخص کی جو کہ اپنے انتقام

مین قوی وغالب ہے اور انکے ہلاک کرنے پر قادر ہے جسکو کوئی شئے عاجز نہین کرتی پہر اللہ پاک

نے کفار مکہ کو ڈرایا پس فرمایا کیا تمہارے کفار بہتر ہین ان کفار سے استفہام انکاری بمعنے نفی ہے

یعنے اے مکے والو یا اے عرب کے گروہ تمہارے کفار بہتر نہین ہین اگلی امتون کے کفار سے جو کہ بسبب کفر

کے ہلاک کر دیے گئے پہر تم کیونکر طمع کرتے ہو عذاب سے سالم رہنے کی حالانکہ تم تو بدتر ہو ان سے

حضرت ابن عباس رض کہتے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہین ہین تمہارے کفار بہتر قوم نوح وقوم لوط سے

کسی نے کہا کہ قوم عاد وثمود وفرعون اور اسکی قوم سے پہر اللہ پاک نے اس سے اضراب کیا اور بوجہ دیگر

انکے عاجز کرنے کی طرف انتقال کیا یہ وجہ زیادہ تر سخت ہے پہلی توبیخ سے پس فرمایا کیا تمہارے واسطے

کوئی برات یعنے فارغخطی ہے ان کتابون مین جو انبیاء پر اُتاری گئی ہین مطلب یہ ہے کہ کتب انبیاء مین

سے کسی کتاب مین انکے واسطے برات نہین ہے عذاب سے جب بات یون ہے تو پہر کیون نبی و

قرآن کی تکذیب کرتے ہو اور شرک وکفر پر جمتے ہو پہر اس تبکیت و توبیخ سے اضراب کرکے بوجہ دیگر

اور توبیخ کی طرف انتقال کیا پس فرمایا کیا وہ کہتے ہین نحن جمیع منتصر یعنے ہم ایک ایسی جماعت ہین

کہ ہماری کثرت عدد وقوت کی وجہ سے کوئی ہمارے مقابلے کی طاقت نہین رکہتا ہے یا یہ معنے

ہین کہ ہمارا کام مجتمع ہے ہم مغلوب نہ ہونگے کلبی نے کہا معنے یہ ہین نحن جمیع امرنا ننتصر من اعدائنا ولا نرام

ولا نضام یعنے ہمارا کام مجتمع ہے ہم اپنے دشمنون سے بدلا لیتے ہین ہماری قوت وشوکت کی بابت کوئی ہم سے

مقابلے کا قصد نہین کرتا ہے اور نہ ہم پر جور وظلم کرسکتا ہے باعتبار لفظ جمیع وبموافقت رؤس آیات منتصر

کو مفرد ذکر کیا ہے یا یہ معنے مراد لو کہ نحن کل واحد منا منتصر یعنے ہم مین کا ہر واحد بدلا لینے والا ہے پس اللہ

پاک نے اس قول کا یون رد فرمایا سیہزم الجمع ویولون الدبر یعنے عنقریب ہزیمت دیا جائیگا گروہ کفار مکہ کا

یا علی العموم کفار عرب کا اور بھاگیں گے پیٹھ دیکر - اللہ پاک نے بدر کے دن انکو ہزیمت دی اور پیٹھ دیکر
بھاگے اور شرک کے سردار اور کفر کے عمائد قتل کیے گئے فللہ الحمد یہ بات منجملہ علامات نبوت ہی حضرت ابن
عباس رض سے فرمایا کہ یہ بدر کے دن تھا انہوں نے کہا نحن جمیع منتصر اسیر یہ آیت نازل ہوئی - جمہور نے
سیہزم بیائے تحتیہ بصیغہ مجہول پڑھا ہے اور کسی نے سنہزم بنون وکسر زاء ونصب الجمع - اور کسی نے بیائے
تحتیہ بصیغہ معروف اور کسی نے بتائے فوقیہ بنابر خطاب بصیغہ معروف یولون کو جمہور نے بیائے تحتیہ اور
کسی نے بتائے فوقیہ بنابر خطاب - دبر سے مراد جنس ہے اور وہ ادبار کے معنے میں ہی کسی نے کہا کہ
بوجہ رؤس آیات کو واحد لایا گیا - کسی نے کہا کہ مفرد لانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ وہ لوگ پیٹھ دینے
اور ہزیمت کہانے میں مثل نفس واحد کے ہیں سو ہزیمت سے کوئی پیچھے نہ رہے گا اور نہ لڑائی کے واسطے
ثابت رہیگا پس وہ اس بات میں مثل ایک شخص کی ہیں قولہ تعالے - بل الساعۃ موعدہم یعنی
بلکہ قیامت بعد بدر کے انکے عذاب اخروی کے وعدے کا وقت ہی اور یہ عذاب ہونے والا دنیا
میں قتل و قید و قہر سے وہ پورا عذاب نہیں ہی جسکا انکو وعدہ دیا گیا ہے یہ تو صرف ایک مقدمہ ہے
اسکے مقدمات سے اور ایک طلیعہ ہے اسکے طلائع سے اسی لیے یوں فرمایا والساعۃ ادہی وامر
یعنے اور عذاب قیامت کا بزرگتر ہے ضرر میں اور سخت تر ہے موقف بدر سے اور زیادہ تر تلخ ہے
عذاب دنیا سے ادہی ماخوذ ہے دہار سے دہاء بمعنے نکر و فظاعۃ ہے یعنے امر ناشناسا شدید
ہولناک یقال دہاہ امر کذا اے اصابہ دہوا و دہیا ، الداہیۃ الامر المنکر الذی لا یہتدی لدوائہ و
ہی ادہی نہ فرمایا بلکہ مقام ضمیر میں اسم ظاہر رکھا سو منظور اس سے ساعت کی زیادت تہویل ہے
کذا فی فتح البیان اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ
ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۢ بِالْبَصَرِ ۝ وَلَقَدْ
اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝
اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ جو لوگ گنہگار
ہیں غلطی میں ہیں اور سودائیں جس دن گھسیٹے جاوینگے آگ میں اوندہے منہ چکھو مزہ آگ کا ہم نے
ہر چیز بنائی پہلے ٹھیرا کر اور ہمارا کام یہی ایک دم کی بات ہے جیسے لپک نگاہ کی اور ہم کہپا چکے ہیں تمہارے
ساتھ والوں کو پھر ہے کوئی سوچنے والا اور جو چیز انہوں نے کی ہے لکھی گئی ورقوں میں اور ہر چھوٹی
اور بڑی لکھنے میں آچکی جو لوگ ڈر والے ہیں باغوں میں ہیں اور نہروں میں بیٹھے سچی بیٹھک میں
نزدیک بادشاہ کے جسکا سب پر قبضہ ہے ف اللہ تعالے خبر دیتا ہے مجرموں کی کہ وہ گمراہی

ع ۱۵ / ۳

مین پڑے ہین حق سے اور سودا مین ہین بسبب اُن شکون کے جن مین وہ ہین اور بسبب
اضطراب کے رایون مین یہ بات شامل ہے ہر کافر کو اور ہر مبتدع کو سارے فرقون مین سے جو کہ اس
وصف کو ساتھ متصف ہوا ہے پھر فرمایا جس دن گھسیٹے جاوینگے آگ مین اوندھے مُنہ یعنے جیسے
وہ تھے سعر و اضطراب و تردد مین اُسنے اُنکو آگ کا وارث بنایا اور جیسے وہ گمراہ تھے گھسیٹے جائینگے
اُسمین اپنے مُنہ کے بل نہ جانین گے کہان جاتے ہین اور توبیخ و سرزنش کرنے کو اُنسے کہا جائیگا
چکھو مزہ آگ کا قول تعالے اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ کقولہ تعالیٰ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ
تَقْدِيرًا وکقولہ تعالی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ وَالَّذِي قَدَّرَ
فَهَدَىٰ یعنے اُسنے مقدر کی قدر اور راہ بتائے خلائق کو طرف اُسکی اور اسی لیئے ائمہ سنت استدلال
کرتے ہین اس آیت کریمہ سے اللہ کی قدر کی اثبات پر جو سابق ہو چکی ہے واسطے اُسکی خلق کے اور وہ اُسکا
جاننا ہے اشیاء کو قبل اُنکے ہونے کے اور لکھنا اُسکا ہے اُن کو قبل مبرم ہونے اُنکے کے یہ آیت اور اُسکی
مثل اور آیتین اور جو اسکے معنے مین احادیث ثابتہ وارد ہوئی ہین ان سبنے رد کیا ہے فرقہ قدریہ پر جو کہ اواخر
عہد صحابہ مین نکلا حافظ ابن کثیر کہتے ہین یہ مقام اور جو حدیثین اسمین وارد ہوئی ہین ہمنے اُسپر مفصل کلام
کیا ہے کتاب الایمان صحیح بخاری کی شرح مین رحمہ اللہ تعالے اور یہان وہ احادیث ذکر کرتے ہین جو کہ
اس آیت کریمہ سے متعلق ہین (۱) حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہین کہ مشرکین قریش آئے طرف نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی جھگڑتے تھے آپ سے قدر مین اسپر یہ آیہ یوم یسحبون تا بقدر نازل ہوئی اخرجہ الامام احمد وہکذا رواہ
مسلم والترمذی وابن ماجہ (۲) عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین نہین اُتری ین یہ آیتین ان المجرمین
تا بقدر مگر اہل قدر مین اخرجہ البزار (۳) زرارہ حضرت صلعم سے راوی ہین کہ آپ نے یہ آیت پڑھی ذوقوا مس
سقر انا کل شیء خلقناہ بقدر۔ فرمایا نازل ہوئی کچھ لوگون مین میری امت کے جو ہونگے آخر زمانے مین
تکذیب کرینگے اللہ کی قدر کی رواہ ابن ابی حاتم (۴) عطا بن ابی رباح کہتے ہین مین آیا حضرت ابن عباس رضہ
کے پاس اور وہ کھینچ رہے تھے زمزم سے یعنے پانی کے ڈول اور اُنکے نیچے کے کپڑے تر ہو گئے تھے
تو بیٹھے اُن سے کہا مقرر کلام کیا گیا قدر مین تو فرمایا کیا اُنہون نے اُسکو کیا مینے کہا ہان فرمایا پس قسم
ہے اللہ کی نہین اُتری یہ آیت مگر اُن مین ذوقوا تا بقدر وہ لوگ بدترین اس امت کے ہین سو مت
عیادت کرو اُنکے بیمارون کی اور مت نماز پڑھو اُنکے مردون پر اگر مین دیکھون کسی کو اُن مین سے تو ڈالون
اُسکی دونو آنکھین پھوڑ ڈالون اپنی ان دو انگلیون سے رواہ ابن ابی حاتم وقد رواہ الامام احمد من وجہ
آخر وفیہ مرفوع وہ یہ ہے (۵) کہ محمد بن عبید مکی حضرت عبد اللہ بن عباس رضہ سے راوی ہین کہا اُنسے

کہا گیا کہ ایک شخص نے ہم پر قدوم کیا ہے وہ تکذیب کرتا ہے قدر کی تو فرمایا تم مجہے اُسکو بتاؤ
اور آپ نابینا تہے لوگون نے عرض کیا اے ابو عباس آپ اُسکو کیا کروگے فرمایا قسم ہے اُسکی جس کے ہاتہہ
مین میری جان ہے البتہ اگر مینے اُس سے قابو پایا تو البتہ مین اُسکی ناک کاٹ کہاؤن گا یہان تک
اُسے کاٹ ڈالون گا اور البتہ اگر اُسکی گردن میرے ہاتہہ مین پڑ جائے گی تو البتہ اُسکو توڑ ڈالون گا
پس بے شک مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا ہے کہ آپ فرماتے تہے گا کانّی بنساء
بنی فہر یطفن بالخزرج تصطفق الیاتہن مشرکات یہ اول شرک ہے اس امت کا قسم
ہے اُسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے البتہ لے پہونچے گی اُنکو اُنکی سوء رای یہانتک کہ نکالین گے
اللہ کو اس سے کہ وہ ہووے کہ اُس نے مقدر کی ہو کوئی خیر جیسا کہ نکالا اُسکو اُس سے کہ وہ ہووے
کہ اُسنے مقدر کیا ہو کسی شر کو (۶) نافع کہتے ہین کہ حضرت ابن عمر رض کا ایک دوست تہا اہل شام مین
سے اُسکو خط کتابت کرتے تہے پس حضرت عبد اللہ بن عمر رض نے اُسکی طرف لکہا مجہے یہ بات پہونچی ہے
کہ تو نے گفتگو کی ہے کسی شئے مین قدر سے سو تو اُس سے حذر کر کہ میری طرف لکہے پس بے شک مینے
سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے عنقریب ہو نگی میری امت مین قومین کہ تکذیب
کرینگی قدر کی رواہ الامام احمد ورواہ ابوداؤد عن احمد بن حنبل (۷) حضرت عبد اللہ بن عمر رض سے
مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ہر امت کے ایک مجوس ہین اور مجوس
میری امت کے وہ لوگ ہین جو کہتے ہین کہ قدر نہین ہے اگر وہ بیمار ہون تو مت عیادت کرو اُنکی اور اگر وہ
مرجائین تو مت حاضر ہو واُنکو اخرجہ الامام احمد (۸) نافع حضرت ابن عمر رض سے راوی ہین کہا مینے
سُنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے قریب ہے کہ اس اُمت مین مسخ ہوگا خبردار
اور وہ قدر کے مکذبین مین ہے اور زندیقیہ مین اخرجہ الامام احمد ورواہ الترمذی وابن ماجہ من حدیث
ابن صخر حمید بن زیاد بہ وقال الترمذی حسن صحیح غریب (۹) طاؤس یمانی کہتے ہین مین نے ابن عمر
کو سُنا کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر شئے ساتہ قدر کے ہے یہان تک کہ عجز و کیس
اخرجہ الامام احمد ورواہ مسلم منفرداً بہ من حدیث مالک (۱۰) حدیث صحیح مین ہے کہ مدد چاہ ساتہ اللہ
کی اور عاجز مت ہو پہر اگر پہونچے کوئی امر تو کہہ قدر اللہ وما شاء فعل یعنے اللہ نے مقدر کیا اور جو چاہا
وہ کیا اور مت کہہ اگر مین کرتا تو البتہ ایسا ہوتا پس بیشک لو کہولتا ہے عمل شیطان کا (۱۱) حضرت
ابن عباس رض کی حدیث مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنسے فرمایا اور جان رکہہ کہ امت
اگر جمع ہون اسپر کہ تجہے نفع پہونچائین ساتہ کسی شئے کے جس کو اللہ نے تیرے واسطے نہین لکہا ہے

تضطرب ۱۲ سرین ایشان ۱۲

حدیث ۷ رواہ احمد عن ابن عمر رض رواہ ابوداؤد عن ابن عمر رض ... ابن ماجہ عن جابر ... حدیث ۸ ... رواہ احمد ... مسند صحابہ ...

تو وہ تجھے نفع نہ پہنچا ئینگے اور اگر وہ جمع ہون اسپر کہ تجھے ضرر پہنچا ئین ساتھہ کسی شے کے جسکو اللہ نے
تجھپر نہین لکھا ہے تو وہ تجھے ضرر نہ پہنچا ئین گے سو کہہ گئی قلم اور لپیٹ دیے گئے صحیفے ۱۲ عبادہ بن ولید
بن عبادہ کہتے ہین مجھے حدیث کی میرے باپ نے کہا مین داخل ہوا عبادہ پر اور وہ بیمار تھے مین خیال کرتا
تھا اُن مین موت کا تو مین نے کہا او میرے باپ مجھے وصیت کرو اور کوشش کرو واسطے میرے تو کہا
مجھے بٹھاؤ پھر جب اُنکو بٹھایا تو کہا او میرے بیٹے تو مزہ نہ پائیگا ایمان کا اور نہ پہنچے گا حق حقیقت علم باللہ کو
یہانتک کہ ایمان لائے تو ساتھہ قدر کے اُسکی خیر اور اسکا شر مین نے کہا او میرے باپ کیونکر ہو واسطے
میرے یہ کہ مین جان لون کیا ہے قدر کی خیر اور اسکا شر کہا تو یہ جانے کہ جو شے تجھہ سے چوک گئی نہین ہے
وہ کہ تجھے پہونچے اور جو شے تجھے پہنچی نہین ہے وہ کہ تجھسے چوکی او میرے بیٹے بیشک مین نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے اول وہ شے جو اللہ نے پیدا کی قلم ہے پھر اُس سے فرمایا لکھہ تو وہ چلا
اُس گھڑی مین ساتھہ اُس شے کے جو ہونے والی ہے روز قیامت تک او میرے بیٹے اگر تو مرا اور نہین ہے
تو اسپر تو داخل ہوا آگ مین روایت کیا امام احمد نے ۱۳ حضرت علی بن ابیطالب سے مرفوعًا مروی ہے نہین ایمان
لائیگا کوئی یہانتک کہ ایمان لائے چار چیزون پر گواہی دے اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ
اور یہ کہ بیشک مین اُسکا رسول ہون اُسنے بھیجا ہے مجھکو ساتھہ حق کے اور ایمان لائے بعث بعد الموت
پر اور ایمان لائے قدر پر اُسکی خیر اور اُسکا شر ۱۴ امام مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے مرفوعًا ثابت ہوا ہے
کہ اللہ نے لکھا مقادیر خلائق کو قبل اسکے کہ پیدا کرے آسمانون کو اور زمین کو پچاس ہزار برس آگے تب
تھا وہ کیا [illegible] اُسکا پانی پر روایت کیا الترمذی وقال حسن صحیح غریب پھر اللہ پاک نے خبر دی اپنی [illegible]
[illegible] جس طرح کہ خبر دی اپنے نفوذ قدر کی اُن [illegible] پس فرمایا [illegible]
[illegible]
[illegible]

ہوئی ہے انپر کتابون مین جو ملائکہ علیہم السلام کے ہاتھون مین ہین وکل صغیر وکبیر مستطر یعنے ہر چھوٹا بڑا اُنکے اعمال سے جمع کیا ہوا ہے اُنپر اور لکھا ہوا ہے اُن کے صحیفون مین نہین چھوڑتا ہے کسی چھوٹے کو اور نہ کسی بڑے کو مگر اُسکا شمار کر لیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم فرماتے تھے او عائشہ بچ تو محقرات ذنوب سے پس بیشک اُنکے واسطے اللہ کی طرف سے ایک طالب ہے اخرجہ الامام احمد ورواہ النسائی وابن ماجہ من طریق سعید بن مسلم بن مالک المدنی وثقہ احمد وابن معین وابو حاتم وغیرہم وقد رواہ الحافظ ابن عساکر فی ترجمۃ سعید بن مسلم ہذا من وجہ آخر پہر سعید نے کہا پس مین نے یہ حدیث بیان کی عامر بن ہشام سے تو مجھسے کہا خرابی ہو تیری او سعید بن مسلم البتہ مقرر حدیث کی مجھکو سلیمان بن مغیرہ نے کہ اُنہی کوئی گناہ کیا سو اُسکو چھوٹا سمجھا پس اُسکی خواب مین ایک آنے والا آیا تو کہا او سلیمان ؎

لا تحقرن من الذنوب صغیرا — ان الصغیر غدا یعود کبیرا
ان الصغیر ولو تقادم عہدہ — عند الالہ مسطر تسطیرا
فازجر ہواک عن البطالۃ لا تکن — صعب القیاد وشمرن تشمیرا
ان المحب اذا احب الہہ — طار الفؤاد والہم التفکیرا
فاسأل ہدایتک الالہ فتتئد — فکفی بربک ہادیا ونصیرا

قولہ تعالی ان المتقین فی جنات ونہر یعنی اللہ سے ڈرنے والے باغون مین ہین اور نہرون مین برخلاف اُسکے جسمین شقی لوگ ہین ضلال و سعر مین اور گھسیٹے جاتے ہین نار کے اندر اُنکے مونہہ کے بل مع توبیخ وتقریع وتہدید کے فی مقعد صدق یعنے اللہ تعالی کی دار کرامت ورضوان وفضل وامتنان مین اور اُسکے جود و احسان مین عند ملیک مقتدر یعنے نزدیک بڑے بادشاہ کے جو کہ اشیاء کا خالق ہے اور اُنکا مقدر ہے اور قدرت کرنے والا ہے اُس شی پر جسکو چاہتا ہے اُن اشیاء مین سے جن کو لوگ طلب کرتے ہین اور چاہتے ہین حضرت عبداللہ بن عمرو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچاتے ہین کہ مقسطین اللہ کے نزدیک منبرون پر ہین نور کے رحمن کی جانب راست اور اُسکے دونون ہاتھہ راست ہین وہ لوگ جو عدل کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے گھر والون مین اور اُسمین جسکے وہ والی ہوئے اخرجہ الامام احمد والفرد باخراجہ مسلم والنسائی من حدیث سفیان بن عیینۃ باسنادہ مثلہ آخر تفسیر سورۃ القمر ولہ الحمد والمنۃ

[illegible] فی ابن کثیر قولہ ان المجرمین الآیۃ کا یہ مطلب ہی کہ بے شک مشرکین جاہل ہین [illegible] حق سے اور وہ آگ مین جو اُنپر دہکائی جاتی ہے کسی نے کہا کہ گمراہی کے اندر [illegible] کسی نے کہا کہ گمراہی مین ہین [illegible]

اور آخرت کے عذاب مین ہین یا ہلاک ہین ہین اور آگون کے اندر ہین آخرت مین تفسیر سعر کی اسی
سورت مین اول گذر چکی ہے اُس کے اعادے کی ضرورت نہین ہے یوم یسحبون الآیہ ظرف
ہے ماقبل کا یعنے مجرمین ضلال و سعر مین ہین جس دن کہ گھسیٹے جاوینگے آگ مین اپنے موہنہ کے بل
یا ظرف ہے قول کا جو اُس کے بعد مقدر ہے ای یوم یسحبون یقال لہم یعنے جس دن گھسیٹے جاینگے
اُنسی کہا جائیگا ذوقوا مس سقر یعنے چکھو تم اُس کی گرمی اور اسکی عذاب کی شدت یہ مثل
قول عرب کی ہے کہ وجد مس الحمی و ذاق طعم الضرب یعنے پائی گرمی تپ کی اور چکھا مزہ
مار کا کرخی نے کہا کہ مس سقر مجاز ہے اصابت نار سے بعلاقۂ سببیت تقریر
کشاف سے ظاہر یہ ہے کہ استعارہ بالکنایہ کے باب سے
ہے سقر علم ہے جہنم کا غیر منصرف ہے بسبب تانیث و تعریف کی ماخوذ ہے سقرت
النار اذا لوحتہ سے انا کل شیء خلقناہ بقدر یعنے پیدا کیا اللہ پاک نے ہر شے کو اشیا مین سے
در انحال کہ متلبس ہے ساتھ قدر کے جس کو اوس نے مقدر کیا اور ساتھ قضا کے جس کو اُس نے
قضا کیا سابق ہوی اُس کی علم مین لکھی گئی لوح محفوظ مین قبل اُس کے وقوع کی قدر بمعنے تقدیر
ہے جمہور نے بنصب کل پڑہا ہے بنا بر اشتغال اور ابو السماک نے برفع لوگون نے نصب کو
ترجیح دی ہے بلکہ بعض نے اُسکو واجب کیا ہے کہا اس لیے کہ رفع موہم ہے اوس شے کا
جو کہ قواعد اہل سنت کی بنا پر جائز نہین ہے یعنے جب کل شے مرفوع ہوگا تو مبتدا ٹھہریگا اور
خلقنا کل کی یا شے کی صفت ہوگی اور بقدر اُس کی خبر اور اب اس کا ایک مفہوم ہوگا
جو کہ متامل پر مخفی نہین ہے پس یہ لازم آئے گا کہ وہان ایک ایسی شی ہو جو کہ نہ اللہ تعالے
کی مخلوق ہے اور نہ ساتھ قدر کے ہے بعض نے اسی طرح اُسکی تقریر کی ہے ابو البقا نے
کہا کہ نصب صرف اس لیے اولے ہوا کہ وہ دال ہے عموم خلق پر اور رفع اُس کی عموم پر دال
نہین ہے بلکہ اس کو مفید ہے کہ ہر شے جو مخلوق ہے تو وہ ساتھ قدر کے ہے اور نصب کل
کا جو عموم پر دال ہے سو صرف اس لیے کہ تقدیر یہ ہے انا خلقنا کل شے خلقناہ بقدر پس خلقناہ
تاکید و تفسیر ہے خلقنا مضمر کی جو کہ ناصب ہے کل شے کا سو یہ لفظ عام ہے عام ہوتا ہے ساری
مخلوقات کو اس جگہہ مین کا ایک کلام مبسوط ہے اسکی تطویل کرنیکی چندان ضرورت نہین ہے
قدر کے باب مین صحیح و ضعیف حدیثین وارد ہوئی ہین اُنکا ذکر اول ہو چکا ہے ایک حدیث
حضرت جابر کی مرفوعًا یہ ہے نہین ایمان لائے گا ایک تمہارا ایمان تک کہ ایمان لائے ساتھ قدر

کے اخرجہ الترمذی واستغربہ نووی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین جان رکھو کہ اہل حق کا مذہب
قدر کا اثبات ہی معنے اُس کے یہ ہین کہ اللہ تعالے نے مقدر کیا اشیا کو قدم مین اور اللہ پاک نے یہ جان
لیا کہ وہ آیندہ واقع ہونگی ان وقتون مین جو کہ اللہ کے نزدیک معلوم ہین اور صفات مخصوصہ
پر پس اشیا واقع ہوتے ہین موافق اُس کے جو اللہ تعالے نے مقدر کیا ہے فرقۂ قدریہ نے اس کا
انکار کیا اور یہ زعم کیا کہ اللہ پاک نے اُن کو مقدر نہین کیا اور نہ اُس کا علم اُن کے ساتھ متقدم ہوا
اور وہ مستانفۃ العلم ہین یعنے اللہ پاک جو اُن کو جانتا ہے سو صرف بعد اُن کے وقوع کے اور
جہوٹ بولے اللہ پاک پر اللہ تعالے اُنکی باطل باتون سے برتر و منزہ ہے اس فرقے کا نام قدریہ
رکہا گیا اس لیے کہ وہ منکر ہین قدر کے متکلمین مین کی اصحاب مقالات نے کہا کہ فرقۂ قدریہ جو کہ اس
قول شنیع باطل کی قائل ہین وہ منقرض ہو چکے اہل قبلہ مین سے اس پر کوئی باقی نہین رہا
اور متاخر زمانون مین قدریہ ہو گئے اعتقاد رکہتی ہین اثبات قدر کا لیکن یہ کہتے ہین کہ خیر اللہ کی طرف
سے ہے اور شر اُس کے غیر کیطرف سے اللہ تعالے ان کے قول سے منزہ و پاک ہے خطابی نے
کہا بہت سے لوگ یہ گمان کرتے ہین کہ قضا و قدر کے معنے جبر و قہر کرنا ہے اللہ کا بندے کو اُس شے
پر جس کو اُس نے مقدر کیا ہے اور قضا کیا ہے حالانکہ بات ویسی نہین ہے جیسے وہ وہم کرتے ہین اسکے
معنے جو ہین سو صرف خبر دینا ہے اللہ تعالے کی تقدم علم کی ساتھ اُس شے کے جو ہوتی ہے بندونکی
اکساب و افعال سے اور صدور اُن کا اوس کی تقدیر سے اور اوس کی خلق سے اون کی خیر اور
شر کہا اور قدر اسم ہی واسطے اوس شے کے جو صادر ہوئی مقدر ہو کر قادر کے فعل سے یقال قدرت
الشئ او قدرتہ بتخفیف و تشدید یہ دونون ایک معنے مین ہین اور قضا اس مین اوسکی معنے مین خلق
کے کقولہ تعالے فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ای خلقهن وقد تظاهرت الادلۃ القطعیۃ من
الکتاب والسنۃ واجماع الصحابۃ واہل العقد والحل من السلف والخلف علی اثبات
قدر اللہ تعالی وسبحانہ وقد قرر ذلک ائمۃ المتکلمین احسن تقریر بدلائلہ القطعیۃ
السمعیۃ والعقلیۃ واللہ تعالی اعلم کذا ذکرہ الخازن قولہ تعالی وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ
کا یہ مطلب ہے کہ نہین ہے امر ہمارا واسطے کسی شے کے جس کے وجود کا ہم ارادہ کرتے ہین مگر مرۃ واحدۃ
یعنے ایک بار یا فعلۃ واحدۃ یعنے ایک فعل مراد وجود مین لانا ہے بدون کسی محنت و مشقت کی یا کلمۃ واحدۃ سے
مراد کن کہنا ہے یعنے جب کن کہا تو فوراً وہ شے ہو گئی اس مین کسی طرح کی مراجعت نہین ہے پس اسر
تباہ جس وقت اللہ پاک نے ارادہ کیا کسی شے کا تو اُس سے فرمایا ہو جا پس وہ ہو گئی اب یہان فرق ظاہر ہو گیا

ارادہ وقول ہین پس ارادہ تو قدر ہے اور قول قضا ہے واحدۃ مین بیان ہے اس بات کا کہ تکرار قول
کیطرف کچھ حاجت نہین ہے بلکہ یہ اشارہ ہے طرف نفاذ امر کے کسی نے کہا کہ مراد امر سے قیامت ہے کلمح
بالبصر یعنے اللہ پاک کا امر اپنی سرعت مین مثل پلک مارنے کے ہے لمح کہتے ہین بعجلت وسرعت نظر کرنے کو
صحاح مین کہا ہے لمحہ والمحہ اذا ابصرہ بنظر خفیف والاسم اللمحۃ پس مطلب یہ ہے کہ جس طرح ایک تمہارے
پر اپنے پلک مارنے مین کچھ کلفت نہین ہوتی ہے اسی طرح ہمارے نزدیک سارے افعال ہین بلکہ اس سے
بہی زیادہ سہل و آسان کلبی نے کہا نہین ہے امر ہمارا ساتھ آنے قیامت کی جلدی مین مگر مثل پلک مارنے
کے ہے ولقد اہلکنا اشیاعکم یعنے ہم ہلاک کر چکے ہین ان کو جو تمہاری مشابہ و نظیر تہی کفر مین امتون مین سے
کسی نے کہا کہ تمہاری اتباع فرعوان کو اور تمپر قدرت ویسی ہے جیسی اونپر قدرت تہی سو تم ڈرو اس سے
کہ تم کو پونہچے جو ان کو پونہچا اور اسی لیے سے یہ قول متسبب ہوا کہ فہل من مدکر یعنے پہر ہے کوئی نصیحت
قبول کرنیوالا کہ نصیحت و وعظ سے اثر پذیر ہو اور جانے کہ یہ حق ہے تو عقوبت سے ڈرے اور اس سے
کہ اُس پر وہ عذاب نازل ہو جو اگلی امتون پر نازل ہو چکا ہے وکل شیئ فعلوہ فی الزبر یعنے جو کچھ خیر یا شر امتون
نے کیا ہے وہ سب لکھا ہوا ہے لوح محفوظ مین یا حافظین کی کتابون اور دفترون مین وکل صغیر وکبیر مستطر یعنی
سطر بسطر سطر الکتب فی سطر مثلہ یعنے ہر شئے اعمال و اقوال و افعال خلق سے اور جو کچھ ہونے والا ہے یہ سب
لکھا ہوا ہے لوح محفوظ مین اس کا صغیر و کبیر و جلیل و حقیر حضرت ابن عمرؓ نے مستطر کی تفسیر مین فرمایا مسطور
فی الکتاب پہر جب اللہ پاک اشقیا کے ذکر سے فارغ ہوا تو سعدا کا حال ذکر کیا پس فرمایا ان المتقین فی
جنات ونہر مراد نہر سے جنس ہے واسطے مناسبت جمع جنات کے لفظ مین جو مفرد لایا گیا سو صرف
واسطے موافقت رؤس آیات کے جمہور نے اسیطرح پڑہا ہے یہ شامل ہے جنت کی نہرون کو جو کہ پانی
اور شراب اور دودہ اور شہد سے ہین کسی نے بسکون ہا پڑہا ہے فتح وسکون ہا دو لغت ہین کسی
نے بضم نون و ہا بصیغۂ جمع یہ قرأت شاذ ہے معنے یہ ہین کہ متقی لوگ بساتین مختلفہ وجنات متنوعہ
وانہار متدفقہ مین ہین کسی نے کہا کہ نہر بمعنے سعت و فراخی و روشنی ہے اسی معنے سے نہار بمعنے روز ہے
یعنے وہ باغون مین اور فراخی و روشنی مین ہین ان کی یہان رات نہین ہے لیکن قول اول اولیٰ ہے فی
مقعد صدق اضافۃ موصوف الی الصفۃ کے باب سے ہے یعنے مجلس حق و مکان پسندیدہ مین جس مین
نہ لغو ہے نہ کذب نہ گناہ یعنے جنت مراد مقعد سے جنس ہے عثمان بتی نے مقاعد بجمع پڑہا ہے یہ
قرأت شاذ ہے عند ملیک مقتدر یعنے نزدیک بادشاہ کے کہ جس کا ملک عزیز و واسع ہے قدرت
والا ہے اوس شئے پر جس کو چاہتا ہے کوئی شئے اُسے عاجز نہین کرتی ہے کلمۂ عند اس جگہ کنایہ ہے

لہ س کلمح کے زمخشری ... اتفاق ہے اس پر ... ایک نصب مین ... بقدر ... کل شیئ فی الزبر ... ملائکۃ ... زبر ... کتب ... ان کو ... نیک یا بد ... انہون نے کی ہو ...

انکار زبر ... ہی ہے ۱۲ منہ

لہ مجاہد و اعرج و ابو السماک ... ۱۲ منہ

لہ یعنے ابو مجلز و ابو نہیک و اعرج و طلحہ بن مصرف و قتادہ ۱۲ منہ

لہ یعنے مختلف الانواع واقسام کے باغ اور چلتے پانی کی نہرین ۱۲ منہ ۱۲

کرامت وشرف منزلت وتقریب رتبہ سے یعنے وہ مقرب ہین نزدیک اس ذات پاک کی جسکا امر ملک واقتدار مین برتر ہے یاین طور کہ مبہم رکہا گیا ہے فہم والون پر دونون اسمون کو نکرہ لانے مین یہ فائدہ ہے کہ یہ بات معلوم ہو کہ کوئی شے نہین ہے مگر حال یہ ہے کہ وہ اوس کی ملک و قدرت کے تحت مین ہے وہو علی کل شئی قدیر واللہ اعلم کذا فی فتح البیان الحمد للہ والمنۃ کہ اس صورت کی تفسیر روز شنبہ ۲ ربیع الاول ۱۳۱۵ ہجری وقت شب قریب ۲ ساعت تمام ہوئی اللہ سبحانہ قبول فرمائے اور عمل کرنے کی توفیق دے آمین لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الرحمن

اس سورہ مبارکہ کی چہتر یا اہتر آیتین ہین اور یہ مکی ہے قرطبی نے کہا کہ حسن وعروہ بن الزبیر و عکرمہ وعطا وجابر رضی اللہ عنہم کے قول مین ساری سورت مکی ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا مگر اس مین کی ایک آیت یعنے قولہ تعالے یسالہ من فی السموات والارض الآیہ صواب اس قول کا یہ ہے کہ مگر دو آیتین جیسی کہ گازرونی نے اسکی تصریح کی ہے اور دو آیتین یہ ہین یسالہ الی قولہ کل یوم ہو فی شان یہ ایک آیت ہوئی فبای آلاء ربکما تکذبان یہ دوسری آیت ہے حضرت ابن مسعود ومقاتل نے کہا کہ یہ ساری سورت مدنی ہے لیکن قول اول اصح ہے اس پر یہ اقوال دال ہین ۱ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ سورہ رحمن مکے مین نازل ہوئی اخرجہ النحاس ۲ حضرت عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ سورہ رحمن مکے مین نازل کی گئی اخرجہ ابن مردویہ ۳ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ سورہ الرحمن علم القرآن مکے مین نازل ہوئی اخرجہ ابن مردویہ ۴ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہین مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ آپ پڑہتے تہے اور آپ نماز پڑہ رہے تہے طرف رکن کی یعنے حجر اسود کے قبل اس کے کہ آپ ظاہر کرین اوس شے کو جس کا آپ کو امر کیا جاتا ہے اور مشرکین سنتے تہے فبای آلاء ربکما تکذبان اخرجہ الامام احمد وابن مردویہ قال السیوطی بسند حسن قول ثانی کا موید یہ قول ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا سورہ رحمن مدینے مین نازل ہوئی اخرجہ ابن الضریس وابن مردویہ والبیہقی فی الدلائل جمع بین القولین یون ممکن ہے کہ بعض سورت مکے مین نازل ہوئی اور بعض مدینے مین حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہا نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب پر تو سورہ

رحمن اونپر پڑہی اُس کی اول سے آخر تک پس وہ ساکت رہے تو آپنے فرمایا کیا ہے مجہکو مین تم کو دیکہتا
ہون سکوت کرنیوالے البتہ مقررمین نے اسکو پڑہا جنون پر شب جن مین تو وہ تہی خوبتر از روی جواب کے
تم سے ہر بار کہ مین آیا قولہ فبای آلاء ربکما تکذبان پر تو اُنہون نے کہا لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد یعنے
ای رب ہمارے ہم تیری کسی نعمت کی تکذیب نہین کرتے ہین پس واسطے تیری حمد ہے رواہ الترمذی
وابن المنذر وابو الشیخ فی العظمۃ والحاکم وصححہ وابن مردویہ والبیہقی فے الدلائل قال الترمذی بعد اخراجہ ہذا حدیث غریب
لا نعرفہ الا من حدیث الولید بن مسلم عن زہیر بن محمد وحکی عن الامام احمد انہ کان یستنکر روایتہ عن زہیر وقال
البزار لا نعرفہ یروی الا من ہذا الوجہ اخرجہ البزار وابن جریر وابن المنذر والدارقطنی فے الافراد وابن مردویہ
والخطیب فی تاریخہ من حدیث ابن عمر وصحح السیوطی اسنادہ وقال البزار لا نعرفہ یروی الا من ہذا الوجہ بہذا الاسناد
حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ فرماتے تہے واسطے ہر شے کے
ایک عروس ہے اور عروس قرآن کی رحمن ہے اخرجہ البیہقی فے الشعب زر کہتے ہین کہ ایک شخص نے
کہا تو کیسا پہچانتا ہے اس حرف کو من ماء غیر آسن یا آسن پس کہا کل قرآن مقرر مین نے پڑہا کہا بے شک مین
البتہ پڑہتا ہون مفصل کو ایک رکعت مین تو کہا ہذا کہذ الشعر لا باک یعنے کیا تو جلد پڑہتا ہے مثل جلدی پڑہنے
شعر کی نیرا باپ نہو مقرر مین نے جانا ہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرائن کو جن کو آپ قرین کرتے تہے
دو قرین دو قرین اول مفصل سے اور اول مفصل ابن مسعود کی رحمن اخرجہ الامام احمد عن عاصم عن زر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۙ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ
يَسْجُدٰنِ ۙ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ○ اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ ○ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ
وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ○ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۙ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ○ وَالْحَبُّ ذُو
الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۚ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ رحمن نے سکہایا قرآن بنایا آدمی پہر سکہائی
اسکو بات سورج اور چاند کو ایک حساب ہے اور جہاڑ اور درخت لگے ہین سجدے مین اور آسمان کو اونچا کیا
اور رکہی ترازو کہ مت زیادتی کرو ترازو مین اور سیدہے ترازو تولو انصاف سے اور مت گہٹاؤ تول
اور زمین کو رکہا واسطے خلق کے اوسمین میوہ ہے اور کہجورین جن کی میوے پر غلاف اور اناج جس کی
ساتہ بہس ہے اور پہول خوشبو پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے تم دونون یعنے جن اور انس انتہی
ف اللہ پاک خبر دیتا ہے اپنے فضل و رحمت کی جو اُس کو اپنی خلق کے ساتہ ہے کہ اُس نے اپنے
بندون پر قرآن شریف اُتارا اور اُس کے حفظ و فہم کو آسان کیا اُسپر جسپر چاہے رحم کیا پس فرمایا رحمن

نے سکہایا قرآن بنایا آدمی سکہایا اسکو بیان حضرت حسن نے فرمایا مراد بیان سے نطق ہے ضحاک و قتادہ
وغیرہما نے کہا یعنے خیر و شر حضرت حسن کا قول یہان احسن و اقوی ہے اس لیے کہ سیاق آیت کا اسمین ہے
کہ اللہ پاک نے قرآن کی تعلیم فرمائی اور یہ ادا کرنا ہے اُس کی تلاوت کا اور یہ جو ہوتا ہے سو یون کہ نطق
کی آسانی کی جاوے خلق پر اور حرفون کا نکلنا سہل کیا جاوے اُن کے مواضع سے جو کہ حلق و زبان
اور دونون ہونٹہ ہین بنا بر اختلاف مخارج و انواع حروف کے سورج و چاند کے حسبان کا یہ مطلب ہے
کہ وہ دونون چلتے ہین ایک دوسرے کے پیچہے آتے رہتے ہین ایک ایسے حساب سے کہ جس کا قانون بندہا ہے
ہو نہ وہ مختلف ہوتا ہے نہ مضطرب ہوتا ہے کما قال تعالے لَا الشَّمْسُ يَنۢبَغِي لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ
وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ وقال تعالی فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ عکرمہ سے مروی ہے کہ اگر اللہ تعالے ساری ابصار انس
وجن و دواب و طیور کا نور کسی بندے کی دونون آنکہون مین کر دیتا پہر ایک پردہ کہولدیتا ستر پردون
مین سے جو کہ سورج کے رہے ہین تو البتہ وہ طاقت نہ رکہتا کہ اس کی طرف نظر کرے اور سورج کا نور
ایک حصہ ہے ستر حصون مین کا کرسی کے نور سے اور کرسی کا نور ایک حصہ ہے ستر حصون مین کا عرش کے
نور سے اور عرش کا نور ایک حصہ ہے ستر حصون مین کا نور ستر سے اب تم دیکہو کہ اللہ تعالے اپنے بندے کی
اسکی دونون آنکہون مین کیا کچہہ نور عطا فرمائیگا وقت نظر کرنے کے طرف وجہ کریم اوسکو رب کی عیانا روا اثر
الی عالم اللہم ارزقنا النظر الی وجہک الکریم بجاہ نبیک الرؤف الرحیم اللہم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین
صلوۃ وازکی تسلیم الی یوم الدین آمین ابن جریر کہتے ہین مفسرین کا اجماع ہے اسپر کہ شجر وہ ہے
جو قائم ہوتا ہے ساق پر یعنے تنے پر بعد اس کے نجم کے معنے مین اختلاف کیا ہے پس حضرت ابن عباس
نے تو یہ فرمایا کہ نجم وہ ہے جو پہیلے رہے زمین پر یعنے روئیدگی ہین سے سعید بن جبیر و سدی و سفیان
ثوری نے بہی اسی طرح کہا ہے اور ابن جریر نے اسی کو اختیار کیا ہے مجاہد نے کہا نجم وہ ہے جو کہ
آسمان مین ہے اسی طرح حسن و قتادہ نے بہی کہا ہے یہ قول ظاہر تر ہے واللہ اعلم اس لیے کہ
اللہ تعالے نے فرمایا ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَ
الْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الآیۃ میزان سے مراد عدل ہے
کما قال تعالی لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ
اور اسی طرح بیان فرمایا ہے اَنْ لَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ یعنے اللہ تعالے نے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو
ساتہہ حق و عدل کے تا کہ ساری اشیا حق و عدل کے ساتہہ ہون اسی لیے یون فرمایا وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ

بِالْقِسْطِ الاٰیۃ یعنے مت کم کرو تول کو بلکہ تولو ساتھہ حق و انصاف کے کما قال تعالے وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ
الْمُسْتَقِیْمِ قولہ تعالی وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ یعنے جیسا اس نے آسمان کو اونچا کیا ویسا ہی زمین کو نیچا بنایا اور
اوسکو بچھایا اور جمے ہوئے اونچے اونچے پہاڑون سے اسکو جمایا تاکہ جو خلق روے زمین پر ہے اسکے واسطے
قرار پکڑے روے زمین پر بہت سی خلائق ہین کہ جن کی نوعین شکلین رنگ اور زبانین مختلف ہین اُس کے
سارے اقطار و اطراف مین حضرت ابن عباس و مجاہد و قتادہ و ابن زید نے کہا کہ انام بمعنے خلق ہے فِیْهَا
فَاکِهَةٌ یعنے زمین مین میوے ہین جنکے رنگ اور مزے اور بو مختلف ہین نخل کا علیحدہ کرکے اسلیے ذکر کیا
کہ اُسکو اور میوی پر شرف ہے اور تری و خشکی دونون حال مین اُسکا نفع حاصل ہوتا ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا
اَکْمَام اوعیۂ طلع ہین یعنے شگوفۂ خرما کے ظرف جنمین وہ ہوتا ہے اسی طرح مفسرین مین سے غیر واحد نے
یہی کہا ہے طلع وہ ہے جسمین خوشہ طلوع کرتا ہے پہر وہ خوشے سی شق ہوتا ہے تو بسر ہو جاتا ہے یعنے
گدر پہر رطب پہر پکتا ہے اور اُسکا نفع اور درست ہونا منتہی ہو جاتا ہے شعبی سے مروی ہو کہ قیصر نے حضرت
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا مین تمکو خبر دیتا ہون کہ میرے قاصد میرے پاس آئے تمہاری طرف سے
تو یہ زعم کیا کہ تمہاری طرف ایک درخت ہے لیست بخلیقۃ بشی من الخیر نکلتا ہے مثل گدہے کے کانون
کی پہر شق ہوتا ہے مثل موتیون کے پہر سبز ہوتا ہے تو مثل زمرد سبز کے ہو جاتا ہے پہر سرخ پڑتا ہے تو مثل
یاقوت سرخ کی ہو جاتا ہے پہر رسیدہ ہوتا ہے تو پختہ ہوتا ہے پہر مثل پاکتر و عمدہ ترفالودے کے ہو جاتا ہی
جو کہ کہایا گیا پہر خشک ہوتا ہی تو عصمت ہوتا ہی واسطے مقیم کے اور توشہ واسطے مسافر کے پس اگر میرے
قاصدون نے مجھہ سی سچ کہا ہے تو مین نہین خیال کرتا ہون اُس درخت کو مگر جنت کے درختون سے پس
حضرت عمر رض نے اوسکو یہ خط لکھا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلٰی قَیْصَرَ مَلِكِ الرُّوْمِ اَنَّ رُسُلَكَ قَدْ
صَدَقُوْكَ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ عِنْدَنَا وَهِيَ الشَّجَرَةُ الَّتِيْ اَنْبَتَهَا اللّٰهُ عَلٰی مَرْيَمَ حِيْنَ نُفِسَتْ بِعِيْسٰی اِبْنِهَا
فَاتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَتَّخِذْ عِيْسٰی اِلٰهًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنَّ مَثَلَ عِيْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ
تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ کسی
نے کہا کہ اکمام رُفات نخلہ ہے یہ وہ پوست ہی جو کہ درخت خرما کی گردن پر ہوتا ہے یہ قول حسن و قتادہ
کا ہے عصف حضرت ابن عباس رض نے کہا کہ مراد اس سے تبن شہ ہے یعنے کاہ دوسر لفظ اونکا یہ ہے کہ
عصف پتے ہین اُس کہیتی سبز کے کہ جس کے سر کاٹے گئے سو اُسکا نام عصف کہا جاتا ہی جبکہ وہ خشک ہو جاے
ایسا ہی قتادہ و ضحاک و ابو مالک نے کہا ہے کہ عصف اُسکا تبن اُسکا ہے حضرت ابن عباس و مجاہد و غیر واحد نے کہا
کہ ریحان سے مراد ورق ہے یعنی پتے حضرت حسن نے کہا کہ وہ یہی تمہارا ریحان ہے یعنی دونا مروے کا

درخت خوشبو دوسرا لفظ حضرت ابن عباس کا یہ ہے الریحان خضر الزرع یعنے سبز کہیتی واللہ اعلم معنے اسکے یہ ہین
کہ حب یعنے اناج اور دانے جیسے گیہون اور جو اور مثل ان دونون کے اُنکے واسطے اپنی حالت روئیدگی مین عصف
ہے یعنے وہ شئے ہے جو بال پر ہوتی ہے اور ریحان وہ لپٹے ہوئے پتے ہین جو اوسکے تنے پر ہوتے
ہین کسی نے کہا عصف پتے ہین پہلے پہل جو کہیتی اوگتی ہے سبزی ہو کر اور ریحان پتے ہین یعنے جبکہ وہ
کہیتی کو چہپا لین اور اسکا لباس بن جائین اور اس مین دانے منعقد ہو جائین جیسا کہ زید بن عمرو بن نفیل
نے اپنے قصیدہ مشہور مین کہا ہے ؎

وَقُولَا لَهُ مَنْ يُنْبِتُ الْحَبَّ فِي الثَّرٰى	فَيُصْبِحُ مِنْهُ الْبَقْلُ يَهْتَزُّ رَابِيًا
وَيُخْرِجُ مِنْهُ حَبَّهٗ فِي رُؤُسِهٖ	فَفِي ذَاكَ اٰيَاتٌ لِّمَنْ كَانَ وَاعِيًا

قولہ تعالیٰ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ اے فبای الآء یا معشر الانس والجن تکذبان قالہ مجاہد وغیر واحد یعنے پہر
کیا کیا نعمتین اپنے رب کی اے گروہ ثقلین انس و جن مین کی جہٹلاؤ گے اس معنے پر اسکے بعد کا سیاق دال
ہے یعنے تمپر ظاہر ہین اور تم اُن مین ڈوبے ہوئے ہو اُنکے انکار کی طاقت نہین رکہتے ہو پس ہم کہتے ہین جیسا
کہ اُن جنون نے کہا جو کہ اللہ پاک پر ایمان لانیوالے تہے اَللّٰهُمَّ وَلَا بِشَيْءٍ مِّنْ اٰلَاۗئِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ
یعنے اے ہمارے رب ہم نہین جہٹلاتے کسی شئ کو تیری نعمتون مین سے سو واسطے تیرے حمد ہے حضرت
ابن عباس رض فرمایا کرتے تہے لا فانیہا یا رب یعنے ہم تکذیب نہین کرتے ہین کسی شئ کی اُن مین سے کذا فی
ابن کثیر **ف** الرحمان مبتدا ہے اور ما بعد کے افعال اُسکے خبر یہ بہی جائز ہے کہ مبتدا محذوف کی خبر
ہو اے اللہ الرحمن یا مبتدا ہے اور اُسکی خبر محذوف ای الرحمن ربنا یہ دونو وجہین اُس شخص کے نزدیک
ہین جو اسکا معتقد ہے کہ الرحمن ایک آیت ہے مع اُس مضمر کے وجہ اسکی یہ ہے کہ اُسنے الرحمن کو ایک آیت
شمار کیا ہے اور یہ متصور نہین ہوتا ہے مگر یون کہ اُسکے ساتھ خبر یا مخبر عنہ ملے کیونکہ آیت کو ضرور ہے کہ جملہ
مفیدہ ہو اور پہلی وجہ کی بنا پر الرحمن آیت نہین ہے اسلیے کہ الرحمن مبتدا ہے اور علم القرآن خبر ہے
یعنے رحمان نے احسان کیا قرآن کو واسطے ذکر کے تا کہ حفظ کیا جاوے اور تلاوت کیا جاوے یہ قول زجاج
کا ہے کلبی نے کہا کہ رحمان نے سکہایا قرآن محمد رسول اللہ صلعم کو اور اُنہون نے سکہایا قرآن اپنی امت
کو کسی نے کہا کہ رحمن نے سکہایا جبرائیل کو قرآن کسی نے کہا کہ سکہایا انسان کو قرآن یہ اولے ہے بسبب
اُسکے عموم کے اور اسلیے کہ خلق الانسان اسپر دال ہے کسی نے کہا کہ بنایا قرآن کو ایک علامت واسطے اس
شئے کے کہ جسکے ساتھ لوگ عبادت کرتے ہین اور ایک نشان کہ اس سے عبرت لیجاتی ہے کہا ہے کہ
یہ آیت نازل ہوئی واسطے جواب اہل مکہ کے جبکہ اُنہون نے کہا کہ اُسکو تو کوئی بشر ہی تعلیم کرتا ہے سو فرمایا

کہ کسی بشر نے اسے تعلیم نہین کی بلکہ رحمن نے اُسکو قرآن کی تعلیم کی کسی نے کہا کہ نازل ہوئی واسطے جواب
اُنکے اس قول کے کہ وما الرحمن یعنے ہم نہین جانتے ہین رحمن کیا ہے سو فرمایا کہ رحمن وہ ہی جسنے قرآن سکھایا
چونکہ یہ سورت واسطے شمار کرنے نعم الٰہیہ کے ہی جن کا اللہ پاک نے اپنے بندونپر انعام کیا ہے اسلیے اول اُس
نعمت کا ذکر کیا جو کہ سب سے بزرگتر ہے قدر مین اور اکثر ہے نفع مین اور برتر ہے رتبے مین اور تمامتر ہے فائدے
مین اور عظیم تر ہے عائدے مین وہ نعمت تعلیم قرآن عزیز ہے کیونکہ یہ مدار ہے دارین کی سعادت کا اور قطب
ہے خیرین کی اسیا کا اور ستون ہے امرین کا اور کوہان ہے سماوی کتابون کا نازل کیا گیا ہے فضل خلق
پر پہر بعد اس نعمت کی احسان جتایا خلق کی نعمت کا جو کہ مناط ہے کل امور کا اور مرجع ہے ساری اشیاء کا
پس فرمایا خَلَقَ الْاِنْسَانَ یعنے اُسنے پیدا کیا انسان کو قتادہ و حسن نے کہا کہ مراد حضرت آدم علیہ السلام ہین
ابن کیسان نے کہا کہ مراد یہان حضور محمد رسول اللہ صلعم ہین اولی حمل انسان کا ہی جنس پر **نکتہ** تعلیم قرآن
کو خلق انسان پر مقدم کیا حالانکہ تعلیم اُس سے متاخر ہے وجود مین اسلیے کہ انسان کی ایجاد و خلق مین
سبب یہی تعلیم ہے کما افادہ آسمین پہر اللہ پاک نے تیسرا احسان یہ جتایا کہ اُسکو بیان سکھایا کون بیان
جس سے ایک دوسری کا مطلب سمجہتا ہے اور جسپر باہم بات چیت کرنا چلکر کہاتا ہے اور جسپر معاش و معاد کی
مصالح موقوف ہین اسلیے کہ جو کچہہ جیون مین ہے اسکا باہر لانا اور جو شئے دل مین ہے چلکر کہاتی ہے
اُسکا ظاہر کرنا ممکن نہین ہے مگر اسی بیان سے پس فرمایا عَلَّمَهُ الْبَیَانَ حسن و قتادہ نے کہا کہ انسان سے
مراد آدم اور بیان سے مراد ہر شئے کے نام ہین کسی نے کہا کہ مراد ساری زبانین ہین پس حضرت آدم ع
سات سو زبانین بولتے تہے فضل و بہتر اُن مین کی عربی زبان ہی کسی نے کہا کہ انسان اسم جنس ہے مراد
اس سے سارے لوگ ہین اور بیان سے مراد نطق ہی یعنے سکہایا اُسکو نطق کو جسکے باعث وہ متمیز ہوتا ہے
باقی حیوانات سے کسی نے کہا کہ مراد انسان سے حضرت م ہین آپ کو سکہایا بیان ما کان و ما یکون کا اسلیے
کہ آنجناب دیتے ہمکو اولین و آخرین کی اور یوم الدین کی اور ابن کیسان نے کہا کہ مراد انسان سے حضرت م ہین
کما تقدم اور بیان سے مراد بیان ہے حلال کا حرام سے اور ہدی کا ضلال سے یہ قول بعید ہے
ضحاک نے کہا کہ بیان خیر و شر و حدود و احکام کا ہے ربیع بن انس نے کہا بیان اُس شئے کا جو اُسے نفع
دے اس شئے سے جو اُسکو ضرر دے کسی نے کہا کہ بیان لکہنا ہے ساتہہ قلم کے اولی یہ ہے کہ انسان
تو جنس پر حمل کیا جائے اور بیان اسپر کہ ہر قوم کو اُس کی زبان سکہائی جس سے وہ بولتے ہین حسبان
کا یہ مطلب ہے کہ سورج اور چاند چلتے ہین ایک ایسی حساب سی جو کہ معلوم ہے اندازہ کیا ہوا ہے
برجون مین اور منزلون مین اُنسے تجاوز نہین کرتے ہین اور نہ اُنسے مائل ہوتے ہین اور اسی سے مہینون

اور سالون کی گنتی بتاتے ہین اور کائنات سفلی کے امور اس سے منتظم ہوتے ہین اور فصول و اوقات کا اختلاف
ہوتا ہے ابن زید و ابن کیسان نے کہا کہ اوقات کا اور اجلون کا اور عمرون کا اُنسے حساب کیا جاتا ہے
اگر روز و شب و مہر و ماہ نہ ہوتے تو کوئی نہ جانتا کہ کیونکر حساب کرے اسلیے کہ کل زمانہ رات ہوتا یا دن
ضحاک نے کہا بحسبان کے معنے ہین بقدر یعنے ایک مقدار و انداز سے چلتے ہین مجاہد نے کہا بحسبان
کحسبان الرحی یعنے دونون کے قطب جسپر وہ دور کرتے ہین اخفش نے کہا حسبان جماعت ہے حساب
کی جیسے شہاب و شہبان یا مصدر مفرد ہے بمعنے حساب کی جیسے غفران و کفران رہا حسبان بالضم
سورۂ کہف مین سو وہ عذاب ہے جیسا کہ گذر چکا ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا بحساب و منازل یرسلان
یعنے حساب و منزلون کے ساتھہ چھوڑے جاتے ہین نجم روئیدگی مین سے وہ ہے جسکا تنہ نہین ہوتا ہے
اور شجر وہ ہے جسکا تنہ ہوتا ہے مراد دونون کے سجدے سے انقیاد و مطیع ہونا انکا واسطے امر اللہ تعالے کے مثل انقیاد ہونے سجدہ
کرنے والون کے مکلفین مین سے خوش ہو کر فراء نے کہا سجود اونکا یہ ہے کہ وہ استقبال کرتے ہین سورج
کا جبکہ وہ طلوع ہوتا ہے پہر مائل ہوتے ہین اسکے ساتھہ یہانتک کہ سایہ منکسر ہوتا ہے زجاج نے کہا
سجود انکا دوران ظل کا ہے اُنکے ساتھہ کما قال تعالی يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ حضرت حسن و مجاہد نے کہا مراد
نجم سے آسمان کا نجم ہے اور سجود اُسکا طلوع ہونا اسکا ہے ابن جریر نے اسکو ترجیح دی ہے کما تقدم
کسی نے کہا سجود اسکا اُفول اسکا ہے یعنے مائل ہونا واسطے غروب کی اور سجود شجر کا یہ ہے کہ درخت قابو
دیتے ہین اسکا کہ اُنکے میوے چنے جاتے ہین نحاس نے کہا اصل سجود کی استسلام و انقیاد ہے واسطے
اللہ تعالے کے یعنے مطیع و فرمانبردار ہونا یہ جملہ اور اسکے قبل کا جملہ دونون اور خبرین ہین الرحمن کی
رابط چونکہ ظاہر ہے اسلیے ترک کیا گیا گویا یون کہا گیا والشمس والقمر بحسبانہ والنجم والشجر یسجدان لہ والسماء
رفعہا کو جمہور نے بنصب پڑہا ہے بنا بر اشتغال اور ابو السماک نے برفع بنا بر ابتدا معنے یہ ہین
کہ اللہ سبحانہ نے آسمان کو مرفوع و مسموک کیا یعنے اونچا زمین کے اوپر ووضع المیزان مراد میزان سے
عدل ہے یعنے رکہا اور ثابت کیا زمین مین عدل کو کہ جسکو مشروع کیا اور اسکا امر فرمایا مجاہد و قتادہ و سدی
وغیرہم نے اسی طرح کہا ہے زجاج نے کہا معنے یہ ہین کہ اللہ تعالے نے ہم کو امر کیا عدل کا اس قول پر
یہ آیت دال ہے الا تطغوا فی المیزان یعنے تجاوز مت کرو عدل سے حضرت حسن و ضحاک نے کہا مراد
اس سے آلہ وزن ہے یعنے ترازو تا کہ اُس سے توصل کیا جاوے طرف انصاف و انتصاف کے یعنے مت
جور کرو اُن شیئے مین جسکے ساتھہ وزن کیا جاتا ہے کسی نے کہا میزان قرآن شریف ہے اس لیے کہ
اُس مین بیان ہے اُس شیئے کا جسکی طرف حاجت ہوتی ہے حسین بن فضل اسی کے قائل ہین۔

٧

قول اول اولے ہو الا تطغوا کے معنے ہین لئلا تطغوا پس لا نافیہ ہے اور تطغوا منصوب بان ہے اور قبل اُسکے لام مقدر ہے یہ اولی ہے کسی نے کہا ان مفسرہ ہے اسلیے کہ وضع مین قول کے معنے ہین اور لا نہی کا ہے اور طغیان مجاوزت حد ہی پس جس نے کہا کہ میزان عدل ہے تو اُسنے کہا کہ طغیان اسکا جور ہے اور جسنے کہا کہ میزان وہ آلہ ہے جس سے تولا جاتا ہے تو اُسنے کہا کہ طغیان اُسکا بخس ہے یعنے کم کرنا کسی نے کہا کہ میزان ہر وہ شئے ہے جس سے اشیا وزن کیے جاتے ہین اور اُنکے مقادیر پہچانے جاتے ہین میزان و قرسطون و مکیال و مقیاس یعنی پیدا کیا اللہ تعالے نے میزان کو در انحال کہ وہ رکھی گئی ہے زمین پر باین طور کہ اُس سے متعلق کیے گئے ہین احکام اُسکے بندون کے یعنے برابری و عدل کرنا اُن کے لینے اور دینے مین کسی نے کہا یہ معنے ہین کہ اُسنے رکھی ترازو آخرت مین واسطے وزن اعمال کے بالجملہ اول اللہ پاک نے اپنے بندونکو یہ خبر دی کہ اُسنے عدل کہا ہے واسطے اُنکے پہر عدل کے قائم کرنیکا اُنکو امر کیا پس فرمایا واقیموا الوزن بالقسط اے قوموا وزنکم بالعدل یعنے سیدہا کرو اپنے تول ساتہہ عدل کے کسی نے کہا قائم کرو کانٹا ترازو کا ساتہہ عدل کے کسی نے کہا کہ اقامت تو ہاتہہ سے ہوتی ہے اور قسط دل سے مجاہد نے کہا قسط بمعنے عدل ہی رومی زبان مین صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا اسی معنے سے قسطاس بمعنے میزان ہے کسی نے کہا آیت کے یہ معنے ہین کہ مت چہوڑو معاملہ کرنا ساتہہ وزن بالعدل کے یعنی برابر تولنے کا معاملہ قائم رکہو غرضکہ اللہ پاک نے اول برابری کرنیکا امر کیا پہر طغیان سے نہی کی جو کہ حد سے بڑہنا ہے ساتہہ زیادتی کے پہر اخسار سے نہی فرمائی جو کہ نقص و بخس ہے یعنے کم کرنا گہٹانا پس فرمایا ولا تخسروا المیزان یعنے ناقص مت کرو میزان کو اور مت کم کرو ناپ کو اور تول کو یہ آیت مثل اس آیت کی ہے وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ کسی نے کہا مت کم کرو اپنے حسنات کی ترازو کو قیامت کے دن تو یہ تم پر حسرت ہو قول اول اولے ہی قتادہ نے اس آیت کی تفسیر مین کہا او ابن آدم تو عدل کر جیسا کہ تو دوست رکہتا ہے کہ تیرے واسطے عدل کیا جاوے اور پورا کر جیسا تو محبوب رکہتا ہے کہ تیرے واسطے پورا کیا جاوے پس بے شک عدل لوگون کی اصلاح ہے لفظ میزان کے مکرر لانے مین کئی فائدے ہین ایک تو تشدید ہے اس کی ساتہہ وصیت کرنے کے دوسرا یہ ہے کہ اسکے استعمال کرنیکا جو امر کیا ہے اسکی تقویت ہی تیسرا اُسپر آمادہ و برانگیختہ کرنا ہے جمہور نے تخسروا کو اخسر سے پڑہا ہے اور کسی نے بفتح تا و سین خسر سے یہ دونون دو لغت ہین کہا جاتا ہے اخسرت المیزان و خسرتہ پہر جب اللہ پاک نے یہ ذکر کیا کہ اُسنے آسمان کو اونچا کیا تو اب یہ ذکر کیا کہ زمین کو نیچا بنایا پس فرمایا والارض وضعہا للانام یعنے زمین کو پست کی پہیلائی ہوئی اور پانی پر پہیلائی

له اور نے کہا ... اور قول ... ۵۲ ... عاصم بن ابی ... و ابان بن عثمان و زید بن علی رح

واسطے ساری خلق کے اُس خلق میں کہ جسکے واسطے روح وحیات ہو اسکی کچھ وجہ نہیں ہے کہ انام کی تخصیص
کیجائے ساتھ جن و انس کے حضرت ابن عباس نے فرمایا للانام للناس یعنے واسطے نفع لینے لوگوں کے اُس سے
دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ انام ہر وہ شے ہی کہ جس میں روح ہے جمہور نے الارض کو نصب پڑہا ہے بنا بر اشتغال
اور ابو السماک نے برفع بنا بر ابتدا جملہ فیہا فاکہۃ حال مقدرہ ہے الارض سے بہتر یہ ہے کہ جار مجرور تو حال
ہو اور فاکہۃ مرفوع بفاعلیت ہو فاکہہ ہر وہ شے ہی جسکے ساتھ انسان تفکہ کرتا ہے انواع شمار سے یہ نکرہ لایا
گیا اسلیے کہ فاکہہ سے نفع لینا کم درجے کا ہے اُس نفع لینے سے جو کہ اُسکے مابعد کی اشیاء سے نفع لیا
جاتا ہے پس یہ ترقی من الادنے الی الاعلے کے باب سے ہے پہر نخل کو علیحدہ کرکے ذکر کیا واسطے اُسکی
شرف و مزید فائدے کی باقی میوہ نہیں فرمایا والنخل ذات الاکمام یہ جمع ہے کِم بالکسر کی کِم وعاء ثمر
ہے یعنے میوہ کا غلاف جوہری نے کہا کم بالکسر اور کمامہ وعاء الطلع و غطاء النور ہے جمع اس کی
کمام و اکمہ و اکمام و اکامیم ہے اور کم وہ شے ہے جو کسی شے کو چھپاتی ہے اسی معنے سے کم قمیص
بالضم ہے جمع اُسکی کمام و کممہ ہے اور کمۃ قلنسوۃ مدورہ ہے اسلیے کہ وہ سر کو ڈہانکتی ہے غرض یہ ہے کہ
شگوفہ خرما کا غلاف جو اسکو چھپائے ہوتا ہے اسلیے اُسکو کم کہتے ہیں مطلب یہ ہی کہ زمین میں وہ
معہود کہجور کے درخت ہیں جنکے شگوفوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں اُس درخت سے اور اُسکے میوے
سے اور اس کے غلاف شگوفہ سے جدا جدا قسم کا نفع لیا جاتا ہے گویا پورا درخت نعمتوں کا جھاڑ ہے
یہ تو اس بنا پر ہے کہ اکمام سے مراد شگوفوں کے غلاف یا اکمام سے ہر وہ شے مراد لیجائے جو اُسے
ڈہانکتی ہے یعنے اُسکا پوست اور اسکی شاخیں اور اُسکا شگوفہ یا غلاف یعنی وہ درخت خرما جسکو یہ چیزیں
ڈہانک رہی ہیں اور ان سب سے نفع لیا جاتا ہے جیسا کہ اُن چیزوں سے نفع لیا جاتا ہے جو ڈہانکی گئی ہیں
یعنے اُسکا میوہ کہ جس میں لذت و غذا دونوں ہیں اور اُسکا جمار یعنے گابہا سفید لطیف شیریں اور
اُسکا تنہ جو مکان وغیرہ میں کام آتا ہے حضرت حسن نے فرمایا ذات الاکمام ذات اللیف اسلیے کہ درخت
خرما لیف ہی چھپایا جاتا ہے اور کمام اسکا وہ لیف ہی جو اسکی گردن میں ہوتی ہے یعنے وہ درخت خرما
کہ پوست والا ہے جسکے میوے ہی اور اسکے پوست سے الگ الگ نفع لیا جاتا ہے ابن زید نے
کہا ذات الطلع قبل ان یتفتق یعنے وہ درخت خرما جو کہ شگوفے لانے والا ہے جسکا شگوفہ ابہی شق
نہیں ہوا ہے اُسکے دیکھنے سے اُسکے مالک کا جی کیسا خوش ہوتا ہے جس حالت میں اسکی صورت
عجیب خوشنما نظر آتی ہے عکرمہ نے کہا ذات الاحمال یعنے وہ درخت خرما کہ میوے کے بوجھ سے
بہاری ہو رہا ہے جہکا پڑتا ہے اس حالت میں اُسکا اور ہی جمال ہوتا ہے اسکی کیفیت کو کہجوری

والے خوب جانتے ہین غرضنکہ اول تفکہ کا ذکر کیا پہر جو شئے جامع تہی تفکہ و غذا کو اُسکا ذکر فرمایا اب اُسکا ذکر
کیا جو کہ قوت و غذا ہے پس فرمایا والحب ذو العصف والریحان جن دانون سے قوت کیا جاتا ہے وہ سب حب
مین جیسے گیہون جو جوار چانول سدی و فراء نے کہا کہ عصف بقل الزرع ہے یہ وہ شئے ہے جو کہ پہلے پہل
کہیتی سے اُگتی ہے ابن کیسان نے کہا کہیتی اول پتی ہوکر ظاہر ہوتی ہے پہر اُسکا تنہ نکلتا ہے پہر اللہ
پاک اسمین غلاف پیدا کرتا ہے پہر غلافون مین دانے پیدا فرماتا ہے فراء نے کہا کہ عرب لوگ کہیتی سے قبل پکنے
کے کاٹتے مین تو یون بولتے ہین خرجنا نعصف الزرع یعنے نارسیدہ کشت کو کاٹنے کو عصف کہتے مین
اسی طرح صحاح مین بہی کہا ہے حضرت حسن نے کہا عصف تبن ہے یعنے کاہ مجاہد نے کہا درختون کے اور
کہیتی کے پتے مین کسی نے کہا پتے ہین سبز کہیتی کے جب کہ اُسکا سر کاٹا جاوے اور خشک ہو جاوے اسی معنی
سے کعصف ماکول ہے یعنی مثل کہیتی کے کہ دانے تو اسکے کہا لیئے گئے اور گہاس اُسکی باقی رہ گئی کسی نے کہا
کہ عصف بمعنی ریع کثیر ہے یقال قد عصف الزرع اذا کثر و مکان معصف ای کثیر الزرع حضرت ابن
عباس رض نے فرمایا عصف تبن ہے یعنے کاہ اور ریحان خضرۃ الزرع یعنے سبزی کہیتی کی دوسرا لفظ اُنکا یہ
ہے کہ عصف کہیتی کے پتے ہین جبکہ خشک ہو جائین اور ریحان وہ ریحان ہے جسکو زمین اُگاتی
ہے جو کہ سونگہا جاتا ہے تیسرا لفظ اُنکا یہ ہے کہ عصف وہ کہیتی ہے جو کہ پہلے پہل سبزی ہوکر نکلتی ہے
اور ریحان اپنے تنون پر سیدہی کہڑی ہوتی ہے اور ابہی بالیان نہین لائی چوتہا لفظ یہ ہے کہ ہر ریحان
جو قرآن مین ہے سو وہ رزق ہے صحاح مین کہا ہے کہ ریحان ایک روئیدگی معروف ہے اور ریحان
رزق ہے بقول خرجت ابتغی ریحان اللہ کسی نے کہا کہ ہر ریحان ہر سبزی خوشبو ہے ابن الاعرابی
نے کہا یقال شئی ریحانی و روحانی ای لہ روح حضرت حسن و قتادہ و ضحاک و ابن زید نے کہا یہ وہ ریحان
ہے جو سونگہا جاتا ہے سعید بن جبیر نے کہا ریحان وہ ہے جو تنے پر قائم ہو کلبی نے کہا عصف وہ پتے ہین
جو کہائے نہین جاتے اور ریحان وہ حب ماکول ہین نیز فراء نے کہا کہ عصف ماکول ہے کہیتی سے اور ریحان
ماکول ہے کسی نے کہا کہ عصف بہائم کا رزق ہے اور ریحان آدمیون کا رزق ہے اکثر کے قول مین
اور حمیری لغت مین ریحان بمعنے رزق ہے جمہور نے والحب ذو العصف والریحان کو برفع پڑہا ہے
فاکہۃ پر عطف کیا ہے اور کسی نے تینون کو نصب اس بنا پر کہ الارض پر عطف کیا ہے یا فعل مقدر نکالا
ہے ای وخلق الحب اور کسی نے الحب اور ذو کو برفع بنا بر عطف بر فاکہہ اور الریحان کو جر دیا بنا بر عطف
بر العصف اول کی بنا پر یہ معنے مین کہ زمین مین دانے ہین پتے والے تر یا خشک بنا بر اختلاف
اقوال اور دوسری سے یہ ریحان جس کو سونگہتے ہین یعنے دانے تو آدمیون کا رزق ہے اور اُنکا بہس اور

اور پتے چوپایون کا چارہ ہے اور دوسری کی بنیاد پر یہ معنے ہین کہ ان سب اشیا کو پیدا کیا اور تیسرے
کی بنا پر یہ معنے ہین کہ زمین مین دانے ہین بہن والے اور رزق والے سو انکا بہس تو چارا ہے چوپایون
کا اور انکا لب قوت ہے آدمیون کا عصف و ریحان کے معنے مین جو مختلف اقوال ہین جن کا اول ذکر ہوا
اور یہان مذکور ہوا کچھہ تو مکرر ہین اور بعض جدید ہین اگر آدمی پورے طور پر تامل کرے تو تینون قرائتون
کی بنا پر اُنکو درست کرسکتا ہے یہ اختلاف باعتبار لغات ہو یا بجملہ اول اللہ پاک نے اپنی نعمتین ذکر
فرمائین اور اُنکی منت رکھی پہر فرمایا فبای آلاء ربکما تکذبان یعنے بعد اس احسان و انعام اور نعمتون کی پہر بس
فرد کی اپنے رب کی نعمتون کے افراد سے تکذیب کروگی کیا اُن نعمتون کی جنکا یہان مذکور ہوا یا انکے غیر
کی مراد تکذیب سے انکار ہے اور خطاب انس و جن کو ہے اسلیے کہ انام کا لفظ اُن کو اور انکے غیر کو عام ہے پہر اس
خطاب کو خاص کیا ساتہہ عقلا کے جمہور مفسرین اسکی قائل ہین اور اسی پر آیندہ کی آیت سنفرغ لکم ایہا
الثقلان دال ہے اور اسی پر وہ حدیث شریف دال ہے جو اول گذر چکی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سورہ رحمن جن و انس پر پڑہی کسی نے کہا کہ خطاب انس کو ہے اور اسکو تثنیہ کیا بنا بر قاعدہ عرب کے کہ واحد کو
بلفظ تثنیہ مخاطب کرتے ہین چنانچہ القیا فی جہنم مین اسپر کلام گذر چکی ہے آلاء یعنے نعم ہے قرطبی نے کہا
یہ قول سارے مفسرین کا واحد اسکا الی مثل معی و امعاء ہے اور الی و آلی یہ چار لغت ہین نحاس نے انکو
نقل کیا ہے قاموس مین آنو زیادہ کیا ہے ابن زید نے کہا یعنے قدرت پس اسے فبای قدرۃ تکذبان
اسی کے قائل ہین حضرت ابن عباس نے فرمایا فبای نعمۃ اللہ اور فرمایا کہ مراد جن و انس ہین اللہ سبحانہ
نے [illegible] کی آیت جگہہ تکرار فرمائی ہے واسطے نعمت کی تقریر کی اور واسطے یاد دلانے نعمت
کے [illegible] عرب کے اسلوب مین یعنے وسعت کلام مین [illegible] ذکر کی گئی ہے [illegible]
[illegible] خلق اللہ کا شمار ہے اور مبدء و معاد خلق کا [illegible] ہے پہر اُن مین سات بار ذکر
کی گئی ہے [illegible] آیتون کے [illegible] نار کا ذکر ہے موافق گنتی ابواب جہنم کے اُن کے
بعد ذکر آلاء کا اسلیے حسین ہوا کہ [illegible] عذاب [illegible] آٹہہ بار ذکر کی گئی
ہے وصف مین دو جنتون کے اور انکے اہل کے [illegible] اور آٹہہ بار
ذکر کی گئی ہے اُن دو جنتون کے بیان مین جو اول سے [illegible] ہے دو ن [illegible]
[illegible] اعتقاد کیا اول کی آٹہہ کا اور اُن کے موافق عمل کیا
[illegible] دونون آٹہون کا طرف سے اللہ تعالی کے اور بچایا گیا اُسکو سات سابق سے
[illegible] آیتین [illegible] نے کہا کہ اللہ پاک نے اس سورت مین اپنی نعمتین [illegible]

خلق کو اپنی نعمتین یاد دلائی ہین پہر ہر خصلت جسکو وضع کیا ہے اُسکے بعد اس آیت کو لایا ہے اور اُسکو فاصلہ ٹہیرایا ہے درمیان ہر دو نعمت کی تاکہ اُن کو آگاہ کرے نعمتون پر اور اُن سے اُنکا اقرار کرائے مثلا جس شخص پر تمنے پے درپے احسان کیا ہے اور وہ اُسکی ناشکری کرتا ہے تو تم اس سے کہو کیا تو فقیر نہ تہا تو مین نے تجہے غنی کیا کیا پہر تو اسکا انکار کرتا ہے کیا تو گمنام نہ تہا تو مین نے تجہے عزت دی کیا پہر تو اسکا انکار کرتا ہے کیا تو پیدل نہ تہا تو مینے تجہے سواری دی کیا پہر تو اسکا انکار کرتا ہے کیا تو ننگا نہ تھا تو مینے تجہے کپڑے پہنائے کیا پہر تو اسکا انکار کرتا ہے ایسی مقام مین تکرار خوب و مرغوب ہوتی ہے اشعار عرب مین اس قسم کے تکرار بہت آئے ہین اسی معنے سے شاعر کا قول ہے ؎

لَا تَقْتُلِی رَجُلًا اِنْ کُنْتَ مُسْلِمَۃً	اِیَّاکِ مِنْ دَمِہٖ اِیَّاکِ اِیَّاکِ

کلام عرب مین ایسا کلام شائع و ذائع ہے یہان اللہ پاک نے اس سورت مین وہ شئے ذکر کی ہے جو کہ اُسکی واحدانیت پر دلالت کرتی ہے یعنے انسان کو پیدا کرنا اور اُسکو بیان سکہانا اور سورج چاند زمین آسمان وغیرہ کا بنانا منجملہ اُن اشیاء کے جنکا اپنی خلق پر انعام کیا اور جن و انس کو اشیائی مذکورہ کی ساتہہ مخاطب فرمایا اسلیے کہ اُن سب کا اُنپر انعام کیا گیا ہے حسین بن الفضل نے کہا کہ تکریر بہگانا ہے غفلت کا اور تاکید ہے حجت کی ایک جماعت جسمین سے ابن قتیبہ ہین اس طرف گئی ہے کہ تکریر واسطے اختلاف نعمتون کے ہے سو اسی لیے ہر ایک کے ساتہہ توقیف مکرر کی گئی ہے امام رازی نے فرمایا کہ ذکر کیا اُسکا بلفظ خطاب بر سبیل التفات اور مراد اُس سے تقریر و زجر ہے اور لفظ رب اس لیے ذکر کیا کہ مشعر ہے رحمت کو اور لفظ اس سورت مین مکرر لایا گیا تو واسطے تاکید کے اور واسطے خصوص عدد کے کوئی معنے عقل مین نہین آتے ہین جلال محلی نے فرمایا کہ استفہام آیہ مین واسطے تقریر کے ہے بسبب اس حدیث کے جو حاکم نے جابر رض سے روایت کی ہے کہ پڑہی ہمپر حضرت صلعم نے سورۂ رحمن الحدیث اس قسم کی حدیثین اوپر گذر چکی ہین صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین اس سے یہ بات اخذ کیجاتی ہے کہ اس سورت کا جو پڑہنے والا ہے اُسکے سامع کے واسطے یہ مسنون ہے کہ قاری کو جواب مذکور دے ہر بار کہ وہ آیت مذکور پڑہے جیسا کہ جنون نے کیا اور حضرت صلعم نے اُنکو اُسپر برقرار رکہا اور صحابہ پر ملامت فرمائی اُنکے سکوت مین گازرونی نے اپنی تفسیر مین سنیت کی تصریح کی ہے ابو مسعود کی صنیع اسکے مقتضی ہے کہ استفہام واسطے توبیخ و انکار کے ہے لفظ اُنکا یہ ہے کہ حرف فاء واسطے ترتیب انکار و توبیخ کے ہے اُس شئے پر جسکی تفصیل کی گئی یعنے فنون نعم و صنوف آلا جو حتماً شکر و ایمان کے موجب ہین اور تعرض واسطے عنوان ربوبیت کے جو کہ خبر دے رہی ہے کل مالکیت کی اور تربیب کی مع اضافت کے ظرف اُنکی

ضمیر کے واسطے تاکید تکریر و تشدید تو بیخ کے ہوا انکا جھٹلانا نعمتون کو اسکے معنے ہین انکا کفر و انکار کرنا نعمتونکا تو فے نفسہ انکی نعمت ہونے کا انکار کرکے جیسے تعلیم قرآن کی اور جو دینی نعمتین اسکی طرف مستند ہوتی ہین یا اللہ کیطرف سے انکے ہونے کا انکار کرکے مع اس اقرار کے کہ وہ فے نفسہ نعمت ہین جیسے دنیوی نعمتین ان کے کفر مذکور کی تعبیر کی ساتھہ تکذیب کی اسلیے کہ آلاء مذکورہ کا دلالت کرنا وجوب ایمان و شکر پر شہادت ہوا ان آلاء کیطرف سے اسکی تو انکا کفر و انکار کرنا آلاء کا لامحالہ ان کی تکذیب ہوئی یعنے پھر جب بات ایسی ٹھیری جیسی تفصیل کی گئی تو ہر کس فرد کی اپنے مالک و مربی کی نعمتون کے افراد سے جسنے ان نعمتون کی ساتھہ تمہاری تربیت کی ہے تکذیب کروگے باوجود اسکے کہ ان مین کی ہر نعمت ناطق بحق شاہد بصدق ہے لفظ آلاء ساری سورت مین اپنے اصل پر پڑہا گیا ہے مد اور توسط و قصر کذا فی فتح البیان پھر جب اللہ پاک نے عالم کبیر کا ذکر کیا یعنے آسمان و زمین اور جو کچھہ ان مین ہے تو عالم صغیر کا ذکر کیا یعنے انسان پس فرمایا

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

بنایا آدمی کو کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا اور بنایا جان کو آگ کی ڈیگ سے پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے تم دونون مالک دو مشرق کا اور مالک دو مغرب کا یعنے جاڑے گرمی کی دو مشرقین ہین اسی طرح دو مغرب ہین پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے تم دونو چلائے دو دریا پھر چلتے ان مین ہے ایک پردہ زیادتی نہین کرتے پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے تم دونو نکلتا ہے ان سے موتی اور مونگا پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے تم دونون اور اسی کے ہین جہاز اونچے کہڑے دریا مین جیسے پہاڑ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے انتہے **ف** مارج بمعنی طرف لہب نار ہے یہ قول ضحاک کا ہے حضرت ابن عباس سے عکرمہ و مجاہد و حسن و ابن زید بہی اسی کے قائل ہین عوفی کا لفظ ان سے یہ ہے من لہب النار من احسنہا یعنے آگ کے شعلے سے اسکے خوبتر سے تیسرا لفظ انکا من خالص النار ہے اسی طرح عکرمہ و ضحاک وغیرہم نے بہی کہا ہے حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور پیدا کیا گیا جان مارج من نار سے اور پیدا کیے گئے آدم اس شے سے جسکا تمہارے واسطے وصف کیا گیا اخرجہ الامام احمد ورواہ مسلم مشرقین و مغربین سے مراد دو مشرق و مغرب سردی و گرمی کے ہین دوسری

نار بلا دخان ۱۲ من ۵ بعد اتارے شعلے کا کنارہ وہ خالص بھاؤ بے دہوان سم بیخ ۵ ابن علی بن ابی طلحہ کی روایت ہے ۱۲ عن ۵ عباس ۴ ابن عباس ۲۵ عن ۵ حسن بن کہ عن عبداللہ بن عباس

آیت مین فرمایا فلا اقسم برب المشارق و المغارب آفتاب کے مطالع کے اختلاف مین ہو اور اسکی نقل کرنے
مین ہر روز ہوا اسکے نکلنے مین اس سے طرف لوگون کے اور آیت مین فرمایا ہے رب المشرق و المغرب
لا الہ الا ہو فاتخذہ وکیلا اس سے مراد جنس مشارق و مغارب ہے چونکہ ان مشرقون مغربون کے اختلاف
مین مصالح ہین واسطے خلق کے جن و انس مین سے اسلیے فرمایا فبای آلاء ربکما تکذبان حضرت ابن عباس رض
نے فرمایا مرج البحرین سے ارسلھما یعنے چھوڑ دیا دو دریا کو ابن زید نے کہا یلتقیان یعنے منع کیا انکو
اس سے کہ دونون ملجائین بسبب اس برزخ حاجز کے جو انکے درمیان مین ٹھرا دیا ہے جو کہ ان مین
فاصل ہے اور مراد بحرین سے کہارے اور شیرین دریا ہین سو شیرین تو یہی ندیان ہین جو ظاہر درمیان
لوگون کے جاری ہین سورۂ فرقان مین زیر آیہ وہو الذی مرج البحرین ہذا عذب فرات وہذا ملح اجاج و
جعل بینہما برزخا وحجرا محجورا اسپر کلام گذر چکا ہے ابن جریر نے یہان یہ اختیار کیا ہے کہ مراد بحرین سے
بحر سما و بحر ارض ہے اور وہ اس قول کو مجاہد و سعید بن جبیر و عطیہ و ابن ابزے سے روایت کرتے
ہین ابن جریر نے کہا اسلیے کہ موتی آسمان کے پانی سے اور دریائے زمین کی سیپیون سے پیدا
ہوتے ہین گو یہ بات یون ہی ہے لیکن ابن جریر جسطرف گئے ہین وہ اس سے مراد نہین ہے اس
لیے کہ لفظ اس کی مساعدت نہین کرتا ہے کیونکہ اللہ پاک نے تو یون فرمایا ہے بینہما برزخ لا یبغیان
یعنے انکے درمیان مین ایک برزخ یعنے حاجز کر دیا ہے زمین سے تاکہ یہ اسپر زیادتی نہ کرے اور نہ اسپر
تو ہر ایک دوسرے کو بگاڑ ڈالے اور جو صفت اس ہی مقصود ہے اسکو اس سے زائل کر دے حالانکہ
ما بین السماء والارض کا نام برزخ اور حجر محجور نہین کہا جاتا ہے منہما کا یہ مطلب ہے کہ موتی اور مونگا دونون
دریا کے مجموع سے نکلتا ہے جب ان کے ایک ہی یہ پایا گیا تو کافی ہے کما قال تعالے یا معشر الجن
والانس الم یاتکم رسل منکم حالانکہ رسول جو تھے سو خاص انس سے نہ جن سے یہ اطلاق بے شک
صحیح ہے لولو تو معروف ہے جو سیپی مین پیدا ہوتا ہے رہا مرجان سو کہا گیا ہے کہ یہ چھوٹے چھوٹے
موتی ہین یہ قول مجاہد و قتادہ و ابو رزین و ضحاک کا ہے اور حضرت علی سے بہی یہی مروی ہے کسی نے
کہا کہ مرجان بڑے بڑے اور جید موتے ہین ابن جریر نے اسکو بعض سلف سے روایت کیا ہے کسی نے
کہا کہ مرجان ایک نوع ہے جواہر سے سرخ رنگ حضرت عبد اللہ بن مسعود رض نے فرمایا المرجان الخرز
الاحمر یعنے سرخ منکے ہین سدی نے کہا کہ مرجان لب ہے فارسی مین آب رہی یہ آیت ومن کل
تاکلون لحما طریا وتستخرجون حلیۃ تلبسونہا سو گوشت تو کہارے اور میٹھے ہر ایک سے
ہوتا ہے اور زیور جو ہے سو کہارے ہی ہوتا ہے نہ میٹھے سے حضرت ابن عباس نے فرمایا نہین

گر اکوئی قطرہ آسمان سے دریا مین پہر وہ پڑا کسی سیپی مین مگر ہوگیا اُس سے کوئی موتی اسی طرح عکرمہ نے بہی کہا ہے اتنا زیادہ کہا پہر اگر وہ نہ پڑا کسی سیپی مین تو اُگا اُس سے عنبر حضرت ابن عباس رضنے فرمایا کہ آسمان جس وقت برسا تو سیپیون نے دریا مین اپنے مونہہ کہولدیے پس جو اُن مین پڑا یعنے کوئی قطرہ تو وہ موتی ہے اسناد اسکی صحیح ہے چونکہ اس لولو کا بنانا ایک نعمت کا انعام تہا زمین والو پر اسلیے اسکی اوپر منت کہی تو فرمایا فبای الاء ربکما تکذبان الجوار المنشآت سے مراد کشتیان اور جہاز ہین جو دریا مین چلتے ہین مجاہد نے کہا جن کشتیون کے بادبان اُٹھائے گئے ہین تو وہ منشآت ہین اور جن کے بادبان نہین اُٹھائے گئے وہ منشآت نہین ہین قتادہ نے کہا منشآت سے مراد مخلوقات ہین یعنے کشتیان پیدا کی گئین اسکے غیر نے کہا منشِآت بکسر شین بمعنے بادیات ہے یعنے کشتیان ظاہر ہونے والی کالاعلام یعنے وہ کشتیان مثل پہاڑون کے ہین اپنی بڑائی مین اور جو کچہہ متاجر و مکاسب سامان تجارت اُن مین ہے جو نقل کیا جاتا ہی ایک قطر سے طرف دوسرے قطر کی ایک اقلیم سے طرف دوسری اقلیم کی منجملہ اُن اشیاء کے جن مین لوگون کے لیے صلاح و درستی ہی کہینچ لاتے مین سارے انواع بضائع و اسباب کی جسکی طرف لوگ محتاج ہوتے ہین اسی لیے فرمایا فبای الاء ربکما تکذبان عمیرہ بن سوید کہتے ہین مین تہا حضرت علی رضکے ہمراہ کنارہ فرات پر جس وقت کہ آئی ایک کشتی اسکے بادبان اُٹھائے ہوئے تہے تو انہون نے اپنی دونو ہاتہہ پہیلائے پہر کہا اللہ عزوجل فرماتا ہے ولہ الجوار المنشآت فی البحر کالاعلام قسم ہے اسکی جسنے اُنکو اُٹہایا ہے وہ چلتی ہین اسکے دریاؤن مین نہین قتل کیا مینے عثمان کو اور نہ مساعدت و معاونت کی اسکے قتل پر اخرجہ ابن ابی حاتم کذا فی ابن کثیر **ف** اللہ پاک نے جو یہان خلق انسان کا ذکر فرمایا سو یہ تمہید ہے توبیخ کی اس بات پر کہ ثقلین مین سے ہر ایک کی ذات کے ساتہہ جو نعمتین متعلق ہین اُنکو شکر واجب مین خلل اندازی کی یہان انسان سے مراد حضرت آدم ؑ ہین قرطبی نے کہا کہ باتفاق اہل تاویل کے اور یہی کچہہ بعید نہین ہے کہ انسان سے مراد جنس ہو کیونکہ بنی آدم اپنی باپ آدم ؑ کی خلق کے ضمن مین صلصال سے مخلوق ہین یعنے اُس خشک مٹی سے جس کی آواز سنائی دیتی ہے جبکہ اُسپر اُنگلی مارتے ہین اس امتحان کو کہ آیا اس مین کچہہ عیب ہی یا نہین کسی نے کہا صلصال وہ مٹی ہے جو ریت سے ملی ہوئی ہوتی ہے کسی نے کہا کہ طین مُنتن ہے یعنے گارا بودار جیب گوشت بو کرتا ہے تو عرب کے محاورے مین بولتے ہین صل اللحم و صَلّ یعنے گوشت اُبس گیا اسکا بیان سورۂ حجر مین گذر چکا ہے کالفخار یعنے وہ خشک مثل ٹہیکرے کی تہی جو کہ آگ سے پکائی گئی یعنے اللہ پاک نے انسان کو پیدا کیا ایسی مٹی سے جو کہ اپنی خشکی مین ٹہیکری کے مشابہ تہی اب اگر کہو گے کہ خلق الانسان کی صفت مین

روی عن ابن عباس من طرق وجوہ نحوہ عنبر بعضے کوئی ادرختی عنبر کا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عنبر دریائی بنتا ہے عنبر کی ماہیت مین کئی قول ہین ۱۲ منہ

ف ۲ می ۶

برتن کا امتحان اسی طرح کیا جاتا ہے کہ اسپر انگلی ماریتے ہین اگر ٹہیک نہین ہوتا ہے تو ٹہن ٹہن ہوتا ہے ورنہ جو جھیک ہوتا ہے وہ ایسی آواز نہین دیتا ہے جیسے موتی

جوکہ آدم ہین مختلف عبارتین آئی ہین پس اسد پاک نے آل عمران مین تو فرمایا من تراب یعنے خاک سے اور
سورۂ حجر مین فرمایا من حمأ مسنون یعنے سیاہ سڑی ہوئی گارے سے اور سورۂ صافات مین فرمایا من طین لازب یعنے
چپکتے گارے سے خازن نے ایک اور زیادہ کیا من ماء مہین یعنے ایک ضعیف پانی سے اور یہان فرمایا
من صلصال کالفخار تو کہینگے کہ ان عبارتون مین کچہہ اختلاف نہین ہے بلکہ معنے متفق ہین اسلیے کہ اسد
پاک نے اول تو انکو پیدا کیا تراب سے پہر اسکو طین لازب کیا جبکہ وہ خلط ہوا پانی سے پہر حمأ مسنون یعنے
گارا سیاہ بودار پہر جب وہ سوکہہ گیا تو وہ کہنکہناتی مٹی ہوگئی مثل ٹہیکری کے خطیب نے کہا کہ یہان جو مذکور
ہے انکی آخر تخلیق ہے رحمانیت سے یہ زیادہ تر مناسب ہے اور اسکے سوا اور سورتون مین کبہی تو مبدأ خلق کا
ذکر ہے اور کبہی اثنا رخلق کا پس زمین تو انکی مان ہے اور پانی انکا باپ ہے یہ دونون ملائے گئے ہوا
سے جوکہ حامل ہے اس گرمی کی جوکہ جہنم کی بہاپ سے ہے سوسٹی سے تو انکا جسم اور نفس ہے اور پانی سے
انکی روح و عقل اور آگ سے انکی غوایت وحدت کا مطلب ہو اور ہوا سے انکی حرکت ہے اور
انکا لوٹنا اپنی مدح وذم کی باتون مین غالب انکی جبلت مین مٹی ہے سو اسی لیے وہ اسکی طرف منسوب ہوئے
گو انکی خلق چارون عنصر سے ہوئی ہے جسطرح کہ جان چارون عنصر سے بنا ہے لیکن غالب اسکی
جبلت مین آگ ہے سو وہ اسکی طرف منسوب ہوا کما قال تعالے وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ
یعنے پیدا کیا ابوالجن کو یا ابلیس کو یا جنس جن کو اوّل مِن ابتدا کے غایت کا ہے اور دوسرا بیانیہ ہے
یا تبعیض کا یا نار سے مراد نار مخصوص ہے یعنے مارج سے ایک خاص نار کے کقولہ تعالے۔
فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰی مارج لہب صافی ہے نار سے کسی نے کہا خالص نار کسی نے کہا اسکی
زبان جوکہ اسکی طرف مین ہوتی ہے جبکہ وہ شعلہ مارتی ہے یعنے زبانۂ آتش لیث نے کہا الشعلۃ
الصاعدۃ ذات اللہب الشدید یعنے شعلہ اوپر کو چڑہنے والا سخت بہڑک والا مبرد نے کہا النار
المرسلۃ التی لا تمنع ابوعبید نے کہا خلط النار ماخوذ ہے مرج اذا اختلط و اضطرب سے جوہری
نے کہا مارج من نار نار لا دخان لہا خلق منہا الجان کینے کہا وہ ہے جسکا بعض بعض سے مختلط ہوا
لہب سرخ و زرد و سبز جوکہ آگ کے اوپر کو آتی ہے جبکہ وہ جلائی جاتی ہے حاصل یہ ہے کہ
مختلط آگ سے بنایا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے پس بیشک تمہارے
رب نے جو تم کو ان چیزون سے بنایا اس پیدا کرنے کی پیچیدگیون مین تم پر ایسی نعمتون کا انعام کیا
ہے جنکا شمار نہین کیا جاتا ہے تو پہر تم نے ان اصلون سے کیون نہین عبرت لی تو آخرت کی
تصدیق کرتے شاید تم اسد تعالے کے عذاب سے نجات پاتے جمہور نے رب المشرقین و

رب المغربین کو برفع پڑہا ہے اس بنا پر کہ مبتدا محذوف کی خبر ہے ای ہو ربہما یا یہ مبتدا ہے اور مرج البحرین خبر
ہے اور مابین جملہ معترضہ ہو لیکن قول اول اولیٰ ہی حضرت ابن عباس نے فرمایا واسطے سورج کے ایک
مطلع ہے سردی میں اور ایک مغرب ہے سردی میں اور ایک مطلع ہے گرمی مین اور ایک مغرب ہی گرمی
مین غیر اُسکے مطلع کا سردی مین اور غیر اسکے مغرب کا سردی مین دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ مشرق فجر کا
اور مشرق شفق کا اور مغرب شمس کا اور مغرب شفق کا فبای آلاء ربکما تکذبن یعنے کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی
جھٹلاؤگے جسنے تمہارے واسطے یہ تدبیر عظیم کی کیا ان بے شمار عظیم فائدون کی تکذیب کروگے جو اسمین ہین
جیسے ہوا کا اعتدال اور فصلون کا اختلاف اور حادث ہونا اُس شئی کا جو فصل کے مناسب ہے اُس مین یا
اُنکے سوا اور فائدون کے پس بے شک اسمین بے شمار نعمتین ہین اور جو کوئی اپنے نفس سے انصاف کریگا تو
اُنکے افراد مین سے کسی فرد کی تکذیب اُس سے نہ بنے گی مرج بمعنے تخلیہ و ارسال ہے یقال مرجت الدابة اذا
ارسلتها اصل اسکے اہمال ہے جسطرح کہ جانور چھوڑا جاتا ہے چراگاہ مین حضرت حسن و قتادہ نے کہا یہ
دو دریا بحر فارس و روم ہین ابن جریج نے کہا کہ کھاری دریا اور میٹھی ندیان ہین کسی نے کہا کہ بحر مشرق و
مغرب ہے کسی نے کہا بحر لولو و مرجان ہے کسی نے کہا کہ بحر سما و ارض ہے کسی نے کہا کہ بحر روم و بحر ہند
اور تم اُنکے درمیان مین حاجز ہو معنے یہ ہین کہ تخلیہ و اہمال و ارسال کیا ہے ہر ایک کا اُن مین سے
باہم ایک دوسرے کے متجاور و متماس ہین روئے زمین پر آنکھہ کے دیکھنے مین درمیان اُنکے کوئی فصل نہین
ہے سعید بن جبیر نے کہا وہ دونون ملتے ہین ہر سال مین کسی نے کہا کہ ملتے ہین اُنکے دونون کی طرفین اور
باوجود اسکے مخلوط نہین ہوتے ہین سواسی لیے فرمایا بینهما برزخ یعنے ایک حاجز ہے کہ روکتی ہے درمیان
اُنکے کسی نے کہا کہ برزخ جزائر ہین لا یبغیان کا یہ مطلب ہی کہ زیادتی نہین کرتا ہے ایک اُنکا دوسرے
پر باین طور کہ اس مین داخل ہوجائے اور اس سے مخلوط ہوجائے کسی نے کہا کہ متغیر نہین ہوتے ہین
کسی نے کہا کہ طغیانی نہین کرتے ہین لوگون پر ساتھہ غرق کرنے کے حضرت ابن عباس رض نے
فرمایا ارسال کیا دو دریا کو درمیان اُنکے ایک حاجز ہے مخلط نہین ہوتے ہین درمیان اُنکے دوری
سے وہ شئی ہے کہ زیادتی نہین کرتا ہے ہر ایک اُن مین کا اپنے صاحب پر خطیب مین ہے تجاوز نہین
کرتا ہے ہر ایک اُن مین کا اُس حد سے جو حد کردی ہے اُسکے لیے اُسکے خالق نے نہ تو ظاہر مین نہ باطن
مین یہانتک کہ شیرین دریا جو داخل ہے کھاری مین وہ باقی ہے اپنے حال پر کھاری سے نہین ملا
پس جب تم ہو دو کھاری کے سلو مین بعض جگہون مین تو شیرین پانی کو پاؤگے بقاعی نے کہا بلکہ گڑھا
جتنا قریب ہوگا کھاری سے اوتنا ہی جو پانی اس سے نکلنے والا ہے وہ زیادہ شیرین ہوگا پس اللہ تعالے

ف ۱ ابن ابی عبلہ نے ربہما کو جر پڑھا ہے اس بنا پر کہ ربکما کا بدل ہے یا بیان ہے کما سے کہا کلام مین جائز ہے خفض بنا بر بدل ربکما سے گویا کہ نہ اطلاع نہ پائی اسپر کہ یہ ایک قرات منقولہ ہے قالہ السمین مرتبہ

ف ۲ شاید یہ اُس قول کی بنا پر ہے کہ مراد بحرین سے بحر سما و بحر ارض ہے

ف ۳ یہ اُس قول کی بنا پر ہے کہ مراد بحر فارس و بحر روم ہے ۱۲ منہ

ف ۴ یہ معنے شاید اُس قول کی بنا پر ہین جو اُن سے مروی ہے کہ مراد بحرین سے بحر سما و بحر ارض ہے ۱۲ منہ

آنکھہ کے دیکھنے مین تو اُنکو خلط کردیا ہے اور غیب قدرت نے درمیان اُنکے ایک حاجز بنا دیا ہے یہ تو انکا حال ہے حالانکہ وہ جماد ہین نہ اُنکو نطق ہے نہ ادراک پہر اولو العقل بعض تمہارا بعض پر کیونکر زیادتی کرتا ہے محلی کا بیان یہ ہے کہ ارسال کیا دو دریا کو میٹھے اور کہارے کو وہ ملتے ہین آنکھہ کے دیکھنے مین درمیان اُنکے ایک حاجز ہے اللہ تعالی کی قدرت سے زیادتی نہین کرتا ہے ایک اُن مین کا دوسرے پر کہ اُس سے مختلط ہوجائے نسفی کا بیان یہ ہے ارسال کیا کہارے دریا اور میٹھے دریا کا در انحال کہ وہ متجاور متلاقی ہین کوئی فصل نہین ہے درمیان دونو پانی کے آنکھہ کے دیکھنے مین درمیان اُنکے ایک حاجز ہے اللہ تعالی کی قدرت سے تجاوز نہین کرتے ہین اپنی حدون سے اور زیادتی نہین کرتا ہے ایک اُن کا دوسرے پر ساتھہ ممازجت کی قاضی صاحب کا بیان یہ ہے ارسال کیا کہارے دریا کا اور میٹھے دریا کا وہ دونون باہم متجاور ہوتے ہین اور اُنکے سطوح متماس ہوتے ہین یا ارسال کیا بحر فارس و بحر روم کو وہ ملتے ہین دریائے محیط مین کیونکہ وہ دو خلیج ہین اُس سے منشعب ہوتی ہین درمیان اُنکے ایک حاجز ہے اللہ کی قدرت سے یا زمین سے زیادتی نہین کرتا ہے ایک اُنکا دوسرے پر ساتھہ ممازجت کی اور ساتھہ باطل کرنے خاصیت کے یا وہ تجاوز نہین کرتے ہین اپنی حدون سے ساتھہ غرق کرنے اُس شے کے جو اُن کے درمیان مین ہے مطلب یہ ہے کہ بحرین سے مراد اگر کہارے میٹھے دریا ہون گے تو اُنکے التقا سے یہ مراد ہوگی کہ متصل ہونا ایک کا دوسرے سے اور تماس اُنکے سطوح کا باہم اسے عذب بسوی مالح کہ عذب مالح کیطرف جاری ہو کیونکہ اُسوقت اُنکے درمیان مین ایک آڑ ہوگی اللہ کی قدرت سے کہ ایک دوسرے پر زیادتی نکرے باین طور کہ اُس سے ملجاوے اور اُسکی خاصیت کو باطل کردے اور اگر مراد بحر فارس و روم ہونگے تو مراد التقا سے اُنکا ملنا ہوگا دریاے محیط مین اور اُنکے درمیان کے حاجز سے مراد زمین ہوگی اور بغی سے مراد اپنی حد سے بڑہنا ہوگا کیونکہ ہر ایک اُنمین کا اپنی حد مقرر سے آگے نہین بڑہتا ہے اور روئے زمین پر پہیل نہین جاتا ہے کون زمین جو کہ اُنکے درمیان مین حاجز ہے اور نہ اُسکو غرق کرتا ہے فبای آلاء ربکما تکذبان یعنے کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے پس بیشک یہ نعمت و قدرت اور اسکے مثل اور ایسی قدرتین نعمتین ہین کہ اُنکی تکذیب کسی حال مین بن نہین آتی ہے جمہور نے یخرج کو بصیغہ معروف پڑہا ہے اور کسی نے بصیغہ مجہول اور دونون سبعیہ ہین لؤلؤ در ہین یعنے موتی اور مرجان سرخ منکے جو معروف ہین فراء نے کہا لؤلؤ بڑے موتی ہین اور مرجان چھوٹے واحدی نے کہا یہ قول ہے جمیع اہل لغت کا مقاتل و سدی و مجاہد نے کہا لؤلؤ چھوٹے موتی ہین اور مرجان بڑے حضرت علی رض سے مروی ہے کہ

مرجان عظام اللؤلؤ یعنے بڑے موتی حضرت ابن عباس رضہ نے فرمایا لولو وہ ہین جو آمین کے بڑے ہین اور
مرجان چہوٹے موتی ہین حضرت ابن مسعود رضہ نے فرمایا مرجان خرز احمر ہین یعنے سرخ منکے تہما فرمایا
حالانکہ یہ صرف کہارے دریا سے نکلتی ہین میٹھے سے نہین اسکی وجہ یہ ہے کہ جب وہ اُن مین کے ایک
سے نکلے تو مقرر دونون سے نکلے زجاج وغیرہ نے اسی طرح کہا ہے ابو علی فارسی نے کہا کہ یہ حذف
مضاف کے باب سے ہے لے من احدہما کقولہ تعالے عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ اور محاورے
مین بولتے ہو کہ خرجت من البلد یعنے مین نکلا شہر سے حالانکہ تم جو نکلے ہو سو کسی محلے سے منجملہ اُس کے
محلات کے اخفش نے کہا ایک قوم نے زعم کیا ہے کہ موتی شیرین دریا سے نکلتے ہین کسی نے کہا کہ
وہ دریا ہین اُن مین کے ایک سے تو موتی نکلتے ہین اور دوسرے سے مرجان کسی نے کہا کہ یہ دونون نہین
نکلتے ہین مگر کہارے میٹھے کے ملنے کی جگہہ سے کسی نے کہا کہ وہ بحر سما و بحر ارض ہین پس جب آسمان
کا پانی دریا کی سیپی مین پڑا تو موتی منعقد ہوا پس وہ دونون سے خارج ہوا بعض نے کہا کہ اللہ تعالی
کا کلام اولی باعتبار ہے کلام سے بعض لوگون کے پس منجملہ جائزہ بات ہے کہ اللہ تعالے ان دونون کو
ہانک لاتا ہے دریائے شیرین سے طرف کہارے دریا کے اور اتفاق یہ ہوا کہ وہ اونکو نہین نکالتے
ہین مگر کہارے سے اور جب خشکی مین ایسی اشیا ہین کہ تاجرون پر مخفی رہتی ہین جو کہ آمد و رفت رکہنے والے
بیابانون کے قطع کرنیوالے ہین تو پہر اُس شئے کا کیا ذکر ہے جو کہ دریا کی تہ مین ہے ابن عادل نے اسکا یہ
جواب دیا ہے کہ اللہ تعالی لوگون سے خطاب نہین کرتا ہے اور نہ انپر منت رکہتا ہے مگر اُس شئے کی جو
اُنکی مالوف و مشاہد ہوتی ہے یہ جواب تکلف سے خالی نہین ہے فبای الاء ربکما تکذبان پس بیشک
موتی مونگے کے نکلنے مین وہ نشانیان ہین کہ اُنکی تکذیب کی کوئی طاقت نہین رکہتا ہے اور نہ اُنکے
انکار پر قادر ہے جوار سے مراد وہ کشتیان ہین جو دریا مین چلنے والی ہین سفینہ کا نام جاریہ رکہا اسلیئے
اُسکی شان سی جاری ہونا ہے گو وہ کنارے مین ٹہیری ہوئی کیون نہ ہو چنانچہ دوسری جگہہ اُسکا
جاریہ نام رکہا ہے کما قال تعالے اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰکُمْ فِی الْجَارِیَةِ اور اُسکا نام فلک رکہا
قبل اسکے کہ وہ ایسی نہتی یعنے جاری پس نوح علیہ السلام سے فرمایا وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا پہر بعد
اسکے کہ وہ بنا چکے تو اُسکا نام سفینہ رکہا پس فرمایا فانجیناہ واصحاب السفینة امام رازی نے کہا کہ
اول تو فلک ہے پہر سفینہ پہر جاریہ مملوکہ عورت کو بہی جاریہ کہتے ہین اسلیے کہ اسکی شان سے جری
ہے اپنے مالک کی حوائج مین بخلاف زوجہ کے پس لفظ جاریہ منجملہ صفات غالبہ ہے جمہور نے فی الجوار
کو بکسر راو حذف یا پڑہا ہے اسلیے کہ منقوص ہے بروزن فواعل اور حرف یا لفظا محذوف ہے اور

ف کسی بات سے مراد
بران در بستہ شد
ف یعنی
جب وقت پانی
اوبلا کا دریا کو
نہیں تا و بین
ف اور
بنا کشتی اور بیڑا
ہمارے ا
ف پرچہا
دیا ہم سے
اسکو اور جہاز
وادن کو

حضرت حسن وغیرہ نے برفع را اسلیے کہ محذوف کو بالکل بھلا دیا اور کسی نے باثبات یا وقف مین رسم
مین یہ حرف یا ثابت نہین رکھا جاتا ہے اسلیے کہ منجملہ یا آت زوائد ہے منشآت بمعنے مرفوعات ہین یعنے
وہ کشتیان کہ انکی بعض لکڑیان بعض پر اوٹھائی گئی اور ترکیب دی گئی ہین یہانتک کہ وہ بلند و دراز ہوگئین
تا انکہ دریا مین مثل پہاڑون کے بن گئین اعلام بمعنے جبال ہے علم کوہ طویل کو کہتے ہین کشتیون کی تشبیہ دی
دریا مین ساتھہ پہاڑ کے جو کہ خشکی مین ہین قتادہ نے کہا منشآت بمعنے مخلوقات للجری ہے یعنے کشتیان
جو پیدا کی گئی ہین واسطے چلنے کے اخفش نے کہا بمعنے مجریات ہے یعنے کشتیان جو چلائی گئی ہین کسی نے
کہا محدثات مسخرات یعنے ایجاد کی گئین کام مین لگائی گئین کسی نے کہا الرافعات الشرع یعنے اٹھانے والی
بادبانون کو یا وہ کشتیان جو کہ اٹھاتی ہین موجون کو اپنے چلنے سے سورۂ شوریٰ مین اسپر کلام گذر چکا ہے
بحر کو مفرد اور اعلام کو جمع کیا یہ اشارہ ہے طرف عظمت بحر کے جمہور نے المنشآت کو بفتح شین پڑھا ہے
اور کسی نے بکسر شین فبای آلاء ربکما تکذبان پس بیشک یہ ایسی ظاہر و واضح قدرت و نعمت ہے جسکی تکذیب
ممکن نہین ہے اور نہ اسکا انکار ہوسکتا ہے كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۚ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ
الْاِكْرَامِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ
فِيْ شَاْنٍ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ جو کوئی ہے زمین پر نبٹرنے والا ہے اور رہیگا منہ تیرے
رب کا بزرگی اور تعظیم والا پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے اس سے مانگتے ہین جو کوئی ہین آسمانون
مین اور زمین مین ہر دن اسکو ایک دھندا ہے پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے انتہے **ف**
اللہ پاک خبر دیتا ہے کہ ساری زمین والے عنقریب جاتے رہین گے اور سب کی سب مر جائین گے
اسی طرح آسمان والے بھی مگر جنکو اللہ تعالی چاہیگا اور باقی نہ رہیگا سوا اسکے وجہ کریم کی پس بیشک رب
تعالی و تقدس نہ مریگا بلکہ وہ تو ایسا حی ہے کہ کبھی نہ مریگا قتادہ کہتے ہین خبر دی اس شے کی جو پیدا کی
پھر خبر دی کہ یہ سب فانی ہے دعائے ماثور مین ہے يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنَا اِلٰى
اَنْفُسِنَا طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّلَا اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ شعبی نے کہا جسوقت تو پڑھے کل من علیہا فان تو چپ
مت رہ یہانتک کہ تو پڑھے ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام یہ آیت مثل اس آیت کی ہے كُلُّ شَيْءٍ
هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ اللہ پاک نے اس آیۂ کریمہ مین اپنی وجہ کریم کی یہ صفت فرمائی کہ وہ ذو الجلال والاکرام ہے
یعنے وہ اسکا مستحق ہے کہ اسکی بزرگی کیجاوے تو اسکی نافرمانی نہ کیجاوے اور اسکی اطاعت کیجاوے تو
اسکے حکم کی مخالفت نہ کیجاوے کقولہ تعالے وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ

سارا حال اور درست سو بیچ ہمکو ہماری نفوس کیطرف طرفۃ العین اور نہ طرف کسی کی اپنی خلق مین سے آمین ۱۲ منہ شہ ہر چیز فنا ہو گی مگر اس کا منہ ۱۲ منہ ﷺ اور دیتھام رکھ آپ کو ان کے ساتھہ جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح اور شام طالب ہین اوس کے منہ کے ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲

وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَكَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِخْبَارًا عَنِ الْمُتَصَدِّقِيْنَ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ حضرت

ابن عباس رضہ نے فرمایا والعظمۃ والکبریاء اور جب یہ خبر دی کہ ساری زمین والے مرنے مین برابر ہین اور وہ

عنقریب دار آخرت کی طرف جائین گے پہر اُن مین ذوالجلال والاکرام اپنے حکم سے فیصلہ کریگا تو فرمایا

فبای آلاء ربکما تکذبان قولہ تعالی یسالہ من فی السموات الآیۃ مین اللہ پاک خبر دیتا ہے کہ وہ اپنے ما

سوا سے غنی و بے نیاز ہے اور ساری خلائق ساری آنون اور وقتون مین اُسکی محتاج ہے اسلیے

کہ وہ اپنی زبان حال و قال سے اُس سے مانگتے ہین اور ہر دن وہ ایک شان مین ہے عبید بن عمیر

نے کہا اُسکی شان سے ہے کہ وہ جواب دیتا ہے پکارنے والے کو عطا کرتا ہے سائل کو رہائی دیتا ہے

قیدی کو یا شفا دیتا ہے بیمار کو مجاہد نے کہا ہر دن وہ جواب دیتا ہے کسی پکارنے والے کو کہولتا ہے

کسی کرب کو جواب دیتا ہے کسی مضطر کو بخشتا ہے کسی گناہ کو قتادہ نے کہا بے نیاز نہین ہوتے

ہین اُس سے آسمان والے اور زمین والے جلاتا ہے کسی حی کو اور مارتا ہے کسی میت کو اور پالتا ہے کسی صغیر

کو اور رہا کرتا ہے کسی قیدی کو اور وہ منتہی ہے حاجات صالحین کا اور فریاد رس ہے اُنکا اور سننے ہے

اونکے شکوے کا سوید بن جبلہ فزاری کہتے ہین بیشک رب تمہارا ہر دن وہ ایک شان میں ہے

فیعتق رقابا ویعطی رغابا ویقحم عقابا یعنے وہ آزاد کرتا ہے گردنون کو عطا کرتا ہے مرغوب چیزین داخل

کرتا ہے عذاب مین اخرجہ ابن ابی حاتم منیب بن عبداللہ بن منیب ازدی عن ابیہ کہتے ہین کہ رسول اللہ

صلعم نے یہ آیت پڑہی تو ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا شان ہے آپنے فرمایا یہ ہے کہ بخشتا ہے

کسی گناہ کو اور کہولتا ہے کسی کرب کو اور بلند کرتا ہے کسی قوم کو اور پست کرتا ہے دوسرون کو اخرجہ

ابن جریر و ابن ابی حاتم کا لفظ عن ابی الدرداء مرفوعا یہ ہے قال قال اللہ عزوجل کل یوم ہو فی شان قال

من شانہ ان یغفر ذنبا ویفرج کربا ویرفع قوما ویضع آخرین وقد رواہ ابن عساکر من طرق متعددۃ عن ہشام

ابن عمار بہ حافظ ابن کثیر کہتے ہین وقد روی موقوفا کما قد علقہ البخاری بصیغۃ الجزم فجعلہ من کلام ابی

الدرداء فاللہ اعلم بزار کا لفظ عن ابن عمر عن النبی صلعم یہ ہے کل یوم ہو فی شان قال یغفر ذنبا ویکشف

کربا پہر ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضہ سے روایت کیا ہے بیشک اللہ عزوجل نے ایک لوح

محفوظ پیدا کی ہے ایک سفید موتی سے اسکی دو دفتیان یاقوت سرخ ہے قلم اسکا نور ہے اور کتاب

اسکی نور ہے اور عرض اسکا مابین سماء و ارض ہے نظر کرتا ہے اُس مین ہر روز تین سو ساٹھ نظر پیدا

کرتا ہے ہر نظر مین اور جلاتا ہے اور مارتا ہے اور عزت دیتا ہے اور ذلیل کرتا ہے اور کرتا ہے جو

کچھ چاہتا ہے کذا فی ابن کثیر ف کل من علیہا فان کا یہ مطلب ہے کہ ہر کوئی جو زمین پر حیوانات

عن مجاہد عنہ ۱۲ منہ

قال ابن ابی نجیح عنہ ۱۲ منہ

قال الاعمش عن مجاہد عنہ ۱۲ منہ

وغیرہ مین ہلاک ہونیوالے ہین عقلار کو غیر عقلار پر تغلیب دیکر سب کی تعبیر بلفظ من کر دی ہے اس
معنے کی بنا پر اب اسکی حاجت نہین ہے کہ غیر جنت و نار و حور و ولدان و حجب و عرش وارواح کے ساتھ
آیت کی تخصیص کیجائے کسی نے کہا کہ مراد جن و انس ہین جو کہ زمین پر ہین اگر کوئی کہے کہ یہ آیت
یطوفون بینہا وبین حمیم آن تک اس مین نعتین نہین ہین پھر کیون اُن مین سے ہر ایک کے بعد فبای
آلاء ربکما تکذبان کہا ہے تو کہین گے کہ روز قیامت کی ہول اور مجرمون کا عقاب جسکا وصف کیا گیا ہے
اس مین زجر ہے معاصی سے اور ترغیب ہے طاعات مین اور یہ منجملۂ اعظم منن ہے کسی نے کہا کہ وجہ
نعمت کی فنار خلق مین یہ ہے کہ موت سبب ہے نقل کرنے کا طرف دار جزا و ثواب کی یحیے بن معاذ
نے کہا موت کیا اچھی شے ہے پس وہی تو قریب کرتی ہے حبیب کو طرف حبیب کی کسی نے کہا کہ ایک
پل ہے کہ پہونچا دیتا ہے حبیب کو طرف حبیب کی مقاتل نے کہا وجہ نعمت یہ ہے کہ فنائے خلق مین تسویہ
ہے درمیان اُنکی موت مین اور مع موت کے برابر ہو جاتے ہین اقدام وجہ عبارت ہے اللہ پاک
کی ذات و وجود سے سورۂ بقرہ مین اسکے معنے کا بیان گذر چکا ہے کسی نے کہا یہ معنے ہین کہ
باقی رہیگی حجت اسکی جس سے اُس کی طرف تقرب کیا جاتا ہے قول اول اولے ہے خطاب
ربک کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے یا ہر اُس شخص کو جو اُسکی صلاحیت رکھتا ہے فبای آلار
ربکما . مین تو دو کو مخاطب کیا اور یہان واحد کو خطاب کیا اسلیے کہ یہان اشارہ واقع ہوا ہے
طرف ہر ایک کی تو فرمایا اور باقی رہیگا وجہ تیرے رب کا اے سامع تاکہ ہر ایک یہ جان لے کہ غیر
اسکا فانی ہے پس اگر یبقے وجہ ربکما فرماتا تو ہر ایک اپنے نفس کو اور اپنے رفیق مخاطب کو فنار سے
نکال لیتا ویبقے وجہ الرب فرمایا بدون خطاب باوجود اسکے کہ یہ زیادہ تر دال ہے فنار کل پر اسلیے
کہ رب مین کاف خطاب کا اشارہ ہے طرف لطف کی اور اِلقار اشارہ ہے طرف قہر کے حالانکہ یہ جگہ
بیان لطف و شمار نعم کی جگہہ ہے سو اسی لیے بلفظ رب و بکاف خطاب فرمایا ذو الجلال یعنے صاحب
عظمت و کبریا ہے اور صاحب استحقاق صفات مدح جب شئ عظیم ہوتی ہے تو بولتے ہین جل الشئ
و اجللتہ اے اعظمتہ جلال اسم ہے جل سے جمہور نے ذو پڑھا ہے اس بنا پر کہ وجہ کی صفت ہے اور حضرت
ابن مسعود نے ذی اس بنیاد پر کہ رب کی صفت ہے ذو الاکرام کے یہ معنے ہین کہ وہ کریم و بزرگ ہے
اس شئے سے جو اُسکے لائق نہین ہے کسی نے کہا کہ صاحب اکرام ہے واسطے اپنے دوستون
کے پس اول تو فنائے خلق اور پھر اپنے بقار کا ذکر فرمایا بعد اُسکے خود کو موصوف باکرم کیا سو آمین
آگاہ کرنا ہے اس بات پر کہ بعد اُنکے فنار ہونے کے اللہ پاک اپنے لطف و کرم کے آثار

گا اُنپر افاضہ فرمائیگا جس طرح کہ فبای آلاء اسکی خبر دے رہا ہے کیونکہ بحیات ابدی انکو زندہ کرنا اور نعیم مقیم کے ساتھہ انکو ثواب دینا جلیل و عظیم تر نعمتون سے ہی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین مرفوعًا اَلِظُّوا بِیَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اخرجہ الترمذی وقال الحاکم حدیث صحیح الاسناد یعنے لازم پکڑو اس دعا کو اور اُسکی کثرت کرو فبای آلاء ربکما تکذبان پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے کیا ان نعمتون کی تکذیب کروگے یعنے رب کا باقی رہنا کل کا فانی ہونا اور حیات دائم ونعیم مقیم یا اُنکے غیر کی سیدنا وشیخنا صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالے نے اس معنے مین کیا خوب فرمایا ہے ؎

تَفْنِی السُّقَاۃُ وَتَفْنِی الْکَاْسُ وَالنَّادِیْ	وَمَنْ تُلَاقِیْہِ مِنْ خِلٍّ وَمِنْ عَادِیْ
لَاتَرْکَنَنَّ اِلَی الدُّنْیَا وَزَھْرَتِھَا	یَفْنِی الْجَمِیْعُ وَیَبْقٰی رَبُّنَا الْہَادِیْ

حقیقت مین یہ ترجمہ ہے خواجہ میر درد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رباعی کا ؎

ساغر فانی وبزم وساقی فانی	باہر کہ شدی دو چار ملاقی فانی
بردار دل از ہستی بے بود جہان	اللہ بود باقی وباقی فانی۔

وجہ ترجمہ یہ ہے کہ حضرت سیدنا مرحوم کو یہ شعر بہت پسند تہے شب کو حسب معمول احباب کا جلسہ تہا اُن مین مولانا قاضی زین العابدین مرحوم بہی تہے سیدنا نے فرمایا کہ اس رباعی کا ترجمہ عربی چار مصرعون مین ہونا چاہیے چنانچہ قاضی صاحب مرحوم نے تو تین شعر دن مین کیا اور سیدنا مرحوم نے بعد فوراً تامل کے دو ہی شعرون مین ترجمہ کیا اور خوب کیا چونکہ اُنکے لفظ ومعنے مین دلچسپی تہی اور فتح البیان تالیف ہوری تہی اسلیے اُس مین درج کیے گئے واقعہ مین دنیا ان شعرون کی پوری مصداق ہے وہ ساری محفل تمام ہوگئی اور ساغر وبزم وساقی وملاقی سب فنا ہو گئے اللہ تعالے سب کو بخشے اور ہمارا خاتمہ بخیر کرے آمین جملہ یسالہ من فی السموات والارض مستانفہ ہے یا حال ہے وجہ سے اور عامل اس مین یبقے ہے ای یبقے سئولا من فیہا یعنے سوال کرتے ہین اللہ تعالے سے ساری آسمان وزمین والے اسلیے کہ وہ اُسکے محتاج ہین ابو صالح نے کہا کہ آسمان والے تو اُس سے مغفرت مانگتے ہین اور رزق کا سوال اُس سے نہین کرتے اور زمین والے اُس سے دونون امر مانگتے ہین مقاتل نے کہا کہ زمین والے اُس سے مغفرت ورزق مانگتے ہین اور فرشتے بہی اُنکے واسطے رزق ومغفرت کا سوال کرتے ہین پس دونون سوال اہل سما واہل ارض سے واسطے اہل ارض کے ہین ابن جریج نے بہی اسی طرح کہا ہے کسی نے کہا کہ اُس سے رحمت مانگتے ہین قتادہ کا قول اول گذر چکا ہے کہ اہل سماء واہل ارض اُس سے مستغنی نہین ہوتی ہین یعنی اپنی ذات وصفات

ہین اور ساری اُن اشیا مین جو اُنکو وہم مین ڈالتی ہین اور اُنکو پیش آتی ہین حاصل یہ ہے کہ مانگتی ہے اُس
سے ہر مخلوق اسکی مخلوقات مین کی بزبان قال یا بزبان حال وہ چیز جسکو وہ طلب کرتے ہین یعنے دارین
کی خیر یا اُن مین کی ایک کی خیر ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار آمین۔
حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا مسئلہ اسکے بندو نکا اُس سے رزق و موت و حیات کا ہے کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي
شَأْنٍ یعنے مستقر ہے اللہ پاک ایک شان مین ہر وقت اوقات مین سے یوم عبارت ہے وقت سے
اور شان بمعنے امر ہے منجملہ شیون اللہ پاک عطا کرتا ہے اہل سموات و اہل ارض کو وہ شے جو اُس سے
طلب کرتے ہین باوجود اختلاف اُنکی حاجات کے اور تباین اُنکے اغراض کے مفسرین کہتے ہین
اُسکی شان سے یہ ہے کہ جلاتا ہے مارتا ہے روزی دیتا ہے فقیر کرتا ہے غنی کرتا ہے عزت
دیتا ہے ذلیل کرتا ہے بیمار ڈالتا ہے شفا دیتا ہے عطا کرتا ہے روکتا ہے بخشتا ہے عذاب
کرتا ہے رحم کرتا ہے خفا ہوتا ہے اسکے سوا اور بے شمار امور ہین کسی نے کہا کہ ہر وقت و حین مین
احداث کرتا ہے امور کا اور تجدید کرتا ہے احوال کی اور کسی نے کہا کہ ہانکنا مقادیر کا ہے طرف مواقیت
کے حسین بن فضل نے کہا یہ اُسکے وہ شیون ہین کہ اُنکو ظاہر کرتا ہے نہ وہ شئون کہ اُنکی ابتدا کرتا
ہے ابو سلیمان دارانی نے کہا ہر دن مین طرف بندون کی ایک بر جدید ہے یعنے نیا دن نیا
احسان کسی نے کہا کہ ہر دن رات مین تین لشکر نکالتا ہے ایک لشکر تو باپون کی پشتون سے
طرف ماؤن کی رحمون کے اور ایک لشکر رحمون سے طرف دنیا کے اور ایک لشکر دنیا سے طرف
قبرون کے پھر وہ سب کوچ کرتے ہین طرف اللہ تعالے کے کسی نے کہا کہ یوم مذکور سے مراد یوم
دنیا و یوم آخرت ہے اور شان اُسکی دنیا مین تو امتحان ہے ساتھ امر و نہی کے اور جلانے
مارنے عطا کرنے منع کرنے وغیرہ کے اور شان اُس کی آخرت مین جزا و حساب و ثواب و عقاب
وغیرہ ہے ابن بحر و سفیان بن عُیَینہ نے کہا کہ کل زمانہ نزدیک اللہ تعالے کے دو دن ہین ایک
اُنکا تو ایام دنیا کی مدت ہے اور آخر روز قیامت ہے کسی نے کہا کہ مراد ہر دن ہے ایام دنیا سے اسکی
کوئی وجہ نہین ہے کہ شان دو دن شان کی تخصیص کیجاے بلکہ آیت اسپر دال ہے کہ اللہ پاک ہر دن
ایک شان مین ہے اپنے شیون سے کوئی سی شان ہو بدون تعیین کے اللہ پاک کی شیون کا شمار و حصا
نہین کیا جاسکتا ہے اور آنکو نہین جانتا ہے مگر وہ تو اب قدرت و کمال قدرت کی مقام سے اولی
و انسب عموم ہے کسی نے کہا کہ یہ کریمہ یہود کے بارے مین نازل ہوئی ہے جبکہ اُنہون نے کہا کہ اللہ تعالے
شنبے کے دن قضا نہین کرتا ہے کسی شان کی اور نہ کسی شے کی اسپر فرمایا کہ وہ ہر دن ایک شان مین ہے

ع
نصب کل بیکار ہیں
مستقر ہے ہر حین کی
جب متضمن ہے نفسیر
ہو جو مستقر سبحانہ فی
شان کل وقت من
الاوقات ۱۲ منہ ۱۲
۱۲

فبای الاء ربکما تکذبان پس بیشک اللہ پاک کے شیون کا اختلاف اپنے بندون کے کام کی تدبیرین ایک ایسی نعمت ہی جسکا انکار ممکن نہین ہے اور نہ کسی مکذب سے اسکی تکذیب بن آتی ہے کذا فی فتح البیان

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ڏ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

ہم جلد فارغ ہوئے ہین تمہاری طرف اے دو بوجھل قافلو یعنے تمہارے حساب کرنے کا جلد قصد کرین پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اے فرقے جنون کے اور انسانون کے اگر تم سے ہوسکے کہ نکل بھاگو آسمان اور زمین کے کنارون سے تو نکل بھاگو نہین نکل سکنے کے بن سند پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے چھوٹتی ہین تمپر شعلے آگ کے صاف اور دھوان ملے پھر تم بدلا نہین لے سکتے پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے انتہے **ف** حضرت ابن عباس رض نے سنفرغ الآیۃ مین فرمایا ہے کہ یہ ایک وعید ہے طرف سے اللہ تعالے کے واسطے بندون کے اور نہین ہے ساتھ اللہ تعالی کے کوئی شغل کہ وہ فارغ ہو اسی طرح ضحاک نے بھی کہا ہے کہ یہ وعید ہے قتادہ نے کہا سقر قریب ہوا اللہ سے فراغ واسطے اپنی خلق کے ابن جریج نے کہا سنقضی لکم یعنے اب ہم تمہارے واسطے فیصلہ کردین گے بخاری نے کہا سنحاسبکم یعنے اب ہم تم سے حساب لین گے اسکو مشغول نہین کرتی ہے کوئی شے کسی شے سے یہ بات کلام عرب مین پہچانی ہوئی ہے کہ یون بولتے ہین لاتفرغن لک یعنے البتہ مین تیرے واسطے فارغ ہونگا حالانکہ اسکو کوئی شغل نہین ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ مین تجھے تیری غفلت کی حالت پر پکڑونگا مقصود اس سے دھمکانا ڈانٹنا ہے ثقلان سے مراد انس و جن ہین جیسا کہ صحیح مین آیا ہے یسمعہ کل شئی الا الثقلان ایک روایت مین ہے الا الجن والانس یعنے سنتی ہے عذاب قبر کو ہر شے مگر جن و انس حدیث صور مین ہے الثقلان الانس والجن پھر اللہ پاک نے فرمایا یا معشر الجن والانس الآیۃ یعنے اے گروہ جن و انس تم طاقت نہین رکھتے ہو بھاگنے کی اللہ تعالی کے امر و قدر سے بلکہ وہ تمہارا احاطہ کیے ہوئے ہے تم نہین قادر ہو خلاصی پانے پر اسکے حکم سے اور نہ بھاگنے پر اسکے حکم سے تم جہان کہین تم جاؤ تمہارا احاطہ کیا ہوا ہے یہ حشر کے مقام پر ہے فرشتے سات صفین ہوکر ہر طرف سے خلائق کا حلقہ کرنیوالے ہونگے تو کوئی قادر نہ ہوگا جانے پر مگر ساتھ سلطان کے یعنے ساتھ امر اللہ تعالی کے يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ كَلَّا لَا وَزَرَ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ الْمُسْتَقَرُّ وقال تعالی وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَاۗءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ

ف ۱ بحی ہے ابی طلحہ کا لفظ ہے ۱۲ ف ۲ مطلب یہ ہے کہ یہ تو مخلوق کی شان ہے کہ کسی کام مین مشغول ہو پھر اس سے فارغ ہو تو دوسرا کام کرے اللہ پاک اس سے منزہ ہے اور یہ جو فرمایا سو حسب محاورۂ عرب ایک تہدید ہے ۱۲ منہ ف ۳ صحیح کا لفظ غیر الثقلین ہے ۱۲

جَاصِمٍ کَاَنَّمَآ اُغْشِیَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّیْلِ مُظْلِمًا اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ اور اسی لیے اللہ سبحانہ نے یون فرمایا یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ الآیۃ حضرت[۱] ابن عباس رضی نے فرمایا شواظ لہب نار ہے یعنی آگ کا شعلہ یا زبانہ آتش دوسر لفظ انکا[۲] دخان ہے مجاہد نے کہا لہب سبز منقطع ہے ابو صالح نے کہا وہ لہب ہے جو آگ کے اوپر ہوتی ہے اور بدون دخان کے ضحاک نے کہا کہ آگ کی سیل نحاس حضرت ابن عباس[۳] نے فرمایا کہ دخان نار ہے ابو صالح وسعید بن جبیر وابو سنان سے بھی اسی کی مثل مروی ہے۔ ابن جریر نے کہا عرب لوگ دخان کا نام نحاس رکھتے ہین بضم وکسر نون اور قرارت کا ضم پر اجماع کیا گیا ہے نحاس بمعنے دخان کے باب سے نابغہ بنی جعدہ کا قول ہے ؎

یُضِیْءُ[۴] کَضَوْءِ سِرَاجِ السَّلِیْـ + ـطِ لَمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ فِیْهِ نُحَاسًا

یعنی دخانا[۵] نافع بن ازرق نے حضرت ابن عباس سے شواظ کا پوچھا تو فرمایا وہ لہب ہے جسکے ساتھہ دہوان نہین ہوتا ہے پھر اُسنے لغت سے اسپر شاہد پوچھا تو امیہ بن ابی الصلت کی بیت اُسکو پڑھکر سنائی جو اُسنے حسان کے حق مین کہی تہی ؎

اَلَا مَنْ مُّبْلِغٌ حَسَّانَ عَنِّیْ	مُغَلْغَلَۃً تَدِبُّ اِلٰی عُکَاظٖ
اَلَیْسَ اَبُوْکَ فِیْنَا کَانَ قَیْنًا	لَدَی الْقَیْنَاتِ فَسْلًا فِی الْحِفَاظٖ
یَمَانِیًّا یَظَلُّ یَشُبُّ کِیْرًا	وَیَنْفُخُ دَائِبًا لَهَبَ الشُّوَاظٖ

کہا آپ نے سچ فرمایا پھر نحاس کیا ہے۔ فرمایا وہ دخان ہے جس کے لیے لہب نہ ہو کہا پھر عرب اسکو پہچانتے ہین فرمایا ہان کیا تو نے نہین سنا نابغہ بنی ذبیان کو وہ کہتا ہے ؎ یضیء کضوء الخ مجاہد نے کہا نحاس صفر[۶] ہے پگہلایا جائیگا پھر اُنکے سرونپر ڈالا جائیگا اسی طرح قتادہ نے بہی کہا ہے ضحاک نے کہا نحاس یعنے سیل نحاس کے معنے ہر قول کی بناپر یہ ہین کہ اگر تم جاؤگے بہاگ کر قیامت کے دن فرشتے اور زبانیہ تمکو پہیر لائین گے ساتھہ بہیجنے آگ کے اور پگہلے ہوئے تانبے کے تمپر تاکہ تم لوٹ آؤ اسی لیے فرمایا فلا تنتصران الآیۃ کذا فی ابن کثیر ف فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے کہ جن وانس کو مخاطب کرکے یہ کہنا کہ ہم تمہارے واسطے فارغ ہونگے یہ ایک وعید شدید ہے طرف سے اللہ پاک کے واسطے اونکے قرطبی نے کہا محاورے مین بولتے ہین فرغت من الشغل افرغ فراغا وفروغا یعنے مین کام سے نچنت ہوا واستفرغت مجہودی فی کذا اے بذلتہ یعنے مین نے اپنی طاقت فلان کام مین خرچ کی زجاج وکسائی وابن الاعرابی وابو علی فارسی نے کہا کہ فراغ اس جگہہ وہ فراغ نہین ہے جو کسی شغل سے ہوتا ہے اسلیے کہ اللہ پاک کے واسطے کوئی ایسا شغل نہین ہے کہ اُس سے فارغ ہودے اور نہ کوئی شان کسی شان سے اسکو مشغول کرتی ہے

---

[۱] بروایت علی بن ابی طلحہ ۱۲ منہ
[۲] یعنی
[۳] بروایت سعید بن جبیر
[۴] یعنی روشن ہوتا ہے شل روشنی چراغ کے جو مثل ... کے ... نہین رکہا اللہ نے اسمین دہوان ۱۲ منہ
[۵] ان رافع بن الازرق ۱۲ منہ
[۶] بالضم والکسر یعنی تانبا

ولیکن تاویل اسکی قصد ہو اسے سنفرغ لکم لیعنے ہم جلد قصد کرتے ہین واسطے تمہارے حساب کے یا واسطے تمہارے مجازات کی یا تمہاری محاسبے کو آمدی نے مفسرین سے حکایت کیا ہے منجملہ انکے حضرت ابن عباسؓ ہین کہ یہ ایک تہدید ہے اللہ پاک کیطرف سے اپنے بندون کو اسی معنے سے قول ہے قائل کا واسطے اُس شخص کے جسکی تہدید کا ارادہ کرتا ہے کہ اذن اتفرغ لک اے اقصد قصدک فرغ بمعنے قصد آیا ہے عرب کی اشعار مین موجود ہے زجاج نے کہا کہ فراغ لغت مین دو قسم ہے ایک فراغ شغل سے ہو اور دوسرا قصد للشئی کے معنی مین ہے اور متوجہ ہونا کسی شئے پر جیسا کہ یہان ہی اور کلام بطریق تمثیل و استعارہ ہوگا صاحب مفتاح و زمخشری کا میل اسی طرف ہے کسی نے کہا کہ اللہ پاک نے تقوی پر وعدہ دیا اور معصیت پر وعید سنائی پہر فرمایا ہم جلد فارغ ہوتے ہین واسطے تمہارے اس شئے سے جس کا ہم نے تم کو وعدہ دیا اور پہنچاتے ہین ہر ایک کو طرف اُس شئے کی جس کا اُسے وعدہ دیا ہی حضرت حسنؒ و مقاتلؒ و ابن زیدؒ اسیکے قائل ہین جمہور نے سنفرغ کو بنون و ضم را پڑہا ہے اور کسی نے بنون و فتح را اور کسائیؒ نے کہا کہ یہ بنی تمیم کا لغت ہی اور کسیؒ نے بکسر نون و فتح را اور کسی نے بضم یاء تحتیہ و فتح را بصیغہ مجہول اور کسی نے بیاء مفتوحہ و ضم را بصیغہ معروف اے سیفرغ اللہ ایّہ بغیر الف مرسوم ہی رہا نطق مین سو ابو عمرو و کسائی نے ایہا بالف پڑہا ہی وقف مین اور باقی قرار نے وقف کیا بنا بر رسم ایّہ بتسکین ہا اور وصل مین ابن عامر نے ایہ بضم ہا پڑہا ہے اور باقی نے بفتح ہا ثقلان جن و انس کا نام رکہا گیا ہے بسبب انکی عظمت شان کے بہ نسبت اور حیوانات زمین کے کسی نے کہا اسلیے کہ یہ ثقل ہین زمین پر زندگی اور مردے دونون حال مین انکا اسیر بوجہہ ہے کما فی قولہ تعالے وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا امام جعفر صادق رض نے فرمایا اسلیے کہ یہ ثقیل کیے گئے ہین گناہون سے کسی نے کہا اسلیے کہ تکالیف کی ساتہہ بہاری کیے گئے ہین اور تہکائے گئے ہین - لکم مین تو بصیغہ جمع کہا پہر ایہا الثقلان فرمایا اسلیے کہ یہ دو فریق ہین اور ہر فریق جمع ہے فبای آلاء ربکما تکذبان منجملہ نعم و نعمتین ہین جو اس تہدید مین ہین پس ان مین سے یہ ہی کہ بسبب اس تہدید کے بُرائی کرنے والا تو اپنی بُرائی کرنے سے باز رہیگا اور نیکی کرنے والا اس سے اور نیکی زیادہ کریگا تو یہ سبب ہو جائیگا نعیم دار آخرت کے پانے کا جو کہ حقیقت مین نعیم وہی ہے قولہ تعالے یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مثل ترجمہ و بیان کے ہے واسطے ایہا الثقلان کے یہان جن کو مقدم کیا اسلیے کہ انکے باپ کی خلق متقدم ہے خلق آدم علیہ السلام پر اور اسلیے کہ انکی جنس کا وجود قبل ہے جنس انس سے یہ خطاب کر کے اُنسے آخرت مین کہا جائیگا کسی نے کہا کہ دنیا مین قولہ تعالی یرسل علیکما الآیۃ اسکے آخرت مین ہونے کو ترجیح دیتا ہے کیونکہ یہ ارسال شواظ جو ہوگا سو قیامت مین جیسا کہ آیندہ آتا ہے اور اسی طرح قولہ تعالے فاذا انشقت السماء قولہ تعالے ان استطعتم الآیۃ کا یہ مطلب ہے کہ اگر تم قادر ہو کہ نکل جاؤ آسمان و زمین کے جوانب و نواحی و اطراف سے

چنانچہ یہ قول اول گذر چکا ہی ۱۲ منہ

بھاگ کر اللہ تعالے کی قضا و قدر سے تو نکل جاؤ اُن سے اور رہا کرو اپنی جانون کو اور بھاگ جاؤ پس جہان
کہین تم ہوؤگے موت تم کو پالیگی جب کوئی شے کسی شے سے رہا ہو جائے جس طرح کہ تیر رہا ہو جاتا ہے
تو بولتے ہین نفذ الشئی من الشئی یہ امر بنفوذ امر تعجیزی ہے قولہ تعالے لاتنفذون الابسلطان کا یہ مطلب ہے
کہ تم قادر نہ ہوؤگے رہا ہونے پر مگر ساتھ قوت و قہر کے حالانکہ تم کو اس پر نہ کسی طرح کی قدرت ہے نہ زور
سلطان وہ قوت ہے جس کے سبب سے صاحب اُس کا متسلط ہوتا ہے امر ضحاک نے کہا اس اثنا مین کہ لوگ
اپنے بازارون مین ہونگے کہ ناگاہ آسمان کھل جائے گا اور فرشتے اُتر آئین گے تو جن و انس بھاگین گے
پس فرشتے اُن کو گھیر لین گے سو یہ قول ہے لاتنفذون الابسلطان نحاس نے اس کو ذکر کیا ہے اس قول
کی بنا پر یہ دنیا مین ہوگا ابن مبارک نے کہا کہ آخرت مین ہوگا نیز ایک قول ضحاک کا یہ ہے کہ معنے یہ ہین اگر طاقت
رکھو اس کی کہ بھاگ جاؤ موت سے تو بھاگ جاؤ کسی نے کہا اگر تم یہ طاقت رکھو کہ جان لو اُس شئے کو جو کہ
آسمانون مین ہے اور زمین مین تو اُس کو جان لو حالانکہ تم ہرگز اُس کو نہ جانو گے مگر ساتھ سلطان کے یعنی ساتھ بینہ اقتدار کے
قتادہ نے کہا معنے یہ ہین تم نفوذ نہ کروگے مگر ساتھ ملک کے حالانکہ تمہارے واسطے کچھ ملک نہین ہے کسی نے
کہا کہ حرف با بمعنے الی ہے یعنے تم نفوذ نہ کروگے مگر طرف سلطان کی حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ
تم نہ نکلوگے میری سلطان سے فبای آلاء ربکما تکذبان منجملہ نعم نعمت ہے جو کہ تحذیر و تہدید سے حاصل
ہوئی پس بے شک وہ زیادہ کرتی ہے نیک کو نیکی کا کرنا اور روکتی ہے برائی کرنے والے کو اُس کی برائی
کرنے سے باوجود اس کے کہ جس نے تم کو تحذیر کی اور ڈرایا وہ قادر ہے اس پر کہ بدون مہلت کی تم پر عذاب واقع
کر دی یرسل کو جمہور نے بضمہ تحتیہ بصیغہ مجہول پڑھا ہے اور کسی ١ نے بنون و نصب شواظ اور شواظ کو
جمہور نے بضم شین اور کسی ٢ نے بکسر شین یہ دونون دو لغت ہین ایک معنے مین شواظ کے اقوال مل گذر چکے
ہین ضحاک نے کہا وہ دخان ہے جو لہب سے نکلتا ہے ہیزم کا دخان نہین ہے اخفش و ابو عمرو نے کہا کہ شواظ نار و
دخان جمیعا ہے کبھی نے کہا لہب خالص جمہور نے ونحاس کو بضم نون پڑھا ہے اور کسی ٣ نے بکسر نون اور کسی ٤ نے بحر
سعید بن جبیر نے کہا نحاس وہ دخان ہے جس کے لیے لہب نہین ہے خلیل بھی اسی کے قائل ہین ضحاک نے
کہا جوشش دی ہوئی تیل کی تلچھٹ ہے کسائی نے کہا وہ آگ ہے جس کے لیے ریح شدید
ہوتی ہے کسی نے کہا کہ چھوڑا جائے گا اوپر ایک بار یہ یعنے شواظ اور ایک بار یہ یعنے نحاس
یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونون ساتھ چھوڑے جائین بغیر اس کے کہ ایک دوسرے سے ملو
جمہور نے ونحاس کو برفع پڑھا ہے شواظ پر عطف کیا ہے اور کسی ٥ نے بجر نار پر عطف کیا ہے
اور دونون سبعیہ ہین لیکن جر کی قرات مین شواظ کے شین کا کسرہ یا نار کا امالہ ضرور ہے پس

ف ١ یعنی زید بن علی ...
ف ٢ ... ابن کثیر ...
ف ٣ یعنی مجاہد و عکرمہ ...
حمید و ابو العالیہ ...
ف ٤ ... ابن جندب و حسن ...
ف ٥ یعنی ابن کثیر و ابن محیصن و مجاہد
و ابو عمرو ...

جس کسی نے بجز پڑہا بدون احد الامرین کے تو بیشک وہ تلفیق مین پڑا اس لیے کہ اس وجہ کو کسی نے
نہین پڑہا ہے مہدوی نے کہا کہ جس نے یہہ کہا ہے کہ شواظ نار و دخان جمیعًا ہے تو اس بنا پر جائز
مین جر نتبین ہوگا اب رہا جر اوس شخص کے قول پر جسنے شواظ کو وہ لہب ٹہرایا ہے جس مین دخان
نہین ہے تو بعید ہے جائز ہو گا مگر بر تقدیر حذف موصوف پس گویا یون کہا یرسل علیکما شواظ
من نار و شئے من نحاس قولہ تعالےٰ فلا تنتصران یعنے پہر تم قادر ہوؤگے یا ز رہنے پر اللہ کے
عذاب سے یعنے شواظ و نحاس بلکہ یہ تم کو ہانک لیجاوے گا طرف محشر کی ثعلبی نے حضرت ابن عباس
و سعید بن جبیر کا قول نقل کیا ہے کہ جس وقت وہ اپنی قبرون سے نکلین گے تو شواظ ان کو
ہانک لیجائیگا طرف محشر کی واللہ اعلم فبای آلاء ربکما تکذبان پس بے شک منجملہ نعم یہ وعید ہے
کہ جس کے باعث انزجار ہوتا ہے شر سے اور رغبت ہوتی ہے خیر مین فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ
فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ
عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ
فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ
بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ع پہر جب پہٹ
جاوے آسمان تو ہو جاوے گا گلابی جیسے تیل کی تلچھٹ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے
پہر اس دن پوچہہ نہین اسکے گناہ کی کسی آدمی سے نہ جن سے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے
پہچانے پڑین گے گنہگار اپنے چہرے سے پہر پکڑا جاویگا ماتہے کی بال سے اور پاؤن سے پہر کیا
کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے یہ دوزخ ہے جس کو جہوٹہ بتلاتے تہے گنہگار پہرتے ہین بیچ اس کے
اور کہولتے پانی کے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے انتہی ف اللہ تعالےٰ فرماتا ہے پہر جب
پہٹ جاوے آسمان قیامت کے دن جیسے کہ یہ آیت اُس پر دال ہے مع اسکی مثل اور آیتین جو
اس کے معنے مین وارد ہوے ہین کقولہ تعالےٰ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ وقولہ
تعالےٰ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا وقولہ تعالےٰ اِذَا السَّمَآءُ
انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ قولہ تعالےٰ فکانت وردۃ کالدہان یعنے پگہلیگا جیسے
پگہلتی ہے پہٹ تیل کی اور چاندی گلانے مین اور متلون ہوگا جیسے متلون ہوتے ہین وہ رنگ
جن سے طلا کیا جاتا ہی سو کبہی تو سرخ و زرد اور کبہی کبود و سبز یہ ہوگا بسبب شدت امر کے اور ہول
عظیم روز قیامت کے حضرت انس مرفوعًا کہتے ہین یبعث الناس یوم القیامۃ والسماء تطش علیہم

اخرجہ الامام احمد یعنے مبعوث ہونگی لوگ اور آسمان اوپر مطر ضعیف برسائیگا جوہری نے کہا رہام
مطر ضعیف ہے حضرت ابن عباس رض نے فرمایا ہو الادیم الاحمر یعنے سرخ ادہوڑی دوسرا لفظ انکا کالفرس الورد
ہے تیسرا لفظ انکا تغیر ہونا ہے ابو صالح کا لفظ کا لبرذون الورد ہے یعنی مثل ستو ورد کی پہر بعد اسکے
مثل دہان کے ہوگا بغوی وغیرہ نے حکایت کیا ہے کہ فرس ورد ربیع مین تو زرد ہوتا ہے اور سردی مین
سرخ پہر جب سخت سردی ہوتی ہے تو اوس کا رنگ تیرہ ہوجاتا ہے حضرت حسن بصری
نے فرمایا تکون الوانا یعنے کئی رنگ ہوجائے گا سدی نے کہا کہ مثل خچر ورد کی ہوگا اور ہوگا مثل مہل
کے مثل تلچہٹ تیل کے مجاہد نے کہا کالوان الدہان عطاء خراسانی نے کہا مثل رنگ روغن
درد کے زردی مین قتادہ نے کہا کہ وہ آج سبز ہے اور اس دن اوس کا رنگ مائل ہوگا طرف
سرخی کے یوم ذی الوان ابو الجوزاء نے کہا فی صفاء الدہن یعنے روغن کی صفائی مین ابن جریج
نے کہا ہوجائے گا آسمان مثل روغن پگہلے کے اور یہ جبکہ اس کو جہنم کی گرمی پہونچیگی قولہ تعالے
فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ کقولہ تعالے هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ
وَلَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ پس یہ ایک حال مین ہے اور پہر ایک حال مین خلائق
سے سوال ہوگا اون کی سارے اعمال کا اللہ تعالے نے فرمایا ہے فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ عَمَّا
كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اسی لیے قتادہ نے اس کی تفسیر مین کہا کہ مقرر سوال ہوا پہر قوم کے موںہہ پر مہر کردی گئی
اور اُن کے ہاتہہ پاؤن بولے جو کچہہ وہ کرتے تہے حضرت ابن عباس نے فرمایا اون سے نہ پوچہیگا کہ آیا
تم نے کیا ایسا ایسا کیونکہ وہ اُن سے بڑہکر جانتا ہے لیکن وہ کہیگا ایسا ایسا تم نے کیون کیا پس اول
ایک قول ہوا یہ دوسرا قول ہے مجاہد نے کہا فرشتے نہ پوچہین گے مجرم کا اون کے
پہچان ــــــ سے پہچانین گے یہ تیسرا قول ہے اور یہ بعد اس کے ہی کہ اُن کو حکم کیا جائیگا نار کی طرف پس
یہ وہ وقت ہی کہ اُن سے نہ پوچہا جائیگا اُن کی گناہون کا بلکہ نار کیطرف کہینچے جاینگے اور اوسمین
ڈال دیے جاینگے کما قال تعالے یعرف المجرمون بسیماہم یعنے پہچانے جاینگے مجرم لوگ علامتون
سے جو اُنپر ظاہر ہونگی حضرت حسن و قتادہ نے کہا کہ پہچانین گے اُنکو چہرون کے سیاہ ہونے سے اور آنکہونکی
کبودی سے حافظ ابن کثیر کہتے ہین جیسے کہ مومنین پہچانے جائین گے ساتہہ غرہ و تحجیل کے آثار وضو سے
فیوخذ بالنواصی والاقدام یعنے زبانیہ فرشتے کافر کی پیشانی کے بال جمع کرینگے مع اوس کی دونون پاؤنکی
اور اسکو آگ مین ڈال دینگے اس طرح کہ حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ پکڑا جائیگا اُسکی پیشانی کے
بالون سے اور قدمون سے پہر توڑا جائیگا جیسے لکڑیان توڑی جاتی ہین تنور مین ضحاک نے کہا جمع کیا جائیگا درمیان

اُسکی ناصیہ و قدمین کی ایک زنجیر مین اُسکی پس پشت سے سدی نے کہا یجمع بین ناصیۃ الکافر و
قدمیہ فتربط ناصیتہ بقدمہ ویفتل ظہرہ حافظ ابن کثیر نے بروایت ابن ابی حاتم ایک حدیث بیان ذکر
کی ہی پھر کہا ہے ہذا حدیث غریب وفیہ الفاظ منکر رفعہا وفی الاسناد من لم یسم ومثلہ لا یحتج بہ واللہ اعلم قولہ
تعالے ہذہ جہنم التی یکذب بہا المجرمون یعنی واسطے تقریع و توبیخ و تصغیر و تحقیر کے اون سے کہا جائیگا یہ
وہ آگ ہے جس کی موجودگی تم تکذیب کرتے تھے تو اب وہ حاضر ہے جس کا تم عیاناً مشاہدہ کر رہے ہو یطوفون
بینہا وبین حمیم آن یعنے کبھی تو وہ عذاب کیے جائینگے جحیم مین اور کبھی پلائے جائینگے حمیم سے یہ وہ پینے
کی شے ہے جیسے تانبا پگھلا ہوا امعاء و احشا کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگی کقولہ تعالے اِذِ الْاَغْلٰلُ
فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ یُسْحَبُوْنَ فِی الْحَمِیْمِ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ آن کی یہ معنے ہین کہ ایسا
گرم ہوگا کہ حرارت مین انتہا کو پونہچا ہوگا گرم ہونے کی شدت سے اُس کی طاقت نہ رکھی جائیگی
حضرت ابن عباس رضہ نے فرمایا قد انتہی علیہ واشتد حرہ یعنے جوش دینا اُس کا انتہا کو پہونچا اور اس کی
گرمی سخت ہوئی مجاہد و سعید بن جبیر و ضحاک و حسن و ثوری و سدی نے بھی اسی طرح کہا ہے قتادہ
نے کہا قد آن طبخہ منذ خلق اللہ السموات والارض یعنے مقرر اُس کے پکنے کا وقت آپونہچا جب
کہ اللہ تعالے نے آسمانون کو اور زمین کو پیدا کیا محمد بن کعب قرظی نے کہا کہ پکڑا جائیگا بندہ پھر
حرکت دیا جائیگا اسکی پیشانی کے بال پکڑکر اُس حمیم مین یہان تک کہ گوشت گھل جائیگا اور ہڈیان
باقی رہجائینگے اور دونون آنکھین سر مین یہ مثل اُس آیت کی ہے جو اللہ تعالے فرماتا ہے
فِی الْحَمِیْمِ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ اور حمیم آن سے مراد حاضر ہے قرظی سے ایک اور روایت ہی حمیم آن
اسے حاضر یہ قول ابن زید کا بھی ہے یہ قول آن بمعنے حاضر اُس قول کی منافی نہین ہے جو قرظی
سے اول مروی ہوا کہ آن بمعنے حار ہے کقولہ تعالے تُسْقٰی مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَةٍ یعنے پلایا جائیگا
ایک چشمے سے جو کہ حاضر ہے سخت حرارت والا ہے جس کی طاقت نہین رکھی جاتی ہے وکقولہ تعالیٰ
غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ یعنے ہنتواہ و نضجہ پس قولہ تعالے حمیم آن کے یہ معنے ہین کہ حمیم نہایت درجہ گرم ہے
چونکہ عاصیین مجرمین کا عذاب کرنا اور متقین کو عیش و آرام دینا اللہ پاک کی فضل و رحمت و
عدل و لطف سے ہی اپنی خلق پر اور اس کا ان کو ڈرانا اپنی عذاب و باس سے اُس قسم سے ہی کہ انکو
زجر کرتا ہی اوس شرک و معاصی وغیرہ سی جس مین وہ مبتلا ہین اسی لیے اپنی خلق پر اس کی منت رکھکر فرمایا فبای اٰلاء
ربکما تکذبان کذا فی ابن کثیر ف انشقت السماء یعنے انصدعت ہی یعنے جب پھٹ جاوی آسمان ساتھ اوترنے
فرشتون کی قیامت کی دن یا منفک ہوجا بعض اُسکا بعض سے واسطے قائم ہونے قیامت کے یا منفجر ہوجاے

تو دروازے بن جاوی واسطے اترنے فرشتون کے تاکہ عالم کو گھیر لیوین زمین کی ساری طرفون سے
کہ بعض اُنکے محشر سے نہ بہاگین کسی نے کہا کہ تنشق سمار سے مراد آسمان کا خراب ہونا ہے کسی نے کہا
کہ اس مین تہویل و تعظیم ہے امر کی فکانت وردۃ یعنے پہر ہو جاوے سُرخ مثل گل سُرخ کہ کالدہان
خبر ثانی ہے کانت کی یا صفت ہی وردۃ کی یا حال ہی کانت کے اسم سے اور دہان یا تو جمع ہے دہن کی
دہن کہتے ہین تیل کو جیسے قرط کی جمع قراط اور رمح کی رماح یہ اس آیت کے معنے مین ہے یوم تکون السماء
کالمہل مہل کہتے ہین تیل کی تلچھٹ کو یا دہان اسم مفرد ہے پس زمخشری نے کہا اسم ہے ما یدہن بہ کا جیسے
حزام و ادام کسی نے کہا بمعنی ادیم احمر ہے یعنی سرخ ادہوڑی اور جواب اذا کا محذوف ہے یعنی فما اعظم الہول
مطلب یہ ہی کہ جسوقت آسمان پھٹیگا پہر بعد پہٹنے کے مثل ورد کی سرخ ہوگا اور رقت قوام مین
تیل کیطرح ہو جائیگا تو اُسوقت کیا بڑی ہول ہوگی سعید بن جبیر و قتادہ نے کہا کہ پہر آسمان سرخ ہو جائیگا
حضرت ابن عباس کا قول اول گذر چکا ہے کہ مثل رنگ اسپ ورد کے ہو جائیگا اسپ وردہ سپید
گہوڑا ہی کہ سرخی و زردی کی طرف مائل ہو دہان کے معنے مین فرا و ابو عبیدہ نے کہا ہی کہ ہو جائیگا آسمان مثل
ادہوڑی کی بسبب شدت گرمی آگ کی حضرت ابن عباسؓ کا لفظ کالادیم الاحمر گذر چکا ہے مطلب یہ ہی کہ اُسکا
رنگ جو اب معلوم ہے یعنی کبود رنگ اُس دن اُس کے خلاف ہوگا دوسرا قول فرا کا یہ ہی کہ آسمان کے
رنگ برنگ ہونے کی تشبیہ دی ہے اسپ ورد کی رنگا رنگ ہونے سے اور اسپ ورد کی اوس کی
رنگون مین تشبیہ دی ہی تیل سے اور اُس کے اختلاف الوان سے حضرت حسن نے کہا کہ کصبیب الدہن یعنی آسمان
ہو جائیگا مثل روغن ریختہ کی پس جسوقت تو تیل کو ڈالیگا تو اُسمین کئی رنگ دیکہیگا زید بن اسلم نے کہا کہ
وہ ہو جائیگا مثل عصیر زیت کی یعنے مثل عصارۂ روغن کی زجاج و قتادہ نے کہا کہ آسمان آج کی دن
سبز ہی اور آیندہ اسکا سرخ رنگ ہوگا اس قول کو ثعلبی نے حکایت کیا ہی ماوردی نے کہا متقدمین
کا یہ زعم ہے کہ اصل رنگ آسمان کا سُرخی ہے اور وہ جو یہ رنگ کبود دکہائی دیتا ہی سو بسبب کثرت
خواجز و حوائل کے ہے اور بوجہ بعد مسافت کی اور معترض ہونے ہوا کے درمیان ہماری اور اوس کے جیطرح
کہ خون رگون مین نیلگون سا کہائی دیتا ہی اور وہان ہوا نہین ہے کہ اصلی رنگ کی دکہای دینے سے مانع ہو
یہ بات کرخی و عمادی و نگارزرونی نے ذکر کی ہے غرضکہ قیامت کا حال و ہول بیان کرکے ڈرانا ایک
نعمت ہی اس لیے فرمایا فبای آلاء ربکما تکذبان پس بیشک منجملہ نعم و حسن انجام ہی جو کہ اس تہدید و تخویف
مین ہی باین طور کہ خیر پر متوجہ ہوون اور شر سے اعراض کرین فیومئذ لا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان
مین دو قول مین ایک یہ ہی کہ حرف فا جواب ہے شرط کا ای فاذا انشقت السماء فیومئذ الآیہ دوسرا یہ ہی کہ

جواب شرط کا محذوف ہے لیے فاذا انشقت السماء رایت امرا ہولا جواب محذوف کی ایک تقدیر اول گذر چکی ہے اور تنوین عوض ہے جملہ سے ای فیومٔذ تنشق السماء لایسال الآیہ ضمیر ذنبہ کی راجع ہے طرف احد المذکورین کی اور دوسری کی ضمیر مقدر ہے لیے ولا یسال عن ذنبہ جان ایضا ظرف کا ناصب لایسال ہے اور کلمۂ لا اخیر مانع نہیں جان و انس ہر ایک نہین کا اسم جنس ہے درمیان اُس کے اور اُسکے واحد کے بحرف یا فرق کیا جاتا ہے جیسے زنج و زنجی معنے یہ ہین کہ جس دن آسمان پھٹے گا تو نہ پوچھا جائیگا کوئی انس اپنے گناہ سے اور نہ کوئی جن اپنے گناہ سے اس لیے کہ وہ پہچانے جائینگے اپنے اپنے چہرے سے وقت اُن کے نکلنے کے اپنی قبرون سے اس آیت سے تو عدم سوال معلوم ہوتا ہے اور دیگر آیات سے سوال مفہوم ہوتا ہے سو دونون قسم کی آیتون مین علمانے جمع کیا ہے پس تین قول تو اول گذر چکے ہین کچھ یہ ہین کسی نے کہا کہ عدم سوال تو ایک موقف مین ہوگا اور سوال دوسرے موقف مین مواقف قیامت سے کسی نے کہا کہ استفہامی سوال نہوگا کہ اُن سے اُن کے گناہ پوچھین کیونکہ اللہ پاک احصاء حفظ کر چکا ہے اعمال کا بندون پر لیکن توبیخ و تقریع کا سوال اُن سے ہوگا ابو العالیہ نے کہا کہ غیر مجرم نہ پوچھا جائیگا مجرم کی گناہ سے کسی نے کہا کہ بعث کے وقت سوال نہوگا اور موقف حساب مین سوال ہوگا فبای آلاء ربکما تکذبان پس بے شک یہ بھی نعم ہے وعید شدید بھی بسبب کثرت اُن فائدون کے جو اسپر مترتب ہوتے ہین جملہ یعرف المجرمون بسیماہم جاری مجرای تعلیل ہے واسطے عدم سوال کی سیما بمعنی علامت ہے حضرت حسن نے فرمایا علامت اُن کی سیاہی چہرون کی اور کبودی آنکھون کی ہے جیسے کہ اس آیت مین ہے ونحشر المجرمین یومئذ زرقا و قال تعالیٰ یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ کسی نے کہا علامت اُنکی وہ حزن و کآبت ہے جو اونپر چھا رہی ہو گی فیوخذ بالنواصی والاقدام ابو حیان نے کہا کہ یوخذ متعدی ہے اور یا ہے اس کے بحرف با متعدی ہوا اس لیے کہ یسحب کے معنے کو متضمن کیا گیا ہے صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ یسحب جو متعدی ہوتا ہے سو ساتھ کلمۂ علے کے قال تعالیٰ و یوم یسحبون فی النار علی وجوہہم تو لائق یہ تھا کہ یون کہا جاتا کہ معنے ید فع کو متضمن کیا گیا ہے ای یدفعون بالنواصی کسی نے کہا کہ بوا جو جاتا ہے سو اخذت الناصیۃ و اخذت بہا اور اگر تم اخذت الدابۃ بالناصیۃ کہو گے تو جائز نہوگا عرب سے اخذت الخطام و اخذت بالخطام دو نو ایک معنے مین نقل کیے گئے ہین کما قالہ الکرخی نواصی مقدم سر کے بالون کو کہتے ہین معنے یہ ہین کہ اُن کے قدم ملائے جائینگے طرف نواصی کی اور فرشتے انکو آگ مین ڈالدینگے کسی نے کہا کہ فرشتے اُن کو گھسیٹین گے طرف نار کی کبھی تو اون کی پیشانی کے بال پکڑین گے اور سونہہ کے بل اُن کو کھینچین گے اور کبھی اُن کے قدم پکڑینگے اور سر کے بل اُن کو کھینچینگے فبای آلاء ربکما تکذبان

پس بیشک منجملہ نعم یہ ترتیب شدید وعید بالغ ہے کہ جس سے دل کانپتے ہین اور اس کی ہول سے اجساد
مضطرب ہوتے ہین جملۂ ہذہ جہنم التی یکذب بہا المجرمون جملہ استانفہ ہی جواب ہی سوال مقدر کا گویا
کسی نے کہا کہ جب ان کے نواصی واقدام پکڑے جاوین گے تو اس وقت ان سے کیا کہا جاویگا
سو یہ اس کا جواب ہے کہ توبیخ و سرزنش کرنے کو ان سے کہین گے کہ یہ وہ جہنم ہی جس کا تم مشاہدہ
کر رہی ہو اور اُس کی طرف دیکھ رہی ہو یاد جو اُسکے کہ تم اُس کو جھٹلاتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ نہو گی
پھر جہنم کے اندر جو اُن کا حال ہوگا اُس کا ذکر فرمایا یطوفون بینہا وبین حمیم آن یعنے آتے جاتے اور دوڑتے
پھرتے ہین درمیان جہنم کے سو وہ اُن کو جلاتی ہے اور درمیان نہایت درجہ گرم پانی کے سو وہ انکے
مونہہ سے لگتا ہی تو اُس سے جلتے ہین پھر وہ جہنم سے استغاثہ کرین گے تو انکو حمیم کیطرف دوڑا لیجاوینگے
حمیم آب گرم ہے اور آن وہ ہے جس کی گرمی انتہا و غایت کو پہونچی ہے فراء نے اسی طرح کہا ہے زجاج
نے کہا انی یانی انی فہو آن اذا انتہی فی النضج والحرارۃ یعنے آن وہ گرم پانی ہے جو کہ پکنے مین اور گرمی
مین انتہا کو پہونچا ہو کسی نے کہا کہ ایک وادی ہے اودیۂ جہنم سے دوزخیون کی پیپ اوسمین جمع کیجاتی ہے
سو وہ اُسمین غوطہ دیے جاوین گے اپنے طوقون کے ساتھ یہان تک کہ اون کی جوڑ پوند جدا ہو جاوینگے
قتادہ نے کہا کہ پھرینگے ایک بار درمیان جحیم کر نعوذ باللہ الکریم الرحیم من الجحیم فبای آلاء ربکما تکذبان
پس بیشک منجملہ نعم وہ نعمت ہی جو اس تخویف سے حاصل ہے اور وہ ترغیب خیر مین اور ترہیب شر سے
جو بسبب اس کے حاصل ہوتی ہے کذا فی فتح البیان غرضکہ ثقلین پر جو دنیوی و اخروی نعمتین ہین
جب اللہ پاک اُنکا شمار کر چکا تو اور اخروی نعمتین جن کا اُنپر انعام کیا ہے اُنکا ذکر کیا پس ارشاد فرمایا

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۙ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ
فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

اور جو کوئی ڈرا کھڑا ہونے سے اپنے رب کے آگے اُس کو ہین دو باغ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے
جن مین بہت سی ٹہنیان یعنے دو باغ جن مین درخت میوہ دار ہین پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے
اون مین دو چشمے بہتے ہین پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے میوے کی قسم قسم پھر کیا کیا نعمتین اپنے
رب کی جھٹلاؤگے انتہی ف ابن شوذب وعطاء خراسانی نے کہا کہ یہ آیت ولمن خاف مقام
ربہ جنتان حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق مین نازل ہوئی ابن ابی حاتم نے عطیہ بن قیس سے
روایت کیا ہی کہ اُس شخص کے بارے مین نازل ہوئی جس نے کہا تہا کہ تم مجھے آگ سے جلا ڈالنا شاید
مین اللہ سے گم ہو جاؤن کہا اُسنے ایک دن اور ایک رات توبہ کی بعد اس کے کہ یہ بات کہی پس اللہ

تعالے نے اُس سے توبہ قبول کی اور اسکو جنت مین داخل کیا صحیح یہ ہی کہ یہ آیت عام ہے جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ وغیرہ نے فرمایا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جو کوئی ڈرا کہڑا ہونے سے آگے اپنے رب اللہ عزوجل کے قیامت کے دن اور نفس کو روکا خواہش سے اور سرکشی نہ کی اور نہ اختیار کیا دنیا کی زندگی کو اور یہ بات جانے کہ آخرت بہتر ہے اور بہت باقی رہنے والی پہر اللہ کے فرائض ادا کیے اور اُسکی محارم سے بچا تو اُس کے واسطے قیامت دن نزدیک اُس کے رب کے دو باغ ہین جیسا بخاری نے ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس سے عن ابیہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو باغ چاندی کے اُن کے برتن اور جو کچہ اُنمین ہے اور دو باغ سونے کے اُن کے برتن اور جو کچہ اُنمین ہے اور نہین ہے درمیان قوم کے اور اس کے کہ نظر کرین طرف اپنے رب عزوجل کے مگر چادر کبریائی اُسکی سو منہ پر جنت عدن مین واخرجہ بقیة الجماعة الا ابا داؤد من حدیث عبد العزیز ابوالدرداء کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن یہ آیت پڑہی تو مین نے عرض کیا گو اُس نے زنا کیا اور چوری کی آپنے فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان پہر مین نے عرض کیا گو اُس نے زنا کیا اور چرایا تو آپنے فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان پہر مین نے عرض کیا اگرچہ اُس نے زنا کیا اور چوری کی یا رسول اللہ آپنے فرمایا اگرچہ خاک مین آلودہ ہو ناک ابوالدرداء کی اخرجہ ابن جریر ورواہ النسائی من حدیث محمد بن حرملہ یہ حضرت ابوالدرداء سے مروی ہے کہ بے شک جو کوئی ڈرا کہڑا ہونے سے اپنے رب کے آگے اُس نے نہ زنا کیا نہ چوری کی یہ آیۂ کریمہ عام ہے انس و جن مین تو یہ اول دلیل ہے اس پر کہ جن جنت مین داخل ہونگے جب کہ ایمان لائین اور متقی ہون اور اسی لیے اللہ تعالے نے ثقلین پر اس جزا کی منت رکہی ہے پس فرمایا ولمن خاف مقام ربہ الآیہ پہر اللہ پاک نے اُن دو باغون کی یہ صفت ذکر فرمائی کہ ذواتا افنان یعنے تر و تازہ خوبصورت ٹہنیون والے جو کہ ہر میوۂ پختہ و فائق کا بار لاتی ہین عطاء خراسانی اور ایک جماعت نے اسی طرح کہا ہے کہ افنان درختون کی ٹہنیان ہین کہ بعض بعض کو چہوتی ہین یعنے گنجان ٹہنیان ہین ایک دوسرے سے لگی ہوئی عکرمہ کہتے ہین ذواتا افنان ظل الاغصان علے الحیطان یعنے افنان ٹہنیون کا سایہ ہے دیوارون پر کیا تو نے قول شاعر کا نہین سُنا ہے ؎

ماھاج شوقک من ھدیر حمامة	تدعو علے فنن الغصون حماما
تدعو ابا فرخین صادف طاویا	ذا مخلبین من الصقور قطاما

اخرجہ ابن جریر بغوی نے مجاہد و عکرمہ و کلبی سے حکایت کیا ہے کہ فنن غصن مستقیم ہی یعنے سدہی ٹہنی نیز بسند خود عن سعید بن جبیر عن ابن عباسؓ روایت کیا ہے ذواتا الوان یعنے دو باغ قسم قسم کے

درخت اور میوے والی ہین کہا اور اسی کی مثل سعید بن جبیر و حسن و سدی و خصیف و نضر بن عدی
و ابن سنان سے بھی مروی ہے معنے اس قول کے یہ ہین کہ ان باغون مین لذت اور مزے کی
چیزون سے قسم قسم کے ہین ابن جریر نے اس قول کو اختیار کیا ہے عطاء نے کہا ہر ٹہنی جمع کریگی قسم قسم
کے میوے کو ربیع بن انس نے کہا ذواتا افنان واسعتا الفضاء یعنے دونون باغون کے میدان
وسیع و فراخ ہونگے یہ سب قول صحیح ہین انمین کچھ منافات نہین ہے واللہ اعلم قتادہ نے کہا ذواتا
افنان یعنے یہ باغ قسم قسم والے ہین ساتھ اپنے فراخی و فضل و مرتبت و شرف کی اپنے ماسوا پر۔
محمد بن اسحاق نے بسند خود حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہا مین نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ نے سدرۃ المنتہی کا ذکر کیا تو فرمایا کہ چلتا ہے اُس مین کی ٹہنی
کے سائے مین سوار سو برس یا فرمایا سایہ لیتے ہین اس مین کی شاخ کے سائے مین سو سوار اُس مین
پروانے ہین سونے کے گویا اُسکے ثمر مٹکے ہین ورواہ الترمذی من حدیث یونس بن بکیر یہ فیہما عینان
تجریان یعنے اُن دونون مین دو چشمے ہین چہٹ رہے ہین واسطے پلانے کے ان درختون کو اور
ٹہنیون کو تاکہ وہ بڑہین جمیع الوان و اقسام سے حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ ایک اُن مین کا تو کہا جاتا
تسنیم اور دوسرا سلسبیل عطیہ نے کہا ایک اُنکا مار غیر آسن سے ہے یعنی پانی غیر متغیر اور دوسرا خمر
لذۃ للشاربین سے یعنی شراب جو کہ لذت ہے واسطے پینے والون کے اسی لیے بعد اسکے یون فرمایا
ہے فیہما من کل فاکہۃ زوجان یعنے اُن مین جمیع انواع ثمار سے ہین اُس قسم سے جسکو جانتے ہین اور
بہتر اُس سے جسکو جانتے ہین اور اُس قسم سے جو نہ کسی آنکہہ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ
کسی بشر کے دلپر اُسکا خطرہ گذرا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نہین ہے دنیا مین کوئی میوہ
میٹھا اور نہ کڑوا مگر حال یہ ہے کہ وہ جنت مین ہے یہانتک کہ حنظل یعنے اندرائن کا پہل اور
فرمایا نہین ہے دنیا مین اس چیز سے جو آخرت مین ہے مگر اسماء یعنے درمیان اُسکے ایک بڑا
تفاوت اور ایک فرق ظاہر ہے تفاضل مین کذا فی ابن کثیر ف فتح البیان کا
بیان مع توضیح یہ ہے ولمن خاف مقام ربہ مین دو قول ہین ایک یہ قول ہے کہ واسطے ہر فرد
کے افراد خائفین مین سے دو باغ ہین یا واسطے اُنکے مجموع کے یعنے کلام بطریق توزیع و تقسیم
ہے پس ایک جنت تو واسطے خائف انسی کے اور دوسری واسطے خائف جنی کے
تو ہر خائف کے واسطے نہین ہے مگر ایک جنت لیکن معتمد قول اول ہے کما اختارہ شیخنا السید
المرحوم صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالے مقام ربہ سے مراد وہ جا ہے وقوف کی جسمین

جنسے واسطے حساب کے کہڑے رہین گے کما فی قولہ تعالے یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ
کسی نے کہا یہ معنے ہین کہ ڈرا کہڑے ہونے سے اپنے رب کے او سپر یہ کہڑا ہونا اللہ پاک کا
مطلع ہونا ہے اُسکے احوال و افعال و اقوال پر کما فی قولہ تعالے اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ
نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ یا مراد قیام خائف کا ہے نزدیک اپنے رب کے واسطے حساب کے
محصل اس تقریر کا تین احتمال ہین مقام کی تفسیر مین اول یہ ہے کہ مقام اسم مکان ہے دوسرا
یہ ہے کہ مقام مصدر ہے اسکے تحت مین دو احتمال ہین یا تو باین معنے کہ قیام اللہ کا خلائق پر
یا باین معنے کہ قیام خلائق کا روبرو اللہ پاک کے مجاہد و نخعی نے کہا یہ وہ شخص ہے کہ معصیت
کا قصد کرتا ہے پہر اللہ پاک کو یاد کرتا ہے تو اُسے چہوڑ دیتا ہے اُسکے خوف سے
...... اس مین اشارہ ہے طرف سبب استحقاق دو باغ کے نفس الامر مین اور وہ یہ ہے
کہ وہ مجرد خوف نہین ہے بلکہ وہ خوف جس سے ترک معاصی پیدا ہوتا ہے ان دو جنتون مین
اختلاف کیا ہے سو مقاتل نے تو کہا کہ مراد جنت النعیم و جنت عدن ہین کسی نے کہا کہ ایک اُنکی
تو وہ ہے کہ جو اسکے واسطے پیدا کی گئی اور دوسری وہ ہے جس کا وارث ہوا ہے کسی نے کہا کہ
ایک اُنکی تو اسکی منزل ہے اور دوسری اس کے ازواج کے منزل ہے کسی نے کہا کہ ایک
اُنکی تو محلون کے اسافل ہین اور دوسری اُنکے اعالی ہین کسی نے کہا کہ ایک تو بسبب فعل
طاعت کی ہے اور دوسری بوجہ ترک معصیت کے کسی نے کہا ایک تو بسبب اُس عقیدے کے ہے
جسکا وہ اعتقاد رکہتا ہے اور ایک بسبب اُس عمل کے ہے جسکو وہ کرتا ہے کسی نے کہا ایک
تو بسبب عمل کے ہے اور ایک بوجہ تفضل کے کسی نے کہا کہ ایک جنت تو روحانی ہے اور ایک
جسمانی کسی نے کہا کہ ایک تو بسبب اُسکے خوف کے ہے اپنے رب سے اور ایک بسبب اس کے چہوڑنے
کے اپنی شہوت و خواہش کو فرا نے کہا وہ جو ہے سو صرف ایک جنت ہے اور تثنیہ واسطے موافقت
رؤس آیات کی ہے نحاس نے کہا یہ بات بزرگتر غلطی سے ہے اللہ تعالے کی کتاب پر کیونکہ اللہ
پاک تو فرما رہا ہے جنتان اور انکا وصف کر رہا ہے فیہما فیہما الخ کہکر کسی نے کہا کہ وہ جو دو جنتین ہین
سو اسلیے ...... کہ اُسکے واسطے سرور متضاعف ہو بسبب تنقل کے ایک جہت سے طرف دوسری جہت
کے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اللہ تعالے نے وعدہ دیا ہے دو جنتو نکا اُن مومنون کو جو ڈرے اسکے
مقام سے پہر اُسکے فرائض ادا کیے دوسرا لفظ اُنکا یہ ہے کہ ڈرا پہر تقوے کیا اور خائف وہ ہے جو سوا
اللہ کی اطاعت پر اور اُسکی معصیت ترک کی حضرت ابن مسعود نے فرمایا واسطے اُسکے جو اُس سے ڈرا دنیا

حضرت ابوالدردار کی حدیث اول گذر چکی ہے ایک لفظ یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین ولمن
خاف مقام ربہ جنتان تو ابوالدردار نے کہا گو اُسنے زنا کیا اور چوری کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اگرچہ اُسنے
زنا کیا اور اگرچہ اُسنے چوری کی گو خاک مین آلودہ ہو ناک ابوالدردار کی اخرجہ ابن مردویہ یسار مولائی
آل معاویہ حضرت ابوالدردار سے راوی ہین کہ ابوالدردار سے کہا گیا اگرچہ اُسنے زنا کیا اور چوری کی
فرمایا جو کوئی ڈرا اپنے رب کے مقام سے تو اُسنے نہ زنا کیا نہ چوری کی اخرجہ ابن جریر وابن المنذر ابن شہاب
سے مروی ہے کہا مین تہا نزدیک ہشام بن عبدالملک کی پس کہا کہ ابوہریرہ نے کہا ہے قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ولمن خاف مقام ربہ جنتان ابوہریرہ نے کہا گو اُسنے زنا کیا اور چوری کی تو مین نے کہا
کہ یہ جو تہا سو قبل اسکے کہ فرائض نازل ہون پہر جب فرائض نازل ہوئے تو یہ جاتا رہا اخرجہ ابن مردویہ
ایک لفظ حضرت ابوموسی اشعری کا اول گذر چکا ہے دوسرا یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جنان
فردوس چار ہین دو جنتین تو سونے کی اُنکا زیور اور اُنکے برتن اور جو کچہہ اُن مین ہے اور دو جنتین چاندی
کی زیور اُنکا اور برتن اُنکے اور جو کچہہ اُن مین ہے اور نہین بیچ درمیان قوم کے اور اسکے کہ نظر کرین طرف اپنے رب کے مگر چادر کبریائی اُسکی
منہہ پر جنت عدن مین اخرجہ البخاری ومسلم وغیرہما تیسرا لفظ اُنکا یہ ہے کہ دو جنتین ہین سونے کی واسطے سابقین کے اور دو
جنتین ہین چاندی کی واسطے تابعین کے اخرجہ ابن ابی شیبۃ وغیرہ قرطبی نے کہا کہ اس آیت مین
دلیل ہے اسپر کہ جسنے کہا اپنی جورو سے کہ اگر مین نہ ہوون اہل جنت سے تو طالق ہے وہ حانث نہ
ہوگا اگر اُسنے معصیت کا قصد کیا اور اسکو چہوڑ دیا واسطے خوف وحیا کے اللہ تعالی سے یہ قول ہے سفیان
ثوری کا اور اسی کا فتوے دیا اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ وہ حانث نہ ہوگا جبکہ وہ مسلمان ہو اور اسلام
پر مرے فبای آلاء ربکما تکذبان پس بے شک منجملہ نعم یہ نعمت عظیمہ ہے یعنے جو کوئی اپنے رب
کے مقام سے خائف ہو اُسکو دو جنتین عطا کرنا جو کہ بصفات جلیلہ عظیمہ متصف ہین ذواتا افنان
اے صاحبتا افنان یہ صفت ہے جنتین کی اور جو کچہہ اُنکے درمیان مین ہے وہ جملہ معترضہ ہے
یا خبر ہے مبتدار محذوف کی یعنے ہما ذواتا افنان ذات کی تثنیہ مین دو لغت ہین ایک
تو رد ہے طرف اصل کے کیونکہ اصل اسکی ذویۃ ہے پس عین کلمہ تو واو ہے اور لام کلمہ حرف یا ہے
اسلیے کہ یہ مؤنث ہے ذوی کا دوسرا تثنیہ ہے بنا بر لفظ تو ذاتان بولا جاتا ہے سمین نے
اسی طرح کہا ہے جلال محلی کی عبارت یہ ہے تثنیۃ ذوات علی الاصل ولامہا یاء انتہے افنان بمعنے
اغصان ہے واحد اسکا فنن ہے بروزن طلل فنن کہتے ہین غصن مستقیم کو طول مین
مجاہد وعکرمہ وعطیہ وغیرہم نے اسی طرح کہا ہے مراد وہ باریک باریک شاخین ہین جو کہ زدع

درخت سے متفرع ہوتی ہین خاصکر کے افنان کا ذکر اسلیے کیا کہ پتے اور میوے یہی لاتے ہین اور سائے کی یہی ہوتے ہین انہین سے سایہ دراز ہوتا ہے اور انہین سے میوے چنے جاتے ہین مطلب یہ ہے کہ باوجود اسکے کہ برگ بار وغیرہ جو کہ درختون مین ہوتا ہے اسکی صاحب یہی افنان ہین پہر خاصکر کے جو انکو ذکر کیا سو اسلیے کہ انکے ذکر مین ذکر ہے اوراق و ثمار و ظلال کا جو کہ مقصود بالذات ہین بطریق اخصر و ابلغ کیونکہ یہ کنایہ ہے جیساکہ شروح کشاف مین ہے کما ذکرہ الشہاب زجاج نے کہا افنان بمعنے الوان ہے واحد اسکا فنّ ہے بروزن دنّ وہم فن بمعنے ضرب و نوع و قسم ہے ہر شئے سے عطاء و سعید بن جبیر اسی کے قائل ہین اور عطار نے دونون قولون مین جمع کیا تو یون کہا کہ ہر غصن مین فنون ہین فاکہہ سے یعنے ہر ٹہنی مین قسم قسم کے میوے ہین حضرت ابن عباس کے تین قول ہین ایک تو ذوا تا الوان لسے الوان الثمار دوسرا الفن الغصن تیسرا فی غصونہا میس بعضہا بعضا کسی نے کہا افنان سے مراد الوان نعم ہین یعنے وہان انواع و اقسام کی نعمتین ہین جنکو جی چاہتے ہین اور آنکہین لذت لیتی ہین کما قال قائلہم ؎

	وَمِنْ کُلِّ اَفْنَانِ اللَّذَاذَةِ وَالصِّبَا		لَھَوْتُ بِهٖ وَالْعَیْشُ اَخْضَرُ نَاضِرٌ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس بیشک ان نعمتون مین سے ہر ایک نہ تو تکذیب کا محل ہے نہ انکار کی جگہہ پہر جنتین کی دوسری صفت بیان فرمائی فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ یعنے اُن دو باغون مین کے ہر ایک مین دو چشمے بہتے ہین جہان وہ چاہین اوپر کے مکانون مین یا نیچے کے اسکے اقوال اول گذر چکے ہین کسی نے کہا کہ ہر ایک اُن مین کا مثل دنیا کے ہے اور اضعاف مضاعفہ کرکے کنکریان انکی یاقوت سرخ و زمرد سبز ہین مٹی انکی کافور ہے اور سیاہ مٹی انکی مشک اذفر ہے اور دونون کنارے انکے زعفران ہین آبوبکر وراق نے کہا وہ جاری ہونگی واسطے اُس شخص کے جس کی دونون آنکہین دنیا مین جاری تہین اللہ عزوجل کے خوف سے پس وہ جاری ہونگے ہر مکان مین جہان اُن کا صاحب چاہیگا گو اسکا مکان بلند ہو جسطرح کہ درختون مین پانی چڑہتا ہے انکی ہر ہر شاخ مین پہنچتا ہے گو کتنی ہی انکی بلندی زیادہ ہو کسی[۱] نے ترقی کا مضمون خوب نکالا ہے ؎

	گر ترقی چاہتا ہے کر کسیکی پرورش		خاک سے فرق شجر پر جاملی ہے آب کو

قولہ تعالے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس بیشک منجملہ نعم یہ نعمت ہے جو کہ اہل سعادت کی واسطے جنت مین میسر ہوگی پہر تیسری صفت بیان فرمائی فِیْهِمَا مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوْجٰنِ یعنے صنفان و نوعان معنے یہ ہین کہ اُن دو باغون مین ہر نوع سے جسکے ساتہہ تفکہ کیا جاتا ہے دنیا مین دو قسمین ہین

[۱] یہ شعر ناسخ کا ہے کسی محققین نے ترجمہ ہے صاحب کا شعر فارسی کا وہ ہر وقت یاد نہیں آیا ۱۲

اُسکے انواع ہین کے ہر نوع سے لذت لیگا کسی نے کہا کہ ایک قسم تر ہوگی اور ایک خشک فضیلت و
پاکیزگی و عمدگی ہین ایک اُن کا دوسرے سے قاصر نہ ہوگا کسی نے کہا کہ دو صنف ہین ایک صنف تو
معروف اور دوسری غریب فبای آلاء ربکما تکذبان پس بیشک یہ نعمتین جو کتاب عزیز ہین ذکر فرمائی
ہین صرف اُنکے شمار و وصف ہین جو ترغیب طرف فعل خیر کے اور ترہیب فعل شر سے ہے وہ
شئے ہے جو سمجھنے والے پر مخفی نہین ہے اور یہ خود ایک نعمت عظمی و منت کبریٰ ہے پھر بھلا جب اُن
نعمتون کی طرف پہنچکر اُن سے مزہ لین گے اُسکا کیا کہنا ہے کہ کیسا عیش و آرام ہوگا پھر ناز و نعیم کا
ذکر فرمایا جو اہل جنت کو نصیب ہوگا مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَاۗىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۭ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ
دَانٍ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۔ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ
قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۗنٌّ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۔ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۔ هَلْ جَزَاۗءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۔ لگے
بیٹھے بچھونون پر جنکے استر تافتے کے اور میوہ اُن باغون کا جھک رہا پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلا
گے اُنمین عورتین ہین نیچی نگاہ والیان نہین ساتھ سلایا اُن کو کسی آدمی نے اُن سے پہلے اور نہ
کسی جن نے پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے وہ کیسے جیسے لعل اور مونگا پھر کیا کیا نعمتین
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اور کیا بدلہ ہے نیکی کا مگر نیکی یعنے نیک بندگی کا بدلہ نیک ثواب ۔ پھر کیا کیا نعمتین
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے انتہے ف اللہ پاک فرماتا ہے کہ جنت والے متکئین ہونگے مراد اتکاء
سے بیان اضطجاع ہے یعنے لیٹنا اور جو بیٹھنا تربیع کی صفت پر ہوتا ہے اُسکو بھی اتکا کہتے ہین
یعنے چار زانو بیٹھنا یعنے لیٹے ہونگے یا چار زانو بیٹھے ہونگے بچھونون پر جنکے استر استبرق کے ہونگے
استبرق کہتے ہین گندہ ریشمی کپڑے کو یہ قول عکرمہ و ضحاک و قتادہ کا ہے ابو عمران جونی نے کہا
کہ دیباج مزین بذہب ہے یعنے ریشمی کپڑا سونے سے زینت دیا ہوا پس استر کا شرف بیان کر کے
ابرے کے شرف پر آگاہی بخشی سو یہ تنبیہ بالادنے علی الاعلے کے باب سے ہے حضرت ابن مسعودؓ
فرماتے ہین کہ یہ تو استر ہین پھر کیسا حال ہوتا اگر تم دیکھہ لیتے ابرون کو مالک بن دینار نے کہا کہ اُنکے
استر تو استبرق کے ہین اور اُنکے ابرے نور جامد کے اسیطرح سفیان ثوری یا شریک نے بھی کہا
ہے قاسم بن محمد نے کہا کہ استر اُنکے استبرق کے ہین اور ابرے اونکے رحمت کے ہین ابو عبداللہ
شامی ؒ نے کہا کہ اللہ تعالے نے استرون کا ذکر کیا ہے اور ابرون کا ذکر نہین فرمایا حالانکہ محاسن
اور خوبیان ابرون پر ہوتی ہین اور نہین جانتا ہے ماتحت محاسن کو مگر اللہ تعالے یہ سب امام ابن ابی حاتم

سے ذکر کیا ہے جنا الجنتین دان کا یہ مطلب ہو کہ اُنکے میوے اُن کی طرف قریب ہونگے
جب چاہین گے اُنکو لے لین گے کسی صفت پر وہ ہون کہڑے بیٹھے لیٹے چلتے پہرتے
کما قال تعالے قطوفہا دانیہ وقال تعالے ودانیۃ علیہم ظلالہا وذللت قطوفہا تذلیلا
یعنے وہ میوے ممتنع نہ ہونگے اس شخص سے جو اُنکی طرف ہاتھہ بڑہائیگا بلکہ اپنی شاخون سے اُسکی طرف
نیچے اُترائین گے جبکہ بچہونون کا اور اُنکی عظمت کا ذکر کیا تو بعد اسکے فرمایا فیہن قٰصرات
الطرف یعنے اُن بچہونون مین وہ عورتین ہین جو اپنے غیر خاوندون سے نگاہ نیچے کرنے والیان
ہین تو دیکہین گی جنت مین کسی چیز کو زیادہ تر حسین اپنے خاوندون سے یہ قول حضرت
ابن عباس وقتادہ وعطار خراسانی وابن زید کا ہے مقرر وارد ہوا ہے کہ اُن مین کی ایک
اپنے خاوند سے کہی گی واللہ مین نہین دیکہتی ہون جنت مین کوئی شئے زیادہ تر خوبصورت تجہہ
سے اور نہ جنت مین کسی شئے کو زیادہ محبوب تجہہ سے پس حمد ہے واسطے اللہ کے جس نے
تجہہ کو میرے واسطے کیا اور مجہے تیرے لیے ٹہیرایا پہر اُنکی دوسری صفت بیان فرمائی کہ
لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان یعنے بلکہ وہ کنواریان اپنے خاوندون کو چاہتیان ہم عمر ہین
قبل اُنکے خاوندون کے کسی نے جن وانس مین سے جماع نہین کیا اُنسے یہ آیۃ کریمہ بہی اُن
دلیلون مین سے ہے جو اسپر دال ہین کہ مؤمنین جن جنت مین داخل ہون گے ارطاۃ
بن منذر کہتے ہین کہ حمزہ بن حبیب سے کسی نے پوچہا کیا جن جنت مین داخل ہون گے
کہا ہان جنون کا تو جن عورتون سے نکاح کرین گے اور انسانون کا نکاح انسان عورتون
سے اور یہ قول ہے اللہ پاک کا لم یطمثہن الآیۃ - پہر جو اُن عورتون سے منگنی کرنے والے
ہین اُن کے واسطے اُنکی یہ صفت بیان کی کانہن الیاقوت والمرجان یعنے او موحدو نیک
عمل کرنے والو جن بی بیون کا تم پیام کرتے ہو وہ ایسی ہین جیسے یاقوت ومرجان -
مجاہد وحسن وابن زید وغیرہم نے کہا کہ یاقوت کی صفائی مین اور مرجان کی سپیدی مین
اُن لوگون نے مرجان کو لولو ٹہیرایا ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود مرفوعًا کہتے ہین کہ عورت
زنان اہل جنت مین کی البتہ دکہائی دیگی سپیدی اُسکی پنڈلی کی ستر حلون کے ورے سے یہان
تک کہ دکہائی دیگا اُسکا گودا اور ذلک قولہ تعالے کانہن الیاقوت والمرجان پس یاقوت تو
ایک پتہر ہے اگر تو داخل کرے اُس مین کوئی رشتہ پہر اُسکو تو صاف کرے تو البتہ
تو دیکہے اُسکو اسکے ورے سے رواہ ابن ابی حاتم وہکذا رواہ الترمذی حضرت ابوہریرہ رضی

مرفوعاً کہتے ہین کہ واسطے مرد کے اہل جنت مین سے دو بی بیان ہین حور عین مین ہر ایک پر ستر حلے مین دکہائی دیتا ہے گودا اُسکی پنڈلی کا کپڑون کے وریٰ سے اخرجہ الامام احمد وتفرد بہ من ہذا الوجہ محمد بن سیرین کہتے ہین یا لوگون نے تفاخر کیا یا مذاکرہ کیا کہ مرد اکثر ہین جنت مین یا عورتین تو حضرت ابوہریرہ بولے کیا نہین فرمایا ابو القاسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اول گروہ جو جنت مین داخل ہوگا چودہوین رات کے چاند کی صورت پر ہوگا اور وہ گروہ جو اُسکے بعد ہوگا روشن تارے کی روشنی پر ہوگا جو کہ آسمان مین ہے واسطے ہر مرد کے اُن مین سے دو بی بیان ہین دکہائی دیگا اُسکی پنڈلی کا گودا گوشت کے وریٰ سے اور نہین ہے جنت مین کوئی مرد مجرد رواہ مسلم من حدیث اسمٰعیل بن علیۃ عن ایوب حضرت انس مرفوعاً کہتے ہین کہ البتہ ایک بار صبح کو جانا اللہ کی راہ مین یا شام کو جانا بہتر ہے دنیا و ما فیہا سے اور البتہ مقدار کمان تمہارے کا یا موضع کوڑے اسکے کا جنت سے بہتر ہے دنیا و ما فیہا سے اور اگر جہانک لیتی کوئی عورت زنان اہل جنت مین کی طرف زمین کے تو البتہ بہر دیتی ما بین آسمان و زمین کو نور سے اور البتہ بہر دیتی اُنکے ما بین کو خوشبو سے اور البتہ اوڑہنی اُسکی اُسکے سر پر بہتر ہے دنیا و ما فیہا سے رواہ الامام احمد قولہ تعالے ہل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے نہین ہے واسطے اُس شخص کے جسنے نیک عمل کیا دنیا مین مگر نیکی کرنا اُس سے دار آخرت مین کما قال تعالے للذین احسنوا الحسنٰی وزیادۃ بغوی نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے یہ آیت پڑہی اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کیا کہا تمہارے رب نے صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اُسکے رسول دانا تر ہین فرمایا کہ فرماتا ہے نہین ہے جزا اُس شخص کی جسپر مینے انعام کیا ساتھ توحید کے مگر جنت چونکہ جو شئے ذکر کی گئی اسمین ایک ایسی نعمت عظیم تہی کہ جس کی کوئی عمل مقاومت نہین کرتا ہے مگر محض تفضل و امتنان تہا اسلیے بعد اس کے فرمایا فبای آلاء ربکما تکذبان جو حدیثین ولمن خاف مقام ربہ سے متعلق ہین اُن مین سے وہ حدیث ہے جو ترمذی و بغوی نے بسند خود حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جو شخص ڈرا تو وہ اخیر رات کو چلا اور جو کوئی اخیر رات کو چلا تو منزل کو پہونچ گیا خبردار ہے بیشک اللہ کا سودا گران قیمت ہے بیشک سودا اللہ کا جنت ہے پہر بروایت بغوی وہی حدیث ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی ذکر کی ہے کذا فی ابن کثیر **ف** قاموس مین کہا ہے توکا علیہ تحامل واعتمد واتکا جعل لہ متکأ اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک کہ اما انا فلا آکل متکئا اس کے یہ معنے ہین کہ مین نہین کہاتا ہون ویسا بیٹھکر جیسا کہ متمکن متربع شخص جم کر چار زانو بیٹھکر کہاتا ہے اور اسکی مثل اور شکلین بیٹھنے کی جو کثرت اکل کی مستدعی ہین بلکہ آپکا جلوس واسطے کہانے کے مستوفز مقعی غیر متربع و متمکن ہو کر تہا اس سے مراد کسی جانب

ع ۱ ؎ وہذا الحدیث مخرج فی الصحیحین من حدیث ... ابن سیرین عن ابی ہریرۃ رضی
ع ۲ ؎ السقط ... ورواہ البخاری ... عن انس
ع ۳ ؎ ... خیمۃ ... ۱۲
ع ۴ ؎ ... عن ابن ...
ابن ابی حاتم وابن مردویہ والبیہقی وضعفہ واخرجہ البغوی فی تفسیرہ ... عن النبی ... واخرج ابن النجار ... علی ... حدیث ابن ...
ع ۵ ؎ ... فتح البیان ۱۲ قال الترمذی ... لا نعرفہ الا من حدیث ابی النضر ۱۲

پر مائل ہونا نہین ہے جیسا کہ عوام طلبہ خیال کرتے ہین انکار کا ذکر اسلیے کیا کہ یہ حال ہے
صحیح فارغ القلب متنعم البدن کا بخلاف مریض و مہموم کے کہ وہ مرض و حزن کے بارے اطمینان سے نہین
بیٹھ سکتا ہے نصب متکئین کا بنا بر حال ہے ولمن خاف کے فاعل سے من کے معنے پر حمل
کرکے جمع کردیا ہے یا منصوب ہے بنا بر مدح اے اعنی او امدح کسی نے کہا کہ عامل محذوف ہے
تقدیر یہ ہے یتنعمون متکئین یعنے وہ عیش و آرام کرینگے لذت لینگے لیٹے ہوئے یا چار زانو بیٹھے
ہوئے بچھونون پر جنکے بطائن استبرق کے ہین فرش جمع ہے فراش کی فراش بمعنے بستر ہے
بطائن جمع ہے بطانہ کی بطانہ وہ ہے جو ظہارہ کے نیچے ہوتا ہے بطانہ استر ہوا اور ظہارہ
ابرہ زجاج نے کہا بطائن وہ ہین جو زمین سے لگے رہتے ہین اور استبرق وہ ہے جو غلیظ
وگندہ ہو پارچہ ریشمی سے اور جب بطائن استبرق کے ہوئ تو پھر ظہائر کیسے ہونگے سعید بن جبیر سے
کسی نے کہا کہ بطائن تو استبرق کے ہین پھر ظہائر کیا ہین کہا یہ ان چیزون سے ہین جنکے حق مین اللہ تعالے
نے فرمایا ہے فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعين اسی کے حضرت ابن عباس بھی قائل ہین
کسی نے کہا کہ ذکر بطائن پر صرف اسلیے اقتصار کیا کہ زمین مین کوئی نہین ہے کہ پہچانے اُس شئے
کو جو کہ ظہائر مین سے ہے حضرت حسن کا ایک قول تو مثل قول مالک بن دینار کے ہے جو اول گذر چکا ہے
دوسرا قول یہ ہے کہ بطائن وہی ظہائر ہین فراء بھی اسی کے قائل ہین اور کہا ہے کہ بطانہ کبھی ظہارہ
ہوتا ہے اور ظہارہ بطانہ اس لیے کہ ہر ایک اُن مین کا ایک وجہ ہوتا ہے یعنے ایک رخ اور
عرب لوگ ہذا ظہر السماء و ہذا بطن السماء کہتے ہین آسمان کے ظاہر کو جسے ہم دیکھتے ہین ابن قتیبہ
نے اسکا انکار اور کہا یہ نہین ہوتا ہے مگر اُن دو رخون مین جو متساوی ہون حضرت ابن مسعود کا
ایک لفظ اول گذر چکا ہے دوسرا یہ کہ تم خبر دیے گئے بطائن کی پھر ظہائر کیسے ہونگے کسی نے
کہا اُن کے ظہائر سندس کے ہین یعنے دیباج باریک نرم کے غرض کہ ظہائر کا عدم ذکر
دال ہے اُن بچھونون کے نہایت شرف پر کیونکہ یہ ذکر کیا گیا کہ اُنکے بطائن استبرق کے ہین
اور یہ ضروری بات ہے کہ ظہائر بطائن سے بہتر ہوتے ہین سو وہ اُس قسم سے ہین کہ بشر
اسکو نہین جانتے ہین جمہور نے فرش کو بضمتین پڑھا ہے اور ابو حیوہ نے بضم فا
و سکون راء وجنی الجنتین مبتدا ہے دان خبر ہے اصل اسکی دانو ہے مثل غازی کے
پھر اُسی کا سا اعلال کیا گیا جنے فعل کا وزن بمعنے مفعول ہے جیسے قبض بمعنے مقبوض۔
جمہور نے بفتح جیم پڑھا ہے اور عیسے بن عمر نے بکسر جیم و کسر نون بنا بر امالہ پڑھا وہ سوے

۵۷ سو کسی جی کو معلوم نہین جو چھپا دھرا ہے اون کے واسطے جو ٹھنڈک ہے آنکھون کی ۱۲

ہین جو چنی جاتی ہین کہا ہے کہ درخت قریب ہوجائیگا یہانتک کہ اُس کے میوون کو چنے گا جو کوئی اسکے میوی کا ارادہ کریگا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جنا اسکا ثمر اُس کے ہین دانی قریب ہین تجہ سے ہو جنے گا اُن کو کہڑا اور بیٹہا یعنے اور متکی و نائم یعنے تکیہ لگانے والا اور لیٹا ہوا برخلاف ثمار دنیا کے کہ بغیر کد و تعب کے ہاتہ نہین آتی ۱۲ کسی نے کہا کہ بُعد اور کانٹے اُن کے ہاتہون کو میوون سی رد نہ کرین کے امام رازی نے کہا کہ آخرت کی جنت نسبت دنیا کے مخالف ہے تین وجہ سے ایک یہ ہے کہ دنیا مین میوہ درختون کے سرون پر ہے آدمی تکیہ لگانے والے سے دور ہے اور جنت مین تکیہ لگائے ہوگا اور میوہ اس کی طرف لٹک آئیگا دوسری وجہ یہ ہے کہ دنیا مین آدمی میوی کی طرف سعی و حرکت کرتا ہے اور آخرت مین میوہ اُس سے قریب ہوگا اور اُس پر دور کرے گا تیسری یہ ہے کہ آدمی دنیا مین جب کسی درخت کی میوی سے قریب ہوتا ہے تو اُس کے غیر سے دور ہے اور جنت کی کل میوے ایک وقت ایک مکان مین اُسکی طرف قریب ہونگے فبای الاء ربکما تکذبان پس بیشک ساری نعمتین ایسی موضع مین ہین کہ کسی مکذب پر سہل نہین ہے کہ اُن مین سے کسی کی تکذیب کرے بسبب فوائد عاجلہ و آجلہ کے کہ جن پر وہ مشتمل ہین فیہن کی ضمیر راجع ہے طرف جنتین مذکورتین کے اس لیے کہ اقل جمع کے دو ہین یا اس لیے کہ وہ دو باغ مشتمل ہین مکانات و بالاخانون پر اور قصور دیوانہ پر زجاج نے کہا کہ فیہن جو فرمایا سو صرف اس لیے کہ مراد دو باغ ہین اور وہ نعیم جو اُن کے صاحب کے واسطے اُن مین طیار کی گئی ہے کسی نے کہا کہ آلاء معدودہ کی طرف پہرتی ہے یعنے جنتین و عینین و فاکہہ و فرش و جنا کسی نے کہا کہ فرش کی طرف راجع ہے ابوحیان نے کہا کہ اس قول مین بعد ہے اسلیے کہ استعمال مین یون کہا جاتا ہے کہ علی الفراش کذا و فی الفراش کذا نہین بولا جاتا ہے مگر بتکلف اور اسی لیے زمخشری نے فرش کے ساتہ اُس کے غیر کو جمع کیا ہے تاکہ اُس کی واسطے یہ صحیح ہوا کہ یہ کہے فراء نے کہا ہر موضع جنت مین ایک جنت ہی سو اسی لیے یہ صحیح ہوا کہ فیہن کہا جائے قاصرات اسم فاعل ہے اس کی اضافت طرف کی طرف اسم فاعل کی اضافت ہی طرف اپنے مفعول کے واسطے تخفیف کے کیونکہ یون بولتے ہین قصر طرفہ علی کذا یعنے روکی اپنی آنکہہ فلان شے پر اور قصر کا متعلق حذف کیا گیا بسبب اسکو معلوم ہونے کے یعنے وہ عورتین روکتی ہین اپنی نگاہون کو اپنے خاوندون پر جو کہ تکیہ لگانیوالے ہین انس و جن مین کے نظر نہین کرتی ہین طرف اُنکے غیر کے اور نہین دیکہتی ہین اُن کی سوا کسی اور کو اور یہ آیت دال ہے حیا و شرم پر اسلیے کہ طرف کہتے ہین جفن کی حرکت کو اور حیادار عورت اپنے جفن کو نہین ہلاتی ہے اور نہ اپنے سر کو اٹہاتی ہے اسکا بیان سورہ صافات مین گزرچکا ہے حضرت ابن عباس کا ایک لفظ یہ ہے کہ روکنے والی ہین آنکہہ کو اپنے غیر ازواج سے امام رازی فرماتے ہین کہ اس ترتیب کے حسن کی طرف تو ذرا نظر

گرد کا اول تو مسکن کا بیان کیا یعنے جنت پھر وہ شے بیان فرمائی جس سے تنزہ کیا جاتا ہے یعنی باغ و بستان
اور بہتے چشمے پھر کہانے کی شے کا ذکر کیا پھر بعد کہانے کے موضع راحت کا بیان فرمایا یعنے بچھونا پھر
اُس شی کا ذکر کیا جو اُس کے ساتھہ بچھونے مین ہو گی یعنے خوب صورت بی بی سیان کو چاہتی چونکہ اختصار
باہ یعنے اعظم ملذ ذات مین سے ہوتا ہے اس لیے یون فرمایا لم یطمثھن الآیہ قبلھم کی ضمیر راجع ہے طرف
ازواج کے جو کہ قاصرات الطرف سے معلوم ہوتے ہین یا طرف متکئین کے اور جملہ صفت ہے قاصرات کی
اسلیے کہ اُس کی اضافت لفظی ہے کقولہ تعالے قالوا ھٰذا عارض ممطرنا یا حال ہے اس لیے کہ صفت
سے نکرہ کی تخصیص ہو گئی فرا نے کہا طمث بمعنے افتضاض ہے یعنے جماع کرنا ساتھہ خون نکالنے کے
یقال طمث الجاریۃ اذا افترعھا افتراع کہتے ہین بکر توڑنے کو اسی معنے سے فرزدق کا قول ہے ؎

شعر دفعن الیّ لم یطمثن قبلی وھن اصحّ من بیض النعام

کسی نے کہا کہ طمث بمعنے مس ہے یعنے کسی نے انکو نہین چھوا یہ قول ابو عمرو کا ہے مبرد نے کہا ای لم یذللھن
طمث بمعنے تذلیل ہے یعنے کسی نے انکو رام و تابع نہین کیا سمین مین ہے کہ اصل طمث کی وہ جماع
ہے جو بسوی ہو طرف نکلنے خون بکر کے پھر ہر جماع پر طمث کا اطلاق کیا گیا گو اُس کے ساتھہ خون نہ
ہو کسی نے کہا کہ طمث خون حیض ہے یا خون جماع واحدی کہتے ہین مفسرین نے کہا ہے کہ وطی و غشیان
و جماع نہین کیا اُن سے قبل اُنکے کسی نے اور نہ اُن پر متسلط ہوا مقاتل نے کہا اس لیے کہ وہ تو جنت مین
پیدا کی گئین کسی نے کہا کہ وہ دنیا کی عورتون مین سے ہین انشا کی گئین ایک اور پیدائش کر کے کنواریان
کسی نے کہا یہ وہ آدمی عورتین ہین جو کنواری مر گئین قول اول اولی ہے حضرت ابن عباسؓ کا لفظ یہ ہے
لم یدن منھن او لم یدمھن اخرجہ ابن جریر وغیرہ یعنے کسی نے اُن سے قربت نہین کی یا کسی نے اُن کو خون آلود
نہین کیا جمہور نے یطمثھن کو بکسر میم پڑہا ہے اور کسی نے بضم میم اور کسی نے بفتح میم اس آیۂ کریمہ مین
بلکہ اس سورت کی آیات کثیرہ مین دلیل ہے اس پر کہ جن جنت مین داخل ہونگے جبکہ اللہ پاک پر ایمان لائینگے
اور عمل بقدر الغش کرین اور مناہی سے باز رہین اور اس مین دلیل ہے اس پر کہ جن جماع کرتے ہین
جس طرح کہ انس کرتے ہین کیونکہ مقام امتنان اسی کا مقتضے ہے اس لیے کہ اگر وہ جماع نہ کرتے تو
اُن کے واسطے امتنان حاصل نہ ہوتا فبای الاء ربکما تکذبان پس بے شک ان نعمتون مین جو ترغیب
دی ہے سو صرف اس ترغیب مین ایک نعمت جلیلہ و منت عظیمہ ہے کیونکہ اس سے حرص حاصل ہوتی
ہے اعمال صالحہ پر اور گریز اعمال طالحہ سے پھر جب ان نعمتون کی طرف وصول ہو گا اور جنات نعیم
مین بلا انقطاع و بدون زوال اُن مین متنعم ہونگے تو اسکا کیا کہنا ہے غرضکہ قاصرات الطرف

کی ایک صفت تو یہ ہوئی کہ اُن کے خاوندون سے پہلے کسی نے اُن سے جماع نہین کیا خاص اُنہین کے واسطے
کنواری اچھوتی رکھی گئین پھر اُن کی دوسری صفت بیان فرمائی کَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ یہ جملہ
صفت ہے قاصرات کی یا اُن سے حال ہے مکی نے اسکے سوا اور کوئی وجہ ذکر نہین کی یاقوت ایک جوہر
نفیس ہے کہتے ہین کہ آگ اُس مین اثر نہین کرتی ہے منجملہ معلوم یہ بات ہے کہ یاقوت سرخ رنگ ہوتا
ہے تو یہ تشبیہ اسکی مقتضی ہے کہ اہل جنت کا رنگ سفید سرخی آمیز ہو سو یہ اُس مقرر و معلوم بات کو منافی
ہوگا کہ وہ سفید زردی آمیز ہے پس جواب یہ ہے کہ یاقوت سے تشبیہ صفائی کی جہت سے ہے نہ سرخی کی وجہ
سے اور یہ اسکو منافی نہین ہے کہ سفید زردی آمیز ہو جیسا کہ حسن نے فرمایا ہے کہ وہ عورتین صفائی
یاقوت و بیاض مرجان مین ہین اب رہی یہ بات مرجان کو خاص کرکے ذکر کیا بنا بر اُس قول کے کہ وہ چھوٹے
موتی ہین سو اسلیے کہ اُن کی صفائی زیادہ تر ہوتی ہے بڑے موتیون سے حضرت ابو سعید خدری مرفوعًا
کہتے ہین کہ نظر کرے گا طرف اُسکے چہرے کے اُس کے خدر مین زیادہ تر صاف آئینے سے اور بے شک
ادنی موتی اُس پر البتہ روشن کردے گا مابین مشرق اور مغرب کو اور بیشک حال یہ ہے کہ اُس پر ستر لباس
ہونگے اور نفوذ کرجائے گی اُن سے نگاہ اُسکی یہانتک کہ دیکھیگا اُسکی پنڈلی کا گودا اُس کے ورے

سے اخرجہ الامام احمد و ابن حبان والحاکم وصححہ والبیہقی فی البعث فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس بے
شک اس کی ساری نعمتون مین سے کسی شئے کی تکذیب بن نہین آتی ہے کوئی سی نعمت ہو پھر بھلا ان
جلیل نعمتون اور جزیل منتون کی کیونکر تکذیب ہو سکتی ہے جملہ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ
مقرر ہے مضمون ماقبل کا کلمہ ہل کلام مین چار طرح پر آتا ہے قد کے معنے مین ہوتا ہے کقولہ تعالی
هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ اور بمعنے استفہام کقولہ تعالی فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا
وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا اور بمعنے امر فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ اے انتہوا اور بمعنے جحد کقولہ تعالی فَهَلْ
عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ اور جس طرح اس آیت مین ہے معنے یہ ہین کہ نہین ہے جزا اس شخص کی
جس نے نیک عمل کیا دنیا مین مگر اُس کے ساتھ احسان کرنا آخرت مین ابن زید وغیرہ نے اس طرح
کہا ہے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہین ہے جزا اُس شخص کی جس پر مین نے احسان کیا
ازل مین مگر حفظ احسان کا اُس پر ابد مین امام رازی نے کہا کہ اس آیت مین وجوہ کثیر ہین تا
آنکہ کہا گیا ہے کہ قرآن شریف مین تین آیتین ہین اُن مین سے ہر ایک مین سو قول ہین ایک تو

یہ آیت فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ دوسری وَإِنْ عُدتُّمْ عُدْنَا تیسری ہل جزاء الاحسان الا الاحسان
محمد بن حنفیہ نے کہا یہ آیت واسطے بر و فاجر کے ہے نیک کار کے لیے تو آخرت مین اور بدکار کے

کے واسطے دنیا مین حضرت جابر مرفوعاً کہتے ہین نہین جزا ہے اُس شخص کی جس پر ہم نے انعام کیا ساتھ اسلام کے مگر یہ کہ داخل کرون اُسکو جنت مین اخرجہ ابن مردویہ حضرت ابن عباس نے فرمایا نہین ہے جزا اُس شخص کی جس نے لاالہ الا اللہ کہا دنیا مین مگر جنت آخرت مین اخرجہ عبد بن حمید وغیرہ دوسرا لفظ اُن کا مرفوعاً یہ ہے نازل کی اللہ نے مجھ پر یہ آیت سورہ رحمن مین واسطے کافر و مسلم کے ہل جزاء الاحسان الا الاحسان اخرجہ ابن عدی وغیرہ ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہل جزاء الاسلام الا دار السلام یعنے نہین ہے بدلا اسلام کا مگر گہر سلامتی کا مراد بہشت عنبر سرشت ہے اللہم ارزقنا بفضلک و رحمتک الو ثقہ آمین آیہ کریمہ مین اشارہ ہے طرف اس بات کے کہ آخرت مین تکلیف رفع ہوگی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے مومن سے احسان کا وعدہ کیا ہے اور وہ جنت ہی ہے پس اگر آخرت مین تکلیف باقی رہتی اور بندہ اُسکو ترک کرتا تو عقاب کا مستحق ہوتا ترک عمل پر اور عقاب ترک کرنا ہے احسان کا اُس سے تو معلوم ہوا کہ وہان کچھ تکلیف نہین ہے فبای آلاء ربکما تکذبان پس بیشک منجملہ نعم ہے احسان کرنا تم پر دنیا و آخرت مین بایں طور کہ تمکو پیدا کیا روزی دی عمل صالح کی راہ بتائی جس عمل کو وہ پسند نہین کرتا ہے اُس سے تم کو منع کیا

وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مُدْهَامَّتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝

اور ان دو کے سوا اور دو باغ ہین پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے گہرے سبز جیسے سیاہ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے اُن مین میوے اور کہجورین اور انار پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے سب باغون مین نیک عورتین ہین خوب صورت پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے گوریان رو کی رہتیان خیمون مین پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے نہین چہوا اُن کو کسی آدمی نے پہلے نہ کسی جن نے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے تکیہ لگائے بیٹھے سبز چاندنیون پر اور قیمتی بچہونے خوش طرح پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے بڑی برکت ہے نام کو تیرے رب کے جو بزرگی رکھتا ہے تعظیم والا ف ہر آیت مین نعمت جتائی کوئی آپ نعمت ہے اور کسی کی خبر دینی نعمت ہے کہ اس سے بچیں انعمے ف یہ دو جنتین قبل کی دو جنتون سے بعض قرآن مرتبہ و فضیلت و منزلت مین دون ہین اسد

ولہ جنتان وابو شیخ ق ... و ... والبیہقی فی شعب ... واخرجہ ابن مردویہ موقوفاً علی ابن عباس ۱۲

ع ۳ ۱۴

نے فرمایا ومن دونہما جنتان حدیث شریف مین اول گذر چکا ہے کہ دو جنتین ہین سونے کی برتن اُنکے اور جو کچھ اُن مین ہے اور دو چاندی کے برتن اُنکے اور جو کچھ اُن مین ہے پس اول کے دو تو واسطے مقربین کے ہین اور دوسرے دو واسطے اصحاب یمین کے حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا دو جنتین سونے کی واسطے اصحاب یمین کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا دونہما فی الدرج یعنے یہ دو اول کے دوسرے درجے مین دون ہین ابن زید نے کہا دون اُنکے ہین فضل مین یہ بات کہ اول کی دو کو آخر کی دو پر شرف ہے اس پر کئی وجہین دلیل ہین ایک وجہ یہ ہے کہ اول کے دو کا وصف بیان کیا قبل اُن دو کے اور تقدیم دال ہوتی ہے اعتنا و اہتمام پر پھر فرمایا ومن دونہما جنتان یہ ظاہر ہے تقدم کی شرف وعلو مین ثانی پر اور وہان فرمایا ذواتا افنان یعنے ٹہنیان اور قسم قسم کی لذت کی چیزین اور یہان فرمایا مدہامتان یعنے پانی کی سیرابی کی شدت و زیادتی سے سیاہ ہو رہی ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا سیاہ ہوگئین سبزی سے مارے پانی کی شدت سیرابی کے دوسرا لفظ اُن کا خضراوان ہے اخرجہ ابن ابی حاتم حضرت ابو ایوب وغیرہ سے بھی اسی کی مثل مروی ہے محمد بن کعب نے کہا ممتلئتان من الخضرۃ یعنے وہ پُر ہو رہی ہین سبزی سے قتادہ نے کہا خضراوان من الری ناعمتان یعنے سبز ہو رہی ہین مارے سیرابی کے نرم و نازک ہین جو ٹہنیان کہ اُن درختون پر ہین جو کہ جال کی طرح ایک دوسرے مین گتھ پچ ہو رہی ہین اُن کی ترو تازگی مین کسی طرح کا شک نہین ہے اور وہان فرمایا ہے فیہما عینان تجریان اور یہان فرمایا نضاختان حضرت ابن عباس نے فرمایا فیاضتان جری قوی تر ہوتی ہے نضخ سے ضحاک نے کہا ممتلئتان ولا تنقطعان یعنے بھری ہوئی ہین ٹوٹتی نہین ہین اور وہان فرمایا ہے فیہما من کل فاکہۃ زوجان اور یہان فرمایا فیہما فاکہۃ ونخل ورمان اس مین شک نہین ہے کہ پہلا فاکہہ اعم و اکثر ہے افراد مین اور تنویع مین فاکہہ ثانی سے اس لیے کہ یہ نکرہ ہے اور نکرہ سیاق اثبات مین عام نہین ہوتا ہے اس لیے کہ نخل ورمان فرما کر اُس کی تفسیر کی یہ عطف خاص علی العام کے باب سے ہے جس طرح کہ بخاری وغیرہ نے اس کی تقریر کی ہے نخل ورمان کو علاحدہ کرکے اسلیے ذکر کیا کہ ان کو شرف ہے اپنے غیر پر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ یہود کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئے تو عرض کیا یا محمد کیا جنت مین فاکہہ ہے آپنے فرمایا ہان اس مین فاکہہ ہے اور نخل ورمان ہین عرض کیا گیا پھر کہا ئینگے جس طرح کہ دنیا مین کہاتے ہین آپنے فرمایا ہان واضعاف یعنے کئی گنا زیادہ عرض کیا تو پھر قضائے حوائج کرینگے فرمایا نہین ولکنہم یعرقون ویرشحون یعنے لیکن عرقناک ہونگے تو اللہ تعالے دور کریگا جو کچھ اُن کے شکمون مین اذے ہوگی اخرجہ عبد بن حمید حضرت ابن عباس

م و دیگر تابعین یعنے عبداللہ بن الزبیر و عبداللہ بن ابی اوفی و عکرمہ و سعید بن جبیر و مجاہد فی احدی الروایات و عطاء [illegible] و الحسن البصری و یحییٰ بن رافع و سفیان الثوری [illegible] کذا فی ابن کثیر [illegible] یعنے بروایت علی بن ابی طلحہ [illegible]

سے مروی ہے کہ درخت خرما جنت کو بیتے لباس ہین واسطے اہل جنت کی اُنھین سے ان کی مقطعات ہین اور اُنھین سے اُن کے حلے ہین اور کونؔ اُس کا زر سرخ ہے اور تنے اُس کے زمرد سبز ہین اور ثمر اُس کے شیرین تر ہین شہد سے اور نرم تر ہین مسکے سے اور اُسکی گٹھلی نہین ہے اخرجہ ابن ابی حاتم دوسری روایت اُنکی حضرت ابوسعید خدری سے مرفوعًا یہ ہے فرمایا نظر کی مین نے طرف جنت کے تو ناگاہ انار اُسکے مانند ون شتر اونٹ پالان کسے ہوئے کے ہے پھر اللہ پاک نے فرمایا فیھن خیرات حسان کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ خیرات کثیرہ حسنہ ہین جنت مین یعنے بہت سی عمدہ خوبصورت اشیا یہ قول قتادہ کا ہے کسی نے کہا خیرات جمع ہے خیرہ کی اور وہ زن صالح حسین خلق حسین چہرہ ہے یہ قول جمہور کا ہے اور یہی حضرت ام المومنین ام سلمہ سے مرفوعًا مروی ہے دوسری حدیث جسکو ہم ان شاء اللہ تعالی سورہ واقعہ مین لائین گے اُس مین یہ ہے کہ حور عین گائین گی نَحْنُ الْخَيِّرَاتُ الْحِسَانُ خُلِقْنَ لِأَزْوَاجٍ كِرَامٍ اور اسی مین بعض نے خیرات بتشدید پڑھا ہے پھر فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور وہان فرمایا تھا فیھن قاصرات الطرف بے شک جس عورت نے خود اپنی آنکھ روکی وہ افضل ہے اُس سے جو روکی گئی اگرچہ وہ سب کی سب مخدرات پردہ نشین ہین حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہین واسطے ہر مسلم کے ایک خیرہ ہے اور واسطے ہر خیرہ کے ایک خیمہ ہے اور واسطے ہر خیمہ کے چار دروازے ہین ہر روز اُسپر ایسا تحفہ وکرامت وہدیہ داخل ہوگا جو اس کے قبل نہ تھا لا مرحات ولا طمحات ولا بخرات ولا ذفرات حور عین کانھن بیض مکنون اخرجہ ابن ابی حاتم ابوبکر بن عبداللہ بن قیس عن ابیہ مرفوعًا کہتے ہین کہ جنت مین ایک خیمہ ہے ایک جوف دار موتی کا عرض اُسکا ساٹھ میل ہے اُس کے ہر کونے مین اہل ہین کہ نہین دیکھتے ہین دوسرون کو طواف کرینگے اُن پر مومنین اخرجہ البخاری ورواہ ایضا من حدیث عمران بہ اور کہا تیس میل واخرجہ مسلم من حدیث عمران بہ اور لفظ اسکا یہ ہے کہ بے شک واسطے مومن کے جنت مین البتہ ایک خیمہ ہے ایک جوف دار موتی کا طول اُسکا ساٹھ میل ہے واسطے مومن کے اس مین اہل ہین طواف کرے گا اُن پر مومن نہیں دیکھے گا بعض اُن کا بعض کو حضرت ابوالدرداء کہتے ہین خیمہ ایک موتی ہے اُس مین ستر دروازے ہین موتی کے اخرجہ ابن ابی حاتم دوسرا لفظ اُن کا حضرت ابن عباس سے فی الخیام مین یہ ہے کہ موتیون کے خیمون مین اور جنت مین ایک خیمہ ہے ایک موتی کا چار فرسخ کا مربع اس پر چار ہزار کواڑ ہین سونے کے حضرت ابوسعید مرفوعًا کہتے ہین کہ ادنی اہل جنت کا منزلت مین وہ ہے جس کے اسی ہزار خادم ہین اور بہتر بیبیان ہین اور نصب کیا جائیگا واسطے اس کے ایک قبہ موتی کا اور زبرجد و یاقوت کا جیسا کہ درمیان جابیہ وصنعا کے ہے ورواہ الترمذی من حدیث

عمرو الحارث یہ قولہ تعالیٰ لم یطمثہن الآیہ اسکے مثل برابر اول گزر چکا ہے مگر اول عورتون کے وصف مین یہ زیادہ کیا ہے کانہن الیاقوت والمرجان قولہ تعالیٰ متکئین علیٰ رفرف الآیہ - ۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رفرف محابس ہین بسطح مجاہد و عکرمہ و حسن و قتادہ و ضحاک وغیرہم نے بہی کہا ہے کہ وہ محابس ہین (۲) علاء بن زید نے کہا کہ رفرف تخت پر مثل ہیئت محابس متدلی کے ہے ۳ - عاصم جحدری نے کہا یعنی وسائد یہی قول حضرت حسن البصری کا ہے ایک روایت مین ۴ - سعید بن جبیر نے کہا کہ رفرف ریاض جنت ہین یعنے اُس کے چمن ۱ حضرت ابن عباس و قتادہ و ضحاک نے کہا کہ عبقری زرابی ہین ۲ - سعید بن جبیر نے کہا کہ عتاق الزرابی یعنے جیاد ہا ۳ - مجاہد نے کہا دیباج یعنے ریشمی پارچہ ۴ - حضرت حسن البصری سے کسی نے عبقری کا پوچھا تو کہا کہ وہ بسط اہل جنت ہین یعنے فرش تمہارا باپ نہ ہو پس تم اُن کو طلب کرو ۵ ایک روایت اُن سے یہ ہے کہ وہ مرافق ہین ۶ زید بن اسلم نے کہا کہ عبقری سرخ و زرد و سبز ہے ۷ علاء بن زید سے کسی نے عبقری کا پوچھا تو کہا البسط اسفل من ذلک ۸ ابن حرزہ یعقوب بن مجاہد نے کہا کہ عبقری اہل جنت کے کپڑون سے ہے اُسکو کوئی نہین پہچانتا ہے ۹ ابو العالیہ نے کہا کہ العبقری الطنافس المخملۃ الی الرقۃ ما ہے ۱۰ - قتیبی نے کہا ہر ثوب موشی نزدیک عرب کے عبقری ہے ۱۱ - ابو عبیدہ نے کہا یہ منسوب ہے طرف ایک زمین کے جس مین وشی بنایا جاتا ہے ۱۲ - خلیل بن احمد نے کہا کہ ہر شے نفیس جو رجال وغیرہ سے ہو عرب کے نزدیک اُسکا نام عبقری رکہا جاتا ہے اسی معنے سے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قول ہے حق مین حضرت عمرؓ کے فلم ار عبقریا یفری فریہ پہر تقدیر اگلے دو جنت والون کے مرافق کی صفت ارفع و اعلیٰ ہے اس صفت سے کیونکہ وہان فرمایا ہے متکئین علے فرش بطائنہا من استبرق پس اُن کے فرشون کے استرون کی توصفت بیان فرمائی اور اُن کے ابرون سے سکوت کیا واسطے کفایت کرنے کے ساتھ اُس شی کے جس کے ساتھ استرون کی مدح کی تو اس سے اُن کی خوبی بطریق اولیٰ و احری معلوم ہوگئی کیونکہ ابرہ بالضرور استر سے عمدہ ہوتا ہے اور خاتمے کا تمام اس پر کیا کہ بعد صفات متقدمہ کے ہل جزاء الاحسان الا الاحسان فرمایا پس اُنکے لوگون کو موصوف باحسان کیا اور احسان مراتب نہایات کا اعلے ہے جیسا کہ حدیث جبریل علیہ السلام مین ہے جبکہ انہون نے اسلام کا سوال کیا پہر ایمان کا پہر احسان کا پس یہ وجوہ عدیدہ ہین اگلے دو جنتون کی تفضیل مین ان دو اخیر پر و نسال اللہ الکریم الوہاب ان یجعلنا من اہل الاولیین پہر فرمایا تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام یعنے وہ اسکے لائق ہے کہ اُسکا اجلال کیا جائے تو اس کی نافرمانی نہ کی جائے اور وہ مستحق ہے اسکا کہ اُسکا اکرام کیا جائے تو اُس کی عبادت کی جائے اور اُس کا شکر کیا جائے تو اُس کی ناشکری نہ کی جائے اور یاد کیا جائے تو نہ بہولا جائے حضرت ابن عباسؓ

نے فرمایا کہ صاحب عظمت وکبریا ہے حضرت ابوالدرداؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ تم اجلال کرو اللہ کا کہ وہ تمہاری مغفرت
کرے اخرجہ الامام احمد دوسری حدیث شریف مین ہے بیشک اللہ کے اجلال سے ہے اکرام بوڑھے مسلمان کا
اور صاحب سلطنت کا اور حامل قرآن کا جو کہ اُس مین غالی نہین ہے اور نہ اُس سے جافی ہے حضرت انسؓ سے مرفوعاً
مروی ہے الظوا بیاذا الجلال والاکرام رواہ ابویعلی ربیعہ بن عامر سے مرفوعاً مروی ہے الظوا بذی الجلال
والاکرام جوہری نے کہا الظ فلان بفلان اذ الزمہ وقول ابن مسعود الظوا بیاذا الجلال والاکرام ای الزموا
یقال الالظاظ الالحاح حافظ ابن کثیر کہتے ہین وکلاہما قریب من الآخر واللہ اعلم یعنے الظاظ والحاح ایک
دوسرے سے قریب ہین الظاظ مداومت والحاح ولزوم ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جس وقت سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے تھے یعنے بعد نماز کے مگر بقدر اس کے کہ فرماتے اللھم انت السلام
ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام آخر سورة الرحمٰن ولله الحمد والمنة کذا فی ابن کثیر **ف**
یہان چار جنتون کا ذکر فرمایا ہے دو کا ذکر اول مین ہے اور دو کا آخر مین مفسرین نے اختلاف کیا ہے
کہ اول کے دو افضل ہین یا آخر کے دو افضل ہین پس ایک قول تو یہ ہے کہ اول کے دو افضل ہین اس بنا پر
دون کا کلمہ بمعنے ادنی ہے بمعنے غیر نہین ہے یعنے وہ دو جنتین جو کہ موصوف بصفات متقدمہ ہین جن کا
خائفین مقربین کے واسطے وعدہ کیا گیا ہے ان دو سے فضل و قدر مین کم درجے کے دو اور جنتین
ہین واسطے اُن لوگون کے جو کہ سابق کے دو جنت والون سے کم درجے والے ہین یعنے اصحاب الیمین اس
قول کے یہ اقوال مؤید ہین ابن جریج نے کہا وہ چار جنتین ہین اُن مین کی دو تو واسطے سابقین مقربین
کے ہین فیھما من کل فاکھة زوجان وعینان تجریان اور دو جنتین ہین واسطے اصحاب الیمین کے فیھما فاکھة
ونخل ورمان وفیھما عینان نضاختان ابن زید نے کہا کہ اول کے دو سونے کے ہین واسطے مقربین کے
اور دوسرے دو چاندی کے ہین واسطے اصحاب الیمین کے حضرت ابوموسیٰ مرفوعاً کہتے ہین دو جنتین سونے
کی ہین واسطے مقربین کے اور دو جنتین چاندی کی ہین واسطے اصحاب الیمین کے اخرجہ ابن جریر وابن
ابی حاتم وابن مردویہ حافظ ابن کثیر وقاضی ونسفی کا مختار یہی ہے دوسرا قول یہ ہے کہ آخر کے دو افضل
ہین اول کے دو سے اس بنیاد پر من دونھما کے معنے ہین امامھما وقبلھما یعنے اگلے دو جنتون کے آگے دو اور
جنتین ہین وہ زیادہ تر قریب ہین اول کے دو سے طرف عرش معلی کے تو یہ پچھلی اول سے افضل ہوئین
اس قول کے مؤید یہ قول ہین کسائی نے کہا کہ اس پر ضحاک کا قول دال ہے کہ اول کی دو سونے اور چاندی
کی ہین اور آخر کی دو یاقوت و زمرد کی ہین اس بنا پر یہ دو اول کی دو سے افضل ہین مقاتل نے کہا کہ اول
کی دو جنت عدن اور جنت نعیم ہین اور آخر کی دو جنت الفردوس وجنة الماوی ہین حکیم ترمذی اسی قول

ملو یعنی غلو کرنے والا اور حد سے بڑھنے والا ۱۲ منہ رواہ الترمذی عن محمود بن غیلان عن مؤمل بن اسمعیل عن حماد بن سلمہ ثم قال غلط المؤمل فیہ وہو غریب ولیس بمحفوظ وانما یروی ہذا عن حماد بن سلمہ عن حمید عن الحسن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ ورواہ النسائی من حدیث عبد اللہ بن المبارک ۱۲ منہ

کی طرف گئے ہین نوادر الاصول مین اس کے وجوہ پورے ذکر کیے ہین قرطبی نے اپنے تذکرے مین اور تفسیر مین اُن کا پورا کلام نقل کیا ہے جمل نے بھی تذکرے سے اُس کو نقل فرمایا ہے ایک قول یہ ہے کہ من دونہما کے معنے ہین سوا اُنہما وغیرہما اس بنا پر چارون جنتین واسطے کل اہل جنت کے ہونگی محلی کا میل اسی طرف معلوم ہوتا ہے اُن کی عبارت یہ ہے ومن دونہما ای الجنتین المذکورتین جنتان ایضا لمن خاف مقام ربہ یعنے سوای جنتین مذکورتین کے دو جنتین اور بھی ہین واسطے اُس شخص کے جوکہ ڈرا اپنے رب کے مقام سے حفناوی نے کہا کہ شارح یعنے محلی اس پر چلے کہ ماصدق اصحاب جنات اربع کا ایک ہے یعنے من خاف مقام ربہ اور بعض نے صاحب سابقین کا من خاف مقام ربہ کو ٹھیرایا ہے اور صاحب آیندہ کی دو کا اصحاب یمین کو انتہے فبای الاء ربکما تکذبان پس بے شک کل حق ہین اور ایسے نعمتین ہین جن کا انکار ممکن نہین ہے پھر اخیر کی دو جنتون کا وصف بیان فرمایا مدہامتان اور درمیان کا کلام جملہ معترضہ ہے ابوعبیدہ زجاج نے کہا کہ اپنی سبزی سے سیاہ پڑ گئی ہین مارے سیرابی کے ہر شے جس پر سیاہی چھا جاے مارے سیرابی کے تو عرب کے نزدیک وہ مدہم ہے مجاہد نے کہا مسودتان دہمۃ لغت مین بمعنے سواد ہے فبای الاء ربکما تکذبان پس بے شک وہ سا ہی ایسی ظاہر و واضح نعمتین ہین جن کا انکار نہین کیا جا سکتا ہے پھر اُنکا دوسرا وصف بیان فرمایا کہ اُن مین دو چشمے نضاختان ہین نضخ کہتے ہین پانی کے فوران و جوش مارنے کو چشمے سے یعنے جنتین مذکورتین مین دو چشمے ہین فوارتان یعنے جوش مارنے والے اُبلنے والے اہل لغت نے کہا کہ نضخ بخاے معجمہ اکثر ہے نضح بجاے مہملہ سے اس لیے کہ حای مہملہ والی کے معنے ہین پانی چھڑکنا اور خاے معجمہ والے کے معنے ہین فوران مارنا جیسے پانی کا جوش مارنا قالہ السمین حسن و مجاہد نے کہا کہ وہ چشمہ چھڑکاؤ کرے گا اولیاء پر مشک و عنبر و کافور کا گھرون مین اہل جنت کے جس طرح کہ باران کی بارش چھڑکاؤ کرتی ہے سعید بن جبیر نے کہا کہ وہ جوش مارے گا ساتھ انواع فواکہ کے اور پانی کے حضرت ابن عباس نے کہا فا نضختان نضاختان بالماء یعنے بہنے والے ہین جوش مارینگے ساتھ پانی کے کسی نے کہا ساتھ خیر و برکت کے جنت والون پر فبای الاء ربکما تکذبان پس بیشک وہ نعمتین نہ جای تکذیب ہین اور نہ مکان انکار پھر اُن کا اور وصف بیان فرمایا کہ اُن مین فاکہہ ہے اور نخل و رمان یعنے یہ دونون گو منجملہ فاکہہ ہین لیکن اُن کو خاص کر کے ذکر کیا بسبب اُن کی مزید حسن و کثرت منافع کی نسبت باقی فواکہ کے جیسے کہ زجاج و ازہری وغیرہ نے اس کی حکایت کی ہے کسی نے کہا کہ تخصیص کی صرف اسلیے ہے کہ زمین عرب مین اُن کی کثرت ہے خطیب نے کہا کہ یہ دونون بحسب لغت اُن کے بھی جیسے ہمارے نزدیک گیہون کیونکہ کھجور تو اُن کا طعام قوت تہا اور انار مثل شربت

انکا لگانا اُن کے بیان بکثرت تہا بسبب اُن کی حاجت کی طرف اُن کے اور فواکہ اُن کے نزدیک وہ میوے
تہے جن سے وہ خوش ہوتے اور تعجب کرتے تہے کسی نے کہا اُن کو اس لیے خاص کیا کہ کہجور تو فاکہہ و
طعام ہے اور رمان فاکہہ و دوا ہے یہ بات کہ دونون منجملہ فاکہہ ہین اس کی طرف جمہور اہل علم گئے ہین
اور اسی کے حضرت امام شافعی قائل ہین تو اس بنا پر جس شخص نے قسم کہائی کہ وہ فاکہہ نہ کہاے گا پہر اُس نے
کہجور کہالی یا انار کہالیا تو اس پر وہ حانث ہو جائیگا اور اسی بنیاد پر ان دونون کا عطف فاکہہ پر عطف
خاص علی العام کے باب پر ٹہیرے گا واسطے تفضیل کے اس باب مین سواے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالی
کے اور کوئی مخالف نہین ہے صاحبین امام ابو یوسف و امام محمد نے اُن کی مخالفت کی ہے یہ ایک قول
ہے خلاف قول اہل لغت کے اور ان کے واسطے آیت مین کوئی حجت نہین ہے فبای الاء ربکما تکذبان
پس بے شک من جملہ نعم یہ نعمتین ہین جنات نعیم ہین اور مجرد اُن کی حکایت اثر کرتی ہے نفوس سامعین
مین اور ان کو کہینچتی ہے طرف طاعت رب العالمین کے بالجملہ جب دونون جنتون کے ساز و سامان
کا اور خیمون کا اور میوے کا ذکر ہو چکا تو وہ شے ذکر کی جس پر عیش کا مدار ہے یعنے خوش اخلاق خوب
صورت بی بیان پس فرمایا فیہن خیرات حسان جمہور نے تخفیف یای تحتیہ پڑہا ہے اور کسی نے بتشدید پس
اول کی بنا پر تو خیرات جمع ہے خیرہ بروزن فعلہ بسکون عین کے یون بولتے ہین کہ امرءۃ خیرۃ واخری
شرۃ یا جمع ہے خیرہ مخفف خیرۃ کی اور دوسرے کی بنیاد پر جمع ہے خیرہ مشدد کی واحدی کہتے ہین مفسرین
نے کہا ہے کہ خیرات نیک اخلاق حسین چہرے والی عورتین ہین فیہن کی ضمیر کا بیان اول گذر چکا ہے
کسی نے کہا کہ یہ صفت چارون جنتون کی طرف رجوع ہوتی ہے حالانکہ اُسکی کوئی وجہ نہین ہے کیونکہ
اگلے دو جنتون کی عورتون کا یہ وصف فرمایا ہے کہ وہ قاصرات الطرف کانہن الیاقوت والمرجان
ہین اور درمیان دونو صفتون کے دور کا فرق ہے فبای الاء ربکما تکذبان پس بے شک اُن نعمتون
مین سے کوئی شے کوئی سی ہو قابل تکذیب نہین ہے پہر اُن کا اور وصف بیان فرمایا حور مقصورات
فی الخیام قصر کہتے ہین حبس کو اسی معنے سے محل کو قصر کہتے ہین کیونکہ وہ روکتا ہے اسکو جو اسکے اندر
ہوتا ہے یعنے وہ حورین رکی گئی ہین خیمون مین کسی نے کہا کہ مخدرات مستورات ہین نکلتی نہین ہین
بسبب اُنکے کرامت و شرف کے عرب کی بول چال مین مخدرہ مستورہ عورت کو امرءۃ قصیرۃ و قصورۃ و
مقصورہ کہتے ہین کسی نے کہا مقصورات کے یہ معنے ہین کہ وہ قصر کی گئی ہین اپنے خاوندون پر سو وہ اُن کے
غیر کو نہین دیکہتی ہین واحدی نے اس قول کو مفسرین سے نقل کیا ہے لیکن قول اول اولی ہے ابو عبیدہ
و مقاتل وغیرہ اسی کے قائل ہین صحاح مین کہا ہے قصرت الشی اقصرہ قصرا حبستہ معنے یہ ہین انہن قد

فی الخیام یعنے وہ مستور رکھی گئی ہین خیمون مین خیام جمع ہے خیمہ کی کسی نے کہا جمع ہے خیم کی اور خیم جمع
ہے خیمۃ کی خیمۃ اصل مین کئی لکڑیان ہین جو نصب کی جاتی ہین اور کپڑون سے انپر سایہ کیا جاتا ہے لیکن
خیام زیادہ تر سرد ہوتے ہین اضبیہ سے کہا ہے کہ خیمہ جنت کی خیمون سے ایک جوف دار موتی ہے ایک فرسخ
کا مربع اس باب کی احادیث اول گذر چکی ہین حور جمع ہے حوراء کی حوراء وہ عورت ہے جس کی آنکھ کی سپیدی
و سیاہی شدید ہو یعنے خوب گہری اسکے سننے کا بیان اور اس کا اختلاف اول گذر چکا ہے فبای الاء
ربکما تکذبان یعنے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے جس نے تمہاری صورت بنائی پہر اچہی خوب
صورت بنائی اور جنت مین تمہاری واسطے وہ شے رکھی جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی اور
نہ کسی بشر کی دل پر اسکا خطرہ گزرا کیا ان نعمتون کی تکذیب کروگے یا ان کے غیر کی اسمین اختلاف ہی
کہ حسن مین اکثر اور جمال مین روشن تر دونون مین سے کون ہونگے حورین یا آدمی عورتین پس کسی نے تو
کہا کہ حورین بڑہ کر ہونگی اسلیے کہ قرآن شریف اور سنت مطہرہ مین اُنکا وصف ذکر کیا گیا ہے چنانچہ
حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک میت کی نماز جنازہ مین یہ دعا فرمائی وابدلہ زوجا خیرا من زوجہ یعنی
بدلے مین دے اسکو ایک بی بی بہتر اُس کی بی بی سے کسی نے کہا کہ آدمی عورتین ستر ہزار گنی افضل ہین
حور عین سے یہ بات مرفوعا بہی مروی ہے کسی نے کہا کہ حور عین جو قرآن شریف مین مذکور ہین یہ وہی مومن عورتین
ہین ازواج انبیاء و مومنین سے وہ آخرت مین پیدا کی جائینگی احسن صورت پر قالہ الحسن اس قول مین بعد بعید
ہے مشہور یہ ہے کہ حور عین اہل دنیا کی عورتون مین سے نہین ہین وہ تو جنت ہی مین مخلوق ہوئی ہین اسلیے
کہ اللہ پاک نے ان کے حق مین فرمایا ہے کہ اُن سے جماع نہین کیا کسی انس نے قبل اُنکے نہ کسی جن نے حالانکہ اہل
دنیا کی اکثر عورتین جماع کی ہوئی ہین اور اس لیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اقل ساکنین جنت
کی عورتین ہین تو نہ پہونچے گی ہر ایک کو اُن مین سے ایک عورت اور حور عین کا وعدہ فرمایا ہے واسطے اُن کی
جماعت کے تو ثابت ہوا کہ وہ غیر نساء دنیا سے ہین ذکرہ القرطبی رحمہ اللہ تعالی بالجملہ پہر اُن کا اور وصف بیان فرمایا
لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان ضمیر قبلہم کی راجع ہے طرف اصحاب جنتین کے ذکر جنتین کا اُن پر دال ہے یعنے
قبل ہان دو جنت والون کے کسی انس نے اُن سے جماع نہین کیا اور نہ کسی جن نے اسکا بیان اول گذر چکا ہے فبای
الاء ربکما تکذبان پس بیشک یہ کل ایسی نعمتین ہین جن کا انکار نہین کیا جاتا ہے اور ایسی نعمتین ہین جن کی
ناشکری نہین کی جاتی ہے پہر اخیر دو جنت والون کا اور عیش و آرام ذکر فرمایا متکئین علی رفرف خضر و
عبقری حسان جمہور نے رفرف مفرد پڑہا ہے اور کسی نے رفارف بصیغہ جمع اور جمہور خضر کو بضم خا و سکون
ضاد اور کسی نے بضم ہر دو یہ لغت قلیل ہے اور جمہور نے عبقری اور کسی نے عباقری منسوب ہے طرف عباقر نام

شہر کے اور کسی نے عبا فرہ پڑہا ہے قطرب نے کہا منسوب بمین سے ہے نقل کرسی وکراسی وبختی وبخاری کے ہے ابوعبیدہ ۵
نے کہا رفارف بُسُط ہین یعنے فرش اسی کے حضرت حسن ومقاتل وضحاک وغیرہم قائل ہین ۲ ابن عیینہ نے کہا
زرابی ۳ ابن کیسان نے کہا مرافق ۴ ابوعبیدہ سے یہی مروی ہے کہ وہ حاشیہ ثوب ہے ۵ لیث نے کہا ایک
قسم ہے سبز کپڑون سے ۶ کسی نے کہا فرش مرتفعہ ۷ کسی نے کہا ہر پارچہ عریض ۸ صحاح مین کہا ہے رفرف
سبز کپڑے ہین اُن سے مجالس بنائے جاتے ہین واحد رفرفہ ہے ۹ زجاج نے کہا قالوا یعنے مفسرون نے کہا
ہے کہ رفرف یہان ریاض جنت ہین ۱۰ اور کہا ہے کہ رفرف وسائد ہین ۱۱ اور کہا ہے کہ مجالس ہین انتہیٰ
یعنے صحاح کا قول پورا ہوا ۱۲ حضرت ابن عباس نے فرمایا رفرف خضر مجالس ہین اخرجہ ابن جریر وغیرہ ۱۳
حضرت علی نے فرمایا فضول المجالس اخرجہ عبد بن حمید ۱۴ دوسرا لفظ حضرت ابن عباس کا یہ ہے کہ رفرف
ریاض ہین سمین نے کہا کہ رفرف اسم جنس ہے کسی نے کہا کہ اسم جمع ہے ان دونون کو مکی نے نقل کیا
ہے واحد رفرفہ ہے اور وہ عالی کپڑے ہین جو کہ تختون سے لٹکتے ہین اشتقاق اسکا رفرف الطائر سے
ہے یعنے مرتفع ہوا طائر ہوا مین اسمین رف یرف بمعنی ارتفع آتا ہے اسی معنے سے رفرفۃ الطائر ہے
یعنے ہلانا طائر کا اپنے دونون بازو کو ہوا مین عبقری واحد وجمع ہے اسلیے اسکی صفت حسان آئی
ہے ۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عبقری زرابی ہین ۲ ابوعبیدہ نے کہا کل وشی من البسط
عبقری یعنے بساطون مین سے ہر مخطط ومنقش بساط عبقری ہے یہ منسوب ہے طرف ایک زمین کے جس مین
وشی بنایا جاتا ہے ۳ فراء نے کہا کہ طنافس ثخان ہین یعنے موٹے قالین ۴ کسی نے کہا باریک طنافس
۵ کسی نے کہا بسط ہین یعنے بچھائیان ۶ کسی نے کہا دیباج ۷ ابن انباری نے کہا اصل اس مین یہ ہے
کہ عبقر ایک بستی ہے جس مین جن بستے ہین ہر شے فائق اُسکی طرف منسوب ہوتی ہے ۸ خلیل نے کہا
عبقری عرب کے نزدیک ہر جلیل فاخر فاضل ہے مردون اور عورتون مین سے اس کی سند مین زہیر کا شعر ذکر کیا
ہے ۹ جوہری نے کہا عبقری ایک موضع ہے عرب زعم کرتے ہین کہ وہ زمین جن سے ہے پھر اُس کی طرف
نسبت کی ہر شے کی حذق وجودت صنعت وقوت سے تعجب کیا تو کہا کہ عبقری ہے اس کی سند مین لبید کا
شعر ذکر کیا ہے ۱۰ قاموس مین کہا ہے کہ عبقر موضع کثیر الجن ہے اور ایک قریہ ہے جس کی بنا غایت
حسن مین ہے اور عبقری کامل ہے ہر شے سے یہ سب اقوال تو سن لیے اب یہ سنو کہ ان مین سے مفسرون نے

کون کون ساقول اختیار کیا ہے پس **محلی** کا قول مختار تو یہ ہے کہ رفرف بسط ہین یا وسائد اور عبقری طنافس
ہین **نسفی** کا مختار یہ ہے کہ رفرف ہر ثوب عریض ہے کسی نے کہا وسائد اور عبقری دیباج ہے یا طنافس **قاضی**
بیضاوی نے کہا کہ رفرف وسائد ہین یا نمارق جمع ہے رفرفۃ کی کسی نے کہا کہ ایک قسم ہے بسط سی یا ذیل خیمہ
ہے اور کبھی کہا جاتا ہے واسطے ہر ثوب عریض کے اور عبقری منسوب ہے طرف عبقر کے عرب گمان کرتے ہین کہ وہ
نام ہے بلد جن کا پھر اُس کیطرف ہر شے عجیب کی نسبت کرتے ہین مراد اُس سی جنس ہی اور اسی لیے معنے پر حمل
کر کے حسان جمع کیا گیا انتہے **اب تراجم چہارگانہ** فارسی و اردو سنو ۱ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ
اللہ تعالی فرماتے ہین تکیہ زدہ باشند بر بالشہای سبز و بساطہای نیک ۲ حضرت سعدی رحمہ اللہ تعالی فرماتے
ہین تکیہ زنندگان باشند بر بالشہای سبز و بساطہائے نیکو[۱] ۳ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب رحمہ اللہ تعالی
فرماتے ہین تکیہ کیے ہوئے اوپر قالینون سبز کے اور نادر نفیس[۲] کے ۴ حضرت شاہ عبد القادر صاحب رحمہ
اللہ تعالی فرماتے ہین تکیہ لگائے بیٹھے سبز چاندنیون پر اور قیمتی بچھونے خوش طرح[۳] انتہے **بالجملہ** حافظ ابن
کثیر نے رفرف مین چار قول اور عبقری مین بارہ قول نقل کیے ہین اور چودہ قول **رفرف** مین اور دس
عبقری مین فتح البیان وغیرہ سے لکھے گئے ہین اکثر باہم ان کی تکرار ہے لیکن کچھ تفاوت بھی ہے اور
بعض مین کچھ تصحیف معلوم ہوتی ہے بنظر جمعیت سب کو یکجا لکھدیا ہے ناظر سند بر اُن سے اپنا کام نکال
لیگا اور مفسرون مترجمون کا ماخذ سمجھ لیگا **فبای الاء ربکما تکذبان** پس بے شک ہر نعمت ان نعمتون
مین کی بزرگ تر ہے اس سی کہ اُس کی طرف تکذیب راہ پاوے اور عظیم تر ہے اس سی کہ کوئی جاحد و منکر اسکا
انکار کرے اس آیت کی وجہ تکرار اول سورت مین گزر چکی ہے اب اُس کے اعادہ کی حاجت نہین ہے **تبارک
اسم ربک ذی الجلال والاکرام** جمہور نے کلمہ ذی کو بجر پڑھا ہے اس بنا پر کہ رب سبحانہ کی صفت ہی
اور ابن عامر نے ذو برفع اس بنا پر کہ اسم کی صفت ہی تبارک تفاعل کا وزن ہے برکت سی امام رازی فرماتے
ہین کہ اصل تبارک کی تبرک سے تبرک بمعنے دوام و ثبات ہے اسی کے معنے سے برک البعیر و برکۃ الماء ہی
کیونکہ پانی اُس مین دائم رہتا ہے معنے یہ ہین کہ دائم و ثابت ہی نام اُسکا یا دائم ہے خیر نزدیک اُسکے اس لیے
کہ برکت اگرچہ ثبات سی ہے لیکن وہ مستعمل ہوتی ہے خیر مین یا اُس کے یہ معنے ہون گے کہ عالی و مرتفع ہے
شان اُسکی کسی نے کہا کہ اُس کے معنے اللہ پاک کی تنزیہ و تقدیس ہے اور حبیب کہ یہ تبارک اللہ عز و جل کے

نام کی طرف منسوب ہوا تو پھر اُس کی ذات پاک کے ساتھ کیسا ہوگا خیال ہو کسی نے کہا کہ اسم یعنے صفت ہو کسی نے
کہا کہ کلمہ اسم زائد ہے حضرت عائشہؓ کی حدیث اول گزر چکی ہے حضرت ثوبان کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جس وقت اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے تھے اور فرماتے اللہم انت السلام ومنک
السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام اخرجہ مسلم ذی الجلال والاکرام کی تفسیر اسی سورت مین گذر چکی ہے۔

ف اول جو چار جنتون کا ذکر ہو چکا ہے سو اُن مین دو قول تھے ایک قول یہ تھا کہ اول کے دو افضل ہین
پچھلے دو سے چنانچہ حافظ ابن کثیر وغیرہ قول اول کے قائل ہین اُنھون نے ہر آیت کے تحت مین تفاوت
جنتین کیطرف اشارہ کیا ہے جیسا کہ اول اسکا بیان ہو چکا ہے دوسرا قول یہ تھا کہ اخیر کے دو افضل ہین
اس قول کے جو اقوال مؤید ہین اُن کا ذکر بھی ہو چکا ہے لیکن تذکرہ قرطبی مین ان آیتون کی شرح سے متعلق
ایک عمدہ تقریر ہے جی مین آیا کہ وہ بیان مذکور ہو جائے تو بہتر ہے ان شاء اللہ تعالی فوائد سے خالی نہ ہوگی
بلکہ نفائس سے مالی ہوگی قرطبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اللہ پاک نے جب چ جنتون کا ذکر فرمایا تو جو فرق اُن
مین ہے اُس کی طرف اشارہ کیا پس اول کے دو مین تو یون فرمایا فیہما عینان تجریان اور آخر کے دو مین
فرمایا فیہما عینان نضاختان لے فوارتان بالماء لیکن یہ دو مثل عینین جاریتین کے نہین ہین اس
لیے کہ نضخ جری سے دون ہے اور اول دو کے میوے مین یون فرمایا فیہما من کل فاکہۃ زوجان سو یہان میوے
کا عموم ذکر کیا کسی میوے کی تخصیص نہین کی اور اخیر کے دو مین فرمایا فیہما فاکہۃ ونخل ورمان اور من
کل فاکہۃ نہین کہا اور اول دو کے فرش مین فرمایا متکئین علی فرش بطائنہا من استبرق یعنے من
دیباج اور اخیر کے دو مین فرمایا متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان عبقری موشی ہے یعنے فرش مخطط
منقش اور بلاشک دیباج اعلی وبرتر ہے موشی سے اور رفرف کسر خباء ہین یعنے خیمون کے دامن اور
بلاشک جو فرش اس لیے مہیا کیے گئے ہین کہ ان پر تکیہ لگایا جائے اور اطمینان سے جلوس کیا جائے

وہ افضل ہین فضل خیار سے اول کے دو مین حور عین کی صفت مین فرمایا ہے کانہن الیاقوت والمرجان اور اخیر
کے دو مین فرمایا ہے فیہن خیرات حسان حالانکہ ہر حسن مثل حسن یاقوت و مرجان کے نہین ہوتا ہے اول کی دو
مین فرمایا ہے ذواتا افنان اور اخیر کے دو مین مدہامتان اے خضراوان گویا اپنی شدت سبزی سے سیاہ
ہورہے ہین سو اول کی دو کا تو شاخون کی کثرت سے وصف کیا ہے اور اخیر دو کا نری سبزی سے پھر کہا
ہے یعنے قرطبی نے کہ ہم نے جس معنے کا ومن دونہما جنتان سے قصد کیا ہے یہ سب تقریر اس کی تحقیق مین
ہے اور شاید جو تفاوت اُن کی مابین کا ہم نے ذکر نہین کیا ہے وہ اکثر ہو اس سی جو مذکور ہوا پھر اگر کوئی کہے
کہ ان اخیر کے دو کے اہل کا کیون ذکر نہین کیا گیا جیسا کہ اول کے دو کے اہل کا ذکر کیا گیا ہے تو کہین گے
کہ چارون جنتین واسطے انہین کے ہین جو کہ اپنے رب کے آگے کھڑے ہونے سے ڈرے مگر اتنی بات ہی کہ
خائفین کے مراتب ہین سو اول کی دو تو اُن بندون کے واسطے ہین جو کہ اللہ تعالی سے ڈرنے مین اعلے رتبہ
کے ہین اور اخیر کے دو ان کے لیے ہین جن کا حال اللہ تعالے سے ڈرنے مین قاصر ہے قرطبی کہتے ہین
پس یہ ایک قول ہوا دوسرا قول یہ ہے کہ دو جنتین جو ومن دونہما مین مذکور ہین یہ اعلے و افضل ہین
اول کی دو سے ضحاک اسی طرف گئے ہین اور اگلے دو سونے اور چاندی کے ہین اور اخیر کے دو یاقوت اور
زمرد کے اور ومن دونہما کے معنے ہین ومن امامہما ومن قبلہما ابو عبداللہ محمد بن علی ترمذی حکیم نوادر الاصول
مین اسی قول کی طرف گئے ہین حکیم نے کہا ومن دونہما جنتان لے دون ہا تین الی العرش یعنے اقرب و ادنی
ہین طرف عرش کے مقاتل نے کہا اول کی دو جنت عدن و جنت النعیم ہین اور اخیر کے دو جنۃ الفردوس و
جنۃ الماوی ہین قرطبی کہتے ہین اسپر یہ حدیث شریف دال ہے کہ جس وقت تم سوال کرو اللہ سے تو سوال کرو اس
سے فردوس کا الحدیث ترمذی نے کہا فیہما عینان نضاختان یعنے اُن ہین دو چشمے ہین جوش مارنیوالی
اور ملنے والے ساتھ الوان فواکہ و نعیم و جواری مزینات و دواب مسرجات و ثیاب ملونات کے یعنے ان مین
سے قسم قسم کے میوے اور عیش کی چیزین اور عورتین زیور وغیرہ سے آراستہ اور جانور سواری کے زین کسے
ہوئے اور پوشاکین رنگین اوبلتی ہین یہ اسپر دال ہے کہ نضخ بڑھ کر ہے جری سے یعنے جو جری تو صرف یہ
ہے کہ پانی بہ رہا ہے اشیائے مذکورہ کے ابلنے کا اس مین کچھ ذکر نہین ہے قرطبی کہتے ہین اس قول پر
مفسرون کے اقوال دال ہین ۱ حضرت ابن عباس سے مروی ہے نضاختان لے فوارتان بالماء یعنے
جوش مار رہے ہین پانی سے نضخ بخائے معجمہ اکثر ہے نضح بحائے مہملہ سے ۲ دوسرا لفظ اُن کا یہ ہے
نضاختان بالخیر والبرکۃ یعنے خیر و برکت کی ساتھ جوش مار رہے ہین وقالہ الحسن و مجاہد ۳ حضرت ابن عباس
و حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ نضخ علے اولیاء اللہ بالمسک والعنبر والکافور فے دور اہل الجنۃ کما ینضخ رش

المطر یعنے چہڑکاو کیا جائیگا اسپر اور لیا ہے کہ مشک و عنبر کا مینہ برسے گا اہل جنت کے گہرون مین جیسا کہ چہڑکاو کیا جاتا ہے بارش باران کا سعید بن جبیر نے کہا بانواع الفواکہ والماء یعنے جوش رہینگے ساتہ قسم قسم کے میوون کے اور پانی کے ان سب قولون سے نضخ کا رتبہ جری سے زیادہ معلوم ہوتا ہے قولہ تعالے فیہن خیرات حسان یعنے النساء آکو احدۃ خیرۃ ترمذی نے کہا خیرہ وہ ہے کہ اللہ تعالی نے ان عورتون کو اختیار و برگزیدہ کیا تو اُن کے خلق کا ابداع کیا اپنے اختیار و پسند سے پس اللہ پاک کا اختیار و پسند کرنا آدمیون کے اختیار کے مشابہ نہین ہے پہر فرمایا حسان تو حسن کے ساتہ اُنکا وصف کیا اور جب شے کا خالق کسی شے کا حسن کے ساتہ وصف کرے تو دیکہو وہان کیا کچہ حسن ہوگا اب وہ کون ہے کہ قادر ہو اسپر کہ اُن کی حسن کا وصف کرے اور اول کے دو مین یہ ذکر کیا ہے کہ وہ قاصرات الطرف ہین اور گویا وہ یاقوت و مرجان ہین اب تم دیکہو کتنا فرق ہے خیرہ مین اور وہ اللہ کے مختار و برگزیدہ کی ہوئی ہین اور قاصرات الطرف مین پہر فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور اول کے دو مین فرمایا قاصرات الطرف یعنے اُنہون نے اپنے آنکہہ روکی ہے خاوندون پر اور یہ نہین ذکر کیا کہ وہ مقصورات ہین تو اس نے دلالت کی اس پر کہ مقصورات افضل و اعلی ہین اور معتبر روایت مین ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ ایک بدلی عرش سے برسی تو وہ پیدا کی گئین قطرات رحمت سے پہر ہر ایک پر خیمہ نصب کیا گیا نہرون کے کنارے پر جس کی فراخی چالیس میل کی ہے اور اسکا کوئی دروازہ نہین ہے یہانتک کہ جب اللہ تعالے کا ولی خیمہ پر نازل ہوگا تو وہ خیمہ ایک دروازہ سے شق ہو جائیگا تاکہ ولی اللہ اس بات کو جان لے کہ ابصار مخلوقین نے ملائکہ اور خادمون مین سے اسکا اخذ نہین کیا ہے یعنی کسی فرشتہ و خادم کی نگاہ اس پر نہین پڑی سو وہ مقصورہ ہے ابصار مخلوقین سے اسکو روک رکہا گیا ہے واللہ اعلم پہر فرمایا متکئین علی رفرف رفرف مین اختلاف کیا گیا ہے کہ وہ کیا ہے سو کسی نے کہا کہ [illegible] یعنے خیمون کے دامن اور جوانب ربع یعنے کہیتی کے اطراف اور وہ شے جو اسسے لٹکتی ہے [illegible] ہے کسی نے کہا رفرف ایک شے ہے کہ جس وقت اسکا صاحب اُس پر مستوی ہوتا ہے تو اسے [illegible] اور اُس کو لیکر مائل ہوتی ہے مثل مرجاح کے یعنے جہولی کی طرح داہنے بائین اور اونچا کرتی ہے اس سے لذت لیگا اپنے انیسہ کو ساتہ لیے ہوئی اس بنا پر رفرف کا اشتقاق رف یرف اذا ارتفع سے ہوگا اسی معنے سے رفرفۃ الطائر ہے یعنی [illegible] دونون بازون کو ہلانا اور بسا اوقات اسی وجہ سے ظلیم کا نام رفرف رکہا جاتا ہے [illegible] دونون بازون کو ہلاتا ہے پہر دوڑتا ہے ظلیم ذکر النعام ہے [illegible] کسی شے کے چاہتا ہے کہ اسپر واقع ہو تو [illegible]

الطائر حکیم ترمذی نے کہا رفرف اعظم ہے از روی خطر کے فرش سے یعنے اُسکا رتبہ فرش سے بڑھ کر ہے شرف مین
سو اول کی دو مین تو فرمایا ہے متکئین علی فرش بطائنها من استبرق اور یہان فرمایا متکئین علی رفرف خضر
اور رفرف مستقر ولی ہے ایک شے پر جس وقت ولی اُسپر مستوی ہوگا تو رفرف یعنی وہ اُس کو اوڑا لیجاوے گی اس طرح
اور اس طرح جہان کہین کا وہ ارادہ کرے گا مثل مرجاح کے حدیث معراج شریف مین ہماری واسطے یہ
بات روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سدرۃ المنتہی کو پہونچے تو آپ کے پاس رفرف آیا تو اُس
نے آپ کو جبرئیل علیہ السلام سے لیلیا اور آپ کو لیکر اُڑا طرف مسند عرش کے اور ذکر کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا
وہ مجھے لیکر اُڑا نیچا کرتا تھا مجھہ کو اور اونچا کرتا تھا یہانتک کہ کھڑا کردیا مجھہ کو روبرو میرے رب کے پھر جب لوٹنے
کا وقت آیا تو اُس نے آپ کو لیا پھر آپ کو لیکر اوڑا نیچا اور اونچا کرتا ہوا نیچے کی جانب آپ کو لاتا تھا یہانتک
کہ آپ کو پہونچا دیا طرف جبرئیل علیہ السلام کے صلوات اللہ علیہما اور جبرئیل علیہ السلام رو رہے تھے اور اپنی آواز
بلند کر رہے تھے ساتھہ تحمید کے اور رفرف ایک خادم ہے خادمون مین سے روبرو اللہ تعالی کے اُسکے واسطے
خواص امور مین محل قرب مین جس طرح کہ براق ایک سواری ہے جس پر انبیا علیہم السلام سوار ہوتے ہین اُس
کے ساتھہ وہ مخصوص ہے زمین مین سو یہ وہ رفرف ہے جسکو اللہ تعالی نے مسخر کیا ہے واسطے جنتین و دانیتین
والون کے یہ ان دو جنتون کا تکیہ و فرش ہے ولی کو لیکر اوڑیگا اُن نہرون کے کنارون کی طرف جہان
وہ جاہے گا اپنے ازواج کے خیمون کی طرف جو کہ خیرات حسان ہین پھر فرمایا وعبقری حسان عبقری منقوش
کپڑے ہین جو بچھائے جاتے ہین پھر جب خالق نقوش نے فرمایا کہ وہ حسان ہین تو اُن عباقر کے ساتھہ تمہارا
کیا خیال ہے کہ وہ کیسی حسین ہونگی اور عبقر ایک قریہ ہے ناحیہ یمن مین اُس خبر مین جو ہمکو پہونچی ہے وہان
منقوش بساط بنے جاتے ہین سو اللہ پاک نے اُن منقوش حسین بساطون کا اور رفرف خضر کا ذکر فرمایا
ہے جن کو ان دو جنتون مین پیدا کیا ہے اور ان کے واسطے جنتون مین سے صرف اُنہین اشیاء کا ذکر فرمایا
ہے جن کے نام وہ یہان پہچانتے ہین پس اب ان دو جنتون کا تفاوت ظاہر ہو گیا اور بعض مفسرین سے روایت
کیا گیا ہے سو وہ ناگاہ اس طرف اشارہ کر رہے ہین کہ یہ دو جنتین اُن سے دون ہین یعنے اُن سے
اسفل و ادون ہین بھلا ان صفتون کے ساتھہ ہوتے ہوئے وہ کیونکر ادون ہونے لگین تو اب اُن
کو یہی بس ہے کہ وہ صفت کو نہین سمجھے ذکر ہذا کلہ فی الاصل التاسع والثمانین من کتاب نوادر الاصول
اللہ سبحانہ وتعالی اعلم یہ سب مجمل سے ترجمہ کیا گیا ہے خاکسار عفی عنہ کی عرض ہے کہ حقیقت مین تو اللہ پاک ہی
خوب جانتا ہے کہ افضل کون ہین اول کے یا آخر کے لیکن جب فضیلت باعتبار تفاوت صفات ٹھہری
تو حکیم جی کی بات جی مین خوب کھبتی ہے اُن کے بیان کے موافق اخیر دو کے صفات بڑھکر معلوم ہوتی ہین

آگے اللہ تعالی جانے تنبیہ چونکہ رفرف کے لفظ مین تکرار ہے اسلیے اس کے معنے مین بہی تکرار ہے اس مین حرکت
وجنبش و اضطراب و صوت و تدلی کے معنے ہین اسکا واحد جو رفرفہ ہے اُسکی مقلوب مین بہی جنبش کے معنے ہین
یعنے فرفرہ بمعنے جنبانیدن و سبکی و نشاط آتا ہے دیکہو اسی لیے خیمون کے دامنون کو اور زرہ کے کنارون کو
جو کہ لٹکتے ہین رفرف کہتے ہین اور طائر کے بازو پہڑ پہڑانے کو رفرفہ بولتے ہین اور زرشتر مرغ کو رفرف کہتے
ہین اور جوانب و اطراف زرع کو بہی رفرف بولتے ہین اب دیکہو کہ حافظ ابن کثیر نے رفرف کے چار معنی ذکر
کیے تہے اور فتح البیان وغیرہ سے چودہ معنے لکہے گئی جن کا ذکر اول ہوچکا ان سب مین سے مکرر حذف
کرکے گیارہ قول باقی رہتے ہین غور سے نظر کرو تو باہم اُن مین کچہ بڑا اختلاف نہین ہے حقیقت مین ایک
اصل سے متفرع ہین دیکہو اکثر کا تو یہ قول ہے کہ رفرف محابس ہین یہ جمع ہے محبس بالکسر کی اسکے معنے
اول حاشیہ پر لکہے گئے ہین گویا بستر پوش پلنگ پوش تخت پوش سمجہو تخت پر اول بساط بچہایا جاتا ہی
پہر اُس پر ایک پارچہ عریض ڈالا جاتا ہے گویا اُسی چاندنی کہو جس کی کنارے نیچے لٹکتے ہوئے جہالر کی
طرح ہوا سے ہلتے نہایت خوشنما معلوم ہوتی ہین دیکہو اس مین وہی حرکت و تدلی وغیرہ رفرف کی معنے
کی موجود ہے کسی نے رفرف کو یون ادا کیا کہ رفرف تخت پر مثل محابس متدلی کے ہے اس قول مین صرف ادا
کا فرق ہے ورنہ وہی قول اول ہے کسی نے کہا کہ رفرف بسط ہین یہ بہی محابس پر صادق آتا ہے کیونکہ
محابس بہی بساط ہین گو بساط کے اوپر کی بساط ہی سہی کسی نے کہا کہ رفرف حاشیہ ثوب ہی گویا یہہ
بہی محابس ہین اُنکے اطراف و حواشی جو نیچے لٹکتے ہین اُنکو رفرف کہا اسی کی مثل یہ قول ہے کہ رفرف
فضول محابس ہین یعنے محابس کے کنارے اور حواشی جو نیچے لٹکتے ہین کسی نے کہا کہ رفرف ہر ثوب عریض
ہے یہ بہی محابس پر صادق آتا ہے کیونکہ محابس اُسکی ایک فرد ہے اور عریض ہے جب تو نیچے لٹکتا ہے کسی
نے کہا ایک قسم ہے سبز کپڑون کی یہ بہی محابس پر صادق آسکتا ہے کیونکہ محابس سبز کپڑے ہین ایک قسم کے
کسی نے کہا کہ وسائد ہین یعنے تکیے چونکہ یہ بہی متعلقات بسط و محابس سے ہین اسلیے اُن پر بہی محابس
.... صادق آسکتا ہے بسبب مجاورت کے اور جہالردار ہون تو رفرف کے معنی
اصلی بہی اُن مین آسکتی ہین کسی نے کہا کہ مرافق ہین یہ بہی تکیے ہین اُن کا حال بہی مثل وسائد کے ہی
کسی نے کہا فرش مرتفعہ ہین ان پر بہی محابس صادق آسکتے ہین کسی نے کہا زرابی ہین اسکا ترجمہ یا فرش
ہے یا مخمل کے نہالچے یا چہوٹے تکیے فرش پر تو محابس صادق آسکتے ہین اور اخیر کے ترجمون کا حال مثل وسائد
کے ہے کسی نے کہا نمارق ہین اسکا ترجمہ یا تو وسائد ہے یا قالینچے یہ بہی متعلقات محابس سے ہین کسی نے کہا
رفرف ایک سواری ہے اہل جنت کی اسکا ذکر اول ہوچکا ہے اس پر تو رفرف کے معنے پورے صادق آتے

ہین کسی نے کہا ریاض جنت ہین ان پر بھی رفرف کے معنے صادق ہین اب رہا عبقری سو بارہ قول اسکے اول گزر چکے ہین حاصل اُنکا یہ ہے کہ ہر ثوب منقش اور ہر شے نفیس و نادر و عجیب وفائق عرب کے یہان عبقری ہے پھر یہان کسی نے تو کہا کہ بسط اہل جنت ہین یعنے جنت والون کے نفیس بچھونے کسی نے کہا کہ دیباج ہے یعنے ریشمی نفیس بچھونے کسی نے کہا طنافس ثخان یا رقاق یعنے موٹے باریک قالین کسی نے کہا زرابی کسی نے کہا عتاق الزرابی یعنے عمدہ زرابی اسکا ترجمہ یا تو فروش ہے یا مسندین یا مخمل کے بنا بچھونے یا چھوٹے تکیے پھر جب رفرف کے معانی مین سے ایک معنے زرابی ہین اسی طرح عبقری کے معنون مین سے ایک معنے زرابی آئے ہین تو اول زرابی سے بساط مراد لین گے اور دوسری زرابی سے مسندین منقش یا مخمل کے بنا بچھے یا چھوٹے تکیے حاصل سب کا یہ ہوا کہ تختون پر عمدہ نفیس و نادر منقش ریشمی بساط یا عمدہ قالین موٹے یا باریک خوش طرح بچھے ہوئے ہین اور انپر سبز تخت پوش پڑے ہوئے ہین جنکے پلو جھالر کی طرح نیچے لٹک رہے ہین نہایت حسن و جمال سے لہرا رہے ہین اُنکے اوپر تکیے لگائے ہوئے اخیر کی دو جنت والی اپنی انیس و محبوب کے ساتھ باطمینان فرحان و شادان جلوس فرما ہین اب کہوان ہین اور متکئین علی فرش بطائنہا من استبرق مین کتنا فرق ہے اور باقی صفات کا تفاوت جو حکیم ترمذی نے بیان فرمایا ہے وہ اول گزر چکا ہے اور اول کی دو جنتون کا افضل ہونا باعتبار صفات ہر دو بھی اول مذکور ہو چکا ہے حافظ ابن کثیر و زمخشری و قاضی و نسفی و قرطبی اسی کے قائل ہین ان سب نے جو تفاوت بیان کیا ہے اسکا بیان کچھ تو متن مین اور کچھ حاشیہ پر لکھدیا ہے تاکہ تم اُس مین تامل کرو سوچو اور بیان کے تفاوت کا موازنہ کرو تنبیہ سورہ شعرا اور سورہ قمر اور سورہ رحمٰن وغیرہ مین جو ایک آیت کی بار بار تکرار کی گئی ہے سو اسکا فائدہ اپنے مواضع مین لکھدیا گیا ہے قرآن شریف چونکہ اسلوب کلام عرب پر نازل ہوا ہے اس لیے اُن سے اُن کے کلام کی طرز پر خطاب کیا گیا ہے عرب لوگ زجر و توبیخ و تنبیہ و تاکید کے مقام مین ایسے تکرار کیا کرتے ہین دیکھو کتاب بکر و تغلب مین کہ حارث نے اپنے فرزند بجیر کے مرثیہ مین ایک مصرع کی بہت تکرار کی ہے مطلع اسکا یہ ہے ؎ کل شیٔ مصیرہ لزوال + غیر ربی وصالح الاعمال + اسکے بعد بہت سے شعر لکھے ہین پھر یہ شعر ہے ؎ قربا مربط النعامۃ منی + لقحت حرب وائل عن حیال + پھر چوالیس شعر تک مصرع اول کی تکرار کی ہے نعامہ حارث کے گھوڑے کا نام ہے اسی طرح مہلہل نے اسکے جواب مین کہا ہے ؎ قربا مربط المشہر منی + کل شقرا و اشقر ذیال پھر چالیس شعر مین مصرع اول کی تکرار کی ہے مشہر مہلہل کے گھوڑے کا نام ہے اسی طرح مہلہل نے دوسرے قصیدہ مین کہا ہے ؎

علی ان لیس عدلا من کلیب ۔ اذا خاف المغار من المغیر

ہر مصرع اول کے پندرہ شعرون مین تکرار کی ہے اسی طرح مہلہل نے ایک اور قصیدے مین علی ان لیس یوفی من کلیب * کے سولہ شعرون مین تکرار کی ہے اس قسم کے تکرار پر وہی اعتراض کرتا ہے جو کہ محاورہ عرب سے بیخبر ہے واللہ سبحانہ اعلم باسرار کلامہ ومحاسن نظامہ الحمد للہ والمنۃ کہ اس سورہ مبارکہ کی تفسیر بست وششم ماہ ربیع الاول ۱۳۰۶ھ ہجری کو شب جمعہ بوقت نیم شب تمام ہوئی اللہ سبحانہ اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائے آمین اور مجھے اور سب پڑہنے والون کو عمل کی توفیق دے آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰

سورۃ الواقعۃ

اس سورہ مبارکہ کی چھیانوین یا ستانوے یا ننانوے آیتین ہین اور یہہ مکی ہے حضرت حسن وعکرمہ وحضرت جابر وعطا کے قول مین حضرت ابن عباس وقتادہ نے کہا مگر اس مین کی ایک آیت مدینے مین نازل ہوئی وہ یہ ہے وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ کلبی نے کہا مکی ہے مگر اس مین کی چار آیتین وہ یہ ہین ۔ أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ۔ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ یہ دونون نازل ہوئین آپکے سفر مین طرف مکہ کے اور ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ یہ دونون نازل ہوئین آپکے سفر مین طرف مدینے کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نازل ہوئی واقعہ مکے مین اخرجہ ابن الضریس وغیرہ ابن مردویہ نے حضرت ابن الزبیر سے بہی اس کی مثل روایت کیا ہے *

فضیلت ۱ حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے جس نے پڑہی سورہ واقعہ ہر رات تو اُس کو نہ پہونچیگا فاقہ کبہی اخرجہ البیہقی فی الشعب وغیرہ ۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ راوی ہین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا سورۃ الواقعہ سورۃ الغنا ہے سو تم اسکو پڑہو اور اپنی اولاد کو سکہاؤ اخرجہ ابن عساکر ۳ حضرت انس نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ سکہاؤ اپنی عورتون کو سورہ واقعہ اسلیے کہ بیشک وہ سورۃ الغنا ہے اخرجہ الدیلمی ۴ اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول گذر چکا ہے کہ بوڑہا کر دیا مجہکو ہود اور واقعہ نے ۵ مسروق نے کہا جو کوئی یہ ارادہ کرے کہ جانے خبر اولین وآخرین کی اور خبر اہل جنت کی اور خبر اہل نار کی اور خبر اہل دنیا کی اور خبر اہل آخرت کی تو چاہیے پڑہے سورہ واقعہ کو کذا فی فتح البیان **ف** حافظ ابن کثیر کہتے ہین حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ سفید ہوگئے آپ بوڑہے ہوگئے فرمایا بوڑہا کر دیا مجہ کو ہود وواقعہ اور مرسلات وعم یتساءلون

لہ بیہقی ودیلمی مسلسل بیہقی فی الدلائل
مردویہ وابن الضریس عن ابن الزبیر
ابن الضریس عن ابن عباس مکیہ
فضائل ابن عساکر وابن مردویہ عن ابن عباس
والحارث عن ابی اسامہ
بیہقی وابن مردویہ عن ابن مسعود
ابن عساکر ودیلمی عن انس
شہ قالہ ابو سحاق عن عکرمہ عنہ

واذا الشمس کورت نے رواه الترمذی وقال حسن غریب ۲ ابو ظبیہ کہتے ہین کہ عبد اللہ یعنے حضرت ابن مسعودؓ مریض ہوئے وہ مرض جس مین وفات دیے گئے تو حضرت عثمان بن عفان رضؓ نے اُن کی عیادت کی پس فرمایا تو کیا شکایت رکہتا ہے کہا اپنے گناہون کی فرمایا پہر کس چیز کی خواہش رکہتا ہے کہا اپنے رب تعالی کی رحمت کی فرمایا کیا نہ حکم دون مین واسطے تیرے کسی طبیب کا کہا طبیب نے تو مجہے بیمار کیا ہے فرمایا کیا نہ امر کرون مین واسطے تیرے عطا کا کہا مجہے اُس مین کچہ حاجت نہین ہے فرمایا کہ تیری بیٹیون کے واسطے ہوگی بعد تیرے کہا کیا تو خوف رکہتا ہے میری بیٹیون پر فقر کا مین نے تو اپنی بیٹیون کو امر کر دیا ہے کہ ہر رات سورہ واقعہ پڑہین بیشک مینے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے جس نے پڑہی سورہ واقعہ ہر رات تو نہ پہونچے گا اُس کو فاقہ کبہی اخرجہ الحافظ ابن عساکر جابر بن سمرہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازین پڑہتے تہے لگ بہگ تمہاری نماز کے جو تم آج پڑہتے ہو لیکن وہ تخفیف کرتے تہے اُن کی نماز تخفیف تر تہی تمہاری نماز سے اور وہ پڑہتے تہے فجر مین واقعہ اور مثل اُسکے سورتون مین سے اخرجہ الامام احمد رحمہ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا ۝ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۝ فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَأَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَا أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ أُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

جب ہو پڑے ہو پڑنے والی نہین اسکے ہو پڑنے مین جہوٹ اُتارتی ہے چڑہاتی جب لرزے زمین کپکپا کر اور ٹکڑے ہون پہاڑ ٹوٹ کر پہر ہو جاوین گرد اُڑتی اور تم ہو جاؤ تین قسم پہر داہنے والے کیسے داہنے والے اور بائون والے کیسے بائون والے اور اگاڑی والے سو اگاڑی والے وہ لوگ ہین پاس والے باغون مین نعمت کے ف۱ یعنے ایک گروہ کو نیچے لیجاتی ہے اور ایک کو اوپر اُٹہاتی ہے ف۲ یعنے سبقت لیجانے والے وہی ہین جو ایمان مین سبقت لے گئے ف۳ یعنے اللہ کی رحمت مین مقرب تہے ف واقعہ منجملہ اسمای روز قیامت ہے اُس کا یہ نام اس لیے رکہا گیا کہ اُسکا ہونا متحقق ہے کما قال تعالی فيومئذ وقعت الواقعة قولہ تعالی ليس لوقعتها

کَاذِبَۃٌ کا یہ مطلب ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ اُس کے ہونے کا ارادہ فرمائیگا تو اُس کے واسطے کوئی پھیرنے والا نہ
ہوگا کہ اُسے پھیر دے نہ کوئی دفع کرنے والا کہ اُسکو دفع کردے کما قال تعالےٰ اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّکُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ
یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ وَقَالَ تَعَالیٰ سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلْکٰفِرِیْنَ لَیْسَ لَهٗ دَافِعٌ وَقَالَ
تَعَالیٰ وَیَوْمَ یَقُوْلُ کُنْ فَیَکُوْنُ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْکُ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَۃِ
وَهُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ کاذبۃ کے یہ معنے ہیں کہ وہ ضرور ہوگی کما قالہ محمد بن کعب قتادہ نے کہا لیس فیہا
مثنویۃ ولا ارتداد ولا رجعۃ یعنے نہیں ہے اُس میں مڑنا اور نہ پھرنا نہ رجوع ہونا ابن جریر نے کہا کاذبۃ
مصدر ہے جیسے عاقبہ و عافیہ خافضۃ رافعۃ یعنے نیچے لیجاتی ہے کئی توموں کو طرف اسفل سافلین کی
جحیم کیطرف گو وہ دنیا میں عزیز تھی اور اوپر اُٹھاتی ہے دوسروں کو طرف اعلیٰ علیین کے نعیم مقیم کیطرف اگرچہ
وہ دنیا میں وضیع تھی حضرت حسن و قتادہ وغیرہما نے اسی طرح کہا ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ پست کرتی
ہے ایک لوگوں کو اور بلند کرتی ہے دوسروں کو اخرجہ ابن ابی حاتم عثمان بن سراقہ نے کہا کہ قیامت نے
پست کیا اللہ کے دشمنوں کو طرف آگ کے اور بلند کیا اللہ کے دوستوں کو طرف جنت کے محمد بن کعب نے
کہا کہ پست کریگی اُن مردوں کو جو دنیا میں بلند تھے پست تھے سدی نے کہا کہ پست کیا متکبرین کو اور بلند کیا
متواضعین کو دوسرا لفظ حضرت ابن عباس کا یہ ہے کہ سنا دیا قیامت نے قریب و بعید کو عکرمہ نے کہا کہ پست
کیا تو سنا دیا ادنیٰ کو یعنے قریب کو اور بلند کیا تو سنا دیا اقصے کو یعنے بعید کو اسی طرح ضحاک و قتادہ نے
بھی کہا ہے اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا یعنے جس وقت حرکت دیجائیگی زمین حرکت دینے کر تو ہلے گی
اور مضطرب ہوگی مع اپنے لنباؤ اور چوڑاؤ کے اسی لیے حضرت ابن عباس و مجاہد و قتادہ وغیرہ احد نے
کہا ہے ای زلزلت زلزالا یعنے ہلائی جائیگی ہلانے کر ربیع بن انس نے کہا ترج بما فیہا کرج الغربال بما
فیہ یعنے جنبش دیجائیگی مع اُس شے جو اُس میں ہے مثل جنبش دینے چھلنے کے مع اُس شے کے جو اُس میں
ہے یہ قول مثل اس آیت کے ہے اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا وَقَالَ تَعَالیٰ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا
رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ای فُتِّتَتْ فَتًّا یہ قول حضرت ابن
عباس و مجاہد و عکرمہ و قتادہ وغیرہم کا ہے یعنے ریزے ریزے کیے جائینگے پہاڑ ریزہ ریزہ کرنے
کر ابن زید نے کہا کہ ہو جائینگے پہاڑ ویسے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کَثِیْبًا مَّهِیْلًا فَکَانَتْ
هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مثل گرد و غبار کے کہ بلند ہوتی ہے پھر جاتی رہتی ہے تو اُس سے
کوئی شے باقی نہیں رہتی حضرت ابن عباس نے فرمایا ہبا وہ ہے جو آگ سے اُڑتا ہے جس وقت وہ جلتی ہے شعلہ
مارتی ہے تو اُس سے پتنگے اُڑتے ہیں پھر جب وہ گرے تو کوئی شے نہیں ہوتی عکرمہ نے کہا منبثا وہ ہے

ہے کہ ہوا نے اُسکو اُڑایا اور پریشان کر دیا قتادہ نے کہا ہبائً منبثاً مثل خشک درختون کے ہے جن کو
ہواؤن نے اُڑا دیا یہ آیت مع اپنی امثال کے دال ہے اسپر کہ قیامت کے دن پہاڑ اپنی جگہون سے ٹل
ہو جائینگے اور جاتے رہینگے اور اُن کے چلانے اور اُڑانے پر یعنے اُن کے اکھاڑنے پر اور اُن کی
ہو جانے پر مثل دھنکی ہوئی اُون کے **وکنتم ازواجاً ثلٰثۃ** یعنے قیامت کے دن لوگ تین قسم
ہو جائینگے ایک قسم تو عرش کی جانب راست ہین یہ وہ ہین جو کہ حضرت آدم علیہ السلام کی سیدھی طرف
سے نکلے ہین انکو انکے نامہ اعمال اپنے سیدھے ہاتھون مین دیے جائینگے اور ان کو سیدھی طرف
لے جائینگے سدی نے کہا یہ جمہور اہل جنت ہین اور دوسری قسم عرش کی جانب چپ ہین یہ وہ ہین جو کہ
حضرت آدم کی بائین جانب سے نکلے انکو ان کے نامہ اعمال بائین ہاتھون مین دیے جائینگے
اور انکو بائین طرف لے جائینگے یہ لوگ عامہ اہل نار ہین عیاذاً باللہ من صنیعہم اور ایک گروہ سابقین
ہین روبرو اللہ عزوجل کے یہ لوگ خاص تر و بہرہ مند تر و قریب تر ہین داہنے والون سے یہ اُن کے سردار
ہین اُن مین رسول و انبیاء و صدیقین و شہدا ہین اصحاب یمین مین سے یہ لوگ گنتی مین اقل ہین اسی
لیے اللہ پاک نے بیان فرمایا ہے فاصحاب المیمنۃ الآیۃ اور اسیطرح آخر سورت مین ان تین نوع کی طرف
اُن کی تقسیم کی ہے جب کہ اُن کا اختصار فرمایا ہے اور اسیطرح اس آیت مین اُنکا ذکر کیا ہے[1] ثُمَّ اَوْرَثْنَا
الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْهُمْ سَابِقٌ
بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ الآیۃ ظالم لنفسہ مین جو دو قول ہین چنانچہ ان کا بیان اول گذر چکا ہے سو
یہ اُن مین سے ایک قول کی بنا پر ہے[2] حضرت ابن عباس نے فرمایا یہ وہی تین قسمین ہین جو کہ سورہ ملائکہ مین
ہین ثم اورثنا الکتاب الآیۃ دوسرا لفظ[3] اُنکا یہ ہے یہ تین وہی ہین جن کا آخر سورت مین ذکر کیا گیا ہے
اور سورہ ملائکہ مین یزید رقاشی کہتے ہین مینے حضرت ابن عباس سے اس آیت کا پوچھا تو فرمایا اصنافاً
ثلٰثۃ مجاہد نے کہا فرقاً ثلٰثۃ میمون بن مہران نے کہا افواجاً ثلٰثۃ مراد سب سے تین گروہ ہین عثمان بن
سراقہ نے کہا کہ دو قسمین تو جنت مین ہین اور ایک قسم آگ مین ہین حضرت نعمان بن بشیر مرفوعاً کہتے ہین
واذا النفوس زوجت فرمایا ضربا[4] فرمایا ہر مرد ہر قوم سے جو عمل کرتے تھے عمل اُسکا اور یہ بایں طور ہے
کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وکنتم ازواجاً ثلٰثۃ الآیۃ فرمایا وہ ضربا ہین اخرجہ ابن ابی حاتم یعنے قیامت کے
دن ہر شخص اُس شخص کے ساتھ ملایا جائیگا جو اُسکا سا عمل کرتا تھا مثلاً جو کوئی اصحاب الیمین کا عمل
کرتا ہوگا وہ اُن کے ساتھ جوڑا جائیگا اسی طرح اور فرقون کا حال ہے مراد زوج سے مثل و نظیر ہے
حضرت معاذ بن جبل مرفوعاً کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے یہ آیت پڑہی واصحاب

لہ یعنی پہاڑ پرزے پرزے ہو کر [illegible] کتاب اللہ وجوہ [illegible] اپنے بندون مین سے [illegible] پھر بعضے ان مین سے [illegible] اپنی جان کا [illegible] اور بعضے ان مین [illegible] اور بعضے ان مین [illegible] آگے بڑھ گیا [illegible] اللہ کے حکم سے [illegible] ۱۲ منہ

[2] الثوری عن جابر الجعفی عن مجاہد عنہ ۱۲ منہ
[3] یعنی بروایت ابن جریج ۱۲ منہ
[4] وقال عبید اللہ العتکی عنہ ۱۲ منہ یعنی امثال و نظائر جمع ضریب بمعنی مثل کی ۱۲

الیمین و اصحاب الشمال پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے دو مٹھیاں باندھیں پھر فرمایا یہ واسطے جنت کے ہے اور میں پروا نہیں کرتا ہوں اور یہ واسطے نار کے ہے اور میں پروا نہیں کرتا ہوں اخرجہ الامام احمد یہ مضمون حدیث قدسی کا ہے حضور نے اللہ پاک کی طرف سے نقل فرمایا ہے حضرت عائشہ مرفوعًا کہتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کون ہیں سبقت کرنے والے طرف سایہ اللہ کے قیامت کے دن صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول دانا تر ہیں فرمایا وہ ہیں کہ جب انکو حق دیا جائے تو اس کو قبول کریں اور جب اسکا ان سے سوال کیا جائے تو اسکا بذل کریں اور حکم کریں واسطے لوگوں کے مثل انکے حکم کے واسطے اپنے نفوس کے اخرجہ الامام احمد محمد بن کعب و ابو حرزہ یعقوب بن مجاہد نے کہا کہ والسابقون السابقون انبیا علیہم السلام ہیں سدی نے کہا کہ اہل علیین ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یوشع بن نون نے سبقت کی طرف موسی علیہ السلام کے اور حضرت علی بن ابی طالب نے سبقت کی طرف حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے رواہ ابن ابی حاتم ابن سیرین کہتے ہیں وہ ہیں جنہوں نے دو قبلوں کی طرف نماز پڑھی حضرت حسن و قتادہ نے کہا کہ سابقین ہر امت سے ہیں اوزاعی نے عثمان بن ابی سودہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی والسابقون الآیہ پھر کہا اول انکا ہے اندر جانے کے طرف مسجد کے اور اول انکا ہے بیچ نکلنے کے اللہ کی راہ میں یہ سب قول صحیح ہیں کیونکہ سابقین سے مراد مبادرت کرنے والے ہیں طرف فعل خیرات کی جیسا کہ ان کو امر کیا گیا ہے کما قال تعالے وَسَارِعُوا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وقال تعالی سَابِقُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ پس جس نے سبقت کی اس دنیا میں اور سبقت کی طرف خیر کے تو وہ ہوگا آخرت میں سبقت کرنے والوں میں سے طرف کرامت کے کیونکہ جزا عمل کی جنس سے ہوتی ہے وکما تدین تدان یعنے جیسا تو کام کرے گا ویسا تجھے بدلا ملیگا اور اسی لیے اللہ عز و جل نے یوں فرمایا ہے اولئک المقربون فی جنات النعیم حضرت عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں فرشتوں نے عرض کیا یا رب تو نے بنی آدم کے واسطے دنیا ٹھیرائی سو وہ کھاتے ہیں پیتے ہیں بیاہ کرتے ہیں پس تو وہ ہمارے لیے آخرت ٹھیرا تو فرمایا میں نہ کروں گا پھر انہوں نے تین بار تکرار کی تو فرمایا میں نہ ٹھیراؤنگا اس کو جسے میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا مثل اس کے جس سے میں نے کہا کہ ہو جا تو وہ ہو گیا پھر عبد اللہ نے یہ آیت پڑھی والسابقون الآیہ رواہ ابن ابی حاتم اس اثر کو امام عثمان بن سعید دارمی نے بھی اپنی کتاب الرد علی الجہمیہ میں روایت کیا ہے لفظ اسکا یہ ہے پس اللہ عز و جل نے فرمایا ہرگز نہیں ٹھیراؤں گا میں اس شخص کی صالح ذریت کو جسے میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا مثل اسکے جس سے میں نے کہا کہ ہو تو وہ ہو گیا کذا فی ابن کثیر **ف** واقعہ ایک نام ہے قیامت

لہ قالہ ابن ابی نجیح عن مجاہد عنہ ۱۲ لہ عن محمد بن ہارون الفلاس عن محمد بن ابراہیم بن اسمعیل المدائنی عن یعقوب بن یحیینہ عن ابن ابی نجیح ۱۲ لہ قال ابن ابی حاتم و ذکر عن محمد بن ابی حماد حدثنا مہران عن خارجہ عن قرۃ عن ابن سیرین و رواہ ابن جریر من حدیث خارجہ ۱۲

کا مثل آزفۃ وغیرہ کے یہ نام اسلیے رکھا کہ وہ ضرور ہونیوالی ہے یا بہ سبب اُسکے قرب وقوع کے یا بوجہ شدائد کی کثرت کے جو اُس مین واقع ہونگی کلمہ اذا یا تو ظرف محض ہے شرط کے معنے اُس مین نہین ہین کلمہ لیس اُس مین عامل ہی بابن جہت کہ اُس مین نفی کے معنے ہین گویا یون کہا گیا کہ منتفی ہوگی تکذیب بہ سبب اُس کے وقوع کے جب کہ وہ واقع ہوگی یا عامل اُس مین اذکر مقدر ہے یعنے ذکر کر وقت وقوع واقعہ کا یا اذا شرطیہ ہے اور اسکا جواب مقدر ہے اے اذا وقعت کان کیت کیت اور یہی جواب اُس مین عامل ہے یعنے جب وہ واقع ہوگی تو ایسا ایسا ہوگا یا شرطیہ ہے اور عامل اُس مین وہ فعل ہے جو اُس سے متصل ہے ابوحیان نے یہی وجہ اختیار کی ہے اور اُس مین مکی کا اتباع کیا ہے مکی نے کہا ہے کہ عامل اُس مین وقعت ہی سمین نے ان کے سوا پانچ قول اور ذکر کیے ہین جرجانی نے کہا کہ کلمہ اذا زائد ہے اے وقعت الواقعۃ جس طرح کہ یہ فرمایا ہے اقتربت الساعۃ والی امر اللہ یہ ویسی بات ہے جو کہی جاتی ہے کہ قد جاء الصوم لے دنا واقترب یعنے روزی کے آنے سے مراد اُس کا قریب ہونا ہے حرف لام لوقعتہا مین بمعنے فی ہے جس طرح یَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي لے فی حیاتی اور کاذبہ مثل عاقبہ کے مصدر ہے بمعنے کذب یعنے ذکر کر وقوع قیامت کے وقت کا اُسکے آنے اور ظاہر ہونے مین اصلا کچھ کذب نہین ہے کسی نے کہا لہ واقعہ سے مراد صیحہ قیامت ہی مفسرین نے کہا ہے کہ یہ نفخہ اخیرہ ہے معنی یہ ہین کہ جس وقت نازل ہوگا قیامت کا صیحہ اور واقع ہوگا نفخہ اخرہ وقت بعث کے تو اصلا اُس کے واسطے وہان تکذیب نہ ہوگی یا کاذبہ صیغہ اسم فاعل ہے نفس مقدر کی صفت ہے اے نفس کاذبۃ یعنے نہ ہوگا وہان کوئی نفس کاذب کہ جھوٹ بولے اللہ تعالی پر اور جھٹلائے آخرت کے امور کو اور وقوع قیامت کو جس کی اُس نے خبر دی ہے کیونکہ اُس وقت تو ہر نفس مومن و صادق و مصدق ہوگا [illegible] نفس جھوٹے اور جھٹلانے والے ہین زجاج نے کہا یہ معنے ہین کہ کوئی شے قیامت کو رد نہ کریگی حضرت حسن [illegible] بھی اسی کے قائل ہین فوری نے کہا نہین ہے واسطے اُسکے وقوع کے کوئی [illegible] کی تکذیب کرے کسائی نے کہا نہین ہے واسطے اُس کے تکذیب یعنے یہ لائق نہین ہے [illegible] تکذیب کرے حضرت ابن عباس کا لفظ یہ ہے لیس لہا مرد پر دجمہور نے خافضۃ [illegible] [illegible] اسم ہی خافضۃ رافعۃ اور کسی نے بنصب ہر دو بنا بر حال اُس جملہ سے [illegible] [illegible] کی صاحب ہولناک کرتا ہے اُسکے امر کا کیونکہ بڑے وقائع کی شان [illegible] [illegible] مین یا بیان ہے اُس امر کا جو اُس دن ہوگا [illegible] [illegible]

اجرام اپنی قرارگاہ سے زائل کردیے جائینگے بایں طور کہ تارون کو پراگندہ کردینگی اور آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے
کرکے گرادینگی ان کے سوا اور امور ہونگے محمد بن کعب کا قول اول گذرچکا ہے کہ جو قومین دنیا مین بلند تہین
اُن کو پست کردیگی اور جو پست تہین اُنکو بلند کردیگی عرب لوگ خفض و رفع کا استعمال کرتے ہین مکا
ومکانت وعزواہانت مین قیامت کی طرف جو خفض و رفع کی نسبت کی سو یہ بطریق مجاز ہے خافض و رافع
حقیقت مین اللہ پاک ہی ہے رج بمعنے تحریک ہے جب کوئی شخص کسی شئے کو حرکت دیتا ہے تو محاورہ مین
کہتے ہین رجہ یرجہ رجا اور رجۃ بمعنے اضطراب ہی دریا وغیرہ جب مضطرب ہوتا ہے تو بولتے ہین ارتج البحر
وغیرہ یعنے جس وقت زمین کو سخت حرکت دیجائیگی مفسرین نے کہا ہے کہ مضطرب ہوگی جس طرح کہ بچا
گہواری مین مضطرب ہوتا ہے حرکت کرتا ہے یہانتک کہ اُس پر جو کچھ ہے وہ سب منہدم ہوجائیگا اور ہر
شئے جبال وغیرہ ٹوٹ جائینگی بس بمعنے فت ہے فت کہتے ہین ریزہ ریزہ کرنے کو جب کوئی کسی شئے
کو پارہ پارہ کرے یہانتک کہ وہ ریزہ ریزہ ہوجائے تو کہین گے بس اور لشئے ستو کو جب گھی یا روغن مین
گہولے تو بولینگے بس السویق سدی نے کہا کسرت کسرا یعنے پہاڑ خوب توڑی جائینگے حضرت حسن نے
کہا کہ اوکھاڑے جائینگے اپنی جڑ سے مجاہد کا ایک لفظ یہ ہے بست کما یبس الدقیق بالسمن او
بالزیت یعنے وہ گہولے جائینگے جیسے گہولا جاتا ہے آٹا گھی مین یا روغن مین مطلب یہ ہے کہ وہ خلط کیے
جائینگے تو مثل گہولے ہوئے آٹے کے ہوجائینگے ابوزید نے کہا کہ بس بمعنے سوق ہے اس بنا پر
یہ معنے ہین کہ ہانکے جائینگے پہاڑ ہانکنے کر ابوعبیدہ نے کہا لبس الابل زواستہا لغات ان اذا زجر ہا
عکرمہ نے کہا ہدت ہدا ہد بمعنے شکستن ہے یعنے جب وہ توڑے جائینگے توڑنے کر کسی نے کہا کہ ہو
جائینگے ریت پہیلتے بعد اسکے کہ بلند تہی کلمہ اذا متعلق ہے خافضۃ رافعۃ سے یعنے قیامت پست
کرے گی اور بلند کرے گی وقت ہلانے زمین کے اور ریزہ ریزہ کرنے پہاڑون کے کیونکہ اس وقت جو کچھ
پست ہوگا وہ بلند ہوجائیگا اور جو کچھ بلند ہوگا وہ پست ہوجائیگا کسی نے کہا کہ یہ اذا بدل ہی اول اذا سے
زجاج نے اس کو ذکر کیا ہے تو اب یہ معنے ہونگے کہ وقوع واقعہ کا وہی رج ہے زمین کا اور بس ہے جبال
کا **فکانت ہباء منبثا** یعنے پہاڑ بعد ریزہ ریزہ ہونیکے ہوجائینگے ایک غبار متفرق و منتشر منفسہ بغیر
اس کے کہ اسکو ہوا کی حاجت ہو جو اُسے متفرق کرے تو وہ مثل اُس شے کے ہے جو دکھائی دیتی ہے آفتاب
کے شعاع مین جب کہ وہ داخل ہو کسی سوراخ سے اس کے اقوال کچھ اول گذر چکے ہین اور پورا بیان اس
کا سورہ فرقان مین زیر تفسیر کریمہ فجعلناہ ہباء منثورا گذرچکا ہے جمہور نے منبثا بای مثلثہ پڑھا ہے
اور کسی نے بتای فوقیہ بمعنے منقطعا ماخوذ اس قول عرب سے بتہ اللہ اے قطعہ پھر اللہ پاک نے لوگون کا حال

۵ یعنی ستو
یعنی مع الجمیع
منہ

واختلاف ذکر کیا تو فرمایا وکنتم ازواجا ثلٰثۃ یہ خطاب امت حاضرہ وامم سابقہ سب کو ہے بطور تغلیب
کے یا فقط حاضرہ کو ہی یعنے لوگو تم اس دن ہو گے تین صنف دو قسم تو جنت میں اور ایک قسم آگ میں
کسی نے کہا تم تین صنف تقسیم کیے گئے بسبب اس شی کے جو تمہاری جبلتوں طبیعتوں کے اندر تھی
دنیا میں ہر صنف شاکل ہوئی ہے اس شی کو جس سے وہ ہے جیسے شاکل ہوتا ہے زوج زوجہ کو کسی نے کہا
ہر صنف جو ہوتی ہے یا ذکر کیجاتی ہے ساتھہ دوسری صنف کی تو وہ زوج ہے پھر اللہ پاک نے اصناف ثلٰثہ
کی تفسیر ذکر فرمائی فاصحاب المیمنۃ مبتدا ہے خبر اس کی ما اصحاب المیمنۃ ہے یہاں مبتدا کا ملفظ مکرر
لانا معنی ہے ضمیر رابطی جیسا کہ ان دو آیتوں میں ہے الحاقۃ ما الحاقۃ وقولہ تعالیٰ القارعۃ ما
القارعۃ ایسی بات سوای مواضع تعظیم و تفخیم کے اور کہیں جائز نہیں ہے میمنہ بمعنے ناحیہ یمین ہے
مراد اصحاب الیمین ہیں یہ وہ ہیں جو اپنے نامہ اعمال داہنے ہاتھوں میں لینگے یا وہ ہیں جنکو جانب راست
لے جائینگے طرف جنت کی و اصحاب الشمال ما اصحاب الشمال اس کا بیان ویسا ہی جو اول گذر چکا ہے
یہ وہ ہیں جن کو جانب چپ نار کی طرف لے جائینگے یا اپنے نامہ اعمال بائیں ہاتھوں میں لیں گے
مراد تعجب دلانا ہے سامع کو حال سے فریقین کے فخامت و فظاعت میں یعنے کیسے ہیں داہنے ہاتھہ والے انکے
حال و صفت و سعادت میں وہ کیا شے ہیں اور بائیں ہاتھہ والے اپنے حال و صفت و شقاوت میں وہ کیا
شے ہیں گویا یوں کہا گیا کہ اصحاب یمین تو انتہا کی سعادت و حسن حال میں ہیں اور اصحاب الشمال غایت
درجے کی شقاوت و بد حالی میں ہیں پس استفہام دونوں جگہہ واسطے تعجب لانے کے ہے سدی
نے کہا اصحاب میمنہ وہ ہیں جو کہ حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانب راست میں تھے جب کہ
ذریت ان کی پشت سے نکالی گئی اور اصحاب مشئمہ وہ ہیں جو ان کی جانب چپ میں تھے زید بن اسلم نے
کہا اصحاب المیمنہ وہ ہیں جو لیے گئے حضرت آدم علیہ السلام کی شق راست سے اور اصحاب المشئمہ وہ ہیں
جو لیے گئے ان کی شق چپ سے ابن جریج نے کہا اصحاب المیمنہ اصحاب الحسنات ہیں اور اصحاب المشئمہ اہل
سیئات ہیں حضرت حسن و ربیع نے کہا اصحاب المیمنہ یہ لوگ میامین ہیں اپنے نفوس پر بسبب اعمال
حسنہ کے اور اصحاب المشئمہ یہ لوگ مشائیم ہیں اپنے نفوس پر بسبب اعمال قبیحہ کے مبرد نے کہا اصحاب
المیمنہ اصحاب التقدم ہیں اور اصحاب المشئمہ اصحاب التاخر میں عرب لوگ یوں بولتے ہیں اجعلنی فی
یمینک و لا تجعلنی فی شمالک یعنی کر تو مجھ کو متقدمین میں سے اور مت کر مجھ کو متاخرین میں سے کسی
نے کہا کہ مراد اصحاب منزلت سنیہ رفیعہ ہیں اور اصحاب منزلت دنیہ خسیسہ یہ ماخوذ ہے اس سے کہ
عرب لوگ میامن کو مبارک سمجھتے ہیں اور شمائل کو شوم و نامبارک پھر اللہ پاک نے تیسری قسم ذکر

فرمائی والسابقون السابقون اول مبتدا ہے اور دوسرا خبر تکرار اس مین واسطے تفخیم و تعظیم کے ہے جیسے کہ
اول کی دو قسمون مین گذر چکی ہے جس طرح کہ تم کہتے ہو انت انت وزید زید اس مین دو تاویلین ہین
ایک تو یاہن معنے ہی کہ سابقین وہی ہین جنکا حال سبقت کے ساتھہ مشتہر ہوا ہے اور اُن کی خوبیان
معروف ہین دوسری تاویل یہ ہے کہ متعلق دونون سبق کا مختلف ہو تقدیر یہ ہے کہ سبقت کرنیوالے
طرف ایمان کی سبقت کرنیوالے ہین طرف جنت کے اول تاویل اولے ہے اسلیے کہ اس مین دلالت
ہے تفخیم و تعظیم پر حضرت حسن و قتادہ نے کہا یہ لوگ سبقت کرنے والے ہین طرف ایمان کی سراحت سے
وقت ظاہر ہونے حق کے بغیر توقف و سستی کے کسی نے کہا وہ ہین جنہون نے سبقت کی فضائل و کمالات
کے جمع کرنے مین کسی نے کہا کہ سبقت کرنے والے ہین طرف پانچون نمازون کی کسی نے کہا مسارعت
کرنے والے ہین خیرات مین یعنے نیکیون مین مجاہد نے کہا وہ ہین جنہون نے سبقت کی طرف جہاد کی
ضحاک بھی اسی کے قائل ہین سعید بن جبیر نے کہا سبقت کرنیوالی ہین طرف توبہ کے اور اعمال بر کے
زجاج نے کہا معنی یہ ہین کہ جو سبقت کرنیوالے ہین طرف اللہ کی وہی سبقت کرنیوالے ہین طرف اللہ کی رحمت کے حضرت ابن عباس کا ایک
لفظ اول گزر چکا ہے دوسرا یہ ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی حق مین خرقیل مومن آل فرعون کے اور حبیب
نجار کے جس کا ذکر یسین مین کیا گیا ہے اور علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ اور ہر مردان مین کا
سابق ہست ہے اور علی اُنکے افضل ہین از روی سبق کے کہا ہے کہ یہ تیسری صنف باوجود اس کے
کہ اول کی دو صنف سے اشرف ہے اور فضیلت مین اسبق و اقدم اقسام ہے سو اس کے مؤخر کرنے کی یہہ
وجہ ہے کہ اپنے مابعد سے مقترن ہو جائے یعنے قولہ تعالی اولئک المقربون فی جنات النعیم پس یہ اشارہ
اُنہین کی طرف ہے یعنے وہی سابقین قریب کیے گئے ہین طرف اللہ تعالی کے ثواب جزیل و کرامت
عظیم کے یا وہ ہین کہ اُن کے درجے قریب کیے گئے طرف عرش معلے کے اور اُن کے مراتب عالی کیے گئے
اور اُن کے نفوس کیے نے ترقی کی طرف حظائر قدس کی مشار الیہ ابہی قریب گنتا ہے اور اولئک فرمایا
جس مین بعد کے معنے ہین سو منظور یہ بات بتانا ہے کہ فضل مین انکا منزلت و رتبہ بعید ہے اولئک کا
محل رفع ہے بنا بر ابتدا اور خبر اُسکے اُسکا مابعد ہے اس جملے کی ترکیب مین جو کچھ ذکر کیا ہے اُس
سے یہ وجہ زیادہ تر ظاہر و مشہور ہے اور تنزیل کی جزالت اُسی کی مقتضی ہے فی جنات النعیم دوسری
خبر ہے یا حال ہے اُس ضمیر سے جو مقربون مین ہے یا اُس سے متعلق ہے یعنے وہ قریب ہوئے طرف
رحمت الہ کے جنات نعیم مین جمہور نے جنات بجمع پڑہا ہے اور کشی نے جنت بافراد اضافت جنات
کی جو نعیم کی طرف کی سو یہ اضافت مکان کی ہے طرف اُس شی کے جو اُس مین ہوتی ہے جیسے کہتے ہین

کو دار الضیافة و دار الدعوة و دار العدل پھر قسم اخیر کی تفصیل ذکر فرمائی ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَلِيْلٌ مِّنَ

الْاٰخِرِيْنَ ۝ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝

بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۝ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا

يَتَخَيَّرُوْنَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝ جَزَآءً

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝ انبوہ ہے

پہلون مین اور تھوڑے ہین پچھلون مین بیٹھے ہین جڑاؤ تختون پر تکیہ کیے اُنپر ایک دوسرے کے سامنے لیے

پھرتے ہین اُن پاس لڑکے سدا رہنے والے آبخورے اور تھالیان اور پیالے نتھری شراب کے سر نہ

دکھے جس سے اور نہ بکنا لگے اور میوہ جون سا چُن لیوین اور گوشت اوڑتے جانورون کا جس قسم کو جی

چاہے اور گوریان بڑی آنکھون والیان کسی برابر لپٹے موتی کی بدلا اُسکا جو کرتے تھے نہین سُنتے

وہان بکنا اور جھوٹ لگانا مگر ایک بولنا سلام سلام **ف**[۱] پہلے کہا پہلی امتون کو اور پچھلے یہ

امت یا پہلے پچھلے اسی امت کے یعنے اعلے درجہ کے لوگ پہلے بہت ہو چکے ہین پیچھے کم ہوتے ہین

ف[۲] یعنے حورین گرد پھرین صدف مین چھپے موتی کی مانند انتہے **ف** حافظ ابن کثیر کہتے ہین

اللہ تعالی ان سابقین مقربین کی خبر دیتا ہے کہ وہ ایک جماعت ہین پہلون سے اور تھوڑے ہین پچھلون

سے اولین و آخرین سے جو مراد ہے اُس مین اختلاف کیا ہے سو کسی نے کہا کہ اولین سے مراد گزشتہ

امتین ہین اور آخرین سے یہ امت مراد ہے مجاہد و حسن بصری سے یہ ایک روایت ہے ابن ابی حاتم نے

اُن سے اسکو روایت کیا ہے یہ قول ابن جریر کا مختار ہے حضرت کی اس قول مبارک سے اسکا استیناس

کیا ہے کہ نحن الاخرون السابقون یوم القیامة یعنے ہم پچھلے ہین سبقت کرنے والے ہین قیامت

کے دن ابن جریر نے اس قول کی سوا اور کوئی قول نقل نہین کیا اور نہ کسی کیطرف اس کی نسبت

کی منجملہ اُس کے جس سے اس قول کے واسطے استیناس کیا جاتا ہے یہ حدیث ہے حضرت ابو ہریرہ کی کہ جب

ثلة من الاولین وقلیل من الاخرین نازل ہوئی تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر یہ ارشاق

گذرا پھر ثلة من الاولین وثلة من الاخرین نازل ہوئی تو آپنے فرمایا کہ بے شک مین البتہ امید کرتا ہون

یہ کہ تم ہو چوتھائی حصہ اہل جنت کا بلکہ تم نصف اہل جنت ہو یا شطر اہل جنت اور تم باہم قسمت کرو گے

اُن سے دوسرے نصف کی رواہ ابو محمد بن ابی حاتم حضرت جابر کہتے ہین جب اذا وقعت الواقعة

نازل ہوئی تو ذکر کیا گیا اُس مین ثلة من الاولین وقلیل من الاخرین حضرت عمر نے عرض کیا

یا رسول اللہ ثلة اولین سے اور قلیل ہم سے کہا پھر آخر سورت کا روک رکھا گیا سال بھر پھر نازل ہوا ثلة

من الاولین وثلة من الآخرین تو حضرت نے فرمایا ای عمر آپس سن وہ شے جو مقرر اللہ نے نازل کی ہے ثلة من الاولین
وثلة من الآخرین خبردار اور بیشک آدم سے مجھ تک ایک ثلہ ہے اور میری امت ایک ثلہ اور یہ کہ ہم کامل کرینگی
ہمارے ثلہ کو یہانتک کہ ہم استعانت کرینگے ساتھ سوڈان کے جو اونٹون کے چرواہون سے بجملہ اُنکی جنہون
نے گواہی دی ہے اسکی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین ہے کوئی شریک اُسکا رواہ الحافظ ابن
عساکر یہ **قول** جو ابن جریر نے یہان اختیار کیا ہے اس مین نظر ہے بلکہ یہ ایک ضعیف قول ہے کیونکہ
یہ امت تو بنص قرآن بہترین امم ہے تو یہ بعید ہے کہ مقربین اُسکے غیر مین اس سے اکثر ہون پس اس مقام
مین راجح وہی قول ثانی ہے کہ ثلة من الاولین سے یہ مراد ہو کہ ثلہ اس امت کے صدر سے اور قلیل اس
امت کے پچھلون سے عبد اللہ بن بکر مزنی کہتے ہین کہ حضرت حسن کو مین نے سُنا کہ وہ آئے اس
آیت پر والسابقون الآیہ تو کہا کہ سابقین تو مقرر گذر گئے ولیکن اے اللہ تو ہم کو کر اصحاب یمین سے
اخرجہ ابن ابی حاتم پھر بسند خود سری بن یحیی سے روایت کیا ہے کہ حضرت حسن نے آیۃ مذکورہ پڑھی
کہا کہ ثلہ اُن مین سے ہے جو گذر گئے اس امت مین سے پھر محمد بن سیرین سے روایت کیا ہے کہ اس
امت مین سے ثلة من الاولین وقلیل من الآخرین کہا وہ کہتے تھے یا امید رکھتے تھے یہ کہ ہووین وہ
سب اس امت سے پس یہ قول حضرت حسن و ابن سیرین کا ہے کہ جمیع اس امت سے ہین اور اس مین کچھ شک
نہین ہے کہ اول ہر امت کا اس کے آخر سے بہتر ہے تو اب احتمال ہے کہ آیت عام ہو ساری امتون کو ہر
امت کو موافق اُسکے اور اسی لیے صحاح وغیرہ مین ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے بہترین قرنون کا میرا قرن ہے پھر وہ جو اُن سے متصل ہین پھر وہ جو اُن سے متصل ہین الحدیث فیہا ما اب
رہی وہ حدیث جو امام احمد نے حضرت عمار بن یاسر سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ مثل میری امت کی مثل باران
کی ہے نہین جانا جاتا ہے کہ اول اسکا بہتر ہے یا آخر اسکا سو یہ حدیث بعد اسکے کہ اسکی اسناد کی صحت
کا حکم لگائین محمول ہوگی اس پر کہ جس طرح دین اول امت کی طرف محتاج ہے اسکے پہونچانے مین طرف اُن
لوگون کے جو ان کے بعد ہین اسی طرح وہ محتاج ہے طرف اُن لوگون کے جو اُس کے ساتھ قائم ہون اُسکے
آخر مین اور اس طرف کہ لوگون کو سنت پر جمائین اور اُسکی روایت کرین اور اُسے ظاہر فرمائین اور فضل
واسطے متقدم کے ہے اور یہی طرح کھیتی محتاج ہے طرف باران اول کے اور باران ثانی کے لیکن
بڑا عمدہ وذمہ باران اول پر ہے اور کھیتی کی احتیاج اُس کی طرف زیادہ تر موکد ہے کیونکہ اگر وہ نہ ہوتا
تو زمین مین نہ اُگتے اور نہ اُس کی بنیاد اُس مین جمتی اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت سے غالب رہنے والا حق پر نہ ضرر دیگا اُنکو وہ جو اُن کا خذلان کریگا

یعنے بے مدد چھوڑیگا اور نہ وہ جو انکا مخالف ہوگا قیامت قائم ہونے تک ایک لفظ مین یون ہی یہانتک کہ آجائی
امر اللہ تعالی کا اور وہ اسیطرح ہون غرض یہ ہے کہ یہ امت شریف تر ہے باقی امتون سے اور معتبر ہین امین اکثر
ہین اسکے غیر سے اور برتر ہے رتبے مین بسبب شرف اپنے دین کے اور بوجہ عظمت اپنے نبی کے اور اسی لیے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بتواتر ثابت ہوا ہے کہ آپنے یہ خبر دی کہ اس امت مین سے ستر ہزار داخل ہونگے جنت
مین بغیر حساب کے اور ایک لفظ مین ہے کہ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ایک اور لفظ مین یون ہے کہ ہر ایک کے
ساتھ ستر ہزار حضرت ابو مالک مرفوعًا کہتے ہین خبردار قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے البتہ
مبعوث ہوگا تم سے قیامت کے دن مثل سیاہ رات کے زمرہ وہ سب احاطہ کرلین گے زمین کا فرشتے کہین گے
البتہ وہ شے جو آئی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اکثر ہے اُس شے سے جو آئی ساتھ انبیا علیہم السلام
کے اخرجہ الحافظ ابو القاسم الطبرانی خوب یہ ہے کہ یہان وہ حدیث ذکر کیجائے جو کہ حافظ ابو بکر بیہقی
نے دلائل النبوت مین بسند خود ابو زمل جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم جس وقت صبح کی نماز پڑھتے تو فرماتے اور آپ اپنے دونون پاؤن کو موڑی ہوتے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا ستر بار پھر فرماتے سَبْعِيْنَ بِسَبْعِمِائَةٍ لَا خَيْرَ لِمَنْ كَانَتْ ذُنُوْبُهٗ فِيْ
يَوْمٍ وَّاحِدٍ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِمِائَةٍ پھر اس کو دو بار فرماتے یعنے ایک بار کہنے سے دس گناہ مٹتے
اور دس بار سے سو مٹے تو ستر بار سے سات سو مٹے نہین ہی کوئی خیر واسطے اس شخص کے جسکے گناہ ایک دن
مین اکثر ہون سات سو سے پھر اپنا چہرہ مبارک لوگون کی سامنے کرتے تہے اور آپکو خواب خوش آتا تہا پھر
فرماتے کیا دیکھا ہے کسی نے تم مین سے کچھ ابو زمل نے کہا پس مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے یعنی
مین نے خواب دیکھی ہے تو آپ نے فرمایا خَيْرٌ تَلْقَاهُ وَشَرٌّ تَوَقَّاهُ وَخَيْرٌ لَنَا وَشَرٌّ عَلٰى اَعْدَائِنَا وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنے تو خیر سے ملا اور شر سے بچایا جائے اور خیر ہو واسطے ہماری اور شر ہو ہماری دشمنون
پر اور حمد ہے واسطے اللہ کے جو رب ہے عالمون کا اقصص رؤیاک یعنے تو اپنی خواب بیان کر پس مین
نے کہا رَاَيْتُ جَمِيْعَ النَّاسِ عَلٰى طَرِيْقٍ رَحْبٍ سَهْلٍ لَاحِبٍ وَالنَّاسُ عَلَى الْجَادَّةِ مُنْطَلِقِيْنَ یعنے مین
نے دیکھا ساری لوگون کو ایک فراخ نرم راہ پر اور لوگ شاہ راہ پر جانے والے ہین فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ
اَشْفٰى ذٰلِكَ الطَّرِيْقُ عَلٰى مَرْجٍ لَمْ تَرَ عَيْنِيْ مِثْلَهٗ يَرِفُّ رَفِيْفًا يَقْطُرُ مَاؤُهٗ فِيْهِ اَنْوَاعُ الْكَلَاِ یعنے
پھر اسی اثنا مین کہ وہ اسی طرح جارہے تہے کہ ناگاہ مشرف ہوا وہ رستہ ایک چراگاہ پر نہین دیکھا میری
آنکھ نے اسکا مثل ہری سیرابی و سبزی و تازگی سے خوب لہرا رہی ہے اُسکا پانی ٹپک رہا ہے ہمہ قسم کی گہاس

ہے قَالَ وَكَانُوا بِالرَّعْلَةِ الْأُولَى حِيْنَ اَشْفَوْا عَلَى الْمَرْجِ كَبَّرُوْا ثُمَّ اَكَبُّوْا رَوَاحِلَهُمْ فِي الطَّرِيْقِ فَلَمْ يَظْلِمُوْهُ يَمِيْنًا وَّلَا شِمَالًا قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ مُنْطَلِقِيْنَ ابوزمل نے کہا اور گویا مین ساتھ پہلے گروہ کے ہون جب کہ اُنہون نے جہانکا اُس چراگاہ پر توتکبیر کہی یعنے تعجب کی راہ سے پہر اُنہون نے لازم کیا اپنی سواریون کو اُس رستے مین پس کم نہ کیا اُس چراگاہ کو داہنی جانب سے اور نہ بائین جانب سے مطلب یہ ہے کہ سیدہے شاہراہ پر چلے گئے ادہر اودہر مائل نہ ہوئے چراگاہ کا چرا کر کم کرنا کیسا ابوزمل نے کہا پس گویا مین نظر کر رہا ہون اُن کی طرف اس حال مین کہ وہ جاتے ہین ثُمَّ جَاءَتِ الرَّعْلَةُ الثَّانِيَةُ وَهُمْ اَكْثَرُ مِنْهُمْ اَضْعَافًا فَلَمَّا اَشْفَوْا عَلَى الْمَرْجِ كَبَّرُوْا ثُمَّ اَكَبُّوْا یعنے پہر آیا دوسرا گروہ اور یہ اکثر تہے اول کے گروہ سے کئی گنے پہر جب اُنہون نے جہانکا اُس چراگاہ پر توتکبیر کہی پہر لازم کیا اپنی سواریون کو اُس راہ مین پس اُن مین سے مرتع ہے اور اُن مین سے لینے والا ہے ضغث کا یعنی بعض نے تو اپنی سواریان چہوڑ دین کہ چرین اور بعض نے مٹہی بہر گہانس یا جلا لیلیا یا اُس کا گٹہا لیا اور گذر گئے اُسپر قَالَ ثُمَّ قَدِمَ عُظْمُ النَّاسِ فَلَمَّا اَشْفَوْا عَلَى الْمَرْجِ كَبَّرُوْا وَقَالُوْا هٰذَا خَيْرُ الْمَنْزِلِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَمِيْلُوْنَ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا یعنے ابوزمل نے کہا پہر آئی جماعت کثیر لوگون کی پس جب اُنہون نے جہانکا اُس چراگاہ پر توتکبیر کہی اور کہا یہ بہتر منزل ہے گویا مین اُن کی طرف نظر کر رہا ہون کہ وہ مائل ہو رہے ہین داہنے بائین طرف یعنے اُس چراگاہ کے دونون جانب چرانے کو جہک پڑے فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ لَزِمْتُ الطَّرِيْقَ حَتّٰى اٰتِيَ الْمَرْجَ فَاِذَا اَنَا بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى مِنْبَرٍ فِيْهِ سَبْعُ دَرَجَاتٍ وَّاَنْتَ فِيْ اَعْلَاهَا دَرَجَةً وَاِذَا عَنْ يَمِيْنِكَ رَجُلٌ اٰدَمُ شَثْلٌ اَقْنٰى اِذَا هُوَ تَكَلَّمَ يَسْمُوْا فَيَفْرَعُ الرِّجَالَ طُوْلًا یعنے ابوزمل نے کہا پہر جب مین نے یہ دیکہا کہ لوگ ادہر اودہر جہک رہے ہین تو مین نے وہ رستہ لازم پکڑا یہانتک کہ مین اُس چراگاہ پر آگیا پس ناگاہ مین آپکے ساتھ ہون یا رسول اللہ آپ ایک منبر پر ہین جس مین سات درجے ہین اور آپ اُن کے اوپر کے درجے مین ہین اور ناگاہ آپکے داہنے طرف ایک مرد ہے گندم گون درشت انگلیون والا لنبے ناک پتلے نتہنے والا اور وسط ناک کا بلند جس وقت وہ بات کرتا ہے تو لوگ سنتے ہین پس وہ بلند ہوتا ہے مردون پر طول مین وَاِذَا عَنْ يَسَارِكَ رَجُلٌ تَارٌّ رَبْعَةٌ كَثِيْرُ خِيْلَانِ الْوَجْهِ كَاَنَّمَا حُمِّمَ شَعْرُهُ بِالْمَاءِ اِذَا هُوَ تَكَلَّمَ اَصْغَيْتُمْ اِكْرَامًا لَّهٗ وَاِذَا اَمَامَ ذٰلِكَ رَجُلٌ شَيْخٌ اَشْبَهُ النَّاسِ بِكَ خَلْقًا وَّوَجْهًا كُلُّكُمْ تَاُمُّوْنَهٗ تُرِيْدُوْنَهٗ یعنے اور ناگاہ آپ کی بائین طرف ایک مرد ہے پر بدن میانہ قد جس کے چہرے پر خال بہت ہین گویا اُس کے بال سیاہ کیے گئے ہین ساتھ پانی کے جس وقت وہ بات کرتا ہے تو تم اُسکے سننے کو کان جہکاتے

اصل مین اس طرح ہے یا یکن مجمع البحار سے کان بالرعلۃ معلوم ہوتا ظاہر گری یہ پیکدے و والصواعلم ۱۲ منہ

سواروں کی ٹکڑی کو رعلۃ کہتے ہین مراد گروہ و جماعت ہے ۱۲ منہ

شثل الاصابع درشت انگشتان و ہوا بدال

شش ۱۲ من مجمع القنا فی الانف طول و دقۃ ارنبتہ مع حدب فی وسطہ ۱۲

اسپطلے کہ بال جب

سیاہ ان ہو جاتے ہین غبار آلود ہو جاتے ہین بیس ... تر ہوتے ہین ... ہی سفید ہو جاتے ہین ...

ہو واسطے اُسکے اکرام کے اور ناگاہ اُس شخص کے آگے ایک بوڑہا مرد ہے سب لوگون سے بڑہکر آپکے ساتھ مشابہ
ہے خلق مین اور چہرے مین تم سب اُسکا قصد کرتے ہو اُسکا ارادہ کرتے ہو وَاِذَا اَمَامَ ذٰلِكَ نَاقَةٌ عَجْفَاءُ
شَارِفٌ وَاِذَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّكَ تَبْعَثُهَا قَالَ فَانْتَقَعَ لَوْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ یعنے اور ناگاہ اُس شخص کے آگے ایک شتر مادہ لاغر کلان سال ہو اور
ناگاہ آپ یا رسول اللہ گویا اُس کو برانگیختہ کر رہے ہین راوی نے کہا پس متغیر ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا رنگ گہڑی بہر پہر یہ حال آپ سے دور ہوگیا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مَا رَاَيْتَ
مِنَ الطَّرِيْقِ الرَّحْبِ السَّهْلِ اللَّاحِبِ فَذَاكَ مَا حَمَلْتُكُمْ عَلَيْهِ مِنَ الْهُدٰى وَاَنْتُمْ عَلَيْهِ وَاَمَّا الْمَرْجُ
الَّذِيْ رَاَيْتَ فَالدُّنْيَا وَغَضَارَةُ عَيْشِهَا مَضَيْتُ اَنَا وَاَصْحَابِيْ لَمْ نَتَعَلَّقْ مِنْهَا بِشَيْءٍ وَلَمْ تَتَعَلَّقْ
وَلَمْ تُرِدْنَا ثُمَّ جَاءَتِ الرَّعْلَةُ الثَّانِيَةُ مِنْ بَعْدِنَا وَهُمْ اَكْثَرُ مِنَّا اَضْعَافًا فَمِنْهُمُ الْمُرْتِعُ وَمِنْهُمُ
الْاٰخِذُ الضِّغْثَ وَنَجَوْا عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءَ عُظْمُ النَّاسِ فَمَالُوْا فِي الْمَرْجِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَاِنَّا
لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَاَمَّا اَنْتَ فَمَضَيْتَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ صَالِحَةٍ فَلَنْ تَزَالَ عَلَيْهَا حَتّٰى
تَلْقَانِيْ وَاَمَّا الْمِنْبَرُ الَّذِيْ رَاَيْتَ فِيْهِ سَبْعَ دَرَجَاتٍ وَاَنَا فِيْ اَعْلَاهَا دَرَجَةً فَالدُّنْيَا سَبْعَةُ
اٰلَافِ سَنَةٍ اَنَا فِيْ اٰخِرِهَا اَلْفًا ـ وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ رَاَيْتَ عَلٰى يَمِيْنِيَ الْاٰدَمُ الشَّثْلُ فَذٰلِكَ
مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا تَكَلَّمَ يَعْلُو الرِّجَالَ بِفَضْلِ كَلَامِ اللّٰهِ اِيَّاهُ وَالَّذِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِي
التَّارُّ الرَّبْعَةُ الْكَثِيْرُ خِيْلَانِ الْوَجْهِ كَاَنَّمَا شَعْرُهُ بِالْمَاءِ فَذَاكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ نُكْرِمُهُ لِاِكْرَامِ
اللّٰهِ اِيَّاهُ وَاَمَّا الشَّيْخُ الَّذِيْ رَاَيْتَ اَشْبَهَ النَّاسِ بِيْ خَلْقًا وَوَجْهًا فَذَاكَ اَبُوْنَا اِبْرَاهِيْمُ
كُلُّنَا نَؤُمُّهُ وَنَقْتَدِيْ بِهِ وَاَمَّا النَّاقَةُ الَّتِيْ رَاَيْتَ وَرَاَيْتَنِيْ اَبْعَثُهَا فَهِيَ السَّاعَةُ عَلَيْنَا
تَقُوْمُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِيْ قَالَ فَمَا سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
رُؤْيَا بَعْدَ هٰذَا اِلَّا اَنْ يَجِيْءَ الرَّجُلُ فَيُحَدِّثَهُ بِهَا مُتَبَرِّعًا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
لیکن وہ جو تو نے دیکہا طریق رحب سہل لاحب سو یہ وہ ہدایت ہے جس پر مین نے تم کو آمادہ کیا اور تم اسپر
ہو اور وہ چراگاہ جو تو نے دیکہی وہ دنیا ہے اور سبزی و تازگی اُسکی گذران کی ہین چلدیا اور میرے اصحاب
ہم اس سے متعلق نہوئے ساتھہ کسی شئے کے اور نہ وہ ہم سے متعلق ہولی اور نہ ہم نے اُسکا ارادہ کیا
اور نہ اُس نے ہمارا ارادہ کیا پہر دوسرا گروہ آیا اور وہ اکثر تہے ہم سے کئی گنے سو ان مین سے بعض چرانے
والے ہین اور بعض گٹھے لینے والے اور انہون نے نجات پالی اُسپر پہر لوگون کی جماعت کثیر آئی تو
وہ جہکے اُس چراگاہ مین دہنے بائین طرف پس انا للہ وانا الیہ راجعون اور تو جو ہے سو چلا نیک راہ پر

پہر تو ہمیشہ رہے گا اُس پر یہانتک کہ مجہہ سے ملے گا اور وہ منبر جو تو نے دیکہا جس مین سات درجے ہین اور
مین اسکے اوپر کے درجے مین ہون سو دنیا سات ہزار برس ہی مین اسکے آخر ہزار مین ہون اور وہ مرد جو
تو نے میرے داہنے طرف دیکہا گندم گون درشت انگلیون والا سو وہ موسی علیہ السلام ہین جس وقت
وہ بات کرتے ہین تو مردون پر بلند ہوتے ہین بسبب فضیلت کلام کرنے اللہ کے اُن سے اور وہ جو تو نے
میری بائین طرف دیکہا میانہ بدن میانہ قد جسکے چہرے پر خال بہت ہین گویا اُسکے بال سیاہ کیے گئی ہین
پانی سے سو وہ عیسی بن مریم ہین علیہ السلام ہم اُن کا اکرام کرتے ہین واسطے اکرام کرنے اللہ کے اُن کو
اور وہ بوڑہا مرد جو تو نے دیکہا کہ سب سے بڑہکر میرے ساتہہ مشابہ ہے خلق مین اور چہرے مین سو وہ ہمارے
باپ ابراہیم ہین ہم سب اُن کا قصد کرتے ہین اور اُن کی پیروی کرتے ہین اور وہ اونٹنی جو تو نے
دیکہی اور مجہے دیکہا کہ مین اُسے برانگیختہ کر رہا ہون سو وہ قیامت ہی ہم پر قائم ہوگی کوئی نبی نہین ہے
بعد میرے اور نہ کوئی امت ہے بعد میری امت کے راوی نے کہا پہر آپ نے سوال نہین کیا خواب کا بعد
اس کے مگر یہ کہ مرد آتا تو تبرع و تطوع کرکے آپ سے اُسکو بیان کرتا قولہ تعالے علی سرر موضونۃ حضرت
ابن عباس نے فرمایا اے مرمولۃ بالذہب یعنی سابقین لوگ جنت مین تختون پر ہین جو کہ بنے ہوئی ہین
سونے سے مجاہد و عکرمہ و سعید بن جبیر و زید بن اسلم و قتادہ و ضحاک وغیرہ نے بہی اسی طرح کہا ہے
سدی نے کہا کہ بنے ہوئے سونے اور موتیون سے عکرمہ نے کہا مشبکۃ بالدر والیاقوت یعنے
جال بنائے ہوئے موتیون اور یاقوت سے ابن جریر نے کہا اسی معنے سے اونٹنی کی تنگ کا
نام وضین رکہا جاتا ہے جو کہ اُس کے پیٹ کے نیچے ہوتا ہے یعنے اسلیے کہ وہ بنی ہوئی ہوتی
ہے وضین بروزن فعیل بمعنے مفعول ہے کیونکہ وہ مضفور ہوتا ہے یعنے بنا ہوا اسی طرح
جنت مین تخت ہین بنے ہوئے سونے اور موتیون سے متکئین علیہا متقابلین یعنے بیٹہے
ہین تکیہ کیے اُن تختون پر اس حال مین کہ بعض کے چہرے بعض کی طرف ہین کوئی کسی کے پیچہے
نہین ہے مخلدون کا یہ مطلب ہی کہ وہ لڑکے ہمیشہ کے لیے کیے گئے ہین ایک صفت پر نہ اُس سے پہیر
ہون گے اور نہ بوڑہے ہونگے نہ تغیر کرین گے اکواب وہ کوزی ہین جن کے نہ خراطیم ہین نہ
اذان ہین اباریق وہ ہین جو دونون وصفون کی جامع ہین اور کؤس ہنا آیات ہین یہ سب ظروف
چشمہ جاری کی شراب کے ہین اُن ظروف سے نہین ہین جو کہ منقطع و خالی ہو جائین بلکہ ظاہر بہتے
چشمون سے ہین لا یصدعون عنہا ولا ینزفون یعنے اُس شراب سے نہ اُنکے سر دکہین گے
اور نہ اُنکی عقلین جائین گی بلکہ وہ ثابت رہین گی باوجود شدت مطربہ و لذت حاصلہ کے حضرت

ف اُنکی زنخدان مین ہوگی کہ شعر اور الجہہ رہی مین ہو ف یعنے جن کی ڈاڑہیان مین اور کہتے ہین اسلیئے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالے نے ڈاڑہیان ترجمہ فرمایا ہے [illegible]

[illegible] سے [illegible] [illegible] ہین [illegible]

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ شراب مین چار خصال ہین نشا و درد سر و قی اور پیشاب سو اللہ پاک نے جنت کی شراب کا ذکر کیا اور ان خصال سے اُسکو منزہ فرمایا مجاہد و عکرمہ و سعید بن جبیر و عطیہ و قتادہ و سدی نے کہا کہ اُس مین اُنکو درد سر نہین ہوگا اور ولا ینزفون کی تفسیر مین کہا کہ اُنکی عقلون کو نہ لیجائے گی وفاکھۃ مما یتخیرون یعنے اور لیے پہرینگے اُنپر وہ لڑکے میوے جن کو وہ اختیار و پسند کرین گے جن لینگے یہ آیت دلیل ہے اسپر کہ فاکہہ کا کہانا بصفت تخیر جائز ہے حدیث عکراش بن ذویب اس پر دال ہے جسکو ابو یعلے نے اپنی مسند مین روایت کیا ہے کہا مجھے مرہ نے بہیجا اپنے اموال کے صدقات مین طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو مین مدینے کو آیا پس ناگاہ آپ بیٹھے ہوئے تہے درمیان مہاجرین وانصار کے اور مین آپ پر ایسے اونٹ لیکر آیا گویا وہ عروق ہین ارطی کی فرمایا کون مرد ہے مین نے عرض کیا عکراش بن ذویب فرمایا رفع کر نسب مین تو مین نے اپنا نسب آپسے بیان کیا مرہ بن عبید تک اور یہ صدقہ ہے مرہ بن عبید کا پس آپنے تبسم کیا فرمایا یہ اونٹ ہین میری قوم کے یہ صدقات ہین میری قوم کے پہر آپنے اُن کا حکم دیا کہ شتران صدقہ میسم سے علامت کیے جائین اور اُن کی طرف ملا دیے جائین پہر میرا ہاتہ پکڑا تو ہم چلے طرف گہر بی بی ام سلمہ کے پہر فرمایا کچہ کہانا ہے پس ہمارے سامنے لائے ایک جفنہ مثل قصعہ کے جس کا ثرید اور گوشت کے ٹکڑے بہت تہو پہر آپ اُس سے کہانے لگے تو مین متوجہ ہوا کہ اپنا ہاتہ اُس کے اطراف مین ادہر اودہر ڈالتا تہا پس آپنے قبض کیا اپنے بائین ہاتہ کے ساتہ میرے سیدہے ہاتہ پر پہر فرمایا او عکراش ایک جگہہ سے کہا پہر بیشک یہ ایک کہانا ہے پہر ہمارے آگے ایک طباق لائے جس مین خشک کہجورین تہین یا تر عبید اللہ نے شک کیا ہے کہ تر تہین یا خشک پس مین کہانے لگا اپنے آگے سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک نے اس طباق مین جولان کیا یعنے ادہر اودہر پڑتا تہا اور فرمایا او عکراش کہا جہان سے تو چاہے پس بیشک یہ غیر لون واحد ہے یعنے ایک قسم کا نہین ہے پہر ہمارے پاس پانی لائے تو آپ نے اپنا دست مبارک دہویا اور اپنے دونون کف دست کی تری سے اپنے مونہہ کو اور دونون ہاتہون کو اور سر کو مسح کیا تین بار پہر فرمایا او عکراش یہ وضو ہے اُس شے سے جسکو آگ نے تغیر دیا و

ہکذا رواہ الترمذی وابن ماجۃ جمیعا عن محمد بن بشار عن ابی ہذیل العلاء بن الفضل بہ وقال الترمذی غریب لا نعرفہ الا من حدیثہ حضرت انس رض کہتے ہین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب خوش آتا تہا پس بسا اوقات مرد خواب دیکھتا تو اُسکا پوچہتا جبکہ اُسکو نہ جانتا تہا پہر جب اُسپر ثنا کی گئی معروف کی تو یہ خوش آیندہ تر ہوتا واسطے اُسکی خواب کے طرف آپکے پس آپ کے پاس ایک عورت آئی تو کہا یا

رسول اللہ مین نے دیکھا ہی گویا میرے پاس کوئی آیا پہر مین نکالی گئی مدینے سے پہر مین داخل کی گئی جنت مین تو
مین نے ایک وجبہ سُنا اُس کی واسطے باواز بلند جنت رولی پہر مین نے نظر کی تو ناگاہ فلان بن فلان
وفلان بن فلان ہین پہر اُس نے بارہ آدمیون کے نام لیے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے قبل ایک ٹکڑا
لشکر کا بہیج چکے تہے پس اُنکو لائے اُن پر کپڑے ہین میلے غبار آلود اُن کی گردن کی رگین بہ رہی
ہین پہر کہا گیا کہ اُنکو لیجاؤ طرف نہر بیدخ کی یا بیذج کی کہا پہر وہ اُس مین غوطہ دیے گئے تو وہ نکلے
اور اُنکے چہرے مثل ماہ شب چہاردہم کے تہے پہر ان کے پاس ایک رکابی لائے سونے کی
اس مین گدر کہجورین تہین تو اُنہون نے اُسکی گدر کہجورین سی کہایا جو چاہا پر وہ نہین لوٹتے تہی اسکو کسی طرف سے مگر کہاتی تہے میوے
سے جو ارادہ کرتے تہے اور مین نے بہی اُنکے ساتہہ کہایا پہر اُس لشکر سے خوشخبری دینے والا آیا تو کہا
جو کچہ کہ خواب تہا ایسا ایسا پس فلان وفلان مصیبت پہونچائے گئے یعنی شہید ہوئے یہانتک کہ بارہ
مرد شمار کیے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کو بلایا تو فرمایا کہ تو اپنا خواب بیان کر سو اُس
نے اُسکو بیان کیا اور کہنے لگے پہر فلان وفلان کو لائے جیسا کہ کہا اخرجہ الحافظ ابو یعلی وہذا لفظہ
قال الحافظ الضیاء وہذا علی شرط مسلم حضرت ثوبان مرفوعًا کہتے ہین بیشک مرد جس وقت کہینچیگا کوئی
میوہ جنت مین کا تو عود کر آئیگا اُس کی جگہہ دوسرا اخرجہ ابو القاسم الطبرانی لحم طیر کی تفسیر مین
امام احمد نے حضرت انس سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ بیشک جنت کے طیور مثل بختی اونٹون کے ہین چرتے
ہین جنت کی درختون مین پس حضرت ابو بکر نے عرض کیا ان ہذہ لطیر ناعمۃ تو آپ نے فرمایا آکلہا انعم
منہا اس کلمے کو تین بار فرمایا اور بیشک مین البتہ امید کرتا ہون کہ تو اُن مین سے ہو جو کہ اُن سے کہائیگا
اخرجہ احمد وانفرد بہ من ہذا الوجہ حضرت ابن عمر رض کہتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک
طوبی کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا اے ابو بکر کیا تجہے پہونچا ہے کہ کیا ہے طوبی عرض کیا کہ اللہ اور
اُس کے رسول دانا تر ہین فرمایا طوبی ایک درخت ہے جنت مین نہین جانتا ہے اسکے طول کو مگر اللہ
چلے گا سوار نیچے ایک ٹہنی کے اُسکی ٹہنیون سے ستر خریف تبے اُسکے جل ہین واقع ہونگے اس پر
طیور مثل بختی اونٹون کے پس حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ بے شک وہان البتہ طیر ناعم
ہین یعنے فربہ پرندے آپ نے فرمایا کہ فربہ تر اُن سے وہ ہین جو اُنکو کہائینگے اور تو اُن مین سے ہے
ان شاء اللہ تعالی اخرجہ ابو عبد اللہ المقری فی کتاب صفۃ الجنۃ قتادہ سے کہا ہم سے ذکر کیا گیا ہے
کہ حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک مین اُسکے طیور کو ناعم خیال کرتا ہون مثل اُس کے
لوگون کی کہ وہ ناعمون مین آپ نے فرمایا کہ جو کوئی اُن کو کہائیگا واللہ اے ابو بکر وہ ان سے

انعم ہے اور بیشک وہ البتہ مثل بختی اونٹون کے ہین اور مین بیشک البتہ احتساب کرتا ہون اسپر کہ تو اُن سے کہائیگا اے ابوبکر حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے کوثر کا پوچھا تو آپنے فرمایا ایک نہر ہے کہ مجھے وہ عطا کی ہے میرے عزوجل رب نے جنت مین زیادہ سفید ہے دودہ سے اور شیرین تر ہے شہد سے اس مین طیور ہین گردنین اُنکی لنبی مثل اونٹون کی گردنون کی ہین پس حضرت عمر نے عرض کیا بے شک وہ البتہ ناعم ہین یعنے فربہ آپنے فرمایا کہ اُن کا کہانے والا اُن سے انعم ہے رواہ ابوبکر بن ابی الدنیا وکذا رواہ الترمذی حضرت ابوسعید خدری مرفوعاً کہتے ہین بیشک جنت مین البتہ طیر ہے اُس مین ستر ہزار پر ہین پہر واقعہ ہوگا رکابی پر مرد کے اہل جنت مین سے پہر وہ پرجہاڑیگا تو نکلے گا ہر پر سے یعنی ایک لون سفید تر دودہ سے اور نرم تر مسکے سے اور شیرین تر شہد سے نہین ہے اُن مین کا کوئی لون کہ مشابہ ہوا اپنے صاحب کی پہر وہ اُڑ جائیگا یہ حدیث ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے اور نہایت درجہ غریب ہے علیہ ابن ولید رصافی اور اسکے شیخ عطیہ عوفی دونون ضعیف ہین پہر ابن ابی حاتم نے کعب سے روایت کیا ہے کہ طائر جنت کے مثل بختی اونٹون کے ہین کہاتے ہین جنت کے میوون سے اور پیتے ہین جنت کی نہرون سے پس وہ اسکے واسطے صف باندہین گے پہر جب وہ خواہش کریگا اُن مین سے کسی شی کی تو وہ آئیگا یہانتک کہ واقع ہوگا اُس کے آگے پہر وہ کہائیگا اُس کے خارج سے اور اُس کے داخل سے پہر اُڑ جائیگا حالانکہ اُس سے کچہ کم نہ ہوا یہ صحیح ہے کعب تک حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہین مجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک تو البتہ نظر کرے گا طرف طیر کی جنت مین پہر تو اُسکی خواہش کریگا تو وہ گر پڑے گا تیرے آگے بہنا ہوا اخرجہ الحسن بن عرفۃ وحورعین الآیۃ کو بعض نے برفع پڑہا ہے تقدیر یہ ہے ولہم فیہا حور عین یعنے اور واسطے اُن کے ہین جنت مین حورعین اور جر کی قرارت دو معنون کی محتمل ہے ایک یہ ہے کہ اعراب بنابر اتباع ماقبل کے ہو یعنے اکواب وغیرہ جو بحرف با مجرور ہین اُنہین کے یہی تابع کر دیا جاے کما قال تعالی وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ وکما قال تعالی عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ دوسرا احتمال یہ ہے کہ جن چیزون کے لیے غلمان اُنپر پہرینگے اُن مین سے حورعین بہی ہین لیکن یہ قصور مین ہوگا بعض بعض کے درمیان مین نہ ہوگا بلکہ خیمون مین خادم لوگ حورعین کو اُنپر لیے پہرینگے واللہ اعلم کامثال اللؤلؤ المکنون یعنے حورعین اپنی سپیدی و صفائی مین گویا تر و تازہ موتی ہین جیسا کہ سورہ صافات مین گزر چکا ہے كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ سورہ رحمن مین بہی انکا وصف مذکور ہو چکا ہے اور اسی لیے یون فرمایا ہے جزاءً بما کانوا یعملون یعنی یہ جو ہم نے انکو تحفہ دیا واسطے اُن کے جزا دینے کے ہے اسپر کہ اُنہون نے اچہے عمل کیے پہر ہمارا

یسمعون فیہا الآیة یعنے نہ سنین گے جنت مین کوئی کلام عبث جو بمعنے سے خالی ہو یا مشتمل ہو کسی حقیر یا ضعیف بمعنے
پر کما قال تعالیٰ لا تسمع فیہا لاغیة یعنے کلمہ لاغیہ عبث وبیہودہ ولا تاثیما یعنے اور نہ سنین گے کوئی ایسا
کلام جس مین قبح ہو الا قیلا سلاما سلاما یعنے مگر سنین گے سلام کرنا اُن مین کے بعض کا بعض پر کما قال
تعالیٰ تحیتہم فیہا سلام اور اُن کا کلام بھی لغو واثم سے سالم ہوگا **ف** فتح البیان کا بیان مع
توضیح یہ ہے کہ ثلة من الاولین خبر ہے مبتدای محذوف کی ای ہم ثلة ثلة وہ جماعت ہے جسکا عدد حصر نہین
کرتا ہے زجاج نے کہا یعنے فرقہ ہے ماخوذ ہے ثللت الشئ اذا قطعتہ سے اولین سے مراد سابقین اتین
ہین حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر ہماری نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یعنے وہ سابقین ایک جماعت کثیر لے
شمار ہین اگلی امتون سے اور وہ قلیل ہین اس امت سے اُن کا نام قلیل رکھا گیا بہ نسبت اُن لوگون کے جو
ان سے قبل تھے اور وہ کثیر ہین اسلیے کہ انبیا کی اُن مین کثرت ہے اور کثرت اُن لوگون کی جنہون نے انکو
مانا حضرت حسن نے فرمایا کہ گذشتہ لوگون کے سابقین اکثر ہین ہمارے سابقین سے زجاج نے کہا
وہ لوگ جنہون نے ساری انبیا کا معاینہ کیا اور اُن کی تصدیق کی اکثر ہین اُن سے جنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا معاینہ کیا یہ بات اُس حدیث کی مخالف نہین ہے جو صحیح مین ثابت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا
بیشک مین البتہ امید کرتا ہون کہ تم ربع ہو اہل جنت کے پھر فرمایا کہ ثلث ہو اہل جنت کے پھر فرمایا کہ
نصف ہو اہل جنت کے اسلیے کہ ثلة من الاولین وقلیل من الاخرین جو ہے سو یہ فقط سابقین کی تفصیل
ہے جیسا اصحاب یمین کے ذکر مین آگے آتا ہے کہ وہ ایک ثلہ ہین اولین سے اور ایک ثلہ ہین آخرین سے تو یہ بات ممتنع نہین کہ
اُس امت کے اصحاب یمین مین وہ لوگ ہون جو کہ اُنکے غیر کے اصحاب یمین سے اکثر ہون پس اس امت
کے قلیل سابقین سے اور اسکے ثلہ اصحاب یمین سے وہ لوگ جمع ہون گے جو کہ نصف اہل جنت ہو جاوینگے
اور مقابلہ درمیان دو ثلہ کے اصحاب یمین مین دونون کی برابر ہونے کو مستلزم نہین ہے کیونکہ یہ جائز ہے
کہ یون کہا جائے کہ یہ ثلہ اکثر ہے اس ثلہ سے جس طرح کہا جاتا ہے کہ یہ جماعت اکثر ہے اس جماعت سے اور یہ
فرقہ اکثر ہے اس فرقے سے اور یہ قطعہ اکثر ہے اس قطعہ سے تم اس تقریر سے پہچان لوگے کہ جس نے یون کہا
کہ یہ آیت حدیث مذکور ابوہریرہؓ سے منسوخ ہے تو وہ صواب کو نہ پہونچا بلکہ چوک گیا جمہور نے سرر کو بضم
سین ورای اولی پڑھا ہے اور کسی نے بفتح رائے یہ بھی ایک لغت ہے جیسا کہ گذر چکا ہے یہ جمع ہے سریر کی
یہ وہ نشست گاہین عالی ہین جو انسان کے واسطے بنائی جاتی ہین موضونہ مین واسطے راحت وکرامت
کے موضونة بمعنے منسوجة ہے وضن کہتے ہین نسج مضاعف کو یقال وضن الشئ یضنہ فہو موضون ووضین وضعت
بعضہ علی بعض وضاعفہ والغزل النسج اور موضونة درع منسوجة ہے یا جسکی بناوٹ باہم قریب ہے یا

[illegible]

دو دو حلقے کرکے بنی گئی ہے یا ساتھ جواہر کے کذا فی القاموس واحدی کہتے ہین مفسرین نے کہا ہے کہ وہ تخت
بنے گئے سونے کی ٹہنیون سے کسی نے کہا کہ مشبک ہین درو یاقوت و زبرجد سے کسی نے کہا کہ موضونہ بمعنی مصفوفہ
ہے یہ قول حضرت ابن عباسؓ کا بہی ہے بالجملہ اللہ پاک نے سابقین مقربین کی ایک اور حالت ذکر فرمائی کہ وہ
قرار پذیر ہین تختون پر جو کہ سونے سے یا درو یاقوت وغیرہ سے جڑے ہوئے ہین اس حال مین کہ اُنپر تکیہ لگائے
ہین اپنے پہلو پر یا اُس کے غیر پر مثل حال اس شخص کے جو کہ کرسی پر ہوتا ہے تو اس کے نیچے ایک اور شے رکہی
جاتی ہے اسلیے کہ اس پر تکیہ کرے کلبی نے کہا کہ طول ہر تخت کا تین سو گز ہے پہر جب بندہ ارادہ کریگا
کہ اس پر بیٹھے تو وہ پست ہو جائیگا واسطے اس کے پہر جب وہ اسپر جلوس کریگا تو بلند ہو جائیگا متقابلین
کا یہ مطلب ہے کہ بعض اُنکا بعض کے قفا کی طرف نہ کرے گا یہ اُن کی حسن عشرت وتہذیب اخلاق وصفائی مودت
کا وصف ہے مجاہد وغیرہ نے کہا کہ یہ حق مین مومن کے اور اسکی زوجہ واہل کے ہے جملہ یطوف علیہم ولدان
مخلدون محل نصب مین ہے بنا بر حال مقربین سے یا استانفہ ہے واسطے بیان بعض نعیم کے جس کو اللہ تعالیٰ
نے اُنکے لیے طیار کیا ہے یعنے دور کرینگے اُن کے گرد واسطے خدمت کے لڑکے جن کی شکل لڑکون کی شکل
رہے گی ہمیشہ مجاہد نے کہا مخلدون کے معنے ہین لا یموتون یعنے وہ نہین مرینگے حضرت حسن وکلبی نے
کہا کہ بوڑہے نہ ہونگے اور نہ متغیر ہونگے اور نہ نقل کرینگے ایک حالت سے طرف دوسری حالت کی باقی
رکہے جائینگے ہمیشہ جب کہ مرد میانی عمر کا ہو اور اُسکے سیاہ بال سپیدی آمیز نہ ہون تو عرب اُس کو کہتے
ہین انہ لمخلد سعید بن جبیر نے کہا مقرطون یعنے ان کے کانون مین بالے ڈالے گئے ہین گویا حلقہ بگوش
ہین فرا نے کہا جب کوئی اپنی لونڈی کو محلی بخلدہ کرتا ہے تو محاورہ مین بولا جاتا ہے کہ خلد جاریتہ
خلدہ قرطہ ہے قرطہ وہ حلقہ ہے جو کان مین لٹکایا جاتا ہے عکرمہ نے کہا منعمون یعنے نازو نعمت مین کیے
گئے ہین کیسنے کہا کہ زیور سے ستر کیے گئے ہین اسی کی مثل فرا سے بہی مروی ہے کسی نے کہا ممنطقون
یعنے اُن کی کمر مین خدمت کا پٹکا باندہا گیا ہے کسی نے کہا ہے یہ غلمان مسلمانون کے بچے مین جو کہ
چہوٹے چہوٹے مر جاتی ہین جنکے لیے نہ کوئی نیکی ہے نہ بدی یہ قول ضعیف ہے کسی نے کہا مشرکون کے
اطفال ہین جو قبل تکلیف کے مر گئے ہین اور بعید نہین ہے کہ یہ ابتداءً جنت مین مخلوق ہون مثل
حور عین کے بدون ولادت کے اس لیے کہ اس خدمت کے ساتہہ قیام کرین یہ دنیا کی اولاد سے نہین ہین صحیح
قول یہی ہے ان پر ولدان کا نام بولا گیا اسلیے کہ عرب لوگ غلام کا نام ولید رکہتے ہین جب تک کہ وہ بالغ
نہ ہو اور لونڈی کا ولیدہ گو وہ مسن ہو اکواب اقداح مستدیرۃ الافواہ ہین یعنے گول منہ کے قدح جن کے
نہ اذان ہین نہ عری یعنے نہ ٹوٹیا نہ کر دی اسکا بیان سورہ زخرف مین گذر چکا ہے اباریق عری ذخراطیم

والے ہیں یعنی انکے کُرّے اور ٹوٹیان دونون ہین واحد اسکا ابریق ہے ابریق وہ ہے جسکا رنگ چمکتا ہو
اُس کی صفائی سے اُسکا باطن دکھائی دیتا ہے جسطرح کہ اُسکا ظاہر دکھائی دیتا ہے کاس من معین سے
مراد ظرف ہے شراب جاری کا یا آب جاری کا بیان مراد اُس سے وہ شراب ہے جو کہ جاری ہے ایسے منبع سے
جو کہ کبھی منقطع نہین ہوتا ہے کاس کے معنے کا بیان سورۂ صافات مین گزر چکا ہے لا یصدعون عنہا یعنے
اُسکے پینے سے اُن کو سر نہ دکھین گے جیسے کہ دنیا کی شراب پینے سے دکھتے ہین عنہا کی ضمیر راجع ہے
طرف کاس کے یعنی کاسۂ شراب کے سبب سے اُنکو درد سر نہ ہوگا صداع درد معروف ہے جو انسان کو [illegible]
ہوتا ہے اُسکے سر مین اور شراب اس مین اثر کرتی ہے کسی نے کہا کہ لا یصدعون کے معنے ہین لا یتفرقون
یعنے وہ متفرق نہ ہونگے جس طرح کہ دنیا کے شرابی متفرق ہو جاتے ہین مجاہد کی قرارت بفتح یا و تشدید
صاد اس معنے کو مقوی ہے اصل یتصدعون ہے ای یتفرقون یہ جملہ مستانفہ ہے جو نعیم اہل پاکستان
کے واسطے مہیا کی ہے اُسکے بیان کے لیے ہے اور جملہ و لا ینزفون جملہ ما قبل پر معطوف ہے زای معجمہ
کی کسرہ و فتح دونوں سے پڑھا گیا ہے اور دونوں سے معنے مین جب شراب پینے والے کی عقل [illegible]
فنا ہو جاتی ہے تو بولتے ہین انزف الشارب و نزف یعنے وہ مست نہ ہونگے کہ انکی عقلین جاتی رہین [illegible]
سے ان کو عقل کا ذہاب حاصل نہ ہوگا بخلاف دنیا کے شراب کے کہ عقل کو کھو دیتی ہے [illegible]
اور اسیطرح ولحم کو بجر پڑھا ہے اکواب پر عطف کیا ہے یعنے وہ لڑکے انپر لیے پھرین گے یہ چیزین کھانے
پینے کی اور تفکہ کی کسی نے دونون کو برفع پڑھا ہے بنا بر ابتدا اور خبر مقدر ہے ولہم فاکہۃ ولحم طیر [illegible]
یعنے بہشت مین ہے یعنے اور میوہ اُس قسم سے جس کو وہ اختیار کرین گے چن لینگے جب اُن کو خوب تر سمجھ
لینگے تو پسند کرین گے کہ تخیرت الشئی قولہ تعالی مما یشتہون کا یہ مطلب ہے کہ گوشت پرندوں کا اُس قسم
سے جس کی وہ تمنا کرینگے اور جسکو اُنکے جی چاہین کے فاکہہ کی [illegible]
[illegible] باعث ہے اسلیے کہ بھوکا تو شتہی ہوتا ہے [illegible] بہرا خیر مشتہی بلکہ
[illegible] ایسے فاکہہ کو لحم پر مقدم کیا ہے اس باب کی حدیثون اہل [illegible]
[illegible] پڑھا ہے ولدان پر عطف کیا ہے یا بر تقدیر [illegible]
[illegible] بجر اکواب پر معطوف کیا ہے [illegible]
[illegible] برتقدیر مضاف [illegible]
[illegible] نہین کیا ہوا ہے [illegible]
[illegible]

یزوجہن او ویطوفون حورًا عینًا اسکی تفسیر سورہ طور وغیرہ مین خوب گذر چکی ہے پہر اللہ پاک نے انکی تشبیہ دی لؤلؤ مکنون سے یعنے صاف و نقی ہونے مین وہ ایسے ہین جیسے موتی مصون و محفوظ لولو مکنون وہ ہین جن کو ہاتہون نے نہین چہوا نہ انپر غبار پڑا نہ انکو دہوپ اور ہوا لگی تو وہ نہایت درجہ صاف ہین حضرت ابن عباس نے فرمایا المکنون المخزون الذی فی الصدف یعنی وہ موتی جو سیپیون مین رکہہ چہوڑے گئے ہین زجاج نے کہا مثل موتیون کے ہین جس وقت کہ وہ نکالے جائین اپنے سیپ سے تغیر نہین دیا انکو زمانے نے اور احوال استعمال کے اختلاف نے مروی ہے کہ ایک نور بلند ہوا جنت مین تو کہا گیا یہ کیا ہے کہا گیا کہ دانت ہے ایک حور کا جو ہنسی ہے نصب جزاء بما کانوا یعملون کا بنابر مفعول لہ ہے یعنے یہ سب ہم اُن کے ساتہہ کرینگے واسطے جزا دینے انکے اعمال کے یہ بہی جائز ہے کہ مفعول مطلق ہو اسے یجزون جزاء یعنی وہ جزا دیے جائینگے جزا دینے کر لا یسمعون فیہا لغوا ولا تاثیما لغو یعنے کلام باطل ہے اور تاثیم گناہ کی طرف نسبت کرنا ہے محمد بن کعب نے کہا لا یوثم بعضہم بعضا یعنے ایک دوسرے کو گناہ کی نسبت نہ کرے گا مجاہد نے کہا نہ سنین گے شتم کو اور نہ ماثم کو معنے یہ ہین کہ ایک دوسرے سے نہ کہے گا کہ تو نے گناہ کیا کیونکہ وہ ان بات کے ساتہہ کلام نہ کرین گے جسمین گناہ ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا لغوا باطلا ولا تاثیما کذبا الا قیلا سلاما سلاما قیل یعنے قول ہے اور استثناء منقطع ہے اسلیے کہ سلام لغو و تاثیم کے تحت مین مندرج نہین ہے ای لکن یقولون قیلا او یسمعون قیلا یعنے لیکن کہین گے قول یا سنین گے قول اور سلاما سلاما کا نصب بنابر بدل ہو قیلا سے یا اس کی صفت ہو یا اسکا مفعول بہ ہے اے الا یقولوا سلاما سلاما یعنے مگر یہ کہ کہین گے سلام سلام زجاج نے اسکو اختیار کیا ہے کسی نے کہا منصوب ہے فعل سے جو کہ محکی بقیل ہے اے الا قیلا سلموا سلاما سلاما معنے آیت کے یہ ہین کہ وہ سنینگے مگر تحیہ بعض کا واسطے بعض کے عطا نے کہا کہ تحیہ کرے گا بعض اُنکا بعض کو ساتہہ سلام کے کسی نے کہا کہ وہ افشا کرین گے سلام کا درمیان اپنے تو سلام کرینگے سلام بعد سلام کے کسی نے کہا کہ فرشتے اُن پر سلام کرینگے یا رب تعالی سلام لیکر اُن کیطرف بہیجے گا کسی نے کہا کہ ان کا قول لغو سے سالم ہوگا والاول اولی کسی نے استثنا متصل بہی کہا ہے لیکن یہ قول نہایت درجہ بعید ہے کسی نے سلام سلام برفع پڑہا ہے کسی نے کہا کہ رفع باین معنے جائز ہے کہ سلام علیکم بالجملہ جب اللہ پاک فارغ ہوا احوال سابقین کے ذکر سے اور نعیم کے بیان سے جو اُنکے لیے طیار کی ہے تو اصحاب الیمین کا ذکر کیا پس ارشاد فرمایا

وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ ۙ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۝ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ۝ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ۝ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ۝ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ۝ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ۝

إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ۙ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ۙ عُرُبًا أَتْرَابًا ۙ لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۙ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝

ع ۳ ۱۴

اور داہنے والے کیسے داہنے والے رہتے بیری کے درختوں کانٹے جھاڑے ہوؤن مین اور کیلے تہ بر تہ اور چھاؤن لمبی اور پانی بہایا ہوا اور میوہ بہت نہ ٹوٹا اور نہ روکا یعنی اُس مین سے کچھ ٹوٹ نہین چکا اور بچھونے اونچے ہمنے وہ عورتین اٹھائین ایک اٹھان پہر کیا انکو کنواریان پیار دلاتیان ایک عمر کیان واسطے داہنے والون کے ایک انبوہ ہے پہلون مین اور انبوہ ہے پچھلون مین **ف** جو ہنا اور بانوا یہ کہ کاغذ اعمال کا جسکے واسطے داہنے مین آیا وہ بہشتی اور بائین مین آیا وہ دوزخی انتہے **ف** حافظ ابن کثیر کہتے ہین اللہ پاک نے جبکہ سابقین کے مآل و انجام کا ذکر کیا اور یہ مقربین ہین تو اصحاب الیمین کے ذکر کا اُن پر عطف کیا یہ ابرار نیکوکار ہین جیسا کہ میمون بن مہران نے کہا کہ اصحاب یمین مرتبے مین مقربین سے دون ہین پس فرمایا اصحاب الیمین کیا ہین اصحاب الیمین کس شے کی طرف ہین اصحاب یمین اور انکا کیا حال ہے اور کیا اُن کا مآل و انجام کار ہے پہر اس کی یہ تفسیر فرمائی فی سدر مخضود ای الذی لا شوک فیہ یعنے بیر کے درختون مین ہین جنمین کانٹے نہین ہین حضرت ابن عباس و عکرمہ و مجاہد و ابو الاحوص و قسامہ بن زہیر و سفر بن نسیر و حسن و قتادہ و عبد اللہ بن کثیر و سدی و ابو حزرہ وغیرہم کا یہی قول ہے ایک لفظ حضرت عباس کا یہ ہے کہ ہو الموقر بالثمر یعنے وہ بیر کا درخت ہے کہ میوے سے بہاری ہو رہا ہے عکرمہ و مجاہد سے بہی یہ ایک روایت ہے اسی طرح قتادہ نے بہی کہا ہے ہم حدیث کیے جاتے تہے کہ وہ موقر ہے جس مین کانٹے نہین ہین ظاہر یہ ہے کہ یہ بہی مراد ہے اور یہ بہی کیونکہ دنیا کے بیر کے درختون مین کانٹے بہت ہوتے ہین اور میوہ کم اور آخرت مین اسکی برعکس ہے کہ ان مین کانٹے نہین ہین اور میوہ اتنا بہت ہے کہ اُس کی اصل کو بہاری کر دیا ہے جیسا کہ حافظ ابو بکر احمد بن سلیمان نجار نے سلیم بن عامر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کہا کرتے تہے کہ بیشک اللہ تعالی البتہ ہم کو نفع دیتا ہے بدوی لوگون سے اور اُن کے مسائل سے کہا ایک دن ایک بدو آیا تو عرض کیا یا رسول اللہ جنت مین اللہ نے ایک ایسے درخت کا ذکر کیا ہے جو اپنے صاحب کو ایذا دیتا ہے پس آپنے فرمایا وہ کیا ہے عرض کیا کہ سدر پس بیشک اُسکے موذی کانٹے ہین تو آپنے فرمایا کیا اللہ تعالی نہین فرماتا ہے فی سدر مخضود اللہ نے اُسکے کانٹے جہاڑ دیے ہین پہر ہر کانٹے کی جگہ ایک پہل کر دیا ہے پس بیشک وہ اگاتا ہے میوون کو اسکا میوہ شق ہوتا ہے بہتر قسم کے کہانے سے نہین ہے اُن مین کوئی قسم کہ مشابہ ہو دوسری سے **طریق دیگر** ابو بکر بن ابی داود نے عتبہ بن عبد سلمی سے روایت کیا ہے کہا مین بیٹھا ہوا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ کہ ایک اعرابی آیا تو عرض کیا یا رسول

اسمین آپکو سنتا ہون کہ آپ ذکر کرتے ہین جنت مین ایک ایسے درخت کا کہ مین نہین جانتا ہون کسی درخت کو کہ
کانٹون مین اُس سے اکثر ہو یعنے طلح تو آپ نے فرمایا بیشک اللہ کردیگا اُسکے ہر کانٹے کی جگہ مین ایک پھل مثل حصوۃ
التیس الملبود کی اُس مین ستر قسم کا کھانا ہوگا مشابہ نہ ہوگا دوسرے کے لون کو طلح بہت بڑے درخت ہین جو زمین
حجاز مین ہوتے ہین عضاہ کے درختون سے واحد طلح کا طلحہ ہے اُن کے کانٹے بہت ہوتے ہین ابن جریر نے بعض حداۃ
کی بیت پڑہی ہے ؎ بشرها دلیلها وقالا غدا ترین الطلح والجبالا مجاہد نے کہا منضود یعنے متراکم
الثمر ہے یعنے اس طلح کے پھل تہ بتہ ہونگے اللہ پاک قریش سے اسکا ذکر کرتا ہے اس لیے کہ وہ وج سے اور اسکی
ظلال سے تعجب کرتے تہے وج کے سائے طلح و سدر کے تہے سدی نے کہا منضود مصفوف ہے حضرت ابن عباس نے
کہا کہ وہ طلح مشابہ ہوگا دنیا کے طلح سے لیکن اسکے پھل شہد سے بڑہکر شیرین ہونگے جوہری نے کہا کہ طلح ایک
لغت ہے طلع مین حافظ ابن کثیر کہتے ہین ابن ابی حاتم نے بسند خود ہمدان کے ایک شیخ سے روایت کیا
ہے کہا مین نے حضرت علی کو سنا وہ کہتے تہے یہ حرف طلح منضود مین کہا طلع منضود پس اس بنا پر یہ سدر کی
صفت سے ہوگا تو گویا سدر کا یہ وصف کیا کہ وہ مخضود ہے مخضود وہ ہے جس کے کانٹے نہین ہین اور طلع اُسکا
منضود ہے اور یہ کثرت ہے اُس کے ثمر کی واللہ اعلم حضرت ابو سعید نے کہا کہ طلح منضود موز ہے یعنی کیلے تہ بتہ خرجہ
ابن ابی حاتم حضرت ابن عباس و ابو ہریرہ و حسن و عکرمہ و قسامہ بن زہیر و قتادہ و ابو حزرہ سے بھی مثل اس کے
مروی ہے اور مجاہد و ابن زید بھی اسی کے قائل ہین اتنا زیادہ کہا ہے کہ اہل یمن موز کا نام طلح رکہتے ہین ابن
جریر نے اس قول کے سوا اور کوئی قول حکایت نہین کیا بخاری نے حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ
جنت مین ایک درخت ہے کہ سوار اُسکے سائے مین سو برس چلے گا قطع نہ کرے گا اگر تم چاہو پڑہو وظل
ممدود ورواہ مسلم من حدیث الاعرج بہ حافظ ابن کثیر نے اسے معنے مین باختلاف طرق وبعض الفاظ
امام احمد و ابن ابی حاتم وغیرہ سے کئی حدیثین روایت کی ہین پہر کہا ہے کہ فہذا حدیث ثابت عن رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بل متواتر مقطوع بصحتہ عند ائمۃ الحدیث النقاد لتعدد طرقہ وقوۃ اسانیدہ وثقۃ رجالہ
شبیب نے عن عکرمہ عن ابن عباس روایت کیا ہے کہ جنت مین درخت ہین کہ وہ باردار نہونگے اُن سے سایہ
لیا جاویگا رواہ ابن ابی حاتم ضحاک و سدی و ابو حزرہ نے کہا ظل ممدود یعنے وہ منقطع نہ ہوگا جنت مین
نہ سورج ہے نہ گرمی ہے مثل قبل طلوع فجر کے ہے حضرت ابن مسعود نے کہا کہ جنت سجسج ہے جیسا کہ درمیان طلوع
فجر کے طلوع شمس تک ہوتا ہے آیتین اس معنے کی گذر چکی ہین کقولہ تعالے وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا
وقولہ تعالے أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا وقولہ تعالے فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ان کے سوا اور آیات ہین ثوری
نے ماء مسکوب کی تفسیر مین کہا ہے کہ پانی جاری ہوگا غیر اخدود مین یعنے گڑہے مین نہ بہیگا جیسا کہ دنیا مین ہے

قولہ تعالی فیہما انہار من ماء غیر آسن کی تفسیر پوری طرح کلام گذر چکا ہے یہان اُسکے دوبارہ ذکر کرنے سے غنی
ہے قولہ تعالے وفاکہۃ کثیرۃ الآیہ یعنے انکی پاس بہت سی میوی ہین قسم قسم کے جو نہ کسی آنکہہ نے دیکھے نہ کسی کان
نے سُنے نہ کسی بشر کے دل پر اُن کا خطرہ گذرا کما قال تعالی کُلَّمَا رُزِقُوا مِنۡهَا مِنۡ ثَمَرَةٍ رِّزۡقًا قَالُوا
هٰذَا الَّذِی رُزِقۡنَا مِنۡ قَبۡلُ وَأُتُوا بِهٖ مُتَشَابِهًا یعنے شکل تو شکل کے مشابہ لیکن مزہ اور ہوگا صحیحین
مین سدرۃ المنتہی کے ذکر مین ہے پس ناگاہ پتے اُسکے مثل کانون ہاتہی کے ہین اور بیر اُسکے مثل مشکون ہجر کے
نیز ان مین حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ سورج گہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہی اور لوگون
نے آپکے ساتہہ پہر نماز کا ذکر کیا اور اُس مین ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ
نے ہاتہہ بڑہا کے کوئی چیز لی اپنی اس جگہہ مین پہر ہمنے آپ کو دیکھا کہ آپ پیچہے ہٹ آئے فرمایا بیشک
مین نے جنت کو دیکھا پہر مین نے اُس سے ایک خوشہ لیا اور اگر مین اسکو لیلیتا تو البتہ تم اُس سے کہاتے
جب تک کہ دنیا باقی رہتی پہر حضرت جابر کی حدیث بروایت ابو یعلے ذکر کی ہے وہ بہی اسی کی مثل ہے الفاظ
کا تفاوت ہے پہر کہا ہے وروی مسلم من حدیث ابی الزبیر عن جابر بنحوہ عتبہ بن عبید سلمی کہتے ہین کہ ایک
اعرابی آیا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو آپ سے حوض کا پوچہا اور جنت کا ذکر کیا پہر اُس اعرابی نے
عرض کیا کہ اُس مین فاکہہ ہے آپنے فرمایا ہان اور اُس مین ایک درخت ہے وہ طوبی پکارا جاتا ہے پہر کوئی شے
ذکر کی مین نہین جانتا ہون وہ کیا ہے اعرابی نے کہا ہماری زمین کے کونسے درخت سے مشابہ ہے فرمایا وہ
مشابہ نہین ہے کسی شے کی تیری زمین کے درختون سے پہر آپنے فرمایا اتیت الشام یعنے تو ملک شام کو گیا ہے کہا
نہین فرمایا وہ مشابہ ہے ایک درخت کے جو شام مین ہے وہ جوزہ پکارا جاتا ہے اُگتا ہے ایک تنے پر اور منفرش ہوتا
ہے اعلے اسکا عرض کیا خوشے کی بڑائی کیا ہے فرمایا ایک ماہ کی راہ واسطے غراب ابقع کے اور سست نہ ہو کہا
کیا بڑائی ہے اسکی اصل کی فرمایا اگر کوچ کرتا جذعہ تیرے گہر والون کے اونٹون مین تو احاطہ نہ کرتا اسکی
اصل کا یہانتک کہ اُسکی قوت منکسر ہوجاتی بوڑہا ہوکر کہا اُس مین انگور ہین فرمایا ہان کہا پہر دانے کی
بڑائی کیا ہے فرمایا کیا ذبح کیا ہے تیرے باپ نے کبہی کوئی بڑا بکرا اپنی بکریون مین سے کہا ہان فرمایا
اسکی کہال اتاری پہر اُسے تیری مان کو دیا پہر کہا کہ ہمارے واسطے اس سے ایک ڈول بنا کہا ہان اعرابی
نے کہا پس بیشک وہ دانہ البتہ سیر کردیگا مجہہ کو اور میرے گہر والون کو فرمایا ہان وعامۃ عشیرتک یعنے اور
تیرے ساری کنبے کو اخرجہ الامام احمد لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ یعنے وہ منقطع نہ ہونگے سردی مین نہ
گرمی مین بلکہ اُسکے پہل ہمیشہ دائم و مستمر رہینگے جب کبہی طلب کرینگے تو پائینگے اللہ پاک کی قدرت
سے کوئی شے اُنپر متعذر نہ ہوگی قتادہ نے کہا نہ روکے انکو اُنکے تناول سے کوئی لکڑی نہ کانٹا نہ دوری

حدیث شریف مین اول گذرچکا ہے کہ جس وقت مردے لیگا پہل کو تو اُسکی جگہہ دوسرا عود کریگا **وفرش**
مرفوعة ای عالیة وطیئة ناعمة یعنے بچہونے بلند نرم حضرت ابو سعید نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ
بلندی ان کی جیسے درمیان آسمان و زمین کے ہے اور آنکے مابین کی راہ پانسو برس کی ہے رواہ النسائی
وابو عیسے الترمذی پہر ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسکو نہین پہچانتے ہین مگر رشدین بن سعد
کے حدیث سے کہا اور بعض اہل معانی نے کہا ہے معنے اس حدیث کے بلند ہونا فرش کا ہے درجات مین اور
دوری مابین دو درجون کو ویسی ہے جیسے درمیان آسمان و زمین کے ہے حضرت حسن سے مروی ہے کہ اہل
جنت مین کے مردکے بچہونے کی بلندی اسی برس کی راہ ہے رواہ ابن ابی حاتم **انا انشأناهن**
مین ضمیر راجع ہے طرف عورتون کے حالانکہ اول اُنکا ذکر نہین ہوا ہے لیکن چونکہ سیاق کلام یعنے
فرش کا ذکر دال ہے اُن عورتون پر جن سے اُن مین مصاحبت کی جائیگی اسلیے اسی پر اکتفا کیا اُن کے ذکر
سے اور ضمیر اُن کی طرف راجع ہوگی جس طرح کہتے توارت بالحجاب مین ضمیر شمس کی طرف راجع ہے مفسرین
کے دو قولون مین سے مشہور قول یہی ہے اخفش نے کہا کہ انشأناهن کی ضمیر عورتون کی طرف راجع ہے اور
اس سے قبل اُنکا مذکور نہین ہوا مطلب یہ ہے کہ ایسا ہوا کرتا ہے کوئی بعید بات نہین ہے ان کا ذکر سیاق
سے معلوم ہوتا ہے ابو عبیدہ نے کہا کہ حور عین الآیہ مین اُن کا ذکر ہوچکا ہے یعنے بالجملہ مطلب یہ ہے کہ پہر کردیا ہم
نے اُن عورتون کو کنواریان دوسری اُٹھان مین بعد اُسکے کہ وہ ضعیف بڑہیان ہوچکی تہین اُن کی آنکھون
سے کیچ بہتا تہا اب وہ جوان کنواری پاکیزہ ہوگئین عربًا یعنے پیار دلاتیان اپنے خاوندون کو ساتہہ
شیرین کلامی ولطیفہ گوئی و بذلہ سنجی و نمکین باتون کے بعض نے کہا عربا بمعنے غنجات ہے یعنے ناز
و کرشمہ و ادا کرنے والیان حضرت انس مرفوعًا کہتے ہین نساء عجائز کن فی الدنیا عمشا رمصا یعنے وہ عورتین
بڑہیا تہین دنیا مین چندہی ضعیف البصر جن کی آنکھون سے کیچ بہتی تہی رواہ موسی بن عبیدة الربذی
عن یزید الرقاشی عنہ اخرجہ الترمذی وابن جریر وابن ابی حاتم ثم قال الترمذی غریب وموسی ویزید ضعیفان
سلمہ بن یزید مرفوعًا کہتے ہین کہ مراد وہ ثیب وابکار عورتین ہین جو دنیا مین تہین اخرجہ ابن ابی حاتم
حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک بڑہیا آئی تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالے سے دعا فرمائین کہ وہ مجہے
جنت مین داخل کرے تو آپنے فرمایا او فلان کی مان جنت مین کوئی بڑہیا نہ داخل ہوگی راوی نے کہا پہر
اُس نے پیٹہہ پہیری روتی ہوئی آپ نے فرمایا اُسے خبر دو کہ بے شک وہ اس مین داخل نہ ہوگی اس حال
مین کہ بڑہیا ہو بے شک اللہ تعالی فرماتا ہے انا انشأناهن الآیہ رواہ عبد بن حمید وہکذا رواہ الترمذی
فی الشمائل عن عبد بن حمید حضرت ام سلمہ مرفوعًا کہتے ہین مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجہے خبر

له كذا قال ابن العربي ... الا من رواية رشدين بن سعد وهو ضعيف ... البصري ... وكذا رواه ابو جعفر بن جرير عن ابي كريب عن رشدين ... ابن ابي حاتم ... عن ابن وهب عن عمرو بن الحارث فذكر بعد سنده ... ابن ابي حاتم ايضا عن ... عن ابن وهب

واخرجه ايضا في صفة الجنة من حديث حرملة عن ابن وهب بمثله ورواه الامام احمد عن حسن بن موسى عن ابن لهيعة حدثنا دراج فذكره كذا قال ابن كثير رحمه الله

دین اللہ تعالی کے قول کی کہ حور عین ہے آپنے فرمایا حور بیض یعنی گوریان ہین عین ضخام العیون یعنی بڑی بڑی آنکھون
والیان ہین شعر الحوراء بمنزلہ جناح النسر یعنے انکے پلکون کے بال ایسے ہین جیسے گدہ کے پر ہین مین نے کہا آپ
مجھے خبر دین اللہ تعالی کے قول کی کامثال اللؤلؤ المکنون فرمایا صفائی انکی اُن موتیون کی صفائی ہے
جو کہ سیپون مین ہین جن کو ہاتھون نے نہین چھوا ہے مینے کہا آپ مجھے خبر دین اُسکے قول کی فیہن خیرات
حسان فرمایا خیرات الاخلاق حسان الوجوہ یعنے خوش اخلاق خوبصورت مین نے کہا آپ مجھے خبر دین اس
کے قول کی کانہن بیض مکنون فرمایا رقت اُن کی مثل رقت اُس جھلی کے ہے جو انڈے کے اندر ہے
جو کہ چھلکے سے لگی ہوتی ہے اور وہ جھلی فرقی ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے خبر دین اُسکے قول کی
عربا اترابا فرمایا یہ وہ عورتین ہین جو قبض کی گئین دار دنیا مین شہ بیان رمص شمط یعنے آنکھون سے کیچ
بہتیان کھچڑے بالون والیان اللہ نے انکو پیدا کیا بعد بڑہاپے کے پھر اُن کو کر دیا کنواریان عربا متعشقات
محببات یعنے خاوندون سے عشق و محبت رکھنے والیان اترابا علی میلاد واحد یعنی ایک عمر کی مینے کہا یا
رسول اللہ دنیا کی عورتین افضل ہین یا حور عین فرمایا بلکہ دنیا کی عورتین افضل ہین حور عین سے مثل فضل
ابرے کے استر پر مین نے کہا یا رسول اللہ یہ کس سبب سے ہے فرمایا یہ سبب انکی نماز کے اور انکے روزے کے اور
انکے پوجنے کے اللہ عز و جل کو پہنا دیا اللہ نے انکے چہرون کو نور اور انکے جسمون کو حریر گورے رنگ کی سبز لباس
صفر الحلی یعنے سنہری زیور والیان عود دان انکے سونے اور کنگھیان انکی سونا کہین گی نحن الخالدات
فلا نموت ابدا و نحن الناعمات فلا نباس ابدا + و نحن المقیمات فلا نظعن ابدا + و نحن
الراضیات فلا نسخط ابدا + طوبی لمن کنا لہ و کان لنا مینے کہا یا رسول اللہ ہم مین عورت دو
خاوند کرتی ہے اور تین اور چار پھر مریگی تو جنت مین داخل ہوگی اور وہ داخل ہونگے اُس کے ساتھ اُسکا خاوند
کون ہوگا فرمایا اے ام سلمہ بیشک وہ اختیار دیجاویگی تو وہ اختیار کریگی اُسکو جس کا سب سے بہتر نیک خلق
ہوگا پس کہے گی یا رب یہ تہا خوب تر خلق مین ساتھ میرے سو تو میرا اس سے جوڑا کر دے اے ام سلمہ حسن خلق دنیا
و آخرت کی خیر لے گیا اخرجہ ابو القاسم الطبرانی اور انسے صور کی حدیث طویل و مشہور مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ و سلم شفاعت کرینگے واسطے سب مسلمون کے جنت کے دخول مین تو اللہ تعالی فرمائیگا مقرر مین نے تیری شفاعت
قبول کی اور مین نے اذن دیا واسطے انکے انکو دخول مین پس آپ فرماتے تھے قسم ہے اسکی جسنے مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا
نہین ہو تم دنیا مین زیادہ تر پہچاننے والے اپنی بیبیون کو اور اپنے گھرون کو اہل جنت سے اپنی بی بیون کو اور اپنے
مسکنون کو پس داخل ہوگا مرد اُن مین کا بہتر بی بیون پر منجملہ ان کے جنکو اللہ انشا کریگا اور دو بی بیون پر اولاد
آدم سے انکو فضیلت ہے اُن پر جن کو اللہ نے انشا کیا یہ سبب اُن کی عبادت کرنے کے اللہ کو دنیا مین داخل ہوگا

اُن مین کی پہلی بی بی یاقوت کی بالاخانے مین ایک تخت پر سونے کے موتیون سے جڑا ہوا اُس پر ستر بیبیان سندس
واستبرق سے واللہ بیشک وہ البتہ رکہیگا اپنا ہاتہ درمیان اُسکے دونون شانون کے پہر نظر کرے گا اپنے ہاتہ
کی طرف اُس کے سینے سے اسکے لباس وجلد وگوشت کی وری سے اور بیشک وہ البتہ نظر کرے گا اسکی پنڈلی
کے گودی کی طرف جیسا کہ نظر کرتا ہے ایک تمہارا طرف رشتہ کے یاقوت کی نلکی مین جگر اسکا یعنے مرد کا واسطے
اُس کی بی بی کے ایک آئینہ ہے یعنے اور جگر اس بی بی کا واسطے اسکے خاوند کے ایک آئینہ ہے پس
بس اثنا مین کہ خاوند بی بی کی پاس ہوگا نہ خاوند بی بی سے ملول ہوگا اور نہ بی بی خاوند سے اور نہ آئیگا اُس کے
پاس کبھی بار بگر پائیگا اسکو کنواری سست نہ پڑیگا ذکر اُسکا اور دردمند ہوگی اسکی قبل بگر بیتک شان یہ ہے
کہ پہنچی تو آتی ہے پہر اس اثنا کہ وہ ایسا ہوگا کہ ناگاہ یہ ندا کیجائیگی بے شک ہم نے سفر پہچان لیا کہ نہ تو ملول
ہوتا ہے اور نہ وہ ملول ہوتی ہے مگر تیرے واسطے بیبیان مین سوا اس کے تو وہ نکلے گا پہر اُسکے پاس آئیگا
ایک ایک کرکے جب کبھی کسی ایک کی پاس آنے گا تو وہ کہے گی واللہ نہین ہے جنت مین کوئی شے حسین تر تجہ
سے اور نہین ہے جنت مین کوئی شے محبوب تر مجہ کو تجہ سے حضرت ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے عرض کیا کیا ہم وطی کرینگے جنت مین فرمایا ہاں قسم ہے اُسکی جس کے ہاتہ مین میری جان ہے دحما دحما پہر
جب وہ اُس سے کہڑا ہوجائیگا تو وہ رجوع کرآئیگی پاک صاف کنواری ہوکر حضرت ابوسعید خدری مرفوعا کہتے ہین
کہ اہل جنت جب اپنی عورتون سے جماع کر چکین گے تو وہ پہر کنواریان ہوجاوینگی رواہ الطبرانی حضرت انس مرفوعا
کہتے ہین کہ دیا جائیگا مومن جنت مین ایسی اور ایسی قوت عورتون مین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اور وہ اس
کی طاقت رکہیگا فرمایا عطا کیا جائیگا سو کی قوت اخرجہ ابوداؤد الطیالسی ورواہ الترمذی من حدیث ابی داؤد
وقال صحیح غریب حضرت ابوہریرہ کہتے ہین عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا ہم پہونچین گے اپنی عورتون کی طرف جنت
مین فرمایا بیشک مرد البتہ پہونچیگا دن بہر مین طرف سو کنواریون کی اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی عن محمد بن ثابت
عنہ حافظ ابوعبداللہ مقدسی نے کہا یہ حدیث میری نزدیک صحیح کی شرط پر ہے واللہ اعلم عربا کی تفسیر مین
سعید بن جبیر کا لفظ حضرت ابن عباس سے یہ ہے ای متحببات الی ازواجھن الم تر الی الناقة الضبعة ہی کذالک
یعنے خاوندون کو خوب چاہنے والیان ہونگی اُن کی سخت آرزومند ہونگی کیا تو نے نہین دیکہا اونٹنی کو
جو سخت آرزومند نر کی ہوتی ہے وہ ایسے ہی ہونگی ضحاک کا لفظ اُن سے یہ ہے العرب العواشق لازواجھن و
ازواجھن لھن عاشقون یعنے وہ خاوندون کی عاشق ہونگی اور اُنکے خاوند اُن کے عاشق عبداللہ بن
سرجس ومجاہد وعکرمہ وابوالعالیہ ویحیی بن ابی کثیر وعطیہ وحسن وقتادہ وضحاک وغیرہم نے بہی اسی طرح
کہا ہے محمد بن زید عکرمہ سے راوی ہین کہ کسی نے حضرت ابن عباس سے عربا کا پوچہا تو فرمایا کہ وہ ملقہ ہے

واسطے خاوند کی عکرمہ نے کہا وہ غنجہ ہے دوسرا لفظ اس کا شکلہ ہے صالح بن حسان نے عبداللہ بن بریدہ سے روایت کیا ہے کہا کہ عرب شکلہ ہے اہل مکہ کے لغت میں اور غنجہ اہل مدینہ کی لغت میں تمیم بن حدلم نے کہا وہ حسن تبعل ہے زید بن اسلم اور انکے فرزند عبدالرحمن نے کہا کہ حسنات الکلام ہیں یعنے اچھی اچھی باتیں کرینگی جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کلام ان کا عربی ہے اخرجہ ابن ابی حاتم اترابا ضحاک کا لفظ حضرت ابن عباس سے فی سن واحدۃ ثلاث وثلاثین سنۃ یعنی ایک سن کی ہونگی ۳۳ سال کی مجاہد نے کہا المستویات یعنے برابر ہونگی دوسرا لفظ اسکا امثال ہے عطیہ کا لفظ اقران ہے سدی نے کہا کہ اخلاق میں برابر ہونگی آپس میں بہناپا رکھتی ہونگی باہم ان میں نہ تباغض ہوگا نہ تحاسد یعنی ویسی نہ ہونگی جیسی سوتیں آپس میں دشمنی رکھتی ہیں حضرت حسن ومحمد نے کہا کہ برابر سن کی ہونگی باہم سب الفت رکھینگی اور سب کھیلیں گی اخرجہ ابن ابی حاتم حضرت علی سے مرفوعا مروی کہ بیشک جنت میں البتہ ایک جگہ ہے جمع ہونے کی واسطے حورعین کے ایسی آوازیں بلند کرینگی کہ خلائق نے ویسی نہ سنی ہونگی فرمایا وہ کہیں گی نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ ۔ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ ۔ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ ۔ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ ۔ اخرجہ الترمذی ثم قال هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حضرت انس مرفوعا کہتے ہیں کہ بیشک حورعین البتہ گایا کریگی جنت میں کہیں گی نَحْنُ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ خُبِئْنَا لِاَزْوَاجٍ كِرَامٍ رواہ الحافظ ابو یعلی دوسرا لفظ حضرت انس کا مرفوعا یہ ہے کہ حورعین جنت میں گاتیں گی نحن الجواری الحسان خلقنا لازواج کرام قولہ تعالی لاصحاب الیمین یعنے وہ عورتیں پیدا کی گئیں یا رکھ چھوڑی گئیں یا جوڑا بنائی گئیں واسطے اصحاب یمین کے ظاہر تر یہ ہے کہ انا انشانا ہن الآیہ سے متعلق ہے پس تقدیر یہ ہے انا انشانا ہن لاصحاب الیمین یعنے انشا کیا ہم نے انکا واسطے اصحاب یمین کے یہ توجیہ ابن جریر کی ہے **حکایت** حضرت ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے کہ میں نے ایک رات نماز پڑہی پھر میں بیٹھا دعا کرتا تہا اور سردی سخت تہی تو میں دعا کرنے لگا ایک ہاتھ سے پہر مجھے میری آنکھ نے پکڑا تو سو رہا پس میں نے ایک حور دیکھی کہ ویسی نہیں دیکھی گئی اور وہ کہہ رہی ہے اے ابو سلیمان کیا تو دعا کرتا ہے ایک ہاتھ سے اور میں غذا دیجاتی ہوں واسطے تیرے نعیم میں پانسو برس سے حافظ ابن کثیر کہتے ہیں یہ بھی احتمال ہے کہ اصحاب الیمین اپنے ماقبل سے متعلق ہو یعنے اترابا لاصحاب الیمین یعنے وہ ہم عمر ہونگی اصحاب الیمین کی جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعا مروی ہے اول زمرہ جو جنت میں داخل ہونگے ماہ شب چہاردہم کی صورت پر ہونگے اور وہ لوگ جو انکے متصل ہونگے روشنی پر سخت روشن تارے کی آسمان میں از روی روشن ہونگے

پیشاب نہ کرینگی پاخانہ نہ پہرینگی تہوکینگی نہین اور نہ ناک سنکینگی کنگہیان انکی سونا ہے اور پسینا اُن کا مشک
ہے اور عود دان اُنکے اگر وہی یعنے عود اخلاق اُنکے ایک مرد کے خلق پر ہونگے اپنے باپ آدم کی صورت پر ساٹہ
گز آسمان مین یعنے طول مین اخرجہ البخاری و مسلم حضرت ابوہریرہ مرفوعًا کہتے ہین دخل ہونگے اہل جنت جنت
مین جردًا مردًا بیضا جعادا مکحلین ابنا ثلاث و ثلاثین وہم علے خلق آدم ستون ذراعا فی عرض سبعۃ اذرع
یعنے ان کے بدن پر بال نہ ہونگے اور نہ چہرے پر گورے قوی شرمگین چشم ہونگی ۳۳ سال کی عمر کی اور وہ حضرت آدم
کی خلق پر ہونگی ساٹہ گز کے سات گز کے عرض مین حضرت معاذ بن جبل مرفوعا کہتے ہین یدخل اہل الجنۃ الجنۃ
جردا مردا مکحلین بنی ثلاث و ثلاثین سنۃ رواہ الترمذی من حدیث ابی داؤد الطیالسی لسندہ ثم قال حسن
غریب حضرت ابوسعید مرفوعًا کہتے ہین جو کوئی مرا اہل جنت مین سے چہوٹا یا بڑا وہ رد کیے جائینگے ۳۳ برس
کی عمر کے جنت مین زیادہ نہ ہونگے اسپر کبھی اور ایسا ہی اہل نار رواہ ابن وہب لسندہ حضرت انس مرفوعا
کہتے ہین یدخل اہل الجنۃ الجنۃ علے طول آدم ستین ذراعًا بذراع الملک علے حسن یوسف و علی میلاد عیسے ثلاث
و ثلاثین سنۃ و علی لسان محمد جرد مرد مکحلون رواہ ابن ابی الدنیا دوسرا لفظ حضرت انس کا مرفوعا یہ ہے
کہ بہیجے جائینگے اہل جنت جنت مین آدم کی صورت پر ۳۳ برس کی میلاد مین جرد مرد مکحل ہو کر پہر انکو لے
جائینگے ایک درخت کی طرف جنت مین پہر وہ اُس سے پہنائے جائینگے پرانے نہ پڑینگے کپڑے اُن کے
اور فنا نہ ہوگی جوانی اُنکی اخرجہ ابوبکر بن ابی داؤد و ثلۃ من الاولین و ثلۃ من الآخرین حافظ ابن
کثیر نے یہان ایک حدیث طویل بروایت حضرت عبد اللہ بن مسعود ذکر کی ہے جس مین انبیا اور انکی امتون
کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گذرنے کا ذکر ہے بعد اُسکے کہا ہے کہ صحاح وغیرہ مین اس حدیث کے
بہت طریق ہین سوا اس وجہ کے حضرت ابن عباس سے مرفوعًا مروی ہے کہ دونون جمیعا میری امت سے
ہین اخرجہ ابن جریر ف اصحاب الیمین مبتدا ہے اور جملہ ما اصحاب الیمین خبر ہے اس مین جو تعظیم و تفخیم
ہے اُس کا بیان اول گذر چکا ہے اور فی سدر مخضود خبر ثانی ہے یا خبر ہے مبتدا محذوف کی اسے ہم
ظرفیت سے منظور مبالغہ ہے تنعم مین اور اُس سے نفع لینے مین یعنے اصحاب یمین سدر وغیرہ اشیا جنت
سے غایت درجہ کا نفع لیتے ہین گویا یہ سب اشیا ظرف ہین اور وہ مظروف سدر ایک نوع ہے درختون
مین سے کہتے ہین پہل اُسکے مٹکون سے زیادہ ہین اُسکے پہل کو نبق کہتے ہین یعنے بیر مخضود وہ ہے
جسکے کانٹے قطع کیے گئے سو اُس مین کانٹے نہین ہین اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ طلح اس آیت مین کیلے
کے درخت مین ایک جماعت نے کہا کہ کیلے کے درخت نہین ہین لیکن وہ تو یہی طلح معروف ہے جو کہ اعظم
اشجار عرب ہے فراء اور ابوعبیدہ نے کہا کہ طلح بڑے بڑے درخت ہین انکے کانٹے ہوتے ہین کسی نے کہا کہ

طلح درخت ہین اُنکا سایہ بارد و طیب ہوتا ہے زجاج نے کہا کہ طلح ام غیلان ہے یعنے ببول کا درخت اور اُسکے
پھول طیب ہوتے ہین سو وہ خطاب کیے گئے اور وعدہ دیے گیے ویسی شے کے ساتھ جسکو وہ محبوب رکھتے ہین لیکن اُسکی
فضیلت اُس شے پر جو دنیا مین ہے ویسی ہے جیسی جنت مین کی ساری چیزون کو دنیا کی اشیا پر فضیلت ہے کہا
او جائز ہے کہ طلح جنت مین ہو اور اُسکے کانٹے دور کردیے گئے ہون سدی نے دیسا کہا ہی جیسا کہ حضرت ابن
عباس نے فرمایا ہے جسکا ذکر اول ہو چکا ہے اور منضود وہ ہے کہ ایک پر ایک ہو جسکا اول و آخر و اسفل و اعلے تہ بر تہ کیا گیا
ہے ساتھ میوی کے اُسکے تنے کہائے ہوئے نہین ہین یعنے نیچے سے اوپر تک میوی سے لدا ہوا ہے مسروق
نے کہا کہ جنت کے درخت اپنی جڑون سے ٹہنیون تک نضید ہین سب کے سب میوے ہین جب کبھی تو کوئی
میوہ لیگا تو اُس سے خوب تر اُسکی جگہہ عود کر آئے گا نہین ہے کوئی شے جنت کے میوون سی غلاف مین
مثل دنیا کے میوون کے جیسے باقلا و جوز اور مثل اُنکی بلکہ وہ تو سب کے سب ماکول و مشروب و مشموم و منظور
الیہ ہین **وظل ممدود** یعنے سایہ دائم و باقی رہنے والا نہ وہ زائل ہوگا نہ اُسے سورج ہٹائیگا جس طرح
کہ اہل دنیا کا سایہ زائل ہوجاتا ہے ممتد و منبسط رہیگا جیسا کہ ما بین طلوع فجر و طلوع شمس کا سایہ ہوتا
ہے ابو عبیدہ نے کہا کہ ہر شے طویل جو منقطع نہین ہوتی ہے عرب لوگ اُسکو ممدود کہتے ہین اسی باب
سے قولہ تعالے الم تر الی ربک کیف مد الظل ہے جنت سب کی سب ایک ایسا سایہ ہے کہ اُسکے
ساتھ سورج نہین ہے ربیع بن انس نے کہا کہ مراد سایہ عرش ہے **وماء مسکوب** یعنے آب ریزیدہ و
جاری کہ رات اور دن بہتا رہیگا جہان کہین وہ جاہین گے اُن سی منقطع نہ ہوگا پس وہ مسکوب ہے یعنے
پانی اُسکو بہایا گیا اُسکے مجاری مین اصل سکب کی صب ہے یعنے ریختن یقال سکبہ سکبا ای صبہ یعنے وہ
جاری ہے بلا حد و بلا خد یعنی مطلب یہ ہے کہ وہ گڑہے مین نہ بہیگا جیسے دنیا کا پانی بہتا ہے **وفاکھۃ کثیرۃ**
یعنے اور قسم قسم کے بہت سے میوون مین ہین **لا مقطوعۃ** نعت ہے فاکہہ کی اور حرف لا نفی کا ہے
جیسے کہتے ہو کہ مررت برجل لا طویل ولا قصیر اور اسی لیے اُسکی تکرار لازم ہوئی ہے یعنے ایسے میوے کہ
وہ قطع کیے ہوئے نہین ہین کسی وقت مین اوقات سے جسطرح کہ دنیا کے فواکہ منقطع ہوجاتے ہین بعض
اوقات مین **ولا ممنوعۃ** یعنے اور ایسے میوے کہ وہ منع نہین کیے گئے ہین رکتے نہین ہین اُس شخص سے
جو اُنکا ارادہ کرے کسی وقت مین کسی صفت پر چاہے بلکہ وہ تو طیار رکہے گئے ہین اُسکے لیے جہان کا ارادہ
کرے درمیان اُسکے اور اُن کے کوئی حائل نہین ہوتا ہے قیمت ہو یا دیوار یا دروازہ یا ستر ہی یا دوری
اللہ پاک نے فرمایا ہے وذللت قطوفہا تذلیلا ابن قتیبہ نے کہا یعنے اُنپر روک نہین کی گئی ہے جیسے
دنیا مین باعوض پر روک کی جاتی ہے **وفرش مرفوعۃ** یعنے اور بچھونون مین ہین ایسے بچھونے کہ بعض

بعض کے اوپر مرفوعہ ہین یا تختون پر مرفوعہ ہین کسی نے کہا کہ یہان فرش کنایہ ہے اُن عورتون سے جو جنت مین
ہین ارتفاع انکا یہ ہے کہ وہ تختون پر ہین یا یہ کہ حسن و کمال مین اُنکی قدرین اور مرتبے مرتفع و بلند ہین انا
انشاناہن انشاء یعنے ہم نے انکی انشا و ایجاد کی ایجاد کرنے کر کہا ہے کہ یہ حور عین ہین اور پاک
نے اُن کو انشا و ایجاد کیا ولادت اُنپر واقع نہین ہوئی اور نہ کوئی خلق اُنپر سابق ہوئی یہ حضرت آدم
علیہ السلام کی اولاد سے نہین ہین بلکہ اختراع کی ہوئی نو پیدا شدہ ہین ابو عبیدہ وغیرہ اسی قول پر
چلے ہین کسی نے کہا کہ بنی آدم کی عورتین مراد ہین یعنے یہ ہین کہ اللہ پاک نے موت کے بعد حال شباب
کی طرف انکا اعادہ کر دیا یعنے اللہ تعالی قیامت مین دنیا کی عورتون کو ایک نئی خلق کر کے پیدا کریگا
بغیر توسط ولادت کے یہ پیدا کرنا ایسا ہوگا جو دوام و بقا کی مناسب ہے اور یہ اسکو مستلزم ہے کہ کامل
خلق ہو جسمی قوتین پوری ہون اور نقص کی علامت دور ہو جسطرح کہ حور عین اسی طور پر پیدا کی گئی ہین
بالجملہ اگرچہ عورتون کا ذکر اول نہین گذرا ہے لیکن وہ اصحاب الیمین مین داخل ہین اور جس نے یہ کہا
ہے کہ فرش مرفوعہ کنایہ ہے عورتون سے تو اب رجع ضمیر کا ظاہر ہے فجعلناہن ابکارا یعنے
پھر کر دیا ہم نے اُنکو ابکار نہین چھوا اُنکو کسی آدمی نے ان سے پہلے اور نہ کسی جن نے حضرت ابن عباس
نے فرمایا کہ ابکار عذاری ہین یعنے کنواریان جب کبھی اُنکے خاوند اُنکے پاس آئینگے تو اُنکو کنواریان
پائینگے ازالہ بکارت کا اُنکو کچھ درد حاصل نہ ہوگا عربا اترابا عرب جمع ہے عروب کی یعنے اپنے خاوند
کی چاہنے والی اُس سے اچھا برتاؤ رکھنے والی مبرد نے کہا کہ اپنے خاوند کی عاشق جمہور نے عرب کو
بضم عین و راء پڑھا ہے اور حمزہ وغیرہ نے باسکان راء یہ دو لغت ہین فعول کی جمع مین اور دونون
قرائتین سبعیہ ہین اتراب جمع ہے ترب کی ترب وہ ہے جو سن مین ہمتا یا مساوی ہو اس لیے
کہ ایک وقت مین دونون کی جلد کو خاک چھوتی ہے جس سے ہونا زیادہ تر مستعمل ہوتا ہے یا باہم الفت ہوتے
مین ترب اُن اسمون مین سے ہے جو کہ اضافت سے معرفہ نہین بنتے ہین کیونکہ صفت کے معنے مین ہے
کہ ترب کی معنے مساوی کے ہین اسی کی مثل خدن ہے کیونکہ صاحب کے معنے مین ہے عورتون مین
تو اتراب بولا جاتا ہے اور مردون مین اقران لاصحاب الیمین متعلق ہے انشاناہن سے یا جعلناہن سے
یا اترابا سے یعنے ہمنے اُن کو انشا کیا یا پیدا کیا واسطے اصحاب یمین کے یا وہ اُنکے مساوی ہین
سن مین یا خبر ہے مبتدای محذوف کی ای ہن لاصحاب الیمین یا ہذا الذی ذکر لہم ثلۃ من الاولین
وثلۃ من الآخرین یہ راجع ہے طرف قولہ تعالی واصحاب الیمین الآیۃ کی اسے ہم ثلۃ الخ تفسیر ثلۃ زیر
تفسیر السابقین گذر چکی ہے یعنے یہ ہین کہ اصحاب یمین ایک جماعت ہین یا ایک امت یا ایک فرقہ یا ایک

قطعہ ہین اولین سے اور یہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تک ہین اور ایک جماعت
یا ایک امت یا ایک فرقہ یا ایک قطعہ ہین آخرین سے اور یہہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت ہین ابو العالیہ
وغیرہ نے کہا ایک ثلۃ اولین سے یا ہن یعنے کہ اس امت کی سابقین سے اور ایک ثلۃ آخرین سے یا ہن یعنے
کہ اس امت کے آخر سے ابو بکرہ مرفوعًا کہتے ہین کہ جمیع ثلتین اس امت سے ہین اخرجہ مسدد وغیرہ دوسرا لفظ
انکا یہہ ہے ہما جمیعًا من ہذہ الامۃ حضرت ابن عباس کا لفظ مرفوعًا یہ ہے ہما جمیعًا من امتی اخرجہ عبد بن
حمید وغیرہ دوسرا لفظ انکا یہہ ہے الثلتان جمیعًا من ہذہ الامۃ ابو العالیہ وغیرہ بہی اسی کے قائل ہین اور
یہی زجاج کا مختار ہے اب اگر کوئی کہے کہ اس سے قبل وقلیل من الآخرین کیون فرمایا پہر یہان وثلۃ من
الآخرین کہا تو کہین گے کہ وہ تو سابقین اولین ہین ہر اور آخرین ہین سے جو انکے ساتھ لاحق ہونگے وہ قلیل
ہین اور یہ اصحاب یمین ہین ہے اور یہ اولین و آخرین دونون ہین سے کثیر ہونگے پہر جب اللہ پاک اس شے کے بیان
سے فارغ ہوا جو کہ اصحاب یمین کے واسطے طیار کی گئی ہے تو اس شے کا ذکر شروع کیا جو کہ اصحاب شمال کیلیے
مہیا کی گئی ہے پس فرمایا وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ۝ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ۝ وَظِلٍّ مِنْ
يَحْمُومٍ ۝ لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ۝ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ۝ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى
الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ۝ وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝
أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ۝ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ
أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ۝ لَآكِلُونَ مِنْ شَجَرٍ مِنْ زَقُّومٍ ۝ فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ۝
فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ۝ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ۝ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ۝ اور بائین
والے کیسے بائین والے آنچ کی بہاپ ہین اور جلتے پانی ہین اور چہاؤن ہین دہوئین کی نہ ٹہنڈی اور نہ
عزت کی وہ لوگ تہے اس سے پہلے آسودہ اور ضد کرتے تہے اس بڑے گناہ پر اور تہے کہتے جب ہم مرگئے
اور ہوگئے مٹی اور ہڈیان کیا ہمکو پہر اٹہانا ہے کیا ہمارے باپ دادون کو بہی اگلے تو کہہ اگلے اور پچہلے
سب اکٹہے ہونے ہین ایک دن مقرر کے وقت پر پہر تم جو ہو اے بہکے ہو جہٹلانے والو البتہ کہاؤ گے ایک
درخت سینڈہ کے سے پہر بہرو گے اس سے پیٹ پہر پیو گے اسپر ایک جلتا پانی جیسے پیوین اونٹ تونسے
یہ مہمانی ہے انکی انصاف کے دن انتہے ف شمال و مشامہ کے ایک معنے ہین اصحاب الشمال مبتدا
ہے اور ما اصحاب الشمال خبر اول اور فی سموم وحمیم خبر ثانی یا خبر ہے مبتدا محذوف کی لئے سموم یعنے بائین
والے یعنے وہ کس شے مین ہین پہر اسکی تفسیر فرمائی کہ وہ سموم و حمیم مین ہین سموم ہوائے گرم ہے یا آگ
کی گرمی کسی نے کہا وہ گرم ہوا ہے جو کہ بدن کے مسام مین گہستی ہے حمیم وہ گرم پانی ہے جس کی گرمی

له یعنے مجاہد و عطاء ابن ابی رباح و ضحاک ۱۲ منہ
ع یعنے ابن المنذر و الطبرانی بسند حسن ۱۲ منہ
ع یعنی ابن عدی و الفریابی و ابن مردویہ بسند ضعیف قال السیوطی ۱۲ منہ
ھ یعنے مجاہد و عطاء ابن ابی رباح و ضحاک ۱۲ منہ

شدید ہوا ان دونون کا بیان گذرچکا ہے یحموم یفعول کا وزن ہی احم سے احم بمعنے اسود ہے جب کوئی شی
سخت سیاہ ہوتی ہے تو عرب لوگ اسکو اسود یحموم کہتے ہین معنے یہ ہین کہ دوزخی لوگ گھبراکر جابئین گے
طرف سایے کے تو اسکو پائین گے ایک سایہ نہایت سیاہ جہنم کے دہوئین کا کسی نے کہا یحموم ماخوذ ہے
حم سے حم کہتے ہین اُس چربی کو جو کہ آگ کے جلانے سی سیاہ پڑجاتی ہے کسی نے کہا کہ ماخوذ ہے حمم
سے یعنے کوئلا اور راکھ ضحاک نے کہا کہ آگ سیاہ ہے اور اُسکے لوگ کالے ہین اور ہر شے جو اس ہین ہے
وہ سیاہ ہی حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا یحموم و دخان اسود ہی ایک لفظ ہین دخان جہنم ہے تغییر الفظ ظل الدخان
ہے اسی طرح مجاہد وغیرہ نے بہی کہا ہی کسی نے کہا ایک وادی ہے جہنم مین یا ایک نام ہے نار کے نامون سے
لیکن ظاہر تر قول یہی ہے کہ یحموم سخت سیاہ دہوان ہی یہ آیت مثل اس آیت کی ہے اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ
بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِىْ ثَلٰثِ شُعَبٍ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِىْ مِنَ اللَّهَبِ اِنَّهَا تَرْمِىْ بِشَرَرٍ
كَالْقَصْرِ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ پہر اللہ پاک نے اُس ظل کا یہ وصف بیان فرمایا لا
بارد ولا کریم یعنے یہ سایہ اُن سایون کی مثل نہین ہے جو کہ سرد ہوتے ہین بلکہ یہ تو گرم و ضرر رسان ہی
اسلیے کہ نار جہنم کے دہوئین سے ہے کریم نہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس مین حسن منظر نہین ہے اور ہر شے
جس مین کسی طرح کی خیر و خوبی نہین ہوتی ہے تو وہ کریم نہین ہے یہ قول سعید بن مسیب کا ہی یا یون
کہو کہ وہ نہ طیب المہبوب ہے اور نہ حسن المنظر جیسا کہ حضرت حسن و قتادہ نے کہا ہے ولا کریم المنظر یعنے اسکی
کی صورت اچہی نہین ہی آنکہون کو بہلی نہین لگتی ہے چنانچہ خود اللہ پاک نے اُسکی ہولناک صورت آیت
مذکورہ مین بیان فرمادی ہی ضحاک نے کہا ہر پینے کی شے جو شیرین نہین ہوتی تو وہ کریم نہین ہے
فراء نے کہا کہ عرب لوگ کریم کو تابع ٹہیراتے ہین واسطے ہر اس شے کے جس سی کسی وصف کی نفی کرتے
ہین مراد اُنکی اس سی ذم ہوتی ہے یون بولتے ہین ما ہو بسمین ولا کریم وما ہذہ الدار بواسعۃ ولا کریمۃ ❖
ابن جریر نے یون کہا کہ عرب اس لفظ کو تابع کرتے ہین نفی مین تو کہتے ہین ہذا الطعام لیس بطیب ولا
کریم ہذا اللحم لیس بسمین ولا کریم وہذہ الدار لیست بنظیفۃ ولا کریمۃ **قولہ تعالےٰ** لا بارد ولا کریم دو
صفتین ہین ظل کی یحموم کی نہین ہین **اب** اگر کوئی کہے کہ اس بنا پر یہ بات لازم آئے گی کہ صفت
غیر صریح مقدم ہو صریح پر تو کہین گے کہ یہ اعتراض وارد نہین ہوتا ہے اسلیے کہ ترتیب صفات مین واجب
نہین ہے رضی نے اسپر نص کی ہے باوجود اسکے ترتیب بیان مفضی ہوگی طرف اس بات کے کہ دو فاصلے
باہم ہموزن نہ ہون دوسرے یہ ہے کہ انکو یحموم کی دو نعتین ٹہیرانا بلاغت قرآنی کے مناسب نہین ہے
نکتہ ظاہر کا حق یہ تہا کہ یون کہا جاتا وظل حار ضار سو اسکو چہوڑکر وظل من یحموم فرمایا اسکا فائدہ یہ ہے

کہ پہلے پہل ذہن مین جلدی سی ظل متعارف آجائی تو سننے والا طمع کرے پہر سردی طلب راحت جو ظل کی مطلوب ہے جب اسکی اُس سی نفی کی گئی تو سخریہ و تہکم آگیا اور تعریض ہوئی اس بات کی کہ جس سایے مین برود اکرام ہے اُس کے مستحق انکے سوا اور لوگ ہین تو یہ بات زیادہ تر اُنکے گلوگیر ہوگی اور سخت تر ہوگی واسطے اُنکے حسرت کرنے کے امام رازی فرماتے ہین کہ ان تین اسمو مین اس طرف اشارہ ہی کہ وہ ہمیشہ عذاب مین رہین گے کیونکہ اگر وہ ہوا چلنی کی جگہہ کے سامنے آئین گے تو انکو سموم لگے گی اور اگر وہ بچاؤ طلب کرینگے جس طرح وہ شخص کرتا ہے جو کہ اپنے نفس سے سموم کو دفع کرتا ہے باینطور کہ بچاؤ کی جگہہ مین چہپ جاتا ہے تو وہ سیاہ دہوئین کے سائے مین ہونگے پس عذاب سی اُنکو کسی طرح کی چہٹی نہین ہے یا یون کہا جائی کہ سموم کافر کو ماریگی تو پیاسا ہوگا اور سموم کی آگ اُسکے جوف مین شعلہ زن ہوگی تو پانی پیے گا پہر وہ اُسکی انتین کاٹ ڈالیگا پہر چاہے گا کہ کوی سایہ طلب کری تو وہ سایہ سیاہ دہوان ہوگا سموم وحمیم کا ذکر کیا نار کا ذکر نہین فرمایا سو یہ تنبیہ ہے ادنی سے اعلے پر گویا یون کہا کہ اُنکے نزدیک دنیا مین جو سرد تر اشیا رہتے وہ یہان حار ہی تو پہر جو حار تر اشیا ہی وہ کیسی ہوگی کذا ذکر الخطیب پہر اللہ پاک نے انکے اعمال کا ذکر کیا جن کی وجہ سی وہ اس عذاب کے مستحق ہوے پس فرمایا **انہم کانوا قبل ذلک مترفین** یعنے اُنکے عذاب کا ایک سبب یہ ہے کہ یہ عذاب جو اُن پر نازل ہوا اس سے پہلے وہ دار دنیا مین نعمین تہی اُس شی کے ساتہہ جو اُنکو حلال نہین تہی اپنے نفوس کے مزون پر متوجہ تہے جس شئے کو رسول لیکر آتے اُس پر توجہ نہین کرتے تہے تلذذ وتنعم وعیش وعشرت مین ڈوبے رہتے تہے سو اس سبب اُنکو منزجر ہونے سے رکا اور عبرت لینے سے باز رکہا یہان جو ترفہ وتنعم ذم ہوا سو صرف اس جہت سی کہ اُنہون نے طاعات سیّہ رہنے کو اور اُنکے چہوڑنے کو اُسکے حیلے سے ٹہیرایا تو اس اعتبار سی اُنکی ذم ٹہیک ہوئی با آنکہ ترفہ فی حد ذاتہ واقع مین ذم نہین ہے مترفین بمعنے متنعمین ہے سدی نے کہا مشرکین اور کیسینے کہا متکبرین قول اہل اولی یہ بات کہ اصحاب شمال مین تو اُنکے عذاب کا سبب ذکر کیا اور اصحاب یمین مین اُنکے ثواب کا سبب ذکر نہین فرمایا سو اس کی حکمت یہ ہے کہ منطوق آگاہ کرتا ہے اس بات پر کہ ثواب تو اللہ تعالی کی طرف سے فضل ہے اور عقاب اُسکی جانب سی عدل ہے اور فضل برابر ہے کہ اُسکا سبب مذکور ہو یا نہ ہو تفضل کرنیوالی کی شان مین نقص کا وہم ڈالتا ہے نہ ظلم کا اب رہا عدل سو اگر عقاب کا سبب ذکر نہ کیا جائے تو یہ خیال کیا جائیگا کہ وہ ظالم ہے اور اسپر یہ بات دال ہے کہ اللہ پاک نے اصحاب یمین کے حق مین جزا دیا کانوا یعملون نہین کہا جیسا کہ سابقین کی شان فرمایا ہے اسلیے کہ اصحاب یمین نے تو بسبب فضل عظیم کے نجات پائی نہ بوجہ عمل کے بخلاف اُس شخص کے جسکی نیکیان کثیر ہوئین پس بے شک اُسکے حق مین اطلاق جزا

کا حسین ہوتا ہے کذا قال الامام الرازی بالجملہ دوسرا سبب عقاب کا یہ ہے **وکانوا یصرون علی الحنث العظیم** حنث بمعنے گناہ ہی یعنے قائم رہتے تہے گناہ عظیم پر اور توبہ کی نیت نہین کرتے تہے مراد کفر کرنا ہے ساتہہ اللہ پاک کے اور اوثان و انداد کا رب ٹہیرانا سوا اللہ تعالی کے **واحدی** کہتے ہین اہل تفسیر نے کہا ہے کہ مراد اس سے شرک ہے کیونکہ یہ توڑنا ہے عہد میثاق کا اور حنث توڑنا ہے اُس عہد کا جو کہ قسم کے ساتہہ تاکید کیا گیا ہے جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ حنث عظیم شرک ہے اسی طرح حضرت حسن وضحاک و ابن زید وعکرمہ ومجاہد وقتادہ وسدی وغیرہم نے بہی کہا ہے قتادہ ومجاہد کا ایک قول یہ ہے کہ یہ وہ ذنب عظیم ہے جس سے توبہ نہین کرتے ہین شعبی نے کہا کہ یمین غموس ہی یہ یون ہے کہ وہ قسم کہاتی تہے اس پر کہ مبعوث نہ ہونگے اور اس مین جہوٹ بولتے اس پر یہ آیت دال ہے **وکانوا یقولون ائذا متنا** الآیہ ہمزہ دونون جگہہ انکار واستبعاد کا ہے عامل ظرف مین وہ شے ہے جس پر مبعوثون دال ہے اس لیے کہ مابعد استفہام کا اُسکے ماقبل مین عمل نہین کرتا ہے اے انبعث اذا متنا الخ اور اوآباؤنا الاولون معطوف ہی مبعوثون کے اندر کی ضمیر پر اسلیے کہ ہمزے کی فصل واقع ہوگئی ہے سورہ صافات ورعد میں اسپر کلام گذر چکا ہے یعنے اُنہون نے انکار کیا اور بعید سمجہا اس بات کو کہ بعد موت کے مبعوث ہون اس حال مین کہ اُن کے گوشت اور چمڑے مٹی ہوگئے اور اُن کی ہڈیاں کہوکہری وبوسیدہ ہوگئین کیا اور اُنکے اگلے باپ دادی بہی یعنے یہ تو اور بہی زیادہ بعید ہی بسبب مقدم ہونے اُنکی موت کے پہر اللہ پاک نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امر کیا کہ اُنکو جواب دین اور اُنکے بعید سمجہنے کا رد کرین پس فرمایا **قل ان الاولین والآخرین** الآیہ یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اُن سے کہدو اُنکے انکار کے رد کرنے کو اور حق کے ثابت کرنیکو کہ بیشک اگلی امتین اور پچہلی جن مین سے تم ہو البتہ جمع کی جائینگی بعد موت کے طرف ایک وقت کے اُس دن سے جو کہ معین ومقرر ہے نزدیک اللہ کے وہ دن قیامت کا ہے مطلب یہ ہے کہ اگلے پچہلے بنی آدم کے عنقریب جمع کیے جائینگے طرف عرصات قیامت کی اُن مین سے کوئی بہی نہ چہوڑا جائیگا کما قال تعالے ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ اسی لیے بیان یون فرمایا مجموعون اے میقات یوم معلوم یعنے ایک وقت محدود کے ساتہہ مقرر کیا گیا ہی نہ آگے بڑہے نہ پیچہے ہٹے نہ زیادہ ہو نہ کم **میقات** وہ ہے جس کے ساتہہ شے حد کی جاتی ہے اسی غرض سے موقیت احرام مین اضافت بمعنے من ہی جیسے خاتم فضۃ یعنے وہ حشر کیے جائینگے طرف اُس شے کے جس کے ساتہہ دنیا موقت کی گئی ہے روز حساب سے **ثم انکم ایہا الضالون** الخ یہ اور

اسکا مابعد اُس شی کے جملے سے ہے جو کہ قول کے تحت مین داخل ہے اور ان الاولین پر معطوف ہے کلمہ ثم تراخی زمانی
کے لیے ہے یا تراخی رتبہ کی ضالین مکذبین سے مراد اہل مکہ ہین اور وہ لوگ جو اُن جیسے حال مین ہین اللہ
پاک نے دو قبیح وصفون کے ساتہ اُنکو موصوف فرمایا ایک تو حق سے گمراہ ہونا دوسرا البعث کو جہٹلانا دنیا کے
اندر تہامہ کی زمین مین جو کڑوے درخت اُگتے ہین اُن سب سے بدتر خبیث زقوم کا درخت ہے اور آخرت
مین اللہ تعالی جحیم مین اُسکو اگائیگا غایت درجے کی کراہت اور بدصورتی اور بدبو مین ہوگا اسکی تفسیر
سورہ صافات مین گذر چکی ہے پہلا من ابتدائی غایت کا ہے اور دوسرا بیانیہ یا پہلا زائد اور دوسرا
بیانیہ یا دوسرا زائد اور پہلا ابتدائیہ منہا کی ضمیر شجر کی طرف راجع ہے اسلیے کہ شجر اسم جنس ہے اور
اسکی تذکیر و تانیث جائز دونون لغت ہین[1] یعنے پہر بعد بعث کراے مکے والو جو کہ ضال و مکذب ہو البتہ
کہانیوالے ہو زقوم کے درخت سے جس کی صورت اور مزہ کریہ ہے پہر بہرنیوالے ہو اُس درخت سے اپنے
پیٹ بسبب بہوک کی شدت کے جو تم کو لاحق ہوگی علیہ کی ضمیر راجع ہے طرف زقوم ماکول کی یا طرف
شجر کے اسلیے کہ مذکر و مؤنث دونون طرح مستعمل ہوتا ہے یا طرف اکل کے جو کہ لآکلون سے سمجہا جاتا ہے
حمیم وہ گرم پانی ہے جس کی گرمی غایت کو پہونچی ہو یعنے پہر تم پینے والے ہو بعد کہانے زقوم کے گرم
پانی سے فشاربون شرب الہیم یعنے پہر پینے والے ہو پینا تونسے اونٹون کا جمہور نے شرب کو
بفتح شین پڑہا ہے اور کسی نے بضم شین اور کسی نے بکسر شین یہ سب لغات ہین ابوزید نے کہا مین نے
عرب کو سنا ہے کہ وہ شین کی ضم و فتح و کسر سے بولتے ہین مبرد نے کہا کہ فتح تو اصل مصدر ہے اور ضم اسم مصدر
ہے ہیم وہ پیاسے اونٹ ہین جو سیراب نہین ہوتے ہین بسبب بیماری کے جو اُنکو لگتی ہے مفرد ہیم کا اہیم
ہے اور انثے ہیما ہے صحاح مین کہا ہے کہ ہیام بالضم سخت تر پیاس ہے اور ہیام مثل جنون کے ہے عشق
سے اور ہیام ایک بیماری ہے جو اونٹون کو پکڑ لیتی ہے تو زمین مین پہرا کرتے پہرتے ہین چرتے نہین ہین کہا
جاتا ہے ناقہ ہیما اور نیز ہیما وہ مغازہ ہے جس مین کچہ پانی نہین ہوتا ہے اور ہیام بالفتح وہ ریت ہے
جو کہ بوجہ اپنی نرمی کے ہاتہ مین نہین تہمتی ہے جمع ہیم ہے جیسے قذال و قذل اور ہیام بالکسر پیاسے
اونٹ ہین یہ جملہ بیان ہے ماقبل کا یعنے نہین ہوگا شرب تمہارا شرب معتاد بلکہ مثل پینے اُن اونٹون کے
ہوگا جو کہ پیاسے ہوتے ہین اور پانی پینے سے سیراب نہین ہوتے ضحاک و ابن عیینہ و اخفش و ابن کیسان
نے کہا کہ ہیم زمین نرم ہے ریتلی معنے یہ ہین کہ وہ پئین گے جیسے یہ زمین پانی کو پیتی ہے اور اس مین اسکا
اثر ظاہر نہین ہوتا ہے حضرت ابن عباس و مجاہد و سعید بن جبیر و عکرمہ نے کہا الہیم الابل العطاش الظماء
عکرمہ سے مروی ہے کہ ہیم وہ مریض اونٹ ہین جو کہ پانی کو چوستے ہین چوسنے کر اور سیراب نہین ہوتے ہین

سدی نے کہا ہیم ایک بیماری ہے اونٹون کو پکڑ لیتی ہے پہر وہ کبہی سیراب نہین ہوتے ہین یہانتک کہ مرجاتے
ہین سو اسیطرح جہنم والی ہین کہ گرم پانی سے کبہی سیراب نہ ہونگے خالد بن معدان سے مروی ہے کہ
وہ مکروہ رکہتے تہے اس بات کو کہ پئین پینا ہیم کا عَبَّۃً وَّاحِدَۃً یعنے ایک ہی بار بغیر اسکے کہ تین بار سانس
لین نسفی کہتے ہین کہ شاربین کا عطف جو صحیح ہوا شاربین پر حالانکہ وہ دونون واسطے ذوات
متفقہ کے ہین اور یہ دو صفتین متفق ہین سو صرف اسلیے کہ انکا شاربین حمیم ہونا اُس حال پر جسپر وہ ہے
کہ انتہا کا گرم ہے اور آنتون کو کاٹتا ہے ایک امر عجیب ہے اور انکا اُسکو پینا اس حال پر جسطرح کہ پیاسے
اونٹ پانی پیتے ہین یہ بہی ایک امر عجیب ہی پس اب وہ دونون صفتین مختلف ہوگئین ہٰذَا نُزُلُهُمْ
يَوْمَ الدِّيْنِ جمہور نے نزل کو بہ ضمتین پڑہا ہے اور کسی نے بالضم و سکون یعنے یہ زقوم ماکول و حمیم مشروب
جس کا مذکور ہوا انکا رزق و غذا ہے روز جزا مین جو کہ روز قیامت ہے مطلب یہ ہے کہ شجر زقوم و شراب
حمیم جس کا ذکر ہوا یہ وہ شے ہے جو اُن کے لیے طیار کی جائیگی اور وہ اسکو کہائینگے قیامت کے دن اہمیز
اُنکے ساتہ ٹہٹہا کرنا ہے کیونکہ نزل تو وہ شے ہے جو کہ مہمانون کے لیے اُنکی تعظیم و تکریم کے واسطے مہیا
کی جاتی ہے اسی کی مثل یہ آیت ہے فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ غرضکہ یہ تو اہل نار کا نزل ہے اور مومنین
کے حق مین یون فرمایا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا
اے ضیافۃ و کرامۃ جملہ ہٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ اللہ پاک کی طرف سے ہے بطور فذلکہ و اجمال کے مضمون
کلام کا مقرر و موکد ہے قول کے تحت مین داخل نہین ہے کذا فی فتح البیان و ابن کثیر مع المزج و الخلط
پہر اللہ پاک نے التفات کیا خطاب کفار کی طرف اُنکے عاجز کرنے کو اور حجت کے لازم کرنے کو پس فرمایا
نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ
الْخٰلِقُوْنَ ۝ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ
وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ ہم نے تمکو
بنایا پہر کیون نہین مانتے یعنے دوسرا بنانا بہلا دیکہو تو جو پانی ٹپکاتے ہو اب تم اسکو بناتے ہو یا ہم ہین
بنانیوالے ہم نے ٹہیرا دیا تم مین مرنا اور ہم ہار نہین رہے اس سے کہ بدل لاوین تمہاری طرح کے اور
اٹہا کہڑا کرین تمکو جہان تم نہین جانتے یعنے تمکو اور جہان مین لیجاوین تمہاری جگہہ یہان اور خلقت
بساوین اور جان چکی ہو پہلا اُٹہان پہر کیون نہین یاد کرتے انتہے ف اللہ پاک معاد کی تقریر و
تثبیت کرتا ہے اور اُسکے جہٹلانیوالون پر رد فرماتا ہے جو کہ اہل زیغ و الحاد ہین جنہون نے یون
کہا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ اور یہ بات بطور تکذیب و استبعاد کے اُن سے صادر

ہولی تو اسپر جواب دینے فرمایا نحن خلقناکم یعنے ہم نے تمہاری خلق کی ابتدا کی بعد اسکے کہ تم کوئی شے نہ تھے جب تم ذکر کیا قابل نہ تھے پس جو ذات پاک پہلی بار بناسکے پر قادر ہے وہ دوسری بار بنانے پر قادر نہیں ہوگا بلکہ وہ تو اسپر بطریق اولی اور بالاتر قادر ہے اسی لئے فرمایا فلولا تصدقون یعنے جب تم پہلی بار کے قائل ہو تو پھر دوسری بار کی کیوں نہیں تصدیق کرتے سو پھر اس قول سے انپر دلیل قائم کی افرایتم ما تمنون الآیہ یعنے کیا پھر تم قرار پذیر کئے ہوئی کو رحموں میں اور ان میں اسکو بناتے ہو یا ہم بنانے والا ہے اسکا پھر فرمایا نحن قدرنا بینکم الموت الآیہ فرمایا بینکم یعنے ہم نے گردش دی موت کو تم میں ضحاک نے کہا کہ برابری کی موت میں درمیان اہل آسمان و زمین کے وما نحن بمسبوقین یعنے اور ہم عاجز نہیں ہیں اس سے کہ متغیر کردیں تمہاری خلق قیامت کے دن اور اٹھا کھڑا کریں تمکو ان صفات و احوال میں جن کو تم نہیں جانتے ہو پھر فرمایا ولقد علمتم النشاۃ الاولی الآیہ یعنے تم جان چکے ہو کہ اسنے تمہاری انشاء ایجاد کی بعد اسکے کہ تم کوئی شے مذکور نہ تھے اور بنائے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل پھر کیوں نہیں تم یاد کرتے اور پہچانتے کہ جو پاک ذات پہلی اٹھان پر قادر ہوا ہے وہی دوسری اٹھان پر بھی قادر ہے بطریق اولی و احری کما قال تعالی وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ وقال تعالی أَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ وقال تعالی أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِنْ مَنِيٍّ يُمْنَى ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّى فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى كذا فی ابن کثیر

ف لولا یعنے ہلا ہے جو کہ کسی شے پر آمادہ کرنے کو آتا ہے **اب** اگر کوئی کہے یوں کیوں فرمایا کہ ہم نے تم کو بنایا پھر کیوں نہیں تصدیق کرتے ہو بنانے کی باوجود اسکے کہ وہ اپنی مخلوق ہونے کے قائل تھے دلیل اسکی یہ آیت ہے وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ تو کہیں گے کہ اگرچہ انہوں نے اپنی زبانوں سے اسکی تصدیق کی لیکن تصدیق جس بات کی مقتضی ہے جبکہ انکا مذہب اسکے خلاف تھا تو وہ گویا اسکے مکذب ہوئے سو انکی تصدیق مثل عدم تصدیق کے ٹھہرائی گئی بسبب گم ہونے آثار تصدیق کے جو کہ اسکو ثابت کرتے ہیں اور اسپر دال ہیں یا یوں کہئے کہ یہ تو خلق اول سے استدلال کرکے بعث بعد الموت کی تصدیق پر انکو آمادہ کیا ہے تو گویا یوں کہا کہ اللہ تعالے نے تمکو اول بنایا تمہارے اقرار سے پس اسپر مشکل نہیں ہے کہ دوبارہ تم کو پیدا کردے پھر تم کیوں نہیں بعث کی تصدیق کرتے کیونکہ جو پہلی بار بنانے پر قادر ہے وہی دوبارہ بناسکے

پر بہی قادر ہے مجلی کا حال یہی ہے مقاتل نے کہا ہم نے تمکو پیدا کیا اور تم کوئی شے نہ تھے اور تم اسکو جانتے ہو
پہر کیون نہین بعث کی تصدیق کرتے افرأیتم الآیہ یعنے تم مجہے بتاؤ کیا تمنے اپنی آنکہون سے دیکہا
ہے یا اپنے دلون ہی جانا ہے اُن نطفون کو جنکو تم عورتون کے رحمون مین ڈالتے ہو کیا تم اُس منی کو پورا
ٹہیک آدمی مقدر و مصور کرتے ہو یا ہم ہین اُسکی تقدیر و تصویر کرنے والے مطلب یہ ہے کہ یہ سب اسم مالک
ہی نے کیا ہے وہی اُسکے دوبارہ کرنے پر بہی قادر ہے جمہور نے تمنون کو بضم فوقیہ پڑہا ہے امنی
یمنی سے اور کسی نے بفتحہ تا یعنے مَنی سے یہ دونون دو لغت ہین کسی نے کہا کہ دونون کے معنے
مختلف ہین جب آدمی کو جماع سے انزال ہو تو امنی کہا جاتا ہے اور جب احتلام سے انزال ہو تو منی
بولا جاتا ہے منی کا نام منی اسلیے رکہا گیا ہے کہ وہ بہائی جاتی ہے منی بمعنے یراق ہے جمہور نے قدرنا
کو بتشدید پڑہا ہے اور کسی نے بتخفیف یہ دونون دو لغت ہین اور دونو سبعیہ ہین یقال قدرت الشئی و
قدرتہ معنے یہ ہین کہ ہم نے قسمت کیا موت کو تمپر اور مقرر کیا اُسکو واسطے ہر فرد تمہاری افراد سے کسی نے
کہا قضینا کسی نے کہا کتبنا کسی نے کہا اوحینا یہ معانی قریب بیکدیگر ہین مقاتل نے کہا پس کوئی
تو تم مین سے مرتا ہے بڑا ہو کر اور کوئی تم مین کا مر جاتا ہے چہوٹا وما نحن بمسبوقین الآیہ کا مطلب یہ ہی
نہین ہین ہم مغلوب و عاجز بلکہ قادر ہین اسپر کہ لے آوین ایسا خلق تمہاری مثل زجاج نے کہا اگر ہم
ارادہ کرین کہ پیدا کرین کوئی خلق تمہارے سوا تو نہ سبقت کرے ہم سے کوئی سابق اور نہ وہ ہم سے فوت
ہو سمین نے کہا کہ امثال جمع مثل ہے بکسر میم و سکون ثا کے یعنے ہم قادر ہین اسپر کہ تمکو معدوم کر دین
اور پیدا کر دین ایک اور قوم مثل تمہاری اسکی مؤید یہ آیت ہے اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ اَیُّهَا النَّاسُ وَیَاْتِ
بِاٰخَرِیْنَ یا جمع ہے مثل بفتحتین کی مثل بمعنے صفت ہے یعنے ہم قادر ہین اس پر کہ تمکو متغیر کر دین تمہاری
صفتین جنپر تم ہو صورت و سیرت مین لیکن اول اولی ہے ابن جریر کہتے ہین معنے یہ ہین ہم نے مقدر کیا
درمیان تمہارے موت کو اسپر کہ بدل دین تمہارے امثال بعد تمہاری موت کے ساتہ دوسرون کے تمہاری
جنس سے اور نہین ہین ہم مسبوق تمہاری اجلون مین یعنے نہ آگے ہوتا ہے کوئی پیچہے رہنے والا اور
نہ پیچہے رہتا ہے کوئی آگے ہونے والا وننشئکم فیما لا تعلمون یعنے اور انشاو ایجاد کر دین تم
کو ان صورتون اور ہیئتون مین جن کو تم جانتے نہین ہو حضرت حسن نے فرمایا یعنے ہم کر دین تم کو بندر
اور سؤر جیسا کہ تم سے پہلے کی قومون کے ساتہ کیا ہے کسی نے کہا یہ معنی ہین کہ اُٹہا کہڑا کرین ہم
تمکو بعث مین تمہاری غیر صورتون پر جو دنیا مین نہین سعید بن مسیب نے کہا یعنے سیاہ پرندون کی
پوٹون مین جو کہ برہوت مین ہوتے ہین گویا وہ خطاطیف ہین برہوت ایک وادی ہے یمن مین مجاہد نے

کہا یعنے جس خلق مین ہم چاہین اور جو ذات پاک اسپر قادر ہے تو وہ بعث پر بہی قادر ہے **ولقد علمتم النشاۃ الاولےٰ** یعنی اور البتہ بقرر تم جان چکے ہو پہلے اُٹہان کو وہ یہ ہے کہ ابتدا خلق کی نطفہ ا سے ہیر علقے سے پہر مضغہ سی سے حالانکہ تم اس سی پہلے کوئی شے نہ تہے یا نشاۃ اولی سی مراد مٹی سے پیدا کرنا ہے تمہارے باپ آدم کا اور گوشت سی بنانا ہے تمہاری مان حوا کا اور نطفے سے تمہارا بنانا ہے ابن جریر کا ہر کام نقل کرتا ہے ایک شبہ سے طرف اس تفسیر کی قتادہ وضحاک نے کہا کہ پیدا کرنا آدم علیہ السلام کا ہے مٹی سے **فلولا تذکرون** یعنے پہر تم کیون نہین یاد کرتے ہو اللہ پاک کی قدرت کو دوسرے اُٹہان پر اور کیون نہین اسکا قیاس کرتے ہو پہلے اُٹہان پر کیونکہ جو پاک ذات پہلے پر قادر ہوا ہے وہی دوسری پر بہی قادر ہے اسلیے کہ عادت مین یہ تو پہلے سے کمتر ہے کلفت مین جمہور نے نشاۃ کو بقصر پڑہا ہے اور کسی نے بمد اس کی تفسیر سورہ عنکبوت مین گذر چکی ہے آیہ کریمہ مین دلیل ہے قیاس کی صحت پر اسلیے کہ اللہ پاک نے انکو جاہل بنایا ہے اس بات مین کہ انہون نے نشأ اخری کا اولی پر قیاس ترک کیا کذا فے فتح البیان پہر اور قدرت بیان فرمائی **اَفَرَاَيۡتُمۡ مَّا تَحۡرُثُوۡنَ ۝ ءَاَنۡتُمۡ تَزۡرَعُوۡنَهٗۤ اَمۡ نَحۡنُ الزّٰرِعُوۡنَ ۝ لَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنٰهُ حُطٰمًا فَظَلۡتُمۡ تَفَكَّهُوۡنَ ۝ اِنَّا لَمُغۡرَمُوۡنَ ۝ بَلۡ نَحۡنُ مَحۡرُوۡمُوۡنَ ۝ اَفَرَءَيۡتُمُ الۡمَآءَ الَّذِىۡ تَشۡرَبُوۡنَ ۝ ءَاَنۡتُمۡ اَنۡزَلۡتُمُوۡهُ مِنَ الۡمُزۡنِ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡزِلُوۡنَ ۝ لَوۡ نَشَآءُ جَعَلۡنٰهُ اُجَاجًا فَلَوۡلَا تَشۡكُرُوۡنَ ۝ اَفَرَءَيۡتُمُ النَّارَ الَّتِىۡ تُوۡرُوۡنَ ۝ ءَاَنۡتُمۡ اَنۡشَاۡتُمۡ شَجَرَتَهَاۤ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡشِئُوۡنَ ۝ نَحۡنُ جَعَلۡنٰهَا تَذۡكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلۡمُقۡوِيۡنَ ۝ فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ** بہلا دیکہو تو جو بوتے ہو کیا تم اسکو کرتے ہو کہیتی یا ہم ہین کہیتی کرنے والے اگر ہم چاہین کر ڈالین اسکو روندن پہر تم رہو سارے دن باتین بناتے ہم قرض دار رہ گئے بلکہ ہم بے نصیب ہوگئے بہلا دیکہو تو پانی جو تم پیتے ہو کیا تم نے اتارا اسکو بادل سے یا ہم ہین اتارنیوالے اگر ہم چاہین اسکو کردین کہارا پہر کیون نہین حق مانتے بہلا دیکہو تو آگ جو سلگاتے ہو کیا تم نے پیدا کیا اسکا درخت یا ہم ہین پیدا کرنے والے ہمنے وہ بنائے یاد دلانے کو اور برتنے کو جنگل والون کی سو بول پاکی اپنے رب کی نام کی جو سب سے بڑا **ف** یعنے تم کہو کہ ہم نے تاوان اٹہایا بلکہ ہم محروم ہین **ف** کئی درخت ہین سبز جن کو رگڑنے سے آگ نکلتی ہے آگی سورہ یس مین اسکا بیان گزر چکا **ف** یاد یہ کہ اس آگ سے دوزخ کی آگ یاد آوے اور جنگل والون کو آگ سے بہت کام ہین جاڑے مین اور کام بہی چلتا ہے اس سی انتہے **ف** حرث کہتے ہین زمین کے چیرنے پہاڑنے اور بہانے اور اس مین بیج ڈالنے کو یہ معنے لغوی ہین جیسا کہ راغب نے کہا ہے کہ حرث زمین کا مہیا کرنا ہے واسطے زرعت کے اور اس مین بیج ڈالنا ہے کلمہ ما سے مراد زمین ہے یعنے تم مجہے خبر دو

اپنی زمین کی جسکو تم چیرتے ہو اور اُبھارتے ہو پھر اُس مین بیج ڈالتے ہو لیکن یہان مناسب تفسیر کلمہ ما کی ہے ساتھ بذر کے اور حرث سے مراد بیج ڈالنا ہے گویا یون کہا تم مجھے خبر دو اُس بیج کی جسکو تم مٹی مین ڈالتے ہو کیا تم اُسکو اُگاتے ہو اور کھیتی کرتے ہو پھر اُس مین بالیان اور دانے ہو جاتے ہین یا ہم ہین اُس کے اُگانے والے اُسکو کھیتی کرنے والے یعنے یہ کام تمہارا نہین ہے بلکہ یہ کام ہمارا ہی ہے کہ ہم اُس کو جماتے ہین اُس کے جمنے کی جگہ مین اور زمین مین ہم اُسکو اُگاتے ہین مختار مین کہا ہے کہ زرع بیج ڈالنا ہے اور نیز بمعنے انبات ہے یقال زرعہ اللہ لے انبتہ لتتم معروفہ اور زرعہ اللہ لے انماہ انتہی پس یہان کے مناسب یہی ہے کہ زرع بمعنے انبات و انماء ہو جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعًا مروی ہے کہ ہرگز نہ کہو ایک تمہارا زرعت ولیکن کہے حرثت حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کیا تم نہین سنتے ہو اللہ تعالیٰ کو کہ وہ فرماتا ہے افرایتم الآیۃ اخرجہ البزار وغیرہ حجر مدری سے مروی ہے کہ جب وہ آیت مذکور اور اُسکی مثل اور آیتین پڑھتے تو کہتے بل انت یارب یعنی بلکہ تو ہی اُگاتا ہے اے میرے رب مطلب آیت کا یہ ہے پس جب تم نے اسکا اقرار کر لیا تو پھر کیونکر بعث کا انکار کرتے ہو جو ذات پاک اسپر قادر ہے کہ دانون کو زمین مین جماتا ہے پھر اُنکو اُگاتا ہے بڑھاتا ہے پھر اُن مین بالیان لاتا ہے اور ایکدانے سے بہت دانے پیدا کر دیتا ہے وہی اسپر بھی قادر ہے کہ مردون کو زمین سے پھر دوبارہ اُٹھا کھڑا کر دے یہ تو اُسپر کچھ بھی دشوار نہین ہے پھر اگر کوئی معاند کہے کہ ہم زمین مین بیج ڈالتے مین اور وہ خود ہی کھیتی ہو جاتا ہے اور یہ نہ ہمارے فعل سے ہے نہ ہمارے غیر کے فعل سے تو اللہ پاک نے اسپر یون رد فرمایا **ولو نشاء لجعلناہ حطاما** یعنے اگر ہم چاہین تو جو تم بوتے ہو اُسکو کر ڈالین حطام و متفتت و متکسر یعنے سوکھی گھاس جس مین دانے نہ ہون یا اُسکو سکھا ڈالین قبل اُس کے پکنے اور کاٹنے کے وقت آنے سے پس کیا تم قادر ہو اُسکے حفظ پر یا وہ خود قادر ہے اسپر کہ اپنے نفس سے خود ان آفتون کو دفع کرے جو اُسکو لگتی ہین حالانکہ کوئی بھی اس مین شک نہین کرتا ہے کہ دفع آفات نہین ہوتا ہے مگر اللہ پاک کے اذن و حفظ سے حطام وہ سوکھی روئیدگی ہے جس سے نفع نہین لیا جاتا ہے اور نہ اُس مین سے دانے حاصل ہوتے ہین اور نہ وہ شی جو کہ کھیتی سے مطلوب ہوتی ہے **فظلتم تفکہون** یعنے جب یہ آفت تم پر پڑے تو تم ہو جاؤ تعجب کرتے جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہے فراء نے کہا تعجب کرتے اُس شی مین جو تم پر نازل ہوئی تمہاری کھیتی مین صحاح مین کہا ہے تفکہ بمعنے تعجب ہے اور کہا جاتا ہے تندم حضرت حسن و قتادہ وغیرہما نے فرمایا یعنے یہ ہین پھر ہو جاؤ تم تعجب کرتے اُس کی جانے سے اور ندامت کرتے اُس شے سے جو تم پر نازل ہوئی عکرمہ نے کہا ایکدوسرے کو ملامت کرتے اور نادم ہوتے اللہ کی معصیت سے جو کہ تم سے گزر چکی ہے ابو عمرو و کسائی

له وابن جریر وابن المنذر وابو نعیم والبیہقی فی شعب الایمان ... وضعفه ابن ابی حاتم ... لفظ ابو عبد الرحمن ... لا القول زرعت ... ولکن حرثت

نے کہا کہ تفکہ تلہف ہے یا فات پر یعنے افسوس کرنا فوت شدہ شے پر جمہور نے ظلتم بفتح ظا مع یک لام پڑہا ہے
اور کسی نے بکسر ظا مع یک لام اور کسی نے بدو لام جسکا اول مکسور ہے بنا بر اصل اور اسکا فتحہ بہی مروی ہے
یہ بہی ایک لغت ہے جمہور نے تفکہون بہائے ہوز پڑہا ہے اور کسی نے بنون بجای ہا اسے تندمون ابن خالویہ نے
کہا تفکہ بمعنے تعجب ہے اور تفکن بمعنے تندم صحاح مین کہا ہے کہ تفکن بمعنے تندم ہے تفکہون کے معنے
مین مجاہد کا ایک قول تو تعجبون ہے دوسرا قول یہ ہے تفجعون و تحزنون علی ما فاتکم من زرعکم یعنے دردمند
رنجیدہ ہوتے اپنی کہیتی پر جو تم سے فوت ہوگئی یہ قول راجع ہے طرف اول قول کے یعنے تعجب اُس سبب سے کہ جس
کی وجہ سے اپنے مال مین مصیبت زدہ ہوئے یہ قول ابن جریر کا مختار ہے بیضاوی مین ہے کہ تفکہ تنقل ہے ساتہ
صنوف فاکہہ کے اور کبہی استعارہ کیا جاتا ہے واسطے تنقل کے حدیث مین یہ معنے بہی یہان بنتے ہین یعنے
پہر تم سارے دن طرح طرح کی باتین بناتے رہتے کبہی تو یون کہتے کہ انا لمغرمون کبہی اس سے اعراض
کرکے یون کہتے بل نحن محرومون معنے مغرمون کے یہ ہین کہ لازم کیے گئے تاوان کو بسبب ہمارے کہیتی
کے جو ہلاک ہوگئی ضحاک و ابن کیسان و کرخی نے کہا مغرم وہ ہے جسکا مال بغیر عوض جاتا رہا زمخشری نے
کہا لازم کیئے گئے تاوان اُس شے کا جو ہم نے خرچ کی کسی نے کہا مغرمون بمعنے معذبون ہے یہ قول قتادہ
وغیرہ کا ہے مجاہد و عکرمہ نے کہا المولع بنا یقال اغرم فلان بفلان ای اولع بہ مقاتل نے کہا مہلکون یعنے
بسبب ہلاک ہونے ہماری رزق کے نحاس نے کہا ماخوذ ہے غرام بمعنے ہلاک سے ظاہر سیاق سے معنے اول
ہین یعنی بے شک ہم تاوان زدہ ہین اسلیے کہ جو ہم نے بویا تہا وہ جاتا رہا اور روندن ہوگیا بلکہ ہم محروم
ہین یعنے ہم محروم کیے گئے اپنے رزق سے بسبب تباہ ہونے ہماری کہیتی کے محروم وہ ہے جو روکا گیا
اُس رزق سے جس مین اُسکا کچہ بہرہ و نصیب نہین ہے محارف بہی یہی ہے کسی نے کہا محارفون محدودون
لا مجدودون پہر اور قدرت و نعمت ذکر فرمائی **افرایتم الماء الذی تشربون** الآیہ یعنے تم مجہے
خبر دو اُس پانی کی جس کو تم پیتے ہو پہر اُس سے اپنی پیاس بجہاتے ہو جو تمکو لاحق ہوتی ہے کیا تم نے اُس کو
اُتارا بادل سے یا ہم ہین اُتارنیوالے نہ ہمارا غیر پس جب تم نے اس کو پہچان لیا تو پہر کیون نہین اقرار
کرتے توحید کا اور تصدیق کرتے بعث کی حضرت ابن عباس و مجاہد وغیرہ واحد نے کہا کہ مزن سحاب ہے
ابوزید نے کہا کہ مزنہ سفید بادل ہے اور مزن جمع ہے اور مزنہ بمعنے مطر ہے قالہ فی الصحاح یہان جو
صرف پینے کا ذکر فرمایا باوجود اسکے کہ پانی کے فوائد و منافع کثیر ہین سو اسلیے کہ اعظم فوائد و اجل
منافع بہی پینا ہے پہر یہ بیان فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو اس نعمت کو اُن سے سلب کرے **لو نشاء جعلناہ
اجاجا** الآیہ اجاج وہ سخت کہارا پانی ہے جس کا پینا ممکن نہین ہے حضرت حسن نے فرمایا وہ کڑوا پانی

ف محارفون وہ ہیں جنکی روزی اس سے کنارہ کی گئی یعنی بدبخت اور محدود یعنی ممنوع الرزق ہے اور مجدود یعنی محظوظ و صاحب بخت و نصیب ہے ۱۲ منہ

[illegible]

ہے جس سے نفع نہین لیتی ہین پینے مین اور نہ کہیتی مین اور نہ ان کی غیر مین یعنی اگر ہم چاہین تو کردین اسکو کہارا پہر کیون نہین تم شکر کرتے اللہ کی نعمت کا جسنے تمہارے واسطے آب شیرین زلال پیدا کیا جس کو تم پیتے ہو اور اُس سے نفع لیتے ہو کما قال تعالےٰ لَكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ابن ابی حاتم نے عن جابر عن ابی جعفر عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کیا ہے کہ آپ جب پانی پیتے تو فرماتے تہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَقَانَاهُ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحًا أُجَاجًا بِذُنُوبِنَا پہر اور قدرت ونعمت ذکر فرمائی افرایتم النار التی تورون الایة اریتم یعنی ہین چقماق کے ساتہ آگ نکالنے کو جب تم چقماق کے ساتہ آگ نکالوگے تو یون بولوگے کہ اوریت النار عرب لوگ دو لکڑیون سے آگ نکالتے ہین ایکو دوسری پر رگڑتے ہین اوپر کی لکڑی کا نام زند اور نیچے کی لکڑی کا نام زندہ رکہتے ہین دونون کو نر و مادہ سے تشبیہ دی ہے یعنے تم مجہے خبر دو اُس آگ کی جسکو تم چقمق جہڑ اکر گیلے درخت سے نکالتے ہو کیا تم نے انشا و ایجاد کیا ہے اسکا درخت جس سے چقماق کی لکڑیان ہوتی ہین وہ درخت مرخ وعفار ہین عرب کہتے ہین فی کل شجر نار واستمجد المرخ والعفار جلال محلی نے کلخ کا درخت زیادہ کہا ہے سلیمان جمل نے اپنے شیخ سے نقل کیا ہے کہ ہم نے اسکو قاموس مین نہین پایا اور نہ مختار مین مگر اتنی بات ہے کہ بعض اہل مغرب وشام نے خبر دی ہے کہ وہ انکے یہان موجود و معروف ہے بانس کے مشابہ ہے اسکی دو ٹکڑے لیے جاتے ہین اور ایک دوسرے سے مارا جاتا ہے تو آگ نکل آتی ہے غرضکہ کیا تمنے اُسکے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم ہین اُسکے پیدا کرنیوالے اپنی قدرت سے تم نہین ہو مطلب یہ ہے بلکہ وہ ہم ہی ہین کہ ہم نے اُس آگ کو اسکی جگہہ مین ودیعت رکہا ہے یہان انشا یعنے خلق ہے خلق کو انشا کے پیرایہ مین اسلیے ادا کیا ہے کہ جو بدیع صنعت وعجیب قدرت اس مین ہے اسپر دال ہو پہر آگ پیدا کرنے کے دو فائدے ذکر فرمائے نحن جعلناها تذكرة ومتاعا للمقوین یعنے ہم نے ٹہیرایا اُس آگ کو جو دنیا مین ہے تذکرہ واسطے جہنم کے بڑی آگ کے اعاذنا اللہ منہا بفضلہ ورحمتہ آمین اسلیے کہ معاش کے اسباب ہمنے اس سے متعلق کیے اور اسکی طرف حاجت ہونیکا عموم بلوہ کیا تاکہ وہ لوگون کے روبرو حاضر رہے اسکی طرف نظر کرتے رہین اور جس آگ کا انکو وعدہ دیا گیا ہے اسکو یاد کرین مجاہد وقتادہ نے کہا کہ ہم نے اسکو ٹہیرایا تبصرہ واسطے لوگون کے تاریکی مین یعنے اندہیرے مین سوجہانیوالی بنائی کہ اسکی روشنی مین اپنے کام کرین عطا نے کہا کہ اسکو موعظہ بنایا کہ مومن اُس سے نصیحت پزیر ہو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تذکرۃ للنار الکبرے یعنے یاد دلانیوالی بڑی آگ کی حضرت ابوہریرہؓ مرفوعا کہتے ہین تمہاری یہ آگ جو جلاتے ہو ایک جزو ہے ستر جزو

ہیں کا جہنم کی آگ سے صحابہ نے عرض کیا واللہ یا رسول اللہ بیشک وہ البتہ کافی تھی فرمایا بیشک وہ تو فضیلت دی گئی ہے اس پر ساتھ اُنہتر جزو کے وہ سب مثل اُسکی گرمی کے ہیں اخرجہ البخاری و مسلم ابن کثیر میں مجاہد و قتادہ کا لفظ یہ ہے اے تذکرۃ النار الکبری یعنی یہ آگ یاد دلاتی ہے بڑی آگ کو قتادہ نے کہا ہمسے ذکر کیا گیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اے میری قوم تمہاری یہ آگ جو جلاتے ہو ایک جزو ہے ستر جزو میں کا جہنم کی آگ سے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک وہ البتہ کافی تھی آپنے فرمایا بیشک وہ مقرر ماری گئی ساتھ دریا کے دو ضرب دو بار یہاں تک کہ نفع لیں اُس سے بنی آدم اور قریب ہے اُس سے قتادہ کی اس مرسل حدیث کو امام احمد نے بسند خود حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ بیشک یہ تمہاری آگ ایک جزو ہے ستر جزو میں کا نار جہنم سے اور ماری گئی ساتھ دریا کے دو بار اور اگر یہ ہوتا تو نہ ٹھیرتا اللہ اس میں کچھ منفعت واسطے کسی کے امام مالک کا لفظ عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ مرفوعًا یہ ہے نار بنی آدم التی یوقدون جزء من سبعین جزءا من نار جہنم فقالوا یا رسول اللہ ان کانت لکافیۃ فقال انہا قد فضلت علیہا بتسعۃ وستین جزءا رواہ البخاری من حدیث مالک و مسلم من حدیث ابی الزناد و رواہ مسلم من حدیث عبد الرزاق عن معمر عن ہمام عن ابی ہریرۃ بہ ایک لفظ میں یوں ہی والذی نفسی بیدہ لقد فضلت علیہا بتسعۃ وستین جزءا کلہن مثل حرہا طبرانی کا لفظ حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعًا یہ ہے کیا تم جانتے ہو کیا ہے مثل تمہاری اس آگ کی نار جہنم سے البتہ وہ سخت تر ہے از روے سیاہی کے تمہاری آگ سے ستر گنے ضیاء مقدسی نے کہا وقد رواہ ابو مصعب عن مالک ولم یرفعہ وہو عندی علی شرط الصحیح حضرت ابن عباس وغیرہ[۱] نے فرمایا کہ مقوین سے مراد مسافرین ہیں ابن جریر نے اسکو اختیار کیا ہے اور کہا اسی معنے سے عرب کا قول ہے کہ جب گھر والے کوچ کر جاتے ہیں تو کہتے ہیں اقوت الدار غیر ابن جریر نے کہا کہ قی و قوا بیابان ہی آب و گیاہ و خالی و دور ہے آبادی سے عبد الرحمن بن زید بن اسلم نے کہا کہ مقوی یہاں بمعنے گرسنہ ہی مجاہد[۲] سے مروی ہے یعنے نفع لینا ہے واسطے حاضر و مسافر کے واسطے ہر طعام کے صلاح نہیں کرتی ہے اُسکی مگر آگ[۳] دوسرا لفظ مجاہد کا یہ[۴] ہے یعنے مقوین سے مراد نفع لینے والے ہیں سب لوگوں میں سے اسی طرح عکرمہ سے بھی مروی ہے یہ تفسیر زیادہ تر عام ہے اپنے غیر سے کیونکہ شہری اور دیہاتی غنی و فقیر ہیں کی سب محتاج ہیں آگ کے واسطے پکانے تاپنے روشنی کرنے وغیرہ منافع کے پھر اللہ تعالے کے لطف و مہر سے یہ ہے کہ اُس نے پتھروں میں اور خالص لوہے میں اسکو ودیعت رکھا ہی بایں طور کہ مسافر اُس پر قادر ہوتا ہے کہ لے اپنے سامان اور کپڑوں میں اٹھا لیجائے پھر جب اسکی طرف حاجتمند ہو اپنی منزل میں تو اپنی چقماق نکالے اور آگ جھاڑ لے اور اپنی آگ جلائے پھر اُس سے پکائے تاپے گوشت بھونے اور اُس سے انس حاصل کرے اور ساری نفع لیوے پس اسی لیے تنہا مسافروں کا ذکر کیا ہے گو یہ ساری لوگوں کا حق

۱؎ یعنی مجاہد و قتادہ و ضحاک و نضر بن عربی ۲؎ یعنی قال ابن ... ۳؎ یعنی مجاہد ... سفیان ۴؎ ... ابی نجیح عنہ ... ابن جریر

مین عام ہے اسکے واسطے اُس حدیث سی استدلال کیا ہی جو کہ امام احمد نے مرفوعا روایت کی ہے کہ مسلمان
شریک ہین تین چیزون مین آگ اور گھاس اور پانی ابن ماجہ کا لفظ باسناد جید حضرت ابوہریرہ سی مرفوعا یہ ہے
تین چیزین ہین کہ منع نہ کی جائین پانی اور گھاس اور آگ فتح البیان مین ہی کہ مقوین سے مراد مسافر
ہین کما قال ابن عباس یعنے ہمنے ٹھیرایا آگ کو منفعت واسطے اُن لوگون کے جو اُترتے ہین قواء مین قواء
زمین بی آب وگیاہ ہے جیسے مسافر لوگ اور جنگل والے جو کہ اراضی مقفرہ مین نازل ہوتے ہین ارض قواء وقوی
بمد وقصر دونون طرح بولا جاتا ہے اور جب کوی سفر کرے تو کہا جاتا ہے اقوی ای نزل القوی خاصکر کے
مسافرون کا ذکر اسلیے کیا کہ اُن کی منفعت اُس سے بہ نسبت مقیم لوگون کے زیادہ ہے کیونکہ وہ رات کو
آگ جلاتے ہین تاکہ درندے بھاگین اور راہ بھولا راہ پائے انکے سوا اور منافع ہین ثعلبی نے اکثر مفسرون
سے یہی قول حکایت کیا ہے اور یہی ظاہر ہے مقوی بمعنے جائع اس محاورے سے ماخوذ ہے کہ اقویت منذ
کذا وکذا بولا جاتا ہے یعنے مین نے اتنی اتنی مدت سے کچھ نہین کھایا وبات فلان القوی ای جائعا قطرب نے
کہا قوی منجملہ اضداد ہے فقر وغنا دونون کے معنے مین آتا ہے جب کسی کے پاس زاد و توشہ نہین ہوتا ہے تو
کہتے ہین اقوی الرجل اور جب کسی کے دواب قوی ہوتے ہین اور اسکا مال کثیر ہوتا ہے تب بھی اقوی الرجل بولتے
ہین معنے یہ ہین کہ ہم نے ٹھیرایا آگ کو متاع ومنفعت واسطے غنی لوگون کے اور فقیرون کے کسی کو اس سے
بے نیازی نہین ہے مہدوی نے کہا کہ آیت صلاحیت رکھتی ہے واسطے سب کے کیونکہ محتاج ہوتا ہے
طرف آگ کے مسافر ومقیم وغنی وفقیر **فسبح باسم ربک العظیم** حرف فا واسطے مرتب کرنے مابعد کے
ہے ماقبل پر مابعد تو الله پاک کا ذکر اور اسکی تنزیہ ہے اور ماقبل وہ نعمتین ہین جنکا شمار کیا ہے اور اپنے بندون پر
ان کا انعام فرمایا ہے اور مشرکون نے اُن کا انکار کیا ہے اور اُنکو جھٹلایا ہے یعنے جب مشرکین ان نعمتون
کا انکار وتکذیب کرتے ہین تو تو پاکی بول اپنے رب کے نام کی جو سب سے بڑا ہے جس نے اپنی قدرت سے مختلف
ومتضاد اشیا پیدا کیے صاف شیرین سرد پانی بنایا اگر چاہتا تو اسکو کڑوا کر دیتا جس طرح کہ ڈبانے والے
دریا ہین اور آگ جلانیوالی پیدا کی اسکو تو بندون کے مصلحت کے لیے بنایا اور اسکو اُنکے واسطے منفعت
ٹھیرایا اُنکی معاش ودنیا مین اور اُنکے زجر کرنے کو معاد مین کسی نے کہا کہ حضور صلے الله علیہ وآلہ وسلم کو
امر فرمایا کہ تو کہہ سبحان ربی العظیم مرفوعا آیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوی تو آپ نے فرمایا کہ ٹھیراؤ تم اسکو
اپنے رکوع مین **ف** باسم کا کلمہ زائد ہے اور سبح بنفسہ وبحرف جر دونون طرح متعدی ہوتا ہے تو اب
معنے سبح ربک ہین لیس حرف با زائد ہے اور اسم اپنے معنے پر باقی ہے یا بمعنے ذات یا بمعنے ذکر یا حرف
با محذوف سے متعلق ہے کسی نے کہا کہ حرف با زائد ہے حلبی نے اسکا یون تعقب کیا کہ یہ خلاف اصل ہے

اور اسکا حال کے واسطے ہونا جائز رکہا ہے ای علی سبیل التبرک باسم ربک کقولہ تعالی وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ یا واسطے تعدیت کی ہے کذا فی الجمل کرخی نے کہا اور اسیجگہہ سو قولہ تعالی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ
الْاَعْلٰی مین لوگون نے کہا ہے کہ جیسے اللہ تعالی کی ذات وصفات کی تنزیہ واجب ہے نقائص سے ویسے ہی
جو الفاظ اُن کے واسطے موضوع ہین اُن کی تنزیہ واجب ہے سوء ادب سے اور یہ ابلغ ہے اسلیے کہ وہ
بطریق اولی لازم آتی ہے بر سبیل کنایہ رمزیہ کے ف بیان اسم ربک مین الف کو ثابت رکہا
ہے اسلیے کہ اسکا دور کثیر نہین ہے جیسے کہ بسم اللہ مین اسکی کثرت ہے کذا فی الفتح نکتہ اول اللہ پاک
نے انسان کی پیدایش کا ذکر کیا تو فرمایا افرایتم ما تمنون کیونکہ نعمت اس مین ساری نعمتون پر سابق
ہے پھر اُس شی کا ذکر کیا جس سے اُسکا قوام ہے یعنی دانہ وغلہ تو فرمایا افرایتم ما تحرثون پھر اُس شی کا ذکر کیا جس
سے وہ گوندہا جاتا ہے اور اسپر پیا جاتا ہے یعنی پانی پھر اُس شی کا ذکر کیا جس سے اُسکی روٹی پکائی جاتی
ہے یعنی آگ پس طعام کا حصول ان تین کے مجموع سے ہوتا ہے اور جسم اس سے مستغنی نہین ہے جب
تک کہ زندہ ہے کذا ذکرہ النسفی فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّهٗ
لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۝ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝
سو مین قسم کہاتا ہون تارے ڈوبنے کی اور یہ قسم ہے اگر سمجہو تو بڑی قسم بیشک یہ قرآن ہے عزت والا لکہا
چہپی کتاب مین اسکو وہی چہوتے ہین جو پاک بنے ہین اوتارا ہے جہان کے صاحب سے اب کیا اس
بات مین تم سستی کرتے ہو اور اپنا حصہ یہی لیتے ہو کہ تم جہٹلاتے ہو ف ایک معنی یہ ہین کہ اُنہین
اُترنے کی پیغمبرون کے دل مین ف یعنی فرشتے اس کتاب کو ہاتہ لگاتے ہین وہ کتاب یہی قرآن لکہا
ہوا ہے فرشتون کے ہاتہ مین یا لوح محفوظ مین انتہے ف قرآن شریف کے مقاصد مین سے ایک بڑا
مقصد بعث ونشور کا مقصد ہے سو کفار نے اسکا انکار کیا اور قرآن شریف کے بہی منکر ہوئے اور سحر و
کہانت وغیرہ کی طرف اسکو منسوب کیا اور ایک عظیم الشان نعمت کی ناشکری وبے قدری کی پس اللہ پاک
نے اسکے اثبات مین انسان کی ابتدائی خلق کا ذکر فرمایا اور وہ نعمتین ذکر کین جنکے بغیر بقای انسان نہین
ہو سکتی اور انکے ضمن مین وہ قدرتین بیان فرمائین جن سے بعث کا ہونا ظاہر معلوم ہوتا ہے بلکہ انکا
مقتضے بعث کا ضروری ہونا ہے کیونکہ جس کی پیدایش وبقا کے واسطے اتنا اہتمام کیا جائے پھر وہ بعد
مدت قلیل کے بالکل فنا ہو جائے تو یہ سارا جہگڑا ایک کہیل ہوا کہ جس کی کچہ معتدبہ غایت نہین ہے بلکہ
بعد موت کے مبعوث ہو کر ایسی ابد الآباد کی بقا ہو کہ پھر فنا نہ ہو اسی لیے اللہ پاک نے کتابین دیکر رسول

بہیجے جن مین دنیا و آخرت کی سعادت ہی کیونکہ مقتضای رحمت یہی ہی کہ بندون کو مہمل نہ چہوڑے اور اوامر ونواہی کے ساتہہ مکلف کرے تاکہ بندی اُنکے موافق عمل کرکے سعادت بقای ابدی کے مستحق ہون حقیقت مین کتابون کا نازل کرنا ساری نعمتون سی بڑی نعمت ہی اسلیے کہ اور نعمتون سی تو بقای جسم ہوتا ہے ایک مدت قلیل تک اور اس نعمت سی بقائی جسمانی و روحانی ہے اور اُسکی اصلاح و درستی ہے ہمیشہ کو کہانے پینے کی دن رات دو چار بار حاجت ہوتی ہے اور کتاب کے احکام کی ضرورت ہر دم پڑتی ہے بلکہ اکل و شرب مین بہی چونکہ کفار نے اس نعمت عظیم کی قدر نہ کی اور بانکار پیش آئے اور بجای شکر ناشکری کی اس لیے اسباب لی بعد ذکر نعم بقائی جسمانی اس نعمت روحانی کا ذکر بڑی تاکید و اہتمام سے کیا یعنی فرمایا فلا اقسم بمواقع النجوم عرب کی عادت ہے کہ جب کسی امر عظیم کی عظمت بیان کرنا منظور ہوتا ہے تو کسی شئے عظیم کی قسم کہا کر اُسکو بیان کرتے ہین اور جب انتہا کا مبالغہ منظور ہوتا ہے تو خود اُسی امر کی قسم کہا کر اُس کی عظمت ذکر کرتے ہین غرض یہ کہ اُس سی بڑہکر کوئی شئے عظیم نہین ہے کہ اُسکی قسم کہائی جائے پس یہان اول تو کلمہ لا زائد تاکید کیواسطے ذکر کیا جیسا کہ جمہور کا مذہب ہی پہر خود لفظ قسم ذکر فرمایا پہر آیات قرآن کے وقوع و نزول کی قسم کہائی پہر بجملہ معترضہ اس قسم کی عظمت ذکر کی اور اس جملے کی ان و لام اور اسمیت سے تاکید فرمائی پہر مقسم علیہ کو بجملہ اسمیہ موکد بان و لام ذکر کیا کلمہ لا مین جمہور کا مذہب ہی کہ تاکید کے لیے زیادہ کیا گیا ہے معنے فاقسم ہین ما بعد کا قول وانہ لقسم اسکا موئید ہی مفسرین مین سی ایک جماعت کا یہ قول ہی کہ لا نفی کے لیے ہی اور جسکی اس سے نفی کی گئی ہے وہ محذوف ہی اور وہ کفار جاحدین کا کلام ہے اور لوگون نے کہا لا ایسا زائد نہین ہے جسکی کچہ معنے نہون بلکہ قسم کے اول مین اسکو لاتے ہین جبکہ منفی پر قسم کہائی جاتی ہے جیسا کہ حضرت عائشہ کا قول ہی لا واللہ ما مست ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ید امراۃ قط اسی طرح یہان ہی تقدیر کلام یہ ہے لا اقسم بمواقع النجوم لیس الامر کما زعمتم فی القرآن انہ سحر او کہانۃ بل ہو قرآن کریم فراء نے کہا حرف لا نفی ہے معنے یہ ہین لیس الامر کذلک پہر استیناف کرکے کہا اقسم اسکی یون تضعیف کی ہے کہ لا کی اسم و خبر کا حذف کرنا جائز نہین ہے جیسا کہ ابو حیان وغیرہ نے کہا ہے کسی نے کہا کہ لام ابتدا ہے اصل فلاقسم ہے پہر فتحہ کا اشباع کیا گیا تو اُس سی الف پیدا ہو گیا اور اسیطرح کسی نے بدون الف کی پڑہا ہے اس قول کی بنا پر مبتدا مقدر ہوگا اے فلانا اقسم اسلیے کہ لام ابتدا کا اسم پر آتا ہے کسی نے کہا یہان حرف لا بمعنے الا ہے جو کہ تنبیہ کے لیے ہوتا ہے یہ قول بعید ہے کسی نے کہا کہ لا اس جگہ اپنے ظاہر پر ہے اور قسم کی نفی کے لیے ہے اے فلا اقسم علے ہذا الان الامر اوضح من ذلک اسکو یون دفع کیا ہے کہ ما بعد مین وانہ لقسم ہے مع تعیین مقسم یا قد اقسم علیکہ نواب

له ابن کثیر [illegible] قال ابن جریر وقال بعض [illegible] [illegible] قسم [illegible] التفسیر [illegible] ابن عباس [illegible] [illegible]

قسم کی نفی کیونکر ہوسکتی ہے مواقع النجوم میں کئی قول ہیں (۱) یہ ہے کہ مساقط نجوم مراد ہیں یعنی تارون
کے مغارب قتادہ وغیرہ نے اسی طرح کہا ہے ان کے خاص کرنے کی یہ وجہ ہے کہ تارون کے غروب میں اُنکے اثر
کا زوال ہے اور دلالت ہی وجود پر ایسے موثر کے جسکی تاثیر زائل نہین ہوتی ہے یا آخر شب میں جس وقت تارون
کا انحطاط ہوتا ہو طرف مغرب کے تو شاید اللہ تعالی کے واسطے مخصوص و عظیم افعال ہوں یا فرشتون کے بیچ
عبادات موصوفہ ہوں یا اسلیے کہ وہ وقت ہی تہجد والون کے قیام کا اور وقت ہی اُن پر رحمت و رضوان
کے نزول کا (۲) عطا بن ابی رباح نے کہا کہ منازل نجوم ہیں قتادہ سے بھی ایک روایت میں یہی ہے[له] (۳)
مجاہد نے کہا کہ مواقع نجوم کے آسمان میں کہا جاتا ہے کہ ان کے مطالع و مشارق ہیں حضرت حسن و قتادہ نے
بھی اسیطرح کہا ہے یہ قول ابن جریر کا مختار ہے (۴) حضرت حسن سے یہ بھی مروی ہے کہ نجوم کا انکدار و انتشار
ہے قیامت کے دن یعنے تارون کا بے نور ہوجانا اور جھڑ پڑنا (۵) ضحاک نے کہا کہ مراد اس سے وہ انواء ہیں کہ
جاہلیت والے جس وقت پانی برسائے جاتے تو کہتے مطرنا بنوء کذا و کذا یعنے ہمکو فلان فلان نچھتر سے پانی
ملا ماوردی نے کہا اور اس بنا پر فلا اقسم اپنی حقیقت میں مستعمل ہوگا جو کہ قسم کی نفی ہے قشیری نے کہا یہ
ایک قسم ہے اور اللہ تعالی کو پہونچتا ہے کہ جس شی کی چاہے قسم کھائے اور ہمکو لائق نہین ہے کہ ہم سوا اللہ
اور اُسکی صفات قدیمہ کے قسم کھائیں (۶) کسی نے کہا کہ مراد قرآن شریف کا نزول ہے نجم نجم کرکے لوح محفوظ
سے سدی وغیرہ اسی کے قائل ہیں حضرت ابن عباس کے اس میں کئی لفظ ہیں ایک یہ ہے کہ مراد نجوم قرآن
ہیں پس بے شک وہ نازل ہوا جملۃً یعنے اکٹھا شب قدر میں اوپر کے آسمان سے طرف سماء دنیا کے پھر اُترا
متفرق ہوکر برسون میں بعد اسکے پھر یہ آیت پڑھی دوسرا یہ ہے کہ نازل ہوا آسمان دنیا سے طرف زمین
کی نجم نجم ہوکر پھر یہ آیت پڑھی تیسرا یہ ہے کہ نجوم قرآن ہیں جس وقت کہ وہ اُترتا ہے چوتھا یہ ہے کہ نازل ہوا
قرآن جملۃً اللہ کے پاس سے لوح محفوظ سے سفرہ کرام کاتبین کی طرف سماء دنیا میں پھر سفرہ نے اُسکو نجم
نجم کیا جبریل پر بیس رات میں اور نجم نجم کیا اُسکو جبریل نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیس برس میں
سو وہ یہ قول ہے اللہ پاک کا فلا اقسم بمواقع النجوم بنجوم القرآن اسی طرح عکرمہ وغیرہ نے بھی کہا ہے (۷)
فراء نے حضرت ابن مسعود سے حکایت کیا ہے کہ مواقع نجوم محکم قرآن ہیں جمہور نے مواقع بجمع پڑھا ہی
اور کسائی نے موقع بافراد مبرد نے کہا کہ موقع یہان مصدر ہی واحد و جمع دونوں کی صلاحیت رکھتا ہی
پھر اللہ پاک نے اس قسم کی تعظیم و تفخیم کی خبر دی پس فرمایا وانه لقسم لو تعلمون عظیم جملہ وانه لقسم معترضہ
ہے درمیان مقسم بہ و مقسم علیہ کے منظور اس سے مقسم بہ کی تعظیم و تاکید ہے اسی لیے بحرف ان و لام اُسکو موکد
کیا ہے اور لو تعلمون کلام معترض ہے درمیان موصوف و صفت کے تو یہ اعتراض در اعتراض ہوا

له کہا ذکرہ ابن کثیر ۱۲ منہ
عله یہ قول بغوی نے ماوردی
الانوار کا نقل کرکے نفی
قسم کے قائل ہوئے الانوار
پہ کیا موقوف الانوار وغیرہ
سب اسم اللہ تعالی سے

له مخلوق ہے اسکی قسم نہ کھانا چاہیے ...
عله مراد ابن عباس ...
عله مراد سدی
عله یعنی ...
... حضرت ابن مسعود ...

اصل مین وانہ لقسم لو تعلمون عظیم ہے اسکے مقدم کرنے کا لفظی فائدہ تو یہ ہے کہ عظیم و کریم کا فاصلہ برابر ہو جاوے اور
معنوی یہ ہے کہ قبل ذکر صفت کے جلدی سے کفار کی جہالت معلوم ہو جاوے واللہ اعلم ضمیر انہ کی راجع ہے
طرف قسم کے جسپر اقسم دال ہے یعنے بیشک قسم مواقع نجوم کی البتہ ایک بڑی قسم ہے اگر تم علم والون مین
سے ہوتے تو البتہ اس قسم کی عظمت کو جانتے یا اگر تم اسکی عظمت کو جانتے تو اس سے نفع لیتے مواقع نجوم
مین جو کئی قول گذر چکے ہین اگر ان مین سے تارون کے مغارب یا منازل یا مطالع و مشارق یا انوار مراد لیے
جاوین تو اس قسم کے عظیم ہونے کی یہ وجہ ہے کہ مقسم بہ مین دلالت ہے اللہ پاک کی عظیم قدرت و کمال حکمت
و فرط رحمت پر کہ کیسا بڑی قدرت والا اور کامل حکمت والا اور بڑا مہربان ہے کہ اتنا بڑا کارخانہ برابر چل
رہا ہے کبھی فرق نہین پڑتا اور جن باتون کو اسکی رحمت مقتضی ہے اُن مین سے یہ ہے کہ اپنے بندون
کو مہمل و بیکار نہ چھوڑ رکھے بلکہ اوامر و نواہی کا انکو مکلف کرکے سعادت ابدی کا مستحق بنائے اور اپنے
احکام کی کتاب رسول پر نازل کرکے ہدایت کی راہ بتائے یہ سب قدرت و رحمت کا کارخانہ یہی چاہتا
ہے کہ آسمانی کتاب نازل ہو جس سے معاش و معاد کی اصلاح و درستی ظہور مین آئے وہ کتاب یہی قرآن
کریم اللہ سبحانہ کا کلام قدیم ہے جسکو کفار اپنے جہل سے سحر و کہانت وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہین اگر
سمجھ رکھتے تو اسکی قدر و عظمت کرتے اور اپنی سعادت سمجھتے اور اگر مواقع نجوم سے تارون کا بے نور
ہونا اور جھڑ پڑنا قیامت مین مراد لیا جاوے تو بھی مقسم بہ مین اللہ پاک کی عظیم قدرت و کمال حکمت پر دلالت
ہے کہ جس ذات پاک نے ایسا بڑا کارخانہ اول بار بنایا اور ایک مدت برابر ٹھیک اپنی قدرت و حکمت سے
چلایا وہی ایکدن سب کو فنا کرکے دوبارہ خلق کو مبعوث کریگا جسکی خبر قرآن کریم دے رہا ہے اور اگر
نجوم سے مراد نجوم قرآن اور مواقع سے اوقات نزول قرآن مراد لیے جاوین تو مقسم علیہ کے ساتھ مناسبت
ظاہر ہے اسی لیے فراء و زجاج نے کہا کہ یہ دال ہے اس پر کہ مواقع نجوم سے مراد نزول قرآن ہے اسی
طرح مقسم بہ کی عظمت و بزرگی بھی ظاہر ہے کیونکہ جس وقت مین قرآن کریم و عظیم نازل ہوا تو وہ وقت بھی
عظیم ہو اور وہ اس قابل ہے کہ اسکی عظمت ظاہر کرنے کو مقسم بہ ٹھیرایا جاوے کسی نے کہا کہ نجوم سے مراد آیات
کتاب اور مواقع سے مراد انبیاء علیہم السلام کے قلوب جہان آیتون کا وقوع و نزول ہوتا ہے جن پر کلام
الٰہی کی تجلی پڑتی ہے یہ دل بھی بسبب عظمت کلام عظیم کے عظیم و کریم ہوے کہ انکی عظمت ظاہر کرنے کو
مقسم بہ ٹھیرائے جاوین حضرت شاہ عبد القادر صاحب قدس سرہ نے فائدے مین اسی طرف اشارہ فرمایا
ہے واللہ اعلم بالجملہ بعد بیان تعظیم مقسم بہ کے اللہ پاک نے مقسم علیہ کا ذکر فرمایا انہ لقرآن کریم یعنے بے
شک یہ کتاب جو تمپر پڑھی جاتی ہے یا وہ کتاب جو نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل کی گئی البتہ ایک قرآن ہے

کریم ہے یہ پہلی صفت ہی یعنے اللہ تعالی نی اسکو مکرم و معزز کیا ہے اور ساری کتابون پر اسکی قدر بلند کی ہی
اور اسکو مکرم و مبرا کیا ہے اس سی کہ سحر ہو یا کہانت یا کذب کسی نے کہا کریم اس لیے ہے کہ اس مین کرم
اخلاق و معالی امور ہین کسی نی کہا اس واسطے کہ اسکے حافظ کا اکرام کیا جاتا ہے اور اسکی قاری کی تعظیم
کی جاتی ہے واحدی نے اہل معانی سے حکایت کیا ہے کہ قران موصوف بکریم اسلیے ہوا کہ اسکی شان
سے یہ ہی کہ وہ خیر کثیر عطا کرتا ہے بسبب اُن دلیلون کے جو کہ دین مین حق کی طرف مؤدی ہوتی ہین
ازہری نے کہا کریم ایک اسم جامع ہے واسطے اُس شی کے جو کہ محمود ہے اور قرآن کریم ہی حمد کیا جاتا
ہے بسبب ہدایت و بیان و علم و حکمت کی جو اُس مین ہے پس فقیہ تو اُسکے ساتھ استدلال کرتا ہے اور
اس سی اخذ کرتا ہے اور حکیم اُس سی مدد لیتا ہے اور اُس کے ساتھ حجت پکڑتا ہے اور ادیب اس سی مستفید
ہوتا ہے اور اسکی ساتھ قوت پاتا ہے پس ہر عالم اپنا اصل علم اس سے طلب کرتا ہے کسی نے کہا کہ حسن مرضی
ہے اپنے جنس مین یا نفاع جم المنافع ہے یا عزیز و مکرم ہے سبک نہین ہوتا ہے بسبب کثرت تلاوت
کے اور نہ بوسیدہ ہوتا ہی بسبب کثرت تکرار کے اور نہ سننے والی اُس سی ملول ہوتے ہین اور نہ زبانون پر
ثقیل ہوتا ہے بلکہ تر و تازہ ہے ہمیشہ کو باقی رہی گا فی کتاب مکنون یہ دوسری صفت ہی قران کی کتاب
مین چار قول ہین ایک یہ ہے کہ مراد کتاب سے لوح محفوظ ہے مکنون سی مراد مستور و مصون ہی یعنے ایسا
قران کہ مکتوب ہی ایک ایسی کتاب مین جو کہ ستر کی گئی اور صیانت کی گئی ہے نظر خلائق سے یا باطل سے
یا غیر مقرب فرشتون سی سوای مقربین کے اور کوئی اسپر مطلع نہین ہوتا ہے یہ قول ایک جماعت کا ہی
دوسرا قول یہ ہی کہ مراد کتاب سے مصحف ہی جو کہ ہماری ہاتھون مین ہے یہ قول قتادہ و مجاہد کا ہے یعنی
ایسا قرآن کہ مکتوب مین ہے ایسا مکتوب کہ محفوظ ہے تغییر و تبدیل و تحریف سی کما قال تعالی اِنَّا نَحْنُ
نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ محلی نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور خازن نے اول کو اصح کہا
ہے بیضاوی و نسفی نے دونون کا ذکر کیا ہے لیکن مختار انکا یہی قول اول ہے تیسرا قول یہ ہی کہ مراد
کتاب سی توریت و انجیل ہین ان مین قرآن شریف کا ذکر ہے اور اُسکا جسپر وہ نازل ہوا یہ قول عکرمہ کا
ہے چوتھا قول یہ ہے کہ مراد کتاب سے زبور ہے یہ قول سدی کا ہے جملہ لا یمسہ الا المطہرون خبریہ
ہے صفت ہے کتاب مکنون کی بنا بر قول اول کہ مراد کتاب سی لوح محفوظ ہے واحدی کہتے ہین اکثر
مفسر اس پر ہین کہ لا یمسہ کی ضمیر کتاب مکنون کی طرف راجع ہے اس بنیاد پر مطہرون سی مراد جنس
ملائکہ ہین جو کہ کدورات جسمانیہ سے پاک ہین یا شرک و ذنوب وغیرہ کے میل کچیل سے منزہ و صاف
ہین جیسا کہ سعید بن جبیر کا لفظ حضرت ابن عباس سی یہ ہے لا یمسہ الا المطہرون فرمایا الکتاب الذی فی السماء

لہ [illegible]

یعنے نہین چہوتے ہین اُس کتاب کو جوکہ آسمان ہین ہی مگر مطہرون عوفی کا لفظ اُن سے یہ ہے یعنے الملائکہ
حضرت انس وغیرہ نے بہی اسیطرح کہا ہے یہ سب تو اس بنا پر ہی کہ کتاب مکنون سے مراد لوح محفوظ اور لا
یمسہ الا المطہرون جملہ خبریہ صفت ہی کتاب کی اب رہی یہ بات کہ کتاب مکنون سے مراد مصحف ہو یا
قول ثانی اور لا یمسہ الا المطہرون تیسری صفت ہو قرآن کی اور لا یمسہ کی ضمیر راجع ہو طرف قرآن کے
سو اس بنا پر چار احتمال ہین ایک یہ ہی کہ لا یمسہ الا المطہرون خبریہ ہی صفت ہے قرآن کی اور مطہرون
سے مراد فرشتے معنے یہ ہین ایسا قرآن کہ نہین لیکر اُترتے ہین اسکو مگر پاک لوگ یعنے فرشتے ابن جریر
نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ مس نہین کرتے ہین اسکو اللہ کے پاس مگر مطہرون لیس لیکن دنیا مین
سو بیشک مس کرتا ہے اسکو مجوسی نجس اور منافق رجس کہا اور یہ آیت حضرت ابن مسعود کی قراءت مین
ما یمسہ الا المطہرون ہی ابو العالیہ نے کہا لا یمسہ الا المطہرون تم نہین ہو تم تو اصحاب الذنوب ہو ابن زید نے
کہا کفار قریش نے یہ زعم کیا کہ اس قرآن کو شیاطین لیکر اُترتے ہین تو اللہ تعالی نے یہ خبر دی کہ لا یمسہ
الا المطہرون کما قال تعالے وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ إِنَّهُمْ
عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ حافظ ابن کثیر نے کہا یہ قول جید ہے اور اقوال ما قبل سے خارج نہین ہوتا ہے
دوسرا احتمال یہ ہی کہ جملہ خبریہ ہے قرآن کی صفت ہی اور مطہرون سے مراد مومنین ہین یعنے ایسا
قرآن کہ نہین پاتے ہین اُسکا نفع و برکت مگر مومنین یہ قول فراء کا ہے حسین بن فضل وغیرہ نے کہا کہ
نہین پہچانتا ہے اُسکی تفسیر و تاویل کو مگر وہ شخص جسکو اللہ تعالے نے شرک و نفاق سے مطہر کیا ہے تیسرا
احتمال یہ ہے کہ قرآن کی صفت ہی اور لا یمسہ کے معنے ہین لا ینبغی ان یمسہ جیسی یہ حدیث شریف ہے
المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ ای لا ینبغی لہ ان یظلمہ او یسلمہ معنے یہ ہین ایسا قرآن کہ لائق
نہین ہی کہ چہووے اُسکو مگر وہ شخص جو کہ طہارت پر ہو لوگون مین سے اور قتادہ وغیرہ کا قول کہ لا یمسہ الا
المطہرون من الاحداث والانجاس اور کلبی کا قول الا المطہرون من الشرک اور ربیع بن انس کا قول
الا المطہرون من الذنوب والخطایا اور محمد بن فضل وغیرہ کا قول لا یقرأہ الا الموحدون شاید ان سب
اقوال کی بنا قول مذکور پر ہو واللہ اعلم چوتہا احتمال یہ ہے کہ لا یمسہ الا المطہرون خبر ہے نہی کے معنے مین
محلی ہی کے قائل ہین یعنے ایسا قرآن جسکے حق مین یہ کہا گیا ہے کہ مس نکرین اسکو مگر وہ لوگ جو کہ
احداث و انجاس سے پاک ہین جفناوی نے کہا یعنے انپر حرام ہے مس کرنا اسکا بدون طہارت یہ جملہ
صریحا اپنی خبریت پر باقی نہین رہا تاکہ اللہ پاک کی خبر مین خلف لازم نہ آوے کیونکہ اسکو جو بے
چہوتے ہین بدون طہارت کے حالانکہ اللہ پاک کی خبر مین خلف محال ہے سمین نے دوسری وجہ ذکر کی ہی

کہ کلمہ لا ناہیہ ہی اور فعل اسکے بعد مجزوم ہے اسلیے کہ اگر وہ ادغام سے فک کیا جاتا تو جزم اس مین ظاہر ہوتا
جس طرح کہ اس آیت مین ہی لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ لیکن حرف سین دوسری مین ادغام کیا گیا ہے اور جب ادغام
ہوا تو اس کی آخر کو متحرک بضم کیا بسبب ہای ضمیر مذکر غائب کی کرخی نے ابن عطیہ سے نہی کی تضعیف نقل کی
ہے مگر یہ تضعیف خود ضعیف ہی جمل نے اسکی وجہ ذکر کی ہے بالجملہ جو اس کے قائل ہین کہ خبر بمعنے نہی ہی اُنکے
نزدیک مصحف کو نہ چھوئے مگر وہی جو کہ حدث و جنابت و نجاست سی پاک ہے یہ لوگ کہتے ہین کہ مراد قرآن سی
مصحف ہی جیسا کہ مسلم نے حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہی فرمائی ہی
اس سی کہ سفر کیا جاوے ساتھ قرآن کے طرف زمین دشمنون کی واسطے خوف اس بات کے کہ پائین اُس کو
دشمن جمہور اسی طرف گئے ہین کہ مصحف کو چھونے سے مُحدِث منع کیا جاوے حضرت علی و ابن مسعود و سعد بن
ابی وقاص و سعید بن زید و عطا و زہری و نخعی و حکم و حماد اور فقہا مین کی ایک جماعت اسی کے قائل ہین
انھین سی امام مالک و امام شافعی ہین اس مذہب کی حدیثون مین سی جو دلیلین ہین وہ یہ ہین ۱۔ امام مالک نے
اپنی موطا مین عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کیا ہے کہ اُس کتاب مین جسکو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے عمرو بن حزم کے لکھا ہی کہ لا یمس القرآن الا طاہر وروی ابوداود
فی المراسیل من حدیث الزہری قال قرأت فی صحیفة عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ولا یمس القرآن الا طاہر حافظ ابن کثیر کہتے ہین وہذہ وجادة جیدة قد قراہا
الزہری وغیرہ ومثل ہذا ینبغی الاخذ بہ وقد اسندہ الدارقطنی عن عمرو بن حزم وعبد اللہ بن عمر وعثمان بن
ابی العاص وفی اسناد کل منہا نظر واللہ اعلم انتہے ۲ حضرت ابن عمر سے مروی ہی انہ کان لا یمس المصحف الا
متوضئا اخرجہ ابن المنذر ۳ عبد الرحمن زید سی مروی ہی کہا ہم تھے ہمراہ سلمان کے پس وہ چلے طرف اپنی
حاجت کے تو ہم سے چھپ گئی پھر ہمپر نکلے پس ہمنے کہا اگر تم وضو کر لیتے تو ہم تمسے پوچھتے کسی اشیاء کا
قرآن سے پس کہا تم مجھ سی پوچھو پس بے شک مین نہین ہون کہ اسکو چھوتا ہون سوا اسکے نہین کہ اسکو
توچھوتے مطہرون پھر یہ آیت پڑھی اخرجہ سعید بن منصور و ابن ابی شیبہ فی المصنف و ابن المنذر وغیرہم
۴ حضرت ابن عمر سے مروی ہی کہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یمس القرآن الا طاہر اخرجہ الطبرانی
و ابن مردویہ ۵ حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کہ اُن کو بھیجا طرف یمن
کے تو اُنکے واسطے لکھا اُنکے عہد مین کہ نہ چھوی قرآن کو مگر طاہر اخرجہ ابن مردویہ دوسرا قول یہ ہی کہ حضرت
ابن عباس و شعبی اور ایک جماعت سی مروی ہی منجملہ اُن کی حضرت امام ابو حنیفہ ہین کہ محدث کو مس قرآن جائز
ہے ۱ حضرت ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا وہ کتاب جو نازل کی گئی آسمان سے اسکو نہین چھوتے

ہین مگر فرشتے اخرجہ عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر والبیہقی فی المعرفۃ من طرق عنہ ۲ حضرت انس سے المطہرون
کی تفسیر مین الملائکۃ مروی ہے اخرجہ سعید بن منصور وابن المنذر کما تقدم ۳ علقمہ سے مروی ہے کہا ہم آئے سلمان
فارسی کے پاس تو وہ ہم پر نکلے پاخانے سے پس ہم نے ان سے کہا اے ابو عبد اللہ اگر آپ وضو کر لیتے پھر ہم پر پڑھیے
فلان فلان سورت کہا کہ اللہ تعالی نے جو فرمایا ہے سو فی کتاب مکنون لا یمسہ الا المطہرون ہے اور یہہ وہ
ہے جو آسمان مین ہے نہین چھوتے ہین اس کو مگر فرشتے پھر پڑھا ہم پر قرآن سے جو ہم نے چاہا اخرجہ
عبد الرزاق وابن المنذر علامہ شوکانی رحمہ اللہ تعالی نے شرح منتقی مین اس مسئلے کی تقریر کی ہے اور
اور جو اس باب مین حق ہے اسکو بیان کیا ہے خازن نے ذکر کیا ہے کہ ظاہر آیت نفی ہے اور معنے اسکی نہی ہین
فالو یعنے علماء نے کہا جائز نہین ہے واسطے جنب اور نہ حائض کے اور نہ محدث کے مصحف کا حمل اور نہ مس کا
مس عطاء وطاؤس وسالم وقاسم واکثر اہل علم کا یہی قول ہے اور اسی کے امام مالک وامام شافعی رح واکثر فقہا قائل
ہین پھر اس قول کی دلیلین ذکر کی ہین پھر کہا ہے کہ مراد قرآن سے مصحف ہے اس کا نام قرآن رکھا بنابر قرب
جوار واتساع پھر ذکر کیا کہ حماد وحکم اور امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے جائز ہے واسطے محدث وجنب کے مصحف
کا حمل ومس ساتھ اس کی غلاف کے پھر اگر تم کہو کہ جب اصح یہ بات ہے کہ مراد کتاب سے لوح محفوظ ہے
اور لا یمسہ الا المطہرون سے مراد فرشتے ہین اور اگر مراد حدث کے نفی ہوتی تو لا یمسہ الا المتطہرون فرمایا تطہر سے
پھر امام شافعی کا قول کیونکر صحیح ہوگا کہ محدث کے واسطے مس مصحف صحیح نہین ہے تو کہین گے جس نے یون
کہا ہے کہ امام شافعی نے اسکو صریح آیت سے لیا ہے تو اس نے اسکو تفسیر ثانی پر حمل کیا ہے
وہ یہ قول ہے کہ کتاب سے مراد مصحف ہے اور جس نے یہ کہا ہے کہ انھون نے اسکو طریق استنباط سے اخذ کیا
ہے تو اس نے کہا کہ طہارت کے ساتھ مس کرنا ایک صفت حال ہے تعظیم پر اور بدون طہارت کے مس کرنا
ایک نوع کی استہانت ہے اور مصحف کریم کی مباشرت کے ساتھ یہ لائق نہین ہے صحیح یہ ہے کہ امام
شافعی نے اسکو سنت سے اخذ کیا ہے اور دلیل انکی احادیث متقدمہ ہین واللہ اعلم انتہی جمہور نے المطہرون کو تخفیف
طا وتشدید ہائے مفتوحہ بصیغہ اسم مفعول پڑھا ہے اور کسی نے بکسر ہا بصیغہ اسم فاعل اے المطہرون انفسہم
اور کسی نے بسکون طا وفتح ہا بصیغہ اسم مفعول اطہر کا اور کسی نے بتشدید طا وکسر ہا اصل مین المتطہرون
ہے تنزیل من رب العالمین جمہور نے برفع پڑھا ہے اس بنا پر کہ تیسری صفت ہے قرآن کی یا چوتھی یا
خبر ہے مبتدای محذوف کی اے ہو تنزیل کسی نے بنصب پڑھا ہے بنا بر حال تنزیل سے مراد منزل ہے منزل
کا تنزیل نام رکھا بنا بر اتساع لغت مقدور کو قدر مخلوق کو خلق بولتے ہین اسمین رد ہے اس پر جس نے کہا
کہ قرآن شعر ہے یا سحر یا کہانت ہے یعنی یہ قرآن نازل کیا گیا ہے طرف سے اللہ تعالی کے جو کہ رب العالمین

ہے سارا کارخانۂ عالم کا مقتضے ہے اسکی نازل کرنیکا کیونکہ اس مین معاش و معاد کی پوری اصلاح ہے اور صفت ربوبیت
اسکے انزال کی مقتضی ہے ویسا نہین ہے جیسا وہ کہتے ہین کہ سحر ہے یا کہانت یا شعر ہے بلکہ یہ تو وہ حق ہے
جس مین کسی طرح کا شک نہین ہے اور نہ اُسکے سوی کوئی حق نافع ہے جب قرآن شریف کے اوصاف جلیلہ بیان
ہو چکے جو کہ اُسکی تعظیم و توقیر کو اور اُسپر ایمان لانیکو واجب کرتی ہین تو کفار کو توبیخ و سرزنش کرکے فرمایا افبھذا
الحدیث انتم مدھنون یعنے کیا پہر تم اس قرآن مین جو کہ موصوف باوصاف مذکورہ ہے سستی کرتے ہو یعنے
اسکی بیقدری کرتے ہو اور اُسپر ایمان نہین لاتے حالانکہ وہ بڑی عزیز و مکرم شے ہے معاش و معاد کی اصلاح و
درستی کا اسپر مدار ہے مدھن کے معنے مین بہت قول ہین ۱ - زجاج وغیرہ نے کہا کہ مدھن و مداھن یعنے
منافق ہے ۲ عطا وغیرہ نے کہا کہ کذاب ہے ۳ مقاتل بن سلیمان و قتادہ نے کہا کہ مدھنون یعنے کافرون
ہے کما فی قولہ تعالی وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ۴ حضرت ابن عباس نے فرمایا مکذبین غیر مصدقین ایسی
طرح ضحاک و ابوحزرہ و سدی نے بہی کہا ہے ۵ ضحاک کا دوسرا لفظ معرضون ہے ۶ مجاہد کا ایک لفظ یہ ہے
کہ تریدون ان تمالئوھم فیہ و ترکنوا الیھم دوسرا لفظ یہ ہے ممالئون الکفار علے الکفر یعنے تم چاہتے ہو کہ معاونت
کرو کفار کی قرآن کے بارے مین اور انکی طرف مائل ہو یا تم معاونت کرنیوالے ہو کفار کے کفر پر ۷ ابن کیسان
نے کہا مدھن وہ ہے جو نہین سمجھتا ہے اللہ کا حق اپنے اوپر اور حیلون بہانون سے اُسکو دفع کرتا ہے فتح البیان
مین قول اول کو اولی کہا ہے اسلیے کہ مدھن وہ ہے جسکا ظاہر اُسکے باطن کے خلاف ہوتا ہے گویا وہ دہن
کے مشابہ ہے اسکی سہولت و نرمی مین ۸ مورج نے کہا مدھن منافق ہے جو کہ نرم کرتا ہے اپنی جانب تاکہ اپنا
کفر چھپائے ادہان و مداہنت یعنے تکذیب و کفر و نفاق ہے اسکی اصل لین و نرمی ہے اور یہ کہ چھپائی
خلاف اُس شے کا جسکو ظاہر کرتا ہے کشاف مین کہا ہے مدھنون متہاونون بہ کمن یدھن فی الامر ای یلین
جانبہ ولا یتصلب فیہ تہاونا بہ انتہی راغب نے کہا ادہان اصل مین مثل تدہین کے ہے یعنے کسی شے پر
تیل لگانا تاکہ چکنی ہو جائے لیکن یہ مراد ٹہیرایا گیا ہے مدارات و ملاینت و ترک جد سے جسطرح کہ تقریباس
سے عبارت ٹہیرائی گئی ہے تقرید کہتے ہین قراد کے کہینچنے کو فتح مین کہا ہے کہ مدارات و ملاینت کا نام
مداہنت رکہا گیا ہے استعارہ و مجاز معروف ہے اور بوجہ اسکی کثرت کے حقیقت عرفی ہو گیا ہے سو اسی لیے یہان
اُسکے ساتھ تہاون سے بہی مجاز کیا گیا ہے کیونکہ جو متہاون بالامر ہوتا ہے تو وہ اس مین سختی و درشتی نہین
کرتا ہے بعض لغت والون نے کہا معنے یہ ہین کہ تم تارک ہو حزم کے قرآن کے قبول کرنے مین و تجعلون
رزقکم انکم تکذبون یہان مضاف محذوف ہے جیسا کہ واحدی نے مفسرین سے حکایت کیا ہے ای
تجعلون شکر رزقکم الآیۃ یعنے تم ٹہیراتے ہو اپنے رزق کا شکریہ کہ تکذیب کرتے ہو اسکی نعمت کی سو تکذیب

کو بجای شکر کہتی ہو ہیثم نے کہا کہ قبیلہ ازدشنوءہ کہتے ہین مارزق فلان اے ماشکر یعنے اُن کی بولی مین
رزق بمعنے شکر ہے اس لغت کی بنا پر آیت مین مضاف محذوف نہ ہوگا بلکہ رزق کے معنے شکر مین رزق کے
ساتھ جو شکر سے تعبیر کی سو اس کی یہ وجہ ہے کہ شکر رزق کی زیادتی کا مقتضے ہے تو سبب کے ساتھ مسبب
سے تعبیر کر کے شکر رزق ہوتا ہے اس آیت کے تحت مین جو اسود اہل یمن ان مین سے کفار کا قول ہو کہ جب اللہ
پاک انکو پانی دیتا اور انپر باران نازل کرتا تو کہتے کہ سقینا بنوء کذا مطرنا بنوء کذا یعنے ہمکو فلان نچھتر
سے پانی پلایا گیا ازہری نے کہا معنے یہ ہین وتجعلون بدل شکرکم رزقکم الذی رزقکم اللہ التکذیب بانہ من
عند اللہ الرزاق یعنے اللہ تعالی نے جو تمکو رزق دیا اسکے شکر کا بدلا ٹھیراتے ہو تکذیب اُسکی کہ وہ اللہ رزاق
کے پاس سے ہے حضرت علی و حضرت ابن عباس نے تجعلون شکرکم پڑھا ہے تکذبون کو جمہور نے بتشدید پڑھا
ہے تکذیب اور کسی نے بتخفیف کذب سے حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ لوگ پانی برسائے گئے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صبح کی لوگون مین سے شاکر نے اور از
مین سے کافر نے کہا کہ یہ رحمت ہے رکھا اسکو اللہ نے اور کہا بعض اُنکے نے البتہ مقرر سچ ہوا نوء کذا و کذا یس یہ
آیت نازل ہوئی فلا اقسم الی قولہ انکم تکذبون اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ مَرْدُوْیَۃَ عَنْہُ وَاَصْلُ
الْحَدِیْثِ بِدُوْنِ ذِکْرِ اَنَّہٗ سَبَبُ نُزُوْلِ الْاٰیَۃِ ثَابِتٌ فِی الصَّحِیْحَیْنِ مِنْ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ وَمِنْ
حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَعَنْ عَلِیٍّ عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِی الْاٰیَۃِ قَالَ شُکْرُکُمْ
تَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَکَذَا وَبِنَجْمِ کَذَا وَکَذَا اَخْرَجَہٗ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ وَالضِّیَاءُ
فِی الْمُخْتَارَۃِ وَغَیْرُھُمْ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ تفسیر نہین فرمائی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے قرآن سے مگر آیات یسیرہ کی تجعلون رزقکم فرمایا شکرکم رَوَاہُ ابْنُ عَسَاکِرَ فِیْ تَارِیْخِہٖ حضرت
علی سے مروی ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا وتجعلون شکرکم رَوَاہُ ابْنُ مَرْدُوْیَۃَ کذا فی فتح البیان
حافظ ابن کثیر نے اس باب کی حدیثین ابن جریر وغیرہ سے ذکر کی ہین من اراد الاستقصار فلیرجع الیہ فلولا

اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۙ وَاَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۙ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْکُمْ وَلٰکِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝
فَلَوْلَآ اِنْ کُنْتُمْ غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ ۙ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ فَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۙ
فَرَوْحٌ وَّرَیْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِیْمٍ ۝ وَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ۙ فَسَلٰمٌ لَّکَ مِنْ اَصْحٰبِ
الْیَمِیْنِ ۝ وَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنَ الْمُکَذِّبِیْنَ الضَّآلِّیْنَ ۙ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِیْمٍ ۙ وَّتَصْلِیَۃُ جَحِیْمٍ ۝ اِنَّ هٰذَا
لَهُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِ ۚ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ ۝ پھر کیون نہین جس وقت جان پہونچے حلق کو اور تم اُس
وقت دیکھتے ہو اور ہم اُسکے پاس ہین تم سے زیادہ پر تم نہین دیکھتے پھر کیون اگر تم نہین کسی کے حکم مین

کیون نہین پہیر لیتے اسکو اگر تم ہو سچے سو جو اگر وہ ہو پاس والون مین تو راحت ہی اور روزی ہی اور باغ نعمت کا اور جو اگر وہ ہوا داہنے والون مین تو سلامتی پہنچی تجھہ کو داہنے والون سے یعنے خاطر جمع رکھہ اُن کی طرف سے ۵ اور جو اگر وہ ہوا جہٹلانے والون بہکون مین سے تو مہمانی ہی جلتا پانی اور پیٹھنا آگ مین بیشک یہ بات یہی ہی لائق یقین کے سو بول پاکی اپنے رب کے نام سے جو سب سے بڑا ہے ف اللہ پاک فرماتا ہے پہر کیون نہین جس وقت روح پہنچی حلق کو یہ حال احتضار کے وقت کا ہے کما قال اللہ تعالے كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ وَقِيلَ مَنْ رَاقٍ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ اس لیے یہان فرمایا اور تم اس وقت دیکھتے ہو یعنی محتضر کی طرف اور سکرات موت کی طرف جس کی وہ مشقت اُٹہا رہا ہے اور ہم زیادہ تر قریب ہین طرف اس کی تم سے یعنے ہمارے فرشتے لیکن تم اُن کو نہین دیکھتے ہو جیسا کہ دوسری آیت مین فرمایا ہے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّى إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ قوله تعالى فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ الآية کا یہ مطلب ہے پہر کیون نہین پہیر لیتے ہو تم اس نفس کو جو حلق کو پہنچ گیا اس کے اول مکان و قرارگاہ کی طرف جسم سے اگر ہو تم غیر مدینین یعنے غیر محاسبین یہ قول حضرت ابن عباس کا ہے مجاہد و عکرمہ و حسن و قتادہ و ضحاک و سدی و ابو حزرہ سے بہی اسی کی مثل مروی ہے سعید بن جبیر و حسن بصری نے کہا پہر کیون نہین اگر ہو تم غیر تصدیق کرنے والے اس کے کہ تم اُٹھائے جاؤگے اور جزا دیے جاؤگے تو پہیر لو اس نفس کو مجاہد سے غیر موقنین مروی ہے میمون بن مہران نے کہا غیر معذبین مقہورین کذا فی ابن کثیر ف فتح البیان مین ہے کہ لولا بمعنے ہلا ہے اور حلقوم طعام و شراب کی گذرگاہ ہے بلغت کی ضمیر راجع ہے طرف نفس کے یا روح کے حالانکہ اُس کا ذکر اول نہین گزرا ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ عرب لوگ جب ایسی عبارت لاتے ہین تو اُن کے نزدیک اُس کے معنے مفہوم ہوتے ہین حینئذ کی تنوین عوض ہے جملے سے جس کی طرف اذا مضاف ہوا تہا اذا بلغت الحلقوم اخفش کا اس مین خلاف ہی وہ کہتے ہین کہ تنوین صرف کی ہے اور کسرہ اعراب کا ہی عامل اذا مین ترجعونہا ہے اور دوسرا لولا پہلے کی تاکید لفظی ہے فراء نے کہا بسا اوقات عرب دو حرف کا اعادہ کرتے ہین اور اُن کے معنے ایک ہوتے ہین معنے یہ ہین پہر کیون نہین جس وقت پہنچی روح یا نفس حلق کو موت کے وقت اور حال یہ ہی کہ تم اُس وقت نظر کرتے ہو طرف اُس حالت کے جس مین وہ شخص ہے جس کا نفس یا روح پہنچی ہی حلق کو زجاج نے کہا اور تم اے میت والو اُس حال مین دیکھتے ہو اُس میت کو کہ مقرر وہ ہوگیا ہے طرف اس حال کے کہ اُس کا نفس نکل رہا ہے مطلب یہ ہی کہ اُس حال مین اُن کو اُس سے دفع کرنا

ممکن نہین ہے اور نہ وہ طاقت رکھتے ہین کسی شے کی جو اُسے نفع دی یا جس حال مین وہ ہی اس سے اُس کی
تخفیف کرے ونحن اقرب الیہ منکم یعنے اور ہم قریب تر ہین طرف اسکی تم سی ساتھ علم وقدرت ورویت کے یا یہ مراد ہے
کہ قریب تر ہین طرف اُس کے ہمارے بھیجے ہوئے جو کہ اُس کے قبض کے متولی ہوتے ہین ولکن لا تبصرون یعنے
لیکن تم ادراک نہین کرتے ہو اُس کا بہ سبب تمہاری جہل کے اس بات کو کہ اللہ اپنے بندے کی طرف قریب تر
ہے دھڑکتی رگ سی یا تم نہین دیکھتے ہو موت کے فرشتون کو جو کہ میت کے پاس حاضر ہوتے ہین اور اُس کے
قبض کے متولی ہوتے ہین یا تم نہین جانتے ہو اُس مشقت وکرب کو جس مین وہ ہی فلولا ان کنتم غیر مدینین
الآیہ بادشاہ جس وقت اپنی رعیت کی سیاست کرتا ہے اور غلام بناتا ہے تو اُس وقت محاورے مین
یون بولتے ہین کہ دان السلطان رعیتہ فراء نے کہا دنتہ بمعنے ملکتہ ہے ویقال وانہ اذا اذلہ واستعبدہ
مدینین کے معنے محاسبین ومجزیین اول گذر چکے ہین لیکن اول معنی آیت سے زیادہ چسپکتے ہین معنے
یہ ہین پھر کیون نہین اگر تم نہین ہو مربوب ومملوک تو پھیر لاؤ اُس نفس کو جو کہ حلق کو پہنچ چکا ہے طرف
اُسکی قرارگاہ کے جس مین وہ تہا اگر ہو تم سچے اور تم ہرگز اُس کو نہ پھیر لاؤ گے تو تمہارا یہ زعم باطل ہو گیا
کہ تم مربوب ومملوک نہین ہو کسی نے کہا معنے یہ ہین کہ اگر تم سچے ہو بعث کی نفی کرنے مین تو پھیر لو محتضر کی روح
کو اُس کے جسم کی طرف تاکہ اُس سے موت منتفی ہو تو بعث منتفی ہو جائے پھر اللہ پاک نے خلق کی طبقات
ذکر کیے وقت موت کے اور بعد موت کے پس فرمایا فاما ان کان من المقربین الآیہ یعنے پس جو اگر وہ متوفی ہوا
جس کا حال بیان کیا گیا ہے سابقین مین سے منجملہ تین اصناف کی جن کے حال کی تفصیل گذر چکی ہے تو راحت
ہے دنیا سے اور استراحت ہی اُس کے احوال سے اور رزق ہے اور باغ ہے نعمت کا جمہور نے روح کو
بالفتح پڑہا ہے معنے اُس کے راحت ہین مجاہد نے کہا روح فرح ہے حضرت حسن نے کہا روح رحمت ہی کسی نے
بضم را پڑہا ہے کہا ہے کہ اس قرارت کے معنے رحمت کے ہین اس لیے کہ رحمت مثل حیات کے ہے واسطے
مرحوم کے اسی کے حضرت حسن بہی قائل ہین قاموس مین یون ہے کہ روح بالفتح راحت ورحمت ونسیم ریح ہے
ریحان رزق ہے جنت مین یہ قول مجاہد وسعید بن جبیر ومقاتل کا ہے اور کہا کہ وہ رزق ہے حمیر کے لغت
مین یقال خرجت اطلب ریحان اللہ اے رزقہ قتادہ نے کہا کہ ریحان جنت ہی ضحاک نے کہا رحمت ہے
حضرت حسن نے فرمایا وہی ریحان معروف ہی جو سونگہا جاتا ہے قتادہ وربیع بن خثیم نے کہا کہ یہ وقت موت
کے ہے اور جنت اُس کے واسطے مخبور ہے یعنی چہپا کر رکھی گئی ہے یہانتک کہ مبعوث ہو اسی طرح ابو الجوزاء
وابو العالیہ نے بہی کہا ہے وجنت نعیم کے یہ معنی ہین کہ وہ جنت نعم والی ہے کلمہ جنت یہان تا ہی دراز
مرسوم ہے ابن کثیر وکسائی وغیرہما نے اُس پر ہا وقف کیا ہی اور باقی قرا نے تا بنا بر رسم واما

ان كان من اصحاب اليمين الآية يعني اور جو اگر وہ ستوفی معاد لینے والون سی جو کہ اپنے نامہ اعمال اپنے داہنے ہاتھون مین لین گے تو نہین ہی تو کہ دیکھے اُن مین مگر سلامتی جس کو تو دوست رکھتا ہی سو تو اُن کی وجہ سے غمگین نہ ہوا سیلیے کہ اللہ کے عذاب سی سالم رہینگے کسی نے کہا معنے یہ ہین کہ سلام ہے واسطے تیرے اُن سی یعنی تو سالم ہے غمگین ہونے سے بسبب اُنکے کسی نے کہا یہ معنی ہین کہ وہ دعا کرینگے واسطے تیرے اور سلام کرینگے تجھہ پر کسی نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحیہ کیے جائینگے ساتھہ سلام کے واسطے اکرام کے کسی نے کہا یہ اخبار ہی طرف سی اللہ پاک کے بعض کے سلام کرنے کا بعض پر کسی نے کہا معنے یہ ہین کہ سلام ہے تیرے واسطے اے صاحب یمین طرف سی تیرے بھائیون اصحاب یمین کے یعنے یہ التفات ہے غیبت سی طرف خطاب کے بتقدیر قول اور حرف من ابتدائیہ ہے جس طرح کہ سلام من فلان علی فلان کہا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ تجھ سے کہا جائیگا سلام ایک محلی نے اسکی تفسیر مین کہا ہی کہ واسطے اُسکے سلامت ہے عذاب سی من جہۃ انہم یعنی باینجہت کہ وہ اصحاب یمین سی ہے ہمین اشارہ ہی طرف اس بات کے کہ سلام بمعنے سلامت ہی اور کلمہ من علت کا ہے علی قاری نے فرمایا کہ یہ تفسیر غریب ہے اصحاب یمین کا ذکر اور اُنکے حال کی تفصیل اور جو جزا اللہ پاک نے اُنکے لیے تیار کر رکھی ہے یہ سب اول گذر چکا ہے **واما ان كان من المكذبين** الآیۃ یعنی اور جو اگر وہ ہوا بعث کے جھٹلانیوالون سی جو کہ گمراہ ہین ہدایت سی یہ وہی اصحاب شمال ہین جنکا ذکر اور اُنکے احوال کی تفصیل اول گذر چکی ہے اور واسطے اُسکے نزل ہے جو اُس کے نزول کو لیے تیار کیا جائیگا حمیم سے یعنے وہ گرم پانی جسکی گرمی انتہا کو پہونچی ہوگی اور یہ بعد اس کے کہ زقوم سے کہا ئیگا جیسا کہ اسکا بیان گذر چکا ہے اس عذاب کو جو نزل کہا سو یہ اُنکے ساتھہ تہکم و استہزا ہے اور تصلیۃ جحیم ہے یعنے اور پہنچانا ہے آگ مین جب کوئی کسی کو آگ کے اندر ڈال دی تو اُسوقت کہا جاتا ہے کہ صلاہ النار وصلاہ یا اضافت مصدر کی ہے طرف مفعول یا مکان کے جمہور نے تصلیۃ کو رفع پڑھا ہے نزل پر معطوف کیا ہے اور کسی نے بجر جحیم پر معطوف ٹھیرایا ہے یہان ظاہر کا مقتضا یہ تہا کہ یون کہا جاتا واما ان کان من اصحاب الشمال لیکن ایسا نہ کیا بلکہ اُن کو اُنکے افعال کے ساتھہ موصوف کرکے مکذبین ضالین فرمایا سو صرف اس لیے کہ منظور اُن کا زجر کرنا ہے اُن افعال سی اور جس شے نے اُنکے لیے یہ عذاب واجب کیا ہے اُسکی خبر دینا ہی وہ یہی اُن کی تکذیب و گمراہی ہے جو اس عذاب کی موجب ہوی ان آیتون مین اس طرف اشارہ ہی کہ کفر سب کا سب ایک ملت ہے اور کبائر والی اصحاب یمین سے ہین اسیلیے کہ وہ مکذبین نہین ہین اما کے جواب مین تین قول ہین ایک یہ ہے کہ مذکور اما کا جواب ہے مبرد نے کہا اور جواب شرط دونون جگہہ محذوف ہے تقدیر یہ ہے مہما یکن من شیء فروح وریحان الخ بعض نے اسی کو ترجیح دی ہے اسیلیے کہ ان کا

جواب جب انفراد کی حالت مین بہت محذوف ہوتا ہے تو دوسری شرط کے ساتھہ اسکا دعوی کرنا اولی ہے دوسرا یہ ہے
کہ جواب اِنْ کا ہے ابو اسحاق کے نزدیک اما کے یہ معنی ہین کہ ایک شی سے دوسری شے کی طرف نکلنا یعنے جس
بات مین تم لگے ہوا سے چھوڑ دو اور اُسکے غیر مین شروع کرو اس بنا پر جواب فقط اِنْ کا ہوگا کیونکہ اما شرط
نہین ہے تیسرا یہ ہے کہ اَمَّا اور اِنْ دونون کا جواب ہے جیسا کہ اخفش نے کہا ہے کہ حرف فا دونون جگہہ جواب ہے
اما کا اور جواب ہے حرف شرط کا ربیع بن خثیم سے آیت کی تفسیر مین مروی ہے فاما ان کان من المقربین الآیہ کہا
کہ یہ موت کی وقت ہے وجنۃ نعیم کہا چھپا رکھی جاویگی جنت واسطے اسکے یہان تک کہ مبعوث ہو واما ان کان من
المکذبین الآیہ کہا یہ وقت موت کی ہے وتصلیۃ جحیم کہا جحیم چھپا رکھی جاویگی اس کے لیے یہان تک کہ مبعوث
ہو حضرت ابن عباسؓ کہے اسمین کئی قول ہین فروح کی تفسیر مین فرمایا راحۃ و ریحان فرمایا استراحت دوسرا
لفظ یہ ہے کہ استراحت ہے دنیا سے وجنۃ نعیم یعنے مغفرت و رحمت تیسرا لفظ یہ ہے کہ ریحان رزق ہے فسلام
لک من اصحاب الیمین مین فرمایا کہ فرشتے اُسکے پاس آئینگے سلام لیکر اللہ کی طرف سے اُسپر سلام کرینگے
اور اُسے خبر دینگے کہ وہ اصحاب یمین سے ہے ان ہذا لھو حق الیقین حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ما قصصنا
علیک فی ہذہ السورۃ یعنے جو کچھ اس سورۃ مین اول سے آخر تک ذکر کیا گیا یا محتضرین کا احوال و قصہ جو عنقریب
مذکور ہوا بے شک یہ البتہ یہی ہے محض و خالص یقین اضافت حق کے الیقین کیطرف اضافۃ الشئی الی
نفسہ کے باب سے ہے مبرد نے کہا یہ ایسی ہے جیسے کہتے ہو عین الیقین و محض الیقین یہ کوفیون کے نزدیک ہے
اور انہون نے اسکو جائز کہا ہے بوجہ اختلاف لفظ کے رہے بصری سو وہ مضاف الیہ کو محذوف ٹہراتے
ہین تقدیر یہ ہے حق الامر الیقین او الخبر الیقین فسبح باسم ربک العظیم حرف فا واسطے ترتیب مابعد کے
ہے ماقبل پر یعنے تنزیہ کر اپنے رب کی اُس شی سے جو اُس کی شان کے لائق نہین ہے حرف با متعلق ہے
محذوف سے ای فسبح متلبسا باسم ربک للتبرک بہ یعنے تو تسبیح کر اپنے رب عظیم کی نام کے ساتھہ متلبس
ہوکر واسطے تبرک کے کسی نے کہا یہ معنے ہین فصل بذکر ربک یعنے پس نماز پڑھ ساتھہ ذکر اپنے رب کے حضرت
ابن عباسؓ سے مروی ہے فصل لربک یعنے نماز پڑھ واسطے اپنے رب کے کسی نے کہا کہ واسطے تعدیت کے ہے
اس لیے کہ تسبیح کبھی تو بنفسہ متعدی ہوتا ہے اور کبھی بحرف جر کسی نے کہا کہ زائد ہے اور اسم بمعنے ذات ہے
لیکن زیادت کا دعوی کرنا خلاف الاصل ہے والاول اولی العظیم صفت ہے اسم کی یا رب کی اسلیے کہ ہر ایک
مجرور ہے ابن کثیر مین ہے کہ یہ تین حال وہی لوگون کے حال ہین وقت حضور موت کے یا تو مرنیوالا مقربین
سے ہوگا یا اُن سے کم رتبہ والون مین سے جو کہ اصحاب الیمین ہین یا اُن مین سے ہوگا جو کہ حق کی تکذیب کرنیوالے
ہدایت سے گمراہ امر الہی کے جاہل ہین اسی لیے یون فرمایا فاما ان کان من المقربین الآیہ یعنے پھر جو اگر وہ

مختصر ہوا مقربین میں سے یہ وہ ہیں جنہوں نے واجبات و مستحبات ادا کیے اور محرمات و مکروہات اور بعض مباحات کو
ترک کیا تو اُن کے لیے روح و ریحان و جنت نعیم ہے اور فرشتے موت کے وقت اُنکی اُن کو خوشخبری دیتے ہیں جس طرح
کہ حدیث براء میں گذر چکا ہے کہ رحمت کے فرشتے کہتے ہیں اے روح پاک جسم پاک میں تو اُس کو آباد رکہتی تہی نکل
تو طرف روح و ریحان و رب غیر غضبان کے بعد اس کے روح و ریحان میں جو اقوال ہیں اُن کا ذکر کیا ہے جن کا ذکر
اول ہو چکا ہے پہر کہا ہے کہ یہ سب قول متقارب و صحیح ہیں کیونکہ جو کوئی مقرب ہو کر مرا تو اُس کے واسطے یہ سب حاصل ہے
یعنے رحمت و راحت و استراحت و فرح و سرور و رزق حسن و جنت نعیم ابو العالیہ نے کہا نہیں مفارقت کرتا ہے کوئی
مقربوں میں کا مگر اس کے پاس لاتے ہیں ایک شاخ ریحان جنت کی پہر اُسکی روح اس میں قبض کی جاتی
محمد بن کعب نے کہا نہیں مرتا ہے کوئی لوگوں میں سے یہاں تک کہ جان لیتا ہے کہ آیا وہ اہل جنت سے ہے یا اہل نار سے
سورہ ابراہیم میں زیر تفسیر آیۃ یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت احتضار کی حدیثیں ہم ذکر کر چکے ہیں اگر وہ
یہاں لکھی جاتیں تو خوب ہوتا جلیل تر اُن کے تمیم داری کی حدیث ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے
ملک الموت سے تو جا طرف فلان کے سو اُسکو میرے پاس لے آ بیشک مقربین نے اُسکو مارا ہے ساتھ خوشی و تکلیف
کے سو میں نے اُسکو پایا جہاں میں دوست رکہتا ہوں تو اُسے میرے پاس لے آ البتہ میں اُس کو راحت
دونگا کہا پہر ملک الموت اُسکی طرف جاتے ہیں اور اُنکے ہمراہ پانسو فرشتے ہوتے ہیں اُنکے ساتھ کفن کے
کپڑے ہوتے ہیں اور حنوط جنت کا اور اُن کے ساتھ ریحان کے دستے ہوتے ہیں ریحان کی جڑ تو ایک اور
اُس کے سر میں بیس قسمیں اُن میں سے ہر قسم کی ایک خوشبو سوا خوشبو اپنی صاحب کے اور اُن کے ساتھ سفید حریر
اس میں مشک اور تتمہ حدیث کو بطولہٖ ذکر کیا ہے جیسا کہ گذر چکا ہے اور اس آیت کے متعلق حدیثیں وارد ہوئی
ہیں حضرت عائشہ رضی سے مروی ہے کہ اُنہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ آپ پڑہتے تہے فروح
و ریحان برفع را رواہ الامام احمد وکذا رواہ ابو داود والترمذی والنسائی من حدیث ھارون
وھو ابن موسی الاعور بہ وقال الترمذی لا نعرفہ الا من حدیثہ یہ قرارت تنہا یعقوب کی
ہے باقی قراء نے اُنکی مخالفت کی ہے تو بفتح را پڑہا ہے حضرت ام ہانی رض سے مروی ہے کہ اُنہوں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کیا ہم ایک دوسرے کی زیارت و ملاقات کرینگے جبکہ ہم مر جائیں گے اور
بعض ہمارا بعض کو دیکہے گا تو آپ نے فرمایا کہ نسم یعنے روحیں طیور ہونگی جو عین کی درختوں میں
یہاں تک کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر نفس اپنے جسم میں داخل ہو جائیگا اخرجہ الامام احمد اس حدیث
میں بشارت ہے واسطے ہر مومن کے اُسکی صحت کی وہ حدیث شہادت دیتی ہے جسکو امام احمد نے عن الامام

محمد بن ادریس الشافعی عن الامام مالک بن انس عن الزہری عن عبد الرحمن بن کعب بن مالک عن ابیہ

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کیا ہے کہ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلَقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى
يَرْجِعَهُ اللّٰهُ اِلٰى جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ یہ ایک اسناد عظیم وبین قویم ہے صحیح مین ہے کہ شہیدون کی روحین سبز
طیور کے پوٹون مین ہین چرتے ہین جنت مین جہان چاہین پھر بسیرا لیتے ہین طرف قندیلون کے جو لٹکی ہوئی
ہین عرش سے الحدیث عطا ابن سائب سے مروی ہے کہا تھا پہلا دن جسمین مین نے پہچانا عبد الرحمن بن
ابی لیلیٰ کو دیکھا مینے ایک شیخ کو جس کا سر و ریش سفید تھا ایک گدھے پر اور وہ پیچھے جارہا ہے ایک جنازے
کے تو مینے اُسے سنا کہ کہہ رہا ہے حدیث کی مجھے فلان بن فلان نے اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ کہا پس سر
نگون ہو گئی قوم روتی تھی تو آپنے فرمایا کون شی تم کو رُلاتی ہے پس عرض کیا کہ بیشک ہم موت کو مکروہ
رکھتے ہین فرمایا یہ وہ نہین ہے ولیکن یہ تو اس وقت ہے کہ اسکو موت حاضر ہوتی ہے سو جو اگر وہ ہوا مقربین
سے تو روح وریحان وجنت نعیم ہے لیکن اسکی بشارت دیا جاتا ہے تو محبوب رکھتا ہے اللہ عزوجل کی ملاقات
کو اور اللہ عزوجل اُس کی ملاقات کو زیادہ تر دوست رکھنے والا ہوتا ہے اور جو اگر وہ ہوا مکذبین ضالین
سے تو مہمانی ہے جلتے پانی کی پھر جب وہ اُس کی بشارت دیا جاتا ہے تو مکروہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کی
ملاقات کو اور اللہ تعالیٰ اسکی ملاقات کو زیادہ تر مکروہ رکھنے والا ہے ہکذا رواہ الامام احمد صحیح مین
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسکے معنی کا شاہد مروی ہے قولہ تعالیٰ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ
الآیۃ یعنے فرشتے اس کی اُن کو بشارت دیتے ہین کہتے ہین واسطے ایک اُن سب کے سلام لک یعنی تجھے
باس و خوف نہین ہے تجھ پر تو طرف سلامت کے ہے تو اصحاب یمین سے ہے قتادہ و ابن زید نے کہا کہ سالم
رہا اللہ کے عذاب سے اور سلام کیا اسپر اللہ کے فرشتون نے جیسا کہ عکرمہ نے کہا ہے کہ فرشتے اسپر سلام
کرتے ہین اور اسے یہ خبر دیتے ہین کہ وہ اصحاب یمین سے ہے یہ معنی خوب ہین اور یہ قول مثل اس آیت کے
ہوگا اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا
وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ
وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ امام بخاری نے سلام
لک کی تفسیر مین فرمایا ہے اے مسلّم لک انک من اصحاب الیمین والغیت ان وہو معناہا کما تقول انت مصدق مسافر
قلیل اذا کان قد قال انی مسافر عن قلیل وقد یکون کالدعاء لہ کقولک سقیا من الرجال ان رفعت فہو
من الدعاء انتہے یعنے تیسرے واسطے مانی گئی ہے یہ بات کہ بیشک تو اصحاب یمین سے ہے اور کلمہ ان
لغو کیا گیا یعنے گو وہ محذوف ہوا مگر اسکے معنے مراد ہین پھر اس کی مثال بیان کی کہ مثلا کوئی شخص

تم سے کہہ چکا ہے کہ میں عنقریب مسافر ہون تم اُس سے کہو انت مصدق مسافر اے مرد مصدق ایک مسافر یعنے تیری یہ بات تصدیق کی گئی ہے کہ تو مسافر ہے غرضکہ جس طرح یہان کلمہ ان محذوف ہو اور اس کے معنے مراد مین اسی طرح آیت مین بھی ہے اور کبھی لفظ سلام کا مثل دعا کے ہوتا ہے واسطے اس شخص کے جس کو خطاب کیا ہے اصحاب یمین نے یعنے اُن کی طرف سے اسکو دعا ہے کہ تجھے سلامتی ہو اور اگر تم سلام کو رفع دو گے تو وہ باب دعا سے ہوگا غرضکہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بعد نقل قول بخاری کے کہا ہے اور ابن جریر نے بعض اہل عربیت سے اسکو اسی طرح حکایت کیا ہے کہ اسکی طرف مائل ہوئے ہین واللہ اعلم قولہ تعالی وَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنَ الْمُکَذِّبِیْنَ الضَّآلِّیْنَ الآیۃ یعنے اور جو اگر وہ محتضر ہوا اُن مین سے جو کہ حق کی تکذیب کرنیوالے ہدایت سے بہکنے والے ہین تو ضیافت ہین حمیم سے یہ وہ گرم پانی ہے جس سے گلا ڈالا جائیگا وہ جو اُنکے شکمون مین ہوگا اور چمڑے وَتَصْلِیَۃُ جَحِیْمٍ یعنے مکذب کی اول مہمانی تو یہ ہوگی کہ بطور ماحضر نہایت درجہ کا گرم پانی اُسے پلائین گے بعد اُس کے اُسکو ایسی آگ مین داخل کرینگے جو کہ ساری جہات سے اُسکو ڈھانکے گی نعوذ باللہ منہا پھر فرمایا اِنَّ ہٰذَا لَہُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِ یعنے بیشک یہ خبر البتہ یہی ہے حق یقین جسمین کچھ شک نہین ہے اور نہ کسی کو اس سے مفر ہے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہا جب نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ تو فرمایا کرو تم اسکو اپنے رکوع مین اور جب نازل ہوئی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی تو آپ نے فرمایا کہ ٹھیراؤ تم اسکو اپنے سجود مین اَخْرَجَہُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَکَذَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ الْمُبَارَکِ عَنْ مُوْسٰی بْنِ اَیُّوْبَ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ جس نے کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ تو لگایا گیا واسطے اُس کے ایک نخل یعنے کھجور کا درخت رَوَاہُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ ہٰکَذَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مِنْ حَدِیْثِ رَوْحٍ وَرَوَاہُ ہُوَ وَالنَّسَآئِیُّ اَیْضًا مِنْ حَدِیْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِی الزُّبَیْرِ بخاری نے اپنی آخر کتاب مین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَرَوَاہُ بَقِیَّۃُ الْجَمَاعَۃِ اِلَّا اَبَا دَاؤُدَ مِنْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَیْلٍ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ یعنے دو کلمے ہین زبان پر ہلکے ترازو مین بھاری رحمن کو پیارے وہ یہ ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ آخر سورہ واقعہ وللہ الحمد والمنۃ یازدہم ماہ جمادی الآخرہ ۱۳۰۱ ہجری مقدس شب دوشنبہ وقت نیم شب تمام ہوئی

له رفع سلام ... دعا ہی اور دی ... سلامتی ...

بخلاف سلام کے ... دعا ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الحدید

اس سورہ مبارکہ کی اُنتیس آیتین ہین اور یہ مدنی ہے قرطبی نے کہا سب کے قول مین حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ سورۂ حدید مدینے مین نازل ہوئی حضرت ابن الزبیر سے بھی اسی کے مثل مروی ہے جمہور اسی پر ہین نقاش نے کہا ہے کہ مکی ہے اس قول کا مؤید وہ قصہ ہے جو منقول ہے حضرت عمرؓ کے سبب اسلام مین کہ انہون نے جب یہ آیتین اوّل سورت سے ان کنتم مؤمنین تک پڑہیں اور وہ ایک صحیفے مین لکھی ہوئی تھیں اُنکی بہن کے پاس تو وہ مسلمان ہوگئے یہ اسکا مقتضی ہے کہ یہ آیتین مکی ہین پس اس قصے کی بنا پر یہ آیتین مستثنیٰ ہونگی بنا بر قول اوّل کہ سورت مدنی ہے تامل حضرت ابن عمرؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ سورۂ حدید سہ شنبہ کو نازل ہوئی اور سہ شنبہ مین لوہا پیدا کیا گیا اور سہ شنبہ کو ابن آدم نے اپنے بھائی کو قتل کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حجامت سینگی لگانے سے سہ شنبہ میں اخرجہ الطبرانی وابن مردویہ قال السیوطی بسند ضعیف حضرت جابرؓ سے مرفوعا مروی ہے مت سنگی لگاؤ روز سہ شنبہ مین پس بیشک سورۂ حدید نازل کی گئی مجھپر سہ شنبہ کو اخرجہ الدیلمی حضرت عرباضؓ بن ساریہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہتے تھے مسبحات کو قبل اسکے کہ سوئین اور فرمایا کہ ان مین ایک آیت ہے افضل ہزار آیتون سے اخرجہ احمد والترمذی وحسنہ والنسائی وغیرہم وفی اسنادہ بقیۃ بن الولید وفیہ مقال معروف واخرجہ النسائی عن خالد بن معدان قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذکر العرباض بن ساریۃ فہو مرسل یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں سوتے تھے یہانتک کہ مسبحات پڑھ لیتے اور فرماتے تھے کہ ان مین ایک آیت ہے افضل ہزار آیتون سے یحییٰ نے کہا پس ہم خیال کرتے ہین کہ وہ آیت جو خیر کے ختم مین ہے اخرجہ ابن الضریس حافظ ابن کثیر نے کہا جس آیت کیطرف اشارہ کیا [illegible] وہ یہ ہے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ الآیۃ مسبحات یہ سورتین ہین [illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ [illegible] السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مُلْكُ [illegible]

هُوَ الْاَوَّلُ [illegible] وَالْبَاطِنُ [illegible]

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں مین اور زمین مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا اُسیکو راج ہے
آسمانون کا اور زمین کا جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز کرسکتا ہے وہی ہے پہلا اور پچھلا اور باہر اور اندر
اور وہ سب چیز جانتا ہے ف اللہ پاک خبر دیتا ہے اس بات کی کہ تسبیح کرتا ہے اور پاکی بولتا ہے واسطے اُسکے
جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین حیوانات و نباتات جیساکہ دوسری آیت مین فرمایا ہے تُسَبِّحُ لَہُ

السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَہُوْنَ تَسْبِیْحَہُمْ اِنَّہٗ کَانَ

حَلِیْمًا غَفُوْرًا قولہ تعالے وہو العزیز الحکیم یعنے اور وہی ایسا عزت والا ہے کہ خاضع ہوئی واسطے اس کے ہر شی حکمت والا ہے اپنے
خلق و امر و شرع مین اُسیکا ہے ملک آسمانون کا اور زمین کا زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے یعنی وہی مالک و متصرف ہے
اپنی خلق مین پس جلاتا ہے اور مارتا ہے اور عطا کرتا ہے جسکو چاہتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اور وہ ہر شی پر قادر
ہے یعنے جو کچھ اُسنے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوا کذا فی ابن کثیر فتح البیان مین ہے کہ تنزیہ و تمجید کیو اسطے اللہ کے
مافی السموت والارض نے دونو مقاتل نے کہا یعنی ہر شے نے ذی روح وغیرہ سے تسبیح جمادات مین جو گفتگو ہے
وہ قولہ تعالے وان من شیء الا یسبح الآیہ کے زیر تفسیر گزر چکی ہے سموت و ارض مین جو عقلا و غیرہم اور حیوانات و جمادات
ہین اُنکی طرف جو تسبیح منسوب ہے اس سے مراد وہی تسبیح ہے جو کہ عام ہے تسبیح بلسان قال کو جیسے ملائکہ و انس و جن
کی تسبیح اور تسبیح بلسان حال کو جیسے انکے غیر کی اس لیئے کہ ہر موجود دال ہے صانع پر زجاج نے اسکا انکار
کیا ہے کہ تسبیح غیر عقلا کی تسبیح دلالت ہی ہے اور کہا کہ اگر یہ دلالت و ظہور آثار صنعت کی تسبیح ہوتی تو البتہ مفہوم
ہوتی پھر کیون فرمایا ولکن لا تفقہون تسبیحہم یہ تو بھی تسبیح مقال ہے اور اس آیت سے استدلال کیا ہے وسخرنا
مع داود الجبال یسبحن پس اگر یہ تسبیح جبال کی تسبیح دلالت ہوتی تو حضرت داود کی تخصیص کے لیے کوئی
فائدہ ہوتا فعل تسبیح کبھی تو متعدی بنفسہ ہوتا ہے جسطرح کہ سبحوہ مین ہے اور کبھی بلام جیسے یہ آیت ہے
اصل اسکی یہی ہے کہ بنفسہ متعدی ہو اس لیے کہ سبحتہ کے معنے ہین بعدتہ عن السوء یعنے مین نے دور کیا
اُسکو برائی سے پھر جب بلام مستعمل ہوا تو وہ زائد ہوگا واسطے تاکید کے جسطرح کہ شکرتہ و شکرت لہ
مین ہے یا تعلیل کے لیے ہوگا اے افعل التسبیح لاجل اللہ سبحانہ و خالصا لوجہہ فعل ان سورتون
کے بعض فواتح مین تو بصیغہ ماضی آیا ہے جیسے یہ سورت اور سورہ حشر و صف اور بعض مین بصیغہ مضارع
جیسے جمعہ و تغابن اور بعض مین بصیغہ امر جیسے سورہ اعلے اور بنی اسرائیل مین بلفظ مصدر واقع
ہوا ہے سو منظور اس سے استیعاب و استیفا ہے اس کلمے کا اس کی ساری مشہور جہتون
سے اور اشارہ ہے طرف اس بات کی کہ یہ اشیا کل اوقات مین تسبیح کرنیوالی ہین - انکی تسبیح
ایسی نہین ہے کہ کسی وقت کے ساتھ خاص ہو کسی کے ساتھ نہین بلکہ یہ تو ہمیشہ تسبیح کرنیوالی ہین

اُس کی پاکی بولتے ہین آسمان ساتون اور زمین اور جو کوئی ان مین ہے اور کوئی چیز نہین جو نہین پڑھتی خوبیان اُس کی لیکن تم نہین سمجھتے انکا پڑھنا بیشک وہ ہے تحمل والا بخشنے والا

ماضی اور آیندہ زمانہ مین مسبح ہین گئے ہمیشہ اشعارًا مین مصدر کے ساتھہ ابتدا کی اس لیے کہ اصل ہے اور ابلغ ہے یا بجہت کہ مشعر ہے بسبب اپنے اطلاق کے فاعل و زمان کے تعرض سے پہر ماضی کا ذکر کیا ہے اسلیے کہ اُسکا زمانہ سابق ہے پہر مضارع کا ذکر کیا اسواسطے کہ شامل ہے حال و استقبال کو پہر امر کا صیغہ اس لیے کہ استقبال کے ساتھہ خاص ہے مع اس بات کے کہ صرفیون کے قول مین جو وہ بولا جاتا ہی سو وہ ماضی و مضارع سے پیچھے یون بولتے ہین کہ فعل یفعل افعل قولہ تعالی وہو العزیز الحکیم کا یہ مطلب ہے کہ وہی ایسا قادر و غالب ہے کہ کوئی متنازع اُس سے نزاع نہین کرتا ہے اور نہ کوئی ممانع اُسکی ممانعت کرتا ہے کوئی ہو ایسا حکیم ہے کہ حکمت و صواب کے افعال کرتا ہے کلمہ وَھُوَ کو قالون و ابو عمرو نے بسکون حرف ہا پڑہا ہے اور باقی قراء نے بضم ہا قولہ تعالے لہ ملک السموت والارض کا یہ مطلب ہے کہ آسمان و زمین کے مُلک مین وہی تنہا تصرف کرتا ہے اور اُن مین سوا اُسکے تصرف و امر کسیکا تصرف و امر نافذ نہین ہوتا ہے کسی نے کہا کہ مراد مطر و نبات و سائر ارزاق کے خزانے ہین اس قول کو جو دوبارہ ذکر کیا ہے سو یہ کچھہ تکرار نہین ہے اسلیے کہ پہلا قول دنیا مین ہے جیسا کہ تقریر مین اس طرف اشارہ کیا ہے اور دوسرا عقبے مین ہے اس لیے کہ اسکے بعد یون فرمایا ہے والی اللہ ترجع الامور جملہ مستانفہ ہے اُسکے لیے اعراب کا کوئی محل نہین ہے یحیی و یمیت یہ دو نو فعل محل رفع ہین اس بنا پر کہ خبر ہین مبتدائے محذوف کی اسے ہو یحیی و یمیت اور جملہ مستانفہ ہے واسطے بیان بعض احکام ملک کے یا حال ہے لہ کی ضمیر سے اور عامل استقرار ہے معنے یہ ہین وہ جلاتا ہے ساتھہ انشا و ایجاد کے دنیا مین اور بعد اُسکے مارتا ہے کسی نے کہا کہ زندہ کرتا ہے نطفون کو اور وہ مُردہ ہین اور مارتا ہی زندون کو کسی نے کہا کہ زندہ کریگا مُردون کو واسطے بعث کے وہو علی کل شیء قدیر یعنے وہ ہر شی پر قادر ہی کوئی شی اُسکو عاجز نہین کرتی ہے کوئی سی شے ہو قولہ تعالے ہو الاول یعنی وہ قبل ہے ہر شی کے بغیر بدایت کے یا سابق ہی ساری موجودات پر یا بجہت کہ وہ اُنکا ایجاد و احداث کرنیوالا ہے والآخر یعنی وہ بعد ہی ہر شے کے بلا نہایہ یا باقی ہے بعد فنای موجودات کے اگرچہ ساتھہ نظر کرنے کے طرف ذات موجودات کی مع قطع کرنے نظر کے اُنکے غیر سے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالے کی ابدیت بقا اور سوا اُسکے ہر موجود کا فنا اِس بات کو منافی نہین ہے کہ بعض موجودات ایسی ہین کہ جسوقت اللہ تعالے نے اُنکو ایجاد کیا تو وہ فنا نہونگے جیسے جنت و نار اور جو انمین ہے بسبب اُس وجہ کے جو ثابت کی گئی ہے اِسلیے کہ مراد یہی ہے کہ وہ فی حد ذاتہا فانیہ ہین اگرچہ اسطرف نظر کرکے کہ اپنے موجد کیطرف مستند ہین باقی ہین جیسا کہ کل من علیہا فان مین گزرا ہے کما قالہ الشہاب یا یہ معنی ہین کہ ہم ایسا اول ہے کہ شروع ہوتے ہین اُس سے اسباب اور منتہی ہوتے ہین اُسیکطرف مسببات یعنے اللہ پاک کی اولیت سے یہ مراد ہی کہ وہ

ایسا ہے کہ جو موجودات مرتبہ وجود مین ہین جب اُنکے سلسلے کیطرف نظر کیجائے گی تو اللہ پاک اسباب کے
سلسلے کا مبدا ٹہیرے گا اور اُسکے آخریت سے یہ مراد ہے کہ وہ ایسا ہے کہ مسببات کا سلسلہ اُسی کیطرف منتہی
ہوتا ہے کیونکہ وجود کی ابتدا اُسی سے ہوتی ہے اور وہ نزول کرتا رہتا ہے پہر نازل ہوتا ہے تاآنکہ منتہی
ہوتا ہی طرف اخیر وجود کی جو کہ اپنے کل ماسواے کیلیے سبب ہوتا ہی اور وہ کسی اور شئے کا مسبب نہین
ہوتا پس حق سبحانہ باینمعنے اول ہے پہر جب تم اس اخیر وجود سے درجہ درجہ کرکے ترقی کرنا شروع کروگے
تاآنکہ آخر ترقی مین اللہ تعالی کی طرف منتہی ہوگے پس اللہ پاک اول ہے باینمعنی کہ اُس سے نزول وجود کا ہی
طرف ممکنات کے آخر ہے وقت صعود کی ممکنات سے طرف اُسکے یا یہ معنی ہین کہ اول ہے خارج مین اور
آخر ہے ذہن مین اسلیے کہ جب تم ترتیب سلوک کیطرف نظر کروگے اور منازل سالکین کا ملاحظہ فرماوٗگے
جو کہ اللہ پاک کیطرف سیر کرنیوالے ہین تو اللہ پاک آخر ہے اُس شئی کا جسکی طرف عارفون کے درجے چڑہتے ہین
اور ہر معرفت جو قبل اُسکی معرفت کے حاصل ہوتی ہے تو وہ زینہ ہے اُسکی معرفت کیطرف اور پہلے سرے
کی منزل وہ اللہ پاک کی معرفت ہے پس وہ آخر ہے ساتہہ نسبت کرنیکے طرف سلوک کے ارتقاع کے درجون
مین ما بین عارفین اور اول ہی ساتہہ نسبت کرنیکے طرف وجود خارجی کے سو اُسی سے مبدا ہے اول مین
اور اسیکی طرف مرجع ہے آخر مین کذا قال الشیخ والظاہر یعنے عالی و غالب ہے ہر شئے پر یا اُسکا وجود بادلۂ
واضحہ ظاہر ہے والباطن یعنے عالم ہے اُس شئے کا جو باطن ہوئی ماخوذ ہے عرب کے قول سے فلان
بطن امر فلان ای یعلم داخلۃ امرہ یعنی فلان فلان کا باطن امر جانتا ہے یا یہ معنے ہین کہ اُسکی ذات کی حقیقت
محتجب و مستتر ہے ابصار و حواس و عقول کے ادراک سے سو عقول اُسکی کنہ کو نہین جانتی ہین نہ دنیا
مین اور نہ آخرت مین اب وہ بات جو کشاف مین ہے کہ اس مین حجت ہے اُس شخص پر جسنے اللہ پاک
کا ادراک حاسہ کے ساتہہ جائز رکہا ہے مضمحل و نابود ہو گئی کیونکہ مذہب حق یہی ہے کہ اللہ پاک باوجود
ظاہر ہی اور پہر بہی باطن ہے اور وہ جامع ہے ان دونون وصفون کا ازل و ابد مین اور اسکا بطون باین
معنے منافی نہین ہے آخرت مین مرئیت ہونے کو کیونکہ رؤیت حاسہ کے ساتہہ حقیقت کی معرفت کو
مقتضی نہین ہے اور اسی بنیاد پر اس قول سے تذییل ہوگی یعنے وہو بکل شئی علیم تاکہ یہ وہم نہو
کہ اللہ پاک کا بطون اشیا سے مستلزم ہے اشیا کے بطون کو اللہ تعالے سے جیسا کہ شاہد مین ہے
معنے یہ ہین کہ اللہ پاک ہر شئی کو جانتا ہے اُسکے علم سے کوئی معلوم غائب نہین ہوتا ہے ظاہر خفی اُسکے
نزدیک دونو برابر ہین یہان تین واو ہین اول اور تیسرے نے تو عطف کیا ہی مفرد کا مفرد پر اور درمیانی نے
عطف کیا ہی مجموع اسمین کا مجموع اسمین پر پیر واو مفردات مین مثل اُس واو کے ہی جو کہ ایک قصے کا دوسرے

قصے پر عطف کرتا ہے جاموں میں کیونکہ اگر وہ عطف کرتا تھا ظاہر کا دو اول کے ایک پر تو حسین نہوتا کیونکہ اُن
مین تناسب نہین ہے اور مجموعہ مناسب ہے مجموع کے مشتمل ہونے مین دوام متقابل پر کما ذکرہ الشہاب
بالجملہ اسمائے مذکورہ کی تفسیر مین مفسرین نے اختلاف کیا جیسا گزر چکا ہے حالانکہ خود حضور صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم نے ان چار اسمون کی ایسی شرح فرما دی ہے کہ ہر قائل کے قول سے مغنی ہے تو اب اسیطرف جانا متعین
ہے اذا جاء نہر اللہ بطل نہر معقل وہ یہ ہے ابن ابی شیبہ و مسلم و ترمذی و بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رض سے روایت
کیا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئین طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے آپ سے خادم کا سوال کرتی
تہین تو آپنے فرمایا کہہ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنَزِّلَ التَّوْرَاةِ
وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ
فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ
دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ ۲ حضرت ابن عمر و ابوسعید خدری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
راوی ہین کہ آپنے فرمایا ہمیشہ رہین گے لوگ کہ سوال کرینگے ہر شئے کا یہانتک کہ کہین گے یہ اللہ ہی تہا قبل ہر شئے کے
پہر کیا تہا قبل اللہ کے پس اگر وہ کہین تم سے یہ تو کہو ہو الاول قبل کل شئی، والآخر فلیس بعدہ شئے وہو الظاہر
فوق کل شئے وہو الباطن دون کل شئے وہو بکل شئے علیم اخرجہ ابو الشیخ فی العظمۃ ۳ ابو زمیل سے مروی ہے
کہین نے حضرت عباس سے سوال کیا تو کہا کیا چیز ہے جسکو مین پاتا ہون اپنے سینے مین فرمایا وہ کیا ہے مین نے
کہا واللہ مین اُسکے ساتہہ تکلم نہین کرتا ہون کہا پہر عجب ہے فرمایا کیا کچھ شک ہے کہا اور ہنسے فرمایا اُس سے کسی نے
نجات نہین پائی کہا یہانتک کہ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِيْنَ
يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ الآیہ کہا اور مجہسے فرمایا جسوقت تو اپنے نفس مین کوئی شئی پائے تو کہہ ہو الاول و
الآخر والظاہر والباطن الآیہ اخرجہ ابو داؤد ۴ حضرت ابوہریرہ رض سے مروی ہے اس اثنا مین کہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جلوس فرماتے تہے اور آپکے اصحاب کہ ناگاہ اُنپر ایک بدلی آئی تو آپنے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے صحابہ
نے عرض کیا اللہ اور اُسکے رسول دانا تر ہین فرمایا یہ عنان ہے یہ روایا الارض ہین کھینچ لیجاتا ہے انکو اللہ
تعالیٰ طرف اُس قوم کے جو اُس کا شکر نہین کرتے ہین اور نہ اُس کو پکارتی ہین پہر فرمایا کیا تم جانتے ہو
کیا ہے تمہارے اوپر عرض کیا کہ اللہ و رسولہ اعلم فرمایا پس بیشک وہ رقیع ہے سقف محفوظ ہے
اور موج مکفوف ہے پہر فرمایا کیا تم جانتے ہو کتنا ہے درمیان تمہارے اور اُسکے عرض کیا کہ اللہ
و رسولہ اعلم فرمایا درمیان تمہارے اور اُسکے پانسو برس ہے پہر فرمایا کیا تم جانتے ہو اُسکے اوپر کیا ہے
عرض کیا کہ اللہ و رسولہ اعلم فرمایا دو آسمان ہین دوری انکے درمیان کی پانسو برس ہے یہانتک کہ سات

آسمان گنتے ماہین ہر آسمان کے ویسی ہے جیسے درمیان آسمان وزمین کے ہے پہر فرمایا کیا تم جانتے ہو
اُسکے اوپر کیا ہے عرض کیا کہ اللہ و رسولہ اعلم فرمایا پس بیشک اُسکے اوپر عرش ہے اور درمیان اُسکے اور
آسمان کے دُوری ہے ماہین دو آسمانون کے پہر فرمایا کیا تم جانتے ہو کیا ہے وہ شے جو تمہارے نیچے ہے
عرض کیا کہ اللہ و رسولہ اعلم فرمایا پس بیشک وہ زمین ہے پہر فرمایا کیا تم جانتے ہو کیا ہے وہ شے جو اُسکے
نیچے ہے عرض کہا کہ اللہ و رسولہ اعلم فرمایا پس بیشک اُسکے نیچے ایک اور زمین ہے درمیان اُنکے پانسو
برس کی راہ ہے یہانتک کہ سات زمینین شمار کین درمیان ہر دو زمین کے پانسو برس کی راہ ہے
پہر فرمایا قسم ہے اُسکی جسکے ہاتہہ مین محمد کی جان ہی اگر مقرر تم لٹکاتے کوئی رسی طرف ساتوین زمین کے تو
البتہ وہ گرتی اللہ پر پہر پڑہا ہو الاول والآخر الآیہ اخرجہ الترمذی وقال غریب قال الترمذی قال بعض اہل العلم فی تفسیر ہذا الحدیث انما
اراد لہبط علی علم اللہ وقدرتہ وسلطانہ وعلم اللہ وقدرتہ وسلطانہ فی کل مکان وہو علی العرش کما وصف
نفسہ فی کتابہ عنان نام ہے سحاب کا روایا الارض کے معنے جوافل ہین یعنے پانی بہری بدلیان زمین کی سیراب
کرنیوالی رقیع نام ہے آسمان کا کسی نے کہا کہ سماء دنیا کا ایک نام ہے کذا فی فتح البیان ابن کثیر مین بعد ذکر
حدیث ابو ہریرہ کے کہا ہے کہ اس آیت مین مفسرین کی عبارات و اقوال مختلف ہوئے ہین کچہ اوپر دس قول پہ
بخاری نے کہا یحیی نے کہا ہی الظاہر علی کل شئ علما والباطن علی کل شئ علما حافظ مزی ہمارے شیخ نے کہا کہ یحیی
وہی ابن زیاد فراء ہے اُسکی ایک کتاب ہے جسکا نام معانی القرآن رکہا ہے پہر کہا ہے کہ اس باب مین حدیثین وارد
ہوئی ہین پہر اُنکا ذکر کیا ہے اُن مین وہ احادیث بہی ہین جنکا ذکر ہو چکا ہے اور اُنکے طرق دیگر بہی ذکر کیے ہین

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا
يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَهُوَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ وہی ہی جس نے

بنائے آسمان اور زمین چہہ دن مین پہر بیٹہا تخت پر جانتا ہے جو پیٹہتا ہی زمین مین اور جو اُس سے نکلتا ہے اور جو اترتا
ہی آسمان سے اور جو اسمین چڑہتا ہے اور وہ تمہارے ساتہہ ہی جہان کہین تم ہو اور اللہ جو کرتے ہو دیکہتا ہی اُسیکو راج آسمانون کا
اور زمین کا اور اللہ ہی تک پہونچتے ہین سب کام داخل کرتا ہی رات کو دن مین اور داخل کرتا ہے دن کو رات مین
اور اُسکو خبر ہے جیون کی بات کی انتہے ف اللہ پاک فرماتا ہے کہ اسی نے آسمانون کو اور زمین کو پیدا کیا ہے
چہہ دن مین یعنی دنیا کے دنون سے اول انکا احد ہے اور آخر انکا جمعہ ہی جیسا کہ محلی وغیرہ نے کہا ہی اور اگر وہ چاہتا کہ
پلک مارنے مین انکو بنائے تو بنا ڈالتا لیکن اُسنے چہہ دنون کو ایک اصل ٹہیرایا ہے تاکہ اُنپر مدار ہو اللہ پاک جو آسمان
وزمین کا مالک ہے سو انکا پیدا کرنا بیان ہے اُسکے بعض ملک کا پہر خبر دی آپنے مستوی ہونیکی عرش پر بعد انکی

خلق کی محلی نے عرش کی تفسیر کرسی سے کی ہے یعنی پہر مستوی ہوا اُسپر ایسا مستوی ہونا جو اُس کی ذات پاک کے لائق ہے اس آیت کی تفسیر سورۂ اعراف وغیرہ مین پورے طور پر گزر چکی ہے اور استوا پر بہی بارہا کئی جگہہ کلام گزر چکا ہی اس باب مین مستقل کتب و رسائل ہین اہل العلم کے نزدیک معروف و مشہور ہین بالجملہ بعد ذکر قدرت تامہ کے اپنے علم تام کا ذکر فرمایا یعلم ما یلج فی الارض الآیہ یعنے جانتا ہے جو کچہہ داخل ہوتا ہے زمین مین مطر و قطر اور بیج اور خزانے اور مردے وغیرہ جانتا ہے گنتی دانون اور قطرون کی جو اُس مین داخل ہوتے ہین اور جانتا ہے جو کچہ اُس سے نکلتا ہے نبات اور کہیتی اور پہل اور معاون وغیرہ کما قال سبحانہ وتعالی وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو ویعلم ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقۃ الا یعلمہا ولا حبۃ فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین اور جانتا ہے جو کچہہ اترتا ہے آسمان سے یعنے فرشتے اور رحمت وعذاب اور امطار و ثلوج و برد یعنی برف اور اولے اور اقدار و احکام ہمراہ ملائکہ کرام سورۂ بقر مین گزر چکا ہے کہ نہین نازل ہوتا ہی کوئی قطرہ آسمان سے مگر حال یہی کہ اُسکے ساتہہ ایک فرشتہ ہوتا ہے جو اسکو قرار پذیر کرتا ہے اُس جگہہ مین جسکا اللہ تعالی اُسکو امر فرماتا ہے جہان وہ چاہتا ہے اور جانتا ہے جو کچہہ چڑہتا ہے طرف اسکی یعنے فرشتے اور دُعائین اور بندونکے اعمال جیسا کہ صحیح مین آیا ہے کہ اُٹہایا جاتا ہے اُسکی طرف عمل رات کا قبل دن کے اور عمل دن کا قبل رات کے محلی نے اسکی تفسیر مین کہا ہے کالاعمال الصالحۃ والسیئۃ اسپر علی قاری نے یون اعتراض کیا ہے کہ اعمال مین جو اُٹہایا جاتا ہے وہ عمل صالح ہی ہے جیسا کہ اس آیت مین ہے الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ اسکی تفسیر سورہ سبا مین گزر چکی ہے پہر جب آسمان و زمین کا علم ثابت کر چکا تو آدمیون کو مخاطب کرکے فرمایا وہو معکم اینما کنتم یعنے اور وہ تمہارے ساتھ ہے اپنی قدرت و سلطان علم سے عموما اور اپنے فضل و رحمت سے خصوصا حضرت ابن عباس نے فرمایا عالم بکم یعنے تمہارا اُسکو علم ہے کسی نے کہا تمہارے ساتہہ ہے بحفظ و حراست جہان کہین تم ہو پس اللہ تعالے کا علم و قدرت ہر ایک کے ساتہہ متعلق ہے کوئی اُس سی جدا نہین ہوتا ہی کہین ہو آسمان مین یا زمین مین خشکی مین یا دریا مین یہ تمثیل ہے اسکی کہ جو کچہہ اُسنے صادر ہوتا ہے اللہ پاک کا علم اسکا احاطہ کیسے ہوے ہے کہین وہ پہرے زمین مین خشکی دریا سے واللہ بما تعملون بصیر یعنے اور اللہ تم پر رقیب و نگہبان ہے تمہارے اعمال پر شہید ہے اُن مین سے کچہہ بہی اسپر مخفی نہین ہے جہان کہین تم ہو خشکی مین یا تری مین رات مین یا دن مین گہرون مین یا جنگلو مین اسکے علم مین سب برابر ہے اور اُسکی بصر و سمع کے تحت مین ہے پس وہ سنتا ہے تمہارا کلام اور دیکہتا ہے تمہارا مکان اور جانتا ہے تمہارا سر اور تمہارا نجوے کما قال تعالے الا انہم یثنون صدورہم لیستخفوا منہ الا حین یستغشون ثیابہم یعلم ما یسرون وما یعلنون انہ علیم بذات الصدور وقال تعالے سواء منکم من اسر القول ومن جہر بہ

وَمَن هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ فلا الہ غیرہ ولا رب سواہ صحیح مین ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا جبکہ انھون نے آپ سے احسان کا پوچھا یہ ہے کہ تو عبادت
کرے اللہ کی گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے پھر اگر تو اسکو نہین دیکھتا ہے تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے حضرت عمرؓ نے
فرمایا کہ ایک مرد آیا طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر عرض کیا کہ آپ مجھے ایک ایسی حکمت کا توشہ دین کہ مین
اسی سے زندگی بسر کرون تو آپ نے فرمایا استحی اللہ کما تستحی رجلا من صالحی عشیرتک لا یفارقک یعنی تو شرم کر
اللہ سے جیسے تو شرم کرتا ہے اپنے کنبے کے صالحون مین سے کسی مرد سے جو کہ تجھ سے مفارقت نہین کرتا
ہے رواہ الحافظ ابو بکر الاسماعیلی بسندہ عن عبد الرحمن بن عامر عنہ بہ وحدیث غریب ابو نعیم نے عبد اللہ بن
معاویہ غاضری کی حدیث سے مرفوعاً روایت کیا ہے تین چیزین ہین کہ جسنے اُن کو کیا تو مقرر اُسنے مزہ پایا
ایمان کا یہ کہ عبادت کی اللہ وحدہٗ کی اور زکوٰۃ دی اپنے مال کی اچھا لیوین کہ اس سے اُسکا جی خوش ہے اور
سب برس اور دی اور وہ شرط لئیمہ اور نہ مریضہ ولیکن اپنا سے اوسط اموال سے اور عزکی کیا اپنا نفس کو
اور کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ کیا ہے عزکی کرنا مرد کا اپنے نفس کو تو فرمایا جانے یہ بات کہ اللہ اُسکے ساتھ
ہے جہان ہو ابو نعیم ہی نے حضرت عبادہ بن صامت سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک افضل ایمان یہ ہے کہ تو جانے اس بات کو کہ اللہ تیرے ساتھ ہے جہان کہین
تو ہو یہ غریب ہے امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ یہ دو بیتین پڑھا کرتے تھے ؎

اذا ما خلوت الدہر یوما فلا تقل خلوت ولکن قل علی رقیب ولا تحسبن اللہ یغفل ساعۃ ولا ان ما تخفی علیہ یغیب

قولہ تعالیٰ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اول اسکی توجیہ گزر چکی ہے کہ یہ مکرر نہین ہے بیان کو موکد کرنے کے
لئے واسطے ہے اور اسکا ذکر کیا اعادی کے ساتھ جیسا کہ ابدا کے ساتھ اسکا ذکر کیا ہے اس لئے کہ یہ مثل مقدمہ
کے ہے واسطے اعادہ و ابداء کے کیونکہ اسکا ما قبل اشارہ ہے طرف اعادی کے [illegible]
[illegible] اشارہ ہے طرف ابداء کے والی اللہ ترجع الامور [illegible]
[illegible] جمع کیے جاتے ہین امور [illegible]
[illegible]

[illegible]

ترجع الامور یعنی اُسی کیطرف مرجع ہے قیامت کے دن تو حکم کریگا اپنی خلق مین جو چاہے گا اور وہ ایسا عادل ہے
کہ ذرہ بھر جور و ظلم نہین کرتا ہے بلکہ اگر اُن مین کے ایک کا عمل ایک حسنہ ہوگا تو اُسکو مضاعف کریگا اُس کے
دس مثل تک اور دیوے گا اپنے پاس سے اجر بڑا او کما قال تعالے ونضع الموازین القسط لیوم القیمة فلا
تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبة من خردل اتینا بها وکفی بنا حاسبین ترجع کو اخوان و
ابن عامر بفتح تا و کسر جیم بصیغہ معروف پڑھتے ہین اور باقی قراء بصیغہ مجہول سارے قرآن شریف مین کما ذکرہ السمین
یولج اللیل فی النهار الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ خلق مین متصرف وہی ہے شب و روز کو لوٹتا پوٹتا ہے اور اپنی حکمت
سے انکا اندازہ کرتا ہے جیسا چاہتا ہے کبھی تو رات طویل ہوتی ہے اور دن قصیر اور کبھی اسکا عکس اور کبھی دونو کو
معتدل چھوڑتا ہے اور کبھی فصل شتا ہوتی ہے پھر ربیع پھر قیظ پھر خریف اور یہ سب اُسی کی حکمت و تقدیر سے
ہے بسبب اُس بات کے جسکا اپنی خلق کے ساتھ ارادہ کرتا ہے اور جانتا ہے سرائر کو گو وہ دقیق و خفی ہون اور
صدور کی ضمائر و معتقدات و مکنونات کو اُن مین سے اوپر کوئی مخفی شی پوشیدہ نہین ہے کذا فی فتح البیان و ابن کثیر مع
المزج والتخلیط بالجملہ جو دلائل کہ اللہ پاک کی توحید و علم و قدرت پر دال ہین جب اُن مین کے کئی نوع ذکر کر چکا تو کفار قریش
کو خطاب کرنا شروع کیا پس فرمایا امنوا باللہ ورسولہ وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ فالذین امنوا منکم و
انفقوا لهم اجر کبیر ۝ وما لکم لا تؤمنون باللہ والرسول یدعوکم لتؤمنوا بربکم وقد اخذ میثاقکم
ان کنتم مؤمنین ۝ هو الذی ینزل علی عبده ایت بینت لیخرجکم من الظلمت الی النور وان اللہ بکم
لرءوف رحیم ۝ وما لکم الا تنفقوا فی سبیل اللہ وللہ میراث السموت والارض لا یستوی منکم من
انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد اللہ الحسنی
واللہ بما تعملون خبیر ۝ من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضعفه له وله اجر کریم ۝ یقین لاؤ اللہ
پر اور اُسکے رسول پر اور خرچ کرو کچھ جو تمہارے ہاتھ مین دیا اپنا نائب کر کر جو لوگ تم مین یقین لائے ہین اور
خرچ کرتے ہین انکو نیگ بڑا ہے اور تم کو کیا ہوا کہ یقین نہین لاتے اللہ پر اور رسول بلاتا ہے تمکو
کہ یقین لاؤ اپنے رب پر اور لے چکا ہے تم سے تمہارا اقرار اگر ہو تم ماننے والے وہی ہے جو اُتارتا ہے اپنے بندے
پر آیتین صاف کہ نکال لاوے تمکو اندھیرون سے اُجالے مین اور اللہ تم پر نرمی رکھتا ہے مہربان اور
تم کو کیا ہوا ہے کہ خرچ نہین کرتے اللہ کی راہ مین اور اللہ ہی کو بچ رہتا ہے ہر کچھ آسمانون مین اور زمین
مین برابر نہین تم مین جسنے خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑائی کی اُن لوگون کا درجہ بڑا ہے اُن سے جو خرچ
کرین اُس سے پیچھے اور لڑین اور سب کو وعدہ دیا ہے اللہ نے خوبی کا اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو
کون ایسا ہے کہ قرض دے اللہ کو اچھی طرح قرض پھر وہ اُسکو دونا کر دے اُسکے واسطے اور اُس کو ملے

بونگی حضرت کی قسمت انہی لیے پہلے سے دنیا مین آنے سے پہلے اور اسکا اثر رکھدیا ہے دل مین **ف ۲** ہر کچھ خرچ رہتا ہے یعنی مالک فنا ہوتا ہے اور ملک اللہ کو ہی رہتی ہے اور ہمیشہ اسی کا مال تھا فتح سے پہلے یعنی فتح مکہ سے پہلے جنہون نے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ بڑے درجے والے ہیں بہ نسبت اونکے جو بعد کو خرچ کرینگے **ف ۳** قرض کے معنے یہ کہ اسوقت خرچ کرو جہاد مین پہر تمہین دولتین برتنے کو ملینگے اور یہی معنے دونے کے مالک مین اور غلام مین بیاج نہین جو دیا سواسکا جو نہ دیا سواسکا انتہے **ف** آمنوا باللہ ورسولہ کا خطاب کفار عرب کو ہے یا سب کو یعنے تصدیق کرو توحید کی اور صحت رسالت کی اور مسلمانون سے حقیقت امر یا ایمان سے مقصود ہے استمرار و دوام اور زیادہ ہے یعنی ایمان پر دائم و مستمر رہو اور اعمال صالحہ باخلاص کرو اس کو زیادہ کرو جب ایمان کا امر کیا تو اللہ کی راہ مین خرچ کرنیکا انکو امر فرمایا وانفقوا الآیہ یعنے خرچ کرو اس مال سے جس مین تمکو نائب ٹھیرایا ہے اسکے اندر تصرف کرنے مین بنایا ہے کہ تم اسکے حقیقۃً مالک ہو کیونکہ مال تو اللہ کا مال ہے اور بندے خلفاء و نواب ہین اللہ کے اسکے اموال مین تو انپر لازم ہے کہ اسکو صرف کرین اس شے مین جو اسکو راضی کرے کسی نے کہا کہ اسنے تمکو خلیفہ کیا ہے ان لوگون کا جو تم سے پہلے تہے جنکے تم وارث ہوئے اور عنقریب وہ نقل کر جائیگا تمہارے غیر کیطرف جو تمہارے وارث ہونگے پس تم اسکے ساتھ بخل مت کرو حضرت حسن وغیرہ نے اسیطرح کہا ہے مطلب یہہ ہے کہ مال تمہارے پاس بطور عاریت ہے کیونکہ وہ تم سے اگلون کے ہاتھ مین تہا پہر تمہاری طرف نقل کر آیا پس اللہ پاک مال کے استعمال کی انکو راہ بتاتا ہے کہ جس مال مین انکو اگلون کا نائب کیا ہے اسے اسکی طاعت مین برتین اور اگر ایسا نہ کرینگے تو انپر اس سے محاسبہ کرے گا اور انکو عذاب فرمائے گا اس لیے کہ جو امور اس مین واجب تہے انہون نے انکو ترک کیا قولہ تعالے مما جعلکم مستخلفین فیہ مین اسطرف اشارہ ہے کہ ای شخص عنقریب کوئی اور تیرے بعد اسکا خلیفہ ہوگا تو شاید تیرا وارث اس مال مین اللہ کی اطاعت کرے اور اسکی مرضی مین اسے اٹہائے تو وہ زیادہ تر بہرہ مند ہو تجہسے اس شے کے ساتھ جسکا اللہ نے تجہپر انعام کیا یا وہ اس مین اللہ کی نافرمانی کرے اور معاصی مین اٹہائے تو تو ایسا ہو کہ تو نے سعی کی اسکی معاونت مین اثم وعدوان پر مطرف بن عبد اللہ بن شخیر اپنے باپ سے راوی ہین کہا مین پہونچا طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آپ فرماتے تہے الہٰکم التکاثر یقول ابن آدم مالی مالی وہل لک من مالک الا ما اکلت فافنیت او لبست فابلیت او تصدقت فامضیت رواہ الامام احمد ورواہ مسلم من حدیث شعبۃ بہ وزاد وما سوی ذلک فذاہب وتارک للناس **غرضکہ** آیت مین ترغیب ہے خرچ کرنے کی خیر کی راہون مین اور اسکا آسان کرنا ہے نفس پر قبل اسکے کہ مال اسسے نقل کر جائے اور انکے غیر کیطرف چلا جائے

ظاہر یہہ ہے کہ آیت کے معنے ترغیب ہے خیر مین خرچ کرنے کی اور اُس شی مین
علی العموم کسی نے کہا یہہ خاص ہے زکوۃ مفروضہ کے ساتھہ حالانکہ اس تخصیص
فرمایا اسکا نزول غزوۂ عسرہ مین ہوا ہے یعنی غزوۂ تبوک لیکن یہہ بات مشکل ہے اس قول پر یہہ سورت مکی ہے
اس قول پر بہی کہ مدنی ہے بنا بر مستثنے ہونے ان آیتون کے جیساکہ اول گذر چکا ہے یہہ غزوہ ۹ سنہ ہجری
ہے بعد رجوع حضرت کے طائف سے یہہ آپ کا پچہلا غزوہ ہے اسمین قتال واقع نہین ہوا
صلح واقع ہو گئی اس قصے کا ایضاح سورۂ برأت مین ہے اگر تم چاہو تو اسکی مراجعت فرمالو پہر
انکا ذکر کیا جنہون نے اللہ کی راہ مین خرچ کیا پس فرمایا فالذین آمنوا الآیہ یعنے پہر جنہون نے یہہ باتین
کہ اللہ و رسول پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ مین خرچ کیا اُنکو بڑا اجر ہے یعنی جنت محلی نے کہا اس مین
اشارہ ہی طرف حضرت عثمان رض کے یعنے اُنہون نے تین سو اونٹ مع اُنکے اقتاب و احلاس و احمال کے تیار
کر دیے اور ایکہزار دینار لائے اور حضرت کے روبرو رکھدیے تہے وما لکم لا تومنون باللہ الآیہ
و تقریع کا ہی اور خطاب کفار کو ہے یعنی کونسا عذر ہی اور کون مانع ہی تمکو اللہ پر ایمان لانے سے اور تقریر علتین بہانے
تمسے دور کر دی جا چکے کسی نے کہا کون سی شی ہے واسطے تمہارے ثواب سے آخرت مین جبکہ تم ایمان نہ لاؤگے حال
یہہ ہے کہ رسول تمکو بلاتا ہی طرف ایمان کے اور اُسپر تمکو آگاہ کرتا ہے اور تمپر وہ کتاب پڑہ رہا ہے جو کہ ناطق
براہین و حجج ہے اور حال یہہ ہے کہ مقرر لیچکا اللہ تمہارا عہد مطلب یہہ ہی کہ اب ترک ایمان مین تمہارے
لئے کوئی عذر نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایکدن اصحاب سے فرمایا ای المومنین اعجب الیکم
ایمانا یعنی کسے مومنین پسندیدہ تر ہین تمکو از روی ایمان کے صحابہ نے عرض کیا کہ فرشتے فرمایا کیا ہے اُنکو کہ وہ
ایمان نہ لائین حالانکہ وہ اپنے رب کے پاس ہین عرض کیا تو پہر انبیا فرمایا کیا ہے اُنکو کہ ایمان نہ لائین اور وحی اُن پر
نازل ہوتی ہے عرض کیا تو پہر ہم فرمایا تمکو کیا ہے کہ تم ایمان نہ لاؤ حالانکہ مین تمہارے درمیان مین ہون
و لیکن اعجب المومنین از روے ایمان کے وہ قوم ہین جو آئینگے بعد تمہارے پائین گے صحیفے ایمان
لائینگے اُس شے پر جو اُن مین ہے اخذ میثاقکم کا یہہ مطلب ہے کہ لیا اللہ نے قرار تمہارا جبکہ تمکو نکالا
تمہارے باپ آدم علیہ السلام کی پشت سے عالم ذر مین جبکہ تم کو گواہ کیا تمہاری جانون پر کہا فی قولہ تعالے الست
بربکم قالوا بلے یا یہہ معنے ہین کہ تمہارا عہد لیا ساتھہ اُن دلیلون کے جنکو تمہارے لیے قائم کیا
جو کہ دال ہین توحید و وجوب ایمان پر اور مرکب کین تم مین عقلین اور قدرت دی تم کو نظر و غور کرنے کی
دلیلون مین پس جب باقی نہین رہی تمہارے واسطے کوئی علت بعد اُس عقل کے اور آگاہ کرنے
رسول کے تو پہر کیا ہے تمکو کہ ایمان نہین لاتے ہو یہہ قول مختار قاضی ہے مس بحسنات کے والا دل اوسکے

حافظ ابن کثیر نے اخذ میثاق کی تفسیر میں کہا ہے کما قال تعالے واذکروا نعمۃ اللہ علیکم ومیثاقہ الذی
واثقکم بہ اذ قلتم سمعنا واطعنا اور مراد اس سے بیعت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ابن جریر کا یہ
زعم ہے کہ اس سے مراد وہ میثاق ہے جو آدم علیہ السلام کی پشت میں اُنپر لیا یہ مذہب ہے مجاہد کا فاللہ اعلم
جمہور نے اخذ کو بصیغہ ماضی معروف پڑھا ہے فاعل اللہ پاک ہے اور کسی نے کہا بصیغہ مجہول ان کنتم
مومنین یعنے اگر ہو تم ایمان لاتے اُس عہد پر جو تم سے لیا یا اُن حجتوں دلیلوں پر یا اگر ہو تم ایمان لانے
والے ساتھ کسی سبب کے اسباب سے تو یہی اُسکے اعظم اسباب واوضح موجبات سے ہے جسپر مزید نہیں ہے
کسی نے کہا اگر ہو تم ایمان لانیوالے موسیٰ وعیسیٰ پر تو بیشک اُنکی شریعت اس کی مقتضی ہے کہ محمد پر ایمان لاؤ
کسی نے کہا اگر ہو تم ارادہ کرنیوالے اُسپر ایمان لانیکا تو مبادرت کرو طرف اُسکے اب کون مانع ہے تم کو حالانکہ
رسول اُسکی طرف بلا رہا ہے اور برہان قائم کر چکا کسی نے کہا کلمہ ان بمعنے اذ ہے یعنی تمہارا عہد لیا جبکہ تم مومن
تھے ہو الذی ینزل علی عبدہ الآیہ یعنی وہی ہے جو اُتارتا ہے اپنے بندے پر واضح وظاہر آیتیں قرآن کی کسی نے
کہا آیات سے مراد معجزات ہیں اور قرآن اُن میں کا بزرگتر معجزہ ہے تاکہ نکالے تم کو اللہ یا رسول بسبب اُن آیتوں
کے یا بسبب دعوت کے شرک کی تاریکیوں سے طرف نور ایمان کے اور بیشک اللہ تمہارے نکالنے میں کفر
سے طرف ایمان کے بہت ہی بڑا نرمی ورحمت والا ہے جب تو اُسنے اپنے بندوں کی ہدایت کو کتابیں نازل کیں
اور رسول بھیجے اور عقلی حجتیں جو تمہارے لیے نصب کیں اُنپر اقتصار نہیں کیا اب اس سے بڑھکر کوئی رافت
ورحمت نہیں ہے بالجملہ جب اوّل اُنکو ایمان وانفاق کا امر کیا پھر ایمان پر آمادہ کیا اور یہ بیان فرمایا کہ موانع ایمان
کے اُسنے دور کر چکا ہے تو پھر اُنکو انفاق پر برانگیختہ کیا پس فرمایا وما لکم ان لا تنفقوا فی سبیل اللہ الآیہ یہ
استفہام توبیخ وتقریع کا ہے یعنی کون عذر ہے اور کون شے تم کو منع کرتی ہے اس سے کہ خرچ کرو کہ اللہ کی
طاعت میں اور اُس شے میں جو اُسکی طرف قریب کرے پس سبیل اللہ سے مراد ہر خیر ہے جو اُنکو اللہ کی طرف
موصل ہو تو یہ استعارہ تصریحیہ ہے اس آیت میں دلیل ہے اسپر کہ یہی انفاق کا اس آیت میں امر کیا گیا ہے
وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ وہ خرچ کرنا ہے اللہ کے راہ میں جیسا کہ اول بیان کیا گیا غرضکہ اللہ کی راہ میں خرچ
کرنے سے تمکو کون مانع ہے حالانکہ جو کچھ آسمان وزمین میں ہے وہ رجوع ہونیوالا ہے طرف اللہ کے بسبب
تمام ہونے عالم کے جیسے میراث وارث کیطرف رجوع ہوتی ہے اور اس میں سے اُنکے لیے کچھ باقی
نرہیگا یہ تقریر توبیخ میں زیادہ تر دخل رکھتی ہے اور تقریع میں کامل تر ہے اس لیے کہ ان اُمور کا ایسا
ہونا کہ اپنے لوگوں سے نکل جائینگے اور اُنکے مالکوں میں سے کوئی باقی نرہیگا یہ بات اُنپر انفاق میں جب
کرنے میں قوی تر ہے اس سے کہ یوں کہو کہ وہ حقیقت میں اللہ کے ہیں اور وہ لوگ اُنکے اندر تصرف کرنیمیں

ف ۱ یعنی یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر اور عہد اسکا جو تم سے ٹھہرایا جب تم نے کہا کہ ہم نے سنا اور مانا ۱۲ منہ

ف ۲ یعنی اے یہود ۱۲ منہ

ف ۳ حاصل یہ ہے کہ فی ان لا تنفقوا ہے کہ ان موضع نصب یا جر میں ہے نہ یہ کہ ان نافیہ ہے جس طرح کہ بعض کو اسکی تلاوت جیسا خفی ہے بلکہ مصدریہ ہے اور معنے فی عدم الانفاق ہیں ۱۲ فتح

اللہ کے خلفاء ہین حاصل معنے یہہ ہے کہ خرچ کرو فقر و اقلال سے مت ڈرو کیونکہ جسکی راہ مین تم نے خرچ کیا وہ مالک ہے آسمانونکا اور زمین کا اُسکے ہاتھ مین ہین اُنکی کنجیان اُسکے پاس اُنکے خزانے ہین اور وہ مالک ہے عرش کا مع اُس شئے کے جسکا وہ حاوی ہے اور وہی اسکا قائل ہے وَمَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَھُوَ یُخۡلِفُہٗ وَھُوَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ اور قائل ہی اسکا مَا عِنۡدَکُمۡ یَنۡفَدُ وَمَا عِنۡدَ اللّٰہِ بَاقٍ پس جسنے توکل کیا اللہ پر اُسنے خرچ کیا اور نہ خوف کیا صاحب عرش سے اقلال کا اور یہہ بات جان لی کہ عنقریب اللہ اُسکی اُسے عوض دیگا پھر جنہون نے اللہ کی راہ مین خرچ کرنیکی سبقت کی ہے اُن کی فضیلت اور خرچ کرنیوالون کے درجون کا تفاوت بیان کیا پس فرمایا لَا یَسۡتَوِیۡ مِنۡکُمۡ مَّنۡ اَنۡفَقَ مِنۡ قَبۡلِ الۡفَتۡحِ وَقٰتَلَ الآیہ یہان عبارت مین حذف ہے تقدیر یہ ہے برابر نہین ہوتا ہے وہ شخص جسنے خرچ کیا قبل فتح کے اور لڑا اور وہ شخص جسنے خرچ کیا بعد فتح کے اور لڑا پس اخیر ٹکڑا حذف کیا گیا بسبب اُسکے ظہور کے اور اِس لیے کہ مابعد کا کلام اُسپر دال ہے یعنے اُولٰٓئِکَ اَعۡظَمُ دَرَجَۃً الخ وجہ حذف ماننے کی یہہ ہے کہ فعل استواء دو شئی کے درمیان ہین ہوتا ہے اور بغیر ذکر دو کے تمام نہین ہوتا ہے نفقہ و قتال قبل فتح کے صرف اِس لیے افضل ہوا نفقہ و قتال سے بعد فتح کے کہ اُسوقت لوگونکی حاجت اکثر تہی اور وہ اقل و ضعف تہے اور اُسوقت مومنین نہ تہے مگر صدیقین انفاق کو قتال پر مقدم کیا انفاق کی فضیلت پر آگاہ کرنے کو اس لیے کہ وہ محتاجی کے حال پر تہے سو وہ اپنے نفوس کے ساتہ جود کرتے تہے اموال نہین پاتے تہے جنکے ساتہ جود کرین اور قتال کا انفاق پر عطف کیا یہ بات بتانے کو کہ وہ زیادہ تر مہم موادِ انفاق ہے باوجود اسکے کہ فی نفسہ منجملۂ افضل عبادات کے ہے کما قیل ع

وَالۡجُوۡدُ بِالنَّفۡسِ اَقۡصٰی غَایَۃِ الۡجُوۡدِ

غرضکہ قبل فتح کا انفاق و قتال افضل ہے بعد فتح کے انفاق و قتال سے اسواسطے کہ بعد فتح کے تو اسلام کا ظہور و غلبہ عظیم ہوا لوگ اللہ کے دین مین فوج فوج داخل ہونے لگے اسی لیے یون فرمایا اُولٰٓئِکَ اَعۡظَمُ دَرَجَۃً الآیہ یعنی قبل فتح کے خرچ و قتال کرنیوالے اعظم ہین درجے مین ارفع ہین منزلت مین اعلی ہین رتبہ مین اُن لوگون سے جنہون نے اپنے مال خرچ کیے اللہ کی راہ مین بعد فتح کے اور لڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ہو کر فتح سے مراد فتح مکہ ہے جمہور و اکثر مفسرین اِسی کے قائل ہین قتادہ نے کہا کہ دو قتال تہے ایک اُن کا دوسرے سے افضل اور دو نفقے تہے ایک انکا دوسرے سے افضل قتال و نفقہ قبل فتح مکہ کے افضل تہا نفقہ و قتال سے بعد اُسکے اسیطرح مقاتل وغیرہ نے بہی کہا ہے عطا نے کہا کہ درجے جنت کے باہم متفاضل ہین پس جنہون نے قبل فتح کے خرچ کیا وہ اُنکے افضل مین ہین زجاج نے کہا اسلیے کہ متقدمین کو مشقت اُس سے اکثر پہونچی جو کہ اُنکے بعد والون کو پہونچی اور اُن کی بصیرتین

بھی زیادہ ہوا فند ہتین شعبی و زہری نے کہا کہ مراد فتح سے صلح حدیبیہ ہے راجح یہی ہے کما قال الکرخی اور ذکر قتال کا واسطے استطراد کے ہے اس قول کی دلیل وہ حدیث ہے جو حضرت انس سے مروی ہے کہ درمیان حضرت خالد بن الولید اور حضرت عبد الرحمن بن عوف کے کچھ گفتگو ہوئی تھی تو خالد نے عبد الرحمن سے کہا تم ہم پر استطالت کرتے ہو بسبب اُن ایام کے جن سے تم ہم پر سابق ہوئے ہو پس ہمکو یہہ بات پہونچی کہ اسکا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا چھوڑ دو میرے واسطے میرے اصحاب کو پس قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر تم خرچ کرتے مثل اُحد کے یا امثال جبال کے سونا تو نہ پہونچتے اُنکے اعمال کو اخرجہ الامام احمد یہہ بات معلوم ہے کہ اسلام خالد بن الولید کا جنسے اس خطاب کا مواجہہ کیا گیا درمیان صلح حدیبیہ و فتح کے تہا اور یہہ جھگڑا درمیان اُن دونوں کے بنی جذیمہ مین تہا جنکی طرف آپ نے خالد کو بھیجا تہا بعد فتح کے پس وہ صبانا صبانا کہنے لگے تو اچھی طرح اسلمنا نہین کہتے تھے پس خالد نے اُنکے قتل کا حکم دیا اور جو اُن مین قید ہوئے تھے اُنکو قتل کیا تو عبد الرحمن بن عوف و عبد اللہ بن عمر وغیرہما نے اُنکی مخالفت کی پھر خالد و عبد الرحمن اُسکے سبب سے جھگڑے صحیح مین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے وہ یہہ ہے کہ آپ نے فرمایا مت گالی دو میرے اصحاب کو فو الذی نفسی بیدہ لو انفق احدکم مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ ہم نکلے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سال حدیبیہ مین یہانتک کہ ہم ہوئے عسفان مین تو آپ نے فرمایا قریب ہے کہ آئیگی ایک قوم حقیر جانوگے تم اپنے اعمال اُنکے اعمال کے ساتھ پس ہمنے عرض کیا وہ کون ہین یا رسول اللہ کیا قریش ہین فرمایا نہین ولیکن اہل یمن ہین وہ رقیق تر ہین از روئے افئدہ کے اور نرم تر ہین از روئے قلوب کے پھر ہمنے کہا کیا وہ بہتر ہین ہمسے یا رسول اللہ فرمایا اگر ہوتا واسطے ایک اُنکے کے پہاڑ سونے کا پھر وہ اُس کو خرچ کرتا تو نہ پاتا تمہارے ایک کی مد کو اور نہ اُسکے نصف کو خبردار بیشک یہ فضل ہے مابین ہمارے اور لوگون کے لا یستوی منکم الآیۃ رواہ ابن جریر و ابن ابی حاتم حافظ ابن کثیر کہتے ہین یہہ حدیث اسناد سے غریب ہے اور جو صحیحین مین جماعت کی روایت سے ہے وہ یہہ ہے عن عطاء بن یسار عن ابی سعید خوارج کا ذکر کیا کہ حقیر جانوگے تم اپنی نماز کو اُن کی نماز کے ساتھ اور اپنے روزے کو اُنکے روزے کے ساتھ نکلین گے وہ دین سے جیسے نکلتا ہے تیر شکار سے الحدیث لیکن ابن جریر نے بوجہ دیگر اس حدیث کو حضرت ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے اُس مین حدیبیہ کا ذکر نہین ہے حضرت ابن عمر سے مروی ہے مت گالی دو اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس البتہ کھڑا رہنا ایک اُنکے کا گھڑی بھر بہتر ہے عمل سے ایک تمہارے کے اپنی عمر بھر اخرجہ ابن ابی شیبہ پھر بعد ذکر فضیلت کے فرمایا وکلا وعد اللہ الحسنی یعنی ہر ایک کو خرچ کرنیوالون مین سے قبل و بعد

له اور صحیح مسلم مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی قسم کی بات کے بارے مین ارشاد فرمایا ہے [illegible] قول کو [illegible] صحیح ہوتی ہے [illegible] لو انفق احدکم مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ [illegible] اصحاب کے [illegible] جو صحبت مین متاخر ہے [illegible] [illegible] تعریف [illegible] حدیث [illegible] ۱۲ منہ

[illegible] حدیث ابی سعید [illegible] فتح البیان ۱۲ منہ [illegible] ۱۲ منہ [illegible]

فتح کے وعدہ دیا اللہ نے ثواب نیک کا سب کیلیے ثواب ہے اُس کام پر جو کیا جو باہم اُنکے تفاوت ہی جنکے
تفاضل مین کما قال تعالے لایستوی القاعدون من المؤمنین غیر اُولی الضرر والمجاهدون فی سبیل اللہ
باموالهم وانفسهم فضل اللہ المجاهدین باموالهم وانفسهم علے القاعدین درجة وکلا وعد
اللہ الحسنی وفضل اللہ المجاهدین علے القاعدین اجرا عظیما اسیطرح وہ حدیث ہی جو صحیح مین
ہے کہ مومن قوی بہتر و محبوب تر ہے اللہ کو مومن ضعیف سے اور ہر ایک مین خیر ہے اسپر صرف اس لیے
تنبیہ کی کہ دوسری جانب بیکار نکردی جائے بسبب مدح اول کے نہ دوسری کے تو کوئی وہم کرنیوالا اُس کے
ذم کا وہم نکرے سوا سی لیے دوسرے کا اُسپر عطف کیا اور اسکی تعریف کی مع اسکے کہ اول کو اُسپر فضیلت
دی اور اسی لیے اللہ پاک نے یون فرمایا واللہ بما تعملون خبیر یعنے اللہ کو تمہارے کامون کی خوب خبر ہے
یون اس نے بوجہ اپنی باخبر ہونیکے فریقین کے ثواب مین تفاوت رکھا ہے اور یہ نہین ہے مگر بسبب اسکے کہ وہ اول
کے قصد و اخلاص تام کو جانتا ہے اور اُسکے خرچ کرنیکو حالت شدت و قلت و تنگی مین حدیث شریف مین
ہے کہ سبقت کر گیا ایک درہم ایک لاکھ پر کسی نے کہا کہ یہ آیت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی حق مین نازل
ہوئی اس لیے کہ پہلے پہل یہی ایمان لائے اور اللہ کی راہ مین خرچ کیا اور کفار سے جھگڑے یہانتک کہ اُن پر
سخت مار پڑی جس سے ہلاک کے قریب ہوگئے اسمین دلیل ہے انکے فضل و تقدم پر حافظ ابن کثیر کہتے ہین
بیشک اہل ایمان کے نزدیک حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کیواسطے اس آیت سے وافر تر بہرہ ہے اس لیے
کہ وہ سردار ہین اُن لوگونکے جنہون نے ساری انبیا کی امتون مین سے اسپر عمل کیا کیونکہ انہون نے اپنا سارا
مال خرچ کیا واسطے چاہنے وجہ اللہ عز وجل کے اور کسی کی اُنکے پاس کوئی نعمت نہ تھی کہ اُسے اُسکا بدلا دینا
بغوی نے اس آیت کی تفسیر مین حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے کہا مین تھا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور آپکے پاس حضرت ابوبکر صدیق تھے اور اُنپر ایک عبا تھا مقرر اسکو جمع کر لیا تھا اپنے سینے مین خلال
سے پس جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے تو کہا مجھے کیا ہے کہ مین دیکھ رہا ہون ابوبکر کو کہ اُسپر ایک عبا ہے
مقرر اسکو جمع کر لیا ہے اپنے سینے مین خلال سے تو آپ نے فرمایا کہ اُسنے اپنا مال خرچ کر ڈالا مجھپر قبل فتح کے
کہا بیشک اللہ فرماتا ہی کہ اُسپر سلام پڑہ اور اُس سے کہو کیا تو راضی ہی مجھسے اپنے فقر مین یا ناخوش ہے پس آپنے
فرمایا اے ابوبکر بیشک اللہ تجھپر سلام پڑھتا ہے اور تجھسے فرماتا ہے کیا تو راضی ہے مجھسے اپنے فقر مین یا ناخوش
ہے تو حضرت ابوبکر نے عرض کیا مین خفا ہونگا اپنے رب عز وجل پر بیشک مین اپنے رب سے راضی ہون یہ حدیث
اسوجہ سے ضعیف الاسناد ہے واللہ اعلم پھر اللہ پاک نے صدقے مین رغبت دلائی پس ارشاد فرمایا من
ذالذی یقرض اللہ الآیہ یعنے کون ہے وہ جو خرچ کرے اپنا مال اللہ کی راہ مین کیونکہ وہ مثل اُس شخص کے ہے

جو اُسکو قرض دیتا ہے ہر شخص جو کوئی فعل حسن کرے تو عرب اُسکے واسطے بولتے ہین قد اقرض یہہ بات اللہ پاک کے
طرف سے غایت لطف و احسان مین ہے ہمپر باینجہت کہ اُسنے اپنی پاس سے سبکو اموال عطا کیے اور اُن کا رجوع
ہونا ہمسے اپنی طرف قرض ٹھیرایا باوجود اسکے کہ مالک حقیقی وہی ہے کلبی نے کہا قرضاً حسناً سے یہہ مراد ہے
کہ صدقہ دے اسحالمین کہ طلب کرنیوالا ہو اجر کا اپنے دل سے بغیر احسان رکھنے کے اور بدون ایذا دینے کے مقاتل
نے کہا حسن یہہ ہے کہ اُس سے اُسکا جی خوش ہو زید بن اسلم نے کہا قرض حسن خرچ کرنا ہے اہل پر یعنے گھر والونپر
حضرت حسن نے فرمایا کہ تطوع بعبادات ہے کسی نے کہا کہ عمل خیر ہے عرب لوگ بولتے ہین لی عند فلان
قرض صدق و قرض سو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ خرچ کرنا ہے اللہ کی راہ مین بالجملہ اللہ کی راہ مین خرچ کرنے کے
لیے لفظ قرض استعارہ کیا گیا تاکہ التزام جزا پر دال ہو اسمین استعارہ تصریحیہ تبعیہ ہے اس جہت سے کہ انفاق
کی تشبیہ دی اقراض سے اور جامع عطا کرنا شے کا ہے بعوض یا یون کہو کہ اس انفاق کا نام رکھا اللہ کو قرض
دینا قرض سے تشبیہ دیکر باینجہت کہ اللہ پاک نے اُسکے عوض مین جنت کا وعدہ دیا ہے یا یون کہو کہ اس کا نام
قرض اس لیے رکھا کہ قرض مال کا نکالنا ہے واسطے استرداد بدل کے مطلب یہہ ہے کہ کون ہی کہ خرچ کرے
اللہ کی راہ مین یہانتک کہ اللہ اُسکو بدلا دے اضعاف کثیرہ کا یعنے عطا کرے اُسکو اجر اُس کا اُسکے خرچ کرنے پر
اضعاف مضاعفہ کا اپنی فضل سے اِس آیت کی تفسیر سورہ بقر مین گزر چکی ہے ولہ اجر کریم یعنے اور واسطے خرچ
کرنیوالے کے باوجود مضاعفت کے اجر کریم ہی مراد جنت ہے اسجگہ مضاعفت سے مراد یہ ہے کہ ایک نیکی کا بدلہ دس
گنا ملیگا سات سو گنے تک بنا بر اختلاف احوال و اشخاص و اوقات کسی نے کہا کہ واسطے اُسکے باوجود مضاعفت
کے اجر زائد ہے مضاعفت پر سات سو گنے تک اس زائد کا اندازہ اللہ ہی جانتا ہے پس یہہ مثل دو آیہ سورہ
بقرہ کے ہے فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً وقولہ تعالے وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ ابن عامر و ابن
کثیر نے فیضعفہ برفع فا پڑھا ہے باب تفعیل سے اور ابن عامر و یعقوب نے بنصب فا اور نافع اور اہل کوفہ و بصرہ
نے فیضاعفہ برفع فا باب مفاعلہ سے اور عاصم نے بنصب فا یہہ چار قراءتین ہین اور سب سبعیہ ہین فائدہ
بعض علمانے کہا ہے کہ قرض حسن نہین ہوتا ہے یہانتک کہ دس اوصاف کا جامع ہو ۱ مال حلال سے ہو
۲ اجود مال سے ہو ۳ اُسکو صدقہ کرے اسحال مین کہ اُس کی طرف محتاج ہو ۴ اپنا صدقہ اُسکو دے جو کہ
سب سے بڑھکر اُسکا حاجتمند ہو ۵ صدقہ کو چھپائے جہان تک بن سکے ۶ صدقہ دینے کی منت نرکھے ایذا نہ دے
۷ اُس سے مقصود اللہ پاک کی ذات ہو لوگون کے دکھاوے کو نہو ۸ جو دیتا ہے اُسکو حقیر سمجھے گو وہ کثیر ہو
۹ اپنے محبوب تر اموال سے ہو ۱۰ اپنے نفس کی عزت اور فقیر کی ذلت کا خیال نکرے پس یہہ دس باتین صدقے
مین جمع ہون تب کہین وہ قرض حسن ہوتا ہے حافظ ابن کثیر نے قرض حسن مین منجملہ اقوال مذکورہ دو

قول ذکر کرکے پھر کہا ہے صحیح یہہ ہے کہ قرض حسن اس سے عام تر ہے پس جب کسی نے اللہ کی راہ مین خالص
نیت وصادق عزم سے خرچ کیا تو مقرر وہ اِس آیت کی عموم مین داخل ہوا اسی لیے اللہ پاک نے من ذا الذی
یقرض اللہ الآیہ فرمایا جیسا کہ دوسری آیت مین اضعافا کثیرۃ فرمایا ہے ولاجر کریم سے جزاء جمیل ورزق باہر یعنے
جنت قیامت کے دن ابن ابی حاتم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل
ہوئی من ذا الذی الآیہ تو ابو الدحداح انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ اور بیشک اللہ البتہ ارادہ کرتا ہے
ہمسے قرض کا فرمایا ہان ای ابو الدحداح عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھی اپنا ہاتھ دکھائین کہا پھر آپنے اپنا ہاتھ
اسکو دیا کہا پس بیشک مین نے مقرر قرض دیدیا اپنے رب کو اپنا باغ اور اُس کا ایک باغ تھا اُس مین چھہ سو
درخت کھجور کے تھے اور آس مین ام الدحداح تھی اور اسکے عیال کہا پھر ابو الدحداح آیا تو اسکو پکارا او ام الدحداح
اُسنے کہا لبیک یعنی حاضر ہون کہا تو نکل جا پس مقرر مین نے اُسے قرض دیدیا اپنے رب عزوجل کو ایک
روایت مین یہہ ہے کہ ام الدحداح نے اُس سے کہا ربح بیعک یا ابا الدحداح یعنی او ابو الدحداح تیری بیع سودمند ہوگئی
اور اپنا سامان اور اپنے بچے وہان سے اُٹھا لیگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کم من عذق رداح
فی الجنۃ لابی الدحداح یعنے بہت سے کھجور کے درخت سمین وحسین ہین جنت مین واسطے ابو الدحداح کے ایک لفظ مین یہ ہے
رب نخلۃ مدلاۃ عروقہا در و یاقوت لابی الدحداح فی الجنۃ یعنے بہت سے کھجور کے درخت لٹکتی ہوئے جنکے
عروق موتی اور یاقوت ہین واسطے ابو الدحداح کے جنت مین يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَى
نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُورِكُمْ
قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا ط فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ ط بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ
وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ ط قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ أَنْفُسَكُمْ وَ
تَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ
فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ط مَأْوَاكُمُ النَّارُ ط هِيَ مَوْلَاكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ جسدن تو دیکھے ایمان والی
مردونکو اور عورتونکو دوڑتے چلتے ہین اُنکی روشنی اُنکے آگے اور اُنکے داہنے خوشخبری ہے تمکو آج کے دن
باغ ہین نیچے بہتی جنکے نہرین سدا رہین اُنمین یہہ جو ہے یہی ہے بڑی مراد ملنی جسدن کہین گے دغاباز
مرد اور عورتین ایمان والون کو ہماری راہ دیکھو ہم بھی سلگا لین تمہاری روشنی سے کسی نے کہا اُلٹے جاؤ پیچھے
پھر ڈھونڈ لو روشنی پھر کھڑی کردی اُنکے بیچ مین ایک دیوار جسکو ایک دروازہ اُسکے اندر مین مہر ہے اور باہر کی
طرف اُسکے عذاب ہے اُنکو پکارتے ہین کیا ہم نہ تھے تمہارے ساتھ وہ بولے کیون نہ تھے لیکن تم نے بچلا دیا

آپ کو اور راہ دیکھتے رہے اور دہوکے مین پڑے اور بہکے خیالون پر جب تک آپہونچا حکم اللہ کا اور تمکو بہکایا
اللہ کے نام سے اُس دغاباز نے سو آج تم سے نہین قبول چھڑوائی دینی اور نہ منکرون سے تم سب کا گھر دوزخ ہے
وہی ہے رفیق تمہاری اور بری جگہہ جا پہونچے **ف ۱** جسوقت پل صراط پر چلنا ہے سخت اندھیرا ہوگا اپنی ایمان
کی روشنی ساتھہ ہے آگے اور داہنے کہ نیک عمل داہنی طرف جمع ہوتے ہین **ف ۲** پل صراط پر کافر نہ چلین گے
وہ پہلے ہی دوزخ مین پڑین گے مگر جو امت ہین کسی نبی کے سچے یا کچے جب اندھیرا گھرے گا ایمان والونکی
ساتھہ روشنی ہوگی منافق اُنکی روشنی مین چلنے لگے وہ شتاب نکل گئے پیچھے رہے پکارتے کہ ہمکو بہی
روشنی دو کسی نے کہا پیچھے سے روشنی لاؤ وہ پیچھے ہٹے اُنکے بیچ دیوار کھڑی ہوگئی یعنے روشنی دنیا مین
کمائی جاتی ہے وہ جگہہ پیچھے چھوڑ آئے انتہے **ف** عامل کلمہ یوم مین اذکر مقدر ہے تو اُس کا مفعول
ہوگا یا یوجرون ہے جو کہ اجر سے مفہوم ہوتا ہے یا یسعے ہے یا فیضاعفہ ہے ابو البقاء اسی کے قائل ہین[1]
تری رویت بصری سے ہے اور خطاب ہر اُس شخص کو ہے جو کہ رویت کی صلاحیت رکھتا ہے یسعے
نورہم حال ہے مفعول تری سے جبکہ اُسکو یوم مین عامل نہ ٹہیرائین بین ایدیہم ظرف ہے یسعے کا اور نورہم
سے حال بہی ہوسکتا ہے جمہور نے وبایمانہم کو فتح ہمزہ پڑہا ہے جمع یمین ہے بمعنے دست راست
فراء نے کہا کہ حرف با بمعنی فی ہے اے فی جہتہ ایمانہم کسی نے کہا بمعنے عن ہے ای عن جمیع جہاتہم ایمان
کا ذکر خاص کر کے صرف اسلیے کیا کہ ایمان اشرف جہات ہے اور مراد ساری جہات ہین بعض کے ساتہ
کل سے تعبیر کی ہے کسی[2] نے بکسر ہمزہ پڑہا ہے اس بناپر کہ مراد ایمان ضد کفر ہے کسی نے کہا کہ مراد
قرآن ہے اور یہہ مصدر معطوف ہے ماقبل کے ظرف پر اور حرف با سببیہ ہے ای لسبب نورہم کا ئنا بین ایدیہم وکائنا
بایمانہم ابو البقاء نے کہا تقدیر یہہ ہے وبایمانہم استحقوہ او وبایمانہم یقال لہم بشراکم بالجملہ نور وہ روشنی ہے جو اُنکے
آگے اور داہنے دکہائی دیگی مراد توحید وطاعت کا نور ہے یعنے ذکر اُسدن کا جسمین دیکھے تو مومنین
اور مومنات کو اسحال مین کہ دوڑ رہی ہے یا چل رہی ہے روشنی اُنکی اُنکے آگے اور اُنکے داہنے پل صراط
پر ہوگا قیامت کے دن اور یہ روشنی اُنکی راہبر ہوگی طرف جنت کے کسی نے کہا اللہ تعالے خبر دیتا ہے
مومنین متصدقین کی قیامت کے دن کہ اُنکی روشنی دوڑ رہی ہے اُنکے آگے عرصات قیامت مین
موافق اُنکے اعمال کے جیسا کہ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا ہے کہ اپنے اعمال کے انداز سے پر گزرین گے
صراط پر اُنہین سے وہ ہے جسکا نور مثل پہاڑ کے ہے اور اُنہین وہ ہے جسکا نور مثل درخت کہجور کے ہے
اور اُن مین سے وہ ہے جسکا نور مثل مرد قائم کے ہے اور ادنے اُنکا نور مین وہ ہے جسکا نور اُسکی
نر انگشت مین ہے کبہی تو روشن ہوتا ہے اور کبہی بجہہ جاتا ہے رواہ ابن ابی حاتم وابن جریر قتادہ نے کہا

[1] یا کلمہ یوم سے یاد مرے جو کہ داجرکریم مین عامل ہے یعنے تقدیری استقر لہ اجر کریم یوم تری المومنین الخ سب صحیح ہین یوم ...ظرف ہے ۱۲ منہ
[2] اس سے کہ رویت بصری ہے ۱۲ منہ
[3] یعنے سہیل بن سعد ساعدی وابو حیوہ ۱۲ منہ کذا فی تفسیر فتح القدیر وفی الجمل سہل بن شعیب واللہ اعلم ۱۲ منہ

ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے مومنون مین سے وہ ہے جسکا نور روشن ہوگا
مدینے سے عدن اور صنعا تک پھر اس سے کم یہانتک کہ مومنون مین سے وہ ہے جسکا نور روشن ہوگا جگہ مین اُس کے
دونو قدمون کے ایک لفظ قتادہ کا یہ ہے ان المومن یضیئی لہ نور کما بین عدن الی صنعاء حتی ان من المومنین
من لا یضیئی لہ نورہ الا موضع قدمیہ ضحاک نے کہا اور اُنکے سیدھے ہاتھون مین اُنکی کتابین یعنے نامۂ اعمال
جنکو وہ دیے گئے سو کتابین اُنکی تو اُنکے داہنے ہاتھون مین اور نور اُنکا اُنکے آگے ہے یہی ضحاک نے کہا ہے
کہ نورہم ہداہم وبایمانہم کتبہم ابن جریر طبری نے اسکو اختیار کیا ہے یعنی دوڑے گا اُن کا ایمان وعمل صالح اُنکے
آگے اور اُنکے داہنے ہاتھون مین اُنکے اعمال کی کتابین ہونگی تیسرا لفظ ضحاک کا یہ ہے نہین ہے کوئی
مگر وہ دیا جائے گا نور قیامت کے دن پھر جب وہ پہونچین گے طرف صراط کے تو منافقون کا نور بجھ جائیگا
پھر جب مومن یہ دیکھین گے تو ڈرین گے کہ اُن کا نور بجھ جاوے جیسا کہ منافقون کا بجھ گیا پھر کہین گے ربنا
اتمم لنا نورنا حضرت حسن نے فرمایا کہ دوڑے گا اُن کا نور اُنکے آگے یعنے صراط پر جنادہ بن امیہ نے کہا بیشک
تم لکھے ہوئے ہو اللہ کے پاس مع اپنے نامون اور علامتون کے اور اپنے حلیون کے اور اپنی بخوی ومجالس کے
پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو کہا جائے گا اے فلان یہ تیرا نور ہے اے فلان تیرے واسطے نور نہین ہے
اور یسعی نورہم الآیہ پڑھی حضرت ابو الدرداء وابوذر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خبر دیتے ہین کہ آپنے فرمایا مین اول
ہون اُس شخص کا جسکو اذن دیا جائے گا قیامت کے دن ساتھ سجود کے اور اول اُس کا جسکو اذن دیا جائیگا
ساتھ اُٹھانے اپنے سر کے پس مین نظر کرونگا اُس کو جو میرے آگے ہے اور میرے پیچھے ہے اور میری داہنی طرف ہے اور میری
بائین طرف ہے پھر مین پہچانونگا اپنی امت کو امتون کے درمیان سے پس ایک مرد نے آپ سے عرض کیا یا نبی اللہ
آپ کیونکر پہچانین گے اپنی امت کو اُمتون کے درمیان سے مابین نوح کے آپکی امت تک تو فرمایا مین اُن کو پہچانونگا
محجلون ہونگے وضو کے اثر سے اور نہین ہوگا واسطے کسی کے امتون سے سوا اُنکے اور پہچانونگا
مین اُن کو دیے جائین گے وہ اپنی کتابین اپنے داہنے ہاتھون مین اور پہچانونگا مین اُن کو اُنکی علامت
سے اُنکے چہرون مین اور پہچانونگا اُن کو اُنکے نور سے یسعی بین ایدیہم وذریتہم اخرجہ ابن ابی حاتم ضحاک نے وبایمانہم
کی تفسیر مین کہا ہے ای وبایمانہم کتبہم کما قال تعالے فمن اوتی کتابہ بیمینہ قولہ تعالی بشرٰیکم الیوم الآیہ
بشرٰیکم مبتدا ہے جنات خبر ہے بنا بر حذف مضاف ای دخول جنات اس لیے کہ بشارت کا وقوع احداث پر ہوتا ہے
جثون پر نہین ہوتا اور جملہ قول مقدر کا مقولہ ہے ای یقال لہم اور قائل وہ فرشتے ہین جو اُن کو لیتے آئین گے
خالدین حال مقدرہ ہے ذلک کا اشارہ ہے طرف نور وبشارت جنات مخلدہ کے یہ حیثیت ہے کہ ذلک ہو الفوز العظیم
اللہ پاک کا قول ٹھیرایا جائے مقولہ ملائکہ کے جملے سے قرار نہ دیا جائے اور جب اسکے جملے سے ہوگا تو ہو وقت جنت کی طرف

اشارہ ہو ٹھیرے گا جنت کو باذکر کی تاویل پر کہین گے یا اس لیے کہ جنت فوز ہے کما ذکرہ الکرخی اور الیوم سی مراد جمیع زمانہ مستقبل ہے معنی یہ ہین فرشتے اُن سے کہین گے بڑی بشارت ہے تم کو سارے زمانہ آئندہ مین باغون مین داخل ہونے کی جن کے نیچے نہرین بہتی ہین اس حال مین کہ تمہارا وہان ہمیشہ رہنا مقدر کیا گیا ہے یہ وہی ہے بڑی فوز جسکا اندازہ نہین کیا جا سکتا ہے تا آنکہ اسکے سوا کوئی فوز ہی نہین ہے اور نہ اُس کے ماسوا کا کچھہ اعتبار و شمار ہی پھر قیامت کے دن عرصات مین جو بے چین کرنے والی ہولین اور بڑے بڑے زلزلے اور سخت امور واقع ہونگے اوس وقت وہی نجات پاوے گا جو اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لایا اور اُس کے اوامر پر عمل کیا اور نواہی سی بچا اللہ پاک نے اس کی جنت دے۔ پس فرمایا یوم یقول المنافقون الآیہ کلمہ یوم یا تو بدل ہے یوم اول سے یا اذکر مقدر کا معمول ہے یا ذٰلک ہو الفوز العظیم اُس مین عامل ہے گویا یون کہا مومنین و مومنات فائز برحمت ہونگے جس دن کہ منافقون کو ایسے ایسے امور پیش آئینگے اس لیے کہ آدمی کا بلند ہونا اُس کے دشمن کی پستی کے دن زیادہ تر بدیع و فخیم ہوتا ہے حرف لام تبلیغ کا ہے مثل اپنے نظائر کے جمہور نے انظرونا کو بوصل ہمزہ و ضم ظا پڑہا ہے مشتق نظر بمعنے انتظار سے یعنے نافق لوگ جبکہ مومنین کو دیکھین گے کہ جنت کی طرف اُن کو جلد لیجا رہے ہین تو اُن سے کہین گے کہ ہمارا انتظار کرو کہ ہم روشنی لین تمہارے نور سے[۱] کسی نے کہا یہ معنی ہین کہ انظرونا الینا یعنی تم ہماری طرف نظر کرو اس لیے کہ جب مومنین اُن کی طرف نظر کرین گے تو اپنے چہرون سے اُن کی طرف متوجہ ہونگے پس وہ اُنکے نور سے روشنی لین گے یہ معنے نقتبس من نورکم سے زیادہ تر لائق ہین مگر ابن حبان نے کہا کہ نظر بمعنی الابصار خود متعدی نہین ہوتا ہے مگر شعر مین اور نثر مین صرف بکلمہ الی کے متعدی ہوتا ہے اعمش و حمزہ[۲] نے بقطع ہمزہ و کسر ظا پڑہا ہے ماخوذ انظار سے انظار بمعنی امہال و استنظار بمعنے استمہال آتا ہے لہٰذا امہلونا و اخرونا یعنی تم ہمارے لیے ذرا ٹھیرو کہ ہم تم سے آملین فرا نے کہا کہ انظرنی بمعنے انتظرنی عرب بولتے ہین[۳] پس اس بنا پر یہ قراءت اول کے معنے مین ہو گئی قبس بسکون و اقتباس بمعنی آتش گرفتن ہے و قبس بتحریک پارۂ آتش کذا فی الصراح اور قبس نار و سراج کا شعلہ ہے بالجملہ جب منافقون نے یہ بات کہی تو کہا گیا ارجعوا وراءکم الآیہ یہ بات اُن سے مومنون نے کہی یا فرشتون نے جو اُنپر مقرر ہین اُنکے زجر کرنے کو اور ان سے ہنسنے کو کہ لوٹ جاؤ طرف اُس جگہ کے جہان سے ہم نے نور لیا ہے سو طلب کرو وہان نور اپنے واسطے کیونکہ وہ تو وہان سے لیا جاتا ہے کسی نے کہا یہ معنی ہین کہ لوٹ جاؤ طرف دنیا کے سو طلب کرو نور اُس شئے سے جس سے ہم نے طلب کیا یعنے ایمان و عمل صالح کسی نے کہا کہ اُن کے ساتھ ہنسی کرینگے نور سے مراد وہ ظلمت لی جو اُن کے پیچھے ہے حضرت ابن عباس سے مروی ہے اس اثنا مین کہ لوگ ظلمت مین ہونگے کہ ناگاہ اللہ تعالےٰ نور بھیجیگا پس جب مومنین نور کو دیکھین گے تو اُس کی طرف متوجہ ہونگے اور نور اُن کا دلیل ہوگا اللہ سے طرف جنت کے پھر جب منافقین

[۱] اس لیے مومنین عاشق ہو کر اور تحسینون پر ہونگے تو منافق کہین گے ہمارا انتظار کرو کیونکہ ہم تو پیدل ہین ہم نہین مل سکتے ۱۲ منہ

[۲] یعنے حمزہ و یحیٰی بن وثاب ۱۲ منہ

[۳] اور یہ کہ عمرو بن کلثوم کا یہ شعر ہے ع ابا ہند فلا تعجل علینا ۔ و انظرنا نخبرک الیقینا کما فی فتح القدیر ۱۲ منہ

مومنین کو دیکھین گے کہ وہ نور کی طرف چلدیے تو اُن کے پیچھے ہونگے پس اللہ تعالےٰ منافقون پر تاریکی
کردے گا تو اُس وقت کہین گے ہمارا انتظار کرو ہم لیوین تمہارے نور سے پس ہم تو تمہارے ساتھ تھے دنیا مین
مومنین کہین گے لوٹ جاؤ اپنے پیچھے جس ظلمت سے تم آئے ہو پس طلب کرو وہان نور کو اخرجہ ابن جریر وابن مردویہ
والبیہقی فی البعث دوسرا لفظ اُن کا مرفوعًا یہ ہے کہ اللہ پکارے گا لوگون کو قیامت کے دن اُن کی ماؤن کا
کہہ کر واسطے ستر کے اُس کی طرف سے اپنے بندون پر اور لیکن پل صراط کے پاس سو بیشک اللہ عطا کرے گا
ہر مومن کو نور اور ہر منافق کو نور پھر جب وہ مستوی ہونگے صراط پر تو سلب کر لے گا نور منافقین ومنافقات
کا پس منافق کہین گے انظرونا نقتبس من نورکم اور مومنین کہین گے ربنا اتمم لنا نورنا پس اس وقت کچھ بھی
کسی کو یاد نہ رہے گا اخرجہ الطبرانی وابن مردویہ اس باب مین احادیث وآثار وارد ہوئے ہین کذا فی الفتح سُلیم بن
عامر کہتے ہین ہم نکلے ایک جنازے پر باب دمشق مین اور ہمارے ساتھ ابو امامہ باہلی تھے پھر جب جنازہ پڑھا ہو چکی
اور لوگ لگے اُس کے دفن مین تو ابو امامہؓ بولے لوگو بیشک مقرر تم نے صبح کی اور شام کی ایک منزل مین قسمت کرتے ہو
تم اُس مین حسنات وسیئات کو اور قریب ہو کہ اُس سے کوچ کر جاؤ طرف ایک اور منزل کے اور وہ یہ ہے اشارہ کر
رہے تھے طرف قبر کے گھر تنہائی کا گھر ظلمت کا گھر کیڑون کا گھر تنگی کا مگر وہ جو اللہ وسیع کردے پھر تم اس سے
منتقل ہوگے طرف مواطن کے قیامت کے دن پس بیشک تم بعض اُن مقامات مین ہوگے یہانتک کہ چھا لے گا
لوگون کو ایک امر اللہ کی طرف سے تو سپید ہو جائین گے کتنے مونھ اور سیاہ پڑ جائین گے کتنے مونھ پھر تم
اس سے منتقل ہوگے طرف ایک اور منزل کی تو چھا لے گی لوگون کو ایک سخت تاریکی پھر بانٹا جائے گا نور تو عطا کیا
جائے گا مومن نور کو اور چھوڑا جائے گا کافر ومنافق سو وہ کچھ نہ عطا کیے جائین گے اور یہ وہی مثل ہے جو اللہ
تعالی نے اپنی کتاب مین بیان فرمائی ہے اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ تا مِنْ نُّوْرٍ پس کافر ومنافق
روشنی حاصل نکرے گا مومن کے نور سے جس طرح کہ نابینا روشنی حاصل نہین کرتا ہے بینا کے بصر سے ویقول
المنافقون تا نورا یہ اللہ کا وہ خدعہ ہے جس سے منافقون کو فریب دیا اس لیے کہ فرمایا ہے یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ
وَھُوَ خَادِعُھُمْ یعنے وہ اللہ کو فریب دیتے ہین اپنے خیال مین اور اللہ اُن کو بدلا دینے والا ہے اُن کے فریب کا
پس وہ لوٹ کر آئین گے طرف اُس جگہ کے جہان نور بانٹا گیا تھا تو کچھ نہ پائین گے پھر وہ اُن کی طرف
لوٹ کر آئین گے وقد ضرب بینھم بسور الآیہ صفوان بن عمرو کہتے ہین مگر حال یہ ہے کہ سلیم بن عامر کہتے تھے
پس منافق ہمیشہ فریب خوردہ رہیگا یہانتک کہ نور بانٹا جائے گا اور تمیز کردے گا اللہ منافق ومومن مین
اخرجہ ابن ابی حاتم پھر بسند دیگر عن یوسف بن الحجاج عن ابی امامہ روایت کیا ہے کہا بھیجے گا ایک ظلمت قیامت
کے دن تو نہین ہے کوئی مومن اور نہ کوئی کافر کہ دیکھے اپنی ہتھیلی کو یہانتک کہ بھیجے گا اللہ نور طرف مومنون کے

بقدر انکے اعمال کے تو ان کے پیچھے ہونگے منافق پس کہین گے انظرونا نقتبس من نورکم قولہ تعالے
فضرب بینہم بسور جمہور نے بصیغہ مجہول پڑہا ہے اور نائب فاعل بسور ہے ظاہری فعل ہے اور حرف با
زائد ہے کما قال الکسائی اسے ضرب بینہم سور کسی نے بصیغہ معروف پڑہا ہے اور فاعل اللہ پاک ہے ظاہر یہ
ہے کہ یہ جملہ معطوف ہے جملہ قیل ارجعوا ورائکم پر اور اوسپر متفرع ہے اس لیے کہ جب مومنون سے یا فرشتون
نے منافقون کو اس سے منع کیا کہ ان کے ساتھ لاحق ہون اور ان کے معارف واعمال کے انوار سے روشنی
حاصل کرین تو منافق اپنے نفاق کی تاریکی مین باقی رہے تو وہ اس وجہ سے گویا ایسے ہوگئے کہ درمیان ان کے
اور اس نور کے ایک دیوار کہڑی کردی گئی کون نور جو کہ ان کو جنت کی طرف پہونچادے پس اس بنا پر ضرب
سور استعارہ تمثیلیہ کے قبیل سے ٹہیرے گا کما قیل سور وہ شی ہے جو حاجز و مانع ہوتی ہے درمیان دو شی کے
مراد اس سے حاجز ہے درمیان جنت ونار کے یا درمیان اہل جنت واہل نار کے کسی نے کہا کہ درمیان ان کے
ایک دیوار کہڑی کی جاوے گی جس کی صفت آیندہ مذکور ہوگی کسی نے کہا کہ حجاب اعراف ہی واللہ اعلم پہر
اللہ پاک نے اس سور کا وصف ذکر فرمایا کہ لہ باب باطنہ فیہ الرحمۃ وظاہرہ من قبلہ العذاب یعنی وہ سور ایسی ہے
جس کا ایک دروازہ ہے اور ایسی ہی جس کا باطن یعنے وہ جانب جو کہ اہل جنت سے متصل ہے اس مین رحمت
ہے یعنی جنت یا نور اور ظاہر اس کا یہ وہ جانب ہے جو کہ اہل نار سے لگی ہوئی ہے اس کی جہت سے عذاب ہے
یعنے نار جہنم یا ظلمت کسی نے کہا ہے کہ مومنین ان سے آگے بڑہین گے تو جنت مین داخل ہوجائینگے
اور منافق لوگ عذاب مین حاصل ہونگے اور درمیان ان کے سور ہوگی کسی نے کہا کہ جو رحمت اس کے
باطن مین ہے وہ تو مومنین کا نور ہے اور جو عذاب اس کے ظاہر مین ہے وہ ظلمت ہی منافقون کی
حضرت حسن وقتادہ نے کہا سور ایک دیوار ہے درمیان جنت ونار کے عبد الرحمن نے کہا یہ وہ ہے جو
کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے وبینہما حجاب اسیطرح مجاہد وغیر واحد سے بہی مروی ہے حافظ ابن کثیر
کہتے ہین صحیح یہی قول ہے باطنہ فیہ الرحمۃ یعنے جنت اور جو کچھ اس مین ہے وظاہرہ من قبلہ العذاب یعنے
نار یہ قول قتادہ وابن زید وغیرہما کا ہے ابن جریر نے کہا مقرر کہا گیا ہے کہ یہ سور بیت المقدس کی سمت ہے
نزدیک وادی جہنم کے پہر بسند خود عن ابی العوام مؤذن بیت المقدس سے روایت کیا ہے کہا مین نے سنا
عبد اللہ بن عمرو کو کہ وہ کہتے تہے جس سور کا اللہ تعالے نے قرآن مین ذکر فرمایا ہے فضرب بینہم بسور الآیۃ
وہ سور شرقی ہے باطن اس کا تو مسجد ہے اور وہ جو اس سے متصل ہے اور ظاہر اس کا وادی جہنم ہے
پہر عبادہ بن صامت وکعب احبار وعلی بن الحسین وزین العابدین سے مثل اس کے روایت کیا ہے یہ بات ان
لوگون کی طرف سے محمول ہے اس پر کہ انہون نے اس سے تقریب معنی کا اور اس کی مثال کا ارادہ کیا ہے

نہ یہ کہ قرآن شریف سے جس شی کا ارادہ کیا گیا ہے وہ یہی دیوار معین و نفس مسجد ہے اور علاوہ اس کی وہ وادی جو کہ
معروف بوادی جہنم ہے اس لیے کہ جنت تو آسمانون مین اعلی علیین مین ہے اور نار درکات مین اسفل السافلین مین
اور کعب کا یہ قول کہ جو باب قرآن مین مذکور ہے وہ باب رحمت ہے جو ایک باب ہے ابواب مسجد کا سو یہ قول اُن کی
اسرائیلیات و ترہات سے ہے اس سے مراد تو صرف وہ سور ہے جو کہ قیامت کے دن نصب کی جائی گی تا کہ حاجز ہو درمیان
مومنین و منافقین کے پھر جب مومنین اُس تک پہونچین گے تو اُس مین داخل ہو جائین گے اُس کے دروازے
سے پھر جب کامل کر لین گے اپنے دخول کو تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور منافق اُس کے ورے حیرت و
ظلمت و عذاب مین باقی رہ جائین گے جس طرح کہ دنیا مین کفر و جہل و شک و حیرت مین تھے فتح البیان مین
بھی قول مذکور کو خوب رد کیا ہے پھر فرمایا ہے کہ اگر ایسی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہو جائے
تو ہم اُس کو قبول کرین گے اور اُس پر ایمان لائین گے ورنہ پھر کچھ کرامت قبول نہین ہے اور شاید یہ
اسرائیلیات سے ماخوذ ہے پس بیشک شیخ نے کہا ہے کہ کعب اُس باب کے حق مین کہتے تھے جس کا نام باب الرحمۃ
رکھا جاتا ہے بیت المقدس مین کہ یہ وہی باب ہے جو اللہ تعالے نے فرمایا ہے فضرب بینھم بسور لہ باب کعب اور
اسی طرح وہب کثیر الروایت ہین بنی اسرائیل سے حالانکہ اہل سنت کے نزدیک اس کے قبول کی طرف کوئی راہ
نہین ہے بالجملہ جب درمیان مومنین و منافقین کے سور کھڑی کر دی جائے گی تو اللہ پاک نے اس بات کی
خبر دی جسکو منافقین اُس وقت کہین گے پس ارشاد فرمایا ینادونھم الم نکن معکم یہ جملہ حال ہے بینھم کی ضمیر
سے یا استیناف ہے ظاہر یہی ہے گویا کسی نے کہا پھر وہ کیا کرین گے بعد ضرب سور و مشاہدہ عذاب کے سو یہ اس کا
جواب ہے کہ منافقین مومنین کو پکارین گے اُس دیوار کے ورے سے جبکہ وہ حاجز ہو جائے گی درمیان اُن کے
کیا ہم نہ تھے تمہارے موافق ظاہر مین نماز پڑھتے تھے تمہاری نماز کے ساتھ تمہاری مسجدون مین اور اعمال
اسلام پر عمل کرتے تھے مثل تمہارے حاضر ہوتے تھے تمہارے ساتھ جمعون مین وقوف کرتے تھے تمہارے ساتھ
عرفات مین حاضر ہوتے تھے تمہارے ہمراہ غزوات مین ادا کرتے تھے تمہاری ساتھ ساری واجبات پھر جو مومنون
نے اُن کو جواب دیا اللہ پاک نے اُس کی خبر دی قالوا بلی الآیہ یعنے مومنون نے کہا کیون نہین تم ہماری ساتھ
تھے ظاہر مین ولیکن بچلا دیا تم نے اپنے نفوس کو ساتھ نفاق کے اور چھپانے کفر کے مجاہد نے کہا کہ ہلاک کر ڈالا تم
نے اُن کو ساتھ نفاق کے کسی نے کہا ساتھ شہوات و لذات کی کما قال ابن عباسؓ کسی نے کہا ساتھ معاصی کے
کما قالہ ابن سنان کسی نے کہا کہ کام لیا تم نے اُن سے فتنے مین و تربصتم یعنی اور انتظار کیا تم نے ساتھ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور مومنون کے جو اُن کے ساتھ تھے حوادث دہر کا اور زمانہ کی گردشون کا حضرت ابن عباسؓ نے
فرمایا کہ انتظار کیا تم نے ساتھ توبہ کے وارتبتم اور شک کیا تم نے امر دین مین اور نہ تصدیق کی اُس کی جو اللہ نے

نازل کیا قرآن توحید مین اور نہ معجزات ظاہرہ کو مانا وغرتکم الامانی اور دہوکا دیا تم کو باطل آرزوون نے جن کے
حملے سے انتظار کرتا ہے جس مین تم ہو کسی نے کہا کہ طول امل ہے اور طمع ہے امتداد اعمار مین کسی نے کہا کہ
مومنین کا ضعف جس کی وہ تمنا کیا کرتے تھے قتادہ نے کہا کہ امانی اس جگہہ غرور شیطان ہے کسی نے
کہا دنیا کسی نے کہا کہ اُن کی طمع مغفرت مین یہہ سب امور امانی کے مسمے مین داخل ہین حتی جاء امر اللہ
یہان تک کہ آگیا اللہ کا امر حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ موت ہے کسی نے کہا اللہ تعالی کا نصرت دینا اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتادہ نے کہا کہ مراد اُن کا ڈالنا ہے نار مین وغرکم باللہ الغرور جمہور نے بفتح غین پڑہا ہے
بصیغہ صفت بوزن فعول مراد شیطان ہے کما قالہ ابن عباسؓ یعنے فریب دیا تم کو اللہ کے حلم و امہال کے
ساتہہ شیطان نے کسی نے کہا فریب دیا تم کو شیطان نے باین طور کہ اللہ غفور کریم ہے تم کو عذاب نکرے گا
اور تمہاری گناہ اُس کے نزدیک کیا ہونگے اور وہ عظیم و محسن و حلیم و غفور و رحیم ہے پس وہ انسان کو ہمیشہ
ایسے دہوکے دیا کرتا ہے یہانتک کہ اُس کو گرا دیتا ہے یا باین طور کہ نہ بعث ہے نہ حساب ہے قتادہ نے کہا
وہ ہمیشہ رہے دہوکے پر شیطان کی طرف سے یہانتک کہ اللہ تعالے نے اُن کو نار مین پہینک دیا کسی نے
بضم غین پڑہا ہے بنا بر مصدر فالیوم لا یؤخذ منکم فدیۃ یعنی پس آج کے دن نہ لیا جائیگا تم سے اے منافقو
فدیہ کہ تم اُسے دیکر اپنی جانون کو آگ سے چہوڑاؤ فدیہ وہ ہے جو جہڑوائی مین دیا جاتا ہے کسی نے کہا عوض و بدل
کسی نے کہا ایمان و توبہ والاول اولے ولا من الذین کفروا یعنے اور نہ لیا جائیگا فدیہ اُن لوگون سے جو کہ ظاہراً و
باطناً کافر ہوے یعنی اللہ پاک کا انکار کیا منافق اگرچہ حقیقت مین کافر ہے عطف کافر کا منافق پر صرف اس لیے ہوا
کہ منافق نے کفر چہپایا اور کافر نے ظاہر کیا سو اس اعتبار سے وہ منافق کا غیر ہو گیا تو اس کا عطف منافق پہ حسین ہوا
ماوٰکم النار ہی مولاکم وبئس المصیر یعنے منزل تمہاری جس کی طرف تم ٹہکانا پکڑوگے نار ہی وہ اولے ہے ساتہہ تمہارے
اور بُری جگہہ ہے پہر جانے کی جس کی طرف تم جاؤگے وہ نار ہے مولی اصل مین وہ شخص ہے جو کہ انسان کی مصالح
کا متولی ہوتا ہے پہر اسکا استعمال کیا گیا اُس شخص مین جو اُس کا ملازم رہتا ہے کسی نے کہا مولاکم کے یہہ معنے ہین
کہ وہ تمہارا مکان ہے عنقریب ماخوذ ہے ولاء بمعنی قرب سے یا معنی ہین ذات ولایتکم اس بنا پر مولا مصدر ہے کسی نے کہا
کہ اللہ تعالی نار مین حیات و عقل مرکب کردیگا تو وہ پہٹ پڑے گی مارے غیظ و غضب کے کفار پر کسی نے کہا مولی
بمعنے ناصر ہے یعنی نار تمہاری ناصر ہے بر طریق قول شاعر ع تحیۃ بینہم ضرب وجیع مطلب
یہہ ہے کہ تمہارا کوئی ناصر نہین ہے مگر نار جس طرح کہ بیت کے معنے یہہ ہین کہ اُن کے واسطے کوئی تحیت نہین ہے
مگر ضرب بنا بر تہکم و استہزاء اور مراد نفی ہے ناصر کی اور نفی تحیت کی کذا فی الفتح ابن کثیر مین ہے بعض سلف نے
کہا ہے یعنے فتنے مین ڈالا تم نے اپنی جانون کو ساتہہ لذات و معاصی و شہوات کے اور مؤخر کیا تم نے

ف یعنے اس کی مغفرت کے سامنے تمہارے گناہ بھی کی کیا ہستی ہے ۱۲ منہ
ط یعنے بوجیوہ مجاہد بن حنیف وسماک بن حرب ۱۲ منہ
س ابن علیم نے تو تصغیر تاکہ کے تانیث بلحاظ لفظ فدیہ پڑہا ہے اور باقی جماعت نے پڑہا ہے تحیۃ اس سے کہ تانیث مجازی ہے اور فصل بھی ہے کما قال الشمین ۱۲ منہ

نور کو ایک وقت سے طرف دوسرے وقت کے قتادہ نے کہا کہ انتظار کیا تم نے ساتھ حق کے اور اہل حق
کے اور شک کیا تم نے یعنے بعث بعد الموت مین اور دہوکا دیا تم کو امانی نے یعنے تم نے کہا کہ عنقریب ہمارے
لیے مغفرت کی جائے گی کسی نے کہا دہوکا دیا تم کو دنیا نے یہان تک کہ آگیا امر اللہ کا یعنے تم ہمیشہ اُس مین
رہے یہانتک کہ موت آگئی اور دہوکا دیا تم کو ساتھ اللہ کے شیطان نے یہ بات جو مومنون نے منافقون
سے کہی اس کے یہ معنے ہین کہ تم ہمارے ساتھ ایسے بدنون سے تھے کہ جن کے لیے نیت نتھی اور نہ
اُن کے ساتھ دل تھے اور تم تو یہی حیرت و شک مین تھے پس تم لوگون کی ریا کرتے تھے اور نہین
ذکر کرتے تھے اللہ کا مگر تہوڑا مجاہد نے کہا کہ منافقین مومنین کے ساتھ تھے زندہ رہکر باہم اُن سے
بیاہ شادی کرتے اُنکے پاس آتے جاتے اُن سے ملتے جلتے تھے اور اُن کے ساتھ تھے مُردہ ہوکر
قیامت کے دن سب کو نور عطا کیا جائے گا منافقون سے نور بجھ جائے گا جبکہ سور کو پہونچین گے اور
اُس وقت درمیان اُن کے جدائی کردی جائے گی یہ قول مومنین کا اُن کے اُس قول کو منافی نہین
ہے جس کی اللہ تعالے نے اُن کی طرف سے خبر دی ہے جہان فرماتا ہے اور وہ اصدق قائلین ہے
کُلُّ نَفۡسٍ بِمَا كَسَبَتۡ رَهِينَةٌ إِلَّا أَصۡحَٰبَ ٱلۡيَمِينِ فِي جَنَّٰتٍ يَتَسَآءَلُونَ عَنِ ٱلۡمُجۡرِمِينَ مَا سَلَكَكُمۡ
فِي سَقَرَ قَالُواْ لَمۡ نَكُ مِنَ ٱلۡمُصَلِّينَ وَلَمۡ نَكُ نُطۡعِمُ ٱلۡمِسۡكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ ٱلۡخَآئِضِينَ وَ
كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوۡمِ ٱلدِّينِ حَتَّىٰٓ أَتَىٰنَا ٱلۡيَقِينُ پس یہ جو اُن سے خارج ہوا سو صرف بروجہ تقریع و توبیخ کے واسطے اُن کے پھر
فرمایا ہے فَمَا تَنفَعُهُمۡ شَفَٰعَةُ ٱلشَّٰفِعِينَ جیسا کہ یہان فرمایا ہے فالیوم لا یوخذ منکم فدیۃ یعنی اگر آج کے
دن لے آتا ایک تمہارا زمین بھر سونا اور ویسا ہی اُس کے ساتھ اور تا کہ اُس کا فدیہ دے اللہ کے عذاب سے
تو نہ قبول کیا جاتا اُس سے ماواکم النار الآیہ یعنے آگ تمہارا مصیر ہے اور اُسی کی طرف تمہارا مرجع ہے وہی
اولے ہے ساتھ تمہارے ہر منزل سے تمہارے کفر و شک پر وبئس المصیر أَلَمۡ يَأۡنِ لِلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَن تَخۡشَعَ
قُلُوبُهُمۡ لِذِكۡرِ ٱللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ ٱلۡحَقِّ وَلَا يَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلۡكِتَٰبَ مِن قَبۡلُ فَطَالَ
عَلَيۡهِمُ ٱلۡأَمَدُ فَقَسَتۡ قُلُوبُهُمۡۖ وَكَثِيرٞ مِّنۡهُمۡ فَٰسِقُونَ ۝ ٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ يُحۡيِ ٱلۡأَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَاۚ
قَدۡ بَيَّنَّا لَكُمُ ٱلۡأٓيَٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُونَ ۝ إِنَّ ٱلۡمُصَّدِّقِينَ وَٱلۡمُصَّدِّقَٰتِ وَأَقۡرَضُواْ ٱللَّهَ قَرۡضًا حَسَنٗا
يُضَٰعَفُ لَهُمۡ وَلَهُمۡ أَجۡرٞ كَرِيمٞ ۝ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦٓ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصِّدِّيقُونَۖ
وَٱلشُّهَدَآءُ عِندَ رَبِّهِمۡ لَهُمۡ أَجۡرُهُمۡ وَنُورُهُمۡۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَآ أُوْلَٰٓئِكَ أَصۡحَٰبُ ٱلۡجَحِيمِ کیا وقت
نہین پہونچا ایمان والون کو کہ گڑگڑاوین اُن کے دل اللہ کی یاد سے اور جو اُترا سچا دین اور نہون جیسے جن کو
ملی کتاب اس سے پہلے پھر لمبی گزری اُن پر مدت پھر سخت ہوگئے اُن کے دل اور بہت اُن مین بے حکم ہین جان

رکھو کہ اللہ جلاتا ہے زمین کو اُس کے مرے پیچھے ہم نے کھول کر سنائے تم کو پتے اگر تم کو بوجھ ہے تحقیق جو لوگ
خیرات کرنے والے ہین مرد اور عورتین اور قرض دیتے ہین اللہ کو اچھی طرح قرض اُن کو ملتے ہین دو نے اور
اُن کو نیگ ہے عزت کا اور جو لوگ یقین لائے اللہ پر اور اُس کے رسولون پر وہی ہین سچے ایمان والے اور
احوال بتانے والے اپنے رب کے پاس اُن کو ہے اُن کا نیگ اور اُن کی روشنی اور جو منکر ہوئے اور جھٹلائین
ہماری باتین وہ ہین دوزخ کے لوگ ف۱ یعنے ایمان وہی ہے کہ دل نرم ہو پیغمبرون کی صحبت این یہہ
پاتے تھے مدت کے بعد سخت ہو گئے اب یہ صفت مسلمانون کو چاہیئے ف۲ یعنی عرب لوگ جاہل تھے
جیسے مُردہ زمین اب اُن کو جلایا اُن مین سب کمال پیدا کردئے انتہے ف جمہور نے الم یان پڑھا ہے

يقال انى الامر يانى اينا مثل رمى يرمى رميا اذا جاء اناه اى وقته اور کسی نے یئن بکسر ہمزہ و سکون نون کے سے پڑھا ہے

الما یان پڑھا ہے قوله تعالے ان تخشع قلوبهم لذكر الله فاعل ہے یان کا ای الم یحضر خشوع قلوبهم ولم يجی وقته
یعنے کیا وقت نہین آیا مومنون کو کہ نرم پڑین اُن کے دل واسطے ذکر اللہ کے اور خاضع و ساکن و ذلیل مطمئن
ہون خشوع کہتے ہین دل کے نرم اور رقیق ہونے کو مطلب یہہ ہے کہ لائق اُن کو یہ ہے کہ ذکر اللہ اُن کو
خشوع و رقت پیدا کرے اور مثل اس شخص کے نہ ہون جس کا دل ذکر کے لیے نرم نہین ہوتا ہے اور نہ اُس کے
واسطے خضوع و فروتنی کرتا ہے کسی نے کہا یہ خطاب اُس شخص کو ہے جو کہ حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہما
الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان نہین لایا سُدّی وغیرہ نے کہا معنے
یہ ہین کیا وقت نہین آیا واسطے اُن لوگون کے جو ایمان لائے ظاہر مین اور کفر کو چھپایا اس بات کا کہ خاشع
و نرم ہون دل اُن کے واسطے ذکر اللہ کے غرض یہہ ہے کہ مراد اس سے منافق ہین زجاج نے کہا نازل ہوئی
حق مین ایک گروہ کے مومنون سے اُن کو برانگیختہ و آمادہ کیا ہے رقت و خشوع پر اب رہے وہ لوگ جن کا وصف
اللہ تعالےٰ نے برقت و خشوع فرمایا ہے سو یہ ایک طبقہ ہے اُن سے فوق یہ قول کہ اس کا نزول مومنون کے حق مین
ہوا ہے سو اُس کی یہ دلیلین ہین ۱ حضرت انس نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نے فرمایا استبطأ الله قلوب
المهاجرين بعد سبع عشرة سنة من نزول القرآن فانزل الله الم يان الآية یعنی بطی و دیر کرنے والا شمار کیا اللہ نے
مہاجرون کے دلون کو بعد سترہ برس کے نزول قرآن سے سو یہ آیت نازل فرمائی اخرجه ابن مردویہ ۲ حضرت عائشہؓ سے
مروی ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک گروہ پر اپنے اصحاب سے مسجد مین اور وہ ہنس رہے تھے تو آپ نے اپنی
چادر کھینچی اس حال مین کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا پھر فرمایا کیا تم ہنستے ہو اور نہین آیا تم کو امان تمہارے
رب کے پاس سے کہ تحقیق اُس نے مغفرت کر دی واسطے تمہارے اور البتہ ضرور اُس نے نازل کی بیچ تمہارے ہنسنے مین ایک آیت الم یان للذین آمنوا الآیۃ اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ
پھر کیا ہے کفارہ اس کا فرمایا کہ تم روؤ بقدر اُس کے جو تم ہنسے اخرجه ابن مردویہ ۳ حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے

ف۱ بسکون ہمزہ و کسر نون مضارع انی کا باب رمی سے حرف علت یعنی الف کلمہ کے جزم کی وجہ سے محذوف ہوا ۱۲ منہ ف۲ مضارع آن کا باب باع سے اس کا جزم بسکون نون ہوا اور حرف علت یعنی اس کا عین کلمہ سے بوجہ التقاء ساکنین حذف ہوا تو اب الم یئن بروزن الم یبع ہوا یہ قرأت حضرت حسن ... سے مروی ۱۲ منہ ف۳ یعنی الم کے بعد حرف ما زیادہ کیا گیا ہے اس کا ترجمہ بھی الم کا ہے یہ قرأت حضرت حسن و ابو سماک کی ہے ابن سکیت نے کہا پڑھا ہے ... المایان ... واقعی عبارت ... ۱۲ منہ

کہ نہیں تھے درمیان ہمارے اسلام کے اور اس کے کہ اللہ نے ہم کو عتاب کیا اس آیت سے الم یان الآیہ مگر چار سال اخرجہ مسلم والنسائی وابن ماجہ وابن المنذر وغیرہم ۴ نیز ان سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو بعض ہمارا بعض پر متوجہ ہوا کیا شے ہم نے احداث کی کیا شے ہم نے کی اخرجہ ابو یعلے وابن مردویہ ۵ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ بیشک اللہ نے بطی شمار کیا مہاجرین کے دلوں کو تو ان کو عتاب کیا تیرہ برس کے سر پر نزول قرآن سے الم یان الآیہ اخرجہ ابن ابی حاتم وابن مردویہ ۶ عبد العزیز بن ابی رواد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں خوش طبعی وخندہ ظاہر ہوا تو یہ آیت اتری الم یان الآیہ اخرجہ ابن ابی شیبہ فی المصنف ۷ حضرت حسن نے فرمایا یستبطئہم وہم احب خلقہ الیہ یعنے اللہ تعالے ان کو بطی شمار کرتا ہے حالانکہ وہ ساری خلق سے زیادہ محبوب ہیں ۸ قاسم سے مروی ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملول ہوئے ایک بار تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم کو حدیث کریں پس اللہ تعالے نے نازل کیا نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ کہا پھر ایک بار ملول ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم کو حدیث کریں پس اللہ تعالے نے نازل کیا اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ پھر ایک بار ملول ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم کو حدیث کریں پس اللہ تعالے نے نازل کیا الم یان الآیہ ۹ قتادہ سے اس آیت میں مروی ہے ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ شداد بن اوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا بیشک اول جو شے اٹھالی جائے گی لوگوں سے خشوع ہے **وما نزل من الحق** معطوف ہے ذکر اللہ پر یعنی کیا وقت نہیں آیا مومنوں کو کہ نرم ہوں ان کے دل واسطے ذکر اللہ کے اور واسطے اس حق کے جو نازل ہوا مراد اس سے قرآن ہے تو اب ذکر معطوف علیہ کو حمل کریں گے اس شے پر جو کہ قرآن کے ماسوا ہے جس میں اللہ پاک کا ذکر ہے زبان سے یا خطور بقلب سے کسی نے کہا کہ مراد ذکر سے یہی قرآن ہے تو اب یہ عطف باب عطف تفسیر سے ہوگا یا یوں کہو کہ عطف باعتبار تغایر مفہومین ہے جمہور نے نزل کو مشدد بصیغۂ معروف پڑھا ہے اور کسی نے مخفف بصیغۂ معروف اور کسی نے مشدد بصیغۂ مجہول اور کسی نے انزل بالف بصیغۂ معروف **ولا یکونوا کالذین** الآیہ جمہور نے بیائے تحتیہ بنا بر غیبت بلحاظ ماقبل اور کسی نے بتائے خطاب بطور التفات **او ر امد** کو جمہور نے بہ تخفیف دال اور کسی نے بتشدید دال پڑھا ہے یعنی زمن طویل کسی نے کہا کہ پہلے کی بنا پر مراد اس سے اجل و غایت ہے یقال امد فلان کذا ای غایتہ اور جملہ معطوف ہے تخشع پر یعنے کیا وقت نہیں آیا ان کو اس کا کہ نرم ہوں ان کے دل اور اس کا کہ نہوں مثل ان لوگوں کے جو دیے گئے کتاب یعنی یہود ونصاریٰ کی چال نہ چلیں جن کو توریت وانجیل ملیں اس قرآن کے نزول سے قبل پھر دراز ہوا ان پر زمانہ درمیان ان کے اور ان کے انبیا کے تو سخت پڑ گئے ان کے دل اس وجہ سے سو اسی لیے انہوں نے تحریف و

۱ یعنے ابن مسعود ۲ قال سفیان الثوری ۳ حضرت ابن عباس ۴ یعنی ابن مسعود ۵ ای ابن عباس ۶ یعنی سعد بن ابی وقاص ۷ یعنی بن ۸ ابن مسعود ۹ یعنے ۱۰ یعنے

تبدیل کی پس اللہ پاک امت محمدیہ کو نہی فرماتا ہے اس سے کہ اُن کے مثل ہو جائیں وکثیر منہم فاسقون یعنی اور بہت سے اُن میں کے نکلنے والے ہیں اللہ کی طاعت سے اس لیے کہ جو شے اُن کی طرف اتاری گئی اُس پر عمل کرنا ترک کر دیا اور تحریف و تبدیل کی اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتارا گیا اُس پر ایمان نہ لائے کسی نے کہا یہ وہ ہیں جنہون نے حضرت عیسلے اور آنحضرت پر ایمان لانے کو ترک کیا کسی نے کہا وہ ہیں جنہون نے رہبانیت نکالی یہ لوگ اصحاب صوامع ہین ابن کثیر مین ہے اللہ تعالے نے نہی کی مومنون کو اس سے کہ تشبہ کرین اُن لوگون سے جو کہ حامل بنائے گئے کتاب کے ان سے قبل یعنے یہود و نصاری جبکہ دراز ہو گئی اُن پر مدت تو بدل ڈالی اللہ کی کتاب جو اُن کے ہاتھون مین تھی اور لیا اُس کے بدلے مول تھوڑا اور اپنی پس پشت اُس کو ڈال دیا اور مختلفہ واقوال موتفکہ پر جھکے مردون کی تقلید کی اللہ کے دین مین اپنے احبار و رہبان کو ارباب ٹھیرایا اللہ کے سوا تو اس وقت اُن کے دل سخت پڑ گئے سو نہ کسی نصیحت کو قبول کرتے ہین نہ کسی وعد و وعید سے اُن کے دل نرم ہوتے ہین اور بہت سے اُن مین کے فاسق ہین یعنے اعمال مین پس اُن کے دل تو فاسد ہین اور اعمال اُن کے باطل کما قال تعالی فبما نقضہم میثاقہم لعناہم وجعلنا قلوبہم قاسیۃ یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا بہ یعنے اُن کے دل فاسد ہوئے تو سخت پڑ گئے اور تحریف کلم عن مواضعہ ان کی سجیت وطبیعت سے ہو گئی جن اعمال کا اُن کو امر ہوا اُن کو ترک کیا جس شے سے اُن کو نہی ہوئی اس کے مرتکب ہوئے اسی لیے اللہ تعالے نے مومنون کو نہی فرمائی اس سے کہ اُن کے ساتھ تشبہ کرین کسی شے مین امور اصلیہ و فرعیہ ربیع بن ابی عمیلہ فزاری سے مروی ہے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے ہم کو ایک ایسی حدیث کی کہ نہین سنی مین نے کوئی حدیث کہ اُس سے بڑھکر مجھے پسند ہو مگر کوئی شے جو اللہ کی کتاب سے ہو یا کوئی بے سنے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہو انہون نے کہا کہ جب بنی اسرائیل پر مدت دراز ہوئی تو اُن کے دل سخت پڑ گئے ایک کتاب اختراع کی اپنی طرف سے خواہش کی اُس کی اُن کے دلون نے شیرین و لذیذ سمجھا اُس کو اُن کی زبانون نے اور حق حائل ہوتا تھا درمیان اُن کے اور ان کی بہت سی خواہشون کے تو کہا آؤ بنی اسرائیل کو اپنی اس کتاب کیطرف بلائین پھر جو کوئی اس پر ہماری متابعت کرے تو ہم اسے چھوڑ دین اور جو ناخوش ہو اس سے کہ ہماری متابعت کرے تو ہم اس کو مار ڈالین انہون نے یہ کیا ان مین ایک مرد فقیہ تھا پس جب اس نے دیکھا جو کچھ وہ کرتے تھے تو اُس نے قصد کیا طرف اُس شے کے جو کہ پہچانی جاتی تھی اللہ کی کتاب سے پھر اُس کو لکھا ایک شے لطیف مین پھر اُس کو لپیٹا پھر اس کو ایک قرن مین رکھا پھر اس قرن کو اپنی گردن مین لٹکایا پس جب انہون نے قتل کی کثرت کی تو بعض نے بعض سے کہا اے لوگو بیشک تم نے مقرر بنی اسرائیل مین قتل کو پھیلایا اب تم فلان کو بلاؤ تو اپنی کتاب اس پر پیش کرو پس بیشک اگر

ف سو اُن کے عہد توڑنے پر پھٹکار اُن کو لعنت کی اور کر دیے اُن کے دل سیاہ بدلتے ہین کلام کو اپنے ٹھکانے سے اور بھول گئے نیک فائدہ لینا اس نصیحت سے جو اُن کو کی گئی تھی ۱۲ منہ

اُس نے تمہاری متابعت کرلی تو عنقریب باقی لوگ تمہاری متابعت کرلین گے اور اگر وہ انکار کرے تو تم اُس کو مار ڈالنا
پہر اُس فقیہ کو بُلایا تو کہا کیا ہم ایمان لائین اُس شئے پر جو ہماری اِس کتاب مین ہے اُس نے لکھا اِس مین کیا ہے تم
اُس کو مجہہ پر پیش کرو تو اُس کو اُس پر پیش کیا آخر تک پہر کہا کیا ہم اس پر ایمان لائین اس نے کہا ہان مین ایمان
لایا اُس شئ پر جو اس مین ہے اور اُس قرن کی طرف اشارہ کیا پس اُسے چہوڑ دیا پہر جب وہ مر گیا تو اُس کی تلاشی
لی پس اُسے پایا کہ وہ لٹکانے والا تہا اُس قرن کو تو اس مین وہ شئے پائی جو کہ اللہ کی کتاب سے پہچانی جاتی تہی
پس بعض نے بعض سے کہا او لوگو جو کچہہ پہلے ہم سنتے تہے یہہ ہے اس کو فتنہ پہونچا پہر بنی اسرائیل بہتر ملتون پر
مفترق ہو گئے اور اُن کے بہترین ملل اصحاب ذی القرن کی ملت ہے حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا قریب ہے
تم پر اگر تم باقی رہے یا باقی رہے جو کوئی کہ تم سے باقی ہے یہ کہ دیکہو گے تم ایسے امور کہ اُن کو بُرا جانو گے طاقت
نہ رکہو گے اُن کے تغیر کرنے کی تو کافی ہے آدمی کو تم مین سے جبکہ اللہ جانے اُس کے دل سے اس بات
کو کہ وہ اُن کو مکروہ رکہنے والا ہے اخرجہ ابن ابی حاتم ابراہیم سے مروی ہے کہ عترلیس بن عرقوب حضرت ابن مسعودؓ
کی طرف آیا تو کہا او ابو عبد اللہ وہ ہلاک ہوا جسنے معروف کا امر نہ کیا اور منکر سے نہی نہ کی پس عبد اللہ بولا وہ ہلاک
ہوا جس کے دل نے نہ پہچانا کسی معروف کو اور انکار نہ کیا اُس کے دل نے کسی منکر کا بیشک جبکہ دراز ہو گئی بنی اسرائیل
پر مدت اور اُن کے دل سخت پڑ گئے تو اختراع کی ایک کتاب درمیان سے اپنے ہاتہون اور پاؤن کے خواہش
کی اُس کی اُن کے علون نے اور شیرین سمجہا اُس کو اُن کی زبانون سے اور کہا کہ ہم پیش کرین بنی اسرائیل کو
اِس کتاب پر پہر جو کوئی اُس پر ایمان لائے تو اُس کو چہوڑ دین اور جو کوئی اُس کا منکر ہو　　تو اُس کو مار ڈالین
کہا پہر تہی اُن مین کے ایک مرد تہے اللہ کی کتاب ایک قرن مین پہر یہ کہا اُس قرن کو درمیان اپنے
شانوں کے پہر جب اُس سے کہا گیا کیا تو ایمان لاتا ہے اس پر تو وہ بولا مین ایمان لایا اس پر اور وہ اشارہ
کرتا تہا طرف اُس قرن کے جو کہ درمیان اُس کے شانون کے تہا اور کیا ہو مجہے کہ مین ایمان نہ لاؤن اِس
کتاب پر پس آج اُن کے بہترین ملل سے صاحب قرن کی ملت ہے اخرجہ ابو جعفر الطبری قولہ تعالیٰ اعلموا ان اللہ
یحیی الارض الآیہ مین اِس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نرم کر دیتا ہے دلون کو بعد اُن کی سختی کے اور
راہ بتلا دیتا ہے حیران پہرنے والون کو بعد اُن کے بے راہ ہونے کے اور دور کر دیتا ہے کربتون کو بعد
اُن کی شدت کے پس جس طرح وہ زندہ کر دیتا ہے زمین مردہ قحط زدہ دبلی پڑی کو باران بارندہ بزرگ
قطرہ سے اسی طرح ہدایت کرتا ہے سخت دلون کو قرآن کے براہین و دلائل سے اور داخل کر دیتا ہے
اُن کی طرف نور بعد اس کے کہ وہ مقفل تہے نہین پہونچتا تہا اُن کی طرف پہونچنے والا فسبحان الہادی
لمن یشاء بعد الضلال والمضل لمن اراد بعد الکمال الذی ہو لما یشاء فعال وہو الحکیم العدل فی جمیع الفعال

اللطیف الخبیر الکبیر المتعال قولہ تعالے ان المصدقین والمصدقات الآیہ اللہ تعالی خبر دیتا ہے اُس شئے کی
جس کے ساتھہ ثواب دیگا اُن مردون عورتون کو جوکہ اپنے مال خیرات کرتے ہین اہل حاجت وفقر ومسکنت پر اور
قرض دیتے ہین اللہ کو اچھا قرض یعنے اُس کو دیتے ہین خالص نیت سے اللہ تعالی کی مرضی چاہنے کو جیسے دیا اُس
سے نہ بدلا چاہتے ہین نہ شکر اسی لیے یون فرمایا کہ اُن کو ملتے ہین دونے یعنے اُن کے واسطے مقابلہ کیا جاویگا
نیکی کا اُس کی دس گنے کے ساتھہ اور اُس پر زیادہ کیا جائے گا سات سو گنے تک اور اس سے بھی بڑھ کر اور
اُن کو نیگ ہے عزت کا یعنی ثواب جزیل وکثیر وحسن ومرجع صالح ومآب حسن قولہ تعالے والذین آمنوا باللہ و
رسلہ اولئک ہم الصدیقون تتمہ جملہ وصف مومنین ہے یعنی جو لوگ اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لائے
ہین اُن کا وصف یہہ ہے کہ وہ صدیقین ہین حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ والذین آمنوا باللہ ورسلہ
اولئک ہم الصدیقون یہہ مفصول ہے والشہداء عند ربہم لہم اجرہم ونورہم ابو الضحی کا بھی یہی قول ہے اور اسی کے
مسروق وضحاک ومقاتل بن حیان وغیرہم بھی قائل ہین حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ یہہ لوگ تین
صنف ہین یعنے مصدقین وصدیقین وشہداء کما قال تعالے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک
مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین پس تفریق کی درمیان
صدیقین وشہداء کے سویہہ اس پر دال ہے کہ یہہ دونون دو صنف ہین اور بلا شک صدیق اعلے ہے مقام ودرجہ
مین شہید سے دلیل اس کی یہہ ہے کہ حضرت ابو سعید خدریؓ مرفوعاً کہتے ہین بیشک اہل جنت البتہ باہم دیکھینگے
غرفون والون کو اپنے اوپر سے جیسے تم باہم دیکھتے ہو چمکتے تارے کو جوکہ باقی رہنے والا ہے افق مین مشرق
یا مغرب سے بسبب تفاضل اُس شئے کے جوکہ درمیان اُن کے ہے عرض کیا یعنی صحابہؓ نے یا رسول اللہ
وہ تو منازل انبیاء کے ہین اُن کو نہ پہونچے گا غیر اُن کا آپ نے فرمایا کیون نہین قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ
مین میری جان ہے کچھہ مرد ہین کہ ایمان لائے اللہ پر اور تصدیق کی رسولون کی رواہ الامام مالک بن انس
رحمہ اللہ تعالے اتفق البخاری ومسلم علے اخرجہ من حدیث مالکؒ بہ دوسرون نے کہا کہ اولئک ہم الصدیقون
والشہداء عند ربہم سے مراد مومنین ہین پس جو اللہ پر اور اس کے رسولون پر ایمان لائے ہین اُنہین کی یہہ خبر دی ہے
کہ صدیقین وشہداء وہی ہین ابن جریر نے اس قول کو مجاہد سے حکایت کیا ہے پھر ابن جریر نے حضرت براء بن عازب
سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ مومنین میری امت کے شہداء ہین کہا پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ آیت پڑھی والذین آمنوا
باللہ الآیہ یہہ حدیث شریف غریب ہے ابو اسحق نے عن عمرو بن میمون اس کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ وہ آوینگے
قیامت کے دن مثل دو انگلیون کے قولہ تعالے والشہداء عند ربہم کا یہہ مطلب ہے کہ شہداء جنات النعیم مین ہین
جیسا کہ صحیحین مین آیا ہے کہ شہیدون کی روحین سبز پرندون کے پوٹون مین ہین چرتی ہین جنت مین جہان چاہین

ف ۲ قال الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق عنہ ۱۲ منہ

پھر جھکنا پکڑتی ہین طرف اُن قندیلون کے پس جھانکا ان پر تیرے رب نے ایک بار جھانکنا تو فرمایا تم کیا چاہتے ہو تو عرض کیا ہم یہ دوست رکھتے ہین کہ تو ہم کو بھیجدے طرف دار دنیا کے تو ہم لڑین تیری راہ مین پھر ہم مارے جائین جیسے مارے گئے اوّل بار پس فرمایا بیشک مقرر مین حکم جاری کر چکا ہون کہ وہ اُس کی طرف رجوع نہ کرین گے قولہ تعالی لھم اجرھم ونورھم یعنے اُنکے واسطے اللہ کے پاس اجر جزیل و نور عظیم ہے دوڑے گا اُن کے آگے اور وہ اس مین باہم متفاوت ہونگے موافق اُن عمال کے جو کہ دنیا مین کرتے تھے جیسا کہ حضرت عمرؓ سے مرفوعًا مروی ہے کہ شہداء چار ہین ایک مرد مومن جید الایمان ہے کہ ملا دشمن سے پھر سچا جانا اللہ کو تو مارا گیا پس یہ وہ ہے کہ نظر کرین گے لوگ طرف اُس کے اس طرح اور اپنا سر اُٹھایا یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ٹوپی اور عمرؓ کی ٹوپی گر پڑی اور دوسرا ایک مومن ہے کہ دشمن سے ملا فکانما یضرب ظھرہ بشوک الطلح آیا اس کو ایک تیر جس کا پھینکنے والا معلوم نہین پھر اُس کو مار ڈالا سو وہ دوسرے درجے مین ہے اور تیسرا ایک مرد مومن ہے کہ اُس نے خلط کیا عمل صالح کو اور دوسرا برا ملا دشمن سے پھر اللہ کو سچا جانا یہان تک کہ مارا گیا پس وہ تیسرے درجے مین ہے اور چوتھا ایک مرد مومن ہے کہ اُس نے اپنے نفس پر بہت اسراف کیا ملا دشمن سے پھر اللہ کو سچا جانا یہان تک کہ مارا گیا سو یہ چوتھے درجے مین ہے اخرجہ الامام احمد فتح البیان مین ہے کہ اعلموا الآیہ کا خطاب مومنین مذکورین کو ہے یعنی وہ صحابہ ہین جنھون نے خوش طبعی کی کثرت کی تھی تو اب کلام مین التفات ہوگا غیبت سے طرف خطاب کے یعنی تم جان رکھو کہ اللہ زندہ کرتا ہے زمین کو بعد اُس کے مردہ ہونے کے یہ اس کی تمثیل ہے کہ اللہ تعالے سخت دلون کو زندہ کر دیتا ہے ذکر و تلاوت سے یا اس کی کہ مردون کو زندہ کرے گا منظور اس سے رغبت دلانا ہے خشوع مین اور زجر ہے سختی سے یہ استعارہ تمثیلیہ ہے تمثیل پر صرف اس لیے حمل کیا گیا کہ یہ آیت ماقبل سے مرتبط ہو جاوے معنے یہ ہین کہ جو ذات پاک زمین کے زندہ کرنے پر قادر ہے تو وہی اس پر بھی قادر ہے کہ جسمون کو مبعوث کرے بعد ان کے مرنے کے اور دلون کو نرم کر دے بعد اُن کی سختی کے پھر فرمایا مقرر ہم نے بیان کردین واسطے تمہارے نشانیان یعنی جن کے جملے سے یہ نشانیان ہین شاید تم بوجھو یعنی اُن مواعظ و نصائح کو جن کو وہ متضمن ہین اور اُن کے موافق عمل کر دیا تاکہ تمہاری عقلین کامل ہو جائین جمہور نے مصدقین و مصدقات کو بتشدید صاد پڑھا ہے ماخوذ صدقہ سے اصل مین متصدقین و متصدقات ہے حرف تا کو صاد مین ادغام کر دیا ہے اور کسی نے باثبات تا پڑھا ہے بنا بر اصل اور کسی نے بتخفیف صاد ماخوذ تصدیق سے جملہ واقرضوا اللہ قرضا حسنا معطوف ہے اسم فاعل پر جو کہ مصدقین و مصدقات مین ہے کیونکہ جب وہ الف و لام موصولہ کا صلہ واقع ہوا تو قائم مقام فعل کے ہو گیا پس گویا یون کہا کہ ان الذین تصدقوا واقرضوا ابو علی فارسی وغیرہ نے اسی طرح کہا ہے کسی نے کہا کہ موصول محذوف کا صلہ ہے اے والذین اقرضوا کسی نے کہا کہ جملہ معترضہ ہے درمیان اسم ان کے اور اُس کے خبر کے جملہ یضاعف لھم خبر ان ہے جمہور نے

بفتح عین پڑہا ہے بصیغہ مجہول نائب فاعل یا تو جار مجرور ہے یا ضمیر ہے جو کہ مصدقین کی طرف پہرتی ہے بنا بر حذف
مضاف ای یضاعف ثوابہم اور کسی[1] نے یضاعفہ بکسر عین وزیادت ہا اور کسی[2] نے بتشدید وفتح عین قرض حسن
سے مراد تصدق وانفاق ہے اللہ کی راہ مین مع خلوص نیت وصحت قصد واحتساب اجر کے اور مضاعفہ بیان
یہہ ہے کہ ایک نیکی کا ثواب اُس کا دس گُنا سات سو گنے تک اور اجر کریم سے مراد جنت ہے مجاہد نے کہا ہر وہ شخص کہ
ایمان لایا اللہ پر اور اُس کے رسولون پر تو وہ صدیق ہے حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ ہر مومن صدیق و شہید
ہے دوسرا لفظ اُن کا یہہ ہے کہ بیشک مرد البتہ مرتا ہے اپنے بچھونے پر اور وہ شہید ہے پہر یہ آیت پڑہی حضرت
ابو ھریرہ سے بہی اس کی مثل مروی ہے عمرو بن مرہ جہنی سے مروی ہے کہ ایک مرد آیا طرف نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پہر عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے خبر دین اگر مین گواہی دون اس کی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ
اور اس کی کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہین اور پانچون نمازین پڑہون اور زکوۃ ادا کرون اور رمضان کے روزے
رکہون اور اُس کا قیام کرون تو مین کون ہون آپ نے فرمایا کہ صدیقین و شہدا سے ہے اخرجہ ابن حبان[3] مقاتل[4]
نے کہا یہہ وہ ہین جنہون نے شک نہین کیا رسولون مین جبکہ اُنہون نے اُن کو خبر دی اور اُن کی تکذیب نہین
کی مقاتل بن سلیمان کا ایک لفظ یہہ ہے یہہ وہ ہین جو کہ اللہ کی راہ مین شہید ہوئے ابن جریر نے بہی اسیطرح
کہا ہے مجاہد کا ایک لفظ یہہ ہے کہ یہ آیت واسطے شہدا کے ہے خاصۃً اور یہ انبیا ہین جو کہ گواہی دین گے
واسطے اُمتون کے اور اُن پر فرا وزجاج نے اس کو اختیار ہے کسی نے کہا کہ یہ رسولون کی اُمتین ہین
گواہی دین گی قیامت کے دن اپنے انبیاء کے واسطے تبلیغ کی کسی نے کہا کہ صدیقین وہ ہین جو کہ مبالغہ کرنے
والے ہین صدق مین جبکہ ایمان لائے اور اُس کے سارے رسولون کی تصدیق کی اور قائم ہونیوالے
ہین واسطے اللہ پاک کے ساتھ توحید کے ظاہر یہہ ہے کہ معنے آیت کے یہ ہین کہ جو لوگ ایمان لائے اللہ پر اور
اس کے سارے رسولون پر وہ بمنزلہ صدیقین و شہدا ہین جو کہ اللہ کے نزدیک بعلو درجہ مشہور ہین
بالجملہ جو لوگ اللہ پر اور اُس کے رسولون پر ایمان لانے کے ساتھ متصف ہوئے اس کے سبب سے جو خیر و
خوبی اُن کے واسطے ہے اللہ پاک نے اُسکا ذکر کیا پس فرمایا لھم اجرھم ونورھم اوّل ضمیر موصول کی طرف
راجع ہے اور آخر کی دو صدیقین و شہدا کی طرف پہرتی ہین یعنے واسطے اُن کے اجر و نور ہے مثل صدیقین
و شہدا کے اور جس نے یون کہا کہ ان الذین آمنوا باللہ ورسلہ خود صدیقین و شہدا ہین تو اُس کے قول پر تینون
ضمیرین سب کی سب ایک شے کی طرف راجع ہونگی معنے یہہ ہین کہ اُن کے لیے اجر و نور ہین جن کا اُن کے واسطے
وعدہ کیا گیا ہے پہر جب اللہ پاک نے مومنون کا حال اور ثواب اُن کا ذکر کیا تو کافرون کا حال اور اُنکا عقاب ذکر فرمایا
پس ارشاد کیا والذین کفروا الآیہ یعنی جنہون نے جمع کیا درمیان کفر و تکذیب آیات کے وہی ہین دوزخ والے اُس سے اُن کو

[1] یعنے ابن کثیر و ابن عامر ویعقوب ۱۲ منہ
[2] یعنے ابن کثیر و ابن عامر ویعقوب ۱۲ منہ
[3] یعنے مقاتل بن حیان
[4] ومقاتل بن سلیمان ۱۲ منہ

عذاب کیا جاۓ گا اور اُن کے واسطے نہ کچھ اجر ہی نہ نور ہے بلکہ اُن کے لیے عذاب ہی قائم رہنے والا اور ظلمت دائم ہے پھر جب اللہ پاک نے فریق ثانی کا حال ذکر کیا اور جو کفر و تکذیب اُن سے واقع ہوئی اُس کا بیان فرمایا اور یہ اس سبب سے ہوا کہ اُنھوں نے دنیا کے طرف میل کیا اور اُس کو اختیار کر بیٹھے تو اُن کے لیے اُس کی حقارت بیان کی اور یہ ذکر کیا کہ وہ حقیر تر ہے اس سے کہ وہ آخرت پر اختیار کی جاۓ پس فرمایا اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَھْوٌ وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَھِیْجُ فَتَرٰىہُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا ؕ وَفِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ؕ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہے کھیل اور تماشا اور بناو اور بڑائیاں کرنی آپس میں اور بہتایت ڈھونڈنی مال کی اور اولاد کی جیسے کہاوت ایک مینہ کی جو خوش لگا کسانوں کو اُس کا سبزہ پھر دور پر آتا ہے پھر تو دیکھے زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہے روندن اور پچھلے گھر میں سخت مار ہے اور معافی بھی ہے اللہ سے اور رضامندی اور دنیا کا جینا تو یہی ہے جنس دغا کی دوڑو اپنے رب کی معافی کو اور بہشت کو جس کا پھیلاو ہے جیسے پھیلاؤ آسمان و زمین کا رکھی ہے واسطے اُن کے جو یقین لاۓ اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر یہ بڑائی ہے اللہ کی دیوے اُسکو جس کو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے **ف ۱** آدمی کو اول عمر میں کھیل چاہیے پھر تماشا پھر بناؤ درست کرنا پھر ساکھ کرنی اور نام حاصل کرنا اور موت قریب آوی تب فکر مال اور اولاد کا کہ پیچھے میرا گھر بنا رہے آسودہ یہ سب دغا کی جنس ہے آگے کام آوے گا کچھ اور یہ کچھ کام نہ آوے گا انتہے **ف** اللہ تعالے حیات دنیا کے کاروبار کی ذلت و حقارت بیان فرماتا ہے کہ اُسکا حاصل امر نزدیک اُس کے اہل کے صرف یہی لعب و لھو وغیرہ ہی کما قال تعالے زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّھَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَۃِ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَۃِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِکَ مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۚ وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ پھر حیات دنیا کی مثل بیان فرمائی اِس بات میں کہ وہ ایک فانی تازگی و خوبی اور ایک زائل نعمت ہے پس فرمایا کَمَثَلِ غَیْثٍ الآیۃ غیث وہ باران ہے جو کہ آتا ہے بعد نا امید ہونے لوگوں کے کما قال تعالیٰ وَھُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا یعنے کہاوت حیات دنیا کی مانند مثل ایک مینہ کے ہے کہ بھلا لگتا ہے کسانوں کو سبزہ اُس کھیتی کا جو کہ اُس مینہ سے اُگے اور جس طرح یہ بھلا لگتا ہے کسانوں کو اسی طرح کفار کو دنیا کی زندگی بھلی لگتی ہے کیونکہ وہ تو سب سے بڑھ کر اس پر حریص ہیں اور سب لوگوں سے زیادہ اُس کی طرف مائل ہیں پھر وہ کھیتی زور پر آتی ہے پھر تو دیکھے اُسکو زرد ہو گئی بعد اُس کے کہ سبز ترو تازہ تھی پھر بعد اس سب کے ہو جاتی ہے خشک ریزہ ریزہ اسیطرح

دنیا کی زندگی ہے کہ اول تو جوان ہوتی ہے پھر میانہ سال ہوتی ہے پھر بڈھیا بد ہیئت ہو جاتی ہے اور اسی طرح
انسان اپنے اوائل عمر و عنفوان شباب میں تر و تازہ ہوتا ہے اس کے اخلاط درست ہوتے ہیں ہم صورت شکل
و صورت با رونق ہوتی ہے پھر میانہ سالی میں ٹھیرا ہوتا ہے تو اس کی طبیعت متغیر ہو جاتی ہے اور اپنے
بعض قوی کو کم پاتا ہے پھر بوڑھا ہو جاتا ہے پھر تو بڑا ضعیف القوی قلیل الحرکت ہو جاتا ہے ذرا سی چیز
اسکو عاجز کر دیتی ہے کما قال تعالی اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ
جَعَلَ مِن بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ چونکہ یہ مثل اس پر دال تھی کہ
دنیا بالضرور زائل و منقضی و فارغ ہو جاویگی اور آخرت ضرور ہونے والی ہے اس لیے اس کے حال سے تخذیر
کی اور جو خیر و خوبی آخرت کے اندر ہے اس میں رغبت دلائی پس فرمایا وفی الآخرۃ الآیہ یعنی آخرت جو کہ آنے والی
اور قریب ہے اس میں نہیں ہے مگر یا تو عذاب شدید ہے اور یا مغفرت ہے اللہ سے اور رضامندی ہے
وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور یعنی دنیا کی زندگی تو صرف یہی ایک متاع فانی دہوکا دینے والی ہے اس کو
جو اس کی طرف مائل ہوا اس لیے کہ وہ تو اس سے دہوکا کھاتا ہے اور وہ اسے خوش لگتی ہے تا آنکہ یہ اعتقاد
کر بیٹھتا ہے کہ اس کے سوا کوئی اور گھر نہیں ہے اور نہ اسکے ورا معاد ہے حالانکہ یہ بنسبت دار آخرت کے
وہ ایک حقیر و قلیل شے ہے حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعا مروی ہے کہ ایک کوڑہ بہر جگہ جنت میں بہتر ہے
دنیا و مافیہا سے تم پڑہو وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور اخرجہ ابن جریر یہ حدیث شریف بدون اس زیادت کے
صحیح میں ثابت ہے واللہ اعلم حضرت عبد اللہ سے مرفوعا مروی ہے البتہ جنت قریب تر ہے طرف ایک تمہاری
کے اس کے شراک نعل سے اور نار بھی اسی کی مثل ہے اخرجہ الامام احمد وانفرد باخراجہ البخاری فی الرقاق من حدیث
الثوری عن الاعمش پس اس حدیث شریف میں اس پر دلیل ہے کہ خیر و شر انسان سے قریب ہے جبکہ
بات یوں ٹھیری تو اسی لیے اللہ پاک نے انسان کو اس پر آمادہ کیا کہ خیرات کی طرف دوڑے یعنی طاعات بجالائے
اور محرمات کو ترک کرے یہ ایسے کام ہیں کہ گناہوں کو اور لغزشوں کو اس سے دور کرتے ہیں اور ثواب و درجات
کو اس کے واسطے حاصل کر دیتے ہیں پس ارشاد فرمایا سابقوا الی مغفرۃ الآیہ مراد سماء و ارض سے جنس آسمان و زمین ہے
جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا ہے وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ
لِلْمُتَّقِينَ اور یہاں یوں فرمایا اعدت للذین آمنوا الآیہ یعنی یہ اجر و ثواب جس کا اللہ تعالی نے ان کو اہل بنایا اس کے
فضل و من و احسان سے ہے ان پر جیسا کہ صحیح میں ہے کہ فقراء مہاجرین نے عرض کیا یا رسول اللہ دولتمند لوگ
درجات بلند و نعیم مقیم لے گئے فرمایا یہ کیا ہے عرض کیا کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے
وہ خیرات کرتے ہیں اور ہم نہیں کرتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں کرتے فرمایا کیا پھر نہ آگاہ کر دوں میں تم کو ایک ایسی

[illegible] بخشش [illegible] جس کا پھیلاؤ ہے آسمان و زمین [illegible] اصل کا لفظ [illegible] غرض اس سے یہ ہے [illegible] اس مضمون کی شرح بخاری میں اول لکھ چکے ہیں اس لیے کہ حافظ ابن حجر کی شرح ہے بخاری پر واللہ اعلم ۱۲ منہ

سنے پر جب یہ بات اس کو کہ لو تو آگے بڑھ جاؤ اس سے جو تمہارے بعد ہے اور نہ ہووے کوئی افضل تم سے مگر جس نے کیا مثل اس شے کے جو تم نے کی تسبیح کرو تم اور تکبیر کہو تم اور حمد کرو تم بعد ہر نماز کے ۳۳ بار کہا پس وہ لوٹ گئے پھر جمع کیا انہوں نے ہمارے بھائیوں مال والوں نے جو کچھ ہم نے کیا تو انھون نے بھی کیا ویسا ہی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء کذا فی ابن کثیر و فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے کہ لعب تو باطل ہے اور لہو ہر وہ شے ہے جس سے لہو کیا جائے پھر وہ جاتی رہے قتادہ نے کہا اللعب واللھو کھانا پینا ہے مجاہد نے کہا ہر لعب لھو ہے کسی نے کہا العب وہ شے ہے جس نے دنیا میں راغب کیا اور لہو وہ ہے جس نے آخرت سے غافل اور مشغول کیا کسی نے کہا لعب اقتنا ہے یعنے مال کا ذخیرہ کرنا اور لعب عورتین ہین اس کی تحقیق سورہ انعام مین گزر چکی ہے زینت بناؤ کرنا ہے متاع دنیا سے ایا زیور اور اُن کی مثل اور بدون عمل کے واسطے آخرت کے تفاخر کو جمہور نے بہ تنوین پڑہا ہے اور ظرف یعنے بینکم اس کی صفت اور اُس کا معمول ہے اور سلمی نے باضافت یعنی اُس کو ساتھ فخر کرتا ہے بعض تمہارا بعض پر کسی نے کہا کہ تفاخر کرتے ہین ساتھ خلقت و قوت کے کسی نے کہا ساتھ انساب و احساب کے جس طرح کہ عرب لوگ اُس پر تھے تکاثر ادعاء استکثار ہے اموال و اولاد مین یعنی بہتایت کا دعوی کرتے تھے بہن اپنے مال و اولاد سے اور اس سے تکبر کرتے ہین فقیرون پر معنے آیہ یہ ہین جان رکھو کہ زندگی دنیا کی تو یہی ایک لعب ہے مثل لعب صبیان کے اور لہو ہے مثل لہو فتیان کے اور بناؤ ہے مثل بناؤ نسوان کے اور تفاخر ہے آپس مین مثل تفاخر اقران کے اور تکاثر ہے مثل تکاثر دہقان کے مطلب یہ ہے کہ مشغول ہونا اور دل کا شغل حیات دنیا سے انہین پانچ امور کے درمیان مین چکر کہانے والا ہے یہ سب جمع ہون یا نہ ہون قیشری فرماتے ہین یہ دنیائے مذموم وہی شے ہے جو کہ بندے کو آخرت سے مشغول کرتی ہے پس ہر وہ شے جو اُس کو آخرت سے باز رکھے تو وہی دنیا ہے اور یہی طاعات اور وہ شے جو اُن پر اعانت کرتی ہے سو یہ آخرت کے امور سے ہین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت عمار بن یاسر سے فرمایا تو رنج مت کر دنیا پر پس بیشک دنیا تو پانچ چیزین ہین ماکول و مشروب و ملبوس و مشموم و مرکوب و منکوح پس اس کا بہترین طعام تو شہد ہے حالانکہ وہ تھوک کا ہے مکھی کا اور اکثر اسکے پینے کی شے تو پانی ہے حالانکہ اس مین سارے حیوان برابر ہین اور اس کا بہتر ملبوس دیباج ہے حالانکہ وہ بنا ہوا ہے کیڑے کا اور اسکا افضل مشموم مشک ہے حالانکہ وہ خون ہے ایک چوہے کا اور بہترین سواری گھوڑا ہے حالانکہ مرد اُس پر مارے جاتے ہین رہا منکوح سو وہ عورتین ہین حالانکہ وہ مبال فی مبال ہین پھر اللہ سبحانہ نے اس حیات کی تشبیہ اور ایک مثل بیان کی پس فرمایا کمثل غیث الآیہ کفار جمع ہے کافر کی کافر کہتے ہین کہیتی کرنے والے کو اس لیے کہ وہ چھپاتا ہے بیج کو مٹی سے

کفر جتی ستر و تغطیہ ہے جیسے کافر ایمان کے انوار کو چھپاتا ہے اس حجہ دایہ ان سی جو کو اس بہ نبات حاصل ہوتا ہی یعنے
مثل حیات دنیا کی مانند مثل باران کے ہے کہ خوش لگا کہیتی کرنے والون کو اس باران کا سبزہ جو اس سی حاصل ہوا
ثم یہیج یعنے پھر وہ سبزہ خشک ہوتا ہے بعد اپنی تازگی و سبزی کے یہہ قول ابو السعود کا ہے کسی نے ییبس کہا ہر
ان دونون قولون مین تسامح ہے کیونکہ حقیقت اس کی یہ ہے کہ پھر وہ سبزہ حرکت کرتا رہتا ہے طرف اس حالت کے
جو انتہا کی اسکو حاصل ہوتی ہے تو اب یہ معنی ہوئے کہ پھر وہ خوب اینٹھا ہوتا ہے یعنی جس قدر لمبا ہونے کی اسے
لیاقت ہے فتراہ مصفرا یعنے پھر تو اسکو دیکھتا ہے متغیر اس سبزی و رونق سے جس پر وہ اول تھا طرف صفرت
و ذبول کے ثم یکون حطاما یعنے پھر وہ ہوجاتا ہی بعد اپنے سوکھنے کے ریزہ ریزہ دنیا کی حال کی اور اس کے جلد تمام ہوجانے کی
باوجود قلت نفع کی تشبیہ دی ہے اس روئیدگی سے جسکو مینہ نے اگایا پھر وہ سید ہا اور قوی ہوئی اور جو اسکی طرف
نظر کرنے والے ہین ان کو خوش لگی بسبب اسکی سبزی و کثرت تازگی کے پھر وہ نہین ٹھیرتی ہر کہ ریزہ ریزہ خشک
گہاس ہوجاتی ہے گویا تھی ہی نہین کسی نے کہا یہ معنی ہین کہ حیات دنیا مثل کہیتی کے ہے جسکو مینہ نے اگایا اور خوش
ہوئے اس سی کفار جو کہ انکار کرنے والے ہین اللہ کی نعمت کا اس مینہ اور روئیدگی مین جو اللہ تعالی نے ان کو
عطا کی پھر اللہ سبحانہ نے اس پر آفت بہیجی تو وہ سوکھ گئی اور زرد پڑ گئی اور ریزہ ریزہ ہوگئی واسطے ان کی عقوبت کے
انکے انکار پر جیسا کہ باغ والون کے اور دو باغ والے کے ساتھہ کیا اس مثل کی تفسیر سورہ یونس و کہف مین گذر چکی ہے
پھر اللہ سبحانہ نے دنیا کی حقارت اور اسکا جلد زائل ہونا ذکر کیا تو جو شے عاصیون کے لیے دار آخرت مین طیار کی ہے
اور جو چیز اہل طاعت کے واسطے مہیا کر رکھی ہے اس کا بیان کیا پس فرمایا وفی الآخرۃ عذاب شدید ومغفرۃ
من اللہ ورضوان خبر دی کہ آخرت مین سخت عذاب ہے اور مغفرت ہے اللہ سے اور رضوان ہے یہہ خوب
معنے ہین یعنی عذاب کا مقابلہ کیا دو چیزون سے ایک تو مغفرت دوسری رضوان تو اب یہ لن یغلب عسر یسرین کے
باب سے ہے اور تنکیر دونون مین تعظیم کے لیے ہے قتادہ نے کہا عذاب شدید ہے واسطے اعداء اللہ کی اور مغفرت
ہے اللہ سے اور رضوان ہے واسطے اس کے دوستون کے اور اہل طاعت کے فراء نے کہا تقدیر آیت مین یہ
ہی اما عذاب شدید واما مغفرۃ تو اب شدید پر وقف نہ کیا جائے گا پھر اللہ پاک نے بعد ترہیب و ترغیب کے
دنیا کی حقارت ذکر کی ارشاد فرمایا وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور یہہ جملہ مثل مذکور کا مقرر و مؤکد ہے یعنی دنیا
کی زندگی تو یہی جنس ہے دغا کی واسطے اس کے جس نے اس سے دہوکا کھایا اور اس کی طرف مائل ہوا
اور اس پر بھروسا کر بیٹھا اور اس کے لیے عمل کیا اور آخرت کے واسطے عمل نہ کیا مطلب یہہ ہی کہ وہ منے
لغت مین دہوکا ہے اس کی کچھہ حقیقت نہین ہے یہ معنے اسکے مقتضی ہین کہ اضافت بیانی ہے معنے
یہ ہوئے کہ نہین ہے تمتع ساتھہ دنیا کے مگر متاع یعنی تمتع جو کہ غرور ہے یعنے مغرور ہونا دہوکا کھانا سعید

ف ١ یہیج سے کسی نے یبس ابو السعود نے کہ اور کسی نے یہیں حاصل ایک ہے یعنی واقع مین خشک ہین آیت کے مناسب نہین ہین ١٢

ف ٢ کسی نے مصفرا ہی بنا سبب حصہ ہو متہ

ف ٣ خطبہ سے ترغیب فرمایا ہے جیسا کہ اسکے بعد ... کا ذکر کیا تو بعد اسکے آیت دوام کا ذکر ... دو قسمین کرکے ارشاد کیا وفی الآخرۃ عذاب شدید یہ ایک قسم ہوئی دوسری قسم یہہ ذکر کی ومغفرۃ من اللہ ورضوان ١٢

بن جبیر نے کہا متاع غرور ہے اُسکے لیے جوکہ آخرت کی طلب مین مشغول نہوا اور جو اسکی طلب مین مشغول
ہوا تو اسکے واسطے متاع بالغ ہے یعنے اُسے پہونچاوے گی اُس شے کی طرف جو اُس سے بہتر ہے حضرت
ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اے گروہ مریدین تم مت طلب کرو دنیا کو اور اگر تم اُسکو طلب کرو تو اُسے محبوبت
رکہو پس بیشک توشہ اُس سے ہے اور مقیل اُسکے غیر مین بالجملہ جب یہ قرار پایا کہ آخرت مین عذاب شدید ہے
اور مغفرت اور رضوان بھی ہے اور یہ سب دائم و باقی ہے اور حیات دنیا صرف ایک جنس دغا کی ٹہیری تو اللہ پاک نے
اپنے بندون کو اس طرف بلایا کہ توبہ و عمل صالح کی طرف دوڑین جو کہ مغفرت کے موجب ہین اس لیے کہ یہ سبب وصول
ہین طرف جنت کے پس فرمایا سابقوا الی مغفرۃ من ربکم یعنے بندو تم مسارعت کرو مثل مسارعت کرنے سابقین کے
ساتھ عمل صالح کے جو موجب ہون تمہارے واسطے مغفرت کے تمہارے رب سے اور توبہ کرو ان گناہون سے جن کا
وقوع تم سے ہوا ہے کسی نے کہا مراد آیت سے اول تکبیر ہے امام کے ساتھ یہ قول مکحول ریحانۃ الشام کا ہے کسی نے کہا
مراد اول صف ہے یہ امور بلاشک عمدہ و موجب ثواب عظیم ہین لیکن جو مضمون آیت مین ہے اُس کی تخصیص ایسے امور
سے کرنا بے وجہ ہے بلکہ یہ امور تو منجملہ اُس شے کے ہین جسپر آیت صادق آتی ہے بطور صدق شمولی یا بدلی کے حاصل
معنے یہ ہے چاہیئے کہ تمہاری مفاخرت و مکاثرت غیر امور دنیا مین ہو جس پر تم ہو بلکہ تم تو اُس پر حرص کرو کہ تمہاری
مسابقت آخرت کے طلب مین ہو وجنۃ عرضہا کعرض السماء والارض یعنے اور مسابقت کرو طرف ایسی جنت
کے جسکا عرض مثل عرض آسمان و زمین کے ہے جب اُس کے عرض کا یہ اندازہ ہے تو پہر اُس کے طول کا تم کو
کیا خیال ہے حضرت حسن نے فرمایا یعنے سارے سات آسمان اور سات زمینین پھیلائی ہوئی ہر ایک اپنے ساتھ والے
کی طرف کسی نے کہا مراد اس جنت سے جس کا عرض یہ عرض ہے وہ جنت ہے ہر ایک کی اہل جنت مین سے اور
کمیان نے کہا مراد اس سے ایک جنت ہے منجملہ جنات کے اور عرض طول سے کمتر ہوتا ہے عرب کی عادت سے
یہ بات ہے کہ تعبیر شے کی اُسکے عرض کے ساتھ کرتے ہین نہ اس کے طول کے ساتھ کسی نے کہا کہ مراد عرض سے
وسعت و فراخی ہے طول کی ضد مراد نہین ہے جیسا کہ اس آیت مین ہے فذو دعاء عریض کسی نے کہا
کہ یہ تو بندون کے واسطے ایک تمثیل ہے اُس شے کے ساتھ جسکو وہ سمجھتے ہین اور اُنکے نفوس و افکار مین واقع
ہوتی ہے مگر قول اول اولے ہے اس کی تفسیر سورۂ آل عمران مین گزر چکی ہے پہر اللہ پاک نے اس جنت
کی ایک اور صفت بیان فرمائی اُعدت للذین آمنوا باللہ ورسلہ یعنے وہ ایسی جنت ہے کہ طیار کی گئی ہے اُن
لوگون کے واسطے جو کہ ایمان لائے اللہ پر اور اُس کے رسولون پر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ جملہ مستانفہ ہو اس مین
دلیل ہے اس پر کہ جنت مخلوق ہے اور اس پر کہ استحقاق جنت کا صرف اللہ پر اور اُس کے رسولون پر ایمان
لانے سے ہو جاتا ہے لیکن یہ مقید ہے اُن دلیلون سے جو اسپر دال ہین کہ اُس کا مستحق وہی ہوتا ہے جس نے

عمل کیا اُس شے کے ... اللہ تعالے نے اُس پر فرض کی اور بچا اُس شے سے جس سے اللہ تعالی نے اُس کو منع فرمایا اور دلائل کتاب و سنت میں بہت ہیں ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء الآیہ یعنی جو اللہ پاک نے مغفرت و جنت کا وعدہ فرمایا ہے اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جس کو اُس کا عطا کرنا چاہتا ہے براہ تفضل و احسان کے اس میں دلیل ہے اس پر کہ کوئی جنت میں داخل نہوگا مگر اللہ کے فضل سے نہ اپنے عمل سے اور اللہ بڑے فضل والا ہے پس وہ تفضل فرماتا ہے جس پر چاہتا ہے جو کچھ چاہتا ہے ولا مانع لما اعطی ولا معطی لما منع والخیر کلہ بیدہ وہو الکریم المطلق والجواد الذی لا یبخل فلا یبعد منہ التفضل بذلک وان عظم قدرہ پھر اللہ پاک نے بیان ... کہ بندوں کو جو مصائب پہونچتے ہیں اُنکے ساتھ اُن کی قضا و قدر سابق ہوچکی ہے اور ام الکتاب میں وہ ثبت ہوچکے ہیں پس فرمایا مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ کوئی آفت نہین پڑی ملک مین اور نہ آپ تم مین جو نہین لکھی ایک کتاب مین پہلے اس سے کہ پیدا کرین ہم اسکو دنیا مین بیشک یہ اللہ پر آسان ہے تا تم غم نہ کھایا کرو اُسپر جو ہاتھ نہ آیا اور نہ ریجھا کرو اُس پر جو تم کو اُسنے دیا اور اللہ نہین چاہتا ہے کسی اترانے بڑائی مارنے کو وہ جو آپ نہ دین اور سکھاوین لوگون کو نہ دینا اور جو کوئی منہ موڑے تو اللہ آپ ہے بے پرواہ سب خوبیون سراہا انتہے ف اللہ تعالے خبر دیتا ہے اپنی قدر کی جو کہ اُس کی خلق مین سابق ہوچکی ہے یعنے نہین پہونچی کوئی مصیبت آفاق مین اور تمہارے نفوس مین مگر ایک کتاب مین ہے قبل اسکے کہ ہم پیدا کرین خلیقہ کو اور نسمہ کو بعض نے کہا کہ نبرأہا کی ضمیر راجع ہے طرف نفوس کے کسی نے کہا طرف مصیبت کے بہتر یہ ہے کہ بریہ و خلیقہ کی طرف پھرے اس لیے کہ کلام اُس پر دال ہے جیسا کہ ابن جریر نے بسند خود منصور بن عبد الرحمن سے روایت کیا ہے کہا مین بیٹھا ہوا تھا حضرت حسن کے ساتھ تو ایک مرد نے کہا کہ تو اُن سے اس آیت کا پوچھ پس مین نے اُن سے اس کا پوچھا تو فرمایا کون اس مین شک کرتا ہے ہر مصیبت جو درمیان آسمان و زمین کے ہے سو وہ اللہ کی کتاب مین ہے پہلے اس سے کہ پیدا کرے نسمہ کو قتادہ نے کہا کہ ما اصاب من مصیبۃ فی الارض تو سنون ہے یعنے قحط سالی ولا فی انفسکم اوجاع و امراض ہین کہا اور ہم کو یہ بات پہونچی ہے کوئی نہین ہے کہ پہونچے اُس کو خراش کسی لکڑی کی اور لغزش قدم کا اور پھڑکنا کسی رگ کا مگر کسی گناہ کے سبب سے اور جو کچھ اللہ عفو کردیتا ہے وہ اکثر ہے یہ آیہ کریمہ عظیمہ سب دلیلون سے بڑھ کر دلیل ہے قدریہ پر جو کہ علم سابق کی نفی کرنے والے ہین قبحہم اللہ تعالے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے قدر اللہ المقادیر

سلہ خلیقہ یعنی خلق و نسمہ یعنی روح و نفس ۱۲ منہ

سلہ یعنی درجہ شیخوخہ ۱۲ منہ

قبل ان یخلق السموت والارض بخمسین الف سنۃ رواہ الامام احمد یعنی اللہ تعالی نے پچاس ہزار برس قبل آسمانو
زمینون کے پیدا کرنے سے مقادیر کو مقدر کیا ان ذلک علی اللہ یسیر یعنی اللہ پاک کا جاننا اشیا کو اور اُس کا
لکھنا ان کو مطابق اُسکے جو وہ اپنے وقت مین پائے جائینگے یہ اللہ عزوجل پر سہل و آسان ہے کیونکہ وہ
جانتا ہے اُس شے کو جو ہوگئی اور جو ہو گی اور جو نہین ہوئی اگر ہوتی تو کیونکر ہوتی قولہ تعالے لکیلا تاسوا
علے مافاتکم الآیہ یعنے یہ بات کہ ہمارا علم متقدم ہوچکا ہے اور ہمارا لکھنا اشیا کو قبل اُنکے ہونے کے اور ہمارا مقدر کرنا
کائنات کو قبل اُس کے وجود کے سابق ہوچکا ہے اسکا ہم نے تم کو اعلام کر دیا تاکہ تم یہ بات جان لو کہ جو شے تم کو لگی
وہ نہین تہی کہ تم سے چوکے اور جو شے تم سے چوک گئی وہ نہین تہی کہ تمکو لگے تو اب تم غم نہ کہایا کرو اس شے پر جو تم
سے فوت ہوگئی کیونکہ اگر کوئی شے مقدر کی جاتی تو وہ ضرور ہوتی اور نہ خوش ہوا کرو اُس شے سے جو تم کو آئی کسی
بما اتاکم پڑہا ہے اے اعطاکم یعنے جو تم کو دی یہہ دونون معنے باہم متلازم ہین یعنے مت فخر کرو لوگون پر اُس شی کے
ساتہہ جس کا اللہ نے تم پر انعام کیا کیونکہ یہ کچہہ تمہاری سعی سے نہین ہے اور نہ تمہاری محنت و مشقت سے
وہ تو اللہ تعالے کی قدر سے ہے اور اُس کی روزی سے جو تم کو دی سو اب تم اللہ کی نعمتون کو اشر و بطر مت ٹہیراؤ
کہ اُنسے لوگون پر فخر کرو بڑائیان مارو اسی لیے یون فرمایا واللہ لا یحب کل مختال فخور یعنے اللہ دوست نہین رکہتا
ہے ہر اترانے والے کو اپنے جی مین بڑائی مارنے والے کو اپنے غیر پر عکرمہ نے کہا کوئی نہین ہے مگر حال یہ
ہے کہ وہ خوش ہوتا ہے اور رنج کرتا ہے ولیکن تم فرح کو تو شکر ٹہیراؤ اور حزن کو صبر پہر فرمایا الذین یبخلون الآیہ
یعنے وہ جو برا کام کرتے ہین اور لوگون کو اُسپر برانگیختہ کرتے ہین اور جو کوئی سونہہ موڑے اللہ کے امر و طاعت سے
تو بے شک اللہ آپ ہی ہے بے پروا سب خوبیون سراہا جیسا کہ حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا ہے ان
تکفروا انتم ومن فی الارض جمیعا فان اللہ لغنی حمید کذا فی ابن کثیر فتح البیان کا بیان
مع توضیح یہہ ہے کہ مصیبت ارضی سے مراد یہ امور ہین زلزلہ قحط باران خشک سالی نبات کا ضعف نقصان
ثمار کی کمی زراعت کی آفت مصیبت کا لفظ شر مین غالب ہے کسی نے کہا کہ مراد سارے حوادث ہین جو کہ خیر و شر
سے ہوتے ہین قول اول کی بنا پر جو خاص کرکے مصیبت کا ذکر کیا خیر کا نہ کیا سو صرف اس لیے کہ وہ اہم ہے
بشیر پر مصیبت النفس سے مراد دکہہ بیماریان ہین کما قالہ قتادہ مقاتل نے کہا حدون کا قائم کرنا ابن جریج نے
کہا معاش کی تنگی کسی نے کہا اولاد کا مرنا لفظ اس سے بہی زیادہ تر وسیع ہے الافی کتاب حال ہے مصیبت سے
اور کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے نبراہا کی ضمیر یا تو مصیبت کی طرف پہرتی ہے یا الفس کی یا ارض کی یا ان سب کی طرف
راجع ہے کما قالہ المہدوی یہہ قول خوب ہے معنے یہ ہین نہین پہونچی کوئی مصیبت زمین مین اور نہ تمہاری جانون
مین مگر حال یہ ہے کہ وہ لکہی ہوئی ہے لوح محفوظ مین قبل اس کے کہ ہم اُس کو پیدا کرین بیشک اثبات اُس کا کتاب

ہین باوجود اُس کی کثرت کے اللہ پر آسان ہے تجہے مشکل نہین ہے لکیلا کا لام محذوف سے متعلق ہے ای اخبرناکم یعنے ہم نے تم کو یہ خبر دی کہ ہم تقدیر سے فارغ ہو چکے تاکہ تم رنج نہ کرو اُس شے پر جو تم سے فوت ہو گئی یعنے دنیا اور اُس کی فراخی یا عافیت اور اس کی صحت اور خوشی نہ کرو خوشی اتراتی ٹرانی مارتے کی بسبب اُس شے کے جو تم کو دنیا سے عطا کی کیونکہ یہ تو عنقریب زائل ہو جائے گی اس کی مستحق نہین ہے کہ اُس کے حصول سے خوشی کیجائے اور نہ اُس کے فوت پر رنج جمہور نے آتاکم بمد پڑہا ہے اور کسی نے بقصر اے جاکم ابو حاتم نے اول کو اختیار کیا ہے اور ابو عبید نے ثانی کو کسی نے کہا کہ فرح وحزن جن سے نہی کی گئی یہ وہ ہین جن مین تجاوز کیا جاتا ہے طرف اس شے کے جو جائز نہین ہے ورنہ پہر کوئی نہین ہے مگر حال یہ ہے کہ وہ رنج کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے لیکن لائق یہ ہے کہ فرح تو شکر ہو اور حزن صبر حزن سے جو لازم آتا ہے سو جزع جو کہ صبر کو منافی ہے اور فرح سے اشر جو کہ بطغی ولہی ہوتا ہے شکر سے جیسا کہ حضرت ابن عباس رض نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مگر حال یہ ہے کہ وہ غمگین ہوتا ہے اور خوش ہوتا ہے و لیکن وہ شخص جسے کوئی مصیبت لگی تو اُس کو صبر ٹہیرایا اور وہ شخص جسکو کوئی خیر پہونچی تو اُسکو شکر قرار دیا دوسرا لفظ اُن کا یہ ہے کہ مراد مصائب سے کی مصائب ہین دین کے مصائب مراد نہین ہین انکو یہ امر فرمایا ہے کہ سیئہ پر رنج کرین اور حسنہ سے خوش ہون حضرت امام جعفر باقر بن محمد صادق رضے اللہ عنہما نے فرمایا یا ابن آدم مالک تاسف علی مفقود لایردہ الیک الفوت ومالک تفرح بموجود لایترک فی یدیک الموت یعنے او ابن آدم تجہے کیا ہے کہ تو غمگین ہوتا ہے ایسی گم شدہ شے پر جسکو فوت تیری طرف پہیر نہین لاتا ہے اور کیا ہے تجہے کہ تو خوش ہوتا ہے ایسی موجود شے سے جسکو موت تیرے ہاتہون مین نہ چہوڑے گی بالجملہ جو خوشی شکر سے خالی ہوتی ہے تو وہ مذموم ہے اسی لیے فرمایا ان اللہ لایحب کل مختال فخور یعنے اللہ تعالے دوست نہین رکہتا ہے اُس شخص کو جو کہ اختیال و افتخار کے ساتہ متصف ہو کسی نے کہا یہ ذم ہے اُس خوشی کی جس مین اُس کا صاحب تکبر کرتا ہے اتراتا ہے کسی نے کہا جو شخص دنیوی بہرہ مندیون سے خوش ہوا اور وہ اُس کے جی مین بزرگ ہوئین تو وہ اترایا اور ان سے فخر کیا کسی نے کہا مختال وہ ہے جو کہ اپنے نفس کیطرف نظر کرتا ہے اور فخور وہ ہے جو کہ چشم استحقار لوگون کی طرف نظر کرتا ہے اولے تفسیر ان دو صفتون کی ان کے شرعی معنون کے ساتہ ہے پہر لغوی معنون کے پس جس مین یہ دونون حاصل ہون تو اُسی کو اللہ محبوب نہین رکہتا ہے

قولہ تعالی الذین یبخلون الآیہ محل رفع مین ہے بنا بر ابتدا اور خبر محذوف ہے الذین یبخلون فاللہ غنی عنہم اور ایک علیحدہ کلام ہے ماقبل سے اُسکو کچہ تعلق نہین ہے یعنے جو لوگ بخل کرتے ہین تو اللہ اُن سے بے پروا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ محل جر مین ہے مختال سے بدل ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ محل جر مین ہے مختال کی

آتاکم قرأ ابو العالیہ و القراء عاصم و ابو عمرو ۱۲ منہ سے۔ وال یعنی آیت کے و من یتول فان اللہ ہو الغنی الحمید ۱۲ منہ

صفت ہی بیہودہ و قول بعید ہین اس لیے کہ جو شے ہاتھ مین ہے اس کے ساتھ بخل کرنا اور لوگون کو بخل کا
امر کرنا یہ معنی مختال فخور کے نہ تو لغتہً ہین نہ شرعاً معنے یہ ہین کہ جو لوگ بخل کرتے ہین ساتھ اُن چیزون
کے جو ان پر واجب ہے مال سے جیسے زکوۃ و کفارہ یا علم کا سکھانا اور اُس کا پھیلانا جیسا کہ سعید بن جبیرؓ نے
کہا ہے کہ بخل کرتے ہین ساتھ علم کے اور امر کرتے ہین لوگون کو بخل کا تاکہ لوگون کو کچھ نہ سکھائین
یا بخل کرتے ہین محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اوصاف ظاہر کرنے کا جیسا کہ سدی و کلبی نے کہا ہے کہ مراد وہ
یہود ہین جنھون نے آنحضرت کی صفت بیان کرنے کا بخل کیا جو ان کی کتابون مین تھی تاکہ لوگ اُن پر
ایمان نہ لائین اور اُن کے کھانے پینے کے اسباب جاتے رہین زید بن اسلم نے کہا کہ یہ بخل باداء حق اللہ کے
[illegible] طاؤس نے کہا بخل اس شے کے ساتھ جو اس کے ہاتھون مین ہے غرضکہ جو لوگ بخل
[illegible] لوگون کو بخل کا حکم دیتے ہین کوئی سا بخل ہو تو اللہ اُن سے بے پروا ہے اُس کو کسی کی حاجت
[illegible] لیے یون فرمایا و من یتول الآیہ یعنے اور جو کوئی اعراض کرے خرچ کرنے سے یعنی وجہ خیر مین تو
[illegible] اللہ اُس سے بے نیاز ہے محمود ہے نزدیک اپنی خلق کے جو اُسکو کچھ ضرر نہین دیتا ہے جمہور نے بخل کو
[illegible] پڑھا ہے اور کسی نے بفتح [illegible] ہر دو یہ لغت انصار کا ہے اور کسی نے بفتح اول و سکون
[illegible] نے بضم ہر دو یہ سب لغات ہین اور جمہور نے باثبات ضمیر فصل پڑھا ہے اور کسی نے اسکو
[illegible] بالجملہ جبکہ اللہ پاک نے اس بات پر آمادہ کیا کہ جو شے مغفرت و جنت کی موجب [illegible]
[illegible] موجبات کی تفصیل نہین فرمائی کہ وہ کیا ہین تو اس لیے یون ارشاد فرمایا لقد ارسلنا رسلنا

[illegible] وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ
وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۚ [illegible]

[illegible] رسول نشانیان دیکر اور اُتاری اُن کے ساتھ کتاب اور ترازو کہ لوگ سیدھے
[illegible] ہے اور لوگون کے کام چلتے ہین اور تا معلوم کرے اللہ کو
[illegible] بیشک اللہ زور آور ہے زبردست [illegible]
[illegible] کہ فرمایا جس سے جھوٹا سچا کھلا
[illegible] کہ دین و دنیا کی [illegible]

جس کی عقول صحیح مستقیم مخالف آرا سقیم گواہی دیتے ہین کما قال تعالے افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ وقال تعالے فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا وقال تعالے والسماء رفعہا ووضع المیزان اسی لیے اس آیت مین یون فرمایا ہے لیقوم الناس بالقسط یعنی تاکہ قائم ہون لوگ ساتھ حق وعدل کے اور یہ پیروی کرنا ہے رسولون کی اس شے مین جس کی اُنہون نے خبر دی اور ان کی طاعت و فرمانبرداری ہے اُس شے مین جس کا اُنہون نے امر کیا پس بیشک جو شے لیکر وہ آئے وہ ایسا حق ہے کہ اُس کے ورے کوئی حق نہین ہے کما قال تعالے وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا یعنے صدق تو اخبار مین اور عدل اوامر و نواہی مین اسی لیے جبکہ مومنین غرفہاے جنان و منازل عالیہ و سرر مصفوفہ مین جائے گیر ہونگے تو خوش ہو کر یون کہین گے الحمد للہ الذی ھدنا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدنا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق قولہ تعالے وانزلنا الحدید الآیہ کا یہ مطلب ہے اور ہم نے ٹھیرایا کر دیا لوہے کو روکنے باز رکھنے والا واسطے اُس شخص کے جس نے حق کا انکار کیا اور اُسنے عناد رکھا بعد قائم ہونے حجت کے اُس پر اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد نبوت کے تیرہ برس مکے مین اقامت فرمائی آپ کی طرف مکی سورتون کی وحی کی جاتی تھی اور وہ سب کی سب جدال ہین مشرکون کے ساتھ اور بیان و ایضاح ہین واسطے توحید کے اور بینات و دلالات ہین پھر جب حجت قائم ہوچکی اُس پر جس نے مخالفت کی تو اللہ پاک نے ہجرت مشروع فرمائی اور تلوارون سے لڑنے کا اُن کو امر فرمایا اور جنہون نے قرآن شریف کی مخالفت و تکذیب کی اور اس سے عناد رکھا ان کی گردنین مارنے کا اور کھوپریان اُڑانے کا حکم دیا حضرت ابن عمرؓ مرفوعاً کہتے ہین مین مبعوث ہوا ہون تلوار دیکر آگے قیامت کے یہان تک کہ اللہ وحدہ لاشریک لہ پوجا جائے اور ٹھیرایا گیا میرا رزق نیچے میری نیزے کے سایے کے اور ٹھیرائی گئی ذلت و خواری اُس شخص پر جس نے میرے امر کی مخالفت کی اور جو شخص مشابہ بنا کسی قوم سے تو وہ اُن مین سے ہے رواہ الامام احمد وابو داؤد اور اسی لیے اللہ تعالےٰ نے یون فرمایا فیہ باس شدید مراد ہتیار ہین جیسے تلوارین برچھیان نصال و سنان و دروع اور مثل ان کی ومنافع للناس یعنے اور منافع ہین واسطے لوگون کے اُن کی معاش مین جیسے سکین و فاس و قدوم و منشار و ازمیل و مجرفہ اور وہ آلات جن سے مدد لی جاتی ہے زراعت مین اور کپڑا بننے مین اور کھانا اور روٹی پکانے میں اور وہ شے جس کے بغیر لوگون کے واسطے قوام نہین ہے اور اس کے سوا اور کچھ حضرت ابن عباس فرماتے ہین تین چیزین حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ نازل ہوئین سندان و کلبتان و میقعہ یعنی مطرقہ رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم قولہ تعالے ولیعلم اللہ من ینصرہ الآیہ یعنے اور تاکہ جانے اللہ اُس شخص کو جس کی نیت ہتیار کے

اُٹھانے مین اسد کے اور اُس کے رسول کی نصرت ہے بیشک اسد قوی عزیز ہے مذکر تا ہے اُس شخص کی
جسنے اُس کی مدد کی بدون اس کے کہ اُس کو کوئی حاجت ہو طرف لوگون کے اور اُس نے جو جہاد مشروع
کیا سو صرف اس لیے کہ آزمائے تمہارے بعض کو بعض سے کذا فی ابن کثیر حرف لام لقد مین توطیۂ قسم
کا ہے محلی کا قول یہہ ہے کہ رسل سے مراد ملائکہ ہین یعنے قسم ہے اسد کی ہم نے بھیجے اپنے فرشتے طرف انبیا
کے قاطع حجتین و یکر محلی سے پہلے زمخشری بہی اسی قول کے قائل ہین لیکن اس قول مین بعد ہے اس لیے
کہ کتب و احکام لیکر سوای حضرت جبرئیل علیہ السلام کے اور کوئی فرشتہ نازل نہین ہوا محلی و زمخشری کو جو بات
تفسیر مذکور پر باعث ہوئی وہ یہہ ہے کہ انزلنا معھم الکتاب مین جو معیت ہے وہ صحیح ہو جائے اس لیے کہ کتابیں
تو فرشتون ہی کے ساتھ نازل ہوئی ہین اور جمہور مفسرین اس پر ہین کہ مراد رسل سے رُسل بشر ہین اور معیت مین
تحویل کرتے ہین یا ین معنے کہ نازل کی ہم نے کتاب درآن حال کہ آئل و صائر ہوگی اس طرف کہ رسولون کے
ساتھ ہوگی جبکہ وہ اُن کی طرف پہونچے گی زمین مین یا یون کہین گے کہ مع بمعنے الے ہے جیسا کہ قرطبی کے
کلام مین اس طرف اشارہ ہے بالجملہ بینات سے مراد معجزات بینہ و شرائع ظاہرہ ہین اور کتاب سے مراد جنس ہے تو اب ہر
رسول کی کتاب اس مین داخل ہوگی قتادہ و مقاتل بن حبان نے کہا میزان عدل ہے اور معنی یہ ہین ہم نے اُن کو
ایک ساتھ عدل کے کما فی قولہ تعالے وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ و قولہ تعالی اَللّٰهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ
بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ابن زید نے کہا وہ شی ہے جس سے وزن اور معاملہ کیا جاتا ہے حرف لام لیقوم الناس بالقسط مین
متعلق ہے انزلنا سے یعنے نازل کی ہم نے اُنکے ساتھ کتاب اور امر کیا اُن کو عدل کا تاکہ پیروی کرین لوگ اُس عدل کی جسکا اُنکو
امر ہوا تو معاملہ کرین آپس مین انصاف سے قسط بمعنے عدل ہے یہ اسپر دال ہے کہ میزان سے مراد عدل ہے اور انزال
عدل کے یہ معنی ہین کہ اُسکے اسباب و موجبات نازل کیے اور اس قول کی بنا پر کہ میزان سے مراد آلہ وزن ہے تو
اب انزال میزان کے یہ معنی ہونگے کہ لوگون کو اُس کی طرف ارشاد کیا اور اُس سے تولنے کا الہام فرمایا اور کلام علفتہا
تبنا و ماء بارد کے باب سے ٹہیرے گا قولہ تعالے و انزلنا الحدید بمعنے خلقناہ ہے کما فی قولہ تعالی وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ
الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ یہ قول حسن کا ہے یعنے اسد تعالی نے لوہے کو پیدا کیا اور اُس کو معدنون سے نکالا اور لوگون
کو اُس کی صنعت تعلیم کی کسی نے کہا کہ لوہا حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ نازل ہوا اب انزال اپنے ظاہر معنے
پر ہوگا فیہ باس شدید یعنی اُس مین سخت لڑائی ہے اس لیے کہ اُس سے آلات حرب بنائے جاتے ہین زجاج
نے کہا کہ اُس سے امتناع کیا جاتا ہے اور لڑائی کی جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ اُس سے ایک آلہ تو دفع کے لیے بنایا
جاتا ہے اور ایک آلہ واسطے ضرب کے مجاہد نے کہا فیہ جنۃ و سلاح یعنے اُس مین بچاؤ ہے اور ہتیار ہے اور
قوت و شدت ہے و منافع للناس کا یہ مطلب ہے کہ لوگ اُس سے نفع لیتے ہین بہت سے کامون مین جن کی طرف

ان کو حاجت ہوتی ہے جیسے چھری چاقو کرتا سوئی اور زراعت و تجارت و عمارت کے آلات بیضاوی نے کہا کوئی
صنعت نہین ہے مگر حال یہ ہے کہ لوہا اُس کا آلہ ہے یعنے اُسے اُسکے آلہ مین دخل ہے یہ حصر کلی ہے چنانچہ یہ
مشاہد ہے قولہ تعالے ولیعلم اللہ من ینصرہ ورسلہ معطوف ہے لیقوم پر یعنی البتہ مقرر بھیجے ہم نے اپنے رسول
اور ایسا ایسا کیا تاکہ قائم ہون لوگ ساتھ عدل کے اور تاکہ جانے اللہ جاننا مشاہدے کا یا معطوف ہے
مقدر علت پر گویا یون کہا لیستعملوہ ولیعلم اللہ یعنے ہمنے نازل کیا لوہا جس مین فلان فلان صفت ہے
تاکہ لوگ اس کو کام مین لائین اور تاکہ جانے اللہ لیکن قول اول اولے ہے معنی یہ ہین کہ اللہ تعالے نے
جو کتاب نازل کی اُس مین امر فرمایا ہے اپنے دین اور اپنے رسولون کی نصرت کا سو جس نے اُس کے دین کی
اور اُس کے رسولون کی نصرت کی تو اس کو نصرت کرنے والا جانا اور جس نے نافرمانی کی تو اُس کو اُس کے برخلاف
جانا بالغیب یا تو حال ہے ینصرہ کے مفعول سے ای غائب عنہم یا اُس کے فاعل سے ای غائبین عنہ قولہ تعالی ان اللہ
قوی عزیز یعنے بیشک اللہ قادر ہے ہر شئے پر غلبہ کرنے والا ہے ہر شئے کا اُس کو کچھ حاجت نہین ہے
اس مین کہ اُس کے بندون مین سے کوئی اُس کی مدد کرے اور اُس کے رسولون کی نصرت کرے بلکہ اُن کو اسکا
مکلف کیا ہے اس لیے کہ وہ اس سے نفع پائین جبکہ حکم کا امتثال کرین اور اپنے مطیع بندونکو جس شئے کا وعدہ دیا ہے
وہ انکو حاصل ہو یا معنی آیہ کی یون تقریر کی جائے کہ اللہ پاک نے رسول بھیجے حجتین اور معجزات دیکر اور انکے ساتھ کتاب
نازل کی تاکہ حق ظاہر ہو جائے اور صواب عمل متمیز ہو جائے خطائی عمل سے اور میزان نازل کی تاکہ اُس سے حقوق برابر
کیے جائین اور عدل قائم کیا جائے جیسا کہ فرمایا لیقوم الناس بالقسط یعنی کتاب و میزان اس لیے نازل کی کہ جس عدل
کا لوگون کو امر کیا گیا ہے اُس کے ساتھ قائم ہون کتاب کا اتباع اور میزان کا استعمال کرکے تو صراط مستقیم جو کہ مغفرت
و رضوان و درجات جنان کی طرف موصل ہے اُس پر چلنے کے سبب سے اُنکے دین دنیا کے کام منتظم ہو جائین
اس معنی کی بنا پر میزان سے مراد آلہ وزن ہے چونکہ یہ آلہ منزل من السماء نہین ہے بلکہ مصنوعات بشر سے
ہے اس لیے اُس کے انزال سے مراد اُس کے اسباب کا انزال ہے اور امر اُس کے تیار کرنے کا کشتی نے کہا یہان
انزال بمعنی انشاء ہے کما فی قولہ تعالے وانزل لکم من الانعام ثمانیة ازواج کشتی نے کہا اس کا فعل ناصب مقدر
ہے انزلنا الکتاب ووضعنا المیزان اسکی صحت پر یہ آیت دال ہے والسماء رفعہا ووضع المیزان مراد وضع
میزان سے امر ہے اُس کے استعمال کا ایک قول یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام میزان لیکر اترے پھر نوح علیہ السلام
کو دی اور کہا اپنی قوم کو حکم کر کہ اس سے وزن کیا کرین تیسرا قول یہ ہے کہ میزان سے مراد عدل ہے اور اُس کے
انزال سے مراد اُس کے امر کا انزال ہے یعنے تاکہ عدل سے سیاست قائم کی جائے اور دشمن دفع کیے
جائین جیسا کہ فرمایا وانزلنا الحدید اور جملہ فیہ باس شدید حالیہ ہے یعنے ہم نے نازل کیا لوہا [illegible]

اُس مین قتل کے خوف سے شدید ہے یا اُس مین قوت شدید ہے لڑائی مین صحاح مین ہے کہا بعض آب
وشدت فی الحرب ہے یعنے اس لیے کہ آلات حرب کے اس سے بنائے جاتے ہین اہل معانی نے کہا کہ انزلنا الحدید
کے معنے ہین احدثناہ وانشاناہ کما فی قولہ تعالے وانزل لکم من الانعام الآیہ و قولہ تعالے وانزلنا علیکم لباساً
اس کی وجہ یہہ ہے کہ اللہ پاک کے اوامر واحکام آسمان سے نازل ہوتے ہین ایک قول یہہ ہے کہ اللہ عز وجل
نے چار برکتین آسمان سے زمین کی طرف نازل کین نازل کی آگ اور لوہا اور پانی اور نمک حضرت ابن عباس
کا قول اس باب کا اول گزرچکا ہے بالجملہ اول اللہ پاک نے وانزلنا معھم الکتاب والمیزان الآیہ فرمایا بعد اُسکے
وانزلنا الحدید فیہ باس شدید ارشاد کیا سو اس مین اس طرف اشارہ ہے کہ کتاب کے قوانین کا جاری کرنا
اور جس آلے سے وزن کیا جاتا ہی اُس کا استعمال کرنا یہہ دونون موقوف ہین والی صاحب سیف پر جو کہ
اُس سے امر سیاست کو قائم کرے اور جو کوئی عدل سے متجاوز ہو اور ظلم و تعدی کرے اُس کو سیف سے مقہور فرمائے
اسلیے کہ ظلم منجملہ خصائل نفوس امارہ ہے اور سیف اللہ تعالی کی حجت ہے اُس پر جس نے تعدی و ظلم کیا پھر
فرمایا ومنافع للناس یہہ اس طرف اشارہ ہے کہ عدل کے ساتھہ قائم ہونا جس طرح قائم بالسیف کی طرف محتاج
ہے اسی طرح اُس شئے کا بھی نیازمند ہے جس پر تعایش اور گزران زندگی موقوف ہے یعنے صنائع و آلات محترفہ
کذا قال الشیخ ابو النصر عتبی نے تاریخ یمینی مین اس آیت کی خوب تقریر کی ہے چنانچہ فتح البیان مین اس کو نقل فرمایا
ہے لیکن چونکہ حاصل اُسکا وہی ہے جو مذکور ہوا اس لیے یہان ذکر نہین کی گئی پھر جب اللہ پاک نے ارسال رسل کا
اجمالاً ذکر کیا تو بعد اس کے ایک نوع تفصیل کی طرف اشارہ فرمایا پس ارشاد کیا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا وَّاِبْرٰهِیْمَ
وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۚ ثُمَّ قَفَّیْنَا عَلٰۤی
اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّیْنَا بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ ۙ۬ وَجَعَلْنَا فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ
رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِیَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَیْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ
رِعَایَتِهَا ۚ فَاٰتَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ○ اور ہم نے بھیجے نوح اور ابراہیم کو اور
رکھی دونون کی اولاد مین پیغمبری اور کتاب پھر کوئی اُن مین راہ پر ہے اور بہت اُن مین بے حکم ہین پھر پیچھے بھیجے
اُن کے پیچھاڑی پر اپنے رسول اور پیچھے بھیجا عیسے مریم کا بیٹا اور اُس کو دی انجیل اور رکھی ہم نے اُس کے ساتھ
چلنے والون کے دل مین نرمی اور مہر اور ایک دنیا چھوڑنا انہون نے بنا نکالا ہم نے نہین لکھا تھا اُن پر مگر
مگر چاہنی رضامندی اللہ کی پھر نہ بناہا اُس کو جیسا چاہیے بناہنا پھر دیا ہم نے اُن کو جو اُن مین ایمان دار تھے
اُن کا نیگ اور بہت اُن مین بے حکم ہین ف یہہ فقیری اور تارک دنیا نصاریٰ نے رسم نکالی جنگل مین تکیہ بنا کر
بیٹھتے نہ جورو رکھتے نہ بیٹا نہ کماتے نہ جوڑتے محض عبادت مین رہتے خلق سے نہ ملتے اللہ نے بندون پر یہ حکم نہین

رکھا مگر جب اپنے اوپر نام رکھا ترک دنیا کا پھر اس پردے مین دنیا چاہنی شروع کی بال ہے انتہے ف اللہ پاک خبر دیتا ہے کہ جب سے اُس نے حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث کیا تو اُن کے بعد کوئی رسول اور کوئی نبی نہین بھیجا مگر اُن کی ذریت سے اسی طرح حضرت ابراہیم خلیل الرحمن کا حال ہے کہ اُن کے بعد نہین اُتاری کوئی کتاب آسمان سے اور نہ کوئی رسول بھیجا اور نہ وحی کی طرف کسی بشر کے مگر وہ ان کی نسل سے تھا جیساکہ اللہ تعالے نے دوسری آیت مین فرمایا ہے وَجَعَلْنَا فِی ذُرِّیَّتِہِ النُّبُوَّةَ وَالْکِتَابَ یہان تک کہ آخر انبیائی بنی اسرائیل حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام ہوئے جنھون نے اپنے بعد حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت دی اسی لیے یون فرمایا ثم قفینا علے آثارہم الآیہ انجیل سے مراد وہ کتاب ہے جس کی اللہ تعالے نے حضرت عیسے علیہ السلام کی طرف وحی کی اُن کے متبعین سے مراد حواری لوگ ہین اللہ پاک نے اُن کے دلون مین رقت وخشیت رکھی اور رحمت و مہر کا برتاؤ کرنا خلق سے رہبانیت کو امت نصاری نے بنا نکالا اللہ تعالی نے اُس کو اُن کے واسطے مشروع نہین فرمایا صرف اُنہین نے اپنی طرف سے اُس کا التزام کرلیا الا ابتغاء رضوان اللہ مین دو قول ہین ایک یہہ ہی کہ انھون نے اُس سے اللہ کی رضامندی کا قصد کیا یہہ قول سعید بن جبیر و قتادہ کا ہی دوسرا یہہ ہی کہ ہم نے نہین لکھا اُس کو اُن پر ہم نے جو اُن پر لکھی سو یہی رضامندی چاہنی اللہ کی فما رعوھا حق رعایتھا یعنے پھر وہ قائم نہوئے اُس شئے کے ساتھ جس کا التزام کیا جیساکہ قیام کا حق ہے یہہ اُن کی مذمت ہے دو وجہ سے ایک تو اس مین کہ انھون نے اللہ کے دین مین وہ شئے نئی نکالی جس کا اللہ نے امر نہین فرمایا دوسرے اس مین کہ قیام نہ کیا اس شئے کے ساتھ جس کا خود التزام کرلیا جس کا یہ زعم کیا تھا کہ وہ ایک قربت ہے اللہ عزوجل کی طرف اُن کو قریب کردے گی حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا اوابن مسعود مین نے عرض کیا حاضر ہون یارسول اللہ فرمایا کیا تو نے جانا کہ بنی اسرائیل نے افتراق کیا بہتر فرقون پر نجات نہ پائی اُن مین سے مگر تین فرقون نے قائم ہوا ایک طائفہ درمیان ملوک وجبابرہ کے بعد عیسی بن مریم علیہ السلام کے پھر دعوت کی طرف دین اللہ کے اور دین عیسی بن مریم کی پھر لڑے جبابرہ سے تو مار ڈالی گئے پس صبر کیا اور نجات پائی پھر اور طائفہ قائم ہوا جسکو لڑنے کی قوت نہ تھی پس وہ قائم ہوا درمیان ملوک وجبابرہ کے تو دعوت کی طرف دین اللہ کی اور دین عیسی بن مریم کی پس وہ قتل کیا گیا اور کاٹا گیا آرون سے اور جلایا گیا آگون سے پھر صبر کیا اور نجات پائی پھر قائم ہوا اور طائفہ جسکو لڑنے کی قوت نہ تھی اور نہ طاقت رکھی قائم ہونے کی ساتھ عدل کے تو پہاڑون میں جا ملا پس تعبد و ترہب کیا یہ وہ ہین جنکا اللہ تعالی نے ذکر فرمایا ہے وَرَہْبَانِیَّةً ابْتَدَعُوہَا مَا کَتَبْنَاہَا عَلَیْہِمْ رواہ ابن ابی حاتم ابن جریر نے بلفظ دیگر ایک اور طریق سے اس کو روایت کیا ہے باین لفظ عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اختلف من کان قبلنا علی ثلاث وسبعین فرقة نجا منھم

ل اور رکھی اُس کی اولاد مین پیغمبری اور کتاب ۱۲ منہ

تلاث وہلک سائرہم وذکر نحو ما تقدم اس مین یہ اور ہے فاتینا الذین آمنوا منہم اجرہم یعنی وہ ہین جو مجہپر ایمان لائے اور میری تصدیق کی وکثیر منہم فاسقون یہہ وہ ہین جنہون نے مجھکو جھٹلایا اور میری مخالفت کی حافظ ابن کثیر نے رہبانیت کے بارے مین اس کے سوا اور حدیثین ذکر کی ہین ایک تو ابن جریر ونسائی کی حدیث بروایت حضرت ابن عباس اس کے آخر مین کہا ہے ہذا السیاق فیہ غرابۃ دوسری حدیث ابو یعلی بروایت سہل بن ابی امامہ حضرت انس سے تیسری حدیث امام احمد کی حضرت انس سے مرفوعًا باین لفظ لکل نبی رہبانیۃ ورہبانیۃ ہذہ الامۃ الجہاد فی سبیل اللہ عزوجل چوتھی حدیث امام احمد کی حضرت ابو سعید خدری سے باین لفظ ان رجلا جاءہ فقال اوصنی فقال سالت عما سالت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قبلک اوصیک بتقوی اللہ فانہ راس کل شئی وعلیک بالجہاد فانہ رہبانیۃ الاسلام وعلیک بذکر اللہ وتلاوۃ القرآن فانہ روحک فی السماء وذکرک فی الارض تفرد بہ احمد اللہ تعالے **ف** لقد مین قسم کی تکرار فرمائی واسطے تاکید کے اور یہ بات ظاہر کرنے کو کہ امر ارسال کا مزید اعتنا واہتمام سے حضرت نوح علیہ السلام دوسرے باپ ہین واسطے ساری بشر کے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اب ہین عرب وروم وبنی اسرائیل کے یعنے البتہ مقرر ہم نے بہیجی نوح وابراہیم کو اور رکہی اُن دونون کی اولاد مین نبوت اور کتاب یعنے وہ چار کتابین جو اُن مین کے انبیاء پر اتاری گئین کسی نے کہا کہ اُن کی بعض کو تو نبی کیا اور بعض کتاب پڑہتے تہے کسی نے کہا کتاب خط بالقلم ہے یعنی قلم سے لکھنا اس کی سند یہہ ہے کہ محاورے مین کتب کتابۃ وکتابا بولا جاتا ہے غرض کہ اللہ پاک نے تو اُن پر یہہ انعام فرمایا کہ اُن کی اولاد مین نبوت وکتاب رکھی اور اولاد کا یہہ حال ہوا جو فرمایا فمنہم مہتد یعنی پہر اُن مین سے وہ ہے جو کہ راہ یاب ہوا اُن دونون کے طریقے سے اُنہین کی چال پر چلا اور بہت سے اُن مین کے خارج ہین طاعت سے کسی نے کہا یہہ معنی ہین پہر انبیا کی قوم جن کی طرف وہ بہیجے گئے ان مین سے راہ پانے والے اس ہدایت سے جس کو انبیا لائے لیکن اولے قول اول ہے اس لیے کہ ذریت کا ذکر لفظا مقدم ہو چکا ہے اور دوسرے قول کی یہ وجہ ہے کہ ارسلنا اور مرسلین اس پر دال ہے فاسق کہتے ہین طاعت سے نکلنے والے کو کسی نے کہا کہ یہان اس سے مراد وہ ہے جس نے کبیرہ کا ارتکاب کیا برابر ہے کہ وہ کافر ہو یا نہو بسبب اطلاق اسم فاسق کے اور یہ شامل ہے کافر وغیرہ کو کسی نے کہا کہ مراد فاسق سے اسجگہ کافر ہے اس لیے کہ فساق مہتدین کی ضد ٹہیرائے گئے ہین اب اگر یہہ وہم ہو کہ کثرت فاسقون کی شاید اس لیے ہوئی کہ بعد اُن کے رسول آنا موقوف ہو گیا ہو سو فرمایا ثم قفینا علے آثارہم برسلنا الآیہ یعنی پہر پیچہے بہیجے ہم نے ذریت کی پچہاڑی پر یا آثار پر نوح وابراہیم کے اور اُنکے جنکی طرف وہ بہیجے گئے یا آثار نوح پر یا ابراہیم پر اور ان سوا اُن کے جو اُن کے ہم عصر تہے اپنے رسول یعنی جنکو ہم نے بہیجا طرف اُن کے جیسے حضرت موسی وحضرت الیاس وحضرت داؤد وحضرت سلیمان وغیرہم علیہم الصلوۃ والسلام اور پیچہے بہیجا ہم نے عیسے

بن مریم کو مطلب یہہ ہی کہ ہم بھیجتے رہے رسول کے بعد رسول یہان تک کہ انتہا ہوئی طرف عیسی بن مریم کے
حضرت عیسی علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ کی طرف سے حضرت ابراہیم کی ذریت سی ہین پھر اُن کو خالی نہین بھیجا
بلکہ کتاب دیکر جیسا کہ فرمایا وَاٰتَینٰہُ الاِنجیل یعنے اور ہم نے دی اُس کو انجیل یہہ وہی کتاب ہے جو اللہ پاک نے
اُن پر نازل فرمائی اُس کے اشتقاق کا ذکر سورۂ آل عمران مین گزرچکا ہے جمہور نے بکسر ہمزہ پڑہا ہے اور
حضرت حسن نے بفتح ہمزہ پھر حضرت عیسے علیہ السلام کے متبعین کا ذکر فرمایا وَجَعَلنَا فِی قُلُوبِ الَّذِینَ اتَّبَعُوہُ
رَاْفَۃً وَّرَحمَۃً یعنے رکہی ہم نے مودت و رحمت اُن لوگون کے دلون مین جنہون نے اُس کی پیروی کی اُس کے
دین پر یہ لوگ حواری ہین اور اُن کے پیرو پس ایک دوسرے کو دوست رکہتے تہے اور بسبب رحمت کی باہم رحم کرتے
تہے کسی نے کہا یہہ اس طرف اشارہ ہے کہ انجیل مین اُن کو صلح اور ترک ایذا ناس کا امر کیا گیا تہا سو اللہ
پاک نے اُنکے دل اُس کے واسطے نرم کردیے تہے بخلاف یہود کے کہ اُنکے دل سخت پڑگئے اور کلمون کی تحریف
کی اُن کے مواضع سے رافت کی اصل لین ہے یعنی نرمی اور رحمت شفقت ہے کسی نے کہا رافت اشد رحمت
ہے قولہ تعالی وَرَہبَانِیَّۃَ ابتَدَعُوہَا کے نصب مین دو وجہین ہین ایک یہ ہے کہ رافت و رحمت پر معطوف ہے اور
جعل بمعنے خلق ہے یا بمعنی صیر اس بنا پر ابتدعوہا رہبانیۃ کی صفت ٹہیری گی اس کو بذکر ابتداع صرف اسلیے
مخصوص کیا کہ رافت و رحمت تو قلب مین ایک امر غریزی طبعی ہے انسان کا اُس مین تکسب نہین ہی بخلاف
رہبانیت کہ کہ یہ بدنی افعال سے ہے اور انسان کا اس مین تکسب ہے ابو البقاء نے اس وجہ کو منع کیا ہے باین طور
کہ جو شی اللہ پاک کی مجعول ہے اُسکا وہ ابتداع نکرینگے جواب اس کا وہی ہے جو گزرچکا کہ جب وہ مکتسب ہے تو
ابتداع اُس مین صحیح ہوا دوسری وجہ یہ ہے کہ فعل مقدر سے منصوب ہے جس کی تفسیر فعل ظاہر کر رہا ہے تو اب یہ اشتغال
کے باب سے ٹہیریگا فارسی و ابو البقاء و زمخشری اور ایک جماعت کا میل اسی طرف ہے مگر یہہ لوگ کہتے ہین کہ یہ اعراب
معتزلہ کا ہے معتزلہ اس کے قائل ہین کہ جو شے انسان کے فعل سے ہے تو وہ اسی کی مخلوق ہے پس چونکہ رافت
و رحمت اللہ کے فعل سے نہین تو اُن کی خلق اُس کی طرف منسوب ہوئی اور رہبانیت چونکہ اللہ تعالے کے
فعل سے نہ تہی بلکہ بندے کے فعل سے تہی بندہ اُس کے فعل کی مستقل ہوتا ہے اس لیے اُسکا ابتداع اُس کی
طرف منسوب ہے ہو کذا فی السمین بالجملہ رہبانیت مبالغہ کرنا ہے عبادت و ریاضت مین اور منقطع ہونا ہے
لوگون سے منسوب ہے طرف رہبان کے رہبان کہتے ہین مبالغہ کرنے والے کو خوف مین ماخوذ ہی رہب سے
جیسے خشیان خشی سے یہ تو فتح راء کی بنا پر ہے اور کسی نے بالضم بھی پڑہا ہے گویا منسوب ہے طرف رہبان کے جو کہ راہب
کی جمع ہے جیسے راکب و رکبان کذا قال القاضی ان لوگون نے عبادات مین غلو کیا اور اپنی نفوس پر مشقتین
اٹھائین کہانے پینے پہننے نکاح سے باز رہے قوت لا یموت پر کفایت کی کہوف و صوامع اور دیرون مین جم بیٹھے

ل فارسنا الیہم کے وقتاً وہ غیرہما یکی بعد دیگر رتبہ اُنکے قتل یا ابراہیم ہے حاصل مطلب یہ ہے بعد یکدیگر جمع فی وقتہ ملاقی ۱۲

س کما قال السمین ۱۲ منہ

اس لیے کہ ان کے بادشاہون نے تغییر و تبدیل کی اور اُن مین سے ایک گروہ قلیل باقی رہ گئے سو وہ راہب بن گئے
اور تبتل اختیار کیا اور جملہ ماکتبناہا علیہم صفت ثانی ہے رہبانیۃ کی یا مستانفہ ہے اس مضمون کی تقریر و تاکید
کرتا ہے کہ وہ خود اُن کی طرف سے نکالی ہوئی ہے یعنی ہم نے فرض نہین کیا اُس کو اُن پر الا ابتغاء رضوان اللہ
مین استثنا منقطع ہے ای ماکتبناہا نحن علیہم راسا ولکن ابتدعوہا ابتغاء رضوان اللہ قتادہ اور ایک جماعت
اسی طرف گئی ہین یعنے ہم نے تو سرے ہی سے اس کو ان پر نہین لکھا ولیکن خود انہین نے اس کو بنا نکالا اللہ
کی رضامندی چاہنے کو کسی نے کہا متصل ہے ای ماکتبناہا علیہم لشیٔ من الاشیاء الا ابتغاء مرضاۃ اللہ یعنی ہم نے
اُسکو اُن پر نہین لکھا واسطے کسی شے کے اشیاء سے مگر واسطے چاہنے رضامندی اللہ کے اس بنا پر کتب بمعنے
قضی ہے یہ قول مجاہد کا ہے زجاج نے کہا یہ معنی ہین لم نکتب علیہم شیئا البتہ کہا اور الا ابتغاء رضوان اللہ
بدل ہوگا ہا سے جو کہ کتبناہا مین ہے معنے یہ ہین ماکتبناہا علیہم الا ابتغاء رضوان اللہ یعنی نہین لکھا ہم نے
اُن پر مگر چاہنا اللہ کی رضامندی کا فمارعوہا حق رعایتہا یعنے یہ رہبانیت جو خود اپنی طرف سے
بنا نکالی اُسکو نہین نباہا اور نہ اُسکے ساتھ قیام کیا جیسا کہ حق قیام تھا بلکہ اُس کو ضائع کیا اور دین عیسی علیہ السلام
کے منکر ہوئے اور اُس کی طرف تثلیث ملائی اور ملوک کے دین مین داخل ہوگئے جنہون نے تغییر و تبدیل کی
تھی اور سب کو ترک کیا حضرت عیسی علیہ السلام کے دین پر باقی نہ رہے مگر اُن مین کے قلیل یہی مراد ہین اس
آیت سے فاٰتینا الذین آمنوا منہم اجرہم یعنے پھر دیا ہم نے اُن مین کے مومنون کو اجر ان کا جسکے وہ مستحق تھے
بسبب ایمان کے یہ اس لیے کہ وہ ایمان لائے حضرت عیسی علیہ السلام پر اور انکے دین پر ثابت رہے یہان تک
کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے جبکہ اللہ پاک نے آپ کو مبعوث فرمایا وکثیر منہم فاسقون یعنے
اور بہت سے اُن مین کے خارج ہونے والے ہین ایمان لانے سے اُس پر جس پر ایمان لانیکا انکو امر کیا گیا تھا
اول استثنا مین جو دو وجہین گذر چکی ہین سو منقطع کی تقدیر پر تو وجہ ذم کی یہ ہے کہ انہون نے اپنے نفسون پر
رہبانیۃ کو لازم کر لیا تھا یہ اعتقاد کر کے کہ وہ طاعت ہے اور اللہ اسکو پسند کرتا ہے تو اس کا ترک اور اس کو نہ
نباہنا جیسا کہ نباہنے کا حق ہے اس پر دال ہے کہ جس شے کو دین اعتقاد کرتے تھے اس کی پروا نہ کی اور متصل
کی بنا پر ذم کی وجہ ظاہر ہے بالجملہ جو لوگ اگلے رسولون پر ایمان لائے اللہ پاک نے انکو تقوی کا اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کا امر فرمایا یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ

رَّحْمَتِہٖ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ وَیَغْفِرْ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ لِّئَلَّا یَعْلَمَ اَہْلُ الْکِتٰبِ

اَلَّا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور یقین لاؤ اس کے رسول پر دیوے تم کو دو بوجھ اپنی مہر سے اور رکھدے تم مین روشنی

ع ۴

جس کو لیے پہرو اور تم کو معاف کرے اور اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے تا نہ جانین کتاب والے کہ پا نہین سکتے کچہہ اللہ کا فضل اور یہ کہ بزرگی اللہ کے ہاتھ ہے دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ف۱ یعنی اس رسول کے تابع ہو کہ یہ نعمتین پاؤ اور دونے دونا ثواب ہر عمل کا اور روشنی لیے پہرو یعنی اپنا وجود نورانی ہو جاوے ف۲ یعنی اہل کتاب پیغمبرون کا احوال سنکر پچپتاتے کہ ہم ان سے دور پڑے ہم کو وہ درجے ملنے محال ہین سو یہ رسول اللہ نے کھڑا کیا اس کی صحبت مین مل سکتا ہے آگے سے دونا کمال اور اللہ کا فضل بند نہین ہو گیا انتہی ف اس آیۂ کریمہ مین مفسرون کے دو قول ہین ایک یہ ہے کہ عام ہو واسطے ان لوگون کے جو کہ اگلے رسولون پر ایمان لائے یعنی یہود و نصاری اس کے دلائل یہ ہین النسائی و ابن جریر کی روایت مین[1] حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت مومنین اہل کتاب کے بارے مین ہے ان کو ان کا اجر دوبارہ ملے گا ۲ جیسا کہ اس آیت مین ہے جو کہ سورۂ قصص مین ہے ۳ اور جس طرح کہ حدیث شعبی مین عن ابی بردہ عن ابیہ ابی موسی الاشعری مرفوعًا مروی ہے کہ تین آدمی اپنا اجر دوبار دیے جائین گے ایک مرد تو اہل کتاب مین کا جو کہ ایمان لایا اپنے نبی پر اور ایمان لایا مجھ پر پس اُسکے واسطے دو اجر ہین الی آخر الحدیث اخرجاہ فی الصحیحین ضحاک و عتبہ بن ابی حکیم وغیرہما نے اس تفسیر پر حضرت ابن عباسؓ کی موافقت کی ہے اور یہی قول ابن جریر کا مختار ہے اور اسی کو قاضی صاحب نے بھی اختیار کیا ہے اور اسی طرح نسفی نے بہی اب اگر کوئی کہے کہ جو شخص حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لایا پہر اُسکے دین کو نباہا یہان تک کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مبعوث ہوئے سو اس کے حق مین تو دوبار اجر عطا کرنا ظاہر ہے اس لیے کہ وہ دین حق پر چلتا رہا یہان تک کہ منسوخ ہو گیا اور اُس کے نزدیک دین ناسخ کی حقیقت ظاہر ہو گئی اور جس وقت یہ استظہار ہو گئی تو اُس نے حق ثانی کا اتباع کیا پس وہ اس وجہ سے اس کا مستحق ہوا کہ اُسے دوبار اجر دیا جائے بخلاف یہود کے کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام کے مبعوث ہونے سے یہودیت تو منسوخ ہو چکی پس یہود دین حق پر نہین ہین جبکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان لائے پہر وہ کیونکر اپنے سابق دین پر ثواب دیے جائین گے تو اسکا اول جواب تو یہ ہے کہ یہ کچہہ بعید بات نہین ہے کہ وہ ثواب دیے جائین اپنے سابق دین پر گو وہ منسوخ ہو گیا بوجہ برکت اسلام کے دوسرا جواب یہ ہے کہ خطاب ان نصاری کو ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد مین تہے ملت محمدیہ کے ظہور سے قبل اُن کی ملت منسوخ نہ تھی لیکن قاضی نے جواب ثانی کو بلفظ قیل ادا کیا ہے زادہ و شہاب نے تضعیف کی وجہ ذکر کی ہے کہ آیت مذکور ان کے حق مین نازل ہوئی ہے جو کہ یہود مین سے مسلمان ہوئے جیسا کہ احادیث صحیحہ مین وارد ہوا ہے جیسے عبد اللہ بن سلام اور اُن کے امثال دوسری وجہ یہ ہے کہ یہان تخصیص پر کوئی دلیل نہین ہے مگر محلی نے اسی تخصیص کو اختیار کیا ہے اور یا یہا الذین آمنوا کے بعد بعیسی مقدر نکالا ہے بالجملہ اصل

[1] جو کہ تفسیر یعنی ابن کثیر و فتح البیان مین باختلاف یسیر الفاظ مذکور ہے ۱۲ منہ

کفل کی حظ ونصیب ہے یعنے بہرہ وحصہ حضرت ابوموسے نے فرمایا کفلین یعنے ضعفین ہے اور یہ حبشی زبان میں ہے حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ تین سو پچاس جزء ہے اللہ کی رحمت سے یعنی یہہ ہین اے وہ لوگ جو ایمان لائے اگلے رسولون پر ڈرو اللہ سے باین طور کہ جس شے سے اُسنے تم کو منع کیا اُسکو چھوڑ دو اور ایمان لاؤ اُسکے رسول پر یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگا تم کو دو بڑے حصے اپنی رحمت سے اس سبب سے کہ تم ایمان لائے اُسکے رسول پر بعد اس کے کہ اس سے پہلے کے رسولون پر ایمان لائے اور کردے گا واسطے تمھارے ایک نور جس سے تم چلوگے یعنے پل صراط پر کما قال تعالے نورہم یسعی بین ایدیہم کسی نے کہا نور قرآن ہے کسی نے کہا ہدایت وبیان ہے یعنی کردے گا واسطے تمھارے ایک واضح راہ دین میں جس سے تم راہ پاؤگے اور بخشیگا واسطے تمھارے گناہ تمھارے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے سے قبل گزر چکی ہین اور اللہ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے **دوسرا قول** سعید بن جبیر کا ہے کہ جب اہل کتاب نے اس بات کا فخر کیا کہ اُن کو دوبلا اجر دیا جائے گا تو اللہ تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی حق میں اس امت کے یاایہا الذین الآیہ کفلین سے مراد ضعفین ہین اور یہ اُن کو زیادہ دیا ویجعل لکم نورا تمشون بہ یعنے کردیگا تمھارے واسطے ایک نور یعنی ایک ایسی ہدایت جس سے بصیرت لی جاتی ہے نابینائی ونادانی سے اور بخشدے گا واسطے تمھارے پس اُن کو فضیلت دی ساتھ نور ومغفرت کے رواہ ابن جریر عنہ یہہ آیت مثل اس آیت کے ہے یاایہا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیئاتکم ویغفر لکم واللہ ذو الفضل العظیم ۲ سعید بن عبد العزیز نے کہا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے یہودی احبار میں کے ایک حبر سے پوچھا کہ تمھارے واسطے جو حسنہ کی تضعیف کی گئی ہے اُسکا افضل کیا ہے اُسنے کہا کفل ہے تین سو پچاس حسنہ کا کہا پس حضرت عمر نے اللہ کی حمد کی اس پر کہ اسنے ہم کو دو کفل عطا کیے پہر سعید نے قول اللہ عزوجل یؤتکم کفلین من رحمتہ کا ذکر کیا سعید نے کہا اور دو کفل جمعہ میں مثل اسکے ہین رواہ ابن جریر ۳ اور اس قول کی مؤیدات مین سے حدیث نافع عن ابن عمر مرفوعا یہہ ہے مثلکم ومثل الیہود والنصارے کمثل رجل استعمل عمالا الحدیث اسکے آخر مین یہہ ہے پہر کہا کون عمل کرے واسطے میرے نماز عصر سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط پر فرمایا خبردار پس تم وہ ہو کہ تم نے عمل کیا پس یہود ونصارے خفا ہوئے اور کہا کہ ہم اکثر ہین عمل مین اور قلیل ہین عطا مین کہا کیا مین نے ظلم کیا تم پر تمھارے اجر سے کسی شے کا انہون نے کہا نہین فرمایا تو سوا اسکے نہین کہ وہ میرا افضل ہے دیتا ہون مین کو جس کو چاہتا ہون رواہ الامام احمد نیز امام احمد نے بسند دیگر حضرت ابن عمر سے مثل حدیث نافع عن ابن عمر روایت کیا ہے بخاری نے ایک اور حدیث حضرت ابو موسے سے مرفوعا روایت کی ہے جس کے آخر مین یہہ ہے پہر انہون نے عمل کیا اپنے باقی دن مین یہانتک کہ سورج ڈوب گیا تو انہون نے کامل لیا اجر دونون فریق کا پس یہ ہے مثل اُن کی اور مثل اس شے کی جو انہون نے

قبول کی اس صورت سے انفرد باخراجہ البخاری اسی لئے اللہ تعالے نے یون فرمایا لئلا یعلم اہل الکتاب الا یقدرون
علےٰ شئ من فضل اللہ یعنے تاکہ تحقیق و یقین کرلین اس بات کا کہ وہ قادر نہین ہین رد کرنے پر اس شئے کے جو اللہ نے
عطا کی اور نہ دینے پر اس شئے کی جو اللہ نے نہین دی اور اس بات کا کہ فضل اللہ کے ہاتھ مین ہے دیتا ہے وہ جسکو
چاہتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ابن جریر نے کہا لئلا یعلم یعنے لیعلم ہے اور حضرت ابن مسعود سے ذکر کیا گیا
ہے کہ انھون نے لکی یعلم پڑھا ہے اسی طرح عطا ابن عبد اللہ و سعید بن جبیر سے بھی ابن جریر کہتے ہین اس کی
یہ وجہ ہے کہ عرب لوگ کلمہ لا کو زائد ٹھیراتے ہین ہر کلام مین کہ جس کے اول یا آخر مین جحد غیر صرح داخل ہوا ہو
پس سابق کی مثال تو یہ آتین ہین مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ و قولہ تعالے وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَا اِذَا جَآءَتْ لَا
يُؤْمِنُوْنَ و قولہ تعالے وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ کذا فی ابن کثیر اسی طرح فرا و اخفش
وغیرہما بھی زیادت لا کے قائل ہین اور حرف لام فعل مقدر سے متعلق ہے ای اعلمکم بذلک لیعلم اہل الکتاب الخ
الا یقدرون مین کلمہ ان مخففہ ہے مثقلہ سے اور اس کا اسم ضمیر شان محذوف ای انہ لا یقدرون جملہ و ان الفضل
بید اللہ جملہ ماقبل پر معطوف ہے ای لیعلموا انہ لا یقدرون و لیعلموا ان الفضل الخ مراد فضل سے یہان وہ اجر مضاعف
ہے جسکا اللہ تعالے نے تفضل کیا ان پر جو اس سے ڈرے اور اس کے رسول پر ایمان لائے کلبی نے کہا مراد رزق اللہ
ہے کسی نے کہا وہ اللہ کی نعمتین ہین جن کا شمار نہین کیا جا سکتا ہے کسی نے کہا مراد اسلام ہے جملہ یؤتیہ من یشاء
ظاہر یہ ہے کہ مستانفہ ہے کسی نے کہا خبر ثانی ہے فضل کی جملہ واللہ ذو الفضل العظیم جملہ مقررہ و مؤکدہ ہے واسطے
مضمون ماقبل کے کہا گیا ہے جبکہ ان لوگون نے سنا جو کہ اہل کتاب مین سے ایمان نہین لائے اس
آیت کو اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ تو مسلمانون سے کہا کہ جو کوئی ہم مین کا تمہاری کتاب پر ایمان لایا تو
اسکے واسطے اس کا اجر دوبار ہے بسبب اس کے ایمان لانے کے تمھاری کتاب پر اور جو کوئی ایمان نہ لایا تو اس
کے لیے ایک اجر ہے مثل تمہارے اجر کے پھر تمہارا ہم پر کیا فضل ہے پس یہہ آیت نازل ہوئی لِئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ
الْكِتٰبِ لیعلم الخ معنے یہہ ہین اللہ نے تم کو یہہ اعلام کر دیا کہ عطا کرنا اجر کا دوبار مرتب ہے اللہ کے تقوے پر اور
آنحضرت کے ساتھہ ایمان لانے پر تاکہ جان لین وہ اہل کتاب جنھون نے تقوے کیا اور نہ ایمان لائے اس کے
رسول پر اس بات کو کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ وہ قادر نہین ہین اس پر کہ پائین کسی شئے کو اللہ کے فضل سے جسکا
اس نے تفضل فرمایا اس شخص پر جو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا یعنے انکے لیے کچھہ
اجر و نصیب نہین ہے اور نہ وہ قادر ہین دفع کرنے پر اس فضل کے جسکا اللہ نے تفضل کیا ہے اس کے مستحقون
پر اس لیے کہ وہ اس کے رسول پر ایمان نہین لائے اور یہہ تفضل مشروط ہے ساتھہ ایمان لانے کے اس کے
رسول پر اور جان لین اس بات کو کہ فضل اسکے ہاتھہ مین ہے اپنے بندون مین سے جسکو چاہتا ہے

ف۱ تجھکو کیا مانع تھا کہ سجدہ نہ کیا ۱۲ منہ
ف۲ اور تم مسلمانو کیا خبر رکھتے ہو کہ جب وہ آوینگی تو بھی یہ ایمان نہ لاوینگے
ف۳ اور مقرر ہو چکا ہے ہر بستی پر جسکو ہم نے کھپا دیا کہ وہ نہین پھر آنی ۱۲ منہ
ف۴ یعنی جو کہ جملہ طلبیہ منفی شرط کے معنے مین ہے تقدیر یہہ ہے ان تعطوہ [illegible] ۱۲ منہ
ف۵ اس قول کو خازن نے ذکر کیا ہے ۱۲ منہ
ف۶ وہ لوگ پاوینگے اپنا حق دوہرا ۱۲ منہ
ف۷ فتح القدیر مین ہے کہ حضرت ابن مسعود نے لکیلا یعلم پڑھا ہے اور عطا بن عبد اللہ سے لان یعلم اور عکرمہ سے لیعلم اور [illegible] ۱۲ منہ

دیتا ہے اُس پر کسی کا زور نہین چلتا ہے اور اسد بڑی فضل والا ہے اس کے یہان کچھ کمی نہین یہہ معنے تو اس بنا پر ہین کہ کلمہ لا زاید ہے کسی نے کہا الا یقدرون مین ضمیر راجع ہے طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آپ کے اصحاب کے اور کلمہ لا لئلا مین زائد نہین ہے معنی یہہ ہین کہ اسد تعالے نے یہ قوم کو یہہ فضیلت دی کہ اپنی رحمت سے دو کفل عطا کیئے اور نور و مغفرت عطا فرمائی تاکہ اعتقاد کرین اہل کتاب اس بات کا کہ قادر نہین ہے نبی اور مومنین کسی شے پر اسد کے فضل سے جو کہ عبارت ہے اُس شئے سے جو اُن کو دی گئی یہہ معنے اسی بنا پر ہین کہ یا ایہا الذین آمنوا الآیہ کے مخاطب اس امت کے مومنین ہین جیسا کہ اول گزر چکا ہے فتح البیان مین ہے کہ قول اوّل اولے ہے واسد سبحانہ تعالے اعلم الحمد للہ والمنة کہ تفسیر سورہ حدید ۲ ماہ شعبان ۱۳۰۵ ہجری روز شنبہ وقت عشا امیر گنج مین تمام ہوئی اسد سبحانہ قبول فرمائے اور پڑہنے والون کو عمل کی توفیق رفیق کرے آمین والحمد للہ اوّلاً و آخراً و ظاہراً و باطناً وصلی اللہ وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ مل ما علم وزنة ما علم و عدد ما علم آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورة المجادلة

اس سورہ مبارکہ کی بائیس آیتین ہین اور مدنی ہے قرطبی نے کہا سب کے قول ہین مگر عطا سے ایک یہہ روایت ہے کہ اس مین کا عشر اول مدنی ہے اور باقی سورت مکی ہے کلبی نے کہا کہ ساری سورت مدینہ مین نازل ہوئی سوا اس آیت کے کہ ما یکون من نجوی ثلاثة الا ھو رابعھم کے مین نازل ہوئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مدینے مین نازل ہوئی حضرت ابن الزبیر سے بہی اُسی کی مثل مروی ہے مجادلہ بکسر دال ہے جیسا کہ سعد نے حواشی کشاف مین ذکر کیا ہے شہاب مین ہے کہ بفتح و کسر دال ہے اور معروف ثانی ہی ہے جیسا کہ کشف مین ہے یہہ سورت قرآن سے اول عشر اخیر ہے باعتبار اُس کے اجزا کے عدد کے اس مین کوئی آیت نہین ہے مگر اُس مین اسد پاک کا اسم ذات مذکور ہی ایک بار یا دو تین بار جملہ ۴۰ بار مذکور ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجھا وتشتکی الی اللہ واللہ یسمع تحاورکما ان اللہ سمیع بصیر ○ سن لی اسد نے بات اُس عورت کی جو جھگڑتی ہے تجہسے اپنے خاوند کے حق مین اور جھینکتی ہے اسد کے آگے اور اسد سنتا ہے سوال و جواب تم دونون کا بیشک اسد سنتا ہے دیکھتا ف اسلام سے پہلے مرد اگر عورت کو کہتا تو میری مان ہے تو ساری عمر وہ اُس پر حرام گنتی حضرت کے وقت مین ایک مسلمان نے کہہ بیٹھا اپنی عورت کو پہر دونون پچھتائے عورت آئی حضرت کے پاس حضرت نے فرمایا اب کیونکر تم مل سکتے ہو وہ شکوہ کرنے لگی

کہ گھر ویران ہوتا ہے اولاد پریشان ہوتی ہے اس میں یہہ حکم اترا فرمایا کہ جن نے جنا نہیں وہ ماں کیونکر ہو گر گستاخی کا بدلہ کفارہ دے تو اس عورت پاس جاوے نہیں تو نہ جاوے پر عورت اُسی کی رہی اس ماں بہن کہنے کو ظہار کہتے ہیں ف کلمہ قد تحقیق کا ہے اور جس نے کہا کہ تقریب و توقع کے لیے ہے تو اس کی بات معنے سے نہیں لگتی ہے اظہار دال اور اس کا ادغام سین میں دونوں سبعیہ ہیں قد سمع اللہ الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ مقرر جواب دیا اللہ نے اس عورت کے قول و مطلوب کا بایں طور کہ ظہار کا حکم نازل کیا موافق اُسکے مطلب کے جو کہ بات کی تکرار کرتی تہی تجہسے اپنے خاوند کی شان میں اور ظاہر کرتی تہی اللہ کے آگے وہ مکروہ و فاقہ و تنہائی جو اُسے پیش آئی تہی بیان اس مجادلہ و شکوہ کا یہہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُس سے فرماتے کہ تو مقرر اس پر حرام ہو چکی تو وہ یہی کہتی کہ واللہ اس نے طلاق کا ذکر نہیں کیا ہے پہر کہتی ہیں شکوہ کرتی ہوں اللہ سے اپنے فاقہ و تنہائی کا اور اس کا کہ میرے چہوٹے چہوٹے بچے ہیں اگر میں اُن کو اُسکے ساتہ کر دوں تو ضائع ہو جائیں گے اور اپنے ساتہ لوں تو بہوکے مریں گے اور شروع کیا کہ اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھاتی اور کہتی تہی الٰہی بیشک میں شکوہ کرتی ہوں تیرے آگے واحدی کہتے ہیں مفسرین نے کہا ہے کہ یہہ آیت خولہ بنت ثعلبہ کے بارے میں اُتری ہے اُس کا خاوند اوس بن صامت ہے اس کو فساد عقل یا جنون تہا پس اُس کا جنون ایک دن اُس پر سخت ہوا تو اس سے ظہار کر بیٹہا پہر اس پر نادم ہوا اور ظہار جاہلیت میں طلاق تہا کسی نے کہا کہ خولہ بنت حکیم ہے کسی نے کہا اُسکا نام جمیلہ ہے اول اصح ہے کسی نے کہا کہ وہ بنت خویلد ہے ماوردی کہتے ہیں کبہی تو وہ منسوبہ ہوئی اپنے باپ کی طرف کبہی اپنے دادا کی طرف دونوں میں کا ایک کا تو اس کا باپ ہے اور دوسرا دادا پس وہ خولہ بنت ثعلبہ بن خویلد ہے **مروی** کہ حضرت عمرؓ اپنے عہد خلافت میں اُسپر گزرے اور آپ گدہے پر سوار تہے اور لوگ آپکے گرد پس خولہ نے آپ کو ٹہیرایا اور وعظ کیا پس کسی نے آپ سے عرض کیا کیا آپ اِس بڑہیا کے واسطے یہہ ٹہیرنا ٹہیرتے ہیں تو فرمایا کیا تم جانتے ہو یہہ بڑہیا کون ہے یہ خولہ بنت ثعلبہ ہے جس کی بات اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے سن لی کیا رب العالمین تو اس کی بات سنے اور عمرؓ اس کو نہ سنے جملہ واللہ یسمع تحاورکما مستانفہ قائم مقام تعلیل ماقبل ہے یا جملہ حالیہ ہے لیکن یہہ بعید ہے تحاور ماخوذ ہے حاور اذا راجع یا حور اذا راجع سے یعنے اور اللہ سنتا ہے تکرار تم دونوں کی باتوں میں بیشک اللہ بڑا سننے والا ہے سنتا ہے ہر سننے کی بات کو بڑا دیکہنے والا ہے دیکہتا ہے ہر دیکہنے کی شئے کو اُسے کے جملے سے وہ بات ہے جس کے ساتہ یہہ عورت تجہسے جہگڑتی عائشہؓ فرماتی ہیں بابرکت ہے وہ جس کے کان نے سما لیا ہر شئے کو بیشک میں البتہ سن رہی ہوں کلام خولہ بنت ثعلبہ کا اور مخفی رہتا ہے مجہپر بعض اُسکا اور وہ شکایت کر رہی ہے اپنے خاوند کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے

ف ابو عمرو و حمزہ و کسائی نے بادغام دال پڑہا ہے سین میں اور باقی قراء نے باظہار دال کسائی کہتے ہیں جسنے دال کا اظہار کیا میرے پاس تو اس کی زبان عجمی ہے عربی نہیں ہے کذا فی فتح القدیر ۱۲ منہ

سے اور وہ کہہ رہی ہے یا رسول اللہ اُسنے کہالی میری جوانی اور پہیلادیا مین نے اُس کے لئے اپنا پیٹ یہانتک کہ جب بڑی ہوئی میری عمر اور منقطع ہوگئی میری اولاد تو اُسنے مجسے ظہار کیا الٰہی بیشک مین شکوہ کرتی ہون تیرے آگے فرمایا پہر وہ ٹلی یہانتک کہ جبرئیل یہہ آیتین لیکر اُترے قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجہا یہہ شخص اوس بن صامت ہے اخرجہ ابن ماجہ والحاکم وصححہ والبیہقی وغیرہم کذا فی فتح البیان ابن کثیر مین حضرت عائشہ کی حدیث باین لفظ ہے حمد ہے واسطے اللہ کے جس کے کان نے سما لین آوازین البتہ مقرر آئی وہ عورت جھگڑنے والی طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپسے باتین کرتی تہی اور مین ناحیہ خانہ مین تھی نہین سنتی تھی جو وہ کہتی تہی پس اللہ عزوجل نے یہہ آیت نازل فرمائی اخرجہ الامام احمد وہکذا رواہ البخاری فی کتاب التوحید تعلیقا ابن ابی حاتم نے حضرت عمر کا قصہ مذکورہ مع زیادت روایت کیا ہے اور یہہ بھی عامر سے روایت کیا ہے کہ جو عورت اپنے خاوند کے باب مین جھگڑی وہ خولہ بنت صامت ہے اور اس کی مان معاذہ ہے جسکے بارے مین اللہ تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی ولا تکرہوا فتیاتکم علی البغاء ان اردن تحصنا صواب خولہ امرأۃ اوس بن الصامت ہے بالجملہ پہر اللہ پاک نے ظہار کا حال فی نفسہ اور اس کا حکم بطریق استیناف بیان کیا پس فرمایا اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـئِیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ جو لوگ مان کہہ بیٹھین اپنی عورتون کو وہ نہین اُن کی مائین اُن کی مائین وہی جنہون نے ان کو جنا اور وہ بولتے ہین ایک ناپسند بات اور جہوٹ اور اللہ معاف کرتا ہے بخشنے والا اور جو مان کہہ بیٹھین اپنی عورتون کو پہر وہی کام چاہین جسکو کہا ہے تو آزاد کرنا ایک بردہ پہلے اس سے کہ آپس مین ہاتھ لگاوین اس سے تم کو نصیحت ہوگی اور اللہ خبر رکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو پہر جو کوئی نہ پاوے تو روزے دو مہینے کے لگتے تار پہلے اس سے کہ آپس مین چہوئین پہر جو کوئی نہ کر سکے تو کہانا دینا ہے ساٹھ محتاج کا یہہ اس واسطے کہ حکم مانو اللہ کا اور یہہ حدین باندہی ہین اللہ کی اور منکرون کو دکھ کی مار ہے ف[1] پہر وہی کام جسکو کہا ہے یعنی یہہ لفظ کہا صحبت موقوف کرنے کو پہر چاہین صحبت کرین تو پہلے بردہ آزاد کرلین ف[2] بردے کی مقدور نہ ہو تو روزہ نہین روزہ ہو سکا تو کہانا نہین آخر کو کہانا ہے اگر لگا کر کہلاوے تو سالن روٹی دو وقت کہلاوے پیٹ بہر کر اور اناج دے تو ہر ہر کو دو سیر گیہون اناج ہے ف عاصم وغیرہ[1] نے یظاہرون پڑہا ہے بضم یا و تخفیف ظا و کسر ہا اور جمہور نے یظہرون بتشدید ظا مع فتح حرف یا اور کسی[3] نے بہ فتح یا و تشدید ظا و زیادت

الف اسی کے مثل سورۂ احزاب مین ہی گزرچکا ہے اور حضرت اُبیؓ نے یتظاہرون بفک ادغام اور یہ سب سبعیہ
ہین ظہار کے معنے شرعًا یہ ہین کہ مرد اپنی بی بی سے کہے کہ تو مجھپر مثل پیٹھ میری مان کے ہے اور تو مجھسے یا
میرے ساتھ یا میرے نزدیک مثل پیٹھ میری مان کے ہے اسکے ظہار ہونے مین کچھ اختلاف نہین ہے اختلاف
کیا ہے کہ جب کہے تو مجھپر مثل پشت میری بیٹی یا میری بہن کے ہے یا ان کے سوا اور ذوات محارم مین سے
پس ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ یہ ظہار ہے منجملہ انکے حضرت امام ابوحنیفہ و حضرت امام مالک ہین
اور حضرت حسن و نخعی و زہری و اوزاعی و ثوری بھی اسی کے قائل ہین ایک جماعت نے کہا کہ یہ ظہار نہین ہے
ان مین سے قتادہ و شعبی ہین بلکہ ظہار تنہا ماں کے ساتھ خاص ہے امام شافعی سے روایت مختلف ہے پس
اُن سے مثل قول اول اور مثل قول ثانی مروی ہے اصل ظہار مشتق ہے ظہر سے ظہر لغۃً بمعنے علو ہے ظہر الشیء
سے نہین ہے جو کہ بمعنے پشت ہے[ل] ایک قول یہ ہے کہ ظہر بمعنی پشت سے مشتق ہے اختلاف کیا ہے کہ جب
مرد اپنی عورت سے کہے کہ تو مجھپر مثل سر میری مان کے ہے یا مثل اسکے ہاتھ کے یا پاؤن کے یا مثل اس کے
اور اعضا کے یہ ظہار ہوگا یا نہین اور اسی طرح جب یون کہے کہ تو مجھپر مثل میری مان کے ہے اور ظہر کا ذکر
نہین کیا ظاہر یہ ہے کہ جب وہ اس سے ظہار کا قصد کرے گا تو ظہار ہو جاوے گا حضرت امام ابوحنیفہ سے
مروی ہے کہ جب اس کو تشبیہ دے گا اپنی مان کے کسی عضو سے جس کی طرف اس کو نظر کرنا حلال ہے
تو ظہار نہ ہوگا اور حضرت امام شافعی سے مروی ہے کہ ظہار نہین ہوتا ہے مگر تنہا ظہر مین اور اختلاف
کیا ہے کہ جب اپنی عورت کی تشبیہ دے کسی اجنبی عورت سے سو کسی نے تو کہا کہ ظہار ہوگا کسی نے کہا نہین
اس باب کی گفتگو کتب فروع مین مبسوط ہے منکم حال ہے موصول سے اور من نسائہم متعلق ہے یظاہرون
سے اور جملہ ماہن امہاتہم خبر ہے موصول کی یعنی جو لوگ ظہار کرتے ہین اپنی عورتون سے درانحالیکہ وہ
تم مین سے ہین اور عرب لوگ ہے ان کو توبیخ ہے اور ان کی عادت کا عیب کرنا ہے اس لیے کہ ظہار عرب کے
ساتھ خاص تھا باقی امتون مین نہ تھا مطلب یہ ہے کہ حرام کرتے ہین اپنی جورون کو جس طرح کہ اللہ تعالےٰ نے
ان کی ماؤن کی پشتون کو ان پر حرام کیا ہے اُن سے کہتے ہین کہ تم ہماری ماون کی پشتون کے مثل
ہو فرمایا کہ نہین ہین اُن کی عورتین اُن کی مائین پس یہ تو ان کی طرف سے ایک نرا جھوٹ ہے ایک ناپسند
بات ہے اس مین بھی ظہار کرنے والون کو توبیخ و سرزنش کرنا ہے جمہور نے امہاتہم کو بنصب پڑھا ہے حجازی
لغت کی بنا پر کہ حجاز والے کلمۂ ما کو لیس کا عمل دیتے ہین اور کسی[ع] نے برفع بنا بر عدم اعمال یہ لغت ہے نجد و
بنی اسد کا پھر جو اُن کی حقیقی مائین ہین اللہ پاک نے اُن کا بیان فرمایا کہ ان امہاتہم الا اللائی ولدنہم
یعنی نہین ہین اُن کی مائین مگر وہ عورتین جنہون نے ان کو جنا ہے مراد یہ ہے کہ حقیقت مین امہات

[ل] یہ ایک قول ہے خازن نے اس کو ذکر کیا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ عورت مرد کے پیچھے مرکب ہے اور سواری عرب کا قول طلاق مین اسی پر دال ہے کہ نزلت عن امرأتی ای طلقتہا ۱۲ منہ

[ع] ابو عمرو و سلمی ۱۲ منہ

والدات ہین اور مرضعات ملحق ہین والدات سے بواسطہ رضاع اور اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ازواج مطہرات اس لئے کہ اُن کی حرمت زیادہ ہی رہین جو رومین سویہ تو مان پن سے نہایت درجہ دور پڑی ہین
پس اسی لئے اللہ پاک نے اُن کی توبیخ وسرزنش مین زیادتی کرکے ارشاد فرمایا انہم لیقولون منکرا من القول
وزورا منکرا و زورا کا نصب بنابر صفت مصدر محذوف ہے ای قولا منکرا و زورا یعنی اور بیشک ظہار کرنے
والے البتہ کہتے ہین بسبب اپنے اس قول کے ایک زشت وناپسند بات جس کا شرع انکار کرتی ہے اور
اس کو ناپسند رکھتی ہے اور ایک کذب باطل حق سے منحرف ومائل ہے وان اللہ لعفو غفور یعنے
اور بیشک اللہ بڑا عفو کرنے والا بڑا بخشنے والا ہے جبکہ اُسنے اُن پر کفارہ ٹہیرایا اُن کو رہائی دینے والا اس
ناپسند بات سے جبکہ اللہ پاک نے ظہار کا اجمالا ذکر کیا اور اس کے کرنے والون کو توبیخ کی تو اب اس کے احکام
کی تفصیل شروع فرمائی پس ارشاد کیا والذین یظاہرون من نسائہم ثم یعودون لما قالوا یعنے جو لوگ
کہتے ہین یہ ناپسند جہوٹ بات اور باز رہتے ہین بسبب اس لفظ کے اُن کے جماع سے پہر رجوع ہوتے ہین
طرف اُس بات کی جو کہی ساتہہ تدارک وتلافی کے یہان کلمۂ لام بمعنے الی ہے جس طرح کہ ان آیتون مین ہے
ان تعودوا لمثلہ ای الی مثلہ اخفش نے کہا لما قالوا و الی ما قالوا باہم ایک دوسرے کے پیچہے آتے ہین فرمایا
ہم والحمد للہ الذی ہدانا لہذا ۱ اور فرمایا فاہدوہم الی صراط الجحیم ۲ اور فرمایا بان ربک
اوحی لہا ۵ اور فرمایا واوحی الی نوح فراء نے کہا لام بمعنی عن ہے معنے یہ ہین پہر رجوع کرتے ہین اس سے
سے جو کہی اور ارادہ کرتے ہین وطی کا زجاج نے کہا یہ معنی ہین پہر عود کرتے ہین طرف ارادۂ جماع کے من اجل
ما قالوا یعنی بسبب اُس بات کے جو کہی نیز اخفش نے کہا کہ آیت مین تقدیم وتاخیر ہے معنے یہ ہین والذین یظاہرون
من نسائہم ثم یعودون لما کانوا علیہ من الجماع فتحریر رقبۃ لما قالوا ای فعلیہم تحریر رقبۃ من اجل ما قالوا پس حرف
جار جو لما قالوا مین ہے متعلق ہے محذوف سے جو خبر ہے مبتدا کی یعنے فعلیہم اہل علم نے عود مذکور کی تفسیر
مین کئی قول پر اختلاف کیا ہے ایک یہ کہ وطی پر عزم ہے عراق والے حضرت امام ابوحنیفہ اور اُن کے اصحاب اسی
کے قائل ہین اور حضرت امام مالک سے بہی مروی ہے ۲ کسی نے کہا نفس وطی ہے حضرت حسن بہی اسی کے قائل ہین
اور حضرت امام مالک سے بہی مروی ہے ۳ کسی نے کہا یہ ہے کہ اُس کو روک رکہے جدا کرنے کے بعد ظہار کے
باوجود قدرت کے طلاق پر حضرت امام شافعی اسی کے قائل ہین ۴ کسی نے کہا کہ کفارہ ہے معنی یہ ہین کہ
مباح نہین جانتا ہے اُس کی وطی مگر ساتہہ کفارہ کے لیث بن سعد بہی اسی کے قائل ہین اور حضرت امام ابوحنیفہ
سے بہی مروی ہے ۵ کسی نے کہا مکرر کرنا ظہار کا بلفظ اہل ظاہر اسی کے قائل ہین اور بکیر بن اشج وابو العالیہ وفراء
سے بہی مروی ہے معنی یہ ہین پہر عود کرتے ہین طرف کہنے اُس بات کے جو کہی ۶ کسی نے کہا معنی یہ ہین عود کرتے ہین

طرف اُس کے ساتھہ نقض ورفع وازالہ کے اکثر مجتہدین اسی احتمال کی طرف گئی ہین ۔ کسی نے کہا عود کے
معنے سکوت ہے طلاق سے بعد ظہار کے ۔ کسی نے کہا عود ندامت ہے یعنی نادم ہوتے ہین تو رجوع کرتے
ہین طرف الفت کے بالجملہ موصول مبتدا ہے اور خبر اُس کی فتحریر رقبۃ ہے بر تقدیر فعلیہم تحریر رقبت
ای فالواجب علیہم اعتاق رقبۃ یقال حررتہ اے جعلتہ حُرًّا یعنے تو واجب ہے اُن پر آزاد کرنا ایک بردے کا ظاہر یہ ہے
کہ کوئی سا رقبۃ ہو کافی ہوجائے گا کسی نے کہا یہ شرط ہے کہ وہ مومنہ ہو جیسا کہ قتل کے کفارہ مین رقبہ مومنہ ہے
اول کے حضرت امام ابو حنیفہؒ اور اُن کے اصحاب قائل ہین اِن دونون نے یہ شرط بھی لگائی ہے کہ وہ رقبہ ہر
عیب سے سالم ہو اور یہہ بردہ اُم ولد جائز نہین ہے اور نہ وہ مکاتب جو کچھہ ادا کرچکا ہے مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا
یعنے آزاد کرنا بردے کا ہے پہلے اس سے کہ آپس مین ایک دوسرے کو چھوئین یہان مراد تماس سے جماع ہے
جمہور اسی کے قائل ہین پس مظاہر کو وطی جائز نہین ہے یہان تک کہ کفارہ دے لیوے کسی نے کہا کہ مراد
اس سے استمتاع ہے ساتھہ جماع کے یا لمس یعنی ہاتھہ لگانا نظر کرنا طرف فرج کے ساتھہ شہوت کے امام مالک اسی کے قائل ہین
اور امام شافعی کے دو قولون مین کا یہہ ایک قول ہے ذٰلِکُمْ تُوْعَظُوْنَ بِہٖ یعنی یہ حکم مذکور امر کئے جاتے ہو تم ساتھہ
اس کے یا زجر کئے جاتے ہو اُس کے ساتھہ ظہار کے ارتکاب سے اس لئے کہ حدیثیان زجر کرنے والی باز رکھنے والی
ہین جنایات مین خوض کرنے سے اس مین بیان ہے اُس شے کا جو کہ کفارے کے مشروع کرنے سے مقصود
ہے زجاج نے کہا آیت کے یہ معنی ہین کہ یہ سختی کرنا کفارے مین وعظ و نصیحت کئے جاتے ہو تم ساتھہ اُس کے یعنی کفارے
کا سخت و درشت کرنا وعظ ہے تمہارے واسطے یہان تک کہ تم ترک کرو ظہار کو کیونکہ کفارے کا حکم کرنا دلیل ہے جنایت
کی ارتکاب پر تو واجب ہے کہ اس حکم سے نصیحت پذیر ہو یہان تک کہ ظہار کی طرف عود نکرو اور اللہ کے عقاب سے
ڈرو جو اُس پر ہے وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ یعنے اللہ تعالے کو تمہارے کامون کی خوب خبر ہے تمہارے کامون
سے اُس پر کچھہ بھی مخفی نہین ہے تو وہ اُن پر تم کو جزا دینے والا ہے پھر اللہ پاک نے اُس شخص کا حکم ذکر کیا جو کہ
کفارے سے عاجز ہے پس فرمایا فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَہْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا یعنے جو کوئی نہ
پاوے بردہ اپنے ملک مین اور نہ قادر ہو اُس کی قیمت پر تو اُس پر روزے ہین دو مہینے کے لگتی تار اُن مین افطار
نکرے پھر اگر افطار کرے تو نئی سری سے رکھے اگر افطار بغیر عذر ہو اور اگر کسی عذر مرض یا سفر کی وجہ سے افطار ہو تو سعید
بن مسیب و حسن و عطا بن ابی رباح و عمرو بن دینار و شعبی و امام شافعی و امام مالک فرماتے ہین کہ بنا کرے اور
نئے سری نہ رکھے اور حضرت امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہین کہ نئے سر سے رکھے یہہ قول حضرت امام شافعی سے بھی
مروی ہے بالجملہ یہ دو ماہ کے روزے لگتے تار رکھنا پہلے اس سے کہ آپس مین ایک دوسرے کو چھوئین
اس کے معنے عنقریب گزر چکے ہین پس اگر اُس نے وطی کی رات مین یا دن مین عمدًا یا خطاءً تو نئے سرے روزے رکھے

امام ابو حنیفہ و امام مالک اسی کے قائل ہین امام شافعی فرماتے ہین کہ نئے سر سے نہ رکہے جبکہ رات مین وطی
کرے کیونکہ رات روزے کا محل نہین ہے قول اول اولے ہے **فمن لم یستطع الآیہ** کا یہ مطلب ہے پہر جو
کوئی طاقت نہ رکہے دو ماہ لگتے تار روزے رکہنے کی تو اُس پر یہہ ہے کہ ساٹھ مسکین کو کہانا کہلاے ہر مسکین
کو دو مدیہہ دو مُد آدہا صاع ہوا حضرت امام ابو حنیفہ اور اُن کے اصحاب اسی کے قائل ہین حضرت امام شافعی
وغیرہ فرماتے ہین کہ ہر مسکین کو ایک مد غالب قوت بلد سے دے ظاہر آیت سے یہہ ہے کہ اُنکو کہلائے یہان تک کہ وہ
سیر ہو جائین ایک بار یا ان کو وہ شے دیدے جو اُن کو سیر کردے اور اس کو یہہ لازم نہین ہے کہ اُن کو ایک بار
جمع کرے بلکہ اُسے یہہ جائز ہے کہ ساٹھ مین کے بعض کو تو ایک دن کہلائے اور بعض کو دوسرے دن
حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ تین امر ہین جن مین ایک مد ہے کفارہ قسم کا اور کفارہ ظہار کا اور کفارہ روزے کا
ذلک لتومنوا باللہ و رسولہ ذلک مبتدا ہے اور خبر مقدر ای ذلک واقع یا محل نصب مین ہے اے **فعلنا ذلک**
یعنے یہ بیان و تعلیم احکام اور اُن پر تنبیہ جسکا بیان مذکور ہوا واقع ہے یا ہم نے اُس کو کیا تاکہ تم یقین کرو اللہ
پر اور اُسکے رسول پر اور عمل کرو اُس کے شرائع و احکام کے ساتھ جنکو تمہارے واسطے مشروع کیا اور تقدیق
کرو اس بات کی کہ اللہ تعالے نے اُنکا امر فرمایا ہے تاکہ اطاعت کرو اللہ کی اور اُس کے رسول کی اوامر و نواہی مین
اور ٹہیرو نزدیک حدود شرع کے اور اُن سے آگے نہ بڑہو اور عود نکرو طرف ظہار کے جو ایک ناپسند بات اور
جہوٹ ہے **تلک** مبتدا ہے **حدود اللہ** اسکی خبر ہے یعنے یہہ احکام جن کا ظہار و کفارہ مین ذکر کیا گیا اللہ کی
حد ہین سو تم اُن سے آگے نہ بڑہو کون حدین جن کو تمہارے لیے باندہ دیا ہے پس اُس نے تمہارے واسطے
بیان کر دیا کہ ظہار معصیت ہے اور اُس کا کفارہ مذکورہ عفو و مغفرت کا موجب ہے **وللکافرین عذاب الیم**
یعنے اور وہ منکر جو نہین ٹہیرتے ہین نزدیک حدود اللہ کے اور جو شے اللہ نے اپنے بندون کے لیے مقرر کی
ہے اس پر عمل نہین کرتے ہین تو اُن کے واسطے عذاب ہے دردمند یا دردناک یعنی قیامت کے دن جہنم کا
عذاب ہے حدود الہی پر نہ ٹہیرنے کا نام کفر رکہا واسطے تغلیظ و تشدید کے حضرت ابن عباس نے اِس
آیت کی تفسیر مین فرمایا ہے یہہ وہ مرد ہے جو اپنی بی بی سے کہتا ہے کہ تو مجہپر مثل پشت میری ماں کے ہے
پس جب اُس نے یہہ کہدیا تو اُسے حلال نہین ہے کہ اُس کے قریب ہو ساتہہ نکاح کے اور نہ بغیر نکاح
کے یہان تک کہ کفارہ دے ساتہہ آزاد کرنے ایک بردے کے پہر اگر نہ پاوے تو روزے دو ماہ لگتے تار
قبل اس سے کہ باہم ایک دوسرے کو مس کرین مس نکاح ہے پہر اگر طاقت نہ رکہے تو کہلانا ساٹھ مسکین کو اور
اگر اُس نے کہا کہ تو مجہپر مثل پشت میری ماں کے ہے اگر مین فلان کام کرون تو اس مین ظہار واقع نہ ہوگا
یہان تک کہ حانث ہو پہر اگر حانث ہو تو اس سے قربت نکرے یہان تک کہ کفارہ دے اور ظہار مین طلاق

نہین واقع ہوتی ہے نیز اُن سے مروی ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو عرض کیا بیشک مین نے اپنی عورت سے ظہار کیا پہر مین نے اُس کے خلخال کی سپیدی چاند کی روشنی مین دیکہہ لی تو مین اس پر واقع ہو گیا قبل اس کے کہ کفارہ دون تو آپنے فرمایا کیا نہین فرمایا اللہ نے من قبل ان یتماسا عرض کیا یا رسول اللہ مقرر مین نے تو کر لیا فرمایا رک رہ اُس سے یہان تک کہ کفارہ دے اسی کی مثل ابو داؤد و ترمذی و نسائی وغیرہ نے اُن سے روایت کیا ہے کذا فی فتح البیان ف یوسف بن عبد اللہ بن سلام خویلہ بنت ثعلبہ سے راوی ہین کہا واللہ مجہہ مین اور اوس بن صامت مین اللہ نے سورہ مجادلہ کا شروع نازل فرمایا ہے کہا مین اُس کے پاس تہی وہ ایک بڑا بوڑہا تہا مقرر اُس کا خلق بُرا ہو گیا تہا کہا پس وہ ایک دن مجہہ پر داخل ہوا تو مین نے کسی شئے کے ساتہہ اُس سے تکرار کی تو وہ خفا ہو گیا پس کہہ بیٹہا کہ تو مجہہ پر مثل پشت میری مان کے ہے کہا پہر وہ نکلا تو گہڑی بہر اپنی قوم کی مجلس مین بیٹہا پہر مجہہ پر داخل ہوا تو ناگاہ وہ ارادہ کرتا ہے مجہہ سے میرے نفس کا کہا مین بولی قسم ہے اس کی جس کے ہاتہہ مین خویلہ کی جان ہے تو نہ پہونچے گا مجہہ تک حالانکہ تو کہہ چکا جو کچہہ کہہ چکا یہان تک کہ فیصلہ کرے اللہ پہر مین غالب ہو گئی اس پر ساتہہ اُس شئے کے جس سے عورت بوڑہے ضعیف پر غالب ہوتی ہے تو مین نے اُس کو اپنی طرف سے ڈال دیا کہا پہر مین اپنی بعض ہمسایہ عورتون کی طرف نکلی تو مین نے اُن سے کپڑے عاریت لیے پہر مین نکلی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئی تو مین آپ کے روبرو بیٹہہ گئی پہر جس بات کو مین اُس سے پیش آئی تہی اس کا آپ سے ذکر کیا اور اس کی بدخلقی جو مجہے پیش آتی تہی اُس کی آپ سے شکایت کرنے لگی کہا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے او خویلہ تیرے چچا کا بیٹا بڑا بوڑہا ہے سو تو اُس کے حق مین اللہ سے ڈر کہا پس مین نہ ٹلی یہان تک کہ میرے بارے مین قرآن نازل ہوا پس ڈہانک لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس حالت نے جو کہ آپ کو ڈہانکا کرتی تہی پہر وہ حالت آپ سے دور ہو گئی تو مجہ سے فرمایا او خویلہ مقرر اللہ نے تجہہ مین اور تیرے صاحب مین قرآن نازل فرمایا پہر آپنے پڑہا قد سمع اللہ الی قولہ تعالی وللکافرین عذاب الیم پس آپنے مجہے فرمایا تو اُس کو امر کر تو چاہیے کہ ایک بردہ آزاد کرے کہا پس مین نے عرض کیا نہین ہے اُس کے پاس وہ شئے جو آزاد کرے آپنے فرمایا تو چاہیے کہ روزے رکہے دو ماہ کے لگتے تار کہا پہر مین نے عرض کیا واللہ بیشک وہ البتہ ایک بڑا بوڑہا ہے اُس پر صیام یعنی اُسے روزون کی طاقت نہین ہے فرمایا تو چاہیے کہلائے ساٹہہ مسکینون کو ایک وسق کہجورین کہا پہر مین نے عرض کیا واللہ یا رسول اللہ یہہ اُس کے پاس نہین ہے کہا پہر آپنے فرمایا پس ہم اب اُس کی اعانت کرین گے ایک فرق کہجورون سے کہا پس مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اور مین اب اُس کی اعانت کرون گی ایک اور فرق سے فرمایا مقرر تو

ف اخرجہ البزار والطبرانی والحاکم وابن مردویہ والبیہقی ۱۲ منہ

ف یعنی صحبت کرنا جماعت سے ۱۲ منہ

صواب کو پہونچی اور تو نے احسان کیا پس . بو تو جا تو اس کو اس کی طرف سے خیرات کر دے پھر تو وصیت قبول کر اپنے چچا کے بیٹے کی ساتھ بھلائی کی کہا پس میں نے قبول کی اخرجہ الامام احمد ورواہ ابوداؤد فی کتاب الطلاق من طریقین عن محمد بن اسحاق بن یسار بہ وعندہ خولہ بنت ثعلبہ ویقال فیہا خولہ بنت مالک بن ثعلبہ وقد تصغر فیقال خویلہ ولا منافاۃ بین ہذہ الاقوال فا لامر فیہا قریب واللہ اعلم حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ در سبب نزول صدر این سورہ صحیح یہی حدیث ہے اب رہی سلمہ بن صخر کی حدیث سو اس میں یہ نہیں ہے کہ وہ سبب نزول ہو لیکن اسکو امر کیا گیا اس شے کا جو کہ اللہ تعالے نے اس سورت میں نازل فرمائی یعنے بردہ آزاد کرنا یا روزے رکھنا یا کھانا کھلانا اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے ابن کثیر میں پوری مذکور ہے پھر کہا ہے کہ ظہار مشتق ہے ظہر سے جاہلیت میں جب کوئی اپنی بی بی سے ظہار کرتا تو اس سے کہتا انت علی کظہر امی پھر شرع میں ظہار باقی اعضا میں ہو گیا ظہر پر قیاس کر کے جاہلیت میں ظہار طلاق تھا پس اللہ تعالے نے اس امت کے واسطے رخصت دی اور اس میں کفارہ ٹھیرایا اور اس کو طلاق نہ ٹھیرایا جس طرح کہ وہ لوگ جاہلیت میں اس کے معتمد و قاصد تھے سلف میں سے غیر واحد نے اسی طرح کہا ہے سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ایلا و ظہار طلاق جاہلیت میں سے تھا پس اللہ تعالے نے ایلا کو تو چار ماہ کے ساتھ مؤقت کیا اور ظہار میں کفارہ ٹھیرایا رواہ ابن ابی حاتم بنحوہ امام مالک نے منکم سے اسپر استدلال کیا ہے کہ کافر اس آیت میں داخل نہیں ہے پس خطاب مومنوں کو ہے جمہور نے یوں جواب دیا کہ یہ خارج مخرج غالب ہے تو اب اس کے لیے کوئی مفہوم نہیں ہے جمہور نے من نسائہم سے اس پر استدلال کیا ہے کہ وہ لونڈی سے ظہار نہیں ہے اور وہ اس خطاب میں داخل نہیں ہے ان اللہ لعفو غفور کی تفسیر میں کہا ہے کہ اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے اس شے سے جو کہ جاہلیت میں ہوئی اور اسی طرح اس شے سے بھی جو کہ سبقت زبان سے نکل گئی اور متکلم نے اس کی طرف قصد نہیں کیا جیسا کہ ابوداؤد نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو سنا کہ وہ اپنی بی بی سے کہہ رہا ہے او میری بہن تو آپ نے فرمایا یہ تیری بہن ہے وہ پس یہ انکار ہے لیکن بمجرد اس کہنے کے آپ نے اس کو اس پر حرام نہیں فرمایا اس لیے کہ اس نے اس کا قصد نہیں کیا تھا اور اگر وہ اس کا قصد کرتا تو البتہ وہ اس پر حرام ہو جاتی کیونکہ بنا بر قول صحیح کچھ فرق نہیں ہے درمیان ماں کے اور اس کے سوا باقی محارم کے یعنے بہن پھوپھی خالہ اور جو ان کے مشابہ ہیں پھر لما قالوا کی تفسیر میں جو سلف و ائمہ کا اختلاف ہے اس کو ذکر کیا ہے بعض کا یہ قول ہے کہ لفظ ظہار کی طرف عود کرے تو اس کو مقرر رکھے اس کے بعد یوں کہا ہے کہ یہ قول باطل ہے اور یہ اختیار ابن حزم ہے اور قول ہے داؤد کا اور ابو عمر و بن عبد البر نے بکیر بن اشج و فراء و اہل کلام کے ایک فرقے سے اس کو حکایت کیا ہے بعد اس کے اور قول ذکر کیے ہیں یہ

حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ مس نکاح ہے اسی طرح عطا و زہری و قتادہ و مقاتل بن حیان نے بھی کہا ہے زہری نے کہا اس کو نہیں پہونچتا کہ اس کا بوسہ لیوے اور اس کو چھوئے یہان تک کہ کفارہ دے

وقد روی اہل السنن من حدیث عکرمۃ عن ابن عباس ان رجلا قال یارسول اللہ انی ظاہرت من امرأتی فوقعت علیہا قبل ان اکفر فقال ما حملک علی ذلک یرحمک اللہ تعالیٰ قال رایت خلخالہا فی ضوء القمر قال فلا تقربہا حتی تفعل ما امرک اللہ عزوجل وقال الترمذی حسن غریب صحیح ورواہ ابوداؤد والنسائی من حدیث مرسلا قال النسائی وہو اولی بالصواب پھر رقبہ کے اطلاق و تقیید کا ذکر کیا جیسا کہ گزر چکا ہے اس کے بعد بروایت بزار عن طاؤس عن ابن عباس قصہ مذکورہ ذکر کیا ہے پھر بزار کا یہ قول نقل کیا ہے لا یروی عن ابن عباس باحسن من ہذا و اسمعیل بن مسلم تکلم فیہ و روی عنہ جماعۃ کثیرۃ من اہل العلم وفیہ من الفقہ انہ لم یامرہ الا بکفارۃ واحدۃ قولہ تعالیٰ ذلکم توعظون بہ واللہ بما تعملون خبیر یعنے اس کے ساتھ تم زجر کیے جاتے ہو اور اللہ خبر رکھنے والا ہے اس شے کی جو کہ تمہاری اصلاح کرتی ہے جاننے والا ہے تمہارے احوال کا تلک حدود اللہ وللکافرین عذاب الیم یعنے یہ اللہ کے محارم ہین ہ تم ان کا ہتک مت کرو اور جو لوگ ایمان نہیں لائے اور نہ التزام کیا اس شریعت کی احکام کا تم یہ مت اعتقاد کرو کہ وہ نجات پانے والے ہین ہرگز نہیں امر ویسا نہیں ہے جیسا کہ انہوں نے زعم کیا ہے بلکہ ان کے واسطے عذاب الیم ہے دنیا و آخرت مین کذا فی ابن کثیر باختصار بالجملہ جبکہ اللہ پاک نے ان مومنوں کا ذکر کیا جو کہ اس کی حدون کے پاس وقوف کرنے والے ہین تو محادین کا ذکر فرمایا پس ارشاد کیا اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ کُبِتُوْا کَمَا کُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍۢ بَیِّنٰتٍ ط وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ج یَوْمَ یَبْعَثُھُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُھُمْ بِمَا عَمِلُوْا ط اَحْصٰہُ اللّٰہُ وَنَسُوْہُ ط وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ ہ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ھُوَ رَابِعُھُمْ وَلَا خَمْسَۃٍ اِلَّا ھُوَ سَادِسُھُمْ وَلَآ اَدْنٰی مِنْ ذٰلِکَ وَلَآ اَکْثَرَ اِلَّا ھُوَ مَعَھُمْ اَیْنَ مَا کَانُوْا ج ثُمَّ یُنَبِّئُھُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ع جو لوگ مخالفت ہوئے ہین اللہ سے اور اس کے رسول سے وہ رد ہوئے جیسے کہ رد ہوئے ہین ان سے پہلے اور ہم نے اتاری ہین آیتین صاف اور منکرون کو ذلت کی مار ہے جس دن اٹھاوے گا اللہ ان سب کو پھر جتاوے گا ان کو ان کے کیے اللہ نے وہ گن رکھے ہین اور وہ بھول گئے اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز تو نے نہ دیکھا کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچھ ہے آسمانوں مین اور جو کچھ ہے زمین مین کہیں نہیں ہوتا مشورہ تین کا جہان وہ نہیں ان مین چوتھا اور نہ پانچ کا جہان وہ نہیں ان مین چھٹا اور نہ اس سے کم نہ زیادہ جہان وہ نہیں انکے ساتھ جہان کہیں ہون پھر جتاوے گا ان کو جو انہوں نے کیا

ع ۹

قیامت کے دن بیشک اللہ کو معلوم ہے ہر چیز انتہے ف اللہ پاک خبر دیتا ہے اُن لوگون کی جنہون نے اُس کی اور اُس کے رسول کی مخالفت کی اُس کی شرع سے عناد کیا کہ وہ ذلیل کیے گئے ملعون ہوئے رسوا کیے گئے جیسا کہ اُن کے ساتھ کیا گیا جو اُن سے پہلے اُن کے مشابہ تھے اور مقرر ہم نے نازل کین واضح آیتین سوائے کافر فاجر مکابر کے اور کوئی اُن سے عناد نہین کرتا ہے اور نہ اُن کا مخالف ہوتا ہے اور منکرون کو ذلت کی مار ہے اس کے مقابل ہین کہ اللہ کی شرع کے اتباع سے اور اس کے لیے منقاد ہونے سے اور اُس کو سامنے فروتنی کرنے سے تکبر کیا قیامت کے دن اللہ تعالے اگلون پچھلون کو ایک زمین مین جمع کرے گا پھر اُن کو خبر دیگا اس خیر و شر کی جو اُنہون نے کی ہے اللہ تعالے نے اُس کو اُن پر ضبط و حفظ کر رکھا ہے اور وہ اُسکو بھول گئے اللہ کے سامنے ہر چیز ہے کوئی شے اُس سے غائب نہین ہوتی ہے اور نہ مخفی رہتی ہے اور نہ وہ کسی سے کو بھولتا ہے پھر یہ خبر دی کہ اُس کا علم خلق کو گھیرے ہوئے ہے اُن پر مطلع ہے اُن کی باتین سنتا ہے اُن کے مکان کو دیکھتا ہے جس جگہہ ہون جہان کہین ہون پس فرمایا الم تر ان اللہ یعلم الآیہ اور باوجود سننے جاننے اللہ تعالے کے اُس کے قاصد بھی لکھتے جاتے ہین اُن کی سرگوشی کو جو کچھہ وہ کرتے ہین کما قال تعالے أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ وقال تعالے أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ اسی لیے غیر واحد نے اجماع حکایت کیا ہے اس پر کہ مراد اس آیت سے اللہ پاک کی معیت علمی ہے اور اُس کی مراد لینے مین کچھہ شک نہین ہے لیکن اُس کے علم کے ساتھ اُس کا سمع بھی ہے اور اُس کی بصر اُن مین نافذ ہے پس اللہ پاک اپنی خلق پر مطلع ہے اُنکے امور مین کی کوئی شے اُس سے غائب نہین ہے پھر فرمایا ثم ینبئہم الی علیم امام احمد فرماتے ہین کہ آیت کو علم کے ساتھ شروع کیا اور اُسی کے ساتھ اس کو ختم فرمایا کذا فی ابن کثیر ف فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ محادہ کہتے ہین مشاقہ و معاداۃ و مخالفت کو زجاج نے کہا محادۃ یہ ہے کہ تو اس حد مین ہو جو کہ تیرے صاحب کے مخالف ہو تو یہ کنایہ ہے معاداۃ و دشمنی سے اس لیے کہ یہ لازم ہے دشمنی کو اصل اس کی ممانعت ہے اسی معنے سے حدید بھی ہے کیونکہ اُس کے ساتھ ممانعت کی جاتی ہے اور اسی معنے سے بوّاب و دربان کو حداد کہتے ہین یہ محادین اہل مکہ ہین اس لیے کہ یہ آیت غزوۂ احزاب مین وارد ہوئی ہے یہ غزوہ سنہ ۴ ہجری مین ہوا یا سنہ ۵ ہجری مین مقصود اس سے بشارت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مومنین کو اس بات کی کہ اُن کے دشمن جو کہ جتھے بن کر اُن پر آنے والے ہین وہ ذلیل و خوار کیے جائین گے اور اُن کی جمعیت متفرق ہو جائے گی مستقبل کو بلفظ ماضی ادا کیا اس سے منظور آگاہ کرنا ہے اُس کے تحقق و وقوع پر کسی نے کہا کہ معنی ماضی کی بنا پر ہین مراد اس سے وہ معاملہ ہے جو کہ بدر کے دن مشرکون کے ساتھ واقع ہوا کیونکہ اللہ پاک نے

ع جانتا نہیں
جب کہ اللہ جانتا ہے
ان کا بھید اور مشورہ
اور یہ کہ اللہ جانتا ہے
واقف ہے ہر چیز کا
ع کیا خیال
رکھتے ہیں کہ ہم نہیں سنتے
جانتے ان کا بھید
اور مشورہ کیوں
نہیں البتہ ہمارے
بھیجے ہوئے ان کے پاس
بیٹھے لکھتے ہیں

ان کو قتل و قید و قہر سے ذلیل کیا کبت کہتے ہین ذلیل و رسوا کرنے کو یقال کبت اللہ فلانا اذا اذلہ اور جو کوئی مردود بذلت ہوتا ہے تو اُس کو مکبوت بولتے ہین ہر دو مقاتل نے کہا کہ رسوا کیے گئے جیسے رسوا کیے گئے اُن سے قبل کے مشرکین قتادہ نے بھی اسی طرح کہا ہے ابو عبیدہ و اخفش کہتے ہین کہ کبتوا بمعنی اہلکوا ہے ابن زید نے کہا عذبوا سدی نے کہا لعنوا فراء نے کہا اغیظوا یوم الخندق من قبلہم سے مراد اگلی امتون کے کفار ہین جو کہ اللہ کے رسولون کے دشمن تھے جملہ وقد انزلنا آیات بینات محل نصب مین ہے بنا بر حال کبتوا کے واو سے یعنے وہ ذلیل و رسوا کیے گئے درآنحال کہ ہم نے واضح آیتین نازل کین اگلی امتون کے بارے مین جنہون نے اللہ کی اور اس کے رسولون کی مخالفت کی کسی نے کہا کہ مراد آیات سے فرائض ہین جنکو اللہ پاک نے نازل فرمایا کسی نے کہا وہ معجزات جو کہ دال ہین رسول کی صدق و راستی پر وللکافرین عذاب مہین یعنے اور جو لوگ انکار کرنے والے ہین ہر اس شی کا جس پر ایمان لانا واجب ہے پس وہ آیات جن کا بیان مذکور ہوا وہ اس کے تحت مین بدخول اولی داخل ہونگے تو ان کے واسطے ہے عذاب ذلیل کرنے والا جو کہ اپنے صاحب کو ذلیل کردے گا اور اُس کی عزت کو لیجائے گا مطلب یہ ہے کہ آیات کے انکار پر اُن کو اپنے نفوس کی عزت باعث ہوئی تھی تو عذاب بھی ایسا ہونا چاہیے جو ان کو ذلیل و رسوا کردے کیونکہ جزا عمل کی جنس سے ہوتی ہے یوم یبعثہم اللہ جمیعا مین ظرف متعلق ہے اذکر محذوف سے یا اس سے جس سے للکافرین کا لام متعلق ہے یا مہین سے یعنے وہ عذاب ذلیل کرنے والا ہے اُن کو جس دن کہ اللہ اُن کو مبعوث کرے گا اس حال مین کہ وہ مجتمع ہونگے ایک حالت مین یا اُن سب کو مبعوث کرے گا اُن مین سے کوئی بھی غیر مبعوث باقی نہ رہے گا فینبئہم بما عملوا یعنے صرف مبعوث کرکے نہین چھوڑ دے گا بلکہ پھر اُن کو خبر دے گا ان اعمال قبیح کی جو کہ دنیا مین کیے تھے یہ خبر دینا یا تو یون ہوگا کہ اُن کی توبیخ و سرزنش کرنے کو اور ان پر حجت کامل کرنے کو بیان کردے گا کہ وہ اعمال اُن سے صادر ہوئے یا قبیح و ہولناک صورت مین اُن اعمال کی صورت بناکر کھڑی کردے گا اُن کے خجل کرنے کو اور اُن کے حال کی تشہیر کرنے کو اور اُن کے عذاب کے سخت کرنے کو پھر اگر کوئی کہے کہ اُن کے اعمال تو کثیر ہین اور مختلف الانواع ہین ان سب کی ان کو کیونکر خبر دے گا تو بجملہ مستانفہ اس کا یہ جواب ارشاد فرمایا کہ احصاہ اللہ ونسوہ یعنے اللہ تعالی نے اُن سب اعمال کا شمار رکھا ہے اُن مین کا کچھ بھی اُس سے فوت نہ ہوا حالانکہ وہ اُن کو بھول گئے اور اُن کو یاد نہین رکھا پھر بجملہ تذییلیہ مقررہ اپنے احصاء و شمار کرنی کی تقریر و تاکید فرمائی واللہ علی کل شیء شہید یعنے ان کے اعمال کی کیا ہستی ہے بلکہ اللہ تو ہر شی پر شہید ہے اشیا مین سے کوئی شی بھی اس پر مخفی نہین ہے ساری اشیاء پر اس کو اطلاع و نظر ہے پھر اس بیان کی تاکید کی کہ وہ ہر شی کا عالم ہے پس فرمایا الم تر ان اللہ یعلم ما فی السموات وما فی الارض یعنے کیا نہین جانا تو نے کہ اُس کا علم تام محیط ہے اُس شی کو جو کہ آسمانون

ل یجوز منصوب بمتعلق بجمع کی تقدیر پر سکا ای مجتمعین فاتحال توکیدۃ ۱۲ منہ

ہین ہی اور زمین مین ہی بایں طور کہ جو کچھ اُن مین ہے اُس ہی کچھ بھی اُس پر مخفی نہین ہے پھر یہ جملہ مستانفہ اِس
بات کی تقریر و تاکید کی کہ اُس کا علم شامل و وسیع ہے اور کل معلومات کو محیط ہے پس فرمایا ما یکون من نجوی
ثلٰثۃ الآیۃ جمہور نے یکون کو بتحتیہ اور کسی نے بفوقیہ پڑھا ہے اور دونون کی بنا پر کان تامہ ہے اور کلمہ من زائد
واسطے تاکید کے اور نجوی یکون کا فاعل نجوی مصدر ہے بمعنی سرار قوم نجوی بولا جاتا ہے ای ذوو نجوی جیسے بولا جاتا ہے
کہ نجوی کا اطلاق کیا جائے اشخاص متناجین پر غرضکہ نجوے یا تو اپنی مصدریت پر ہے یا مضاف مقدر ہے
ای من ذوی نجوی یا بمعنی اشخاص متناجین ہے پس اول کی بنا پر تو ثلاثۃ کا جر باین وجہ ہے کہ نجوی اس کی طرف
مضاف ہے ای من تناجی ثلاثۃ اور اخیر کی دو وجہ پر اسکا جر بنا بر بدل ہے نجوے سے یا اُس کی صفت ہے فراء
کہتے ہین کہ ثلاثۃ نجوی کی صفت ہے سو وہ اس بنا پر مجرور ہوا اور اگر تم چاہو تو نجوی کو اُس کی طرف مضاف کرو اور
اگر نصب دو بنا بر اضمار فعل تو جائز ہے اور تینون جملے یعنی الا ہو رابعہم الا ہو سادسہم الا ہو معہم محل نصب مین ہین
بنا بر حال اور استثنا مفرغ ہے اعم احوال سے ہو رابعہم سادسہم کے یہ معنی ہین کہ کرنے والا ہے تین کو چار اور پانچ کو چھ معنے
یہ ہین کہ نہین پایا جاتا ہے سرگوشی کرنا تین آدمیون کا یا نہین پائے جاتے ہین سرگوشی کرنے والے تین آدمی کسی
حال مین احوال سے مگر اس حال مین کہ اللہ اُن کو چار کرنے والا ہے اپنے علم سے مطلب یہ ہے کہ اُن کی سرگوشی کو جانتا
ہے گویا اُن کے ساتھ حاضر ہے اُن کا مشاہدہ کرنے والا ہے جس طرح کہ اُن کی سرگوشی چوتھے آدمی کو معلوم
ہوتی ہے جو اُن کے ساتھ ہوتا ہے خازن و ابو السعود مین اسی طرح ہے اور نہین پایا جاتا ہے سرگوشی کرنا پانچ کا مگر
حال یہ ہے کہ وہ ان کو چھ کرنے والا ہے باین جہت کہ وہ اُس سرگوشی پر مطلع ہونے مین وہ اُن کا مشارک ہے
اِن دو عددون کو خاص کر کے ذکر کیا اس لیئے کہ سرگوشی کرنیوالون کی اغلب عادت یہ ہے کہ وہ تین ہوتے ہین یا
پانچ یا یہ واقعہ سبب نزول ہے وہ اُن سرگوشی کرنے والون مین تھا جو ایک جگہ تین تھے اور ایک جگہ پانچ یا اسلیئے
کہ عدد فرد اشرف ہے زوج سے کیونکہ اللہ تعالی وتر ہے وتر کو محبوب رکھتا ہے سو ان دونون کو خاص کر کے
ذکر کیا اس بات پر آگاہ کرنے کو کہ سارے کامون مین امور الٰہیہ کی رعایت لابدی ہے فراء کہتے ہین کہ عدد مقصود
نہین ہے کیونکہ اللہ پاک تو ہر عدد کے ساتھ ہے قلیل ہو یا کثیر جانتا ہے سر و جہر کو اُس پر کوئی پوشیدہ شے مخفی نہین
ہے اسی لیئے یون فرمایا ولا ادنی من ذلک الآیۃ یعنے اور نہ اقل اُس عدد مذکور سے جیسے ایک اور دو اور نہ
اکثر اُس سے جیسے چھ اور سات مگر حال یہ ہے کہ وہ اپنے علم سے اُن کا مصاحب ہے جو کچھ وہ سرگوشی کرتے ہین
اُس کو جانتا ہے اُس مین سے کچھ بھی اُس پر چھپا نہین ہے جہان کہین وہ ہون یعنی اُس کا علم محیط ہے
ہر سرگوشی کو جو اُن سے ہوتی ہے کسی مکان مین ہو مکانون سے گو وہ زمین کے نیچے ہی کیون نہ ہون کیونکہ
اُس کا علم ساتھ اشیا کے کچھ قرب مکان کی وجہ سے نہین ہے کہ مکانون کے قرب و بعد سے متفاوت ہو جاوے

پھر اُن کو خبر دے گا اُن کامون کی جو اُنھون نے کیے قیامت کے دن منظور اس سے اُنکو توبیخ و سرزنش و الزام حجت کرنا ہوگا پھر ماقبل کے مضمون کی تقریر و تاکید کرنے کو فرمایا انّ اللہ بکل شئ علیم بیشک اللہ کو ہر شی کی خبر ہے کوئی شے اُس پر مخفی نہین ہے کوئی سی شے ہو جمہور نے اکثر کو بجر بفتحہ پڑہا ہے لفظ نجوی پر عطف کیا ہے اور کسی نے برفع نجوی کے محل پر معطوف ٹھیرایا ہے اور نیز جمہور نے اکثر بثاے مثلثہ پڑہا ہے اور کسی نے اکبر بباے موحدہ واحدی کہتے ہین مفسرین نے کہا ہے کہ منافقین و یہود آپس مین سرگوشی کیا کرتے تھے اور مومنون کو اس بات کے وہم مین ڈالتے کہ وہ باہم سرگوشی کرتے ہین اُس بات مین جو اُن کو بُری لگے تو وہ اس سے غمگین ہوتے تھے پھر جب یہ بات طول پذیر ہوئی اور بکثرت ہوئی تو مومنون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے شکایت کی پس آپ نے اُنکو حکم دیا کہ باہم سرگوشی نکرین بدون مسلمانون کے تو وہ باز نہ آئے اور اپنی سرگوشی کی طرف عود کیا اس پر اللہ تعالے نے یہ آیتین نازل فرمائین

عود کیا اس پر اللہ تعالے نے یہ آیتین نازل فرمائین اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰی ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا
نُهُوْا عَنْهُ وَیَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَیَّوْكَ بِمَا لَمْ یُحَیِّكَ بِهِ
اللّٰهُ وَیَقُوْلُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا یُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ یَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ○
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا
بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

وَلَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ تو نے نہ دیکھے جنکو منع ہوئی کانا پھوسی پھر وہی کرتے ہین جو منع ہو چکا ہے اور کان مین باتین کرتے ہین گناہ کی اور زیادتی کی اور رسول کی بے حکمی کی اور جب آوین تیرے پاس تجھکو وہ دعا دین جو دعا نہین دی تجھکو اللہ نے اور کہتے ہین اپنے دلون مین کیون نہین عذاب کرتا اللہ ہم کو اس پر جو ہم کہتے ہین بس ہے اُن کو دوزخ بیٹھین گے اس مین سو بُری جگہ پہونچے اے ایمان والو جب کان مین بات کرو تو مت کرو بات گناہ کی اور زیادتی کی اور رسول کی بے حکمی کی اور بات کرو احسان کی اور ادب کی اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کے پاس جمع ہو گے یہ جو ہے کانا پھوسی سو شیطان کا کام ہے کہ دلگیر کرے ایمان والون کو اور وہ اُن کا کچھہ نہ بگاڑے گا بن حکم اللہ کے اور اللہ پر چاہیے بھروسہ کرین ایمان والے **ف۱** حضرت کی مجلس مین بیٹھکر منافق کان مین باتین کرتے مجلس کے لوگون پر ٹھٹھہ کرتے اور عیب پکڑتے اور حضرت کی بات سنکر کہتے یہ مشکل کام ہم سے کب ہو سکیگا پہلے سورہ نسا مین اس کا منع آچکا تھا پھر وہی کرتے تھے اور دعا یہ کہ یہود آتے تو سلام علیک کے بدل السام علیک کہتے یعنی بددعا ہے کہ تجھپر پڑے مرگ پھر آپس مین کہتے کہ اگر یہ رسول ہے تو اس کہنے سے ہم پر عذاب کیون نہین آتا اور کوئی منافق بھی کہتا ہوگا **ف۲** سورہ نسا مین ہو چکا کہ کان مین بات کہنی کونسی چاہیے **ف۳** مجلس مین دو شخص کان مین بات کرین تو دیکھنے والے کو غم ہو کہ مجھسے

سلف یعنی حضرت حسن و اعمش و ابن ابی اسحاق و ابو حیوہ و یعقوب و ابو العالیہ و نصر و عیسی بن عمر و سلام ۱۲ منہ سلف۲ بیضاوی و تفسیر بحری و عکرمہ ۱۲ منہ

کیا حرکت ہوئی جو یہ چھپکر کرتے ہین انتہی ف حافظ ابن کثیر کہتے ہین الم تر الی الذین نہوا الآیہ کی تفسیر مین مجاہد سے مروی ہے
کہ یہ لوگ یہود تھے اسی طرح مقاتل بن حیان نے بھی کہا ہے اتنا زیادہ کیا ہے کہ درمیان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور یہود کے موادعت تھی اور جب اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کا کوئی شخص اُن پر گزر کرتا تو وہ بیٹھ جاتے
آپس مین کانا پھوسی کرتے تھے تاکہ مومن یہ خیال کرے کہ وہ اس کے قتل کی سرگوشی کرتے ہین یا اس شئ کی جس کو
وہ مومن مکروہ جانتا ہے پس جب وہ مومن یہ دیکھتا تو اُن سے ڈرتا پھر اپنا رستہ اُن پر سے چھوڑ دیتا پس آپ نے
اُن کو سرگوشی سے نہی فرمائی تو وہ باز نہ رہے اور سرگوشی کی طرف عود کیا اس پر اللہ تعالے نے آیت مذکور نازل
فرمائی دوسری روایت ابن ابی حاتم کی ذکر کی ہے اُس مین صحابہ کے نجوی کا ذکر ہے لیکن آخر مین کہا ہے کہ یہ اسناد
غریب ہے اور اس مین بعض ضعفا ہین قولہ تعالے ویتناجون بالاثم الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ آپس مین باتین کرتے
ہین اثم کی اثم وہ ہے جو کہ اُن کے ساتھ خاص ہے اور عدوان وہ ہے جو کہ ان کے غیر سے متعلق ہے اسی مین
رسول کی معصیت و مخالفت ہے اُس پر اصرار رکھتے ہین اور باہم ایک دوسرے کو اس کی وصیت کرتے ہین قولہ
تعالے واذا جاؤک حیوک الآیہ کے تحت مین بروایت ابن ابی حاتم حضرت عائشہ سے ذکر کیا ہے فرمایا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہود داخل ہوئے تو کہا السام علیک یا ابا القاسم پس حضرت عائشہؓ نے کہا و علیک
السام کہا پس آپ نے فرمایا اے عائشہ بیشک اللہ دوست نہین رکھتا ہے فحش کو اور نہ تفحش کو مین نے عرض کیا
کیا آپ نہین سنتے ہین انکو کہ وہ کہتے ہین السام علیک تو آپ نے فرمایا کیا تو نے نہین سُنا کہ مین کہتا ہون
وعلیکم اس پر اللہ تعالی نے آیت مذکورہ نازل فرمائی صحیح مین ایک روایت کے اندر یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے
اُن سے فرمایا علیکم السام والذام واللعنۃ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک شان یہ ہے کہ قبول
کیا جاتا ہے ہمارے واسطے اُن کے حق مین اور نہین قبول کیا جاتا ہے واسطے اُن کے ہمارے حق مین یہ روایت
ابن جریر اسی معنی کی ایک حدیث حضرت انسؓ سے ذکر کی ہے پھر کہا ہے واصل حدیث انسؓ مخرج فی الصحیح
عن عائشۃ بنحوہ قولہ تعالے ویقولون فی انفسہم الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ وہ یہ کرتے ہین اور کہتے ہین وہ کلام و ابہام
سلام جس کی تحریف کرتے ہین حالانکہ وہ صرف ایک گالی ہے باطن مین اور باوجود اس کے اپنے جی مین کہتے ہین
اگر یہ نبی ہوتا تو البتہ عذاب کرتا ہم کو اللہ بسبب اس بات کے جس کو ہم اس کے واسطے کہتے ہین باطن مین کیونکہ
اللہ تو جانتا ہے اس شئ کو جسے ہم چھپاتے ہین پس اگر وہ نبی حق ہوتا تو البتہ قریب تھا کہ اللہ ہم کو جلد عقوبت کرتا
دنیا مین پس اللہ تعالی نے فرمایا حسبہم جہنم یعنے جہنم اُن کو کفایت ہے اور آخرت مین بیٹھین گے وہ اُس مین اور
او بُری جگہ پہونچے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ یہود کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے السام علیک پھر کہتے اپنے جی مین کیون نہین عذاب کرتا ہم کو اللہ بسبب اُس کے جو ہم کہتے ہین اس پر

اخرجہ ابن ابی حاتم عن مجاہد
رواہ مسلم

آیت مذکورہ نازل ہوئی اخرجہ الامام احمد و اسنادہ حسن ولم یخرجوہ حضرت ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ منافق رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہتے تھے جبکہ آپ کو سلام کرتے السام علیک اللہ تعالے نے فرمایا حسبہم جہنم الآیہ پھر اللہ تعالے نے اپنے مومن بندون کو ادب سکھایا کہ مثل کفرہ و منافقین کے نہو جائین فرمایا یایہا الذین آمنوا الآیہ یعنے اے ایمان والو جس وقت تم سرگوشی کرو تو مت سرگوشی کرو ساتھہ گناہ کے اور زیادتی کے اور رسول کی بے حکمی کے یعنی جس طرح کہ کفرہ اہل کتاب مین کے جاہل سرگوشی کرتے ہین اور وہ منافق جنہون نے اُن کی معاونت کی اور سرگوشی کرو ساتھہ بر و تقوی کے اور ڈرو اللہ سے جس کی طرف تم جمع کیے جاوگے یعنی پہر وہ تم کو تمہارے سب اعمال و اقوال کی خبر دے گا جن کو تمہارے اوپر شمار کر رکھا ہے اور عنقریب تم کو اُن کا بدلا دیگا صفوان بن محرز کہتے ہین کہ مین حضرت ابن عمر کا ہاتھہ پکڑے ہوئے تھا کہ ناگاہ ایک شخص اُنکے سامنے آیا تو کہا آپ نے کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نجوی مین قیامت کے دن کہا مین نے سنا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے بیشک اللہ قریب کریگا مومن کو پہر رکھے گا اس پر اپنا کنف اور ستر کریگا اس کا لوگون سے اور اقرار کرائے گا اس سے اُس کے گناہون کا اور اس سے فرمائے گا کیا تو پہچانتا ہے فلان گناہ کو کیا تو پہچانتا ہے فلان گناہ کو یہان تک کہ جب اُس سے اُس کے گناہون کا اقرار کرا لے گا اور وہ اپنے جی مین خیال کرے گا کہ مقرر ہلاک ہوا تو فرمائے گا پس بیشک مین نے مقرر اُن کا ستر کیا تجھپر دنیا مین اور مین بخشتا ہون اُن کو واسطے تیرے آج پہر وہ اپنے حسنات کا نامۂ اعمال دیا جائے گا اور لیکن کفار و منافقین پس کہین گے گواہ ہٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ اخرجاہ فی الصحیحین من حدیث قتادہ پہر فرمایا انما النجوی من الشیطان الآیہ یعنے کانا پہوسی کرنا جو ہے جہان کہ کوئی مومن اس سے برائی کا توہم کرے سو یہ شیطان سے ہے تاکہ غمگین کرے مومنون کو یعنے اُس کا صدور تو صرف منافقون سے ہوتا ہے شیطان کی تسویل و تزیین کے سبب سے تاکہ مومنون کو برا لگے اور نہین ہے یہ ضرر دینے والا اُن کو مگر اللہ کے اذن سے اور جو کوئی احساس کرے اُس سے کچھہ تو چاہیئے کہ پناہ مانگے اللہ سے اور چاہئے کہ بہروسا کرے اللہ پر پس بیشک شان یہ ہے کہ ضرر نہ دیگی اُس کو کوئی شے اللہ کے اذن سے حدیث شریف مین سرگوشی کرنے سے نہی وارد ہوئی ہے جہان کہ اس مین کچھہ ایذا پاتا ہو کسی مومن پر جیسا کہ امام احمد نے حضرت ابن مسعود سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ جس وقت تم تین ہو تو سرگوشی نکرین دو بدون اپنے ساتھی کے پس بیشک یہ اُسکو غمگین کرتا ہے اخرجاہ من حدیث الاعمش عبد الرزاق کا لفظ حضرت ابن عمر سے مرفوعًا یہ ہے اذا کنتم ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون الثالث الا باذنہ فان ذلک یحزنہ انفرد باخراجہ مسلم عن ابی الربیع و ابی کامل کلاہما عن حماد بن زید عن ایوب بہ کذا فی ابن کثیر فتح البیان مین ہے کہ اللہ تعالی الذین نہوا عن النجوی الآیہ سے

مراد وہی منافقین و یہود ہین جن کا ذکر گزر چکا ہے پہر مقاتل کا قول مذکور باختصار مذکور ہی تیسرا قول ابن زید کا ہے کہ مرد آتا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہر آپ سے حاجت کا سوال کرتا اور سرگوشی کرتا اور زمین اُس وقت حرب میں تہی پس لوگ یہہ وہم کرتے کہ وہ آپ سے سرگوشی کرتا ہے حرب مین یا کسی بلا مین یا کسی امر مہم مین تو وہ اس سے گہبراتے تہے تم یعودون مین صیغہ مضارع کا یہہ بات بتانے کو ہے کہ اُن کا عود متمکن و متجدد ہے اور اُس کی صورت عجیب کے مستحضر کرنے کو جمہور نے یتناجون بروزن یتفاعلون پڑہا ہے اِس لیے کہ آگے یون فرمایا ہے اذا تناجیتم فلا تتناجوا اور کسئی نے ینتجون بروزن یفتعلون سیبویہ نے حکایت کیا ہے کہ تفاعلوا و افتعلوا ایک معنی مین آتی ہین جیسے تخاصموا و اختصموا و تقاتلوا و اقتتلوا الاثم کے معنی ہین وہ شے جو کہ فی نفسہ اثم ہے اور عدوان وہ ہے جس مین زیادتی ہے مومنون پر معصیت بمعنی مخالفت ہی جمہور نے بافراد پڑہا ہے اور کسئی نے بجمع معصیت الرسول کا یہ مطلب ہے کہ آپ نے اُن کو نجوے سے منع فرمایا تہا سو آپ کی نافرمانی کی اور اُس کی طرف عود کیا کسی نے کہا کہ وصیت کرتا ہے بعض اُن کا بعض کو معصیت رسول کی **قوله تعالی** واذا جاؤک حیوک الآیہ قرطبی کہتے ہین کہ مراد اس سے یہود ہین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تو کہتے السام علیک ظاہر مین اس سے سلام کا ارادہ کرتے اور باطن مین موت مراد لیتے تہے پس آپ فرماتے علیکم ایک روایت مین وعلیکم ہے حدیثین اس باب کی اوّل گزر چکی ہین ویقولون الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ جس وقت آپکے پاس سے نکل جاتے ہین تو آپس مین کہتے ہین کیون نہین عذاب کرتا ہم کو اللہ ہمارے اس کہنے سے اگر محمد نبی ہوتا تو ضرور ہم کو عذاب کرتا بسبب سبکی کرنے کی جس کو ہمارا قول متضمن ہے کسی نے کہا یہہ معنی ہین اگر وہ نبی ہوتا تو ضرور اُس کی دعا ہمارے بارے مین قبول کی جاتی جبکہ وہ کہتا ہے وعلیکم اور اُس وقت موت ہم پر واقع ہو جاتی فرمایا حسبہم جہنم الآیہ یعنی کافی ہے اُن کو جہنم از روئے عذاب کے داخل ہونگے اُس مین پس بر امر جع ہے وہ یعنی جہنم جبکہ اللہ پاک یہود و منافقین کو نجوے سے نفی کر چکا تو مومنین کو ارشاد کیا جبکہ وہ آپس مین سرگوشی کرین اس بات کا کہ کانا پہوسی نکرین اُس شے کے ساتہہ جس مین اثم و عدوان و معصیت رسول ہے جیسے کہ یہود و منافق کرتے ہین کسی نے کہا کہ خطاب منافقون کو ہے معنی یہ ہین اے وے لوگو جو ایمان لائے ہوئے ہو لیکن قول اوّل اَولی ہے قول ثانی کا مؤید حضرت ابن عباس کا قول ہے جس کو ابن مردویہ نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی لشکر کا ٹکڑا بہیجتے تو منافق ملتے پہر اپنے سر مسلمانون کی طرف جہکاتے اور کہتے کہ وہ قوم قتل کی گئی اور جب آپ کو دیکھتے تو سرگوشی کرتے اور غم ظاہر کرتے پس پہونچی یہ بات نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مسلمانون سے یعنی آپ کو بری معلوم ہوئی اس پر اللہ تعالی نے یایہا الذین آمنوا الآیہ نازل فرمائی واللہ اعلم اس کی سند کیسی ہے پہر جس بات کی اپنی محفلون خلوتون مین سرگوشی کرین اُس کو اُن کے واسطے بیان کر دیا و تناجوا بالبر والتقوی یعنے اور سرگوشی کرو ساتہہ طاعت و ترک معصیت کے پہر اُن کو خوف دلایا

پس فرمایا واتقوا الله الذی الیه تحشرون یعنی اور ڈرو واسطے اللہ سے جس کی طرف تم جمع کئے جاؤ گے پھر وہ تم کو تمہارے اعمال کا بدلا دیوے گا پھر جو سرگوشی کہ یہود و منافق کرتے ہین اس کو بیان کیا کہ وہ شیطان کی طرف سے ہے پس فرمایا انما النجوی الآیۃ یعنی اثم و عدوان و معصیت رسول کے ساتھ جو سرگوشی کرنا ہے سو یہہ شیطان ہی کی تزئین سے ہے اس لئے کہ مومنون کو غم مین ڈالے بسبب اس توہم کے جو اُن کو حاصل ہوتا ہے کہ وہ سرگوشی ایک کید ہی جو اُن کے ساتھ کیا جاتا ہے اور نہین ہے شیطان یا سرگوشی کرتا جس کے وہ تزئین کرتا ہے یا غم ضرر دینے والا مومنون کو کچھہ یعنی یہہ سب ان کو کچھہ ضرر نہ دے گا مگر اللہ کی مشیت سے یا اُس کے علم سے اور اللہ ہی پر پس چاہئے کہ توکل کرین ایمان والے اپنا کام اس کو سونپین اور اپنے سارے کامون کو اُسی کے سپرد کرین اور اللہ کے ساتھ شیطان سے پناہ مانگین اور جس سرگوشی کو وہ مزین کرتا ہے اس کی کچھہ پرواہ نکرین نافع نے یحزن کو بضم یا و کسر زای پڑہا ہے احزنہ سے اور باقی قراء نے بفتح یا و ضم زای حزن سے یقال حزنہ واحزنہ بمعنے قال فی القاموس واحزنہ جعلہ حزینا والقراءۃ الاولی اسد فی المعنی پھر اللہ پاک نے مومنون کو آداب مجلس کی تعلیم فرمائی یا ایہا الذین امنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجلس فافسحوا یفسح اللہ لکم واذا قیل انشزوا فانشزوا یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجت واللہ بما تعملون خبیر اے ایمان والو جب تم کو کہئے کھل بیٹھو مجلسون مین تو کھل جاؤ اللہ کشادگی دے تم کو اور جب کہئے اٹھہ کھڑے ہو تو اٹھہ کھڑے ہو اللہ اونچے کرے اُن کے جو ایمان رکھتے ہین تم مین اور علم والے بڑے درجے اور اللہ خبر رکھتا ہے جو کرتے ہو ف یہہ آداب ہین مجلس کے کوئی آوے اور جگہ نپاوے تو چاہئے سب تھوڑا تھوڑا اٹھین تا مکان حلقہ کشادہ ہو جاوے یا اُٹھہ کر پھر حلقہ کرلین اتنی حرکت کرنے مین غرور نکرین خوئے نیک پر اللہ مہربان ہے اور بدخوئی پر اللہ بیزار ہے انتہی ف فسح کہتے ہین وسعت و فراخی کرنے کو یقال فسح لہ الفسیح فسحا ای وسع لہ ومنہ قولھم بلد فسیح ای وسیع جمہور نے فی المجلس بافراد پڑہا ہے اور کسی نے فی المجالس بجمع اس لئے کہ ان مین کہ ہر ایک کی ایک مجلس ہوتی ہے اور جمہور نے تفسحوا کو باب تفعل سے اور کسی نے تفاسحوا تفاعل سے واحدی کہتے ہین کہ وجہ توحید مجلس مین اس لئے کہ مراد اس سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس ہے قتادہ و مجاہد و ضحاک کہتے ہین کہ وہ رغبت کرتے تھے یعنی صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین سو ان کو یہہ امر کیا گیا کہ کھل بیٹھے بعض اُن کا واسطے بعض کے حضرت ابن عباس رض و حضرت حسن و یزید بن حبیب کہتے ہین کہ یہہ مجلس قتال کی ہے جبکہ صفت باندہین واسطے لڑائی کے وہ لوگ اوّل صف پر جھگڑتے تھے اور بعض اُن کا واسطے بعض کے وسعت نہین کرتا تھا لڑنے مین رغبت کرنے کو واسطے حاصل کرنے شہادت کی قرطبی نے کہا کہ اس آیت مین صحیح یہہ ہے کہ عام ہے ہر مجلس مین جس مین مسلمان جمع ہون واسطے خیر و اجر کے برابر ہے کہ لڑائی کی مجلس ہو یا ذکر کی یا روز جمعہ کی اور ہر شخص زیادہ تر حق دار ہے اس جگہ کا

جس کی طرف وہ سبقت کرتا ہی لیکن اپنے بھائی کے لئے وسعت کر دے جب تک کہ اس سے ایذا نپائے کہ تنگی اپنی جگہ کر اُس کو نکال دے حدیث ابن عمرؓ اس کی تائید کرتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑا نکرے مرد مرد کو اس کی مجلس سے پھر آپ اس مین بیٹھ جائے ولکن تفسحوا وتوسعوا اخرجہ مسلم والبخاری وغیرہما مقاتل بن حیان نے کہا کہ نازل کی گئی یہہ آیت جمعہ کے دن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس روز صفہ مین تھے اور مکان مین تنگی تھی اور آپ اکرام فرماتے تھے بدر والون کا جو کہ مہاجرین وانصار مین سے تھے پس کچھہ لوگ اہل بدر مین سے آئے اور وہ سبقت کئے گئے تھے طرف مجالس کے تو وہ کھڑے رہے مقابلے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر کہا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو آپ نے اُن کو جواب دیا پھر بعد اُس کے قوم پر سلام کیا تو انہون نے جواب دیا پھر وہ اپنے پاؤن پر کھڑے رہے یہہ انتظار کرتے تھے کہ اُن کے لئے وسعت کی جاوے تو جو بات کھڑے رہنے پر اُن کو باعث ہوتی تھی آپ اُسے پہچان گئے پھر بھی اُن کے لئے وسعت نہ کی گئی تو یہہ امر آپ پر شاق گزرا پس جو مہاجرین وانصار غیر اہل بدر مین سے آپکے آس پاس تھے اُن سے آپ نے فرمایا او فلان تو کھڑا ہو جا او فلان تو کھڑا ہو جا پھر آپ ان کو اٹھاتے رہے موافق گنتی اُس گروہ کے جو کہ اہل بدر مین سے کھڑے ہوئے تھے پس جو لوگ اپنی مجلس سے اٹھائے گئے اُن پر یہہ بات شاق گزری اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی او ایمان والو جب تم سے کہا جاوے کہ کھل بیٹھو مجلسون مین تو کھل جاؤ وسعت دیگا اللہ واسطے تمہارے جنت مین یا ہر شئے مین جس کے اندر فراخی کرنا چاہتے ہو یعنی مکان و رزق وغیرہ جمہور نے انشزوا کو دونون جگہ بکسر شین پڑھا ہے اور کسی نے بضم شین یہہ دونون دو لغت ہین ایک معنی ہین اور دونو سبعیہ ہین یقال نشز ای ارتفع ینشز وینشز جیسے عکف یعکف ویعکف عرضکہ نشز بمعنی ارتفاع ہے اور اسی طرح نشز ینشز اذا تنحی عن موضعہ ہے ومنہ امرأۃ ناشزۃ ای متنحیۃ عن زوجہا واصلہ ماخوذ من النشز وہو ما ارتفع من الارض وتنحی ذکر معناہ النحاس جمہور مفسرین کہتے ہین ای انہضوا الی الصلوۃ والجہاد وعمل الخیر حضرت ابن عباسؓ بھی اسی کے قائل ہین یعنے جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو طرف نماز وجہاد وعمل خیر کے تو اٹھ کھڑے ہو عکرمہ ومجاہد وضحاک نے کہا کہ کچھہ لوگ سستی کرتے تھے نماز سے سو اُن کو کہا گیا کہ جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو کھڑے ہو جاؤ حضرت حسنؓ نے فرمایا انہضوا الی الحرب ابن زید نے کہا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر مین ہے اُن مین کا ہر شخص یہہ دوست رکھتا تھا کہ آخر عہد اُس کا ہو ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اللہ تعالے نے فرمایا اذا قیل انشزوا اُٹھو عن النبی فانشزوا فان لہ حوائج فلا تمکثوا قتادہ نے کہا جواب دو جبکہ تم بلائے جاؤ طرف امر بالمعروف کے ظاہر حمل کرنا آیت کا ہے عموم پر یعنی یہہ ہر جس وقت تم سے کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو طرف کسی امر کے دینی امور مین سے تو کھڑے ہو جاؤ اور تو جلد مستعد بن جاؤ سبب نزول کا خاص ہونا اس سے مانع نہین ہے کہ عموم پر اُس کا حمل کیا جائے کیونکہ اعتبار لفظ کے عموم کا

ہوتا ہے رسول کے خصوص کا چنانچہ حق بات یہی ہے اور جو سبب نزول صحیح ہو تو وہ مادلات اور لائق میں مندرج
ہوتا ہے اور اسی طرح تفسحوا فی المجالس جس میں آیت کا سیاق ہے وہ ہی مادہ اج اولی اس میں مندرج ہے
قولہ تعالے یرفع اللہ الذین آمنوا منکم الآیہ کا مطلب ہے کہ جو لوگ ایمان لائے تم میں سے اس طور کہ اللہ کے
اور اس کے رسول کے مطیع ہوئے اور ان کے حکموں کی بجاآوری کی اس طور کہ اپنی مجلسوں سے اٹھ کھڑے ہوئے
اور اپنے بھائیوں کے واسطے وسعت کی تو اللہ بلند کرے گا ان کے درجے دنیا و آخرت میں اس طور کہ ان کے حصے
کی دونوں میں توفیر کرے گا اور خاص کر کے جو ان میں کے عالم ہیں بلند کرے گا ان کے علی درجے دنیا کی
کرامت وعزت میں اور آخرت کے ثواب میں معنی آیت کے یہ ہیں کہ بلند کرے گا ان کو جو ایمان لائے درجوں
میں ان پر جو کہ ایمان نہ لائے اور بلند کرے گا انکو جو علم دیے گئے درجوں میں ان پر جو ایمان لائے اور علم
نہیں دیے گئے پس جس نے ایمان وعلم کو جمع کیا تو بلند کرے گا اللہ اس کو درجے بسبب اس کے ایمان کے پھر
اس کے درجے بلند کرے گا بوجہ اس کے علم کے کسی نے کہا کہ الذین آمنوا سے مراد صحابہ ہیں اور اسی طرح الذین
اوتوا العلم بھی کسی نے کہا الذین اوتوا العلم سے مراد وہ ہیں جنہوں نے قرآن پڑھا ہے اولی آیت کا حمل ہے عموم پر پھر
مومن ہیں اور ہر صاحب علم ہیں جو کہ جملہ علوم دین ہے اس بات کو بارے لوگوں میں آیت کا بعض کے
ساتھ خاص کرنا بعض کے ساتھ بکر اس پر کوئی دلیل دال نہیں ہے حضرت ابن عباسؓ سے اس کی تفسیر میں مروی ہے کہ بلند کرے گا
اللہ ان کو جو علم دیے گئے مومنوں میں سے اوپر جو ایمان نہ لائے درجوں میں حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے
یرفع اللہ الذین آمنوا منکم واوتوا العلم علی الذین آمنوا ولم یوتوا العلم درجات دوسرا لطائف کا یہ ہے نہیں خاص
کیا اللہ نے علماء کو کسی شے میں قرآن سے جتنا کہ خاص کیا ان کو اس آیت میں فضیلت دی اللہ نے ان کو جو ایمان
لائے اور دیے گئے علم ان پر جو ایمان لائے اور علم نہیں دیے گئے تیسرا لطائف کا یہ ہے کہ جب وہ اس آیت
کو پڑھتے تو فرماتے اے لوگو سمجھو اس آیت کو تا کہ تم کو رغبت کرے علم میں احادیث واخبار وآیات علم علماء کی فضیلت
میں بہت سی ہیں صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب حطہ فی ذکر الصحاح الستہ میں ان میں کا
ایک حملہ صالحہ ذکر فرمایا ہے فجزاہ اللہ عنا وعن سائر المسلمین خیرا کثیرا آمین قولہ تعالے واللہ بما تعملون خبیر یعنی
اللہ کو تمہارے اعمال کی خوب خبر ہے تمہارے خیر وشر کاموں سے کوئی شے اس پر چھپی نہیں ہے تو وہ تم کو جزا دینے
والا ہے خیر کی خیر اور شر کی شر کذا فی الفتح ف ابن کثیر میں ہے کہ اللہ تعالی مومن بندوں کو [illegible]
ہے اور ان کو امر فرماتا ہے کہ مجلسوں میں ایک دوسرے پر احسان کریں [illegible]
واسطے وسعت کرے گا یہ اس لیے فرمایا کہ جزاء عمل کی جنس سے ہوتی ہے [illegible]
[illegible] دے گا اللہ واسطے اس کے [illegible]

جو کوئی آسانی کرے گا کسی تنگ حال پر تو آسانی کریگا اللہ اُس پر دنیا و آخرت مین اور اللہ بندے کی مدد مین ہے جب تک وہ بندہ اپنے بہائی کی مدد مین ہے اس کی اور مثالین بہت ہین قتادہ نے کہا یہ آیت نازل ہوئی مجالس ذکر کے بارے مین وہ لوگ جب کسی کو آتا ہوا دیکہتے تو بخل کرتے اپنی مجالس کے ساتہہ نزدیک رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اللہ تعالی نے اُنکو حکم دیا کہ کہل بیٹہے بعض اُن کا واسطے بعض کے پہر مقاتل کا قول مذکور کچہ زیادت سے ذکر کیا ہے بعد اس کے حضرت ابن عمرؓ کی حدیث ذکر کی ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے پہر یہی مضمون حضرت جابر رضی اللہ عنہ و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ذکر فرمایا ہے ایک لفظ امام احمد کی حدیث کا یہ لکہا ہے کہ نہ کہڑا ہو مرد واسطے مرد کے اپنی مجلس سے ولکن افسحوا یفسح اللہ لکم تفرد بہ احمد یہ بات کہ آنے والے کے واسطے جبکہ وہ آئی کہڑا ہونا جائز ہے یا نہین سو فقہاء نے اس باب مین تین قول پر اختلاف کیا ہے پس بعض نے تو اس مین رخصت دی ہے بدلیل این حدیث قوموا الی سیدکم بعض نے اس سے منع کیا ہے بدلیل اس حدیث کی من احب ان یتمثل لہ الرجال قیاما فلیتبوا مقعدہ من النار بعض نے تفصیل کی تو یون کہا کہ جائز ہے وقت آنے کے سفر سے اور واسطے حاکم کے اُس کی جائے حکومت مین جیسا کہ سعد بن معاذ کا قصہ اسپر دال ہے کیونکہ جب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی قریظہ مین حاکم کر کے انہین بُلایا پہر آپ نے اُنکو دیکہا آتے ہوئے تو مسلمانون سے فرمایا قوموا الی سیدکم اور یہ نہ تہا مگر اس لیے کہ زیادہ تر نافذ کرنے والا ہو اُن کے حکم کا واللہ اعلم اب رہا اس کا عادت ٹہیرانا سو یہ عجم کے شعار سے ہے اور سُنن مین آچکا ہے کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑہ کر کوئی شخص صحابہ کو محبوب نہ تہا حالانکہ جس وقت آپ تشریف لاتے تو آپ کے واسطے کہڑے نہین ہوتے تہے اس لیے کہ اس سے آپ کی ناخوشی جانتے تہے جو حدیث سنن مین مروی ہے انمیں یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹہہ جاتے تہے جہان آپکے ساتہہ مجلس منتہی ہوتی تہی لیکن آپ جہان بیٹہہ جاتے تو اُس مجلس کے صدر آپ ہی ہو جاتے تہے لیکن صحابہ رضے اللہ تعالی عنہم آپ سے اپنے اپنے مرتبے پر بیٹہہ جاتے تہے سو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تو آپ کے جانب دہست مین جلوس فرماتے اور حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ جانب چپ مین اور آپ کے آگے غالبًا حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہما اس لیے کہ یہ دونون کاتبین وحی مین سے تہے اور آپ اُنکو اسکا امر فرماتے تہے جیسا کہ مسلم نے حضرت

ابن مسعود رضے اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے
لِیَلِنِی مِنْکُمْ اُولُوا الاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ مطلب یہ
ہے کہ اول درجے مین وہ لوگ بیٹھین جوکہ دانشمند ہوشیار ذی فہم ہین پہر وہ جو اُن سے کم
درجے کے ہین پہر وہ جو اُن سے کم رتبہ ہین منظور اس سے صرف یہ بات تہی کہ جو کچہ آپ فرمائین
اُس کو آپ سے خوب سمجہہ لین صلوٰت اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اسی لیے آپ نے اُن
لوگون کو کہڑے ہونے کا امر فرمایا تا کہ بدر والون مین سے جو آئے ہین وہ بیٹہہ جائین یا اُن کو قیام
کا اس لیے حکم دیا کہ اُنہون نے بدر والون کے حق مین تقصیر کی یا اس لیے کہ بدری لوگ علم سے اپنا
حصہ لین جیسا کہ اُن سے قبل اُنہون نے لیا یا منظور اس بات کی تعلیم تہی کہ امام کی طرف افضل لوگون کو
مقدم کرنا چاہیے امام احمد نے ابو مسعود سے روایت کیا ہے کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
یمسح مناکبنا فی الصلوٰۃ ویقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم لیلینی منکم اولوا الاحلام والنہی ثم
الذین یلونہم ثم الذین یلونہم قال ابو مسعود فانتم الیوم اشد اختلافا وکذا رواہ مسلم واہل السنن
الا الترمذی من طرق عن الاعمش بہ اور جب یہ آپ کا امر اُنکو نماز مین ہو کہ آپ سے متصل عقلا ہون
پہر علما تو غیر نماز مین اس کا ہونا تو بطریق اولی ہے ابوداؤد نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت
کیا ہے ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا
الخلل ولینوا بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات الشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ
حضرت ابی بن کعب سید القرا جب صف اول کی طرف پہونچتے تو اُس سے کسی شخص کو کہینچ
لیتے جو کہ افتادہ ناس سے ہوتا اور خود اگلی صف مین داخل ہو جاتے اور اسحدیث شریف سے حجت پکڑتے
لیلینی منکم اولوا الاحلام والنہی اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضے اللہ عنہما نہین بیٹہتے تہے اُس جگہہ مین
جس سے اُس صاحب اُن کے واسطے کہڑا ہو جاتا تہا منظور اس سے عمل کرنا تہا اُس حدیث کے
مقتضے پر جس کے وہ خود راوی ہین یہ حدیث اول گذر چکی حدیث صحیح مین ہے اس اثنا مین کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹہے ہوئے تہے کہ ناگاہ تین شخص آئے پس اُن مین سے ایک
نے تو حلقے مین دراڑ پائی تو وہ اُس مین گہس گیا۔ رہا دوسرا سو وہ لوگون کے پیچہے بیٹہ گیا اور تیسرا
پیٹہ پہیر کر چلتا ہوا پس آپ نے فرمایا کیا نہ خبر دون مین تم کو ان تینون کے بہتر کی لیکن اول سو
اُس نے ٹہکانا پکڑا طرف اللہ کے سو اللہ نے اُسکو ٹہکانا دیا اھ لیکن دوسرا سو اُس نے شرم کی تو
اُس سے شرمایا اور لیکن تیسرا سو اُس نے اعراض کیا تو اللہ نے بہی اُس سے اعراض فرمایا حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں ہے
واسطے کسی مرد کے کہ جدائی ڈالے درمیان دو کے مگر ان کے اذن سے رواہ الامام احمد ورواہ ابوداؤد
والترمذی من حدیث اسامۃ بن زید اللیثی بہ وحسنہ الترمذی **قولہ تعالی** واذا قیل انشزوا فانشزوا کی تفسیر
مین عبدالرحمن بن زید بن اسلم نے کہا ہے کہ وہ لوگ جب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہوتے
آپ کے گھر مین پہر ارادہ جانے کا کرتے تو ہر ایک اُن مین کا یہ دوست رکھتا تھا کہ آپ کے پاس سے
نکلنے مین وہی سب سے آخر ہو سو بسا اوقات یہہ امر آپ پر شاق ہوتا اور کبھی آپکو حاجت ہوتی پس
انکو یہ حکم دیا گیا کہ جب اُنکو جانے کا امر کیا جائے تب چلے جائین کقولہ تعالی وَاِنْ قِیْلَ لَکُمُ
ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا **قولہ تعالی** یرفع اللہ الذین آمنوا الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ جس وقت ایک تم مین کا اپنے
بھائی کے لیے وسعت کر دی جبکہ وہ آئے یا جب اُس کو نکلنے کا حکم کیا جائے پہر وہ نکل جائے تم اس سے
یہ اعتقاد مت کرو کہ یہ کچھ نقص ہے اُس کے حق مین بلکہ یہہ تو ایک رفعت ورتبہ ہے نزدیک اللہ کے
اور اللہ تعالی اس کو ضائع نہ کرے گا بلکہ اس کی اُسے جزا دے گا دنیا وآخرت مین پس بیشک جس کو
تواضع وفروتنی کی واسطے امر اللہ کے تو اللہ اُس کی قدر بلند کرے گا اور اُس کا ذکر نشر کریگا اسی لیے
فرمایا یرفع اللہ الذین تا خبیر یعنے اللہ کو خوب خبر ہے اُس کی جو اس کا مستحق ہے اور اُس کی جو اس کا
مستحق نہین ہے **امام احمد** راوی ہین کہ نافع بن حارث حضرت عمرؓ سے عسفان مین ملے اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کو مکے پر عامل بنایا تھا تو اُن سے فرمایا کہ اہل وادی پر تو نے کس کو خلیفہ کیا
عرض کیا کہ ابن ابزی کو مین نے اُن پر خلیفہ کیا ہے فرمایا تو نے اُنپر ابن ابزی کو خلیفہ کیا ایک شخص بولا کہ
ہماری موالی مین سے ہے فرمایا کہ تو نے اُنپر ایک مولی کو خلیفہ کیا تو کہا یا امیر المومنین بیشک وہ
قاری ہے کتاب اللہ کا عالم ہے فرائض کا واعظ ہے پس حضرت عمر رضے اللہ عنہ نے فرمایا سنتے ہو
بے شک تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر فرمایا ہے بیشک اللہ بلند کرے گا بسبب اس کتاب
کے ایک قوم کو اور پست کرے گا اُس کی وجہ سے دوسرون کو ہکذا رواہ مسلم من غیر وجہ عن الزہری بہ وروی
من غیر وجہ عن عمر نحوہ وقد ذکرت فضل العلم واہلہ وما ورد فی ذلک من الاحادیث مستقصاۃ فی شرح
کتاب العلم من صحیح البخاری وللہ الحمد والمنۃ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا
بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَاَقِیْمُوا
الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اے ایمان

والو جب تم کان مین بات کہو رسول کی تو آگے دہر لو بات کہنے سے پہلے خیرات یہ بہتر ہے تمہارے حق مین اور بہت ستہرا پہر اگر نہ پاؤ تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا تم ڈر گئے کہ آگے رکہا کرو کان کی بات سے پہلے خیراتین سو جب تم نے نہ کیا اور اللہ نے معاف کیا تو اب کہڑی رکہو نماز اور دیتے رہو زکوۃ اور حکم پر چلو اللہ کے اور اُس کی رسول کے اور اللہ کو خبر ہے جو کچہ تم کرتے ہو **فائدہ** منافق بے فائدہ باتین حضرت سے کان مین کرتے کہ لوگون کو اپنی بڑائی جتاوین حضرت خُلق کے سبب منع نکرتے یہ حکم اُترا جب بخل کے مارے منافقون نے وہ عادت چہوڑی پیچہے یہ حکم موقوف ہوا **ف** یعنی وہ حکم جو ہر گز موقوف نہین اُنہین پر لگے رہو معلوم ہوتا ہے کسی نے یہ حکم نہین کیا کہ موقوف ہوا تہا **ف** مناجاۃ بمعنے مسارّرۃ یعنی باہم پوشیدہ باتین کرنا معنی یہ ہین اے ایمان والو جب تم ارادہ کرو کان مین بات کرنے کا رسول سے کسی کام مین اپنے کامون مین سے تو آگے دہر لو اپنی سرگوشی سے پہلے خیرات یہ یعنی آگے دہر لینا صدقہ کا سرگوشی کرنے سے پہلے بہتر ہے واسطے تمہارے اس لیے کہ اس مین اللہ کی طاعت ہے اور پاک تر ہے واسطے تمہارے نفوس کے اس لیے کہ صدقہ پاک کرنے والا ہے اسمین اختلاف ہے کہ یہ امر وجوبی ہے یا استحبابی قولہ تعالی فان لم تجدوا الآیہ اس پر دال ہے کہ امر استحبابی ہے وجوبی نہین ہے یعنی جو کوئی تم مین سے ایسا ہے کہ نہین پاتا ہے اُس صدقہ کو جسکا اُسے امر کیا گیا ہے پہلے سرگوشی کرنے سے تو اسپر کچہ حرج نہین ہے سرگوشی مین بدون صدقے کے۔ **بالجملہ** اس امر مین کئی فائدے ہین ایک تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ہے دوسرا فقرا کا نفع پانا ہے تیسرا نہی ہے سوال مین افراط کرنے سے چوتہا تمیز ہے درمیان مخلص و منافق کے اور محب دنیا و آخرت کے **بیان شان نزول** حضرت حسن فرماتے ہین اسکا سبب نزول یہ ہے کہ مسلمانون مین کی ایک قوم نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تنہائی چاہتی آپ سے سرگوسی کرتے تہے سو مسلمانون کی ایک قوم نے اُن کے ساتہہ یہ گمان کیا کہ وہ اُنکو حصر گوشی کرنے مین گہٹاتے ہین سو اُنپر یہ بات شاق گذری پس اللہ تعالی نے اُنکو صدقے کا امر فرمایا وقت سرگوشی کے تاکہ آپ کے تنہا کرنے سے اُن کو قطع کرے (۲) زید بن اسلم کہتے ہین سبب نزول یہ ہے کہ منافق و یہود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کرتے تہے اور کہتے وہ تو کان ہے ہر بات جو اُس سے کہی جاتی ہے اُس کو سن لیتا ہے اور اپنی سرگوشی کرنے سے کسی کو منع نہین کرتا ہے اور یہ بات مومنون پر شاق گذرتی تہی کیونکہ شیطان اِن کے جی مین یہ بات

ڈالتا تہا کہ اُنہون نے آپسے یہ سرگوشی کی ہے کہ جماعتین آپ سے لڑنے کو جمع ہوگئی ہین اسپیر اللہ تعالی نے پہلی آیت نازل فرمائی تو وہ باز نرہے پہر اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری تو اہل باطل باز آئے اس لیے کہ اُنہون نے اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ آگے نہ رکہا اور اہل ایمان پر یہ بات شاق آئی اور سرگوشی سے منع ہوگئے اس لیے کہ صدقے سے اُنکو ضعف کثیر تہا پس اللہ پاک نے اُن سے تخفیف فرمائی بہ سبب اس آیت کے جو اُس کے بعد ہے (۳) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہین کہ مسلمانون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسائل کی کثرت کی یہان تک کہ یہ لوگ آپ پر شاق ہوئے تو اللہ تعالی نے ارادہ کیا کہ اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تخفیف کرے پہر جب یہ فرمایا تو بہت سے لوگون نے بخل کیا اور سوال سے رُک گئے پہر اللہ پاک نے بعد اُس کے أأشفقتم الآیہ نازل فرمائی تو اُن پر وسعت کی اور تنگی نہ رکہی اس مین **اختلاف** ہے کہ اس صدقے کا حکم کتنی مدت رہا بس مقاتل بن حیان کا یہ قول ہے کہ صرف دس رات رہا پہر منسوخ ہوگیا (۳) کلبی نے کہا نہین تہا مگر ایک رات سم کسی نے کہا باقی نہین رہا مگر ایک دن (۴) قتادہ نے کہا نہین تہا مگر ایک گہڑی دن سے حضرت علیؓ سے بہی اسی طرح مروی ہے **مقدار صدقہ** حضرت علی سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہہ سے فرمایا تو کیا دیکہتا ہے دینار کو مین نے عرض کیا کہ اُس کی طاقت نہ رکہین گے فرمایا تو پہر آدہا دینار مین نے کہا اس کی بہی طاقت نہ رکہینگے فرمایا تو پہر کتنا مین نے کہا کہ ایک شعیرہ فرمایا انک لزہید یعنے بیشک تو البتہ قلیل المال ہے تو نے اندازہ کیا بقدر اپنے حال کے کہا پہر یہ آیت نازل ہوئی أأشفقتم الآیہ پس میرے سبب سے اللہ نے تخفیف کی اس امت سے مراد شعیرہ سے یہان جو بہر سونے کا وزن ہے جو کہ دانون مین سے ایک دانہ جو کا مراد نہین ہے اخرجہ الترمذی وحسنہ وابو یعلے وابن جریر وابن المنذر وغیرہم۔

اس آیت پر کس نے عمل کیا حضرت علی رضے اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نہین عمل کیا اسپیر کسی نے سوا میرے یہان تک کہ منسوخ ہوگئی اور نہین تہی مگر گہڑی بہر یعنے آیت نجوے اخرجہ عبدالرزاق وغیرہ (۲) اُن سے مروی ہے کہ بیشک کتاب اللہ مین البتہ ایک آیت ہے کہ نہین عمل کیا اُسپیر کسی نے قبل میرے نہ اُس پر عمل کرے گا کوئی بعد میرے آیت نجوی کی میرے پاس ایک دینار تہا سو مین نے اُس کو بیچا بعوض دس درہم کے پس مین تہا ہر بار کہ سرگوشی کرتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو آگے دہر دیتا تہا اپنی سرگوشی سے پہلے ایک درہم پہر وہ منسوخ ہوگئی تو اُسپیر کسی نے عمل نہین کیا پس نازل ہوئی أأشفقتم الآیہ اخرجہ سعید بن منصور وغیرہ۔

۵ یعنی عبد بن حمید وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ ومنہ
۶ یعنی ابن ابی شیبہ وابن ابی شیبہ وعبد بن حمید وابن المنذر وابن ابی حاتم والحاکم وصححہ وابن مردویہ منہ

حضرت سعد بن ابی وقاص سے جو یہ مروی ہے کہ آیت نجوی نازل ہوئی تو مین نے تو مین سنے ایک
شعیرہ آگے رکہا پس رسول للہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انک لزہید پہر دوسری آیت نازل ہوئی
ءاشفقتم الآیہ سو طبرانی وابن مردویہ نے اُس کو روایت کیا ہے حافظ سیوطی نے فرمایا بسند ضعیف
خازن نے بعد ذکر حدیث حضرت علی رضے اللہ عنہ کے فرمایا ہے اب اگر تم کہو کہ اس آیت مین
ایک منقبت عظیم ہے واسطے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کیونکہ ان کے سوا کسی نے اُسپر عمل نہین
کیا تو مین کہون گا بات ویسی ہے جو آپ نے فرمائی لیکن اُن کے سوا جو صحابہ ہین اُن پر اس مین
کسی طرح کی طعن نہین ہے اس لیے کہ وہ وقت فراخ نہین ہوا کہ وہ اس آیت پر عمل کرین اور
اگر وقت وسیع ہوتا تو وہ اُسپر عمل کرنے سے تخلف نہ کرتے اور بر تقدیر فراخی وقت کے جو اُنہون
نے اُس کو نہ کیا سو یہ صرف واسطے مراعات قلوب فقرا کے تہا جنہون نے نہ پائی وہ شے جو خیرات
کرین اگر وہ مناجات کے حاجتمند ہوتے پہر یہ فقرا کے حزن کا سبب ہوتا اس لیے کہ اُنہون نے
وہ شے نہ پائی جس کو مناجات کے وقت خیرات کرین دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ مناجات کچھ مفروضات
سے نہ تہی نہ واجبات سے اور نہ طاعات مندوب الیہا سے بلکہ اُن کو تو اس صدقے کی صرف اس
لیے تکلیف دی گئی تہی کہ اس سرگوشی کو ترک کر دین چونکہ یہ سرگوشی اولی تبرک تہی اس لیے
اُنہون نے اسپر عمل نہ کیا صحابہ مین سے کسی پر اس مین کچھ طعن نہین ہے **نسفی** نے بعد ذکر حدیث
حضرت علیؓ کے اتنا زیادہ ذکر کیا ہے وسالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عشر مسائل فاجابنی
عنہا قلت یا رسول اللہ ما الوفا قال التوحید وشہادۃ ان لا الہ الا اللہ قلت وما الفساد قال الکفر والشرک
باللہ قلت وما الحق قال الاسلام والقرآن والولایۃ اذا انتہت الیک قلت وما الحیلۃ قال ترک الحیلۃ قلت
وما علی قال طاعۃ اللہ وطاعۃ رسولہ قلت وکیف ادعو اللہ قال بالصدق والیقین قلت وماذا اسأل
اللہ قال العافیۃ قلت وما اصنع لنجاۃ نفسی قال کل حلالا وقل صدقا قلت وما السرور قال الجنۃ قلت وما
الراحۃ قال لقاء اللہ فلما فرغت منہا نزل نسخہا انتہی واللہ اعلم اس کی سند کیسی ہے قولہ تعالی
ءاشفقتم ان تقدموا بین یدے نجوٰکم صدقات استفہام تقریر کا ہے اور اشفاق کہتے ہین مکروہ
وناخوش شے سے ڈرنے کو یہان صدقات بجمع فرمایا باعتبار مخاطبین کے یعنی کیا تم نے خوف
کیا فقر ومحتاجی کا کسی نے کہا یہ معنی ہین کیا تم نے بخل کیا اس سے کہ آگے رکہو اپنی سرگوشی کرنے
سے پہلے خیراتین فاذ لم تفعلوا یہ خطاب ہے اُسکو جس نے پائی وہ شے جو خیرات کرے اور نہ کی رہا
وہ شخص جس نے نہ پائی تو اُس کے واسطے تو رخصت اول گذر چکی ہے اس قول مین فان لم تجدوا

[illegible]

فان اللہ غفور رحیم وتاب اللہ علیکم جملہ حالیہ ہے فاقیموا الصلوٰۃ الآیہ یعنی پہر جب تم نے نہ کی وہ شے جسکا تم کو امر کیا گیا یعنے خیرات کرنے کا پہلے سرگوشی سے اور حال یہہ ہے کہ اللہ تم پر رجوع ہوا بایں طور کہ ترک صدقہ کی تم کو رخصت دی تو اب تم ثابت رہو قائم رہنے پر صلوٰۃ مفروضہ کے اور دینے پر زکوٰۃ واجبہ کے اور اللہ کی اور اُس کے رسول کی طاعت پر اس بات مین جس کا تم کو امر کیا جائے اور جس سے تم کو نہی کی جائے اور اللہ کو خبر ہے تمہارے کامون کی اُن مین سے اُس پر کچہ بہی مخفی نہین ہے سو وہ تم کو بدلا دینے والا ہے جو شخص اسکا قائل ہے کہ قبل امکان فعل کے نسخ جائز ہے اُسنے اِس آیت سے استدلال کیا ہے حالانکہ یہ استدلال صحیح نہین ہے کیونکہ یہان نسخ واقع نہین ہوا مگر بعد امکان فعل کے اور نیز اسکو بعض نے کر بہی لیا اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ آگے رکہا جیسا کہ اول گزر چکا ہے

ف اس آیت مین وہ بات نہین ہے جو اسپر دال ہو کہ مومنین نے امتثال امر مین تقصیر کی انمین سے فقرا کا امر تو واضح ہے رہے اُن کے سوا اور مومنین آسودہ حال سو وہ کچہ سرگوشی کرنے کیساتہہ مکلف نہین کیے گئے تہے تا آنکہ اُن پر صدقہ واجب ہو بلکہ اُن کو تو صدقہ کا امر کیا گیا تہا جبکہ سرگوشی کا ارادہ کرین پس جس نے سرگوشی ترک کی تو وہ امتثال امر بالصدقہ مین مقصر نہ ہوگا اس پر طرہ یہ ہے کہ خود آیت مین وہ شے ہے جو اس پر دال ہے کہ امر ندب کے لیے ہی جیسا کہ اول گزر چکا ہے کذا فی الفتح

ف ابن کثیر مین ہے اللہ تعالی اپنے مومن بندون کو امر فرماتا ہے کہ جس وقت اُن مین کا کوئی سرگوشی کرنا چاہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو آگے رکہے سرگوشی سے پہلے صدقہ جو کہ اُسکو پاک وصاف کردے اور اُسکو لائق بنا دے اس کا کہ اس مقام کا صالح ہوجائے اسی لیے یون فرمایا ذلک خیر لکم واطہر پہر فرمایا فان لم تجدوا الآیہ یعنے مگر وہ شخص جو کہ صدقے سے عاجز ہو بہ سبب اپنے فقر کے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے پس صدقے کا اُسی کو حکم دیا گیا ہے جو کہ اُس پر قادر ہے پہر فرمایا أأشفقتم الآیہ یعنے کیا تم ڈر گئے اس سے کہ حکم وجوب صدقے کا قبل مناجات رسول کے تم پر مستمر رہے پہر جب تم نے نہ کیا اور اللہ تم پر رجوع ہوا تو تم قائم رکہا کرو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور طاعت کرو اللہ کی اور اُسکے رسول کی اور اللہ کو خوب خبر ہے تمہارے کامون کی پس صدقے کا وجوب اُن سے منسوخ ہوا اور کہا گیا کہ اس آیت پر عمل نہین کیا قبل اُسکے منسوخ ہونے سے سوا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ابن ابی نجیح کا لفظ مجاہد سے یہ ہے کہ پس وہ نہی کیے گئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرگوشی سے یہان تک کہ صدقہ دین تو آپ سے سرگوشی نہ کی مگر حضرت علیؓ نے آگے رکہا ایک دینار صدقہ اُس کے ساتہہ صدقہ کیا پہر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کی تو آپ سے دس خصال کا سوال

کیا پہر رخصت نازل کی گئی عوفی کا لفظ حضرت ابن عباسؓ سے یہ ہے کہ مسلمان آگے رکہا کرتے تہے سرگوشی
سے پہلے صدقہ پہر جب زکوۃ نازل ہوئی تو یہ منسوخ ہو گیا عکرمہ و حضرت حسن بصری نے آیہ صدقہ کے بارے
مین کہا ہے کہ منسوخ کیا اُس کو اُس آیت نے جو اُس کے بعد ہے أأشفقتم الخ سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ و مقاتل
بن حیان سے روایت کیا ہے کہ سوال کیا لوگون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہان تک
کہ مبالغہ کیا آپ سے ساتہہ سوال کے تو اللہ تعالی نے اس آیت سے انکو باز رکہا یعنی کثرت سے انکا سوال
کرنا قطع کر دیا پس تہا مرد جبکہ اُسکو حاجت ہوتی طرف نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو وہ طاقت نہ رکہتا
کہ اُس کو روا کرسے یہان تک کہ آپکے آگے صدقہ رکہے پس یہ اُنپر سخت ہوا تو اللہ تعالی نے بعد اُسکے
رخصت نازل فرمائی فان لم تجدوا فان اللہ غفور رحیم معمر قتادہ سے راوی ہین کہ اذا ناجیتم الرسول الآیہ
نہین تہی مگر ایک گہڑی دن سے أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم مِّنكُمْ
وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا إِنَّهُمْ
سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ
مُّهِينٌ ۝ لَّن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ
النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ
لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ
الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ
هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ تونے نہ دیکہے وہ جو رفیق ہوتے ہین ایک لوگون کے جن پر غصے ہوا ہی اللہ نہ وہ
تم مین اور نہ ان مین اور قسمین کہاتے ہین جہوٹ بات پر اور خبر رکہتے ہین ف اللہ غصے ہوا کافرون
پر خصوصاً یہود پر اور ان کے رفیق منافق رکہی ہے اللہ نے انکو سخت مار بیشک وہ برے کام ہین جو کرتے
رہے ہین بنایا ہے اپنی قسمون کو ڈہال پہر روکے ہین اللہ کی راہ سے تو ان کو ذلت کی مار ہے کام نہ آوینگے
گے انکو ان کے مال ان کی اولاد اللہ کے ہاتہہ سے کچہہ وہ لوگ ہین دوزخ کے وہ اُسی مین رہ پڑے جسدن
جمع کرے گا اللہ انکو ساری پہر قسمین کہاوینگے اُس کے آگے جیسے کہاتے ہین تمہارے آگے اور خیال رکہتے
ہین کہ وہ کچہہ بہلی راہ پر ہین سنتا ہے وہی ہین اصل جہوٹے قابو مین کر لیا اُن کو شیطان نے پہر
بہلائی انکو اللہ کی یاد وہ لوگ ہین جتہا شیطان کا سنتا ہے جو جتہا ہے شیطان کا وہی خراب ہوتے ہین
ف فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے کیا نہ دیکہا تونے طرف اُن لوگون کے جو دوست ہوے ایک
قوم کے قتادہ نے کہا یہ لوگ منافقین ہین دوست ہوے یہود کے سدی و مقاتل نے کہا کہ یہ یہود ہین دوست

ہوئے یعنی منافقون کے پہلے قول پر یہ آیت دال ہے غضب اللہ علیہم اس لیے کہ جن پر غصہ کیا گیا ہے وہ یہود
ہین دوسرے قول پر یہ آیت دال ہے یا ہم منکم ولا منہم کیونکہ یہ صفت منافقون کی ہے جیسا کہ اللہ تعالی
نے اُن کے بارے مین فرمایا ہے مُذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ لَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ ویحلفون
علی الکذب معطوف ہے تولوا پر داخل ہے تعجب دلانے کے حکم مین اُن کے فعل سے یعنی اور وہ قسمین
کہاتے ہین اِس پر کہ وہ مسلمان ہین یا اس پر کہ اُنہون نے خبرین نقل نہین کین طرف یہود کے جملہ
وہم یعلمون حالیہ ہے یعنی حال یہ ہے کہ جانتے ہین بطلان اُس بات کا جس پر قسمین کہائی ہین اور وہ
جہوٹ بے حقیقت ہے پس اُن کی قسم یمین غموس ہے اُن کو اس مین کچھہ عذر نہین ہے اعد اللہ لہم عذابا
شدیدا یعنے تیار کر رکہا ہے اللہ نے واسطے اُن کے سخت عذاب بسبب اس دوستی کے اور قسم کہانے کے
باطل پر انہم ساء ما کانوا یعملون یعنے بیشک بُرے ہین بداعمال جو کرتے تہے زمانۂ ماضی مین یا یہ حکایت
ہے اُس بات کی جو اُن سے آخرت مین کہی جائے گی اتخذوا ایمانہم جنۃ جمہور نے بفتح ہمزہ پڑہا ہے بنا بر
جمع یمین یہ وہ جہوٹ ہے جس پر قسمین کہاتے تہے کہ وہ مسلمانون مین سے ہین واسطے بچنے کے قتل سے
سوان قسمون کو بچاؤ ٹہیرا یا مرد سے اپنے خونون کے جس طرح کہ لڑنے والا ڈہال کو اپنا بچاؤ ٹہیراتا ہے اس سے
کہ اُس کو تیر یا تلوار یا نیزہ لگ جائے کسی نے ایمانہم بکسر ہمزہ پڑہا ہے یعنی اُنہون نے اپنی تصدیق کو ڈہال ٹہیرایا
قتل سے سو اُن کی زبانین تو ایمان لائین اور اُن کے دل ایمان نہین لائے فصدوا عن سبیل اللہ یعنی پہر بعد کا
اُنہون نے لوگون کو اسلام سے بسبب مشغول کرنے کے اور ضعیف کرنے امر و شوکت مسلمانون کے جس کا صدور
اُن سے ہوتا ہے کسی نے کہا کہ روکا مسلمانون کو اپنے لڑنے سے بسبب ظاہر کر دینے اسلام کے فلہم عذاب مہین
یعنی پس اُن کے واسطے ایسا عذاب ہے جو اُن کو ذلیل و رسوا کرے گا کسی نے کہا کہ یہ تکرار ہے اعد اللہ لہم عذابا شدیدا
کی واسطے تاکید کے کسی نے کہا کہ اول تو عذاب قبر ہے اور یہ عذاب آخرت ہے تکرار کے قائل ہونے کی کوئی وجہ نہین ہے
کیونکہ جو عذاب موصوف بشدت ہے وہ غیر ہے اُس عذاب کا جو کہ موصوف باہانت ہے لن تغنی عنہم اموالہم ولا
اولادہم من اللہ شیئا یعنی ہرگز کام نہ آئین گے اُن کے اموال و اولاد اُن کی اللہ کے عذاب سے کچھہ بھی کام آنا مقاتل
کہتے ہین منافقون نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ زعم کرتے ہین کہ قیامت کے دن اُن کی مدد کی جائے گی
البتہ مقرر باب تو ہم بدبخت ہوئے پس قسم ہے اللہ کی البتہ ہم مدد کیے جائین گے قیامت کے دن ہماری نفوس اور اول
و اولاد کے ساتھہ اگر قیامت ہوگی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون یعنی
یہ لوگ جو موصوف باوصاف مذکورہ ہین دوزخ والے ہین اُس سے مفارقت نکرین گے وہ اُس مین ہمیشہ
رہنے والے ہین اُس سے نہ نکلین گے یوم یبعثہم اللہ جمیعا الآیہ یعنی ذکر کر اُس دن کا جس مین اُٹہا کہڑا کرے گا

اُن کو اللہ کے سبب سے پھر وہ اُس کے آگے قسمین کہائین گے اس پر کہ وہ مومن ہین جیسے قسمین کہاتے ہین تمہاری آگے دنیا مین یہہ اس سبب سے ہے کہ اُن کی شقاوت شدید ہے اور اُن کے دلون پر خوب مہر کردی گئی ہے کیونکہ قیامت کے دن تو حقائق کہل چکے اور امور معلوم ہوگئے مشاہدے کی ضرورت سی پہر وہ کیونکر جرات کرین گے اِس پر کہ اُس موقف مین جہوٹ بولین گے اور جہوٹ پر قسمین کہائین گے حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حجرون مین سے کسی حجرے کے سایے مین بیٹھے ہوئے تھے اور آپکے پاس ایک گروہ تہا مسلمانون مین کا تو آپ نے فرمایا بیشک شان یہ ہے کہ اب آتا ہے تمہارے پاس ایک انسان پس وہ نظر کرے گا تمہاری طرف شیطان کی آنکھہ سے سو جب وہ تمہارے پاس آئے تو تم اس سے بات نکرنا پس وہ نہ ٹہیرے کہ ظاہر ہوا اُن پر ایک مرد کبود چشم پس آپنے فرمایا جبکہ اُس کو دیکہا کس بات پر گالی دیتا ہے مجھکو تو اور تیرے اصحاب تو وہ بولا تو مجھے چہوڑ مین اُن کو تیرے پاس لاتا ہون پہر انہون نے قسمین کہائین اور عذر کیا اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اور وہ آیت جو اس کے بعد ہے ویحسبون انہم علی شئ یعنے اور خیال کرین گے آخرت مین اس بات کا کہ وہ بسبب ان جہوٹی قسمون کے کسی شئے پر ہین جو کہ کسی نفع کو کہینچ لاتی ہے یا کسی ضرر کو دفع کرتی ہے جیسے دنیا مین اس کا خیال کرتے تہے فرمایا الا انہم ہم الکاذبون یعنے سنتا ہے بیشک وہی ہین کامل جہوٹ مین جان دینے والے ہین اُس پر پہونچنے والے ہین اُس حد تک کہ جس تک اُن کا غیر نہین پہونچا اس سبب سے کہ انہون نے اُس پر بیقیدی کی اور جہوٹی قسمون پر قیامت کے موقف مین رحمن کے روبرو استحوذ علیہم الشیطان یعنے غالب و مستعلی و مستولی ہوگیا اُن پر شیطان مبرد نے کہا کہ استحوذ علی الشئ یعنی حواہ واحاطہ بہہ کسی نے کہا کہ قوی ہوگیا اُن پر کسی نے کہا کہ اُن کو جمع کرلیا یقال احوذ الشئ اے جمعہ وضم بعضہ الی بعض یہہ سب معانی قریب یکدیگر ہین کیونکہ جب اُس نے اُن کو جمع کرلیا تو مقرر وہ اُن پر قوی و غالب و مستعلی و مستولی ہوگیا اور اُن کا احاطہ کرلیا فانساہم ذکر اللہ یعنے پہر بہلا دیے اُن کو اللہ کے اوامر اور اُس کی طاعات کے ساتھ عمل کرنا سو انہون نے ان مین سے کچہہ یاد نہ رکہا کسی نے کہا اُس کے زواجر جو کہ اس کے معاصی سے نہی کرنے مین ہین کسی نے کہا کہ نہ اُس کو یاد کیا اپنے دلون سے اور نہ اپنی زبانون سے اُولئک حزب الشیطان یعنے یہ لوگ جو بصفات مذکورہ موصوف ہین شیطان کے لشکر اور اُس کے پیرو اور اُس کے گروہ ہین الا ان حزب الشیطان ہم الخاسرون سنتا ہے بیشک شیطان کے لشکر اور اُس کے پیرو وہی ہین کامل زیانکاری مین تاکہ اُن کے غیر کا خسران بہ نسبت اُنکے خسران کے خسران ہی نہین ہے کیونکہ انہون نے جنت کو نار کے بدلے بیچا اور ہدایت کو گمراہی کے عوض مین اور اللہ پر اور اُس کے نبی پر جہوٹ بولا اور دنیا و آخرت مین جہوٹی قسمین کہائین اور

۱۵ اخرجہ الامام احمد والبزار وابن المنذر وابن ابی حاتم والحاکم وصححہ وابن مردویہ و البیہقی فی الدلائل ۱۲

اپنے نفوس پر نعیم ابدی کو فوت کیا اور عذاب مخلد کے واسطے اُن کو پیش کیا ف ابن کثیر مین ہے کہ قوما غضب
اللہ علیہم سے مراد یہود ہین اور الذین تولوا سے مراد منافق ہین اُن کی مدد کرتے اور اُن سے موالاۃ و دوستی رکہتے تہے
باطن مین اللہ پاک نے اس باب مین اُن پر انکار فرمایا اور وہ نفس الامر مین نہ اُن کے ساتہ ہین اور نہ مومنون
کے اور نہ ادہر نہ ادہر بلکہ بیچ مین آدہر ہین کما قال تعالے مذبذبین بین ذلک الآیہ پہر فرمایا ویحلفون علے
الکذب وہم یعلمون یعنے منافق لوگ قسمین کہاتے ہین جہوٹ پر اور اس کے عالم ہین کہ وہ جہوٹے ہین
اس بات مین جس کی قسم کہائی یہ یمین غموس ہے اور خصوصًا اُن کے جیسے حال ملعون ہین عیاذًا باللہ
تعالے پس بیشک وہ جب مومنون سے ملتے تو کہتے ہم ایمان لائے ہین اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس آتے تو آپ کے آگے اللہ کی قسم کہا کر کہتے کہ وہ مومن ہین اور وہ جانتے تہے کہ وہ
جہوٹے ہین اُس بات مین جس کی قسم کہائی ہے کیونکہ جو بات اُنہون نے کہی اُس کے صدق کا اعتقاد نہین
رکہتے تہے گو وہ نفس الامر مین مطابق ہو اسی لیئے اللہ تعالے نے اس کی شہادت دی کہ وہ اپنی قسمون مین
اور اُس کے واسطے شہادت دینے مین جہوٹے ہین پہر فرمایا اعد اللہ لہم الآیہ یعنے اللہ نے تاک مین لگا رکہا ہے اُن کے
لیئے اس کارگیری پر عذاب الیم اُن کے اعمال بد پر اور وہ اعمال کافرون سے دوستی رکہنا اور مومنون سے
دشمنی کرنا اور اُن کو دہوکا دینا ہے اسی لیے یون فرمایا اتخذوا ایمانہم الآیہ یعنے ایمان کو ظاہر کیا اور کفر کو چہپایا
اور جہوٹی قسمون کے ساتہ بچاؤ کیا تو جو لوگ اُن کی حقیقت امر کو نہین جانتے ہین اُن مین سے بہت سون
نے اُن کی سچائی کا گمان کر لیا تو ان سے فریب کہا بیٹہے پس اِس وجہ بعض لوگون کو صد عن سبیل اللہ حاصل
ہوا فلہم عذاب مہین یعنی اُنہون نے جو اللہ عظیم کے نام کے ساتہ جہوٹی قسم کہا کر بے حرمتی کی سو اس کے مقابلے
مین اُن کو عذاب ہی ذلیل کرنے والا ہے پہر فرمایا لن تغنے عنہم الآیہ یعنی ہرگز دفع نہ کرین گے اُن کے اموال و اولاد اُن
عذاب کو جبکہ وہ اُن کو آجائے گا پہر فرمایا یوم یبعثہم اللہ جمیعًا الآیہ یعنے جمع کرے گا اللہ اُن سب کو قیامت کے
دن پہر نہ چہوڑے گا اُن مین سے کسی کو تو اللہ عزوجل کے آگے قسم کہا جائین گے کہ وہ تہے ہدایت و استقامت
پر جس طرح کہ دنیا مین لوگون کے آگے قسم کہا جاتے تہے اس لیئے کہ جو کوئی جس شے پر جیتا ہے تو اُسی پر مرتا
ہے اور اُسی پر مبعوث ہوگا اور اعتقاد کرین گے کہ یہ اُن کو نفع دے گا نزدیک اللہ کے جیسا کہ اُن کو نفع دیتا تہا دنیا
مین نزدیک لوگون کے تو وہ اُن پر ظاہر احکام جاری کرتے تہے اسی لیے فرمایا ویحسبون انہم علی شئ ای حلفہم
ذلک لربہم عزوجل یعنے یہ خیال کرین گے کہ یہ اُن کا قسم کہانا آگے رب عزوجل کے نافع ہوگا پہر اللہ تعالے نے اُنکے
خیال کا اُن پر انکار کر کے فرمایا الا انہم ہم الکاذبون پس تاکید کی خبر کی اُن کی طرف سے ساتہ کذب کے پہر روایت
ابن ابی حاتم حضرت ابن عباس کی حدیث مذکور ذکر کی ہے لیکن کچہ الفاظ کا تفاوت ہے پہر کہا ہے کہ اُن لوگون کا حال

دیتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکون کی طرف سے خبر دی ہے جہان فرماتا ہے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ انْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ پھر فرمایا اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ الآیہ یعنی غالب ہوگیا اُن کے دلون پر شیطان یہان تک کہ بھلا دیا اُن کو یہ کہ یاد کرین اللہ عزوجل کو اور اسی طرح کرتا ہے اُس کے ساتھ جس پر وہ غالب ہوا اسی لیے **ابوداؤد** نے حضرت ابو الدرداؓ سے روایت کیا ہے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین ہین تین آدمی کسی بستی مین اور نہ جنگل مین کہ نہین قائم کی جاتی ہے اُن مین نماز مگر مقرر غالب ہوگیا اُن پر شیطان پس لازم پکڑ تو جماعت کو پس سوا اس کے نہین کہ کھاتا ہے بھیڑیا قاصیہ کو یعنے اُس بکری کو جو کہ گلے سے دور ہوتی ہو قال زائدۃ قال السائب یعنی الصلوۃ فی الجماعۃ إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ○ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ جو لوگ مخالف ہوتے ہین اللہ سے اور اس کے رسول سے وہ لوگ ہین سب سے بیقدر لوگون مین اللہ لکھہ چکا کہ مین زبر رہونگا اور میرے رسول بیشک اللہ زور آور ہے زبردست تو نہ دیکھے گا کوئی لوگ جو یقین رکھتے ہون اللہ پر اور پچھلے دن پر پھر دوستی کرین ایسون سے جو مخالف ہوئے اللہ کے اور اس کے رسول کے پڑے وہ اپنے باپ ہون یا اپنے بیٹے ہون یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے اُن کے دلون مین لکھہ دیا ہے ایمان اور اُن کی مدد کی اپنے غیب کے فیض سے اور داخل کرے گا اُن کو باغون مین جن کے نیچے بہتی نہرین سدا رہین اُن مین اللہ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی وہ ہین جتھا اللہ کا سنتا ہے جو جتھا ہی اللہ کا وہی مراد کو پہونچے **ف** یعنی جو دوستی نہین رکھتے اللہ کے مخالف سو اگرچہ باپ بیٹا ہو وہی سچے ایمان والے ہین اُن کو یہ درجے ہین انتہے **ف** فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے کہ جملہ ان الذین یحادون الآیہ تعلیل ہے ماقبل کی اور محادۃ للہ وللرسول کے معنی اول سورت مین گزر چکے ہین یعنی کامل زیانکار شیطان کا جتھا ہے اس لیے کہ جو لوگ مخالف ہوتے ہین اللہ کے اور اُس کے رسول کے جو کہ متصف بصفات متعددہ ہین وہی ہین منجملہ اُن لوگون کے جنکو اللہ تعالیٰ نے ذلیل و خوار کیا ہے اگلی اور پچھلی امتون مین سے اُن سے بڑھ کر ذلیل تم کسی کو نہ دیکھوگے کیونکہ جب وہ اللہ کے اور اس کے رسولؐ کے مخالف ہوئے تو ذلت ہی اس مرتبے مین ہوگئے عطا نے کہا کہ مراد ذلت سے دنیا مین اور رسوائی ہے آخرت مین جملہ کتب اللہ الآیہ مستانفہ ہے واسطے تقریر و تاکید ماقبل کے

¹ پھر تنبیہ کی اُن کی شرارت پر کہ جھوٹی قسمین کھینگے قسم بھی اپنے رب کی باہم شریک نہ کرتے تھے دیکھہ تعجب جھوٹ بولے اپنے اوپر اور کھوئی گئین اُن سے جو باتین بناتے تھے ۱۲ مترجم

ع ۳ ۹

فرآء نے کہا ہے کہ کتب بمعنی قال ہے ماقبل میں یہی ذکر تہا کہ وہ لوگ اذلین کے جلے میں ہین پہر اُس کی تاکید کی فرمایا
کہ اللہ لکہہ چکا ہی لوح محفوظ میں اور اپنی علم سابق میں حکم جاری کرچکا ہی یا اللہ نے کہہ دیا ہے کہ البتہ غالب رہون گا مین
اور میرے رسول یعنے ساتھ حجت وسیف کے یا ساتہہ ایک کے ان مین سے زجاج نے کہا کہ غلبۂ رسل کے معنے
دو نوع پر ہین اُن مین سے وہ ہین جو مبعوث بحرب ہوئے تو وہ حرب مین غالب ہین اور اُن مین سے وہ
ہین جو مبعوث بغیر حرب ہوئے تو وہ غالب ہین ساتہہ حجت کے بیشک اللہ زور آور ہی اپنے دوستون کی
مدد کرنے پر غالب ہی اپنے دشمنون پہ کوئی اُس پر غالب نہین ہوتا ہے لاتجد قوما الآیۃ مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہے یا ہر اُس شخص کو جو اُس کی صلاحیت رکہتا ہے یعنی نہ پاوے گا تو کسی قوم کو جو یقین
رکہتی ہون اللہ پر اور پچہلے دن پر یقین رکہنا صحیح بایں طور کہ اس مین ظاہر باطن کے ساتہہ موافق ہو کہ وہ دوستی
ورفاقت کرین اُن سے جنہون نے دشمنی کی اللہ سے اور اُس کے رسول صلعم سے اور ان کے مخالف ہوئے
یعنی جملہ ممتنع سے ہے یہ کہ تو پاوے کسی قوم کو مومنون مین سے کہ وہ مشرکون کے رفیق و دوست ہون مراد یہ ہے
کہ اس کا ہونا لائق ہی نہین ہے اور حق اسکا یہ ہے کہ ممتنع ہو اور کسی حال مین یہ بات پائی نہ جاوے منظور اِس
بیان سے مبالغہ ہی اس امر کی وصیت کرنے مین کہ اللہ کے دشمنون سے علیحدہ و دور رہنے مین اور اُن کی صحبت
اور میل جول سے پرہیز کرنے مین خوب سخت و درشت ہین پہر اس کی اور تاکید و تشدید زیادہ فرمائی ولوکانوا
آباءہم یعنی اگرچہ ہون وہ مخالف اللہ رسول صلعم کے اُن دوستی کرنے والون کے باپ یا اُن کے بیٹے یا اُن کے بہائی یا اُن کے
کُنبے والے اس لیے کہ ایمان اِس دوستی و رفاقت سے زجر و منع کرتا ہے اور ایمان کی رعایت قوی تر ہے باپ
پن بیٹے پن بہائی پن کنبے پن کی رعایت سے آباء کا ذکر اول کیا اِس لیے کہ ان کی طاعت واجب ہے پہر ابناء
کا اسواسطے کہ اُن کو دل سے زیادہ تر لگاو ہوتا ہے پہر اخوان کا اس وجہ سے کہ یہ ناصر و مددگار ہوتے ہین انکو
آدمی سے وہ نسبت ہے جو کہ بازو کو ہاتہہ سے ہے پہر عشیرہ کا اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن سے فریاد رسی چاہی جاتی
ہے اور اُن پر اعتماد کیا جاتا ہے کما افادہ السمین مطلب یہ ہے کہ آدمی کو دنیا مین ان لوگون سے علی قدر
مراتب وہ دوستی و محبت ہوتی ہے اور زندگی بسر کرتے ہین اِن سے تعلق قوی ہوتا ہے لیکن جب یہ
اللہ کے اور اس کے رسول صلعم کے مخالف ہون تو ان سے دوستی و رفاقت قطع کرنی چاہیے پہر اور دن کا کیا شمار
ہے یہ کام واقع مین سچے پکے ایمان والون کا ہے دیکہو عبد اللہ بن شوذب سے مروی ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح کے
والد نے شروع کیا کہ جنب قصد کرتا تہا واسطے ابو عبیدہ کے بدر کے دن اور ابو عبیدہ نے شروع کیا کہ اُس سے
بہاگتے تہے پہر جب اُس نے قصد کی کثرت کی تو ابو عبیدہ نے اُس کا قصد کیا پہر اُس کو مار ڈالا اِس پر یہ آیت
نازل ہوئی اخرجہ البیہقی فی سننہ حضرت ابن مسعود سے اِس آیت مین مروی ہے فرمایا ولوکانوا آباءہم

یعنے ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے باپ جراح کو قتل کر ڈالا او ابناءہم یعنی حضرت ابوبکر صدیق نے بدر کے دن اپنے بیٹے
کو بلایا واسطے میدان مین آنے کے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے چھوڑین کہ مین رعلۂ اولی مین ہوؤن تو
آپ نے اُن سے فرمایا متعنا بنفسک یا ابابکر یعنے او ابوبکر تو ہم کو اپنے نفس سے تمتع لینے دے او اخوانہم یعنی مصعب
بن عمیر نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو اُحد کے دن قتل کیا او عشیرتہم یعنے حضرت عمر بن الخطاب نے بدر کے
دن اپنے ماموں عاصی بن ہشام بن مغیرہ کو قتل کیا اور حضرت علی بن ابی طالب و حضرت حمزہ و حضرت عبیدہ
نے بدر کے دن اپنے بنی عم کو عتبہ و شیبہ فرزندان ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو قتل کیا ثوری سے مروی ہے
کہ وہ خیال کرتے تھے یعنی صحابہ یا تابعین کہ یہ آیت اُس شخص کے حق مین نازل ہوئی جو کہ سلطان کی مصاحبت
کرتا ہے عبد العزیز بن ابی رواد سے مروی ہے کہ منصور اُن سے ملا پھر جب اُنھون نے اُس کو پہچان لیا
تو اُس سے بھاگے اور یہ آیت پڑھ دی پھر فرماتے ہین کہ جس نے اپنا ایمان صحیح کیا اور اپنی توحید خالص
کر لی تو بیشک وہ کسی مبتدع سے اُنس نہین کرتا ہے اور نہ اُس کی مجالست کرتا ہے اور اپنے نفس سے
اُس کے لیے عداوت ظاہر کرتا ہے اور جس نے مداہنت کی کسی مبتدع سے تو اللہ سنن کی حلاوت اس سے
سلب کر لیتا ہے اور جس نے اجابت کی کسی مبتدع کی واسطے طلب دنیا کے عزت یا اس کی غنا کے تو اللہ
ذلیل کرے گا بسبب اس عزت کے اور اُس کو فقیر کر دے گا بسبب اُس غنا کے اور جو کوئی ہنسا طرف کسی
مبتدع کے تو کھینچ لیگا اللہ اس کے دل سے ایمان کا نور اور جو کوئی تصدیق نہ کرے تو چاہیے تجربہ کر لے ذکرہ النسفی
رحمہ اللہ علیہ تعالے کسی نے کہا کہ یہ آیت اہل بدع و اہواء کے حق مین ہے واللہ اعلم اولئک کتب فی قلوبہم
الایمان کتب یعنی خلق ہے یا اثبت یا جعل یا حکم یا جمع یہ سب معنی قریب یکدیگر ہین یعنی وہ لوگ جو کہ دوستی نہین
کرتے ہین اللہ و رسول کے مخالفین سے پیدا کیا یا جما دیا اُن کے دلون مین ایمان کو قلوب کا ذکر صرف اس لیے
فرمایا کہ وہ ایمان کی جگہ ہین وایدہم بروح منہ یعنی اور قوت دی اُن کو اپنی طرف کی مدد سے اُن کے دشمنون پر دنیا
مین اپنی نصر و مدد جو اُن کے لیے ہے اس کا نام روح رکھا اسواسطے کہ اس سے اُن کا امر زندہ ہوتا ہے کسی نے کہا
کہ نور قلب ہے کسی نے کہا قرآن و حجت قالہ ربیع بن انس کسی نے کہا جبریل علیہ السلام کسی نے کہا ایمان کسی نے کہا
رحمت کسی نے کہا کتاب جس کو نازل کیا اُس مین اُن کے لیے حیات ہے کسی نے کہا کہ منہ کی ضمیر راجع ہے طرف ایمان
کے اے بروح من الایمان اس بنا پر کہ ایمان فی نفسہ ایک روح ہے واسطے حیات قلوب کے ویدخلہم جنات الآیہ
یعنی اللہ داخل کرے گا اُنکو باغون مین جن کے نیچے بہتی ہین نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین اُن مین رضی اللہ
عنہم یعنی قبول فرمائے اللہ نے اُن کے اعمال اور افاضہ فرمایا اُن پر اپنی رحمت عاجلہ و آجلہ کے آثار کا ورضوا عنہ اور
وہ خوش ہوئے اُن چیزون سے جو عاجلاً و آجلاً اُن کو عطا فرمائین اولئک حزب اللہ یعنے وہ ہین اللہ کے لشکر

ف۱ سواروں کی گروہ کو رعلۃ کہتے ہین اور جماعت خیل کو بھی علہ کہتے ہین فی المجمع ۱۲ منہ
ف۲ یعنی عبیدہ بن الحارث ۱۲ منہ
ف۳ رواہ ابونعیم العسکری کما قال الحافظ ابن کثیر ۱۲ منہ
ف۴ جمہور نے کتب بصیغہ معروف پڑھا ہے و نصب الایمان بنا بر مفعولیت اور زر نے اور مفضل نے عن عاصم بصیغہ مجہول و رفع الایمان بنا بر نیابت فاعل اور زر نے عن عاصم ۱۲ مجمع

جوکہ امتثال کرتے ہین اُس کے اوامر کا اور لڑتے ہین اُس کے دشمنون سے اور مدد کرتے ہین اُس کے دوستون کی حزب
کو جو اسد پاک کی طرف مضاف کیا سو اس مین اُن کے لیے تشریف وتعظیم عظیم وتکریم وتفخیم ہے الا ان حزب اللہ
ہم المفلحون سنتا ہے بیشک اللہ کے جتھے وہی ہین فائز و بامراد ہونے والے دنیا وآخرت کی سعادت سے کامل ہین
فلاح وبہرہ مندی مین کہ جن کی فلاح فرد کامل ہوگئی یہان تک کہ گویا اُن کے غیر کی فلاح مثل لا فلاح کے ہی

واللہ سبحانہ اعلم باسرار کتابہ الکریم ف ابن کثیر مین ہے اسد تعالےٰ خبر دیتا ہے کفار کی جو کہ معاندین ومحادین
ہین اللہ کے اور اُس کے رسول کے یعنی وہ ایک حد مین ہین اور شرع ایک حد مین مطلب یہ ہے کہ حق سے
کنارہ کرنے والے اُس کے مخالف ہین وہ ایک ناحیہ مین اور ہدایت ایک ناحیہ مین ہے وہ ہین بدبخت شقی لوگون مین
جو کہ دور کیے گئے ہانکے گئے ہین ثواب سے اذلین مین ہین دنیا وآخرت مین مقرر حکم کر چکا اور لکھہ چکا ہے اسد اپنی اول
کتاب مین اور اپنی قدر مین کہ جس کی مخالفت وممانعت نہین کی جاتی ہے اور نہ وہ بدلی جاتی ہے اس
بات کو کہ نصرت اُس کے واسطے ہے اور اُس کی کتاب کے اور اُس کے رسولون کے اور اُس کے مومن بندون
کے دنیا وآخرت مین اور انجام نیک پرہیزگارون کے لیے ہے کما قال تعالےٰ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ
سُوْٓءُ الدَّارِ اور یہان فرمایا کتب اللہ الآیہ یعنی قوی عزیز یہ لکھہ چکا ہے کہ وہ غالب ہے اپنے اعدا پر اور یہ ایک قدر
محکم وامر مبرم ہے کہ انجام نیک اور نصرت واسطے مومنون کے ہے دُنیا وآخرت مین پھر فرمایا لا تجد قوما الآیہ یعنی جو اسد
پر اور یوم آخر پر یقین لائے ہین وہ دوستی نہین رکھتے ہین مخالفین سے اگرچہ وہ ہون رشتہ دارون مین سے
کما قال تعالےٰ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ
فِیْ شَیْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ الآیہ وقال تعالےٰ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ
وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ
اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ
الْفٰسِقِيْنَ سعید بن عبد العزیز وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ آیت لا تجد قوما الآیہ نازل کی گئی حق مین ابو عبیدہ عامر بن عبد اللہ
بن جراح کے جبکہ انہون نے اپنے باپ کو بدر کے دن قتل کیا اور اسی لیے جبکہ حضرت عمر رضی اسد عنہ نے بعد اپنے امر خلافت
کو اُن چھہ آدمیون مین شوریٰ ٹھیرایا تو فرمایا اگر ابو عبیدہ زندہ ہوتا تو مین اُس کو خلیفہ بناتا کہتے ہین کہ ولو کان آباءہم نازل ہوئی
حق مین ابو عبیدہ کے کہ بدر کے دن اپنے باپ کو قتل کیا او ابناءہم حق مین حضرت صدیق رض کے کہ اُس دن اپنے
بیٹے عبد الرحمن کے قتل کا ارادہ کیا او اخوانہم مصعب بن عمیر کے بارے مین کہ اپنے بہائی عبید بن عمیر کو قتل کیا
او عشیرتہم حضرت عمر رض کے حق مین کہ انہون نے بھی اُس دن اپنے ایک قریب کو قتل کیا اور حق مین حضرت علی و

وحضرت حمزہ وعبیدہ بن حارث کے کہ انہون نے اُس دن عتبہ وشیبہ وولید بن عتبہ کو قتل کیا فاسد اعلم حافظ ابن کثیر
فرماتے ہین اور اسی قبیل سے ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانون سے مشورہ لیا قیدیان بدر کے
بارے مین تو حضرت صدیق نے یہ مشورہ دیا کہ اُن کا فدیہ لیا جاوے تو جو شے اُن سے لی جائے گی وہ قوت ہوگی واسطے
مسلمانون کے اور وہ چچا کے بیٹے اور گھرانے کے لوگ ہین اور اُمید ہے کہ اللہ تعالے اُن کو ہدایت کرے اور
حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میری وہ راے نہین ہے جو اُن کی راے ہے کیا آپ مجھے قابو دیتے ہین فلان سے کہ مین اُسے قتل
کر ڈالون یہ شخص حضرت عمرؓ کا ایک رشتہ دار تھا اور آپ قابو دیتے ہین علی کو عقیل پر اور قابو دیتے ہین فلان کو فلان سے
تاکہ جان لے اللہ اس بات کو کہ ہمارے دلون مین مشرکون کی کچھ دوستی نہین ہے القصہ بکمالہا قولہ تعالے
اولئک کتب فی قلوبہم الآیہ یعنی جو لوگ اس صفت کے ساتھ متصف ہین کہ وہ دوستی نہین رکھتے ہین اللہ و
رسول کے مخالفون سے اگرچہ وہ اُن کے باپ ہون یا اُن کے بھائی سو یہ اُن مین سے ہین جن کے دلون مین
اللہ نے ایمان لکھا ہے یعنی اُن کے واسطے سعادت لکھی ہے اور اس کو اُن کے دلون مین قرار پذیر کر دیا ہے اور
اُن کی بصیرت مین ایمان کو مزین کیا ہے سدی نے کہا کہ کتب بمعنی جعل ہے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ایدہم بمعنی قواہم ہے
قولہ تعالی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ مین ایک سر بدیع ہے وہ یہ ہے کہ جب وہ اللہ کی راہ مین اپنے رشتہ دارون اور کنبے
والون پر خفا ہوے تو اللہ تعالے نے اُن کو یہ عوض دیا کہ وہ اُن سے راضی ہوا اور خود سے اُن کو راضی کیا
بسبب اس نعیم مقیم وفوز عظیم وفضل عمیم کے جو اُن کو عطا فرمایا قولہ تعالے اولئک حزب اللہ یعنی وہ لوگ ہین
اللہ کے بندے اور اس کی کرامت وعزت والے الا ان حزب اللہ ہم المفلحون یہ تنبیہ نام کرتا ہے اُن کی فلاح وسعادت
ونصرت کا دنیا وآخرت مین مقابلے مین اُس کے جو اُن سے ذکر کیا گیا ہے کہ انہم حزب الشیطان پھر فرمایا ہے الا ان حزب الشیطان
ہم الخاسرون ذیال بن عباد سے مروی ہے کہ ابو حازم اعرج نے زہری کو لکھا اعلم ان الجاہ جاہان جاہ یجریہ
اللہ تعالی علی ایدی اولیائہ لاولیائہ وانہم الخامل ذکرہم الخفیۃ شخوصہم ولقد جاءت صفتہم علی لسان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان اللہ یحب الاخفیاء الاتقیاء الابریاء الذین اذا غابوا لم یفتقدوا واذا حضروا لم یدعوا قلوبہم مصابیح الہدی
یخرجون من کل فتنۃ سوداء مظلمۃ فہولاء اولیاء اللہ تعالے الذین قال اللہ اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ہم
المفلحون اخرجہ ابن ابی حاتم وقال نعیم بن حماد حدثنا محمد بن ثور عن یونس عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اللہم لاتجعل لفاجر ولا لفاسق عندی یدا ولا نعمۃ فانی وجدت فیما اوحیتہ الی لاتجد قوما الآیہ واللہ اعلم والحمد
والمنۃ کہ تفسیر سورۂ مجادلہ دوازدہم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۵ ہجری کو بشب شنبہ قریب نیم شب تمام ہوئی اللہ سبحانہ
قبول فرمائے اور عمل کی توفیق دے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلے اللہ علے سیدنا ومولانا سید الخلائق
اجمعین وعلی آلہ وصحبہ الاکرمین وسلم وبارک وکرم عظم الی یوم الدین مل ما علم وزنۃ ما علم وملا ما علم آمین والحمد للہ اولا وآخرا وظاہرا وباطنا

سلہ اصل میں اسی طرح ہے مگر صحیح ہے اس قسم کا قول اور اس کی جگہ پر ٹھیک ہے والسلام ۱۲ منہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الحشر

اِس سورۂ مبارکہ کی چوبیس آیتین ہین اور مدنی ہے قرطبی نے کہا سب کے قول مین حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مدینے مین نازل ہوئی حضرت ابن الزبیر سے بہی اسی طرح مروی ہے سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ مین نے کہا حضرت ابن عباس سے سورۃ الحشر فرمایا سورۃ بنی النضیر اخرجہ البخاری و مسلم وغیرہما یعنے وہ نازل ہوئی بنی نضیر کے بارے مین جس طرح کہ بعض روایات مین اس کی تصریح کی گئی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓي اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

اللہ کی پاکی بولتا ہی جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا وہی ہے جس نے نکال دیے جو منکر ہین کتاب والون مین سے اُن کے گھرون سے پہلی ہی بہیڑ ہوتی تم نہ اٹکلتے تھے کہ وہ نکلین گے اور وہ خیال کرتے تھے کہ اُن کا بچاؤ ہے اُن کے قلعے اللہ کے ہاتھ سے پھر پہونچا اُن پر اللہ جہان سے اُن کو خیال نہ تھا اور ڈالی اُن کے دل مین دھک اجاڑنے لگی اپنے گھر اپنے ہاتھون اور مسلمانون کے ہاتھون سو دہشت مانو اے آنکھہ والو اور اگر نہوتا کہ لکھا تھا اللہ نے اُن پر اُجڑنا تو اُن کو مار دیتا دنیا مین اور آخرت مین ہے اُن کو آگ کی مار یہہ اس پر کہ وہ مخالف ہوئے اللہ کے اور اس کے رسول کے اور جو کوئی مخالف ہوا اللہ سے تو اللہ کی سخت مار ہے جو کاٹ ڈالا تم نے کھجور کا پیڑ یا رہنے دیا کھڑا اپنی جڑ پر سو اللہ کے حکم سے اور تا رسوا کرے بے حکمون کو ف مدینے کے چار پانچ کوس ایک قوم یہود کی کثرت تھی بنی نضیر اُن کا نام اول حضرت سے صلح رکھتے تھے پھر مکے کے کافرون سے پیغام کرنے لگے اور حضرت جہان بیٹھے تھے اوپر سے بھاری چکی ڈال دی اگر لگے تو آدمی مرجاوے اللہ نے بچایا حضرت نے مسلمانون کو جمع کیا ارادہ یہ کہ اِن سے لڑیے جب اُن کے گڈھ گھیر لیے وہ ڈر گئے التجا کی حضرت نے اُن کی جان بخشی

اور جو مال اُٹھا سکے اور گھر اور باغ اور کھیت قبضے مین آئے حق تعالے نے وہ زمین غنیمت کی طرح تقسیم کروائی حضرت کے اختیار پر رکھی حضرت نے مہاجرین کو جن کا خرچ انصار کے ذمے تہا اگر تقسیم کی مہاجر و انصار دونون کو فائدہ ہوا اور اپنے گھر کا خرچہ اور رودکا خرچ اُس پر کہا وہی ذکر ہے اِس سورت مین ف ۲ اپنے گھر اجاڑنے لگی کڑی تختے کواڑ لگے اکھاڑنے لے جانے کو اور مسلمانون نے بھی مدد کی اللہ پہونچا جہان سے خیال نہ تہا یعنی دل کے اندر رعب ڈال دیا ف ۳ جب یہ قوم شام کے ملک سے بہاگی تہی نصارے کے غلبے مین تو اُن کے بڑون نے کہا تہا کہ تم کو یہان سے ویران ہو کر پھر جانا ہوگا شام مین اس وقت اُجڑ کر خیبر مین رہے پہر وہان سے اُجڑ کر شام کو گئے ف ۴ جب وہ قلعے مین بند ہوئے حضرت نے حکم کیا کہ اُن کے باغ کاٹو اور کھیت اُجاڑو تاکہ اُس کے دردسی باہر نکل کر لڑین پہر کاٹنے لگے وہ لگو طعن کرنے کہ ہم کو تو کافر کہتے ہو اس سے مارتے ہو درخت بھی کافر ہے جو کاٹتے ہو بعض مسلمانون کو شبہ آنے لگا آیت اُتری اِنتہے ف تسبیح کا بیان اول گزر چکا ہے سبح للہ بمعنے نزہ اللہ بھی تو اب حرف لام زائد ہوگا کلمہ ما غیر ذوی العقول کے لیے ہے چونکہ حالی تسبیح والے بہ نسبت قالی تسبیح والون کے اکثر ہین اس لیے اُن کو اُن پر تغلیب دیکر کلمہ ما کا فرما دیا ہے اور قولہ تعالی وہو العزیز الحکیم جملہ حالیہ ہے مطلب یہ ہے کہ دنیا و آخرت کی بہرہ مندی پانے والے وہی ہین جو کہ اللہ کے گروہ مین اس لیے کہ اللہ پاک وہ عظیم الشان ہے کہ جس کی پاکی بولتے ہین سارے آسمان و زمین والے اس حال مین کہ وہ زبردست حکمت والا ہے اپنی ملک اور کام مین بھلا جس کی یہ شان ہے تو اُس کے لوگ کیونکر بہرہ مند نہون گے پہر اپنی عزت و حکمت کے بعض آثار ذکر فرمائے وہ یہ ہین ہو الذی اخرج الذین کفروا الآیہ حرف لام متعلق ہے اخرج سے اور یہ لام توقیت کا ہے جیسے قولہ تعالے لدلوک الشمس اے عند دلوک الشمس تو لاول الحشر کے معنے عند اول الحشر ہوئے زمخشری کہتے ہین یہ ویسا لام ہے جیسا کہ اس آیت مین ہے یالیتنی قدمت لحیاتی اور اس قول مین جئت لوقت کذا اور اضافت اول کی طرف حشر کی اضافت صفت الی الموصوف کے باب سے ہے اے فی وقت الحشر الاول یعنے وہ ایسا عزیز حکیم ہے جس نے نکالا اُن لوگون کو جو منکر ہوئے من اہل الکتاب بیان ہے الذین کفروا کا یعنی جو کہ اہل کتاب ہین یا حال ہے اس مین اُن کو توبیخ ہے یعنی اہل کتاب ہو کر منکر ہوئے اُن کو تو چاہیے تہا کہ سب سے اول ایمان لاتے جب ایمان نہ لائے بلکہ منکر ہوئے تو اُن کی یہ سزا ہوئی کہ نکالا اُن کو اُن کے گھرون سے حشر اول کے وقت مین یہان اہل کتاب سے بنی نضیر مین یہ ایک گروہ تہے یہود کے حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے بنی اسرائیل کے فتنون مین حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے منتظر ہو کر مدینہ مین آ اُترے تہے کہ جب وہ مبعوث ہون گے تو ہم اُن پر ایمان لائین گے پہر جب آپ مدینہ مین تشریف لائے تو آپ سے معاہدہ کیا پہر بدعہدی کی اور آپ پر حملہ کرنے مین مشرکون کے ساتھ ہو گئے

کی کی ... سن ... (margin note, partly illegible)

پس آپ نے اُن کا محاصرہ کیا یہان تک کہ وطن چھوڑنے پر راضی ہو گئے کلبی نے کہا ذیون ہین کے پہلے
پہل یہی لوگ جزیرۂ عرب سے جلائی وطن کیے گئے پھر آخر اُن کے حضرت عمرؓ کے عہد مین نکال دیے گئے
اُن کا اجڑنا اول حشر تہا مدینے سے اور آخر حشر حضرت عمرؓ کا ان کو جلا وطن کر دینا ہے کسی نے کہا کہ اول
حشر تو اُن کا نکالنا ہے اُن کے قلعون سے طرف خیبر کے اور آخر حشر اُن کا نکالنا ہی خیبر سے طرف شام
کے کسی نے کہا کہ آخر حشر ساری لوگون کا حشر ہے طرف زمین محشر کے اور وہ شام ہے عکرمہ نے کہا جو کوئی اس
مین شک کرے کہ قیامت کے دن حشر شام مین ہے تو چاہیے کہ اس آیت کو پڑھ لے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اُن سے فرمایا کہ نکل جاؤ وہ بولے کدہر آپ نے فرمایا زمین محشر کی طرف حضرت ابن عباسؓ سے بھی اسی کی مثل
مروی ہے ابن العربی کہتے ہین کہ حشر کا اول ہے اور اوسط و آخر ہے سو اول تو بنی نضیر کا نکال دینا ہے اور اوسط
اہل خیبر کا جلائی وطن کرنا ہے اور آخر روز قیامت کا حشر ہے مفسرین نے اجماع کیا ہے اس پر کہ یہ لوگ
جن کا اس آیت مین مذکور ہے وہ بنی النضیر ہین سوائے حضرت حسن بصری کے اور کوئی اس مین مخالف
نہین ہے اُنہون نے فرمایا کہ یہ بنی قریظہ ہین حالانکہ یہ قول غلط ہے اس لیے کہ بنی قریظہ نہین نکالے گئے
بلکہ وہ تو قتل کیے گئے حضرت سعد بن معاذ کے حکم سے جبکہ وہ اُن کے حکم پر راضی ہوئے تو اُنہون نے اُن کے
یہ حکم کیا کہ اُن کے لڑنے والے تو قتل کیے جائین اور اُن کے بی بی بچے قیدی بنائے جائین اور اُن کے
مال غنیمت مین لیے جائین تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد سے فرمایا البتہ مقرر تو نے حکم کیا ساتھ حکم
اللہ کے سات آسمانون کے اوپر سے ایک دلیل تو یہ ہوئی دوسری یہ ہے حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ بنی النضیر کا غزوہ
وقعہ بدر سے چھ مہینے کے سر پر ہوا یہ ایک گروہ تھے یہود مین سے ان کے گھر اور کھجورین ناحیہ مدینہ مین تہین پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کا محاصرہ کیا یہان تک کہ وطن چھوڑنے پر اترے اور اس پر کہ جو سامان
و اسباب و اموال اونٹ اٹھا لین وہ اُن کا ہے مگر حلقہ یعنے سلاح اس پر اللہ تعالے نے اُن کے بارے مین
سبح للہ سے الی قولہ لاول الحشر نازل فرمایا پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے لڑے یہان تک کہ اُن سے
مصالحہ کیا وطن چھوڑنے پر اور ان کو نکال دیا شام کی طرف یہ لوگ اُس سبط سے تھے جن کو زمانہ ماضی مین
جلائی وطن نہین پہونچا تہا اور اللہ اُن پر لکھ چکا تہا اور اگر یہ نہوتا تو البتہ اُن کو عذاب کرتا دنیا مین ساتھ
قتل و قید کے اب رہا قولہ تعالے لاول الحشر سو اُن کا یہ جلا کر دینا اول حشر تہا دنیا مین طرف شام کے اخرج الحاکم
وصححہ ابن مردویہ و البیہقی فی الدلائل حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا محاصرہ کیا یہان تک
کہ پہونچی اُن کو ہر طرح کے پہونچنے کو یعنی اُن کو خوب ہی تنگ کیا تو اُنہون نے دی آپ کو وہ شے جس کا آپ نے اُن سے ارادہ کیا
پس آپ نے اُن سے مصالحہ کیا اس پر کہ روکی جائین واسطے اُن کے خون اُن کے اور اس پر کہ نکال دین اُن کو اُن کی زمین و

اوطان سے اور اس پر کہ روانہ کردین طرف اذرعات شام کے اور اُن مین سے ہر تین کے لیے ایک اونٹ اور ایک مشک مقرر کی اخرجہ ابن جریر وغیرہ پھر اللہ پاک مسلمانون کو مخاطب کر کے فرماتا ہے ما ظننتم ان یخرجوا یعنے اے مسلمانو تم نے یہ نہین خیال کیا کہ بنی نضیر نکل جائین گے اپنے گھرون سے بسبب اُن کی عزت و منعت و شوکت کے کیونکہ اُن کی گڑھیان مضبوط روکنے والی تہین اور زمینین اور چوڑی چکلی کھجورون کے باغ تھے اور آدمیون کی گنتی بہت تھی اور سازو سامان کی کثرت وظنوا انہم مانعتہم حصونہم من اللہ مانعتہم خبر مقدم ہے اور حصونہم مبتدا ہے مؤخر جملہ ملکر انہم کی خبر ہے اصل مضمون یہ ہے ظن بنو النضیر ان حصونہم تمنعہم من بأس اللہ یعنے بنی نضیر نے یہ خیال کیا کہ اُن کے قلعے اُن کو روک رکھین گے اللہ کے عذاب سے اب دیکھو اس ترکیب مین اور قرآن شریف کی ترکیب مین کیا فرق ہے وہ یہ ہے کہ خبر کو جو مبتدا پر مقدم کیا سو اس مین دلیل ہے اس پر کہ اُن کو قلعون کی مضبوطی اور اُنکے روکنے کا نہایت درجہ وثوق و اعتماد تہا اور ہم کی ضمیر کو جو اَنّ کا اسم ٹھیرایا اور جملے کو اس کی طرف مسند کیا سو اس مین اس پر دلیل ہے کہ وہ اپنے جی مین یہ اعتقاد رکہتے تہے کہ وہ ایسی عزت و منعت مین ہین جس کے ہوتے ہوئے کسی کی پروا نہین کی جاتی ہے کہ اُن سے تعرض کرے یا اُن کے لوٹنے مین طامع ہو دیکھو جو بات اس مین ہے وہ ظنوا ان حصونہم تمنعہم مین نہین ہے بالجملہ جب مومنون نے تو بنی نضیر کی عزت و منعت پر نظر کر کے یہ خیال کیا کہ وہ نہ نکلین گے اور خود اُن کا یہ خیال کہ ہمارے قلعے محکم ہین کوئی ہمارا کیا کر سکتا ہے تو اللہ پاک کی صفت عزت و حکمت جلوہ گر ہوئی اُس کا امر اُن کو آیا جہان سے اُن کے دل مین اس کا خطرہ نہ تہا کہ اس جہت سے اُن کو اُس کا امر آئے گا وہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن سے لڑنے کا اور اُن کے جلا وطن کرنے کا حکم دیا اور وہ اس کا خیال نہین رکہتے تہے ابن جریج و سدی و ابو صالح نے کہا کہ وہ امر اُنکے رئیس کعب بن الاشرف کا قتل ہے اس لیے کہ اس کے قتل نے ان کی شوکت کو ضعیف کر ڈالا کسی نے کہا کہ اتاہم اور لم یحتسبوا مین مومنین کی طرف ضمیر راجع ہے یعنی پھر آئی مومنون کو اللہ کی نصر و مدد جہان سے اُن کو خیال نہ تہا لیکن قول اوّل اولیٰ ہے بدلیل اس آیت کے وقذف فی قلوبہم الرعب اس لیے کہ رعب کا ڈالنا بنی نضیر کے دلون مین تہا مسلمانون کے دلون مین نہ تہا کسی نے کہا کہ اُن کے دلون مین رعب ڈالنا اس سبب سے تھا کہ اُن کا سردار کعب بن اشرف مارا گیا اولیٰ یہ ہے کہ رعب ڈالنے کو اس کے ساتھ مقید نہ کرین اور نہ اس سے اُس کی تفسیر کرین بلکہ جو رعب اللہ تعالے نے اُن کے دلون مین ڈالا مراد اُس سے وہ رعب ہے جو صحیح مین ثابت ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا نصرت بالرعب مسیرۃ شہر یعنی میری مدد کی گئی ہے رعب سے ایک ماہ کی راہ تک لغت والے کہتے ہین الرعب الخوف الذی یرعب الصدر اے یملأہ یعنی رعب وہ خوف ہے جو کہ سینے کو بھر کر دیتا ہے قذف عرب [illegible] ثابت کرنا جمانا رعب کا ہے دل مین کسی نے کہا اُس کا سخت نازل کرنا ہے

والبیہقی فی الدلائل و ابن عساکر ۱۲ منہ
ع ۲
ما ظننتم خبر سبحانہ کی اور حصونہم مانعتہم کا فاعل
یعنی جہان سے اس کو گمان بہی نہ تہا ۱۲ فتح
بول رہا ہے کہ
واللہ اعلم ۱۲ منہ

دلون مین گویا اُن مین پتھر پھینک دیے اصل مین قذف پتھر پھینکنے کو کہتے ہین رعب بسکون وضم عین دونون سبعیہ مین غرضکہ جب اُن کے دلون مین رُعب ڈالا گیا تو اُن کا یہہ حال ہُوا یخربون بیوتہم بایدیہم وایدی المؤمنین جمہور نے یخربون بہ تخفیف پڑہا ہے اور کسائی نے بتشدید ابو عمرو کہتے ہین مین نے جو تشدید کی قرارت کو اختیار کیا سو اس لیے کہ اخراب کہتے ہین شے کے خراب چھوڑ دینے کو اور اُنھون نے جو اپنے گھرون کی تخریب کی ہتی سو ہدم کے ساتھہ لیکن یہہ قول مسلم نہین ہے اس لیے کہ لغت والون کے نزدیک تخریب

واخراب ایک معنی مین ہین سیبویہ نے کہا ان معنی فعلت وافعلت یتعاقبان نحو اخربتہ وخربتہ وافرحتہ وفرحتہ انتہے ابو عبید وابو حاتم نے اول کو اختیار کیا ہے معنی یہہ ہین کہ جب بنی نضیر کے دلون مین رعب بہر گیا اور جلائے وطنی کا یقین کر لیا تو مسلمانون کا یہ حسد کیا کہ وہ اُن کے گھرون مین رہین بسین گے پس اُن کو خراب کرنے لگے اندر سے اور مسلمان باہر سے قتادہ وضحاک کہتے ہین کہ مومنین تو خراب کرتے تھے باہر سے تاکہ داخل ہون اور یہود اندر سے تاکہ جو شے اُن کے قلعے کی خراب ہو گئی ہتی اُس سے اُس کو بنائین زجاج نے کہا مومنین کے ہاتھون سے گھرون کا خراب کرنا اس کے یہ معنے ہین کہ یہود نے گھرون کو پیش کیا واسطے خراب کرنے کے یعنی عہد توڑا جس کا یہہ انجام ہوا تو گویا اُس کے باعث خود ہی ہوئے زہری و ابن زید وعروہ بن زبیر کہتے ہین جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی نضیر سے اس پر صلح کی کہ اُن کے واسطے وہ شے ہے جسکو اونٹ اٹہالین تو وہ لکڑی کو یا ستون کو خوبصورت سمجھتے تھے بس اپنے گھرون کو ڈہاتے اور اُس کو اپنے اونٹون پر لادتے تھے اور اُن کے باقی کو مومنین خراب کرتے تہے نیز زہری نے کہا کہ خراب کرتے تھے اپنے گھرون کو ساتھہ توڑنے معاہدے کے اور مومنون کے ہاتھون ہی ساتھہ مقاتلت کے ابو عمرو کہتے ہین بایدیہم فی ترکہم لہا وبایدی المؤمنین فی اجلائہم عنہا یعنی اپنے ہاتھون سے گھرون کا اُجاڑنا یہہ ہی کہ اُن کو چھوڑ ہی جاتے ہین اور مومنون کے ہاتھون ہی یہہ ہے کہ وہ اُن کو اُن ہی نکالتے ہین فاعتبروا یا اولی الابصار یعنی بنی نضیر کو اپنی عزت ومنعت وقوت وکثرت پر اور اپنی قلعون کی مضبوطی پر پورا وثوق تہا سو وہ اُن کے کچہہ کام نہ آیا مرعوب ہو کر وطن چھوڑ گئے تو اب تم ای اہل عقول وبصائر نصیحت پذیر ہو سوچو غور کرو اُس بلا مین جو اُن پر نازل ہوئی اور غیر اللہ پر اعتماد مت کرو واحدی کہتے ہین اعتبار نظر وغور کرنا ہے امور مین تاکہ اُن سے ایک اور شی انہین کا جنس کی پہچانی جائے نسفی کہتے ہین یہ دلیل ہے قیاس کے جواز پر انتہے اعتبار ماخوذ ہی عبور ومجاوزت سے ایک شے سے دوسری شی کی طرف گزر جانا اسی لیے عبرۃ کا نام عَبْرۃ رکہا گیا ہے اس لیے کہ وہ آنکہہ سے نقل کر کے گال کی طرف جاتا ہی اور علم تعبیر اس لیے نام رکہا گیا ہی کہ تعبیر والا تخیل سے معقول کی طرف نقل کرتا ہی الفاظ عبارات نام رکہا گیا ہی اس لیے کہ وہ قائل کی زبان سے معانی کو نقل کرتے ہین طرف عقل سُننے والے کی اور کہا جاتا ہی السعید من اعتبر بغیرہ

اس لیے کہ وہ بواسطہ تعقل غور و تامل کرتا ہی انکے حال سے طرف اپنے حال کے ومن لم یعتبر بغیرہ اعتبر بہ غیرہ اور اسی سے قشیری نے
فرمایا ہے الاعتبار ہو النظر فی حقائق الاشیاء وجہات دلالتہا لیعرف بالنظر فیہا شیء آخر ولولا ان کتب اللہ
علیہم الجلاء الآیۃ یعنی اور اگر یہ نہ ہوتا کہ اللہ لکھ چکا تھا اُن پر نکلنا اُن کے وطنوں سے اس طور پر مع اہل و ولد
کے اور اُس کا اُن پر حکم جاری کر چکا تھا تو البتہ اُن کو عذاب کرتا قتل و قید سے دنیا میں جیسا کہ بنی قریظہ سے
کیا جلاء کہتے ہیں وطن کی مفارقت کو یقال جلا بنفسہ واجلاہ غیرہ اجلاء اگرچہ جلاء[1] و اخراج کے معنی دور کرنے
میں ایک ہیں لیکن دونوں میں فرق ہے دو جہت سے ایک یہہ ہے کہ جلاء وہی جو اہل و ولد کے ساتھ ہو اور اخراج
کبھی مع بقاء اہل و ولد کے ہوتا ہی دوسری یہ ہے کہ جلاء نہیں ہوتا ہے مگر واسطے جماعت کے اور اخراج جماعت کے
لیے ہوتا ہے اور واحد کے لیے لذا قال الماوردی جملہ ولہم فی الاخرۃ عذاب النار مستانفہ ہے لولا کے جواب سے متعلق
نہیں ہے اس عذاب کے بیان کو متضمن ہے جو کہ آخرت میں اُن کو حاصل ہوگا گو وہ دنیا کے عذاب سے بچ گئے
ذلک بانہم شاقوا اللہ ورسولہ یعنی یہ وطن سے نکلنا دنیا میں اور عذاب آخرت میں اس سبب سے ہے کہ وہ مخالف
ہوئے اللہ کے اور اُس کے رسول کے باین طور کہ مطیع نہوئے اور کفار کے ساتھ میل کیا اور عہد توڑ ڈالا ومن
یشاق اللہ فان اللہ شدید العقاب یہان اللہ کی مشاقت پر اقتصار کیا اس لیے کہ اللہ کی مخالفت بعینہ
اُسکے رسول کی مخالفت ہے جمہور نے یشاق بادغام پڑھا ہے اور کسی[2] نے بفک ادغام ما قطعتم من لینۃ او ترکتموہا
مین ضمیر راجع ہے طرف ما کے اس لیے کہ اُس کی تفسیر کی گئی ہے لینۃ سے اور اسی طرح قائمۃ علی اصولہا یعنی
یعنی جو کاٹ ڈالا تم نے کھجور کا درخت یا چھوڑ رکھا اُس کو باقی اُسی حال پر جس پر وہ ہی سو اللہ کے اذن سے ولیخزی
الفاسقین حرف لام متعلق ہے محذوف سے اور حرف واو عاطف ہے علت محذوف پر تقدیر یہہ ہی اذن[3] لکم
فی قطعہا لیسر المؤمنین ولیعزہم ویخزی الفاسقین یعنے اختیار دیا اللہ نے اُس کے کاٹنے میں اور چھوڑ رکھنے
مین تاکہ خوش کرے مومنوں کو اور اُن کو غالب کرے اور ذلیل کرے بے حکموں کو مطلب یہہ ہے کہ یہود لوگ جو کہ
طاعت سے نکلنے والے ہیں اُن کو ذلیل کرے اور غیظ میں لائے اُس کے کاٹنے اور چھوڑ رکھنے میں کیونکہ جب
وہ مومنوں کو دیکھیں گے کہ اُن کے مالوں میں تحکم کر رہے ہیں جس طرح چاہتے ہیں کسی کو کاٹتے ہیں کسی کو چھوڑتے
ہیں تو اُن کا غیظ اور بڑھے گا زجاج نے کہا تاکہ ذلیل کرے فاسقوں کو باین طور کہ دکھاوے اُن کو اُن کے مال
کو تحکم کرتے ہیں اُن میں مومن جس طرح دوست رکھتے ہیں کاٹنے کا اور چھوڑ رکھنے کا مجاہد نے کہا کہ بعض مہاجرین
واقع ہوئے کھجوروں کے کاٹنے میں تو بعض نے اُن کو منع کیا اور کہا کہ یہ تو مسلمانوں کی غنیمتیں ہیں اور جنہوں
نے کاٹیں وہ بولے بلکہ یہ غیظ ہے واسطے دشمنوں کے پس قرآن نازل ہوا اُس شخص کی تصدیق لیکر جس نے
قطع نخل سے نہی کی اور گناہ سے معافی لیکر اُس شخص کی جس نے اُن کو قطع کیا فقال ما قطعتم من لینۃ الآیۃ قتادہ

[1] جلاء لازم و متعدی دونوں طرح آتا ہے کما فی المختار ۱۲ منہ
[2] یعنے طلحہ بن مصرف و محمد بن سمیفع ۱۲ منہ
[3] اس کی تقدیر پر فبإذن الله دال ہے اور اذن بمعنے تخییر ہے ۱۲ منہ

وضحاک نے کہا کہ اُنہون نے اُن کی کھجورون مین سے چھہ درخت کاٹ ڈالے اور جلادی محمد بن اسحاق نے کہا کہ ایک درخت کھجور کا جلایا اور ایک کاٹ ڈالا تو بنی نضیر بولے اور تو اہل کتاب مین یا محمد کیا تو یہ عم نہین کرتا کہ تو نبی ہے ارادہ کرتا ہے صلاح کا کیا پہر صلاح سے ہی کھجورون کا کاٹنا اور درختون کا جلانا اور آیا تو نے پایا ہے اُس شئے مین جو تجھپر اُتاری گئی ہے فساد کا مباح کرنا زمین مین پس یہ بات شاق ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ اور پایا مسلمانون نے اپنے جی مین یعنی حزن ورنج اس پر یہ آیت نازل ہوئی حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی نضیر کی کھجورون کو جلادیا اور کاٹا اور یہ بویرہ ہے اور اسی کے لیے حسان رضی اللہ عنہ کہتے ہین ؎

حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَۃِ مُسْتَطِیْرٗ		وَھَانَ عَلٰی سَرَاۃِ بَنِیْ لُؤَیٍّ	

پس اللہ تعالےٰ نے ما قطعتم الآیہ نازل فرمائی اخرجہ البخاری ومسلم وغیرہما حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ لینہ نخلہ ہے اور ولیجزی الفاسقین کی تفسیر مین فرمایا کہ اُنہون نے ان کو اُتارا اُن کے قلعون سے اور امر کیا ساتھہ کاٹنے کھجورونکے پہر یہ امر کھٹکا اُن کے سینون مین تو مسلمان بولے کہ مقرر ہم نے کاٹ ڈالا بعض کو اور چہوڑ رکھا بعض کو تو اب ہم البتہ پوچھین گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کیا ہمارے لیے کچھہ اجر ہے اس مین جو ہم نے کاٹا اور کیا ہم پر کچھہ گناہ ہے اس مین جو چہوڑ رکھا پس اللہ تعالےٰ نے ما قطعتم الآیہ نازل فرمائی اخرجہ الترمذی وحسنہ والنسائی وابن ابی حاتم وابن مردویہ اس باب مین اور حدیثین ہین بنی نضیر کی صلح مین کتب سیر مین کلام مبسوط ہے لینہ کی اصل لونہ ہے واو بسبب کسرہ ماقبل کے یا سے قلب ہوا جمع اس کی لین ہے کسی نے کہا لیان حضرت ابن مسعودؓ نے ولا ترکتم قوما علے اصولہا پڑہا ہے ای قائمۃ علی سوقہا اور کسی نے علے اصلہا اور کسی نے قائما علے صولہ مفسرین نے لینہ کی تفسیر مین اختلاف کیا ہے پس زہری ومالک وسعید بن جبیر وعکرمہ وخلیل نے کہا کہ لینہ کل نخل ہین مگر عجوہ مجاہد نے کہا کہ کل نخل ہین اور نہ عجوہ کا استثنا کیا نہ اُس کے غیر کا ثوری نے کہا کہ کرام النخل ہین یعنے عمدہ کھجور کے درخت ابو عبیدہ نے کہا کہ جمیع الوان تمر ہین سوا عجوہ وبرنی کے امام جعفر بن محمد نے فرمایا کہ خاصۃً عجوہ ہے کسی نے کہا کہ لینہ ایک قسم ہے نخل مین سے اُس کے تمر کو لون کہا جاتا ہے تر اُس کی اجود تمر ہے اصمعی نے کہا کہ دقل ہے یعنے ردی کھجور اس آیہ کریمہ سے استدلال کیا گیا ہے اس پر کہ کفار کے قلعے اگر گھیرے کہ شکے ہدم کیے جائین اور جلائے جائین اور مجانیق سے مارے جائین اور اسی طرح اُن کے اشجار ونحوہا کا کاٹنا اور اجتہاد کی جواز پر اور مجتہدین کی تصویب پر اس کی بحث کتب اصول مین پوری طور پر مسطور ہے کذا فی فتح البیان ف ابن کثیر مین ہے اللہ تعالےٰ خبر دیتا ہے کہ جو کچھہ آسمانون مین اور زمین مین ہے وہ سب اُس کی تسبیح وتحمید وتقدیس

کرتا ہے اُس کے لیے نماز پڑہتا ہے اس کی توحید کرتا ہے کما قال تعالی تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ قولہ وہو العزیز الحکیم الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ وہ منیع الجناب ہے اس کا کوئی کچھہ نہین کر سکتا ہے اپنی قدر و شرع مین حکمت والا ہے اُسی نے نکالا اُن کو جو منکر ہوئے اہل کتاب مین سے مراد بنی نضیر کے یہود ہین یہ قول حضرت ابن عباس و مجاہد و زہری وغیر واحد کا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینے مین تشریف لائے تو ان سے صلح کی اور ان کو عہد و ذمہ دیا اس بات پر کہ نہ آپ اُن سے لڑین اور نہ وہ آپ سے پہر جو عہد درمیان اُن کے اور آپ کے تہا اُس کو توڑ ڈالا تو اللہ تعالے نے اُن پر اپنا وہ عذاب نازل کیا جس کو کسی طرح کا پہر نا نہ تہا اور اُن پر اپنی قضا نازل کی جو کہ روکی نہین جاتی ہے پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو جلا وطن کیا اور اُن کو نکالا اُن کے ایسے مضبوط قلعون سے جن مین مسلمانون کو اُن سے نکلنے کی طمع نہ تھی اور خود انہون نے یہ خیال کیا تہا کہ وہ قلعے اُن کو روکنے والے ہین اللہ کو عذاب سے سو اللہ سے اُن کو کچھہ کام نہ آیا اور اللہ کی طرف سے اُن کو وہ شے آئی جو اُن کے دلون مین نہ تھی لعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینے سے اُن کو جلائے وطن کر دیا تو اُن مین کا ایک گروہ تو اذرعات کی طرف چلا گیا جو کہ شام کی بلند زمین سے ہے اور شام محشر و منشر کی زمین ہے اور ایک گروہ اُن مین کا خیبر کی طرف چلا گیا اور آپ نے اُن کو قلعون سے اس شرط پر اُتارا تہا کہ جو شے اُن کے اونٹ لا دلین تو وہ انہین کی ہے سو جو منقول اشیا اُن کے گہرون مین تہین جن کا لا دلینا اپنے ساتہہ ممکن تہا اُن کو اجاڑتے تہے یعنی توڑ کر ادہ ستونون پر لادتے تہے اسی لیے یون فرمایا یخربون بیوتہم بایدیہم وایدی المومنین فاعتبروا یا اولی الابصار یعنی اے بینائی والو تم فکر و غور کرو اس شخص کے انجام کار مین جس نے اللہ کے امر کی مخالفت کی اور اس کے رسول کی اور اس کی کتاب کو جہٹلایا کیسا اُترتا ہے اُس پر عذاب اُس کا جو کہ دنیا مین اُس کو ذلیل کرنے والا ہے مع اُس عذاب الیم کے جو اُس کے واسطے آخرت مین رکہہ چہوڑا جاتا ہے بعد اس کے قصۂ بنی نضیر مین ابوداؤد کی ایک حدیث ذکر کی ہے پہر اُس غزوے کا سبب بطور اختصار اصحاب مغازی و سیر سے ذکر کیا ہے پہر کہا ہے کہ بنی نضیر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے مال چہوڑ گئے سو وہ خاص آپ کے واسطے تہے جہان چاہین اُن کو رکہین تو آپ نے مہاجرین اولین پر اُن کو تقسیم کیا سوا انصار کے مگر سہل بن حنیف و ابو دجانہ سماک بن خرشہ انہون نے فقر کا ذکر کیا تہا تو آپ نے اُن کو عطا فرمایا ابن اسحق نے کہا کہ بنی نضیر مین سے کوئی مسلمان نہین ہوا مگر دو مرد یامین بن عمیر بن عمرو بن جحاش اور ابو سعد بن وہب یہہ دونون اپنے اموال پر مسلمان ہوئے تو اُن کا احاطہ کیا قولہ تعالے ما ظننتم ان یخرجوا کا یہ مطلب ہے کہ تم نے جو بنی نضیر کا چہہ دن مین محاصرہ کیا سو اس محاصرے کی قصیر مدت مین مع شدت و منعت اُن کے قلعون کے تم نے نہین خیال کیا تہا کہ وہ نکل جاوین گے اور اسی

ف اس کو ستہرانی بولتے ہین آسمان ساتون اور زمین اور جو کوئی ان مین ہے اور کوئی چیز نہین جو نہین بولتی خوبیان اُس کی پاکی ۱۲ منہ

مضبوطی کی وجہ سے اُن کا یہ خیال تہا کہ اُن کے قلعے اُن کو روکنے والے ہین اللہ کے عذاب سے سو یہ مضبوطی اُن کے کچھ کام نہ آئی اللہ کے امر سے ان کو وہ شے آلگی جو اُن کے دل مین نہ تہی جیسا کہ اللہ تعالی نے دوسری آیت مین فرمایا ہے قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ قولہ تعالے وقذف فی قلوبہم الرعب یعنی ڈالدیا اُن کے دلون مین خوف اور گھبراہٹ اور یہ کیونکر اُن کو حاصل نہ ہوتا حالانکہ اُن کا محاصرہ کیا اُس ذات مبارک نے جن کی مدد کی گئی مہینے بہر کی راہ تک بسبب رعب کے صلوات اللہ وسلامہ علیہ قولہ تعالے ولولا ان کتب اللہ علیہم الآیہ یعنی اگر یہ نہوتا کہ اللہ نے اُن پر لکہا تہا یہ جلا یعنے اپنے گہرون اور مالون سے نکال دینا تو ہوتا اُن کے لیے اللہ کے نزدیک ایک اور عذاب قتل وسبی سے اور مثل اُس کے قالہ الزہری عن عروہ والسدی والبوزید اس لیے کہ اللہ اُن پر یہ لکہہ چکا تہا کہ عنقریب ان کو عذاب کرے گا دار دنیا مین مع اُس عذاب کے جو اُن کے لیے دار آخرت مین تیار کیا گیا ہے یعنی عذاب نار جہنم مین قولہ تعالی ولہم فی الآخرۃ عذاب النار یعنے واسطے اُن کے آخرت مین عذاب نار کا حتمی لازمی ہے اُس کا ہونا اُن کے لیے لابدی ہے قولہ تعالے ذلک بانہم شاقوا اللہ الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالے نے جو اُن کے ساتہ یہ معاملہ کیا اور اپنے رسول کو اور اپنے مومن بندون کو اُن پر مسلط کیا سو صرف اس لیے کہ وہ مخالف ہوئے اللہ کے اور اُس کے رسول کے اور تکذیب کی اُس شے کی جو اللہ نے اپنے پہلے اگلے رسولون پر نازل کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشخبری دینے مین اور وہ اس کو پہچانتے ہین جس طرح کہ اپنے بیٹون کو پہچانتے ہین پہر فرمایا ومن یشاق اللہ الآیہ یعنی جو کوئی مخالف ہوا اللہ کا تو بیشک اللہ کا عقاب سخت ہے قولہ تعالے ما قطعتم من لینۃ الآیہ کی تفسیر مین لینہ کے معنی کا اختلاف اور شان نزول کی روایتین ذکر کی ہین اور بویرہ کے بیان مین بہت سے شعر ذکر کیے ہین پہر کہا ہے وقد اورد ابن اسحاق رحمہ اللہ تعالے ہہنا اشعارا کثیرۃ فیہا اداب ومواعظ وحکم وتفاصیل للقصۃ ترکنا باقیہا اختصارا واکتفاء بما ذکرنا وللہ الحمد والمنۃ پہر ابن اسحق کا قول نقل کیا ہے کہ بنی نضیر کا وقعہ بعد وقعہ احد اور بعد بیر معونہ کے ہوا بخاری نے عن الزہری عن عروہ حکایت کیا ہے کہ وقعہ بنی نضیر کا چہہ مہینے بعد بدر سے ہوا وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ۚ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ اور جو ہاتہ لگایا اللہ نے اپنے رسول کو ان سے سو تم نے نہین دوڑائے اس پر گہوڑے اور نہ اونٹ ولیکن جتا دیتا ہے اپنے رسولون کو جس پر چاہے اور اللہ سب چیز کر سکتا ہے جو ہاتہ لگاوے اللہ

اپنے رسول کو بستیون والون سے سو اللہ کے واسطے اور رسول کے اور ناتے والے کے اور بن باپ کے لڑکون کے
اور محتاجون کے اور مسافر کے تا نہ آوے لینے دینے مین دولتمندون کے تم مین سے اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور
جس سے منع کرے سو چھوڑ دو اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کی مار سخت ہے ف۱ یہی فرق رکھا غنیمت مین
اور فی مین جو مال لڑائی سے ہاتھ لگا وہ غنیمت پانچوان حصہ اللہ کی نیاز اور چار حصے لشکر کو بانٹنے اور جو بغیر جنگ
ہاتھ لگا وہ سارا خزانے مین مسلمانون کے جو کام ضرور ہو اوس پر خرچ کرو ف۲ یعنی فی پر قبضہ رسول کا اور رسول
کے پیچھے سردار کا کہ سردار پر بہت خرچ پڑتے ہین اللہ سب ہی کا مالک ہے مگر کعبے کا اور مسجدون کا بھی اس مین آگیا اور
ناتے والا حضرت کے روبرو ان کے ناتے والے اور پیچھے بھی وہی لوگ ان پر چاہیے خرچ کرنا دولتمند کو اگر سردار دے
تو لے لے منع نہین انتہے ف فی بمعنی رجوع ہے یقال فاء یفیٔ اذا رجع وجف کہتے ہین تیز چلنے کو یقال
وجف الفرس والبعیر یجف وجفا واوجفہ صاحبہ اذا حملہ علے السیر السریع ما اوجفتم کا کلمہ ما نافیہ ہے اور حرف فا جواب ہے
شرط کا جبکہ ما افاء کا ما شرطیہ ہو اور اگر موصولہ ہو گا تو زائد ٹہیرے گا من خیل کا من زائد ہے واسطے تاکید کے
رکاب وہ اونٹ ہین جن پر سوار ہوتے ہین خاصۃً امام رازی کہتے ہین عرب لوگ راکب کا لفظ اطلاق نہین کرتے
مگر اونٹ کے سوار پر اور گھوڑے کے سوار کا نام فارس رکھتے ہین اور منہم کی ضمیر راجع ہے طرف بنی نضیر کے آیت کا
مطلب یہ ہے جو مال پھیر لایا اللہ اپنے رسول پر بنی نضیر سے سواے مسلمانون تم ان کے حاصل کرنے کو نہ گھوڑون
پر سوار ہوئے اور نہ اونٹون پر اور نہ تم نے ان کی طرف کچھہ مسافت قطع کی اور نہ ان کے لیے سفر کا تکلف کیا
اور نہ ان مین کسی حرب و مشقت سے پیش آئے وہ تو مدینے سے طرف دو میل پر تھے کما قال الفراء ولکن اللہ کا
طریقہ اس پر جاری ہے کہ اپنے رسولون کو مسلط کر دیتا ہے جس پر چاہتا ہے اپنے دشمنون مین سے ایسا
مسلط کر دینا جو کہ غیر معتاد ہوتا ہے بغیر اس کے حوادث کے تنگیون مین گہسین اور لڑائیون کی سختیان
کہینچین واللہ ہر شئے پر قادر ہے مسلط کرتا ہے جس کو چاہتا ہے جس چیز چاہتا ہے دیتا ہے جس کو چاہتا ہے منع کرتا ہے
جس کو چاہتا ہے جو کچھہ وہ کرتا ہے اس کا کوئی اس سے نہین پوچھہ سکتا اور لوگون سے پوچھہ ہے پس
اللہ پاک نے اسی سبب سے بنی نضیر کے مال خاص اپنے رسول ۴ کے لیے ٹہیرائے کیونکہ آپ نے ان کو
بطور صلح فتح کیا تھا اور ان کے مال لیے تھے مسلمانون نے آپ سے سوال کیا تھا کہ ان کے واسطے تقسیم کر دین
اس پر یہہ آیت نازل ہوئی کہ یہ مال واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاص ہین نہ آپ کے اصحاب کے کیونکہ انہون نے
نہ ان پر گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ بلکہ ان کی طرف صرف چل کر گئے سو ان کا اس مال مین کچھہ حق نہین ہے
اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ مختص ہے اور ان کے ساتھہ جن کا آپ کے ساتھہ دوسری آیت مین
ذکر ہے یعنے اصناف اربعہ بنا بر اس تقسیم کے جو آپ کیا کرتے تھے حضرت عمر رض سے مروی ہے کہ بنی نضیر کے

اموال منجملہ ما افاء اللہ علی رسولہ وما لم یوجف علیہ المسلمون بخیل ولا رکاب کے تھے اور خاص واسطے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے پس آپ اُن میں سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے تھے سال بھر کا نفقہ پھر
جو باقی رہتا اُس کو رکھتے ہتیاروں اور گھوڑوں میں واسطے تیاری کے اللہ کی راہ میں اخرجہ البخاری ومسلم
وغیرہما حضرت ابن عباس رضی سے مروی ہے ٹھیرائی وہ شے جو آپ نے پائی کہ حکم کریں اُس میں جو چاہیں اور
نہیں تھے اس وقت گھوڑے نہ اونٹ کہ اُن کو دوڑایا جاوے فرمایا فلا ایجاف ان یوضعوا السیر یعنی ایجاف
کہتے ہیں تیز چلانے کو اور وہ اموال واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے پس تھا اُن میں سے
خیبر و فدک اور عرینہ کے دیہات اور آپ کو امر کیا گیا کہ قصد کریں واسطے منع کے تو آپ اُس کو آئے پھر
اس سب پر قبضہ نہ کیا تو کچھ لوگ بولے کہ اللہ نے اس کو کیوں نہیں تقسیم کیا پس اللہ تعالیٰ نے آپ کا
عذر نازل کیا تو یوں فرمایا افاء اللہ علی رسولہ من اہل القریٰ الآیہ اخرجہ ابن مردویہ کرخی میں ہے کہ یہ اگرچہ
مثل غنیمت کے تھا کیونکہ وہ لوگ کچھ نکلے اور لڑے اور مصالحہ کیا لیکن بوجہ اُن کی قلت تکلیف کے اللہ تعالیٰ
نے اُس کو قائم مقام فیٔ کے ٹھیرایا بالجملہ اول اللہ پاک نے یہ بات بیان کی کہ وہ اموال خاص واسطے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں بعد اس کے مصارف فیٔ کا بیان فرمایا افاء اللہ علیٰ رسولہ
من اہل القریٰ الآیہ اور تکرار بقصد تقریر و تاکید کے ہے اہل القریٰ کو جو بجائے منہم رکھا اس سے بنی النضیر مقصود اس کی
اس بات کا جتا دینا ہے کہ یہ حکم کچھ نرے بنی النضیر کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ یہی حکم ہے ہر بستی کا جس کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطور صلح فتح کریں اور مسلمان گھوڑے اور اونٹ اُس پر نہ دوڑائیں بستی نے کہا
قریے سے مراد بنی النضیر و بنی قریظہ ہیں یہ دونوں تو مدینے میں ہیں اور فدک یہ مدینے سے تین میل پر ہے اور خیبر اور
عرینہ کے دیہات اور ینبع اہل علم نے اس آیت میں اور اس سے پہلے کی آیت میں کلام کیا ہے کہ آیا دونوں
کے معنی متفق ہیں یا مختلف سو کسی نے تو کہا کہ متفق ہیں جیسا کہ ہم نے ابھی ذکر کیا ہے کسی نے کہا کہ مختلف
ہیں اس میں اہل علم کی ایک گفتگو دراز ہے ابن العربی علم بردار مالکیہ کہتے ہیں کچھ اشکال نہیں ہے تین معنی
تین آیتوں میں ہیں پہلی آیت جو ہے یعنی وما افاء اللہ علی رسولہ منہم سو یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ساتھ خاص اور آپ کے لیے خالص ہے اور وہ بنی النضیر کے اموال ہیں اور جو اُن کی مثل ہو رہی دوسری
آیت یعنی ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القریٰ سو یہ ایک ابتدائی کلام ہے اول کا غیر واسطے ایک مستحق کی جو کہ اول کا غیر
ہے گو یہ آیت اور پہلی اس امر میں شریک ہیں کہ ان میں کی ہر ایک متضمن ہے اُس شئے کو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ہاتھ لگائی
پہلی آیت اسی کی مقتضی ہے کہ وہ شے حاصل ہوئی بغیر لڑائی بھڑائی کے اور انفال کی آیت جو کہ تیسری ہے وہ اس کی
مقتضی ہے کہ وہ شے حاصل ہوئی لڑائی سے اور دوسری آیت یعنی ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القریٰ اس ذکر سے خالی ہے

کہ اُس کا حصول لڑائی سے ہوا یا بدون لڑائی کے پس یہان سے اختلاف پیدا ہوا تو ایک گروہ نے کہا کہ یہ ملحق ہے پہلی آیت
سے اور وہ صلح کا مال ہے اور ایک گروہ نے کہا کہ یہ ملحق ہے تیسری آیت سے یعنی انفال کی آیت سے اور جو اسکے قائل ہوئے کہ یہ انفال کی آیت
سے ملحق ہے تو اختلاف کیا کہ آیا یہ منسوخ ہے یا محکم یہ حاصل ہے ابن العربی کے کلام کا امام مالک فرماتے ہین کہ اس سورت کی پہلی آیت تو خاص ہے ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسری بنی قریظہ میں ہے مراد اُن کی یہ ہے کہ اسکے معنے رجوع ہوتے ہین طرف آیت انفال کے
امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ طریقہ فی کے خمس کا غنیمت کے خمس کا طریقہ ہے اور چار خمس اُس کے واسطے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور وہ بعد آپ کے واسطے مصالح مسلمین کے ہین للہ سے یہ مراد ہے کہ وہ اُس مین حکم
کرے جو چاہے للرسول کا یہ مطلب ہے کہ وہ رسول کی ملک ہو جاتا ہے ذی القربی سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے قرابت والے ہین یہ لوگ بنی ہاشم و بنی مطلب ہین ان کو اس لیے دیا جاوے کہ یہ منع کیے گئے
ہین صدقے سے توفی مین ان کا حق ٹھیرایا گیا یتامی سے مراد مسلمانون کے بچے ہین جن کے باپ مر گئے مساکین
سے مراد مسلمان حاجتمند ابن السبیل یعنے مسلمانون مین کا مسافر جو کہ سفر مین اپنے مال سے منقطع ہو رہا ہے
کہا ہے کہ اس مال مین قسمت یون ہو کہ اس کے چار خمس تو واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہون اب بچا ایک خمس سو اُس کے پانچ خمس کیے جائین اُن مین کا ایک خمس تو واسطے رسول کے اور چار
قسم مذکورہ سے ہر قسم کے واسطے ایک خمس کسی نے کہا کہ اِس مال کے چھ حصے کیے جائین ایک سدس اللہ
پاک کا وہ صرف کیا جاوے وجوہ قرب مین جیسے آباد کرنا مساجد کا اور مثل اُس کے حضرت ابن عباسؓ
سے مروی ہے کہ اللہ نے جو ہاتھ لگایا اپنے رسولؐ کے خیبر سے نصف تھا واسطے اللہ کے اور اُس کے رسول کے
اور دوسرا نصف واسطے مسلمانون کے سو جو اللہ و رسولؐ کے لیئے تھا اُس مین سے کتیبہ و سلالم و خندق
ہے اور جو مسلمانون کے واسطے تھا وہ شق ہے اور شق تیرہ حصے ہین اور نطاۃ پانچ حصے رسول اللہ صلی اللہ
نے نہین تقسیم کیا خیبر سے واسطے کسی کے مسلمانون مین سے مگر واسطے اُس شخص کے جو حدیبیہ مین حاضر
ہوا اور آپ نے اذن نہین دیا کسی کو مسلمانون مین سے جو کہ پیچھے رہ گیا آپ سے وقت آپ کے نکلنے کے
طرف حدیبیہ کے اس کا کہ آپ کے ساتھ خیبر مین حاضر ہو مگر جابر بن عبد اللہ بن عمرو بن حرام انصاری کو اخرجہ
ابن مردویہ حضرت عمر رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صفایا تھے نضیر و خیبر و فدک
مین پس بنی نضیر تو تھا روکا ہوا واسطے آپ کے نوائب کے یعنے جو کام آپ کو پیش آتے تھے وہ اُن مین صرف
ہوتا تھا اور رہا فدک سو وہ ابن السبیل کے لیے تھا اور رہا خیبر سو اُس کے تین حصے کیے تھے ان مین سے
دو حصے مسلمانون مین بانٹ دیے تھے اور ایک حصہ اپنے نفس کے لیے اور اپنے اہل کے نفقہ کے لیے روک
رکھا تھا پھر جو اپنے نفقۂ اہل سے بچتا اُس کو فقراء مہاجرین پر پھیر دیتے تھے اخرجہ ابو داؤد بقاعی نے کہا ہے

جس نے یہ زعم کیا کہ کوئی شے منجملہ اُن اشیا کے جو اس سورت مین ہین منسوخ ہوئی کسی شے سے منجملہ اُن اشیا کے جو کہ سورۂ انفال مین ہین تو مقرر اُس نے خطا کی اس لیے کہ انفال تو بدر مین نازل ہوئی ہے اور وہ اس سے ایک مدت قبل ہے ہکذا ذکر الخطیب کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم حرف کے بمعنے لام تعلیل ہے اور جس شے کی یہ علت ہے وہ ماقبل سے حاصل ہوتی ہے یعنے اللہ نے ٹہیرا دی فی واسطے اُن لوگون کے جن کا مذکور ہوا اس لیے کہ ہو جاوے وہ فی متداول درمیان دولتمندون کے تم مین سے کہ جو کوئی اُن مین کا غالب ہو تو اُسے لے بیٹھے اور خود مختار ہو جائے جیسا کہ جاہلیت کا طریقہ تہا پس اللہ تعالے نے اُس کو اپنے رسول کے واسطے ٹہیرایا کہ وہ اُس کو تقسیم کرین اُس طرز پر جس کا اُن کو امر فرمایا مقاتل نے کہا معنے یہ ہین تا کہ غالب نہو جائین اغنیاء فقراء پر تو اس کو آپسے آپس مین بانٹ لین حضرت عمرؓ سے مروی ہے نہین ہے روی زمین پر کوئی مسلمان مگر حالا یہ ہے کہ اُس کے لیے اس فی مین حق ہے مگر وہ جن کے مالک ہوئے تمہارے داہنے ہاتھ یعنے غلام اخرجہ عبد الرزاق وغیرہ دولہ نام ہے اُس شے کا جس کو لوگ آپس مین لیتے دیتے ہین کبہی تو اُس کے لیے ہوتی ہے کبہی اُس کے لیے جمہور نے یکون کو بتحتیہ اور دولۃ کو نصب پڑہا ہے ای کی لا یکون الفی دولۃ اور کسی نے تکون بتاے فوقیہ اور دولۃ برفع ای کی لا تقع او توجد دولۃ اس بنا پر کان تامہ ہے نیز جمہور نے دولہ کو بضم دال پڑہا ہے اور کسی نے بفتح دال عیسی بن عمرو یونس و اصمعی کہتے ہین کہ یہ دو لغت ہین ایک معنی مین ابو عمرو بن العلاء فرماتے ہین دولۃ بالفتح وہ اموال ہین جنکا تداول کیا جاتا ہے اور بالضم فعل ہی اسی طرح ابو عبیدہ نے بھی کہا ہے کسی نے کہا کہ بالضم مال مین ہے اور بالفتح لڑائی مین والت الایام تدول مثل دارت الایام تدور کے ہے وزن و معنی مین کسی نے کہا کہ بالفتح ملک بضم المیم سے ہے اور بالضم ملک بکسر المیم سے مفتوح کی جمع دِول آتی ہے جیسے قصعۃ و قصع اور مضموم کی جمع دُول جیسے غرفۃ و غرف پہر جب اللہ اس مال کے مصارف بیان کر چکا تو اُن کو امر کیا کہ اُس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اقتدا کرین پس فرمایا و ما اتاکم الرسول فخذوہ و ما نہاکم عنہ فانتہوا یعنی غنیمت و فی کے مال سے جو کچہہ تم کو رسول عطا کرے تو اُس کو لے لو اور جس کے لینے سے تم کو منع کرے تو اس سے باز رہو اور اُس کو مت لو حضرت حسن و سُدی نے کہا جو تم کو عطا کری فی کے مال سے تو اُس کو قبول کرو اور جس سے تم کو منع کرے تو اُس کو مت طلب کرو ابن جریج نے کہا ما اعطاکم من طاعتی فافعلوہ و ما نہاکم من معصیتی فاجتنبوہ یعنی میری طاعت کا جو حکم تم کو دی تو اس کو کرو اور جس معصیت میری سے تم کو منع کرے تو اُس سے بچو حق یہ ہے کہ یہ آیت عام ہے ہر اُس شی مین جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لائین امر ہو یا نہی قول ہو یا فعل گو سبب خاص ہے مگر اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے نہ سبب کے خصوص کا ہر شئے شرع مین کی جو آپ ہمارے پاس لائے تو مقرر آپنے وہ ہم کو عطا کی اور ہم کو پہونچا دی یہ آیت بغایت النفع و اکثر الفائدہ ہے ماوردی کہتے ہین یہ محمول ہے عموم پر

ع یعنی ابو جعفر و ع
وفی شاہ ... ابو الرجاء ...
ع یعنی ابو حیوۃ و سلمی ...

آپکے سارے اوامر ونواہی ہین آپ امر نہین فرماتے ہین مگر اصلاح کا اور نہی نہین کرتے ہین مگر فساد سے مہدوی کہتے ہین یہہ قول اللہ پاک کا واجب کرتا ہی اس بات کو کہ جس شے کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر فرمایا تو وہ امر ہی طرف سے اللہ تعالے کے اگرچہ آیت خاص ہے غنائم مین پس آپکے سارے اوامر ونواہی اس مین داخل ہین ذکرہ القرطبی حضرت ابن مسعود سے مروی ہی کہ انہون نے فرمایا لعنت کی ہے اللہ نے واشمات ومستوشمات ومتنمصات و متفلجات للحسن المغیرات لخلق اللہ کو پس یہہ بات بنی اسد مین کی ایک عورت کو پہونچی اُس کو ام یعقوب کہتے تھے تو وہ اُن کی طرف آئی پھر کہا مجھے یہہ بات پہونچی ہے کہ تم نے فلان فلان پر لعنت کی ہے فرمایا مجھے کیا ہے کہ مین لعنت نکرون اُس کو جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے اور وہ اللہ کی کتاب مین ہے وہ بولی البتہ مقرر مین نے پڑھا ہی جو کچھہ درمیان دو دفتیون کے ہی سو مین نے نہین پائی اس مین کوئی شی اس سے فرمایا البتہ اگر تو اُس کو پڑھتی ہوتی تو البتہ مقرر تو اُس کو پاتی کیا تو نے نہین پڑھا ما آتاکم الرسول الآیہ بولی کیون نہین فرمایا تو بیشک مقرر انہون نے اُس سے نہی فرمائی ہے اخرجہ البخاری ومسلم وغیرہما بالجملہ جب اللہ پاک نے اُن کو یہہ امر کیا کہ جس شے کے لینے کا رسول اُن کو حکم دے تو اُس کو لین اور جس سے اُن کو منع کرے اُسکو ترک کرین تو اپنے تقوی کا ان کو امر کیا اور اپنی شدت عقوبت سے اُنکو ڈرایا پس فرمایا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب یعنی اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اُس کا عقاب سخت ہی پس جس شخص نے نہ لی وہ شی جو رسول نے اُسے دی اور ترک نہ کی وہ شے جس سے اُس کو منع کیا تو اللہ اُسے عقاب کرنے والا ہے ابو رافع سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہ پاؤن مین ایک تمہارے کو تکیہ لگائے ہوئے اپنی اریکہ پر کہ آئے اُس کو کوئی امر اُن امور مین سے جنکا مین نے امر کیا یا اُن سے مین نے نہی کی تو کہے مین نہین جانتا ہون کہ جو کچھہ ہم نے پایا اللہ کی کتاب مین تو ہم نے اُس کا اتباع کیا اخرجہ ابو داود والترمذی وقال ہذا حدیث حسن اریکہ ہر وہ شے ہے جس پر تکیہ لگایا گیا تخت ہو یا بچھونا یا چوکی یا مثل اس کے اس باب مین احادیث بہت ہین کذا فی فتح البیان

ف ابن کثیر مین ہے اللہ تعالے بیان فرماتا ہے کہ فی کیا ہے اور اس کی صفت کیا ہے اور اس کا حکم کیا ہے سو فی ہر وہ مال ہے جو کہ کفار سے لیا گیا بغیر لڑائی کے اور بغیر دوڑانے گھوڑون اونٹون کے جیسے بنی نضیر کے یہ مال ہین کیونکہ یہہ اس قسم سے ہین جس پر مسلمانون نے نہ گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ یعنی اُس مین دشمنون سے نہین لڑے باین طور کہ میدان مین آئین اور باہم مقابلہ وحملہ کرین بلکہ وہ لوگ اتر آئے بوجہ اُس رعب کے جو اللہ نے ان کی دلون مین ڈال دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت سے سو اللہ نے اس کو اپنے رسول کو ہاتھہ لگایا اسی لیے انہون نے اُس مین تصرف کیا جیسا چاہا پس اُسکو مسلمانون پر رد کیا اُن وجوہ بر و مصالح مین جن کا اللہ تعالی نے ان آیتون مین ذکر فرمایا ہے تو ارشاد کیا ما افاء اللہ علی رسولہ منہم ای من بنی النضیر

فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب یعنی الابل ولکن اللہ یسلط رسلہ علی من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر یعنے اللہ تعالے
بڑی قدرت والا ہی کوئی اُس پر غالب نہین ہوتا ہے نہ اُس کی ممانعت کرسکتا ہے بلکہ وہی قاہر ہے واسطے ہر شے
کے پھر فرمایا ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری یعنے سارے شہر جو اس طرح فتح کیے جائین تو اُن کا حکم اموال بنی
نضیر کا حکم ہے اسی لیے یون فرمایا فللہ وللرسول الی آخرہا اور جو اس کے بعد ہی پس یہی فی کے مصارف ہین
اور اُس کے وجوہ ہین بعد اُس کے حضرت عمرؓ کا قول مصارف فی کے بارے مین بروایت امام احمد بالاختصار
ذکر کیا ہے پھر مالک بن اوس کی حدیث طویل بروایت ابوداؤد ذکر کی ہے جس مین حضرت عثمانؓ وغیرہ اور حضرت
علیؓ وحضرت عباسؓ کا ذکر ہے کہ یہ سب حضرت عمرؓ کے پاس آئے غرض اس سے وہی مصرف فی کا بیان
کرنا ہے پھر کہا ہے کہ یہ مصارف جو اس آیت مین مذکور ہین وہی مصارف ہین جو کہ غنیمت کے خمس مین
مذکور ہین وقد قدمنا الکلام علیہا فی سورۃ الانفال بما اغنی عن اعادتہ ہہنا وللہ الحمد قولہ تعالے کی لا یکون دولۃ
بین الاغنیاء منکم کا یہ مطلب ہے کہ ہم نے ٹھیرائے یہ مصارف واسطے مال فی کے تاکہ باقی نہ رہے وہ مال خورد و برد
کا محل کہ غنی لوگ اُس پر تغلب کرین اور محض اپنی خواہشون رایون سے اُس مین متصرف ہون اور فقرا
کو اُس مین سے کچھ بھی نہ دیوین قولہ تعالی وما آتاکم الرسول الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ جس شی کا رسول تم کو حکم دے
تو اُس کو کرو اور جس سے تم کو منع کرے تو اُس سے بچو کیونکہ وہ تو بھی امر کرتا ہے خیر کا اور یہی نہی کرتا ہے شر سے
اس مین وہی قصہ ذکر کیا ہے کہ ایک عورت حضرت ابن مسعود کے پاس آئی اس مین دو روایتین ذکر کی ہین
ایک تو ابن ابی حاتم کی عن مسروق دوسری علقمہ عن ابن مسعود ان مین کچھ الفاظ کا تفاوت ہے صحیحین مین حضرت
ابوہریرہؓ سے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس وقت مین امر کرون تم کو کسی امر کا تو تم
اُس سے جو تم طاقت رکھو ادا کرو اور جس شی سے مین تم کو نہی کرون تو تم اس سے بچو نسائی نے بروایت سعید بن جبیرؓ حضرت
عمرؓ وحضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ دونون نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
کہ آپ نے نہی فرمائی دبا و حنتم و نقیر و مزفت سے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وما آتاکم الرسول الآیہ غرض ان سب حدیثون
کے ذکر سے یہ ہے کہ آیت عام ہے ہر امر و نہی مین قولہ تعالی واتقوا اللہ الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ تم اس سے ڈرو
اس کے اوامر کے امتثال مین اور اُس کے زواجر کے ترک مین پس بیشک سخت عقاب والا ہے واسطے اُس کے
جس نے اس کے امر کا عصیان وخلاف وانکار کیا اور جس سے اُس نے زجر و نہی کی اس کا ارتکاب کیا

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ وَالَّذِیْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ
وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ

نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

واسطے اُن مفلسون وطن چھوڑنے والون کے جو نکالے ہوی آئے ہین اپنے گھرون سے اور مالون سے ڈھونڈھتے آئے ہین اللہ کا فضل اور اُس کی رضامندی اور مدد کرنے کو اللہ کی اور اس کے رسول کی وہ لوگ وہی ہین سچے اور جو جگہہ پکڑ رہی ہین اس گھر مین اور ایمان مین اُن سے پہلے محبت کرتے ہین اُس سے جو وطن چھوڑ آوے اُن کے پاس اور نہین پاتے اپنے دل مین غرض اُس چیز سے جو اُن کو ملا اور اول رکھتے ہین اُن کو اپنی جان سے اور اگرچہ ہو اپنے اوپر بھبکہ اور جو بچایا گیا اپنے جی کے لالچ سے تو وہی لوگ ہین مراد پانے والے اور واسطے اُن کے جو آئے اُن سے پیچھے کہتے ہوئے لے رب بخش ہم کو اور ہمارے بہائیون کو جو ہم سے آگے پہونچے ایمان مین اور نہ رکھہ ہمارے دل مین بیر ایمان والون کا اے رب تو ہی ہے نرمی والا مہربان فل

پہلی آیت سے مہاجرین مراد ہین اور اس آیت سے انصار جو اس گھر مین رہتے ہین پہلے سے یعنی مدینے مین اور مہاجرین کی خدمت کرتے ہین اپنی حاجت بند رکھکر اور اُن کو ملے تو حسد نہین کرتے بلکہ خوش ہوتے ہین

ف۲ یہ آیت سب مسلمانون کو ہے جو اگلون کا حق مانین اور انہین کے پیچھے چلین اور اُن سے بیر نہ رکھین انتہی

ف لِلْفُقَرَآءِ کے تعلق مین کئی قول ہین ایک یہہ کہ لِذِی الْقُرْبٰی سے بدل ہو اور جو اس پر معطوف ہے ابو البقا نے اس قول کو اور اقوال پر تقدیم دی ہے اس بدل کا یہہ تقتضا ہے کہ ذِی الْقُرْبٰی مین فقر شرط ہو جیساکہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے اور اسی لئے زمخشری نے اُس کو بدل ٹہرایا ہے اور کلام کو اس مین طول دیا ہے دوسرا یہہ ہے کہ تقدیر یہہ ہو لکیلا یکون دولۃ ولکن یکون لِلْفُقَرَآءِ تیسرا یہہ ہے کہ تقدیر یہ واللہ شدید العقاب للفقراء ہے ای للکفار بسبب الفقراء چوتہا یہہ ہے کہ معطوف ہے ماقبل پر بہ تقدیر عاو جس طرح بولتے ہین کہ المال لزید لعمرو لبکر پانچوان یہہ کہ تقدیر اعجبوا للفقراء خطاب ہے ہر اُس شخص کو جو صلاحیت رکھتا ہے تعجب وتامل کی مہاجرین کے حال مین یعنی لوگو تعجب کرو سوچو اُن کو حال مین کہ انہون نے اپنے وطن اور مال چھوڑے اور دین واسلام کی محبت مین تنگی وغربت کا تحمل کیا اس مین ایک نوع کی توبیخ وتخویف ہے کفار ومنافقین کو جو کہ مع امن وفراخی اپنے وطن مین مقیم ہین اور ایمان نہین لائے سو کاش وہ مہاجرین سے عبرت لیتے اس فعل تعجب کی تقدیر ابو البقا نے بہی ذکر کی ہے اور کواشی اُن کے تابع ہوئے ہین اس تقدیر کی یہ بات تائید کرتی ہے کہ آگے جو منافقون کا حال آتا ہے اُس کو اللہ پاک نے کلمہ اَلَمْ تَرَ سے شروع فرمایا ہے جو کہ تعجب کا کلمہ ہے اس لیے کہ ان کا ذکر ہوا پہر اُن کے مقابلے مین اُن کے اضداد کا ذکر آیا تو مناسب یہہ ہوا کہ جس عنوان سے اُن کا ذکر ہوا اسی عنوان سے اُن کی اضداد کا بہی ذکر ہو محلی نے بہی یہی تقدیر اختیار کی ہے اور یہہ موافق ہے اُن کے امام مذہب کے یعنے امام شافعی اور اُن کے

ربع الربع ۱۲

ف لفظ نفلی کے ... [illegible] ۱۲ منہ

اصحاب ذوی القربیٰ کا استحقاق مال فی مین بسبب قرابت کے کہتے ہین حاجت و فقر کی شرط نہین لگاتے تو
حاجت کا شرط کرنا اور قرابت کا اعتبار نکرنا مضاد و مخالف ہے استحقاق بالقرابت کو اور اس لیے کہ آیت نص ہے
اس مین کہ ثبوت استحقاق کا اُن کی تشریف و تکریم کے واسطے ہے پس جس نے استحقاق کو معلل بحاجت ٹھیرایا
تو اُس نے اس معنی کو فوت کیا اب رہا للہ وللرسول سے بدل ٹھیرانا سوا اسد سے تو اس لیے صحیح نہین ہے
کہ اُس کا تو سب ہی ہے اپنا ذکر صرف اپنے رسول کی تعظیم کے لیے کر دیا ہے اور رسول سے اس لیے ٹھیک نہین
ہے کہ یہ مستلزم ہے اُن کے موصوف ہونے کو ساتھ فقر کے حالانکہ آپ کا دامن غبار فقر سے صاف و پاک ہے اور اللہ پاک نے
ینصرون اللہ ورسولہ فرما کر آپکو جملہ فقرا سے نکال لیا ہے اسکی پوری بحث خواہان طول ہو باسی پر بس کرو بالجملہ المہاجرین وہ ہین جنہون نے ہجرت کی
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دین مین رغبت کر کے اور آپ کی نصرت و مدد کرنے کو قتادہ نے کہا یہ مہاجرین وہ ہین
جنہون نے اپنے گھر اور مال اور گھر والے چھوڑے کما قال تعالیٰ الذین اخرجوا من دیارہم واموالہم یعنے وہ ہین
جن کو کفار مکہ نے مکے سے نکالا اور نکلنے کی طرف اُن کو مضطر و مجبور کیا یہ لوگ سو مرد تھے نسفی نے کہا اس
مین دلیل ہے اس پر کہ کفار اموال مسلمین کے مالک ہو جاتے ہین بسبب استیلا و غلبے کے کیونکہ اللہ تعالے
نے مہاجرین کا نام فقرا رکھا باوجود اس کے کہ اُن کے گھر اور مال تھے یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا حال ہے
اخرجوا سے یعنے نکالے گئے اس حال مین کہ طلب کرتے تھے اللہ سے یہ بات کہ اُن پر تفضل و مہربانی فرمائے
دنیا مین تو ساتھ رزق کے اور آخرت مین ساتھ رضامندی کے وینصرون اللہ ورسولہ معطوف ہے جملہ ما قبل پر
اور حال ہے مگر پہلا جملہ حال مقارنہ ہے اور دوسرا حال مقدرہ اس لیے کہ اُن کے نکلنے کے وقت نصرت بالفعل
نہ تھی یعنی نکالے گئے اس حال مین کہ نیت رکھنے والے تھے اللہ و رسول کی نصرت کو یہ جملہ حال مقارنہ بھی ہو سکتا
ہے اس طرح کہ خود ان کا نکلنا اُس صفت پر اللہ و رسول کی نصرت تھا اولٰئک ہم الصادقون یعنی وہ لوگ
جو متصف بصفات مذکورہ ہین وہی ہین کامل و راسخ و پختہ صدق و راستی مین قتادہ نے کہا یہ وہی مہاجرین ہین
جنہون نے اپنے گھر اور مال اور کنبے والے چھوڑے اور اللہ و رسول کی محبت کے واسطے نکل کھڑے ہوئے
اور اسلام کو اختیار کر لیا باوجود اُس شدت کے جس مین تھے یہانتک کہ ہم سے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ مرد
اپنے پیٹ پر پتھر باندھتا تھا مارے بھوک کے تاکہ اُس سے اپنی پشت سیدھی کرے اور تمام و کمال سردی مین
گڑھا بنا تا تھا نہ تھا واسطے اُس کے سوا اُس کے اور کوئی کپڑا اوپر اوڑھنے کا یعنی اس لیے کہ اُس سے سردی کا
بچاؤ ہو جائے حضرت ابو سعید سے مرفوعا مروی ہے کہ بشارت دو مفلس مہاجرون کو نور تام کی قیامت کے
دن داخل ہون گے وہ قبل آسودہ لوگون کے آدھا دن پہلے اور یہ پانسو برس ہے اخرجہ ابو داؤد۔
پھر جب اللہ پاک مہاجرین کی مدح کر چکا تو انصار کی مدح کی ساتھ خصائل حمیدہ کے پس ارشاد فرمایا والذین تبوؤا

الدار والایمان موصول مبتدا اور یحبون خبر دونون ملکر جملہ مستانفہ ہے مراد دار سے مدینہ ہے اور مدینہ دار ہجرت ہے
تبوء دار و ایمان کے یہ معنی ہین کہ انصار نے مدینہ و ایمان کو مباءۃ ٹہیرایا یعنے اُن کو منزل اور ٹھکانا ٹہیرایا مطلب یہ ہے
کہ مسلمان ہوکر مدینے مین اور ایمان مین خوب جمے اور اُن کو خوب مضبوط پکڑا جس طرح آدمی اپنی منزل اور ٹھکانے
مین جمتا ہے اسی طرح وہ بھی ایمان مین جمے اور خوب پختہ ہوئے اصل مین تبو جو ہوتا ہے سو واسطے مکان کے
لیکن چونکہ وہ ایمان مین متمکن و جاگیر و قرار پزیر ہوئے اس لیے حال کو بجائے محل ٹہیرایا ایمان کو مثل مکان کے
قرار دیا جس مین آدمی جاگیر ہوتا ہے یہ معنے تو بطور مجاز ہین اس مین مبالغہ و لطافت ہے کسی نے کہا کہ والایمان
کا فعل مقدر ہے پس ابو علی فارسی نے تو کہا کہ تقدیر یہ ہے اعتقدوا الایمان او اخلصوا الایمان کسی نے کہا اختاروا
الایمان کسی نے کہا کہ یہی تبوء متضمن ہے معنے لزموا کو الدار والایمان من قبلھم مین تقدیر مضاف کی ضروری ہے اے
من قبل ہجرۃ المہاجرین اس لیے کہ انصاری جو ایمان لائے ہین سو بعد ایمان مہاجرین کے یعنی انصار لوگ
اسلام لائے اپنے گھرون مین اور ایمان کو اختیار کیا اور مسجدین بنائین دو برس قبل مہاجرین کی ہجرت سے
اور نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تشریف لانے سے کسی نے کہا تقدیر مضاف کی ضرورت نہین ہے من قبلھم
بمعنی من قبل المہاجرین ہے اس لیے کہ انصار نے تبوء دار مین اُن سے سبقت کی حضرت عمر رض سے مروی ہے
فرمایا مین وصیت کرتا ہون خلیفہ کو بعد اپنے ساتھ مہاجرین اولین کے اس بات کی کہ پہچانے واسطے اُن کے حق
اُن کا اور نگاہ رکھے واسطے اُن کے حرمت اُن کی اور وصیت کرتا ہون اُس کو ساتھ انصار کے جنہون نے
جگہ پکڑی اس گھر مین اور ایمان مین پہلے اُن سے اس بات کی کہ قبول کرے اُن کے محسن سے اور تجاوز کرے
اُن کی مسیئی سے اخرجہ البخاری یحبون من ہاجر الیھم یعنے دوست کہتے ہین اُس کو جس نے اُن کی طرف ہجرت
کی تفسیر یون ہے کہ انہون نے احسان کیا مہاجرین پر اور اُن کو شریک کیا اپنے مالون مین اور گھرون مین و لا
یجدون فی صدورھم حاجۃ مما اوتوا یعنے نہین پاتے ہین انصار اپنے سینون مین کسی طرح کا حسد اُس شے سے
جو مہاجرین کو دی گئی بغیر اُن کے فی سے بلکہ اُن کے جی اس سے خوش ہوئے مہاجرین انصار کے گھرون مین
تھے پس جب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بنی نضیر کی غنیمت لی تو انصار کو بلایا اور اُن کا شکر کیا اُس امر مین
جو انہون نے مہاجرین کے ساتھ کیا کہ اُن کو اپنے گھرون مین اُتارا اور اپنے اموال مین اُن کو شریک کیا پھر فرمایا
اگر تم دوست رکھو جو اللہ نے بنی نضیر سے میرے ہاتھ لگایا ہے اس کو بانٹ دون تم مین اور مہاجرین مین اور
اور مہاجرین اُسی حال پر رہین جیسے ہین کہ تمہارے گھرون مین رہتے ہین اور تمہارے مالون مین تمہارے شریک ہین
اور اگر تم دوست رکھو تو مین یہ اُن کو دیدون اور وہ تمہارے گھرون سے نکل جائین پس انصار اس سے راضی
ہوئے کہ یہ مہاجرین مین بانٹ دیا جائے اور ان کے جی خوش ہوئے حاجت بمعنی حسد و غیظ و حزازۃ ہے

ف اس میں ایک باب عطف جمل کا ہوگا دوسری وجہ یہ ہی کہ تقدیر پر معطوف ہو تو باب عطف مفردات سی ہوگا ۱۲ منہ

پس حاجت سے مراد یہ سب معانی ہین اُن پر لفظ حاجت کا اطلاق اطلاق ملزوم علی اللازم کے باب سے ہے بر طریق کنایہ
کیونکہ غالبًا یہ معنی حاجت سے جدا نہین ہوتے ہین یہان کلام مین مضاف محذوف ہے ای مس حاجۃ او اثر حاجۃ اور
ہر شے جس کو انسان اپنے سینے مین پاتا ہے منجملہ اُن اشیا کے جن کی اُس کو حاجت ہوتی ہے تو وہ حاجت ہے
ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ یعنے اختیار کرتے ہین دوسرے کو اپنی جانون پر ہر شے مین اسباب معاش
سے اگرچہ ہو اُن کو حاجت و فقر ایثار کہتے ہین غیر کے مقدم کرنے کو اپنے نفس پر دنیا کے حظوظ مین واسطے رغبت
کرنے کے حظوظ آخرت مین یہ بات پیدا ہوتی ہے یقین کی قوت سے اور محبت موکد سے اور مشقت پر صبر کرنے سے
یقال اثرتہ بکذا اے خصصتہ بہ و فضلتہ مطلب یہ ہے کہ مقدم کرتے ہین مہاجرین کو اپنی جانون پر دنیا کی حظوظ مین
اگرچہ ہو اُن کو حاجت جملہ ولو کان بہم خصاصۃ حالیہ ہے خصاصہ بمعنی فقر و حاجت ہے ماخوذ ہے خصاص البیت
سے خصاص وہ درازین ہین جو کہ گھر مین ہوتی ہین کسی نے کہا ماخوذ ہے اختصاص سے یعنی منفرد و مستبد ہونا
کسی امر کے ساتھ تو خصاصہ انفراد بحاجت ہوا حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس آیا تو عرض کیا یا رسول اللہ مجھے جہد پہونچی ہے یعنی بھوکہ پس آپ نے اپنی بیبیون کی طرف آدمی
بھیجا تو اُن کے پاس کچھ نہ پایا پس فرمایا کیا نہین ہے کوئی مرد کہ مہمان رکھے اس کو آج کی رات اللہ اُس پر رحم کرے
تو ایک مرد انصار مین کا بولا ایک روایت مین یہ ہے پس ابو طلحہ انصاری بولے مین یا رسول اللہ پہر وہ اُس کو اپنے
گھر کی طرف لے گئے تو اپنی بی بی سے کہا اکرام کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہمان کا مت رکھ چھوڑ اُس کی
کسی شئے کو وہ بولی واللہ نہین ہے میرے پاس مگر قوت بچون کا کہا پس جس وقت بچے رات کے کہانے کا ارادہ کرین تو
تو اُن کو سلا دے اور آ تو چراغ کو گل کر دے اور ہم آج کی رات اپنے شکمون کو خالی رکھین گے واسطے مہمان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو اُس نے ایسا ہی کیا پہر وہ مہمان صبح کو آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تو آپ نے
فرمایا لقد عجب اللہ اللیلۃ من فلان و فلانۃ یعنے البتہ مقرر خوش ہوا اللہ آج کی رات فلان مرد اور فلان عورت سے
اور اللہ تعالے نے اُن کے حق مین یہ آیت نازل فرمائی اخرجہ البخاری و مسلم وغیرہما حضرت ابن عمر سے مروی
ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے ایک مرد کی طرف بکری کے سر کا ہدیہ بہیجا گیا تو کہا کہ میرا
بہائی فلان اور اُس کے عیال اس سے زیادہ تر حاجتمند ہین پس اُس کو اُس کی طرف بہیجا پہر اُس کو ایک دوسرے
کی طرف بہیجتا رہا یہانتک کہ سات گھر والون نے اُس کا تداول کیا یہان تک کہ اول کی طرف لوٹ کر آیا پس اُن کے
بارے مین یہ آیت نازل ہوئی اخرجہ الحاکم و صححہ و ابن مردویہ و البیہقی فی الشعب جمہور نے یوق کو بسکون واو و
تخفیف قاف پڑہا ہے وقایہ سے اور کسی نے بفتح واو و تشدید قاف اور جمہور نے شح کو بضم شین اور کسی نے بکسر
شین پڑہا ہے شح بخل مع حرص ہے کذا فی الصحاح کسی نے کہا کہ اشد بخل ہے مقاتل نے کہا کہ شح نفسہ حرص نفسہ ہے

سعید بن جبیر نے کہا کہ شح نفس حرام کا لینا اور زکوٰۃ کا منع کرنا ہے ابن زید نے کہا کہ جس نے شی لی وہ شی جس سے اللہ نے اُس کو منع کیا ہے اور نہ روکی وہ شے جس کے ادا کرنے کا اللہ نے اُس کو امر فرمایا ہے تو مقرر وہ بچایا گیا اپنے نفس کے شح سے طاؤس نے کہا بخل یہ ہے کہ انسان بخل کرے اُس شے کے ساتھ جو اُس کے ہاتھ مین ہے اور شح یہ ہے کہ شح کرے اُس شی کے ساتھ جو کہ لوگون کے ہاتھون مین ہے دوست رکھتا ہے اُس کو کہ اُس کے لیے ہو جو کچھ اُن کے ہاتھون مین ہے ساتھ حلال و حرام کے قناعت نہین کرتا ہے ابن عیینہ نے کہا کہ شح ظلم ہے لیث نے کہا کہ ترک فرائض و انتہاک محارم ہے بالجملہ و من یوق شح نفسہ کلام عام ہے اور من شرطیہ اور یوق فعل شرط اور فاولئک ہم المفلحون جزا ہے شرط کی شرط مین لفظ من کی رعایت کی ہے اور جزا مین من کے معنی کی فلاح فوز و ظفر ہے ساتھ ہر مطلوب کے یعنے جو کوئی بچایا گیا اپنے جی کے لالچ سے تو وہی ہین پانے والے اُس شے کو جو وہ چاہین ظاہر آیت سے یہ ہے کہ فلاح مترتب ہی اس بات پر کہ بخل نفس کا نہ ہو ساتھ کسی شی کے منجملہ اُن اشیاء کے جن کے ساتھ بخل کرنا شرعاً قبیح ہے یعنے زکوٰۃ یا صدقہ یا صلۂ رحم یا مثل اس کے چنانچہ اضافت شح کی نفس کی طرف اسی کی مفید ہے حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ ایک مرد نے کہا بیشک مین ڈرتا ہون کہ مین مقرر ہلاک ہو جاؤن فرمایا یہ کیا ہے عرض کیا بیشک مین نے سنا اللہ کو کہ وہ فرماتا ہے و من یوق شح نفسہ الآیہ اور مین ایک مرد شحیح ہون قریب نہین ہوتی ہے کہ مجھ سے کوئی شے نکلے تو حضرت ابن مسعودؓ نے اُس سے فرمایا یہ شح نہین ہے ولیکن یہ بخل ہے اور بخل مین کچھ خیر نہین ہے اور شح جس کا اللہ نے قرآن مین ذکر فرمایا ہے یہ ہی کہ تو اپنے بھائی کا مال ظلماً کہا جائے اخرجہ الفریابی والحاکم و صححہ وغیرہما حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ شح یہ نہین ہے کہ روکے مرد اپنا مال ولیکن یہ بخل ہے اور بیشک یہ البتہ شر ہے شح تو یہی ہے کہ بلند ہو آنکھ مرد کی طرف اُس شے کے جو اُس کی نہین ہے اخرجہ ابن المنذر و ابن مردویہ حضرت علیؓ سے مروی ہی کہ جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی تو مقرر وہ بچایا گیا اپنے نفس کے شح سے اخرجہ ابن المنذر حضرت انسؓ سے مرفوعاً مروی ہے نہین محق کیا اسلام کو مثل محق کرنے شح کے کسی شے نے کبھی اخرجہ الحکیم الترمذی و ابو یعلی و ابن مردویہ حضرت جابرؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ بچو ظلم سے پس بیشک ظلم تاریکیاں ہین قیامت کے دن اور بچو شح سے پس بیشک شح نے ہلاک کیا اُن کو جو تم سے پہلے تھے آمادہ کیا اُن کو اس پر کہ بہاویں اپنے خون اور استحلال کیا اپنے محارم کا اخرجہ احمد و البخاری فی الادب و مسلم و البیہقی حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ نہین جمع ہوتا ہے شح اور ایمان بندے کے دل مین کبھی اخرجہ النسائی جامع صغیر مین ہے کہ شحیح داخل نہوگا جنت مین رواہ الخطیب فی کتاب البخلاء عن ابن عمر شح کے ذم مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین پھر جب اللہ تعالے مہاجرین و انصار کی ثنا سے فارغ ہوا تو وہ بات

۱؎ یعنے سعید بن منصور و ابن ابی شیبہ و عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم والطبرانی و ابن مردویہ و البیہقی فی الشعب کذا فی فتح القدیر ۱۲ منہ

۲؎ اصل مین اس جگہ حکیم ترمذی کا نام نہین ہے مگر فتح القدیر مین ہی ۱۲ منہ مصحح سلمہ اللہ تعالی

ذکر کی جو لائق اس کے ہی کہ اُس کو کہین وہ لوگ جو اُن کے بعد آئین پس فرمایا والذین جاؤ امن بعدہم الآیہ یہ
لوگ تابعین باحسان ہین روز قیامت تک کسی نے کہا وہ ہین جنہون نے ہجرت کی بعد قوی ہونے اسلام کے
ظاہر شمول آیت کا ہے واسطے ان لوگون کے جو آئے بعد سابقین کے یعنی وہ صحابہ جن کا اسلام متاخر ہوا عصر
نبوت ہین اور واسطے اُن کے جو اُنکے پیرو ہوئے مسلمانون ہین سے بعد عصر نبوت کے روز قیامت تک اس لیے کہ کل
پر یہ بات صادق آتی ہے کہ وہ آئے بعد مہاجرین اولین و انصار کے اخوان جمع ہے اخ کی اخ کا لام
کلمہ محذوف ہے یعنے واو بنا بر اشہر تثنیہ مین پھیر لایا جاتا ہے تو اخوان بولتے ہین اور ایک لغت مین منقوص مستعمل
ہوتا ہی تو اخان بولتے ہین جمع اخوۃ و اخوان بکسر ہمزہ ہے دونون ہین اور ضم ہمزہ بھی ایک لغت ہی کسی نے کہا
کہ اس کی جمع بواو و نون ہے اور آخا بروزن آبا، اقل ہے انثی اخت ہی اور جمع اخوت یہہ جمع مؤنث سالم کی
کذا فی المصباح بیان مراد اخوۃ سے دین کی اخوت ہے اللہ پاک نے بعد کے لوگون کو امر فرمایا کہ خود اپنے واسطے
مغفرت مانگین اور اُن کے واسطے جو کہ اُن سے پہلے مہاجرین و انصار گزر چکے ہین پھر مہاجرین و انصار
کے واسطے مغفرت مانگنے کے بعد اُنکو یہ امر فرمایا کہ اللہ پاک سے یہہ طلب کرین کہ اُن کے دلون سے غش و حقد
و بغض و حسد مؤمنین کا دور کردے پس یون کہین اے رب ہمارے نرکھہ ہماری دل مین بیر ایمان والون کا
بیشک تیری رافت و رحمت کثیر و بلیغ ہے اُس کے لیے جو اس کا مستحق ہے یتری بندون مین سے الذین آمنوا
سے مراد مطلقا مومنین ہین تو اب صحابہ تو بدخول اولے اُس مین داخل ہین اس لیے کہ وہ اشرف مومنین
ہین اور اس لیے کہ سیاق اُن مین ہے پس اب جس نے علے العموم صحابہ کے لیے مغفرت نہ مانگی اور اُسکی
کی رضامندی اُن کے واسطے طلب نہ کی تو مقرر اُس نے مخالفت کی اس بات کی جس کا اللہ تعالی
نے اُس کو امر فرمایا اس آیت مین پھر اگر اپنے دل مین اُن کا کینہ پایا تو بیشک اُس کو شیطان کا نزغ لگا اور
ایک وافر حصہ اللہ کی نافرمانی کا اُس پر آ اترا اس سبب سے کہ اُس نے عداوت کی اللہ کے دوستون سے
اور اُن سے جو کہ اُس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہترین امت ہین اور اُسکے لیے ایک دروازہ کھل گیا خذلان
و خواری کا جو کہ جہنم کی آگ پر اُسی وارد کرے گا اگر اُس نے اپنے نفس کا تدارک نہ کیا اللہ پاک سے التجا و استغاثہ
کرکے کہ بہترین قرون و شریف ترین اس امت کے لوگون کا جو کینہ اس کے دل کو عارض ہوگیا ہی اُس کو
اُس سے کھینچ ڈالے پھر جو کینہ وہ پاتا ہے اگر اُس نے تجاوز کیا اُن مین کے کسی کی سب و شتم کی طرف
تو مقرر وہ منقاد ہوگیا شیطان کی مہار کا اور اللہ پاک کے غضب و سخط مین جا پڑا یہ سخت بیماری
اُسی کو لگتی ہے جو کہ مبتلا ہوا کسی معلم سے یا اعدا خیر امت مین کے کسی مصاحب سے جن کے ساتھ
شیطان نے بازی کی ہے اور جھوٹی بناؤٹی باتین اور گڑھے ہوئے قصے اور موضوع خرافات اُن کو اچھی کر دکھائی

اور کتاب اللہ کو اُن کو پیہر دیا ہی جس کے پاس باطل نہ اُس کے آگے سے آتا ہے نہ پیچھے سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی سنت سے اُن کو مصروف کر کر کہا ہے کون سنت جو کہ ہر عصر مین عصور سے بروایت ائمہ اکابر ہم تک
نقل کی گئی ہے سو اُنہون نے ہدایت کے بدلے ضلالت مول لی اور وافر نفع کے عوض مین خسران عظیم بدل لیا
اور شیطان رجیم ہمیشہ اُن کو نقل کرتا رہا ایک درجے سے طرف دوسرے درجے کے اور ایک رتبہ سے طرف دوسرے
رتبے کے یہان تک کہ کتاب اللہ کے اور سنت رسول اللہ کے اور بہترین امت کے اور عباد صالحین کے
اور سارے مومنون کے دشمن ہو گئے اللہ کے فرائض کو چھوڑ دیا دین کے شعائر کو مہجور و متروک کر دیا اسلام
واہل اسلام کی کید مین ہر طرح کی سعی بجا لائے دین واہل دین کو ہر سنگ و کلوخ سے مارا انہون نے تو یہ سب
کچہہ کیا اور اللہ تعالے اُن کے ورے احاطہ کرنے والا ہے اُس سے بچ کر کہان جا سکتے ہین حضرت
عائشہ رض سے مروی ہے اِس آیت مین کہ وہ تو یہہ امر کیے گئے کہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے
مغفرت مانگین سو انہون نے اُن کو گالیان دین پہر یہہ آیت پڑھی اخرجہ عبد بن حمید وغیرہ[1] حضرت سعد
بن ابی وقاص سے مروی ہے فرمایا کہ لوگ تین منازل پر ہین مقرر دو منزلت تو گزر چکے اور ایک منزلت باقی رہ
سو خوب تر اُس کا جس پر تم ہونے والے ہو یہ ہے کہ تم ہو اُس منزلت پر جو باقی رہا پہر والذین جاؤ من بعدہم
الآیہ پڑھی اخرجہ الحاکم وصححہ وابن مردویہ سعید بن مسیب سے کہا گیا تم کیا کہتے ہو حق مین عثمان وطلحہ وزبیر کے
رضی اللہ عنہم کہا مین وہ کہتا ہون جو اللہ نے مجھ سے کہلوایا ہے اور یہہ آیت پڑہ دی حضرت ابن عمر رض سے
مروی ہے کہ اُنہون نے ایک شخص کو سُنا اور وہ بُرائی کر رہا تھا بعض مہاجرین کی تو انہون نے اُس پر
پڑہا للفقراء المہاجرین الآیہ پہر فرمایا یہہ مہاجرین ہین کیا پہر تو ان مین سے ہے کہا نہین پہر اُس پر پڑھا
والذین تبوؤ الدار الآیہ پہر فرمایا یہہ انصار ہین کیا پہر تو ان مین سے ہے کہا نہین پہر اُس پر پڑہا والذین
جاؤ من بعدہم الآیہ پہر فرمایا کیا پہر تو ان مین سے ہے کہا مین امید کرتا ہون فرمایا نہین ہے اُن مین سے
وہ جس نے اُن کو گالیان دین اخرجہ ابن مردویہ کذا فی فتح البیان مع بعض الزیادۃ والتغییر ف ابن کثیر نے
ہے جو فقراء کہ مال فیٔ کے مستحق ہین اللہ تعالے اُن کا حال بیان فرماتا ہے کہ یہہ وہ ہین جو نکالے گئے اپنے
گہرون اور مالون مین سے اس حال مین کہ طلب کرتے ہین فضل اللہ سے اور رضامندی یعنی اپنے
گہرون سے نکلے اور اپنی قوم سے مخالفت کی واسطے چاہنے اللہ کی مرضی کے اور مدد کرتے ہین اللہ کی اور اُس کے
رسول کی وہ لوگ وہی ہین سچے یعنے یہ وہ ہین جنہون نے تصدیق کی اپنے قول کی اپنے فعل کے ساتھ
اور یہہ لوگ سادات مہاجرین ہین پہر انصار کی مدح کی اور اُن کا فضل وشرف وکرم بیان کیا اور یہ کہ وہ حسد نہین
کرتے ہین اور باوجود حاجت کے غیر کو اپنے اوپر مقدم کرتے ہین پس فرمایا والذین تبوؤ الدار والایمان من قبلہم یعنے جا ہجرت

[1] یعنے ابن منذر وابن ابی حاتم وابن الانباری نے المصاحف وابن مردویہ ۱۲ منہ

مین ساکن ہوئے قبل مہاجرین کے اور اُن مین کے بہت سون نے پہلے ایمان لائے قولہ تعالے یحبّون من ہاجر الیہم
کا یہہ مطلب ہے کہ اُن کے کرم و شرف النفس سے یہہ بات ہے کہ وہ دوست رکھتے ہین مہاجرین کو اور اپنے مالون
سے اُن کی مواساۃ و خبرگیری کرتے ہین ولا یجدون فی صدورہم حاجۃ مما اوتوا یعنی نہین پاتے ہین اپنے
جیون مین حسد واسطے مہاجرین کے اُس شی مین جس کے ساتھہ اللہ نے اُن کو فضیلت دی یعنے منزلت
و شرف اور ذکر و رتبے مین تقدیم حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ حاجت سے مراد حسد ہی قتادہ نے کہا مما اوتوا سے
یہہ مراد ہی کہ وہ نہین پاتے ہین حسد اُس شے مین جو اُن کے اخوان کو عطا کی گئی اسی طرح ابن زید نے
بہی کہا ہے جن امور سے اس معنی پر استدلال کیا جاتا ہے منجملہ اُن کے وہ امر ہے جو امام احمد نے حضرت انس رضہ
سے روایت کیا ہی کہا ہم بیٹھے ہوئے تھے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تو آپ نے فرمایا ظاہر ہوگا
تم پر ابہی ایک مرد اہل جنت سے پس ظاہر ہوا ایک مرد انصار مین کا ٹپک رہی ہی اُس کی ڈاڑہی اُس کو وضو سے
مقرر لٹکائے ہوئے تہا اپنی دونون جوتیان اپنے بائین ہاتہہ مین پہر جب کل ہوا تو آپ نے ویسا ہی فرمایا پہر
وہی مرد ظاہر ہوا مثل پہلی بار کے پہر جب تیسرا دن ہوا تو آپ نے ابہی اپنی بات ویسی ہی فرمائی پہر وہی مرد
ظاہر ہوا اپنے حال اول کے مثل پر پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُٹھہ کھڑے ہوئے تو حضرت
عبد اللہ بن عمرو بن العاص اُس شخص کے پیچھے ہوئے پس کہا کہ مین نے اپنے باپ سے منازعت کی ہی تو مین
قسم کہا بیٹھا ہون کہ تین رات اُس پر داخل ہون پس اگر تو یہہ دیکھے کہ مجہے اپنے پاس ٹھکانا دے یہان تک
کہ وہ گزر جائین تو کر اُس نے کہا ہان حضرت انس رضہ نے کہا پس عبد اللہ بیان کرتے تہے کہ انہون نے وہ تین راتین
اُس کے ساتہہ بسر کین سو اُس کو نہ دیکہا کہ وہ قیام کرے رات سے کچہہ سوا اُس کے کہ جس وقت وہ جاگتا تو لوٹتا پوٹتا اپنے
بچہونے پر اللہ کا ذکر کرتا اور تکبیر کہتا یہانتک کہ کہڑا ہوتا واسطے نماز فجر کے عبد اللہ نے کہا سوا اس کے کہ مین نے
اُس کو نہین سنا کہے مگر خیر پہر جب وہ تین راتین گزر چکین اور مین قریب ہوا کہ اُس کے عمل کو حقیر جانون تو
مین نے کہا اے اللہ کے بندے نہین تہا درمیان میرے اور میرے باپ کے کچہہ غصہ اور نہ انکی بولا لیکن مین نے سنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے واسطے تیرے تین بار کہ ظاہر ہوگا تم پر ابہی ایک مرد اہل
جنت سے سو تو ہی اُن تین بار مین ظاہر ہوا پس مین نے ارادہ کیا کہ تیرے پاس ٹھکانا پکڑون تاکہ
دیکہون تیرا کیا عمل ہے تو مین اُس کا اقتدا کرون سو مین نے تجہہ کو نہ دیکہا کہ تو کوئی بڑا عمل کرتا ہو پہر وہ کیا
عمل ہے جو تجہے لے پہونچا اُس رتبے کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اُس نے کہا نہین ہے وہ مگر جو تو
نے دیکہا پہر جب مین پیٹہہ پہیر کر چلا تو مجہے بلایا پہر کہا نہین ہے وہ مگر جو تو نے دیکہا سوا اس کے کہ نہین پاتا
مین اپنے جی مین واسطے کسی کے مسلمانون مین سے کوئی غش اور حسد نہین کرتا ہون کسی کا کسی چیز پر

جو اللہ نے عطا کی عباد اللہ نے کہا پس یہہ وہی خصلت ہی جو تجھے لے پہونچی ہے اور اسی کی طاقت نہین
رکھی جاتی ہے قولہ تعالے ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ لے حاجۃ یعنے مقدم کرتے ہین حاجتمندون
کو اپنے نفوس کی حاجت پر اور ابتدا کرتے ہین ساتہہ لوگون کے قبل اپنے اس حال مین کہ اس کے حاجتمند ہوتے
ہین صحیح مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کہ آپنے فرمایا افضل الصدقۃ جہد المقل یہہ مقام اعلے ہی
اُن لوگون کے حال سے جنکا یہہ وصف فرمایا ہے ویطعمون الطعام علی حبہ اور فرمایا ہے واتی المال علی
حبہ کیونکہ اُن لوگون نے صدقہ دیا اس حال مین کہ دوست رکھتے ہین اُس شے کو جو صدقہ دی اور کبہی اُس کی
اُن کو کوئی حاجت وضرورت بہی نہین ہوتی ہے اور اُن لوگون نے تو اپنے نفوس پر اختیار کیا باوجود اُنکے
حاجتمند ہونے کے اُس شئے کی طرف جو خرچ کی اسی مقام سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال
خیرات کر ڈالا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا تو نے کیا باقی رکہا واسطے اپنے گہر والون کے تو عرض کیا
باقی رکہا مین نے واسطے اُن کے اللہ کو اور اُس کے رسول کو اور اسی طرح وہ پانی ہے جو کہ پیش کیا گیا تہا عکرمہ
پر اور اُن کے اصحاب پر یرموک کے دن پس ہر ایک ان مین کا امر کرتا تہا اُس کے دینے کا اپنے صاحب کو حالانکہ وہ
زخمی گرانبار ہو رہا تہا سب وقت سے بڑہ کر اُس پانی کا حاجتمند تہا تو دوسرے نے اُس کو رد کیا طرف تیسرے کے پہر وہ تیسرے
تک نہ پہونچا یہانتک کہ وہ سب کے سب مرگئے اور اُن مین سے کسی نے اس کو نہ پیا رضی اللہ عنہم وارضاہم ابو الہیاج
اسدی کہتے ہین مین طواف کر رہا تہا بیت اللہ کا تو مین نے دیکہا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے اللہم قنی شح نفسی اس
پر اور کچہہ زیادہ نہین کرتا تہا پس مین نے اُس سے کہا یعنے اس باب مین تو اس نے کہا جب مین اپنی نفس کے
شح سے بچایا گیا تو مین چوری نکرونگا زنا نہ کرونگا اور نہ کرونگا یعنے کوئی اور بُرا کام ناگاہ وہ مرد حضرت عبد الرحمن
بن عوف تہے رضی اللہ عنہ رواہ ابن جریر حضرت انس مرفوعاً کہتے ہین بری ہوا وہ شخص جسنے زکوٰۃ ادا کی اور مہمان
کی مہمانی کی اور نائبہ مین دیا رواہ ابن جریر قولہ تعالے والذین جاؤ من بعدہم الآیۃ یہہ تیسری قسم ہین ان مین سے
جن کے فقرا مستحق ہین مال فی سے یہہ لوگ مہاجرین ہین پہر انصار پہر اُن کے تابعین باحسان جیسا کہ سورۂ براۃ
کی آیت مین فرمایا ہے والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان
رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ پس ان کے تابعین باحسان وہی اُن کے آثار حسنہ واوصاف حمیدہ کے پیرو ہین
ظاہر و باطن اُن کے واسطے دعا کرنے والے ہین اور اسی لیے اس آیہ کریمہ مین فرمایا ہے والذین جاؤ من بعدہم یقولون
ای قائلین ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا ای بغضا وحسدا للذین آمنوا ربنا
انک رؤف رحیم امام مالک رحمہ اللہ تعالے نے اس آیہ کریمہ سے کیا خوب استنباط کیا ہے کہ رافضی جو صحابہ رضی
اللہ عنہم کو گالیان دیتا ہے اُس کا فی کے مال مین کچہہ حصہ نہین ہے اس لیے کہ وہ اس بات کے ساتھ

ا؎ ورواہ النسائی فی الیوم واللیلۃ عن سوید بن نصر عن ابن المبارک عن معمر وہذا اسناد صحیح علی شرط الصحیحین رواہ عقیل وغیرہ عن الزہری عن رجل عن انس فاللہ اعلم منہ

۲؎ دور کیا دوسرے نے [illegible] ... سے اس سے [illegible] ... اللہ راضی ہوا اُن سے اور وہ راضی ہوئے اُس سے ۱۲ منہ

متصف نہین ہے جس کے ساتھہ اسد پاک نے اپنے اس قول مین اُن لوگون کی مدح کی ہے یعنی ربنا اغفر لنا الآیہ حضرت عائشہ رضی سے مروی ہے کہ تم امر کیے گئے ساتھہ مغفرت مانگنے کے واسطے اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سو تم نے اُن کو گالیان دین مین نے سُنا ہے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وہ فرماتے تھے نہ جائے گی یہ امت یہان تک کہ لعنت کریگا آخر اس کا اُس کے اول کو رواہ البغوی جبکہ اسد پاک مومنون کے تین طبقون کا ذکر کر چکا تو وہ گفتگو ذکر کی جو کہ درمیان منافقین و یہود کے واقع ہوئی تاکہ مومنین اُن کے حال سے تعجب کرین پس ارشاد فرمایا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝ تو نے نہ دیکھے وہ جو دغاباز ہین کہتے ہین اپنے بہائیون کو جو منکر ہین کتاب والون مین سے اگر کوئی تم کو نکال دیگا تو ہم بھی نکلین گے تمہارے ساتھہ اور کہا نہ مانین گے کسی کا تمہارے حق مین کبھی اور اگر تم سے لڑائی ہوگی تو ہم تمہاری مدد کرین گے اور اسد گواہی دیتا ہے وہ جھوٹے ہین اگر وہ نکالے جاوین گے یہ نہ نکلین گے اُن کے ساتھہ اور اگر اُن سے لڑائی ہوگی یہ نہ مدد کرین گے اُن کی اور اگر مدد کرین گے تو بھاگین گے پیٹھہ دیکر پھر کہین مدد نہ پاوین گے البتہ تمہارا ڈر زیادہ ہے اُن کے دل مین اسد سے یہ اس سے کہ وہ لوگ بوجھہ نہین رکھتے لڑ نہ سکین گے تم سے سب ملکر مگر بستیون کے کوٹ مین یا دیوارون کی اوٹ مین اُن کی لڑائی آپس مین سخت ہے تو جانے وہ اکٹھے ہین اور اُن کے دل پھوٹ رہے ہین یہ اس سے کہ وہ لوگ عقل نہین رکھتے جیسے کہاوت اُن کی جو ہو چکے ہین ان سے پہلے پاس ہی چکھی سزا اپنے کام کی اور اُن کو دکھہ کی مار ہے جیسے کہاوت شیطان کی جب کہے انسان کو تو منکر ہو پھر جب وہ منکر ہوا کہے مین الگ ہون تجھسے مین ڈرتا ہون اسد سے جو رب سارے جہان کا پھر آخر اُن دونون کا یہی کہ وہ دونون ہین آگ مین سدا رہین اُس مین اور یہی ہے سزا گنہگارون کی **ف۱** یہ منافق اُن کافرون کو چھپے چھپے پیغام دیتے تھے آخر وہ نکالے گئے ان سے کچھہ نہ ہوا **ف۲** نزدیک ہی مکے والے بدر کے دن سزا پا چکے ہین - وہی حال ان کا بھی ہوگا **ف۳** شیطان آخرت مین یہ کہے گا اور کہتے ہین ایک کافر کی صلوت مین

ع ۵

لوگون کو لڑواتا تھا جب فرشتے نظر آئے تو بھاگا سورۂ انفال مین ہو چکا یہ کہادت ھی منافقون کی الم ترف
الم تر مین خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے یا ہر اُس شخص کو جو اُس کی صلاحیت رکھتا ہے الذین
نافقوا سے مراد عبد اللہ بن اُبی ابن سلول اور اُس کے اصحاب ہین حضرت ابن عباس رض نے فرمایا اور رفاعہ
بن تابوت و عبد اللہ بن نبتل و اوس بن قیظی تھے یقولون لاخوانہم الذین کفروا من اہل الکتاب مستانفہ ہی
واسطے بیان اُس شے کے جس سے تعجب کیا گیا ہی اور حرف لام تبلیغ کا لام ہے بجائے قالوا جو صیغہ مضارع
کا فرمایا سو منظور اُس صورت کا مستحضر کرنا ہے یا استمرار کا بتانا ہے اخوانہم سے مراد بنی نضیر ہین کما قال ابن عباس رض
اُن کو منافقین کا اخوان ٹھیرایا اس لیے کہ کفر نے اُن کو جمع کر دیا ھے اگرچہ اُن کے کفر کی نوع مختلف ہے
پس وہ کفر مین اخوان ہین کسی نے کہا کہ یہ قول بنی نضیر کا ہے واسطے بنی قریظہ کے لیکن قول اوّل اولے
ہے اس لیے کہ بنی نضیر و بنی قریظہ دونون یہود ہین اور منافقین اُن کے غیر ہین لئن اخرجتم مقولہ ہی قول کا اور
حرف لام توطیہ قسم کا ہے اُس کو موذنہ بھی کہتے ہین اے واللہ لئن اخرجتم لنخرجن الآیہ جواب ھی قسم کا ابدًا
ظرف ہے نفی کا نعنی کا نہین ہے وان قوتلتم سے توطیہ قسم کا لام حذف کیا گیا ہے یہ حذف کلام عرب مین
قلیل ہے اور کثیر اُس کا اثبات ہے اگرچہ یہ بات ہے لیکن چونکہ لئن اخرجتم گزر چکا ہے اور خود اُس کے جواب مین
لننصرنکم حرف لام ہی اس لیے یہاں اُس کا حذف بغایت حسین ھے معنے یہ ہین او مخاطب کیا تو تعجب نہین
کرتا ہی ان منافقون کے حال سے کہ وہ کہتے ہین اپنے کافر بھائیون سے جو کہ اہل کتاب مین کے ہین قسم ہے اللہ کی
اگر تم نکالے جاؤ گے اپنے گھرون سے تو البتہ ہم نکلین گے تمہارے ساتھ اپنے گھرون سے تمہارے ہمراہی ہین اور کہا نہ
مانین گے تمہارے بارے مین کسی کا منجملہ اُن لوگون کے جو ہم کو تمہارے ساتھ نکلنے سے منع کرین گے گو زمانہ
دراز ہی کیون نہ ہو پھر جب اُن کے ساتھ نکلنے کا وعدہ کیا تو ان کی مدد کرنے کا بھی اُن کو وعدہ دیا پس یون کہا
اور قسم ہے اللہ کی اگر تم لڑائی کیے جاؤ گے تو البتہ ہم تمہاری مدد کرین گے تمہارے دشمنون پر اللہ پاک نے
ان سب باتون مین اُن کی تکذیب کی پس ارشاد فرمایا واللہ یشہد انہم لکاذبون یعنے اور اللہ گواہی دیتا ہے
کہ بیشک وہ البتہ جھوٹے ہین اُس بات مین جسکا اُن کو وعدہ دیا کہ اُن کے ساتھ نکلین گے اور اُن کی مدد کرین گے
غرضکہ انہون نے جو تین باتون کا جھوٹا وعدہ کیا تھا سو یہ تو اُن کی تکذیب اجمالی ہوئی پھر اللہ پاک نے اُن کے
ہر ایک کاذب کی تفصیل فرمائی لئن اخرجوا لایخرجون معھم یعنے البتہ اگر وہ یہودی نکالے جاوین گے تو یہ منافق اُن کے
ساتھ نہ نکلین گے یہ تکذیب ھے اُن کی پہلی بات کی ولئن قوتلوا لاینصرونہم یعنے اور البتہ اگر اُن سے لڑائی کی
جائیگی تو یہ اُن کی مدد نہ کرین گے یہ تکذیب ہی تیسری بات کی رہی دوسری بات سو اُس کی تکذیب کا تفصیل
مین مذکور نہین ہوا اس لیے کہ وہ تو پہلی بات کی صرف تتمہ تھی اس مین دلیل ہے نبوت کی صحت پر اس لیے

ھ رواہ ابن مردویہ ۱۲ منہ

کہ یہ غیب کی خبر دیتا ہے اور یہ مبنی ہے اِس پر کہ آیت کا نزول مقدم ہے واقعہ پر اور اسی پر نظم قرآنی دال ہے کیونکہ کلمہ
ان کا واسطے استقبال کے ہے اور اعجاز قرآن کا اس جہت سے ہے کہ غیب کی خبر دے اور جیسی خبر دے
ویسا ہی واقع ہوا اس لیے کہ جو یہود نکالے گئے یعنی بنی نضیر اور اُن کے ہمراہی اُن کے ساتھ منافق نہیں
نکلے اور جن یہود سے لڑائی کی گئی ہے یعنے بنی قریظہ اہل خیبر اُن کی منافقوں نے مدد نہ کی حضرت ابن عباسؓ
سے مروی ہے کہ ایک گروہ بنی عوف بن حارث ہیں کا جن میں سے عبد اللہ بن اُبی ابن سلول و ودیعہ
بن مالک و سوید و داعس ہیں اُنہوں نے بنی نضیر کو کہلا بھیجا کہ تم ثابت رہو اور رُکے ہو پس بیشک ہم تم کو
دشمن کے حوالے نکریں گے اور اگر تم سے لڑائی کی جائے گی تو ہم تمہارے ساتھ ہو کر لڑیں گے اور اگر تم نکالے
جاؤ گے تو ہم تمہارے ساتھ نکلیں گے پس بنی نضیر نے اُن کی مدد کا انتظار کیا سو اُنہوں نے مدد نہ کی اور
اللہ تعالےٰ نے اُن کے دلوں میں رعب ڈال دیا تو اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ
درخواست کی کہ اُن کو جلا وطن کردیں اور اُن کے خونوں سے باز رہیں اس شرط پر کہ جس شے کو اُن کے اونٹ
لادلیں وہ اُن کے واسطے ہو مگر ہتھیار پس آپ نے ایسا ہی کیا تو ان میں کا مرد اپنے گھر کو گراتا تھا پھر اُس کو
اپنے اونٹ کی پشت پر رکھتا پھر اُس کو لے جاتا تھا پس وہ خیبر کی طرف نکلے اور بعض ان میں کے شام
کی طرف روانہ ہوئے اخرجہ ابن اسحق وغیرہ ولئن نصروہم لیولن الادبار ثم لا ینصرون یہ کلام تیسری بات
کے تتمہ تکذیب سے ہے ای لئن جاؤ النصرہم قالہ المحلی یعنے اگر وہ منافق آئینگے واسطے نصرت یہود کے تو البتہ پیٹھ
دیں گے بھاگتے ہوئے کسی نے کہا لو قدر وجود نصرہم ایاہم یعنے اگر مقدر کیا جاتا وجود منافقین کی نصرت کرنیکا
یہود کو تو وہ پیٹھ دیکر بھاگتے زجاج نے کہا یہ معنی ہیں اگر وہ قصد کرتے یہود کی نصرت کا تو پیٹھ پھیر کر بھاگتے
پھر مدد نہ کیے جائیں گے یہود اور نہ وہ منصور ہونگے جبکہ اُن کا ناصر منہزم ہو گیا یعنی منافقین کسی نے کہا
یہ معنی ہیں کہ بعد اس کے منافق منصور ہونگے بلکہ اللہ تعالےٰ اُن کو ذلیل کرے گا اور اُن کا نفاق انکو
نفع نہ دے گا کسی نے کہا آیت کے معنے یہ ہیں کہ لا ینصرونہم طائعین ولئن نصروہم مکرہین لیولن الادبار یعنی وہ مدد نہ
کریں گے اُن کی خوش ہو کر اور اگر اُن کی مدد کریں گے زبردستی کیے جاکر تو پیٹھ دیکر بھاگیں گے کسی نے کہا لا ینصرونہم
کے معنے ہیں لا یدومون علے نصرہم یعنی ہمیشگی نکریں گے اُن کی نصرت پر بعض نے ثانی معنے کو اولی کہا ہے اور
ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ کے باب سے ٹھیرایا ہے لانتم اشد رہبۃ فی صدورہم یہ جملہ معنی میں گویا تعلیل ہے لیولن کی
یعنے وہ پیٹھ دیکر بھاگیں گے اس لیے کہ البتہ تم اے مسلمانوں کی جماعت بہت سخت تر ہو ازروئے خوف و خشیت کے
منافقوں کے سینوں میں یا یہود کے یا دونوں کے سینوں میں اللہ کی رہبت سے اس میں دلالت ہے
اُن کی نفاق پر یعنی وہ ظاہر کرتے ہیں واسطے تمہارے علانیہ میں اللہ کا خوف حالانکہ اُن کے سینوں میں تمہارا

زیادہ خوف ہی اللہ سے یہان رہبت مصدر مجہول یعنی مرہوبیت ہے اس لیے کہ مخاطب لوگ مرہوب منہم ہین نہ راہبین
نہین ہین ذٰلک بانہم قوم لا یفقہون یعنے یہ خوف مخاطبین کا اللہ سے بڑھ کر اس سبب سے ہے کہ وہ ایک قوم ہین
کہ سمجھتی نہین ہین کسی شے کو اشیاء سے اگر اُن کو کچھ سمجھ ہوتی تو جان لیتے کہ اللہ پاک ہی ہے جس نے تم کو اُن پر مسلط
کردیا تو وہ زیادہ تر مستحق ہے اس کا کہ اُس سے خوف کیا جائے تم اس کے مستحق نہین ہو پھر اللہ پاک نے یہ خبر دی کہ
وہ بڑی بزدل ہین اور اُن کی لڑائی کمزور ہے پس فرمایا لا یقاتلونکم جمیعًا الآیہ یعنے یہود و منافق جمع ہوکر میدان مین
نہ آئین تم سے لڑنے کو اور نہ وہ اس پر قدرت رکھتے ہین مگر بستیون مین جن کی بڑے بڑے دروازون اور گھرون
اور خندقون سے مضبوطی کی گئی ہے یا دیوارون کے پیچھے سے جن کے ساتھ وہ ستر کرتے ہین مارے اپنی بزدلی اور خوف
کے جمہور نے جُدُر بجمع پڑھا ہے اور کسی نے[ل] جدار بافراد اول کو ابوحاتم و ابوعبید نے اختیار کیا ہے اس لیے کہ وہ موافق
ہے قریٰ محصنہ سے اور دونو سبعیہ ہین اور کسی نے[ل] جَدر بفتح جیم و سکون دال یہ ایک لغت ہے جدار مین بأسہم بینہم شدید
یعنے بعض اُن کے بعض پر سخت گو درشت خو ہین اور دل اُن کے مختلف ہین اور نیات اُن کی متباین ہین
سدی نے کہا مراد اُن کے دلون کا اختلاف ہے یہان تک کہ وہ متفق نہین ہوتے ہین ایک امر پر مجاہد نے کہا بأسہم
اُن کا آپس مین سخت ہے ساتھ کلام کے اور وعید کے کہتے ہین البتہ ہم ایسا کرین گے معنے یہ ہین کہ جب وہ تنہا
ہوتے ہین تو اپنے نفوس کو شدت و باس کی طرف منسوب کرتے ہین اور جب دشمن سے ملتے ہین تو ذلیل و فروتن
ہوتے ہین اور بھاگ جاتے ہین کسی نے کہا کہ لڑائی اُن کی بہ نسبت اپنے ہمسرون کے سخت ہے اور اُن کا ضعف
جو ہے سو تمہاری نسبت کرکے ہے بسبب اُس رعب کے جو اللہ نے اُن کے دلون مین ڈال دیا ہے اولیٰ قول اول ہے
بدلیل اس آیت کے تحسبہم جمیعًا و قلوبہم شتّٰی اس لیے کہ یہ اس پر دال ہے کہ اُن کا اجتماع جو ہے سو وہ صرف ظاہر
مین ہے باوجود تخالف اُن کے دلون کے باطن مین یہ تخالف وہی باس ہے اُن کے آپس مین جس کی بشدت
صفت کی گئی ہے مجاہد نے کہا خیال کرتا ہے تو یہود و منافقون کو مجتمع اور دل اُن کے نتیتے ہین یعنے بسبب افتراق
اُن کے عقائد کے اور اختلاف اُن کے مقاصد کے مجاہد سے یہ بھی مروی ہے کہ مراد منافق ہین ثوری نے کہا کہ مشرکین
و اہل کتاب ہین قتادہ نے کہا تو اُن کو خیال کرتا ہے مجتمع ایک امر و رائے پر اور اُن کے دل متفرق ہین پس اہل باطل
کی رائین مختلف ہین اُن کی شہادت مختلف ہے اُن کی خواہشین مختلف ہین اور اہل حق کی عداوت مین وہ مجتمع ہوتے
ہین حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہ مشرکین ہین جملہ و قلوبہم شتّٰی حالیہ ہے یا مستانفہ مقصود اس سے اُن کے
دلون کے متفرق ہونے کی خبر دینا ہے شتّٰی کے معنی ہین متفرق حضرت ابن مسعودؓ نے قلوبہم اشتّ پڑھا ہے
ای اشد اختلافًا اور جمہور نے شتّٰی کو بلا تنوین پڑھا ہے اس لیے کہ الف تانیث کا ہے ذٰلک بانہم قوم لا یعقلون
یعنے یہ اختلاف و تشتت اس سبب سے ہے کہ وہ ایک قوم ہین کہ سمجھتے نہین ہین کسی شے کو اُن چیزون مین سے

ل یعنے حضرت ابن عباس و مجاہد و ابن محیصن و ابن کثیر و ابو عمرو ۱۲ منہ

ل بیضاوی ۱۲

یہ جملہ قول راجح ہے طرف لا یقاتلونکم کے یعنے نہین کہ عاجز ہونا تمہاری قتال سے بوجہ اُن کی بزدلی کے ہے

یہ ایک بلکہ بہ نہایت قوت ... ہین ... بسبب ... دلون ... ۱۲ منہ

جن مین اُن کی صلاح و درستی ہے اس لیے کہ دلون کا متشتت ہونا اُن کے قوی کو کمزور کر دیتا ہے اور اگر وہ عقل رکھتے تو حق کو پہچان لیتے اور اُس کے پیرو ہو جاتے نکتہ اول خاص کر کے لایفقہون فرمایا اور دوسری جگہہ لایعقلون اس کی یہ وجہ ہی کہ اول متصل ہے لانتم اشد رہبۃ فی صدورہم من اللہ سے یعنی اس لیے کہ وہ سمجھتے ہین ظاہر شے کو نہ اُس کے باطن کو اور فقہ ظاہر و باطن کی معرفت ہی تو وہان نفی فقہ کی مناسب ہوئی اور دوسرا متصل ہے تحسبہم جمیعا وقلوبہم شتی سے اس لیے کہ اگر وہ عقل رکھتے تو حق پر مجتمع ہو جاتے پس یہان نفی عقل کی مناسب ہے کذا قال الکرخی بالجملہ مقصود اس آیت سے دلیر کرنا ہے مومنون کا اور شجاع کرنا ہے اُن کے دلون کا اُن کے لڑنے پر کمثل الذین من قبلہم قریبا ذاقوا الآیہ خبر ہے مبتدای محذوف کی ای مثلہم مثل سے مراد صفت و حال ہے جو کہ غرابت مین مانند مثل کے ہے الذین من قبلہم سے مراد کفار و مشرکین و اہل مکہ ہین قریبا ظرف ہے مثل محذوف کا ای یشبہونہم فی زمن قریب یا ذاقوا اُس مین عامل ہے اے ذاقوا فی زمن قریب معنی یہ ہین کہ حال عجیب یہود بنی نضیر کا اپنے کفر کے سزا پاتے مین مانند حال اُن لوگون کے ہی جو اُن سے قبل ہین یعنے مشرکین مکہ جنہون نے بدر کے دن زمانہ قریب مین اپنے کفر کا انجام بد چکھا یا بر طور کہ دنیا مین قتل ہوئے اور باوجود اس کے اُن کے واسطے عذاب الیم ہی آخرت مین زمانہ قریب اس لیے فرمایا کہ بدر کا واقعہ سنہ ۲ ہجری ماہ رمضان مین ہوا اور بنی نضیر کا واقعہ سنہ ۴ ہجری ماہ ربیع الاول مین واقع ہوا دونون مین قریب یک نیم سال کی مدت ہی ایک قول تو یہ ہوا مجاہد وغیرہ کا یہ قول ہے کہ بدر کا واقعہ چھ مہینے پہلے بنی نضیر سے ہوا کسی نے کہا یہ معنی ہین کہ مثل بنی قریظہ کی مانند مثل بنی نضیر کے ہے دونون مین دو برس کی مدت ہے وقیل المراد بنو النضیر حیث امکن اللہ منہم قالہ قتادہ وقیل قتل بنی قریظۃ قالہ الضحاک کسی نے کہا یہ عام ہے ہر اُس شخص مین جس سے اللہ نے انتقام لیا بسبب اُس کے کفر کے والاول اولے پھر اللہ پاک نے یہود و منافقون کی ایک اور مثل ذکر فرمائی کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر خبر ہے مبتدای محذوف کی ای مثلہم کمثل الآیہ یا دوسری خبر ہے اُس مبتدا کی جو کہ کمثل الذین کے قبل مقدر ہے بر تقدیر اس کے کہ حرف عطف کو حذف کر دیا ہی جیسے کہتے ہو کہ انت عاقل انت کریم انت عالم کسی نے کہا کہ اول مثل تو خاص ہے ساتھ یہود کے اور ثانی خاص ہے ساتھ منافقون کے کسی نے کہا کہ مثل ثانی بیان ہے مثل اول کا مراد شیطان سے حقیقت شیطان ہے شیطان انس مراد نہین ہے اور انسان سے مراد یہان جنس ہے اُس شخص کی جسنے شیطان کی اطاعت کی انسان کی نوع سے جیسا کہ مجاہد نے کہا ہی کہ یہان انسان سے مراد سارے لوگ ہین شیطان کے دہوکا دیتے ہین اُن کو کسی نے کہا کہ مراد ابوجہل ہے کسی نے کہا یہ ایک عابد تہا بنی اسرائیل مین شیطان نے اُس کو کفر پر آمادہ کیا تو اس نے اُس کا کہا مانا یہ شخص برصیصا ہے والاول اولے بالجملہ مثل منافقون کی یہود کے برانگیختہ کرنے مین لڑائی پر اور ان کی مدد کرنے مین مانند مثل شیطان کے ہے کہ جب اُس نے کہا انسان سے کہ کافر ہو جا یعنی کفر پر اُسے آمادہ کیا

ا؎ یہ قول خازن مین ہے واقعہ بنی قریظہ کا سنہ ۵ ہجری مین ہوا کما فی خلاصۃ الوفا ۱۲ منہ

۲؎ یہ دونون قول فتح القدیر و فتح البیان مین منقول ہین بگران کا مطلب سمجھ مین نہین آتا ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ

اور کفر کو اُس کے واسطے اچھا کر دکہایا فلما کفر قال انی بریٓئ منک یعنی پہر جب وہ انسان کافر ہو گیا شیطان
کی بات مانکر اور اس کی تزیین قبول کر کے تو شیطان بولا بیشک مین بیزار ہون تجھسے اگر انسان سی جنس مراد لی
جائی تو یہہ شیطان کا بیزار ہونا قیامت کے دن ہوگا اُس سے بیزار ہوگا اس خوف سے کہ کہین عذاب مین اس کا
شریک ہو جس طرح کہ یہہ قول اسی بات کی خبر دیتا ہے انی اخاف اللہ رب العالمین اور اگر انسان سی مراد
ابو جہل لیا جائے تو اکفر سے مراد ابلیس کا یہہ قول ہوگا جو اُس نے بدر کے دن کہا تہا لا غالب لکم الیوم
من الناس وانی جار لکم[1] اور اس کے بیزار ہونے سے مراد اُس کا یہہ قول ٹہیرے گا جو اُس دن کہا تہا انی
بریٓئ منکم انی اریٰ ما لا ترون انی اخاف اللہ[2] بالجملہ جملہ انی اخاف اللہ تعلیل ہے اُس کو بیزار ہونے کی انسان
سی بعد اُس کے کافر ہو جانے کے کسی نے کہا ہے کہ شیطان کا یہہ کہنا کہ مین اللہ سے ڈرتا ہون اپنی حقیقت
پر نہین ہی یہہ تو صرف بطور تبری کے ہے انسان سی براہ کذب و ریا ورنہ وہ اللہ سے کہین ڈرتا ہے تو اب یہہ
تاکید ہوگی انی بریٓئ منک جمہور نے انی کو بسکون یا پڑہا ہی اور کسی[3] نے بفتح یا فکان عاقبتہما انہما فی النار
خالدین فیہا یعنے پہر انجام شیطان کا اور اُس انسان کا جو کہ کافر ہوا یہہ ہوا کہ دونون سہانے والے ہین طرف
نار کے ہمیشہ رہین گے اُس مین جمہور نے عاقبتہما کو نصب پڑہا ہی بنا بر خبر کان اور انہما فی النار اُس کا اسم ہی اور
کسی[4] نے برفع اس بنا پر کہ کان کا اسم ہے اور ما بعد خبر ہے اور خالدین کو جمہور نے بنصب بنا بر حال اور کسی[5] نے
برفع بنا بر خبر ان اور ظرف اُس سے متعلق ہے وذلک جزاء الظالمین یعنے یہہ ہمیشہ رہنا آگ مین بدلا ہی
ظالمین کا اور یہہ لوگ ان مین بدخول اولیٰ داخل ہین حضرت علی رضے اللہ عنہ سی مروی ہے کہ ایک مرد
کسی صومعہ مین عبادت کیا کرتا تہا اور ایک عورت کی کئی بہائی تھے پس اُس عورت کو کوئی شے عارض ہو گئی
یعنے کچہہ جنون سا ہو گیا تو اُس کے بہائی اُس کو اُس عابد کے پاس لائے پس اُس کے نفس نے اُس کے
واسطے اچہا کر دکہایا تو وہ اس عورت پر واقع ہو گیا پہر وہ حاملہ ہو گئی تو اُس کے پاس شیطان آیا پہر کہا کہ تو
اُس کو مار ڈال کیونکہ اگر وہ تجہپر اطلاع پائین گے تو تو فضیحت ہوگا پس اُس نے اُس کو مار ڈالا اور دفن کر دیا پہر
وہ اُسکے پاس آئے تو اُس کو پکڑا پہر اُسے لے گئے پہر اس اثنا مین کہ وہ چل رہے تہے کہ ناگاہ اُسکے پاس شیطان
آیا تو کہا بیشک مین نے ہی تیرے واسطے اچہا کر دکہایا تہا اب تو میرے واسطے ایک سجدہ کرلے مین تجہی بچا لون گا

پس اُس نے اس کے واسطے سجدہ کر لیا سو وہ یہہ ہی قول اللہ تعالے کا کمثل الشیطان الآیۃ اخرجہ احمد فی الزہد

والبخاری فی تاریخہ والحاکم وصححہ والبیہقی وغیرہم فتح البیان مین فرمایا ہے کہ یہہ اس پر دال نہین ہی کہ آیت سے

مقصود یہی انسان ہے بلکہ اس پر دال ہے کہ یہہ شخص منجملہ اُن لوگون کے ہے جن پر آیت صادق آتی ہی وقد اخرجہ

ابن ابی حاتم عن ابن عباس باطول من ہذا ولیس فیہ ما یدل علی انہ مقصود بالآیۃ واخرجہ بنحوہ ابن جریر عن ابن مسعود

---

[1] کوئی غالب نہ ہوگا تم پر آج کے دن اور مین رفیق ہون تمہارا ۱۲

[2] مین تمہارے ساتھ نہین مین دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے مین ڈرتا ہون اللہ سے اور اللہ کا عذاب سخت ہے ۱۲

[3] یعنے نافع و ابن کثیر و ابو عمرو ۱۲ منہ

[4] یعنے حضرت حسن و عمرو بن عبید ۱۲ منہ

[5] یعنے حضرت ابن مسعود و اعمش و ہذیل بن سلمہ و ابن ابی عبلہ ۱۲ منہ

اُن سے یہی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کی مثل کفار و منافقین کی جو کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے میں تھے مانند مثل شیطان کے کہ جب کہا انسان سے کافر ہو جا الآیہ کذا فی الفتح ف ابن کثیر میں ہے اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے منافقوں کی جیسے عبداللہ بن ابی اور اُس کے مثل اور منافق جبکہ یہود بنی نضیر کی طرف کہلا بھیجا اُن کو اپنی طرف سے مدد کا وعدہ دیتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا الم تر الی الذین نافقوا الآیہ پھر فرمایا واللہ یشہد انہم لکاذبون یعنی اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ منافق البتہ جھوٹے ہیں اس بات میں جس کا اُن سے وعدہ کیا تو اس لیے کہ اُن سے ایک بات کہہ دی اور اُن کی نیت یہ تھی کہ اُس کو اُن کے لیے وفا نکریں گے یا اس لیے کہ جو بات اُن سے کہی وہ اُن سے واقع نہو گی اسی لیے یوں فرمایا ولئن قوتلوا لا ینصرونہم یعنی اگر وہ لڑائی کیے جائینگے تو یہ منافق اُن کے ساتھ ہو کر لڑینگے ولئن نصروہم لیولن الادبار یعنی اگر یہ منافق اُن کے ساتھ ہو کر لڑینگے تو پیٹھ دیکر بھاگینگے ثم لا ینصرون یہ بنفسہ ایک مستقل بشارت ہے پھر فرمایا لانتم اشد رہبۃ الآیہ یعنے اُن کو جتنا خوف اللہ کا ہے اُس سے بڑھ کر تمہارا خوف ہے کقولہ تعالیٰ اذا فریق منہم یخشون الناس کخشیۃ اللہ او اشد خشیۃ اور اسی لیے یوں فرمایا ذلک بانہم قوم لا یفقہون پھر فرمایا لا یقاتلونکم جمیعا الآیہ یعنی وہ لوگ مارے اپنی بزدلی اور گھبراہٹ کے قدرت نہیں رکھتے ہیں اس پر کہ مبارزہ کریں و مقابلہ کر کے اسلام کے لشکر کا مواجہہ کریں بلکہ یا تو قلعوں میں یا دیوار کے ورے سے محصور ہو کر سو وہ خود سے دفع کرنے کو بضرورت لڑینگے پھر فرمایا باسہم بینہم شدید یعنے اُن کی عداوت آپس میں سخت ہے کما قال تعالیٰ و یذیق بعضکم باس بعض اور اسی لیے یوں فرمایا تحسبہم جمیعا و قلوبہم شتی یعنے تو اُن کو دیکھتا ہی اکٹھے تو خیال کرتا ہے اُن کو باہم الفت رکھنے والے حالانکہ وہ بغایت مختلف ہیں ابراہیم نخعی نے کہا یعنے اہل کتاب و منافقین ذلک بانہم قوم لا یعقلون پھر فرمایا کمثل الذین من قبلہم الآیہ مجاہد و سدی و مقاتل بن حیان نے کہا یعنی مانند مثل اُس کے جو پہونچی کفار قریش کو بدر کے دن حضرت ابن عباس رضی نے فرمایا ہے کہ الذین من قبلہم سے مراد یہود بنی قینقاع ہیں ہی طرح قتادہ و محمد بن اسحق نے بھی کہا ہے یہ قول اشبہ بصواب ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قبل اس کے یہود بنی قینقاع کو جلاوطن کر دیا تھا قولہ تعالیٰ کمثل الشیطان الآیہ یعنے مثل ان یہود کے اپنے دھوکا کھانے میں اُن منافقوں سے جنھوں نے اُن کو مدد کا وعدہ دیا اور یہ کہا لئن قوتلتم لننصرنکم پھر جب حقائق ثابت ہو گئے اور محاصرہ و قتال اُن پر سخت ہوا تو اُن سے الگ ہو گئے اور اُن کو ہلاکت کے سپرد کر دیا مثال اُن کی اس معاملے میں مانند مثل شیطان کے ہے کہ جب اُس نے انسان کو کفر اچھا کر دکھایا والعیاذ باللہ پھر جب وہ اُس شے میں داخل ہو گیا جس کو اُس کے لئے اچھا کر دکھایا تو اُس سے بیزار ہوا اور صاف نکل گیا اور کہا انی اخاف اللہ رب العالمین یہاں بعض نے ایک قصہ بعض عباد بنی اسرائیل کا

ذکر کیا ہے وہ مانند مثال کے ہے واسطے اس مثل کے نہ یہ کہ وہ تنہا اسی مثل سے مراد ہو بلکہ وہ اس مثل کے جملے
سے ہے سب اور وقائع کے جو اس کے مثل ہیں پھر حضرت علیؓ و حضرت ابن مسعود کی روایت سے تخریج ابن جریر اس قصے
کو ذکر کیا ہے الفاظ و عبارت میں تفاوت سے پھر کہا ہے کہ حضرت ابن عباس و طاؤس و مقاتل بن حیان سے
بھی مثل اس کے مروی ہے بہت سے لوگوں کے نزدیک مشہور ہے کہ عابد برصیصا ہے فاللہ اعلم یہ قصہ قصہ جریج عابد
کے مخالف ہے اس لیے کہ ایک عورت زانیہ نے جریج کو اپنے نفس کے ساتھ تہمت لگائی اور دعویٰ کیا کہ اس کا حمل
اسی سے ہے اور اس کا مقدمہ حاکم کی طرف پہونچا پس اس نے جریج کو حکم دیا تو وہ اپنے صومعہ سے اتارا گیا اور اس کا
صومعہ خراب کر دیا گیا اور وہ یہ کہتا تھا کہ مالکم مالکم یعنی تم کو کیا ہوا وہ بولے او اللہ کے دشمن تو نے اس عورت سے
ایسا ایسا کیا تو جریج نے کہا تم صبر کرو پھر اس کے بیٹے کو پکڑا اور وہ بہت ہی ذرا سا تھا پھر کہا او لڑکے تیرا باپ
کون ہے وہ بولا کہ میرا باپ راعی ہے اس عورت نے اس راعی کو اپنے نفس سے قابو دیا تھا تو وہ اس سے حاملہ ہو گئی تھی
پھر جب بنی اسرائیل نے یہ دیکھا تو سب نے اس کی تعظیم بلیغ کی اور کہا کہ ہم تیرے صومعے کو سونے سے پھر بنا دیں
کہا نہیں بلکہ تم اس کو پھر بنا دو مٹی سے جیسا کہ وہ تھا بالجملہ جب اس صورت میں منافقین و یہود کا وصف
پورا ہو چکا تو اللہ پاک خطاب مومنین کی طرف رجوع ہوا اور ان کو موعظہ حسنہ کے ساتھ وعظ کیا اس لیے کہ وعظ
بعد مصیبت کے زیادہ تر واقع ہوتا ہے نفس میں بسبب رقیق ہونے دلوں کے اور بسبب حذر کرنے کے
اس شی سے جو کہ عقاب کی موجب ہوتی ہے پس فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ

لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ○ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ○ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۚ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ○
لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ
لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ○ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ○ هُوَ اللَّهُ
الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا
يُشْرِكُونَ ○ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ ع اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور چاہیے کہ دیکھے ہر کوئی جی کیا بھیجا ہے کل کے واسطے اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کو
خبر ہے جو کرتے ہو اور مت ہو جیسے جنہوں نے بھلا دیا اللہ کو پھر اس نے بھلا دیے انکو انکے جی وہ لوگ وہی ہیں بے حکم برابر نہیں لوگ دوزخ کے اور لوگ بہشت
کے لوگ وہی ہیں مراد کو پہونچے اور اگر ہم اتارتے یہ قرآن ایک پہاڑ پر تو تو دیکھتا وہ دب جاتا پھٹ
جاتا اللہ کے ڈر سے اور یہ کہاوتیں ہم سناتے ہیں لوگوں کو شاید وہ دھیان کریں وہ اللہ ہے جس کے سوا بندگی
نہیں کسی کی جانتا ہے چھپا اور کھلا وہ ہے بڑا مہربان رحم والا وہ اللہ ہے جس کے سوا بندگی نہیں کسی کی وہ بادشاہ ہے

ع ٣

پاک ذات چینگا امان دیتا پناہ مین لیتا زبردست دباؤ والا صاحب بڑائی کا پاک ہے اللہ اُس چیز سے جو شریک بتاتے ہین وہ اللہ ہے بنانے والا نکال کھڑا کرتا صورت کھینچتا اُسی کے ہین سب نام خاصے اُس کی پاکی بولتا ہے جو کچھہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا ف ۱ یعنے اپنے جی کے بچاؤ کی فکر نہ کی ف ۲ یعنے کافرون کے دل پتھر سے سخت ہین کہ یہ کلام سنکر ایمان نہین لاتے اگر پہاڑ سمجھے تو وہ بھی دب جائے انتہیٰ ف منذر بن جریر اپنے باپ سے راوی ہین کہ ہم نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے شروع دن مین کہا پس ایک قوم آئی برہنہ پا برہنہ بدن مخطط چادرین پہنے ہوئے یا عبا تلوارین گلے مین ڈالے ہوئے عام اُن کے مضر سے بلکہ کل اُن کے مضر سے تھے تو آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا بسبب اُس فاقے کے جو آپنے اُن مین دیکھا کہا پھر آپ اندر گئے پھر باہر آئے تو بلال کو حکم دیا پس اذان دی اور تکبیر کہی پس نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا تو فرمایا یَا اَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ الی اخر الآیہ اور وہ آیت پڑھی جو حشر مین ہے وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ صدقہ دیا مرد نے اپنے دینار سے اپنے درہم سے اپنے کپڑے سے اپنے صاع گندم سے اپنے صاع خرما سے یہانتک کہ فرمایا اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہو کہا پھر ایک مرد آیا انصار مین کا ایک تھیلی لیکر اُس کی ہتھیلی قریب تھی کہ اُس سے عاجز ہو جائے بلکہ وہ عاجز ہوگئی پھر لوگ پیہم لائے یہان تک کہ مین نے دیکھے دو ڈھیر طعام و پارچہ کے یہان تک کہ مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ آپ کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا گویا زر اندودہ ہے پھر آپنے فرمایا جس کسی نے نکالا اسلام مین کوئی نیک طریقہ اُس کے لیے اُس کا اجر ہے اور اجر اُس شخص کا جس نے اُس پر عمل کیا بعد اُس کے بغیر اس کے کہ اُن کے اجور سے کچھہ کم ہو اور جس نے نکالا اسلام مین کوئی برا طریقہ تو ہوگا اُس پر گناہ اُس کا اور گناہ اُس شخص کا جس نے اُس پر عمل کیا بغیر اس کے کہ اُن کے گناہون سے کچھہ کم ہو اخرجہ الامام احمد وانفرد باخراجہ مسلم من حدیث شعبۃ باسنادہ مثلہ بالجملہ اللہ پاک نے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللہَ مین امر فرمایا ہے اپنے تقویٰ کا اور یہ شامل ہے اُس شے کے کرنے کو جس کا امر کیا اور اُس شے کے چھوڑنے کو جس سے منع فرمایا وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ کا یہ مطلب ہے کہ تم خود اپنی نفوس کا حساب لو قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جائے اور تم نظر کرو کہ تم نے اعمال صالحہ کا کیا ذخیرہ کیا ہے واسطے اپنے نفوس کے جس دن کہ تم مبعوث ہوگے اور اپنے رب پر پیش کیے جاؤگے وَاتَّقُوا اللہَ تاکید ثانی ہے امر اول کی اِنَّ اللہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ یعنی تم جان رکھو کہ اللہ تعالے عالم ہے تمہارے سارے اعمال و احوال کا اُس پر تمھاری کوئی مخفی شے پوشیدہ نہین ہے اور نہ تمہارے امور مین سے کوئی جلیل و حقیر امر اُس سے غائب ہوتا ہے وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوا اللہَ فَاَنْسٰہُمْ اَنْفُسَہُمْ یعنی تم مت بھولو اللہ تعالی کے ذکر کو کہ وہ تم کو بھلا دے عمل صالح جو کہ معاد کے دن تم کو نفع دیگا کیونکہ جزا جنس عمل سے ہوتی ہے اسی لیے فرمایا اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفٰسِقُوْنَ یعنی جو اللہ کی یاد کو بھولنے والے ہین وہی ہین نکلنے والے اللہ کی طاعت سے ہلاک ہونے والے ہین قیامت کے

دن زیان کار ہین روز معاد کو کما قال تعالے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ طبرانی نے نعیم بن نحہ سے روایت کیا ہی کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی خطبہ مین تہا کیا تم یہ نہین جانتے کہ تم صبح کو جاتے ہو اور شام کو جاتے ہو واسطے ایک مدت معلوم کے پس جو کوئی یہہ
طاقت رکہی کہ کم کی جائے اجل اس حال مین کہ وہ اللہ عزوجل کے عمل مین ہو تو چاہیے کرے اور تم ہرگز اس کو نہ
پہونچوگے مگر اللہ عزوجل کی مدد سے بیشک ایک قوم نے ٹہیرائین اپنی اجلین واسطے اپنے غیر کے پس اللہ
عزوجل نے تم کو منع کیا کہ تم ان کے مثل ہو و لا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانساہم انفسہم کہان ہین وہ جن کو تم پہچانتے
ہو اپنے اخوان سے وہ آپہونچے اس شے پر جو انہون نے آگے بہیجی اُن دنون مین جو اُن سے گزر گئے اور وہ تنہا ہوگئے
ساتہہ بدبختی و نیک بختی کے کہان ہین اگلے جبار جنہون نے شہر بنا کیے اور دیوارون سے اُن کی مضبوطی کی وہ
ہوگئے نیچے پتہرون کے اور کنوون کے یہ اللہ کی کتاب ہی اس کے عجائب فنا نہین ہوتے ہین سو تم اُس سے روشنی
لو واسطے روز تاریکی کے اور سے چلو اُس کی روشنی و بیان مین بیشک اللہ تعالے نے ثنا کی ہے زکریا علیہ السلام پر اور ان
کے گہر والون پر اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ نہین ہی
کوئی خیر اُس قول مین جس سے اللہ کی ذات ارادہ نہین کی جاتی ہے اور نہین ہے کوئی خیر اُس مال مین جو
خرچ نہین کیا جاتا ہے اللہ کی راہ مین اور نہین ہے کوئی خیر اس شخص مین جس کا جہل غالب ہوتا ہے اس کے
حلم پر اور نہین ہے کوئی خیر اُس شخص مین جو کہ ڈرتا ہی اللہ کے حق مین ملامت سے حافظ ابن کثیر کہتے ہین ہذا اسناد
جید و رجالہ ثقات و شیخ جریر بن عثمان وہو نعیم بن نحہ لا اعرفہ بنفی ولا اثبات غیر ان ابا داؤد السجستانی قد حکم بان
شیوخ جریر کلہم ثقات و قد روی لہذہ الخطبۃ شواہد من وجوہ اُخر واللہ اعلم قولہ تعالے لا یستوی اصحاب النار و اصحاب
الجنۃ یعنے برابر نہین ہین دوزخ والے اور بہشت والے اللہ تعالے کے حکم مین قیامت کے دن کما قال تعالے
اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ
وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ وقال تعالے وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِیْرُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَلَا الْمُسِیْٓءُ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ وقال تعالی اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ
اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ ان کے سوا اور آیات ہین جو اس پر دال ہین کہ اللہ تعالی ابرار کا اکرام کرے گا اور فجار کی اہانت
فرمائے گا اسی لیے بیان فرمایا اصحاب الجنۃ ہم الفائزون یعنی بہشت کے لوگ وہی ہین نجات پانے والے سلامت رکھے
گئے اللہ عزوجل کے عذاب سے قولہ تعالے لو انزلنا ہذا القرآن الآیہ اللہ پاک قرآن شریف کی تعظیم کرتا ہے اور اُس کی علو
قدر بیان فرماتا ہے اور وہ لائق اس کے ہے کہ اُس کے واسطے دل دب جائین اور اُس کے سننے کے وقت پہٹ جائین
اُس لیے کہ اُس مین وعدہ حق و وعید کیا ہی اگر ہم اتارتے اس قرآن کو پہاڑ پر تو البتہ تو دیکھتا اُس کو دبنے والا پھٹنے والا

ف ۱ اے ایمان والو نہ غافل کرین تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہہ کام کرے سو وہی لوگ ہین ٹوٹے مین ۱۲
ف ۲ اصل کا لفظ منقطع بسبب نسیان ہے شاید یہ لفظ اضمم سو واللہ اعلم ۱۲
ف ۳ وہ لوگ دوڑتے تھے بھلائیون پر اور پکارتے تھے ہم کو توقع سے اور ڈر سے اور تھے ہمارے آگے دبے ۱۲
ف ۴ کیا خیال رکھتے ہین جنہون نے کمائی ہین برائیان کہ ہم کردین گے ان کو برابر ان لوگون کے جو یقین لائے اور کیے کام بھلے ایک سا ان کا جینا اور مرنا برے دعوے ہین جو کرتے ہین ۱۲
ف ۵ اور برابر نہین اندھا اور دیکھتا اور نہ ایمان دار جو بھلے کام کرتے ہین اور نہ بدکار تم تھوڑا سوچ کرتے ہو ۱۲
ف ۶ کیا ہم کر دینگے ایمان والون کو جو کرتے ہین نیکیان برابر ان کے

الله کے ڈر سے یعنی پس جب پہاڑ اپنی سختی و درشتی مین ایسا ہے کہ اگر اس قرآن کو سمجھتا پھر سوچتا اس شے
کو جو اس مین ہے تو البتہ دب جاتا پھٹ جاتا اللہ عزوجل کے خوف سے پھر اے بشر تم کو یہ کیونکر لائق ہے
کہ تمہارے دل نرم نہ پڑین اور نہ دبین اور نہ پھٹین اللہ کے خوف سے حالانکہ تم اللہ سے اس کے امر کو سمجھ چکے اور نہ
اس کی کتاب کو سوچ چکے اسی لیے یون فرمایا وتلک الامثال نضربہا الآیہ حضرت ابن عباس رض سے اس کی تفسیر
مین مروی ہے اللہ تعالے فرماتا ہے اگر مین نازل کرتا اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اور اس کو اس پر لادتا تو البتہ وہ پھٹ
جاتا اور دبتا اس کے بوجھ سے اور اللہ کی خشیت سے پس اللہ تعالے نے لوگون کو امر فرمایا کہ جس وقت قرآن اُن
پر نازل ہو تو خشیت شدید و تخشع کے ساتھ اس کو اخذ کرین پھر فرمایا وتلک الامثال الآیہ اسی طرح قتادہ وابن
جریر نے بھی کہا ہے حدیث متواتر مین ثابت ہوا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے
منبر بنایا گیا اور آپ خطبے کے دن بیٹھتے تھے طرف جانب ایک جذع کے جذوع مسجد سے ہے پھر جب منبر رکھا گیا
پہلی بار جو رکھا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تاکہ خطبہ پڑہین پھر آپ نے تجاوز کیا اس جذع سے طرف جانب
منبر کے تو اس وقت وہ جذع رویا اور سسکنے لگا جس طرح وہ بچا سسکتا ہے جو کہ چپ کیا جاتا ہے بسبب
اس ذکر و وحی کے جس کو اپنے پاس سنا کرتا تھا پس اس حدیث کی بعض روایتون مین ہے کہ حضرت حسن بصری
نے بعد لانے اس حدیث کے یون فرمایا پس تم زیادہ تر مستحق ہو اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشتاق
ہو اس جذع سے اور اسی طرح یہ آیت کریمہ ہے کہ جب سخت پہاڑ اگر اللہ کا کلام سنتے اور اس کو سمجھتے تو دب جاتے
اور پھٹ جاتے اس کے خوف سے پھر تم کیونکر نہ دبو حالانکہ تم سن چکے اور سمجھ چکے اللہ تعالے نے فرمایا ہے ولو ان قرآنا
سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی الآیہ اول گزر چکا ہے کہ اس کے معنی یہ ہین
کہ البتہ یہ قرآن ہوتا اور فرمایا ہے وان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانہار وان منہا لما یشقق فیخرج منہ
الماء وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ پھر فرمایا ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو الآیہ یعنی اللہ وہ ہے کہ کوئی معبود
نہین ہے مگر وہ پس سوا اس کے نہ کوئی رب ہے اور نہ واسطے وجود کے کوئی معبود ہے سوا اس کے اور ہر شے جو
اس کے سوا پوجی جاتی ہے سو باطل ہے اور وہ عالم الغیب والشہادۃ ہے یعنی جانتا ہے ساری کائنات کو جس کا ہم
مشاہدہ کرتے ہین اور اس کو جو ہم سے غائب ہے پس اس پر کوئی شے مخفی نہین ہے زمین مین اور نہ آسمان مین
جلیل و حقیر و صغیر و کبیر یہان تک کہ ذرے ظلمات مین ہو الرحمن الرحیم پر اول تفسیر مین ایسے طور پر کلام گزر چکا ہے
کہ بیان اس کے دوبارہ ذکر کرنے سے غنا حاصل ہے مراد یہ ہے کہ وہ ایسی رحمت والا ہے جو کہ واسع و شامل ہے
ساری مخلوقات کو پس وہ دنیا و آخرت کا رحمن و رحیم ہے اللہ پاک نے فرمایا ہے ورحمتی وسعت کل شیء اور
فرمایا کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ اور فرمایا قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون

پھر فرمایا ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو الملک یعنی وہ مالک ہے ساری اشیاء کا اُن مین تصرف کرنے والا ہے بغیر ممانعت و مدافعت کے وہب بن منبہ نے کہا کہ قدس بمعنی طاہر ہے یعنی پاک مجاہد و قتادہ نے کہا مبارک ابن جریج نے کہا کہ ملائکہ کرام اُس کی تقدیس کرتے ہین یعنی سارے عیوب و نقائص سے اُس کی پاکی بولتے ہین بسبب اُس کے کمال کے اپنی ذات و صفات و افعال مین مومن کی تفسیر مین ضحاک کا لفظ حضرت ابن عباس سے یہہ ہے کہ امن دیا اپنی خلق کو اِس سے کہ اُن پر ظلم کرے قتادہ نے کہا امن بقولہ انہ حق یعنی امن دیا یہہ کہہ کر کہ وہ حق ہے ابن زید نے کہا کہ تصدیق کی اپنے مومن بندون کی اُن کے ایمان لانے مین اُس پر مہیمن مین حضرت ابن عباس وغیرہ واحد نے کہا ہے کہ شاہد ہے اپنی خلق پر ساتھ اعمال اُن کے باین معنی کہ وہ اُن پر رقیب ہے یعنے نگہبان کقولہ تعالے واللّٰہُ علیٰ کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ وقولہ تعالے ثُمَّ اللّٰہُ شَہِیْدٌ عَلیٰ مَا یَفْعَلُوْنَ وقولہ تعالے اَفَمَنْ ھُوَ قَائِمٌ عَلیٰ کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ الآیہ عزیز کے یہ معنی ہین کہ وہ غالب ہے ہر شے پر پس اُس کو تھپو کیا ہے اور اشیا پر غالب ہوا ہے سو اُس کی جناب عالی کو کوئی نہین پہونچتا ہے مارے اُس کی عزت و عظمت و جبروت و کبریا کے اسی لیے یون فرمایا الجبار المتکبر یعنی وہ ایسا ہے کہ جبریت لائق نہین ہے مگر واسطے اُس کے اور نہ تکبر مگر واسطے اُس کی عظمت کے جیسا کہ صحیح مین اول گزر چکا ہے کہ العظمۃ ازاری والکبریاء ردائی فمن نازعنی واحدا منہما عذبتہ قتادہ نے کہا جبار وہ ہے جس نے مجبور کیا ہے اپنی خلق کو جس شے پر چاہتا ہے ابن جریر نے کہا اصلاح و درستی کرنے والا ہے اپنی خلق کے امور کا تصرف کرنے والا ہے ان مین ساتھ اُس شے کے جس مین اُن کی صلاح ہے قتادہ نے کہا متکبر ہے یعنے ہر برائی سے پھر فرمایا سبحان اللہ عما یشرکون خلق بمعنی تقدیر ہے یعنی اندازہ کرنا برء بمعنی فری ہے فری کہتے ہین تنفیذ کو یعنی نافذ کرنا جاری کرنا جس شے کو مقدر و مقرر کیا ہے اُس کو وجود کی طرف باہر لے آنا ہر کوئی جس نے کوئی شے مقدر و مرتب کی وہ اس پر قادر نہین ہے کہ اُس کو نافذ کرے وجود مین لے آئے سوا اللہ عزوجل کے شاعر نے کہا ہے کسی اور کی مدح کرتا ہے ؎

	وَبَعْضُ الْقَوْمِ یَخْلُقُ ثُمَّ لَا یَفْرِیْ		وَلَاَنْتَ تَفْرِیْ مَا خَلَقْتَ	

یعنے اے ممدوح تو نافذ کرتا ہے اُس شے کو جو تو نے مقدر کی اور اندازہ کی اور تیرا ایسا بخلاف تیرے غیر کے کہ وہ نہین کر سکتا ہے اُس شے کو جس کا ارادہ کرتا ہے پس خلق تو تقدیر ہے اور فری تنفیذ ہے اسی معنی سے بولا جاتا ہے کہ قدر الجلاد ثم فری اے قطع علی ماقدرہ بحسب ما یریدہ قولہ تعالے الخالق الباری المصور کے یہہ معنی ہوئے کہ اللہ وہ ہے کہ جب ارادہ کرتا ہے کسی شے کا تو اُس سے کہہ دیتا ہے ہو جا تو وہ اسی دم ہو جاتی ہے اُس صفت پر جس کا ارادہ کرتا ہے اور اُس صورت پر جو پسند فرماتا ہے کقولہ تعالے فِیْ اَیِّ صُوْرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ اور اسی لیے فرمایا المصور یعنی وہ ہے کہ نافذ کرتا ہے اُس شے کو جس کی ایجاد کا ارادہ کرتا ہے اُس صفت پر جس کا ارادہ فرماتا ہے قولہ تعالیٰ لہ الاسماء الحسنیٰ

ف ۱ اور اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ہر چیز ہے ۱۲ ف ۲ پھر اللہ پاک ہے اُن کاموں سے جو کرتے ہین ۱۲ ف ۳ پہلا پیچ بتلایا پھر ٹھہرا کہ ہر کسی کی پیدائش کا پھر ٹھیک کیا اور پھر اُسے صورت دی کہ اُن کا نام کوئی اللہ کو چھلکتا ہے وہ نہین جانتا نہین ہین پاک ہے ہو اور ہر ایک چیز پیدا ایسی کوئی نہین ہر چیز پہلا ہی جیسا کہ دوسرے ستارون کو ان کے بکھرنے اور ٹکے گئے مین راہ سے جس کو کھلا دے اور سو کوئی نہین اُس کو بتانے والا ف ۴ جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ دیا ۱۲ منہ

پرسورۂ اعراف میں کلام گزر چکا ہے اور وہ حدیث ذکر کی گئی ہے جو کہ صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رض سے مرفوعًا مروی ہے کہ اللہ تعالے کے واسطے ننانوے نام ہیں سو کم ایک جس شخص نے اُن کا احصا کیا تو وہ داخل ہوا جنت میں اور وہ وتر ہے دوست رکھتا ہے وتر کو وتقدم سیاق الترمذی وابن ماجہ لہ عن ابی ہریرۃ ایضا فزاد بعد قولہ وہو وتر یحب الوتر واللفظ للترمذی ہو اللہ الذی لا الٰہ الا ہو الرحمن الرحیم الملک القدوس السلام المؤمن المہیمن العزیز الجبار المتکبر الخالق البارئ المصور الغفار القہار الوہاب الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السمیع البصیر الحکم العدل اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور العلی الکبیر الحفیظ المقیت الحسیب الجلیل الکریم الرقیب المجیب الواسع الحکیم الودود المجید الباعث الشہید الحق الوکیل القوی المتین الولی الحمید المحصی المبدئ المعید المحیی الممیت الحی القیوم الواجد الماجد الواحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الآخر الظاہر الباطن الوالی المتعالی البر التواب المنتقم العفو الرؤف مالک الملک ذو الجلال والاکرام المقسط الجامع الغنی المغنی المعطی المانع الضار النافع النور الہادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور وسیاق ابن ماجہ بزیادۃ ونقصان وتقدیم وتاخیر وقد قدمنا ذلک مبسوطا مطولا بطرقہ والفاظہ بما اغنی عن اعادتہ ہہنا قولہ تعالے یسبح لہ ما فی السموٰت والارض کقولہ تعالے تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا قولہ تعالے ہو العزیز الحکیم یعنے وہ ایسا عزیز ہے کہ اُس کے جناب عالی کا قصد نہیں کیا جاتا ہے کہ کوئی اس تک پہونچکر اسے ایذا دے حکمت والا ہے اپنی شرع وقدر میں معقل رض بن یسار مرفوعًا کہتے ہیں جس شخص نے کہا جبکہ صبح کری تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم پھر تین آیتیں پڑہیں سورۂ حشر کے آخر سے تو مقرر کرے گا اللہ اس پر ستر ہزار فرشتے تو وہ اُس پر درود بھیجتے رہیں گے یہاں تک کہ شام کرے اور اگر اُس دن مر گیا تو شہید مرا اور جس نے کہا اُس کو جبکہ شام کری تو ہوگا اُسی رُتبے میں اخرجہ الامام احمد ورواہ الترمذی عن محمود بن غیلان عن ابی احمد الزبیری بہ وقال غریب لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ اخر تفسیر سورۃ الحشر وللہ الحمد والمنۃ کذا فی ابن کثیر ف فتح البیان کا بیان مع توضیح یہہ ہے یایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ کے عقاب سے باین طور کہ جس شی کا تم کو امر فرمایا ہے اُس کو کرو اور جس سے تم کو منع کیا ہے اُس کو چھوڑ دو ولتنظر نفس ما قدمت لغد یعنے چاہئے نظر کرے ہر کوئی نفس کیا شئے اعمال سے آگے بھیجی ہے واسطے روز قیامت کے عرب لوگ غد کا کلمہ بولتے ہیں اور زمانہ مستقبل کا اُس سے کنایہ کرتے ہیں اصل میں غد سے مراد وہ دن ہے جس کے درمیان اور تمہارے ایک رات ہی غد کا اسم روز قیامت پر صرف اُس کے قریب کرنے کو اطلاق کیا گیا ہے کقولہ تعالے وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ تو گویا بوجہ قرب روز قیامت کے اُس کی تشبیہ دی گئی اُس دن سے کہ جس کے اور تمہارے درمیان صرف ایک رات ہے یا اِس لیے کہ دنیا کا زمانہ مثل ایک دن کے ہے اور آخرت ایسی ہے جیسے اُس کا کل کا دن اس کے

ل اس کی تسبیح کرتی ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی اُن میں ہے اور کوئی چیز نہیں جو نہیں پڑھتی خوبیاں اس کی لیکن تم نہیں سمجھتے اُن کا پڑھنا بیشک وہ ہے تحمل والا بخشتا ۱۲

ع اور قیامت کا کام ویسا ہے جیسے لپک نگاہ کی ۱۲

۵ واخرجہ البیہقی والدارمی والطبرانی وابن الضریس کذا فی فتح البیان ۱۲ منہ

کہ اُن مین کا ہر ایک احکام و احوال متشابہ کے ساتھ مختص ہے اور ثانی اول کے عقب مین آتا ہے تو اب لفظ غد کا استعارہ
ہوگا لنفس کو جو نکرہ فرمایا سو اُس کا فائدہ بیان ہے اس بات کا کہ جو نفوس اپنے معاد مین نظر و غور کرنے والی ہین
وہ نہایت درجہ قلیل ہین گویا یون کہا گیا چاہیے کہ ایک نفس اس مین نظر کرے اور وہ نفس بھی کہان ہی غد
کے نکرہ لانے کا فائدہ اُس کی تعظیم اور اُس کے حال کا ابہام ہے گویا یون کہا گیا کہ واسطے ایسے غد کے جس کی عظمت
و ہول کی کنہ کو نفس پہچانتا ہی نہین ہے تو اب تنکیر اس مین تعظیم کی ہوگی اور نفس مین تقلیل کی یا تعریض ہے اس کی کہ وہ
سب اس نظر واجب سے غافل ہو رہے ہین افادہ الکرخی رحمہ اللہ تعالی واتقوا اللہ مین امر تقوی کی تکرار واسطے
تاکید کی ہے یا یون کہو کہ اول ادائے واجبات مین ہے اس لیے کہ وہ مقرون آیا ہے عمل سے کیونکہ ما قدمت لغد سے
مراد اعمال خیر ہین اور ثانی ترک محارم مین ہے اس لیے کہ اُس کو مقرون کیا ہے ان اللہ بما تعملون خبیر سے اس وجہ
کو یون ترجیح دی گئی ہے کہ تاسیس کو تاکید پر فضیلت ہے تم کو خبر ہے کہ تقوی ادائے واجبات و ترک محارم دونون
کو شامل ہے کیونکہ بنا بر اُس تقریر کے جو کہ اول بقرہ مین گزر چکی ہے تقوے یہ ہے کہ ہر شے سے پرہیز کیا جائے جو کہ
گناہ گار کرتی ہے فعل ہو یا ترک اور توزیع و تقسیم کی کوئی وجہ نہین ہے کہ ایک کو ادائے واجبات سے جوڑو اور دوسری
کو ترک محارم سے لگاؤ بلکہ یہ مقام تو امر تقوے کے اہتمام کا مقام ہے تو اولے واقوے تاکید ہی ہے کما ذکرہ الکرخی معنے
یہ ہین کہ اللہ تعالی پر تمہارے اعمال سے کوئی مخفی شے پوشیدہ نہین ہے وہ تم کو تمہارے اعمال کا بدلا دیگا خیر ہے تو
خیر شر ہے تو شر ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانساہم انفسہم یعنے تم مت ہو اُن جیسے جنہون نے اللہ کے امر و طاعت
کو ترک کیا یا اس کی قدر نہ کی جیسا کہ حق تھا اُس کی قدر کا یا اُس سے نہ ڈرے یا یہ سب کیا تو اُس نے کر دیا اُن کو بھولنے
والے اپنے نفوس سے اس سبب سے کہ وہ اُس کو بھول گئے تو جو اعمال اللہ کے عذاب سے اُن کو بچاتے ہین اُن مین
مشغول نہ ہوئے اور جو معاصی اُن کو اُس مین واقع کرتے ہین اُن سے باز نہ رہے اس معنی کی بنا پر مضاف محذوف
ہے ای انساہم حظوظ انفسہم او تقدیم خیر لانفسہم یعنی اللہ تعالے نے اُن کے نفوس کی بہرہ مندیان اُن کو بھلا دین یا اپنے
نفوس کے واسطے خیر کا آگے بھیجنا اُن کو بھلا دیا سفیان نے کہا کہ وہ بھول گئے حق اللہ کا تو بھلا دیا اُن کو حق اُنکے نفوس کا
کسی نے کہا کہ بھول گئے اللہ کو رخا مین یعنی راحت و آرام مین تو بھلا دیئے اُن کو اُن کے نفوس شدائد مین کسی نے
کہا کہ بھول گئے اللہ کو اس کا شکر و تعظیم ترک کر کے تو بھلا دیئے اُن کو اُن کے نفوس کہ بعض اُن کا بعض کو یاد
ولائے حکاہ ابن عیسی سہل بن عبد اللہ نے فرمایا کہ بھول گئے اللہ کو گناہون کے وقت تو بھلا دیئے ان کو
اُن کے نفوس وقت توبہ کے اللہ تعالے نے انساہم مین فعل کو اپنے نفس مقدس کی طرف منسوب فرمایا
یہ بات بتلانے کو کہ یہ سبب اُس کے امر و نہی کے ہے کقولہ احمدت الرجل اذا وجدتہ محمودا نسوا کی اصل نسیوا ہے
یقال نسی ینسی کرضی یرضی اولئک ہم الفاسقون یعنی یہ لوگ اللہ کے بھولنے والے وہی ہین کامل اللہ کی

طاعت سے نکلنے مین جبکہ اول تقوی کا امر فرمایا پھر غفلت سے نہی کی یہ دو فرقے ہوئے ایک تو اللہ سے ڈرنے والا دوسرا
اللہ سے غافل تو بعد اس کے ان کی جزا مین جو تفاوت ہے اُس کا ذکر فرمایا لا یستوی اصحاب النار و اصحاب
الجنۃ یعنی برابر نہین ہین دوزخ والے اور بہشت والے فضل و رتبے مین مراد دونون فریق علی العموم ہین تو
اب جو کوئی اُن مین اللہ کو بھول گیا تو وہ تو فریق اہل نار مین بدخول اولی داخل ہوگا اسی طرح جو لوگ
اللہ سے ڈرے وہ فریق اہل جنت مین بدخول اولی داخل ہون گے اس لیے کہ سیاق آیت کا اُن مین ہے
سورۂ مائدہ و سجدہ و ص مین اس قسم کی آیت کے معنے پر کلام گزر چکا ہے پھر جب اللہ پاک میان اہل جنت
و اہل نار کے برابری کی نفی کر چکا تو اصحاب جنت کی طرف سے یہ خبر دی کہ اصحاب الجنۃ ہم الفائزون یعنے
جنت کے لوگ وہی ظفرمند ہین ہر مطلوب سے نجات پانے والے ہین ہر مکروہ سے یہ جملہ مستانفہ ہے عدم استوا
بین الفریقین کی کیفیت کا مبین ہے تو اب یہ واسطے یا ایہا الذین آمنوا اتقوا الآیہ کے مثل تذییل کے ہے کیونکہ
جب اللہ پاک نے مومنون کو تقوی کا امر فرمایا جو کہ منتہائے کرامت الٰہی ہے کما قال ان اکرمکم عند اللہ
اتقاکم اور نظر و غور کرنے کا اور ہوشیار و بیدار ہونے کا واسطے عاقبت کے اور عمل مین مشغول ہونے کا حکم
کا دیا پھر اُن کو منع کیا کہ غافلون سے ہون جو کہ اللہ کو بھول گئے اور عذاب سے بچاؤ کرنا ترک کیا پس عمل چھوڑ دیا
پھر اللہ تعالے نے اُن کو اُن کے نفوس بھلا دیے یہان تک کہ عاقبت مین وہ مولین و کمین جن مین اپنے
نفوس کو بھول گئے تو لا یستوی اصحاب النار و اصحاب الجنۃ الآیہ سے کلام کی تذییل فرمائی واسطے زیادہ رغبت
دینے کے اس شئے مین جو اُن کو اللہ کی طرف قریب کرے اور اس کے دار کرامت مین ان کو داخل کرے اور اس
کے اصحاب سے اُن کو کر دے اور اسی جگہہ سے دقیق و لطیف ہوا استدلال شافعیہ کا ساتھ اس آیت کے
اس بات پر کہ مسلم بدلے کافر کے قتل نہ کیا جائے اور کافر مسلم کے مال کا مالک نہین ہوتا ہے اسیتلا سے
اور حسین ہوا قاضی کا کلام کہ یون کہا برابر نہین ہوتے ہین وہ لوگ جنہون نے اپنے نفوس کامل کیے تو جنت
کے لائق ہو گئے اور وہ لوگ جنہون نے اپنے نفوس ذلیل کیے یعنی ذلت اور خواہشون مین اُن کا استعمال
کیا تو نار کے مستحق ہو گئے کما قال الکرخی دوسرا بیان اس آیت مین یہ ہے کہ یہ آگاہی اور خبر دینا ہے لوگون کو
اس بات کی کہ وہ جو بغایت غافل ہو رہے ہین اور عاقبت مین کم فکر کرتے ہین اور عاجلہ کے اختیار کرنے
پر اور خواہشون کی پیروی کرنے پر جھکے ہوئے ہین جان دیے ڈالتے ہین سو وہ اس وجہ سے ایسے ہین
گویا جو فرق جنت و نار مین ہے اور اُن کے لوگون مین اُس کو پہچانتے ہی نہین ہین اور نہ یہ جانتے ہین
کہ فوز اصحاب جنت کے ساتھ ہے اور عذاب الیم اصحاب نار کے ہمراہ تو وہ اس کے مستحق ہین کہ اُن کو اس
فرق کا اعلام کیا جائے اور اس پر اُن کو آگاہی دی جائے جس طرح کہ جو کوئی اپنے باپ کی نافرمانی کرتا ہو

تو تم اس سے کہتے ہو کہ وہ تیرا باپ ہے اُس کو مثل اُس شخص کے ٹھیراتے ہو کہ جو اپنے باپ کو پہچانتا نہیں ہے پس تم
یہ کہہ کر باپ پن کے حق پر اُس کو آگاہ کرتے ہو کون حق کہ احسان و حسن سلوک و نرمی و مہربانی کا مقتضی ہے[1] پھر
جب اللہ پاک اہل جنّت و اہل نار کے ذکر سے فارغ ہوا اور یہ بیان کر چکا کہ باہم ان کے کسی شئی میں برابری نہیں
ہے تو اپنی کتاب کریم کی تعظیم ذکر کی اور اُس کی جلالت کی اور اس بات کی خبر دی کہ وہ لائق اس کے ہے کہ دل اُس کے
واسطے دبیں اور نرم پڑیں پس فرمایا لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ الآیہ یعنی قرآن ایسا عظیم الشان جید الالفاظ قوی المبانی
بلیغ المعانی ہے اور ایسے مواعظ پر مشتمل ہے جن کے لیے دل نرم پڑتے ہیں اور اگر وہ اتارا جاتا زمین کے پہاڑوں میں
سے کسی پہاڑ پر اور انسان کی طرح اس میں تمیز رکھدیا جاتا تو تو دیکھتا اُس کو باوجود اُس کے غایت درجہ سخت و درشت
و ضخیم الجرم ہونے کے دبنے والا پھٹنے والا اللہ پاک کی خشیت سے یعنی اُس کے عقاب سے حذر کر کے اور اس سے
ڈر کر کہ کہیں ادا نہ کرے کلام اللہ کی تعظیم کو جو اُس پر واجب ہے یہ بیان ایک تمثیل و تخییل ہے جو کہ مقتضی ہے اُس کی
علو شان کا اور اُس کی قوت تاثیر کا دلوں میں[2] کسی نے کہا ہے کہ یہ خطاب ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یعنی اے
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہم اتارتے اس قرآن کو کسی پہاڑ پر تو وہ ثابت نہ رہتا اور اس کے اترنے کی ہیبت سے پھٹ
جاتا حالانکہ مقرر ہم نے اس کو تجھ پر نازل کردیا اور تجھکو اُس کے واسطے ثابت رکھا اور تجھے اُس پر قوت دی اس
بنا پر یہ آیت باب امتنان سے ہوگی اللہ پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منت رکھتا ہے اس لیے کہ اُس نے آپ
کو ثابت رکھا واسطے اُس شئی کے کہ جس کے سامنے جمے ہوئے پہاڑ بھی ثابت نہیں رہ سکتے ہیں کسی نے کہا
کہ امت کو خطاب ہے وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ یعنے یہ مثلیں ہیں بیان کرتے ہیں ہم
ان کو واسطے لوگوں کے شاید وہ سوچ کریں اس شئے میں جس میں سوچ کرنا اُن پر واجب ہے تاکہ مواعظ سے
وعظ پذیر ہوں اور زواجر سے منزجر اس میں توبیخ و تقریع ہے کفار کو اس لیے کہ وہ نہ ڈرے واسطے قرآن کے
اور نہ وعظ پذیر ہوئے اُس کے مواعظ سے اور نہ منزجر ہوئے اُس کے زواجر سے جبکہ اللہ پاک نے قرآن شریف
کو موصوف بہ عظمت کیا اور یہ بات معلوم ہے کہ صفت کی عظمت موصوف کی عظمت کے واسطے تابع ہوتی ہے
تو اُس کے بعد بھی اپنی عظمت کا وصف کیا پس فرمایا ہو یعنی وہی جو ایسا ہے کہ اُس کا وجود اپنی ذات سے ہے
پس لعجبہ من الوجوہ اُس کے واسطے عدم نہیں ہے جب وہ ایسا ہے تو کوئی شئے ایسی نہیں ہے کہ اُس کے
سوا موصوف بکلمہ ہو ہو اس لیے کہ موجود دائما ازلا و ابدا وہی ہے پس وہ حاضر ہے ہر ضمیر میں وہ غائب ہے
بسبب اپنی عظمت کے ہر حس سے سوا اسی لیے اُس کی خشیت سے پہاڑ پھٹ پڑا جبکہ اللہ پاک نے اپنے خاص
تر اسماء کے ساتھ اپنی تعبیر کی تو ہم پر لطف و مہر کر کے اور ہمارے واسطے متنزل ہو کر اپنی خبر دی اشہر اسماء کے ساتھ
جو کہ ساری اسماء کا مسمے ہے پس فرمایا اَللّٰهُ یعنی وہ ایسا معبود ہے کہ عبادت و الوہیت لائق نہیں ہے مگر واسطے

[1] یہ بیان نسبی کلمہ اور استدلال شافعیہ کے بارہ میں کہ بیٹے وقت بحبنا عن حق شافی اصول الفقہ والکافی ۱۲ منہ

[2] اس بات پر قول تعالے وتلک الامثال الآیہ دال ہے ۱۲ منہ

اُس کے الذی لاالہ الاھو یعنی وہ ایسا ہے کہ نہین ہے کوئی معبود مگر وہ پس بیشک اُس کا کوئی مجانس نہین ہے
اور نہ لائق ہے اور نہ صحیح ہے اور نہ تصور کی جا سکتی ہے یہ بات کہ کوئی شئی اُس کے جوڑ کی ہو یا اُس کے مشابہ ہو
عالم الغیب والشہادۃ یعنی جاننے والا ہے اُس شئی کا جو غائب ہوئی احساس سے اور جو حاضر ہوئی کسی نے
کہا عالم ہے سر و علانیہ کا کسی نے کہا عالم ہے اُس شئی کا جو ہو گئی اور جو ہوگی کسی نے کہا عالم ہے آخرت و دنیا کا کسی نے
کہا عالم ہے معدوم و موجود کا غیب کو شہادت پر اس لیے مقدم کیا کہ وہ مقدم ہے وجود مین ھو الرحمن
الرحیم ان کی تفسیر گزر چکی ہے ھو اللہ الذی لاالہ الا ھو تاکید و تقریر کے واسطے مکرر ذکر کیا ہے یہ اس لیے
کہ توحید اسی کے لائق ہے الملک یعنی ایسا بادشاہ ہے کہ اُس کا ملک زائل نہین ہوتا ہے تصرف کرنے
والا ہے ساتھ امر و نہی کے اپنی ساری خلق مین انکا مالک ہے وہ سب اسکے زیر ملک ہین اور اس کے قہر و ارادہ کے
تحت مین القدوس یعنی طاہر و پاک ہے ہر عیب سے منزہ ہے ہر نقص سے قدس بتحریک اہل حجاز کی لغت
مین سطل کو کہتے ہین اس لیے کہ اس سے طہارت کی جاتی ہے اسی معنی سے قادوس ہے لواحد الاوانی
التی یتخرج بہا الماء غرضکہ ق د س کا مادہ طہارت و پاکی مین مستعمل ہوتا ہے کسی نے کہا قدوس وہ ہے
جس کی برکت کثیر ہوئی جمہور نے بضم قاف پڑھا ہے اور کسی نے بفتح قاف سیبویہ کہتے ہین
کہ سبوح و قدوس بفتح اول ہر دو ہین ابو حاتم نے یعقوب سے حکایت کیا ہے کہ یعقوب نے کسائی کے پاس
ایک فصیح اعرابی کو سنا کہ وہ قدوس کو بفتح قاف پڑھتا تھا ثعلب نے کہا ہر اسم جو فعول کے وزن
پر ہے تو مفتوح الاول ہے مگر سبوح و قدوس کہ ان مین ضمہ اکثر ہے اور کبھی مفتوح ہوتے ہین السلام
ابن العربی علم بردار مالکیہ فرماتے ہین علما نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ ہمارا قول اللہ تعالے کے حق مین السلام
اس کے معنی بنسبت ہین تقدیر ذو السلامۃ ہے پھر جب بنسبت مین تین قول پر اختلاف کیا ہے پہلا
اُس کے معنی یہ ہین وہ ہے کہ سالم ہوا ہر عیب سے اور بری ہوا ہر نقص سے دوسرا اُس کے معنی ذو السلام
ہین یعنی سلام کرنے والا ہے اپنے بندون پر جنت مین کما قال سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ تیسرا وہ ایسا ہی
کہ سالم ہے خلق اُس کے ظلم سے یہ قول خطابی کا ہے اور اسی کے اکثر قائل ہین اس قول پر اور اس
سے قبل کے قول پر سلام صفت فعل ہوگا اور اس قول کی بنا پر کہ وہ بری ہے عیوب و نقائص سے
صفت ذات ہوگا کسی نے کہا سلام کے معنی ہین المسلم لعبادہ یعنی سلامتی رکھنے والا ہے واسطے اپنے بندون
کے مصدر کے ساتھ واسطے مبالغے کے وصف کیا گیا ہے المومن یعنی وہ ایسا ہے کہ اس نے امن
بخشا ہے اپنے بندون کو اپنے عذاب سے یا تصدیق کرنے والا ہے اپنے رسولون کے ساتھ ظاہر کرنے معجزات
کے یا سچا کرنے والا ہے وعدہ ثواب کو جو کہ مومنون سے کیا ہے اور سچا کرنے والا ہے وعید عذاب کو

جس کی اُن کو وعید سنائی ہے کسی نے کہا مومن وہ ہے کہ امن مین ہوتے ہین اس کے دوست اُس کے
عذاب سے اور امن مین ہوتے ہین اُس کے بندے اُس کے ظلم سے یقال آمنہ من الامان الذی ہو ضد الخوف
کما قال تعالے وآمنہم من خوف فہو مومن مجاہد نے کہا مومن وہ ہے جس نے توحید کی اپنے نفس کی اپنے اس قول
سے شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو جمہور نے مومن بکسر میم پڑہا ہے اسم فاعل آمن بمعنی امن کا اور کسی نے بفتح میم بمعنی من تہ
بنا بر حذف کقولہ تعالے واختار موسیٰ قومہ ای من قومہ ابو حاتم نے کہا یہ قراءت جائز نہین ہے
اس لیے کہ معنی اس کے یہ ہین کہ وہ خائف تہا تو اس کے غیر نے اُس کو امن دیا خاکسار عفا اللہ عنہ کہتا ہے
کہ قراءت جائز ہے اس لیے کہ اس کے معنے یہ ہین کہ اسکی خلق امن سے ایمان لائی ہے اسکو مانا ہے امن سے ایمان لایا ہے ابو حاتم کو دہوکا ہوا کہ
مومن کو امن سے سمجہے حالانکہ وہ ایمان سے ہے المہیمن ماخوذ ہے ہیمن یہیمن سے یہ جب بولتے ہین کہ
کوئی شخص کسی شئے پر رقیب ونگہبان ہو یعنی اللہ پاک شہید ہے اپنے بندون پر ساتہ اعمال اُن کے
کے رقیب ونگہبان ہے اُن پر مجاہد وقتادہ ومقاتل نے اسی طرح کہا ہے واحدی کہتے ہین بہت سے
مفسر ادہر گئے ہین کہ اصل اس کی مؤمین ہے آمن یؤمن سے تو اب معنی مومن ہوگا لیکن قول اوّل اولی
ہے اس لیئے کہ جب معنی مومن ہوا تو ایک نام ہی کم ہو گیا کسی نے کہا القائم علے خلقہ برزقہ یعنی اپنے
خلق کی روزی کا بندوبست کرنے والا ہے کسی نے کہا بمعنی رقیب حافظ کسی نے کہا مصدق یہ
وہی ہے جو واحدی نے نقل کیا ہے کسی نے کہا قاضی کسی نے کہا امین ومؤتمن کسی نے کہا علی کسی نے
کہا ایک اسم ہے اللہ پاک کے اسما سے وہی اُس کی تاویل کو خوب جانتا ہے سورۂ مائدہ مین اس اسم
مبارک پر کلام گزر چکا ہے العزیز یعنی اس کا نظیر نہین پایا جاتا ہے کسی نے قاہر کسی نے غالب غیر مغلوب
کسی نے کہا قوی مطلب یہ ہے کہ اپنے عزت وقہر وغلبہ وقوت مین بے ہمتا ہے الجبّار اللہ پاک کے
جبروت اُس کی عظمت وبزرگی ہے پس اس بنا پر وہ صفت ذات ہے عرب لوگ ملک کا نام جبّار رکہتے ہین
یہ بھی جائز ہے کہ جبر اذا اغنی الفقیر واصلح الکسیر سے ہو یعنی فقیر کا غنی کرنے والا ٹوٹے ہوئے کا جوڑنے والا
اس بنا پر صفت فعل ہے یا جبرہ علے کذا اذا کرہہ علے ما اراد سے ہو یعنی اس نے مجبور کیا ہے اپنی خلق کو
اُس شئے پر جس کا اُن سے ارادہ کیا ہے سدی ومقاتل اسی کے قائل ہین زجاج وفراء کا یہی مختار ہے کہا
کہ یہ ماخوذ ہے اجبرہ علی الامر ای قہرہ سے کہا مین نے نہین سنا فعّال کو افعل سے مگر جبّار مین اجبر سے اور دراک
مین ادرک سے صاحب فتح البیان رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جبر ثلاثی بہی مستعمل ہوتا ہے یعنی اب اسی قاعدے کے تحت
مین ہو گیا کہ مزید سے فعّال نہین آتا ہے کسی نے کہا کہ جبار وہ ہے جس کی سطوت کی طاقت نہین رکہی
جاتی ہے کسی نے کہا جبار وہ قہار ہے کہ جب اُس نے کسی کام کا ارادہ کیا تو کوئی روکنے والا اُس کو اُس سے نہین روکتا

ف ۱ امن کو بمعنی امن
سے مشدد کے کہا اس کی طرف
احتیاج باعتبار معانی سابقہ
کے کچھ بھی نہین اور جمہور کی
طرف اس قراءۃ کی نسبت
یعنی اس فعل خاص سے
طیبی کی ہے بمعنی یقین من مصحح
مسلمہ اللہ تعالے ف ۲ یعنی
ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین
۱۲ منہ ف ۳ یعنی فراء سے
۱۲ منہ

کسی نے کہا الذی لاینال ولا یدانی یعنی وہ ہے کہ کوئی اُس تک نہین پہونچ سکتا ہے نہ اُس سے قریب ہوسکتا ہے
جبار اللہ پاک کی صفت مین مدح ہے اور آدمیون کی صفت مین ذم ہے المتکبر یعنی وہ ایسا ہے کہ متکبر ہے ہر
نقص سے اور متعظم ہے ہر اُس شے سے جو اُس کے لائق نہین ہے اصل تکبر کی امتناع و عدم انقیاد ہی کبر اللہ
پاک کی صفات مین مدح ہے اس لیے کہ اُس کے واسطے ساری صفات علوّ و عظمت و عزّ و کبریائی کی ہین پس اگر اُس نے
اُس کو ظاہر کیا تو یہ بتانا ہوا ایک کمال کا طرف دوسرے کمال کے اور مخلوق کی صفات مین ذم ہے کیونکہ متکبر وہ
ہے جو کہ اپنے نفس سے کبر کو ظاہر کرتا ہے اور یہ اُس کے حق مین نقص ہے اس لیے کہ اُس کے واسطے نہ کبر ہے نہ علوّ ہی
بلکہ اُس کے واسطے تو حقارت و ذلت ہی ہیں جب اُس نے کبر کا اظہار کیا تو کاذب ہوا اپنے فعل مین سو بایں وجہ لوگون کے
حق مین وہ مذموم ہے ابن انباری نے کہا المتکبر ہو ذو الکبریاء ہو الملک کسی نے کہا وہ ہے کہ متکبر ہوا اپنی ربوبیت
کے ساتھ پس کوئی شے اُس کی مثل نہین ہے کسی نے کہا وہ متکبر ہے اپنے بندون کے ظلم سے بالجملہ جب اللہ
پاک کے واسطے ساری صفات علو و عظمت کی ہین اور باوجود اس کے مشرک اُس کے ساتھ شرک کرتے ہین اللہ نے
اپنے نفس کریم کی مشرکون کے شرک سے تنزیہ فرمائی سبحان اللہ عما یشرکون یعنی پاک ہے اللہ اُس چیز سے جس کو
شریک کرتے ہین یا اُن کے شریک کرنے سے ساتھ اُس کے ہو اللہ الخالق اصل خلق کی تقدیر ہے یعنی اندازہ
کرنا جب تم مشک بنانے کے واسطے ادہوڑی کا اندازہ کروگے تو محاورہ عرب مین یون بولوگے کہ خلقت الادیم للسقاء
یعنی وہ اللہ ہے اندازہ کرنے والا واسطے اشیاء کے اور واسطے اُس شے کے جس کو ایجاد کرتا ہے اپنے ارادہ و مشیت کے
مقتضے پر یہ قول راجع ہے طرف صفت ارادہ کے اور اُس کے تعلق تنجیزی قدیم کی طرف البارئ یعنی انشاء
و ابداع و اختراع و ایجاد کرنے والا اشیاء و اعیان کا اور باہر نکالنے والا عدم سے طرف وجود کے یہ قول راجع
ہے طرف تاثیر قدرت کے جو کہ حادث ہے لیکن خصوص اعیان مین کسی نے کہا کہ ممیز ہے بعض اشیاء کا بعض سے
المصور یعنی ایجاد کرنے والا ہے صورتون کا ترکیب دینے والا ہے اُن کی مختلف ہیئتون پر پس تصویر آخر
مین ہے اور تقدیر اول مین ہے اور برء اُن کے درمیان مین ہے یا یون کہو کہ تصویر مترتب ہے خلق پر اور برء پر اور ان
دونون کے تابع ہے معنی التصویر کے تخطیط و تشکیل کے ہین حضرت حاطب بن ابی بلتعہ صحابی رضی اللہ عنہ نے
المصوَّر بفتح واو و نصب راء پڑھا ہے اس بنا پر کہ باری کا مفعول بہ ہے ای الذی برء المصور ای میزہ لہ الاسماء
الحسنی یعنی اللہ پاک کے واسطے خاص ننانوے نام ہین جن کا ذکر حدیث شریف مین آیا ہے حسنی مونث ہے اُس احسن کا جو کہ افعل تفضیل ہے
اُس احسن کا مونث نہین ہے جو کہ امراۃ حسناء کا مقابل ہے زمخشری نے کہا واسطے اللہ کے اسماء حسنی ہین جو کہ خوبترین اسماء
ہین اس لیے کہ وہ دال ہین معانی حسنہ پر یعنی تحمید و تقدیس وغیرہ زیر تفسیر ولله الاسماء الحسنى فادعوه بها اس پر کلام گزر چکا
ہے یسبح لہ ما فی السموات والارض و ہو العزیز الحکیم یعنی ہر شے جو آسمانون مین ہے اور زمین مین ہین وہ اُس کی تنزیہ و تقدیس و

پاکی بولتی ہے زبان حال سے یا بلسان مقال سے اور وہ ایسا غالب ہے اپنے غیر پر کہ کوئی غالب اس پر غالب نہیں ہو سکتا ہے حکمت والا ہے کل اموروں میں جن کا حکم کرتا ہے حضرت انس رضی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر فرمایا ایک مرد کو جس وقت کہ وہ ٹھکانا پکڑے طرف اپنے بچھونے کے اس بات کا کہ سورۂ حشر کا آخر پڑھے اور فرمایا کہ اگر تو مر جائے گا تو شہید مرے گا اخرجہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ وابن مردویہ حضرت ابو امامہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے پناہ مانگی ساتھ اللہ کے شیطان سے تین بار پھر سورۂ حشر کا آخر پڑھا تو بھیجے گا اللہ ستر فرشتے وہ اس سے انس وجن کے شیطانوں کو بھگائیں گے اگر رات ہوگی تو یہاں تک کہ صبح کرے اور اگر دن ہوگا تو یہاں تک کہ شام کرے اخرجہ ابن مردویہ نیز ان سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے پڑھا خواتیم حشر کو رات میں یا دن میں پھر مر گیا اپنے اس دن میں یا رات میں تو واجب کرے گا اللہ واسطے اس کے جنت اخرجہ البیہقی فی الشعب وابن عدی وابن مردویہ والخطیب اخرج الدیلمی عن ابن مسعود وعلی مرفوعا فی قولہ تعالی لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل الی آخر السورۃ قال ہی رقیۃ الصداع ورواہ الدیلمی باسنادین لاندری کیف حال رجالہما واخرج الخطیب فی تاریخہ باسنادہ الی ادریس بن عبد الکریم الحداد قال قرأت علی خلف فلما بلغت ہذہ الآیۃ قال ضع یدک علی راسک فانی قرأت علی حمزۃ فلما بلغت ہذہ الآیۃ قال ضع یدک علی راسک فانی قرأت علی الاعمش ثم ساق الاسناد مسلسلا ہکذا الی ابن مسعود فقال فانی قرأت علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلما بلغت ہذہ الآیۃ قال لی ضع یدک علی راسک فان جبریل لما نزل بہا قال لی ضع یدک علی راسک فانہا شفاء من کل داء الا السام والسام الموت قال الذہبی ہو باطل الحمد للہ والمنۃ کہ تفسیر سورۂ حشر شب سہ شنبہ وقت مرد و ساعت سی ام ماہ رمضان ۱۳۱۵ ہجری کو تمام ہوئی اللہ سبحانہ قبول فرمائے اور عمل کی توفیق دے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عنا آمین وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ اولا وآخرا وظاہرا وباطنا عددما علم وزنۃ ما علم وملء ما علم فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الممتحنۃ

اس سورۂ مبارکہ کی تیرہ آیتیں ہیں اور مدنی ہے قرطبی نے کہا سب کے قول میں حضرت ابن عباس رض نے فرمایا کہ مدینہ میں نازل ہوئی حضرت ابن زبیر سے بھی اسی کے مثل مروی ہے ممتحنہ بکسر حاء مہملہ اسم فاعل کا صیغہ ہے

---

۱ اخرجہ ابن الضریس والنحاس وابن مردویہ والبیہقی ۱۲ منہ

۲ اخرجہ ابن مردویہ ۱۲ منہ

ای المختبرۃ یعنی امتحان کرنے والی جانچنے والی بطور مجاز فعل کی نسبت سورۃ کی طرف کی گئی جس طرح کہ سورۂ برأۃ کا نام مبعثرہ و فاضحہ رکھا گیا ہے باین وجہ کہ منافقین کے عیوب کا کشف کرتی ہے اس بنا پر سورۃ کی اضافت طرف ممتحنہ کے بیانی ہوگی السورۃ الممتحنۃ کسی نے کہا کہ بفتح حا اسم مفعول کا صیغہ ہے باین معنی کہ سورۃ کی اضافت کی ہے اُس عورت کی طرف جس کے حق مین نازل ہوئی ہے اس لیے کہ اللہ تعالے نے یون فرمایا ہے فامتحنوھن واللہ اعلم بایمانھن یعنی وہ عورتین امتحان لی گئین ہوئین اس بنیاد پر اضافت بیانی نہ ہوگی معنی یہ ہین کہ سورت اُس مہاجر عورت کی جس مین امتحان کی آیت نازل ہوئی یہ عورت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط حضرت عبد الرحمن بن عوف کی بی بی ابراہیم بن عبد الرحمن کی والدہ ہین +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَمَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝ اِنْ یَّثْقَفُوْكُمْ یَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّیَبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؕ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۚ یَفْصِلُ بَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝

ع

اے ایمان والو نہ پکڑو میرے اور اپنے دشمنون کو دوست اُن کو پیغام بھیجو دوستی سے اور وہ منکر ہوئے ہین اُس سے جو تم کو آیا سچا دین نکالتے ہین رسول کو اور تم کو اس پر کہ تم مانو اللہ کو اپنے رب کو اگر تم نکلے ہو لڑائی کو میرے راہ مین اور چاہ کر میری رضامندی تم اُن کو چھپے پیغام بھیجو دوستی کے اور مجھکو خوب معلوم ہے جو چھپایا تم نے اور جو کھولا اور جو کوئی تم مین یہہ کام کرے وہ بھولا سیدھی راہ اگر تم کو وہ پاوین دشمن ہون تمھارے اور چلاوین تم پر اپنے ہاتھ اور اپنی زبانین برائی کو اور چاہین کسی طرح تم منکر ہو جاؤ ہرگز کام نہ آوین گے تمکو تمہارے ناتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن وہ فیصلہ کرے گا تم مین اور اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ہے ف حضرتؐ کو مکہ والون سے صلح ہوئی انا فتحنا مین ہو چکا دو برس رہی پھر کافرون کی طرف سے ٹوٹی تب حضرتؐ نے فوج جمع کر کر ارادہ کیا مکے کا اور خبر بند کی کہ کبھی کافر پھر نہ لڑنے لگین کہ حرم مین لڑنا ضرور ہوا ایک مسلمان تھے حاطب مکے والون کو خط لکھہ بھیجا حضرتؐ کو وحی سے معلوم ہوا اُس کو راہ سے پکڑ منگایا حاطب نے عذر میں کہا کہ میرے اہل و عیال ہین مکے مین اُن کافرون سے سلوک کہتا ہون تا عیال کی خبر لیتے رہین یہہ خطا بڑی ہوئی لیکن حاطب بہشتی ہین بدر کے لوگون مین اس پر یہہ سورت اُتری انتہے ف یا ایہا الذین آمنوا سے یہ نکلا کہ کبیرہ گناہ اسم ایمان کو سلب نہین کرلیتا ہے لا تتخذوا عدوی وعدوکم سے یہہ معلوم ہوا کہ

بوجہ من الوجوہ کفار سے دوستی نہ کرنی چاہیے عدو کا کلمہ واحد و تثنیہ و جمع پر بولا جاتا ہے اللہ پاک نے جو اپنے نفس مقدس
کی طرف عدو کی نسبت فرمائی سو منظور اس سے ان کے جرم کا عظیم کرنا ہے اور اس میں تغلیظ و تشدید بیان
کرنا ہے جملہ تلقون الیہم بالمودۃ حال ہے تتخذوا کی ضمیر سے یا مستانفہ ہے مقصود اس سے خبر دینا ہے اس بات
کی جس کو وہ متضمن ہے یا تفسیر ہے کفار سے دوستی رکھنے کی یا صفت ہے اولیاء کی تلقون بمعنے توصلون
ہے اس بنا پر بالمودۃ کا حرف با زائد ہوگا یعنے پہونچاتے ہو تم طرف ان کی دوستی کو یا سببیہ ہے یعنے
القا کرتے ہو تم طرف ان کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبریں بسبب اس مودت کے جو کہ تمہاری اور انکی
آپس میں ہے زجاج نے کہا تلقون الیہم اخبار النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وسرہ بالمودۃ التی بینکم وبینہم
جملہ وقد کفروا بما جاءکم من الحق حال ہے تلقون کے فاعل سے یا لا تتخذوا کے فاعل سے یا مستانفہ ہے واسطے
بیان کرنے حال کفار کے جمہور نے بما بحرف با پڑھا ہے اور کسی نے لما بحرف لام اس بنا پر کہ جس شے کے ساتھ
کفر کیا وہ محذوف ہو یعنے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور رسول کے بسبب اس حق کے جو ان کے پاس آیا یعنی
دین اسلام و قرآن یا اس بنا پر کہ جو چیز ایمان کا سبب ہے وہ کفر کا سبب ٹھیرایا جائے واسطے ان کی توبیخ
کے جملہ یخرجون الرسول وایاکم مستانفہ ہے واسطے بیان کرنے ان کے کفر کے یعنی ان کے کفر کو تو دیکھو کہ خدا
کا رسول جو ان کی اصلاح معاش و معاد کے لیئے آیا ہے اس کو نکالتے ہیں اور تم کو جو اس پر ایمان لائے ہو
یا جملہ حالیہ ہے جو کوئی انفصال ضمیر کا جائز رکھتا ہے باوجود قدرت کے اس کے اتصال پر اس نے
اس سے استدلال کیا ہے اس لیے کہ یوں کہنا جائز تھا یخرجونکم والرسول لیکن رسول کو ایاکم پر مقدم کیا ہے
واسطے تشریف رسول کے جملہ ان تؤمنوا باللہ ربکم تعلیل ہے اخراج کی یعنے نکالتے ہیں تم کو اس سبب سے
کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر جو کہ تمہارا پروردگار ہے یا واسطے کراہت اس بات کے کہ تم ایمان لاؤ جملہ ان کنتم خرجتم جہادا فی
سبیلی وابتغاء مرضاتی شرط ہے اور جواب محذوف نصب جہادا و ابتغاء کا بنا بر علت ہو یا بنا بر حالیت کے
اسی حال کو تم مجاہدین و مبتغین یعنے اگر تم نکلے ہو مکے سے واسطے لڑنے کے میری راہ میں اور واسطے طلب کرنے
میری مرضی کے یا اس حال میں کہ تم لڑنے والے ہو اور طلب کرنے والے ہو تو مت القا کرو طرف ان کے
دوستی کو یس مت پکڑو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست جملہ تسرون الیہم بالمودۃ مستانفہ ہے واسطے تقریع و توبیخ
کے یعنے ان کا وہ حال جو مذکور ہوا اور تم پوشیدہ بھیجتے ہو ان کی طرف خبریں بسبب دوستی کے کسی نے کہا
یہ جملہ بدل ہے تلقون سے جملہ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم حالیہ ہے یعنے تم چھپکر ان کو خبریں بھیجتے ہو حالانکہ
میں جانتا ہوں اس شے کو جو تم نے چھپا رکھی اپنے سینوں میں اور جو ظاہر کی اپنی زبانوں سے مطلب
یہ ہے کہ تمہارے احوال سے کچھ بھی مجھ پر مخفی نہیں ہے حرف با بما میں زائد ہے یقال علمت کذا و بکذا یہ تو اس بنا پر

پر ہے کہ اعلم مضارع متکلم ہو کسی نے کہا کہ اعلم افعل تفضیل ہے اے اعلم من کل واحد بما تخفون وما تعلنون قولہ
تعالے ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل یعنے اور جو کوئی تم مین سے یہہ کام کرے کہ میری اور اپنے دشمنون کو
دوست پکڑے اور بوجہ دوستی کے چھپکر اُن کو خبرین بہیجے تو مقرر وہ چوک گیا راہ حق وصواب کو اور بہک گیا
بیچ کی راہ سے ان یثقفوکم یکونوا لکم اعداء یعنے اگر وہ تم سے ملین اور تم کو پالین تو ظاہر کر ڈالین تمہاری واسطے
وہ عداوت جو اُن کے دلون مین ہے کسی نے کہا یہہ معنی ہین کہ اگر وہ تم پر ظفر مند ہون اور تم پہ قابو پالین دونون
معنی باہم قریب ہین ویبسطوا الیکم ایدیہم الآیہ یعنے اور پہیلاوین تمہاری طرف اپنے ہاتھ ضرب وغیرہ کو اور
اپنی زبانین سب وشتم کرنے کو وودوا لو تکفرون اور دوست رکہین کاش تم منکر ہو جاؤ یعنے تمنا کرین تمہارے
مرتد ہونے کی اور تمہارے رجوع ہونے کی طرف کفر کے یہہ جملہ معطوف ہی جواب شرط پر یا جملہ شرط و جزا پر
ابو حیان نے اس کو ترجیح دی ہے اس کے سوا اور احتمالون پر یعنے اللہ پاک نے دو خبرین دین ایک تو وہ جسکو
شرط و جزا متضمن ہے دوسری یہہ ہے کہ وہ تمہارے کافر ہونے کو دوست رکہتے ہین لن تنفعکم الآیہ یعنے
ہرگز نفع دین گے تم کو تمہارے ناتے علے العموم کسی قسم کے ہون اور نہ تمہاری اولاد باوجود اس کے کہ
اولاد ارحام کے تحت مین داخل تھی پہر خاص کر کے اُس کا ذکر کیا اس لیے کہ آدمی کو اولاد سے زیادہ محبت ہوتی
ہے اور شفقت اُن پر بہت ہوتی ہے مطلب یہہ ہے کہ یہہ لوگ قیامت کے دن تمہاری کچہہ کام نہ آوین گے تا آنکہ اُن
کی وجہ سے تم کفار کو دوست رکہو اور اُن سے موالات کرو جیسا کہ حضرت حاطب کے قصے مین واقع ہوا بلکہ جو
شئے تمہاری کام آوے گی وہ کفار کی معادات ہے جس کا اللہ نے تم کو امر فرمایا ہے اور ترک کرنا اُن کی موالات کا جملہ یوم
القیامۃ یفصل بینکم مستانفہ ہے منظور اس سے یہہ بیان کرنا ہے کہ اُس دن ارحام و اولاد نفع نہ دین گے معنی یہہ ہین
کہ قیامت کے دن فرق کر دیگا درمیان تمہارے پس اپنے اہل طاعت کو تو داخل کرے گا جنت مین اور اپنے
اہل معصیت کو نار مین کسی نے کہا کہ اُن کے درمیان فصل کرنے سے یہہ مراد ہے کہ ہر ایک ان مین کا دوسرے سے
بہاگے گا ماری شدت ہول کے کما فی قولہ تعالی یوم یفر المرء من اخیہ الآیہ یہہ بہی جائز ہے کہ یوم القیامۃ ماقبل سے
متعلق ہو یعنی ہرگز نفع نہ دین گے تم کو تمہاری ناتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کو دن پس اب یوم القیامۃ پر
وقف ہوگا اور یفصل بینکم سے ابتداے کلام ہوگی اولے یہہ ہے کہ یوم القیامۃ مابعد سے متعلق ہو جیسا کہ مذکور
ہوا واللہ بما تعملون بصیر یعنے اللہ پاک پر تمہاری اقوال و افعال مین سے کچہہ بہی مخفی نہین ہے سو وہ تم کو
اسپر بدلا دینے والا ہے جمہور نے یفصل بضم یا و تخفیف فا و فتح صاد بصیغہ مجہول پڑہا ہے ابو عبید نے اس کو
اختیار کیا ہے اور کسی[۱] نے بفتح یا و کسر صاد بصیغہ معروف اور کسی[۲] نے بضم یا و فتح فا و کسر صاد مشددہ تفصیل
سے اور کسی[۳] نے بضم یا و کسر صاد مخففہ اور کسی[۴] نے بنون مفسرین نے کہا ہے کہ یا ایہا الذین آمنوا الی قولہ بصیر

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے حق مین نازل ہوئی ہے جبکہ اُنھون نے مشرکین قریش کو خط لکھا اُن کو خبر دیتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی طرف روانہ ہوتے ہین جیسا کہ بخاری ومسلم وغیرہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اور زبیر ومقداد کو بھیجا پس آپ نے فرمایا کہ تم چلو یہانتک کہ روضہ خاخ مین آؤ پس بیشک وہان ایک زنانی سواری ہے اُس کے پاس ایک خط ہے سو تم اُس کو اُس سے لے لو پھر اُس کو میرے پاس لے آؤ پس ہم نکلے یہان تک کہ اُس روضے مین آئے تو ناگاہ ہم کو وہ زنانی سواری ملی پس ہم نے کہا کہ خط نکال وہ بولی کہ میرے پاس کوئی خط نہین ہے پھر ہم نے کہا البتہ تو وہ خط نکالے گی یا ہم تیرے کپڑے ڈال دین گے تو اُس نے اُس کو نکالا اپنے جوڑے سے پھر ہم اُس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے تو ناگاہ اُس مین یہ تھا من حاطب بن ابی بلتعہ الی ناس من المشرکین بمکۃ یخبرہم ببعض امر النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے فرمایا او حاطب یہ کیا ہے حاطب نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ پر جلدی نہ فرمائین بیشک مین ایک مرد تھا ملا ہوا قریش مین اور اُن کی ذات مین سے نہ تھا اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہین اُن کے واسطے ناتے داریان ہین جن کی وجہ سے وہ اُنکے گھر والون کی اور مالون کی حفاظت کرتے ہین مکے مین سو جب یہ بات بوجہ اُن مین نسب نہ ہونے کے مجھ سے فوت ہوگئی تو مین نے یہ دوست رکھا کہ اُن پر کوئی احسان کرون جس کی وجہ سے وہ میری قرابت کی حمایت وحفاظت کرین اور مین نے یہ کام نہین کیا ہے کافر ہوکر اور نہ اپنے دین سے پھر کر تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سچ کہا پس حضرت عمر رض بولے آپ مجھے چھوڑین کہ مین اُس کی گردن مارون پس آپ نے فرمایا بیشک وہ تو بدر مین حاضر ہوا ہے اور تجھ کو کس شئے نے معلوم کرایا شاید اللہ مطلع ہوا ہے اہل بدر پر سو اُس نے فرما دیا ہے کرو جو چاہو پس مقرر بخشش کی مین نے واسطے تمہارے اور یہ آیت نازل ہوئی اور اس باب مین مسند ومرسل حدیثین ہین جو متضمن ہین اس قصے کے بیان کو اور اسی کو یہ آیتین الی قولہ قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراہیم اسی باب مین نازل ہوئی ہین لذا فی فتح البیان ف ابن کثیر مین ہے کہ اس سورۂ کریمہ کے شروع آیتون کا سبب نزول حاطب بن ابی بلتعہ کا قصہ ہے یہ حاطب ایک مرد تھے مہاجرین مین کے اور اہل بدر مین سے بھی تھے مکے مین اُن کی اولاد تھی اور اُن کا مال تھا اور قریش کی ذات سے نہ تھے بلکہ حضرت عثمان کے حلیف تھے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کا عزم فرمایا جبکہ اہل مکہ نے عہد توڑ ڈالا تو آپ نے مسلمانون کو حکم دیا کہ ان پر چڑھائی کرنے کے لیے تیاری کرین [illegible] اللہم عم علیہم خبرنا یعنے اے اللہ تو ہماری خبر کو اُن پر بہم کر دے سو حاطب نے قصد کیا [illegible] قریش کی طرف ایک عورت کے ساتھ اہل مکہ کی طرف اُس کو بھیجا اپنے جو اُن پر چڑھائی [illegible]

اعلام کردی تھی تاکہ اس سے اُن کے پاس اپنا ایک احسان رکھین سو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اس پر مطلع فرمادیا واسطے قبول کرنے آپ کی دُعا کے پھر آپنے اُس عورت کے پیچھے آدمی بھیجا تو وہ خط اُس سے لے لیا یہ
بات اُس حدیث مین بیان کی گئی ہے جس کی صحت پر اتفاق کیا گیا ہے پھر بروایت امام احمد وہی حضرت
علیؓ کی حدیث مذکور ذکر کی ہے کچھ الفاظ کا تفاوت ہے پھر آخر مین کہا ہے وہکذا اخرجہ الجماعة الا ابن ماجة من غیر وجہ
عن سفیان بن عیینة بہ ورواہ البخاری فی کتاب المغازی فانزل اللہ السورة یاایہا الذین آمنوا الآیة وقال فی
کتاب التفسیر قال عمرو ونزلت فیہ یاایہا الذین آمنوا الآیہ قال لاادری الآیة فی الحدیث او قال عمرو قال البخاری
قال علی یعنی ابن المدینی قیل لسفیان فی ہذا نزلت لا تتخذوا عدوی الآیة فقال سفیان ہذا فی حدیث الناس
حفظتہ من عمرو ماترکت منہ حرفا وما ادری احدا حفظہ غیری پھر بروایت صحیحین حدیث مذکور ذکر کی ہے آخر مین
کہا ہے ہذا لفظ البخاری فی المغازی فی غزوة بدر وقد روی من وجہ آخر بعد اس کے ابن ابی حاتم کی روایت
ذکر کی ہے اُس مین یہ ہی فاخرجتہ من حجزتہا وقال حبیب بن ابی ثابت اخرجتہ من قبلہا آخر مین ہے وقال
حبیب بن ابی ثابت فانزل اللہ تعالے یاایہا الذین آمنوا الآیہ وہکذا رواہ ابن جریر عن ابن حمید عن مہران عن ابی
سنان عن حبیب بن ابی ثابت باسنادہ مثلہ پھر کہا ہے کہ اصحاب مغازی وسیر نے اس کا ذکر کیا ہے بعد اس کے بروایت محمد
بن اسحق قصے کا بیان کیا ہے اس مین یہ ہے کہ محمد بن جعفر نے کہا کہ وہ عورت مزینہ کی تھی کسی اور نے کہا کہ سارہ
نام بنی عبد المطلب کی مولاة تھی اس مین مذکور ہے کہ اللہ تعالے نے حاطب مین نازل فرمایا۔ یاایہا الذین آمنوا
الی قولہ قد کانت لکم اسوة حسنة تا وحدہ الی آخر القصة وروی معمر عن الزہری عن عروة نحو ذلک اور اسی طرح مقاتل
ابن حیان نے ذکر کیا ہے کہ یہ آیتین حاطب مین نازل ہوئی ہین کہ اُنھون نے سارہ مولاة بنی ہاشم کو بھیجا
اور اُس کو دس درم دیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے پیچھے حضرت عمر و حضرت علی کو بھیجا تو انھون
نے جحفہ مین اُس کو پایا وذکر تمام القصة کنحو ما تقدم وعن السدی قریبا منہ وہکذا قال العوفی عن ابن عباس ومجاہد
وقتادہ وغیر واحد ان ہذہ الآیات نزلت فی حاطب پھر آیت کی مثال مین کہا ہے کما قال تعالے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ یہ ایک تہدید
شدید و وعید اکید ہے وقال تعالے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ
الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ وقال تعالے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا و
قال تعالے لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ
اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً وَیُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

حاطب کا عذر قبول فرمایا جبکہ ذکر کیا کہ یہ کام صرف واسطے مصانعت قریش کے کیا ہے اس سبب سے
کہ حاطب کے اموال و اولاد اُن کے پاس تھی قولہ تعالےٰ یخرجون الرسول وایاکم مع آیات ماقبل اس مین برانگیختہ کرنا ہے
کفار کی عداوت و عدم موالات پراس لیے کہ انھون نے رسول کو اور اُن کے اصحاب کو اپنے درمیان سے نکالا
اُس شے کو مکروہ جان کر جسپر وہ قائم تھے یعنے توحید اور اخلاص عبادت کا واسطے اللہ وحدہ کے اسی لیے یون
فرمایا ان تؤمنوا باللہ ربکم یعنے اُن کے نزدیک تمہارا کوئی گناہ نہ تھا مگر ایمان لانا تمہارا اللہ رب العلمین پر کقولہ
تعالےٰ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ[ف۱] وکقولہ تعالےٰ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ
حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ[ف۲] قولہ تعالےٰ ان کنتم خرجتم الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ تم پکڑو اُن کو دوست اگر تم نکلے ہو میری
راہ مین مجاہد ہوکر اور میری مرضی چاہ کر پس مت دوستی کرو میرے اور اپنے دشمنون سے حالانکہ انھون نے تم کو نکال دیا
تمہارے گھرون اور مالون سے تم پر خفا ہوکر اور تمہارے دین سے ناخوش ہوکر قولہ تعالےٰ تسرون الیہم بالمودۃ الآیہ
یعنے تم یہ کام کرتے ہو حالانکہ مین عالم ہون سرائر و ضمائر و ظواہر کا ان یثقفوکم الآیہ یعنے اگر وہ قادر ہو گے تو نہ باقی
رکھتے کوئی ایذا جو تم کو پہونچا ئین قول و فعل سے اور وہ حرص کرتے ہین اس پر کہ تم کسی خیر کو نہ پہونچو پس اُن کی عداوت
تمہارے واسطے پوشیدہ و ظاہر ہے پھر تم کیون ایسون سے دوستی کرتے ہو یہ بھی اُن کی عداوت پر آمادہ کرنا ہے قولہ
تعالےٰ لن تنفعکم ارحامکم الآیہ یعنے تمہارے ناتے والے تمہارے کام نہ آئینگے نزدیک اللہ کے جبکہ وہ تمہارے
ساتھ کسی برائی کا ارادہ کرے گا اور اُن کا نفع تمہاری طرف نہ پہونچے گا جبکہ تم اُن کو راضی کروگے اُس شے سے جو
کہ اللہ تعالیٰ کو خفا کرتی ہے اور جس کسی نے موافقت کی اپنے گھروالون کے کفر پر تاکہ اُن کو راضی کرے تو مقرر وہ خائب
و خاسر ہوا اور اُس کا عمل اکارت گیا اور نہ نفع دیگی اُس کو اللہ کے پاس قرابت اُس کی کسی سے اگرچہ وہ قریب ہو طرف
کسی نبی کے انبیاء مین سے امام احمد نے حضرت انس رضہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول
اللہ میرا باپ کہان ہے آپ نے فرمایا نار مین پھر جب اُس نے پیٹھ پھیری تو اُس کو بلایا پھر فرمایا کہ بیشک باپ میرا
اور باپ تیرا نار مین ہے ورواہ مسلم وابوداود من حدیث حماد بن سلمۃ بہ جبکہ اللہ پاک نے موالات مشرکین سے
نہی کی اور اُس شخص کی ذم فرمائی جس سے وہ واقع ہوئی تو ان کے واسطے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثل
بیان فرمائی جبکہ وہ بیزار ہوئے اپنی قوم سے پس فرمایا قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ
مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ
وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ
مِنْ شَيْءٍ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ○ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا
رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ

ف۱ اور ان سے بدلا نہیں لیتے مگر اسی کا کہ یقین لائے اللہ پر جو زبردست ہے خوبیوں سراہا ۱۲

ف۲ وہ جن کو نکالا اُن کے گھرون سے اور کچھ دعویٰ نہیں سوا اس کے کہ وہ کہتے ہین ہمارا رب اللہ ہے ۱۲ منہ

الآخرۃ ومن یتول فان اللہ ھو الغنی الحمید ع تم کو چال چلنی ہے اچھی ابراہیم کی اور جو اس کے ساتھ تھے
جب کہا اپنی قوم کو ہم الگ ہین تم سے اور جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا ان سے ہم منکر ہوئے تم سے اور کھل پڑی
ہم مین اور تم مین دشمنی اور بیر ہمیشہ کو جب تک تم یقین نہ لاؤ اللہ اکیلے پر مگر ایک کہنا ابراہیم کا اپنے باپ کو مین
مانگون گا معافی تیری اور مالک نہین ہین تیرے بہلے کو اللہ کے ہاتھ سے کسی چیز کا اے رب ہمارے ہم نے
تجھ پر بہروسا کیا اور تیری طرف رجوع ہوئے اور تیری طرف پہر آنا اے رب ہمارے نہ جانچ ہم پر کافرون کو
اور ہم کو معاف کر اے رب ہمارے تو ہی ہے زبردست حکمت والا البتہ تم کو بہلی چال چلنی ہے ان کی جو کوئی
امید رکہتا ہو اللہ کی اور پچہلے دن کی اور جو کوئی منہ پہیرے تو اللہ وہی ہے بے پرواہ خوبیون سراہا ف ۱
یعنے ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت کی پہر اپنی قوم کی طرف منہ نہ کیا تم بہی وہی کرو ایک ابراہیم نے دعا چاہی تہی
باپ کے واسطے جب تک معلوم نہ ہوا تہا تم کو معلوم ہو چکا تم کافر کی بخشش نہ مانگو نہ جانچ ہم پر کافرون کو یعنی ہم کو
کافرون کے واسطے محل آزمایش نکر انتہی ف جمہور نے اسوہ کو بکسر ہمزہ پڑہا ہے اور عاصم نے بضم ہمزہ یہ
دونون دو لغت اور دو قراءت سبعیہ ہین اصل اسوہ بالکسر والضم کی قدوہ ہے یقال ہو اسوتک ای مثلک
وانت مثلہ ویقال لی بہ اسوۃ فی ہذا الامر ای اقتداء فی ابراہیم اسوہ سے متعلق ہے ابو البقاء نے اس کو منع
کیا ہے ہاں حسنۃ سے متعلق ہے یا دوسری صفت ہے اسوۃ کی یا حال ہے ضمیر سے جو کہ مستتر ہے حسنۃ مین یا
خبر ہے کان کی اور لکم تبیین ہے والذین معہ سے مراد حضرت ابراہیم کے اصحاب مومنین ہین ابن زید
نے کہا کہ مراد انبیاء ہین کلمہ اذ کان کی خبر یا اس کی خبر سے متعلق یہ دونون قول ابو البقاء کے ہین اور جس نے
کان کا ظرف مین عمل کرنا جائز رکھا ہے تو اس کو کان سے متعلق کیا ہے یہ تو وہ ہے جو بیان ہین ہے
حفناوی نے کہا ظرف بدل اشتمال ہے ابراہیم والذین معہ سے یہ بہترین ترکیب ہے جو بیان ذکر کی گئی
ہین برآء جمع ہے بری کی جیسے شرکاء جمع ہے شریک کی اور ظرفاء جمع ظریف کی جمہور نے بضم باء و فتح
راء بالف مین الہمزتین پڑہا ہے جیسے کرماء کریم کی جمع اور کسی نے بکسر باء و فتح راء جیسے کرام جمع کریم کی اور
اور کسی نے بضم باء و ہمزہ بعد الف مما تعبدون من دون اللہ سے مراد اصنام ہین اللہ پاک حضرت ابراہیم
کی پیروی کرنے کا مومنون کو ارشاد کرتا ہے کہ تم کو چال چلنی ہے بہلی ابراہیم کی اس کے افعال و اقوال مین
اور ان مومنون کی جو اس کے ساتھ تہے فراء نے کہا فرماتا ہے ای حاطب پہر کیون نہین پیروی کی تو
نے ابراہیم کی کہ تو بیزار ہوتا اپنے گہر والون سے جیسا کہ ابراہیم بیزار ہوا اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے جب کہا
اپنے کافر قوم سے حالانکہ وہ اکثر و اقوی تہے تمہارے دشمنون سے اور ان کے امن مین نہ تہے اور رشتہ تہے
اور باوجود اس کے ان کی کچہ پرواہ نہ کی بلکہ کہا ہم بیزار ہین تمہارے دین سے اور ان بتون سے جن کو تم پوجتے ہو

اللہ کے سوا ہم منکر ہوئے اُن بتوں کے جن پر تم ایمان لائے یا منکر ہوئے ہتاہ دین کے یا تمہارے افعال کے
یعنی ہم نہ تمہاری پروا کرتے ہین اور نہ تمہارے معبودون کی اور کھل پڑے ہے ہم مین اور تم مین عداوت ساتھ
افعال کے اور بغض ساتھ دلون کے ہمیشہ کو یعنے تمہارے ساتھ ہمارا یہ حال ہے جبتک کہ تم اپنے کفر پر قائم رہو
یہان تک کہ تم ایمان لے آؤ اللہ اکیلے پر اور چھوڑ دو اس شرک کو جس پر تم جمے ہو پھر جب تم یہہ کر لوگے تو وہ
عداوت موالات و دوستی ہوجائے گی اور بغض محبت ہوجائے گا الا قول ابراہیم لابیہ لاستغفرن
لک یہہ استثنا متصل ہے فی ابراہیم سے بتقدیر مضاف محذوف تاکہ استثنا صحیح ہوجائے اے قد کانت
لکم اسوۃ حسنۃ فی مقالات ابراہیم کلہا الا قولہ لابیہ الخ یعنی مقرر ہے واسطے تمہارے اقتدای نیک ابراہیم
کی ساری باتون مین مگر اس کی اس بات مین اپنے باپ کے لیے کہ مین تیری معافی مانگون گا یا استثنا
ہے اسوۃ حسنۃ سے یہہ اس لیے ٹھیک ہوا کہ قول بھی منجملہ اسوہ ہے گویا یون کہا گیا کہ قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ
فی ابراہیم فی جمیع اقوالہ وافعالہ الا قولہ لابیہ صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ یہہ قول میرے
نزدیک واضح ہے اس کو تقدیر مضاف کی حاجت نہین ہے اور نہ یہہ استثنا کو اتصال سے نکالتا ہے
جو کہ اس کی اصل ہے طرف انقطاع کے اسی لیے زمخشری نے اس کے سوا اور کوئی وجہ ذکر نہین کی یا
استثنا ہے تبری و قطیعت سے جس کا ذکر کیا گیا ہے اے لم یواصلہ الا قولہ یہہ قول ابن عطیہ نے ذکر کیا ہے
یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے موصلت نہ کی اپنے باپ سے مگر اس قول کی کہ مین تیری معافی مانگونگا
یا استثنا منقطع ہے اے لکن قول ابراہیم لابیہ لاستغفرن لک یعنی لیکن کہنا ابراہیم کا اپنے باپ کو کہ مین
تیری معافی مانگون گا پس تم مت پیروی کرو اس کی کہ مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنے لگو اس لیے کہ
وہ تو ایک وعدے کے سبب سے تھا جس کا اس سے وعدہ کر لیا تھا یا یون کہو کہ ان سے اس کا وقوع
صرف اس لیے ہوا کہ انھون نے یہہ خیال کیا تھا کہ وہ مسلمان ہوگیا ہے پھر جب آپ پر کھل گیا کہ وہ اللہ کا
دشمن ہے تو اس سے بیزار ہوگئے حضرت ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا ہے وہ منع کیے گئے
اس سے کہ اقتدا کرین حضرت ابراہیم کی استغفار کا واسطے اپنے باپ کے اس حال مین کہ وہ مشرک تھے
اس کی تحقیق سورہ برات مین گزر چکی ہے وما املک لک من اللہ من شیء جملہ حالیہ ہے لاستغفرن
کے فاعل سے اور قول مستثنی کے تتمہ سے ہے پس استثنا متوجہ ہے طرف استغفار کے نہ طرف اس
قید کے کیونکہ یہہ تو اظہار عجز ہے اور تفویض امر ہے طرف اللہ تعالے کا اور یہہ منجملہ خصال خیر ہے معنے
یہہ ہین کہ مین تیرے کام نہ آؤن گا اور نہ دفع کرون گا تجھ سے اللہ کا عذاب و ثواب کچھ ربنا علیک
توکلنا والیک انبنا والیک المصیر یہہ قول حضرت ابراہیم اور ان کے اصحاب کی دعا سے ہے اور

ان امور کے جملے سے ہے جن مین اقتدائے نیک ہے کہ ان مین اُن کی پیروی کی جائے کسی نے کہا کہ یہ تعلیم ہے مومنون کو کہ یہہ دعا کیا کرین توکل تو کامون کا تفویض کرنا ہے اللہ کو انابت بمعنی رجوع ہے مصیر بمعنے مرجع ہے جار و مجرور کے مقدم کرنے سے مقصود توکل و انابت و مصیر کا قصر کرنا ہے اللہ پر یعنی اے رب ہمارے تجھی پر ہم نے توکل کیا تجھی کو ہم نے اپنے سارے کام سپرد کر دیے اور تیری ہی طرف ہم رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف پھر جانا ہے ربنا لا تجعلنا فتنة للذین کفروا ظاہر یہہ ہے کہ یہہ متعدد دعائین ہین ہر ایک کو اپنے ماسبق سے کچھہ ارتباط نہین ہے جس طرح کہ معدودہ جملے ہوتے ہین اور یہ اور اسکا ما بعد ما قبل سے بدل نہین ہے جیسا کہ کہا گیا ہے اس لیئے کہ دو معنون کا اتحاد نہین ہے نہ تو بطور کل اور نہ بطریق جزء اور سوا دعا ہوتے کے دونون مین کسی طرح کی ملابست نہین ہے زجاج نے کہا معنے یہہ ہین مت غالب کر اُن کو ہم پر کہ یہ خیال کرین کہ وہ حق پر ہین تو اس سے مفتون ہون مجاہد نے کہا مت عذاب کر ہم کو اُن کے ہاتھون سے اور نہ اپنے پاس سے کسی عذاب سے تو وہ کہین کہ اگر یہ لوگ حق پر ہوتے تو یہہ اُن کو نہ پہونچتا حضرت ابن عباس بھی ایسی کے قائل ہین دوسر لفظ اُن کا یہہ ہے مت مسلط کر تو اُن کو ہم پر تو وہ ہم کو مفتون کرین واغفر لنا ربنا انک انت العزیز الحکیم یعنے اور بخشدے ہم کو اے رب ہمارے بیشک تو ہی ہے ایسا غالب کہ جس کا مغالبہ نہین کیا جاتا ہے صاحب حکمت بالغہ ہے اپنی ملک و صنع مین لقد کان لکم فیہم اسوة حسنة یعنے البتہ مقرر ہے واسطے تمہارے ابراہیم مین اور اُس کے ساتھہ والون مین اقتدائے نیک یعنی کفار سے بیزار ہونے مین یہہ جملہ جو مکرر لایا گیا ہے سو منظور اس سے مبالغہ ہے آمادہ کرنے مین حکم اقتدا پر اور تاکید ہے اس کی کہ حضرت ابراہیم ع کا اور اُن کی قوم کا اقتدا کرین اور اسی لیے اُس کو مصدر بقسم کیا یعنے اس کے اول مین قسم لائے جو کہ حرف لام سے معلوم ہوتی ہے اس لیے کہ قسم غایت و منتہی ہے تاکید مین کسی نے کہا یہہ آیت اول آیت سے بعد ایک مدت کے نازل ہوئی حضرت ابن عباس نے فرمایا البتہ مقرر ہے واسطے تمہاری اقتدائے نیک ابراہیم کے سارے کام مین مگر استغفار مین واسطے اپنے باپ کے اس حال مین کہ وہ مشرک ہے لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر یعنے یہہ اسوۂ حسنہ و اقتدائے نیک جو ہوتا ہے سو اسی کے واسطے جو کہ ڈرتا ہے اللہ سے اور آخرت کی عذاب سے یا جو کہ طمع کرتا ہے خیر مین اللہ سے دنیا و آخرت مین یہ جملہ بدل اشتمال ہے کم سے باعادہ جار قالہ المحلے تبعا للکواشی ابوحیان وغیرہ نے کہا کہ بدل بعض ہے کل سے ومن یتول فان اللہ ہو الغنی الحمید یعنی اور جو کوئی اعراض کرے اقتدا کرنے سے ساتھہ ابراہیم کے اور اُس کی اُمت کے تو بیشک اللہ وہی ہے بے پرواہی خلق سے محمود ہے طرف اپنے دوستون کے تاکید کی کوئی قسم نہین چھوڑی مگر اُس کو لایا کذا فی فتح البیان ف اللہ پاک نے جو اپنے مومن بندون کو یہہ حکم دیا کہ کافرون سے قطع و دشمنی و کنارہ کرین اور اُن سے بیزار ہون

اب اُن سے فرماتا ہے کہ مقرر تھا واسطے تمہارے اقتدا اچھے بیشک ابراہیم مین اور اُس کی اتباع مین جو کہ اُس کے
ساتھ ایمان لائے جب کہا اپنی قوم سے کہ ہم بیزار ہوئے تم سے اور اُس سے جس کو تم پوجتے ہو منکر ہوئے
ہم تمہارے دین وطریق کے اور مقرر شروع ہوئی عداوت و بغض اب سے ہم مین اور تم مین جبتک کہ تم
اپنے کفر پر ہو پس ہم ہمیشہ کو بیزار ہوتے ہین اور بغض رکھتے ہین تم سے یہان تک کہ تم توحید کرو اللہ کی تو
اُسی وحدہ لاشریک لہ کو پوجو اور اوثان و انداد جو اُس کے ساتھ پوجتے ہو اُن کو چھوڑ دو قولہ تعالے الا قول
ابراہیم لابیہ مطلب یہ ہے کہ تم کو ابراہیم مین اور اُس کی قوم مین اقتدا نیک ہے کہ تم اُس کی پیروی کرو مگر
ابراہیم کے استغفار مین واسطے اپنے باپ کے پس بیشک وہ صرف ایک وعدہ کی وجہ سے تھا جس کا اُس سے
وعدہ کیا تھا پھر جب اُس کو ظاہر ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اُس سے بیزار ہو گیا اس کی وجہ یہ ہے
کہ بعض مومنین اپنے آبا کے واسطے دعا کرتے جو کہ شرک پر مر گئے اور اُن کے لیے مغفرت مانگتے اور کہتے تھے
کہ ابراہیم اپنے باپ کے لیے مغفرت مانگتا تھا اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ
الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ
وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ
إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ اور اس آیت کریمہ مین یون فرمایا قد كانت لكم اسوة حسنة الی قولہ وما كان استغفار ابراہیم
تا من شی یعنے تمہارے واسطے مشرکون کے لیے مغفرت مانگنے مین اقتدا نہین ہے حضرت ابن عباسؓ و مجاہد
و قتادہ و مقاتل بن حیان و ضحاک وغیر واحد نے اسی طرح کہا ہے پھر اللہ پاک نے خبر دی حضرت ابراہیم کے
قول کی اور اُن کے ساتھ والون کی جب کہ اپنی قوم سے مفارقت کی اور اُن سے بیزار ہوئے تو اللہ پاک کی طرف
پناہ پکڑی اور اُس سے زاری کی پس کہا ربنا علیک توکلنا الآیہ یعنے ہم نے تجھ پر توکل کیا سارے کامون مین
اور اپنے کام تجھ کو سپرد کیے اور تیری ہی طرف معاد ہے دار آخرت مین ربنا لا تجعلنا فتنة للذین کفروا کی تفسیر مین
مجاہد کا قول اول گذر چکا ہے ضحاک نے بھی اسی طرح کہا ہے قتادہ نے کہا مت غالب کر تو اُن کو ہم پر تو وہ اُس کے
مفتون ہون یہ خیال کرین کہ وہ جو ہم پر غالب ہوئے سو بسبب حق کے جس پر وہ ہین ابن جریر نے اسی قول
کو اختیار کیا ہے قولہ تعالے واغفر لنا الآیہ یعنی اور ستر کر ہمارے گناہون کا اپنے غیر سے اور ہمارے اور اپنے
درمیان اُن کو معاف کر بیشک تو تو ایسا عزیز ہے کہ جس نے تیری بارگاہ عالی جاہ سے پناہ پکڑی تو اُس پر
کوئی ظلم نہین کر سکتا ہے اور تو اپنے اقوال و افعال و شرع و قدر مین حکیم ہے پھر فرمایا لقد کان لکم الآیہ یہ
اول کی تاکید ہے اور اس نے بھی وہی بات مستثنی ہے جس کا اول سے استثنا کیا گیا ہے کیونکہ یہ اقتدا
جس کا بیان اثبات کیا گیا ہے وہی بعینہ اول ہے لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر اس مین آمادہ کرتا ہے

حضرت ابراہیم کی اتباع بہتر ہے اُس شخص کو جو کہ اللہ پر اور معاد پر ایمان لانے والا ہے وَمَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ یعنے اور جو کوئی اعراض کرے اُس شے سے جس کا اللہ نے امر فرمایا تو بیشک اللہ وہی ہے غنی حمید کما قال اللہ تعالیٰ اِنْ تَکْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا فَاِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ حَمِیْدٌ حضرت ابن عباس نے فرمایا وہ ایسا غنی ہے کہ مقرر کامل ہوا ہے اپنے غنا میں اور وہ اللہ ہے یہ اُس کی صفت ہے لائق نہیں ہے مگر واسطے اس کے اُس کا کوئی کفو نہیں ہے اور نہ اس کے مثل کوئی شے ہے سبحان اللہ الواحد القہار الحمید المستحمد لے خلقہ ای ہو المحمود فی جمیع اقوالہ وافعالہ لا الٰہ غیرہ لا رب سواہ کذا فی ابن کثیر بالجملہ جب آیت مذکور نازل ہوئی تو مومنین نے اپنے آبا و ابنا و جمیع اقربائے مشرکین کی عداوت میں تشدد کیا تو اللہ پاک نے اُن کو طمع دی اس بات میں کہ شاید کہ یہ حال بدل جائے پس فرمایا عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْہُمْ مَّوَدَّۃً ؕ وَاللّٰہُ قَدِیْرٌ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ لَا یَنْہٰىکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْہُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْہِمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝ اِنَّمَا یَنْہٰىکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ وَظٰہَرُوْا عَلٰٓی اِخْرَاجِکُمْ اَنْ تَوَلَّوْہُمْ ۚ وَمَنْ یَّتَوَلَّہُمْ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ امید ہے کہ کر دے اللہ تم میں اور جو دشمن ہیں تمہارے اُن میں دوستی اور اللہ سب کر سکتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اللہ تم کو منع نہیں کرتا اُن سے جو لڑے نہیں تم سے دین پر اور نکالا نہیں تم کو تمہارے گھروں سے کہ اُن سے کرو بھلائی اور انصاف کا سلوک اللہ چاہتا ہے انصاف والوں کو اللہ تو منع کرتا ہے تم کو اُن سے جو لڑے تم سے دین پر اور نکالا تم کو تمہارے گھروں سے اور میل باندھا تمہارے نکالنے پر کہ اُن سے کرو دوستی اور جو کوئی اُن سے دوستی کرے سو وہ لوگ وہی ہیں گنہگار ف یعنے اُن کو مسلمان کر دے پھر دوستی تمہاری بجا ہے ایسا ہی ہوا اس سفر میں مکے کے لوگ سارے مسلمان ہوئے ف مکے کے لوگوں میں بعض ایسے بھی تھے کہ آپ مسلمان نہ ہوئے اور ہونے والوں سے ضد بھی نہ کی انتہی ف عسی کا کلمہ اللہ پاک کی طرف سے وعدہ ہوتا ہے بر طریق عادات ملوک کے کہ جب وہ بعض حوائج میں عسی یا لعل کہہ دیتے ہیں تو اُس کے پورے ہونے میں محتاج کو کچھ شبہہ باقی نہیں رہتا ہے یا مراد اس سے مومن کو طمع دینا ہے یعنی امید ہے کہ اللہ دوستی کر دے تم میں اور اُن میں جن سے تم نے دشمنی کی ہے اور اللہ بلیغ القدرہ اور کثیر القدرہ ہے دلوں کی قلب کر دینے پر اور احوال کی نقل کرنے پر اور اسباب دوستی کے سہل کر دینے پر اور اللہ کی مغفرت و رحمت بلیغ و کثیر ہے واسطے اُس شخص کے جو کہ مشرکوں میں سے مسلمان ہو گیا تم میں اور تمہارے دشمنوں میں دوستی کر دینے کا یہ مطلب ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں تو تمہارے اہل دین سے ہو جائیں گے بعد فتح مکہ کے

امید ہے کہ کر دے اللہ تم میں اور جن سے دشمن ہیں تمہارے اُن میں دوستی اور جو کہ نہیں لڑے تم سے دین پر اور نکالا تم کو تمہارے گھروں سے اور میل باندھا تمہارے نکالنے پر کہ اُن سے کرو دوستی ...

ان مین کی ایک قوم مسلمان ہوگئی اور ان کا اسلام اچھا ہوا اور ان مین اور ان سے پہلے جو مسلمان ہو گئے تھے ان مین دوستی واقع ہوگئی اور جہاد کیا اور ایسے افعال کیے جو کہ اللہ کی طرف قریب کرنے والے ہین کسی نے کہا کہ مودۃ سے مراد یہان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح کر لینا ہے حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان سے تو وہ توام المومنین ہوگئین اور حضرت معاویہ اس رشتے سے مومنین کے ماموں ہوگئے یہ قول حضرت ابن عباس رض کا ہے لیکن اس تخصیص کی کوئی وجہ نہین ہے گویا اس رشتے کے جملہ سے ہے جو کہ مودت کی طرف سبب ہوگئی کیونکہ ابوسفیان نے بعد اس کے عداوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترک کر دی جس پر وہ اول قائم تھے لیکن وہ دوستی حاصل نہین ہوئی مگر بسبب ان کے اسلام لانے کے فتح کے دن اور اس کے مابعد مین حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ پہلے پہل جس نے اہل ردت سے قتال کیا تھا دین اللہ کے قائم کرنے پر وہ ابوسفیان بن حرب ہین اور انہین کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی عسی اللہ الآیہ اخرجہ ابن مردویہ زہری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عامل بنایا ابوسفیان بن حرب کو بعض یمن پر پھر جب آپ مقبوض ہوئے تو ابوسفیان متوجہ ہو تو ذوالخمار سے ملے اس حال مین کہ وہ مرتد تھا پس وہ اول ہین اس کے جس نے ردت مین قتال کیا اور دین کی طرف سے لڑا کہا اور وہ ان مین ہے جن کے حق مین اللہ تعالے نے فرمایا ہے عسی اللہ الآیہ اخرجہ ابن ابی حاتم ۔ حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ ابوسفیان نے عرض کیا یا رسول اللہ تین چیزین ہین کہ وہ آپ مجھے عطا فرمایئے فرمایا ہان عرض کیا کہ آپ مجھے امیر بنائین یہان تک کہ مین کفار سے لڑون جیسا کہ مین مسلمانون سے لڑا کرتا تھا فرمایا ہان عرض کیا اور معاویہ ہے آپ اسے اپنی سوبکاری مین منشی بنائین فرمایا ہان عرض کیا اور میرے پاس احسن واجمل عرب کی ام حبیبہ بنت ابوسفیان ہے مین آپ کا اس سے نکاح کر دون الحدیث اخرجہ مسلم علامہ محمد بن ابراہیم وزیر نے تنقیح مین فرمایا ہے لفظ ان کے یہ ہین ابن حزم نے کہا کہ یہ موضوع ہے اسکی وضع مین کچھ شک نہین ہے آفت اس مین عکرمہ بن عمار کی طرف سے ہے مین کہتا ہون کہ ابن حزم نے جوبات ذکر کی ہے حفاظ نے اس کو ان پر رد کیا ہے حافظ ابن کثیر نے ان کے کلام کے بیان ضعف مین ایک جزء مفرد جمع کیا ہے حدیث مین غلط ہی اور وہم ہے اس عورت کے نام مین جس کے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیام کیا گیا وہ عزۃ اخت ام حبیبہ ہے ابوسفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیام کیا اور اس کی بہن ام حبیبہ نے آپ سے اس کے واسطے پیام کیا جیسا کہ صحیحین مین ثابت ہوا ہے پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونون کو خبر دی کہ دو بہنون کا جمع کرنا حرام ہے اور اس کے لیے بہت سی تاویلین ذکر کی ہین بیتاویل ان مین کی قریب تر ہے اور موجب تاویل کی یہ بات ہے کہ نکاح کرنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

ل عن الزہری عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عنہ ۱۲

ل فتح البیان وفتح القدیر مین اسی طرح ہے اور ابن کثیر کا لفظ علی بعض الشرک والله اعلم ۱۲ منہ

ل ابن کثیر مین اس کے بعد تقالیکھے ہے پھر ابوسفیان ذوالخمار سے لڑے ۱۲ منہ

ام حبیبہ سے قبل اسلام ابوسفیان کے معلوم ہے پھر جب اللہ پاک نے کافرون سے دشمنی رکھنا اور اُن کی دوستی
ترک کرنا ذکر کیا جو کہ مومنون کو لائق ہے تو اُن مین سے جس کے ساتھہ حسن سلوک کرنا جائز ہے اور جس کے
ساتھہ جائز نہین ہے اس باب مین تفصیل کی پس ارشاد فرمایا لاینہٰکم اللہ الآیہ ان تبروہم بدل اشتمال
ہے موصول سے یعنے منع نہین کرتا ہے اللہ تم کو اس سے کہ برّ و اکرام کرو اور قول و فعل مین حسن سلوک کا برتاؤ
کرو اُن لوگون سے جو کہ نہ لڑے تم سے دین مین اور نہ نکالا تم کو تمہارے گھرون سے اور اسی طرح وتقسطوا الیہم بھی
بدل ہے موصول سے یعنی اور اللہ منع نہین کرتا ہے تم کو اس سے کہ پہونچاؤ اُن کو ایک حصہ مال کا اور عدل
کرو ان مین باین طور کہ اُن سے احسان و نیکی کرو یقال اقسطت الی الرجل اذا عاملتہ بالعدل زجاج نے کہا
معنی یہ ہین اور اللہ منع نہین کرتا ہے تم کو اس سے کہ عدل کرو عہد کے وفا کرنے مین جو کہ درمیان تمہارے
اور ان کے ہے اور ظلم مت کرو اُن پر اور جب اللہ پاک نے ظلم سے نہی کی حق مین مشرک کے تو پھر مسلم کی حق
مین بھی کیا حال ہوگا ابن العربی فرماتے ہین یعنی اس سے کہ عطا کرو تم اُن کو ایک قسط اپنے مال سے
بطریق صلہ کے مراد اس قسط سے عدل نہین ہے کیونکہ عدل تو واجب ہے حق مین اُس شخص کے جو کہ لڑا اور اُس
کے جو نہین لڑا ان اللہ یحب المقسطین یعنی بیشک اللہ دوست رکھتا ہے عادلین کو معنی آیت کے یہ ہین کہ
اللہ پاک منع نہین کرتا ہے احسان کرنے سے اہل عہد کے جو کہ کفار ہین کہ ہین جنہون نے مومنون سے
معاہدہ کیا ہے ترک قتال پر اور اس پر کہ مدد نہ کرین گے کفار کی اُن پر اور نہین منع کرتا ہے ان کے معاملہ سے
ساتھہ عدل کے ابن زید نے کہا کہ یہ اول اسلام مین تھا وقت موادعت کے اور ترک امر بالقتال کے پھر
منسوخ ہو گیا قتادہ نے کہا کہ اس قول سے منسوخ ہوا فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم کسی نے کہا
کہ یہ حکم ثابت تھا اُس صلح مین جو کہ درمیان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قریش کے تھی پھر جب فتح مکہ سے
وہ صلح زائل ہو گئی تو وہ حکم منسوخ ہو گیا کسی نے کہا کہ یہ آیت خاص ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حلفا مین اور اُن مین جن کے اور آپ کے درمیان عہد تھا قالہ الحسن کلبی نے کہا یہ لوگ خزاعہ و بنی الحارث
بن عبد مناف ہین مجاہد نے کہا یہ خاص ہے اُن لوگون مین جو ایمان لائے اور ہجرت نہین کی کسی نے
کہا کہ یہ خاص ہے عورتون اور بچون سے قرطبی نے اکثر اہل تاویل سے حکایت کیا ہے کہ یہ آیت محکم ہے اولی یہی ہے
بدلیل حدیث حضرت اسماء کے جو کہ متفق علیہ ہے حضرت عبد اللہ بن زبیر کہتے ہین کہ قتیلہ بنت عبد العزی اپنی
بیٹی اسماء بنت ابی بکر پر آئی ہدایا لیکر گوہ اور پنیر اور گھی اور وہ مشرک تھی تو اسماء نے انکار کیا اس سے کہ اُس کا ہدیہ
قبول کرے یا اُس کو اپنے گھر مین داخل کرے یہانتک کہ حضرت عائشہ رض کی طرف کہلا بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اس کا پوچھہ پس اُنہون نے آپ سے پوچھا اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی تو اسماء کو امر کیا کہ اس کا ہدیہ قبول کرے اور

اور اپنے گھر مین اُس کو داخل کرے اخرجہ احمد والبزار وابو یعلی وغیرہم ابن ابی حاتم نے اتنا زیادہ کیا کہ اُس مدت مین جو کہ درمیان قریش کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھی بخاری ومسلم وغیرہما مین ہی حضرت اسما بنت حضرت ابوبکر رض سے کہا کہ آئی میرے پاس میری مان راغب ہو کر اور وہ مشرک تھی عہد قریش مین جبکہ انھون نے معاہدہ کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو مین نے آپ سے پوچھا کیا مین اُس سے صلہ رحمی کرون اس پر اللہ تعالے نے نازل کیا لاینہاکم الآیہ پس آپ نے فرمایا ہان صلی امک یعنی تو اپنی مان سے صلہ رحمی کر پھر اللہ پاک نے اُن لوگون کا بیان کیا جن کے ساتھ نیکی کرنا حلال نہین ہے اور نہ عدل اُن کے معاملے مین پس فرمایا انما ینہاکم اللہ الآیہ ان تولوہم بدل اشتمال ہے موصول سے جیسا کہ اول گزر چکا ہی یعنے اللہ تو تم کو صرف اس سے منع کرتا ہے کہ تم دوستی کرو اُن سے جو تم سے لڑے اور تم کو نکالا تمہارے گھرون سے یہ لوگ قریش مین کے صنادید کفار ہین اور اہل مکہ کے سرکش لوگ اور اُن سے جنہون نے معاونت کی اُن کی جو تم سے لڑے اور تم کو نکالا اس نکالنے پر یہ لوگ باقی اہل مکہ ہین اور وہ جو اُن کے ساتھ اُن کے عہد مین داخل ہوئے و من یتولہم فاولئک ہم الظالمون یعنے اور جو کوئی اُن سے دوستی کرے تو وہ لوگ وہی ہین کامل ظلم مین کیونکہ انہون نے دوستی کی اُس سے جو کہ مستحق ہے عداوت کا باین وجہ کہ وہ دشمن ہے اللہ کا اور اس کے رسول کا اور اُس کی کتاب کا اور اُن کو اپنے واسطے دوست ٹھہرایا یتولہم مین تو من کے لفظ کی رعایت کی اور اولئک ہم الظالمون ہین اُس کے معنی کی رعایت فرمائی کذا فی فتح البیان ف ابن کثیر مین ہے کہ اللہ تعالے نے اول اپنے مومن بندون کو کفار سے عداوت رکھنے کا امر کیا بعد اس کے اُن سے فرماتا ہے عسی اللہ الآیہ یعنی امید ہی کہ اللہ کر دے تم مین اور تمہارے دشمنون مین محبت بعد بغض کے اور مودت بعد نفرت کے اور الفت بعد فرقت کے اور اللہ قدرت والا ہی اُس شے پر جس کو چاہتا ہے یعنی جو اشیا باہم متنافر ومتباین ومختلف ہین اُن مین جمع کرتا ہی پس الفت کر دیتا ہی دلون مین بعد عداوت وقساوت کے پھر وہ مجتمع ومتفق ہو جاتے ہین جیسا کہ انصار پر منت رکھکر فرمایا ہے وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا الآیہ اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا الم اجدکم ضلالا فہداکم اللہ بی وکنتم متفرقین فالفکم اللہ بی اور اللہ پاک نے فرمایا هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ حدیث شریف مین ہی احبب حبیبک ہونا ما عسی ان یکون بغیضک یوما ما وابغض بغیضک ہونا ما عسی ان یکون حبیبک یوما ما مطلب یہ ہے کہ دوستی ودشمنی مین مبالغہ خوب نہین ہے شاید دوست کبھی دشمن ہو جائے اور دشمن کبھی دوست بن جائے کسی شاعر نے کہا ہے ؎

١ یعنی بیری عطا و صلہ مین ١٢ منہ ٢ کہ وہ احسان اللہ کا ہے اور یاد جب کہ تم آپس مین دشمن پھر الفت ڈالی تمہارے دلون مین پس ہوگئے اُس کے فضل سے بھائی اور تھے تم کنارے پر ایک گڑھے کے آگ کے پھر تم کو اُس سے خلاص کیا اسی طرح کھولتا ہے اللہ تم پر نشانیان اپنی شاید تم راہ پاؤ ٣ وہی ہے جس نے تجھ کو زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانون کا اور اُن کے دل مین الفت ڈالی اگر تو خرچ کرتا جو کچھ زمین مین ہے سارا الفت نہ ڈال سکتا اُن کے دل مین لیکن اللہ نے الفت ڈالی اُن مین اور وہ زور آور ہے حکمت والا ١٢

یَطْنَانِ کُلَّ الظَّنِّ اَنْ لَّا تَلَاقِیَا	وَقَدْ یَجْمَعُ اللّٰہُ الشَّتِیْتَیْنِ بَعْدَمَا

یعنی اسد تعالی کبھی درمیان دو متفرق کے جمع کر دیتا ہی بعد اس کے کہ ان کا پکا خیال یہہ تہا کہ وہ نہ ملین گے

واللہ غفور رحیم کا یہہ مطلب ہے کہ اسد تعالے کافرون کو واسطے اُن کا کفر بخش دیتا ہے جبکہ وہ اُس سے توبہ کرتے ہین اور

اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہین اور اُس کے مطیع و منقاد ہو جاتے ہین اور وہ بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے

اور ہر اُس شخص پر جو اُس کی طرف رجوع ہوا کسی گناہ سے ہو مقاتل بن حیان نے کہا کہ یہ آیت ابوسفیان

صخر بن حرب کے بارے مین نازل ہوئی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی بیٹی سے نکاح کر لیا تو

یہہ مودت ہو گئی آپ مین اور اُن مین لیکن اس قول مین نظر ہے اس لیے کہ آپنے ام حبیبہ بنت ابوسفیان

سے نکاح کیا قبل فتح مکہ کے اور ابوسفیان جو مسلمان ہوئے سو شب فتح مین بلا خلاف پہر واحسن من ہذا کہکر

بروایت ابن ابی حاتم وہی قصہ ابوسفیان کے عامل بنانے کا ذکر کیا ہے جو کہ مذکور ہو چکا ہے پہر حضرت ابن عباس

کی حدیث مذکور ذکر کی ہے قولہ تعالی لا ینہاکم اللہ الآیہ کا یہہ مطلب ہے کہ اللہ تم کو منع نہین کرتا ہے اُن کافرون پر

احسان کرنے سے جو تم سے نہین لڑتے ہین دین مین جیسے عورتین اور اُن مین کے ضعیف لوگ یہہ کہ تم اُن پر احسان

کرو اور عدل کرو ان اللہ یحب المقسطین پہر بروایت امام احمد حضرت اسما کی حدیث دو طریق سے ذکر کی ہے بعد اس کے

حضرت عائشہ و حضرت اسما سے ذکر کیا ہے کہ دونون نے کہا کہ ہماری مان ہم پر آئی مدینے مین اور وہ مشرک تہی الخ یہہ

روایت بزار کی ہے پہر بزار نے کہا و ہذا الحدیث لا نعلمہ یروی عن الزہری عن عروہ عن عائشہ الا من ہذا الوجہ حافظ ابن کثیر نے

کہا یہہ حدیث اس سیاق سے منکر ہے کیونکہ حضرت عائشہ کی والدہ ام رومان ہین اور وہ مسلمان و مہاجرہ ہین اور

حضرت اسما کی والدہ اور ہین چنانچہ اس کے نام کی احادیث متعددہ مین تصریح کی گئی ہے مقسطین کی تفسیر سورہ

حجرات مین گزر چکی ہے وہان یہہ حدیث صحیح وارد کی گئی ہے المقسطون علی منابر من نور عن یمین العرش الذین

یعدلون فی حکمہم واہالیہم وما ولوا قولہ تعالے انما ینہاکم الآیہ کا یہہ مطلب ہے کہ اسد تو تم کو اُن لوگون کے موالات

سے منع کرتا ہے جنہون نے تم سے عداوت قائم کی پہر تم سے لڑے اور تم کو نکالا اور معاونت کی تمہارے نکالنے پر

اللہ عز و جل اُن سے موالات سے تم کو منع کرتا ہے اور اُن سے دشمنی رکھنے کا تم کو امر فرماتا ہے پہر اُن کے موالات

پر وعید کی تاکید کی پس فرمایا ومن یتولہم فاولئک ہم الظالمون کقولہ تعالے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا

الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰی اَوْلِیَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی

الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ بالجملہ جب اسد پاک نے کفار کے دو فریق کا حکم ذکر کیا کہ فریق اول کے واسطے بر و احسان و

اقساط جائز ہے اور دوسرے کے لیئے ناجائز تو اب اُن لوگون کا حکم ذکر کیا جو کہ ایمان کا اظہار کرتے ہین پس فرمایا

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ

فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُم مَّا أَنفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ
حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○ وَإِن فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا
الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ○ **ف** اس صلح کے
وقت قرار ہوا تہا کہ جو کوئی ہمارا تم پاس جاوے اُس کو پہیر بہیجو حضرتؐ نے قبول کیا تہا کئی مرد آئے اُن کو پہیر دیا پہر
کئی عورتین آئیان اُن کو پہیرین تو کافر مرد کے گہر مین مسلمان عورت کو حرام کروانا پڑے تب یہہ آیت اُتری
اگلی اے ایمان والون جب آوین تم پاس ایمان والی عورتین وطن چہوڑکر تو اُن کو جانچ لو اللہ بہتر جانے اُن کا
ایمان پہر اگر جانو کہ وہ ایمان پر ہین تو نہ پہیرو ان کو کافرون کی طرف نہ یہہ عورتین حلال اُن مردون کو نہ وہ مرد
حلال ان عورتون کو اور دیدو اُن مردون کو جو اُن کا خرچ ہوا اور گناہ نہین تم کو کہ نکاح کرلو اُن عورتون سے
جب دو اُن کو اُن کے مہر اور نہ رکہو قبضے مین ناموس کافر عورتون کے اور مانگ لو جو تم نے خرچ کیا اور وہ کافر
مانگ لین جو اُنہون نے خرچ کیا یہہ اللہ کا فیصلہ ہے تم مین فیصلہ کرتا ہے اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا **ف**
یہہ حکم ہوا کہ کسی کافر کی عورت مسلمان ہوکر آوے اُس مرد نے جو اُس پر خرچ کیا تہا وہ پہیر دینا چاہیے جو مسلمان
اس کو نکاح کرے وہ پہیر دے اور اس عورت کو جدا مہر دے تب نکاح کرے اور اس کے مقابل یہہ حکم ہوا کہ جس
مسلمان کی عورت کافر رہ گئی ہے وہ اس کو چہوڑ دے پہر جو کافر اُس کو نکاح کرے اِس مسلمان کا خرچ کیا ہوا پہیر دے
یہہ حکم اُترا تو مسلمان موجود ہوئے دینے کو بہی اور لینے کو بہی لیکن کافرون نے دینا قبول نہ کیا تب اگلی آیت
اُتری اور اگر جاتی رہین تمہارے ہاتہ سے کوئی تمہاری عورتین کافرون کی طرف پہر تم کہا مارو تو دو اُن کو جن
کی عورتین جاتی رہین جتنا اُنہون نے خرچ کیا تہا اور ڈرتے رہو اللہ سے جس پر تم کو یقین ہے **ف** یعنی جس
مسلمان کی عورت گئی اور کافر اُس کا خرچ کیا ہوا نہین پہیرتے تو جس کافر کی عورت آئی اُس کا خرچ دینا تہا
اس کو نہ دین اسی مسلمان کو دین یہہ مال گہر مین رکہا اُس مال کے یہہ حکم جب تہا کہ کافرون سے صلح ٹہیر گئی
تہی پہیر دینے پر اب یہہ حکم نہین مگر کہین ایسی صلح کا اتفاق ہوجاوے اور عورتون کا جانچنا فرمادیا کہ دل کی
خبر اللہ کو ہے مگر ظاہر مین جانچنا یہ کہ اگلی آیت مین جو حکم ہین یہہ قبول کرین تو اُن کا ایمان ثابت رکہو آیت
پر بیعت تہی حضرتؐ کے پاس بیعت کرتیان تہین عورتین تو یہی قرار لیتے تہے انتہی **ف** فتح البیان مین ہے
جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش سے صلح کی حدیبیہ کے دن اِس شرط پر کہ آپ پہیر دین قریش
کی طرف اُس شخص کو جو کہ اُن مین کا مسلمان ہوکر آپ کے پاس آئے پہر جب عورتون نے آپ کی طرف
ہجرت کی تو اللہ پاک نے یہہ نہ مانا کہ وہ مشرکون کی طرف پہیری جائین اور اُن کے امتحان کا امر فرمایا جیسا

کہ بخاری نے مسور بن مخرمہ و مروان بن حکم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب کفار قریش سے صلح کیا حدیبیہ کے دن تو آپ کے پاس مسلمان عورتیں آئیں پس اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین آمنوا حتی بلغ ولا تمسکوا بعصم الکوافر تو حضرت عمرؓ نے اُس دن دو عورتوں کو طلاق دی جو اُن کی تھیں شرک میں واخرجہ ایضا من حدیثہما باطول من ہذا و ہذا لفظ مسور کا ہے اور ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط اُن عورتوں میں سے تھی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف نکلی تھیں اور وہ عاتق تھی یعنے جوان اپنی ماں باپ کے گھر میں تو اُس کے گھر والے آئے درخواست کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ آپ اُس کو اُن کی طرف پھیر دیں یہاں تک کہ اللہ تعالی نے مومنات کے حق میں نازل کیا جو کچھ کہ نازل کیا یعنی یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا اذا جاءکم المومنات مہاجرات فامتحنوہن اُن عورتوں کا نام مومنات رکھا اِس لیے کہ اُنہوں نے کلمہ شہادت کے ساتھ نطق کیا یا اس لیے کہ وہ قریب ہونے والی تھیں اس کے کہ بسبب امتحان کے اُن کا ایمان ثابت ہو جائے گا یعنی اے ایمان والو جس وقت آئیں تمہارے پاس ایمان والی عورتیں وطن چھوڑ کر کفار کے درمیان سے تو تم ان کا امتحان لو اُن کو جانچو اس میں اختلاف ہے کہ کس چیز کے ساتھ اُن کا امتحان لیتے تھے پس کسی نے تو یہ کہا کہ اُن سے اللہ کی قسم لیتے تھے کہ وہ نہیں نکلی ہیں خاوند کے بغض سے اور نہ اعراض کر کے ایک زمین سے طرف دوسری زمین کے اور نہ واسطے ڈھونڈھنے دنیا کے بلکہ واسطے محبت اللہ کے اور اُس کے رسول کے اور واسطے رغبت کے اُس کے دین میں پھر جب اس نے ایسی قسم کھائی تو نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کے خاوند کو اُس کا مہر عطا کرتے اور خرچ اُس نے اُس پر خرچ کیا اور اُس کو اُس کی طرف نہیں پھیرتے تھے جیسا کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے کہ جس وقت عورت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آتی تو حضرت عمر بن الخطاب اُس کو قسم کھلاتے کہ باللہ ما خرجت رغبۃ بارض عن ارض وباللہ ما خرجت من بغض زوج وباللہ ما خرجت التماس دنیا وباللہ ما خرجت الا حبا للہ ورسولہ اخرجہ الطبرانی وغیرہ بسند حسن کسی نے کہا امتحان یہ ہے کہ وہ گواہی دے اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس جو جان لیتے کہ یہ اُن کی طرف سے حق ہے تو نہ پھیری جائیں طرف کفار کے اور اُس کا خاوند جو اُن کا فرون میں تھا جن کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عقد کیا اُس کو اُس عورت کا مہر دیا جاتا جو اُس کو دیا تھا اور حلال کر دیتے اُن عورتوں کو واسطے مومنوں کے جبکہ وہ اُن کو اُن کے مہر دے دیں قالہ ابن عباس کسی نے کہا امتحان نہ تھا مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُن پر یہ آیت پڑھ دیتے تھے یعنی یا ایہا النبی اذا جاءک المومنات الی آخرہا اہل علم نے اختلاف کیا ہے دو قول پر کہ عورتیں عہد ہدنہ میں داخل ہیں یا نہیں پس اول قول کی بنا پر تو یہ آیت اُس عہد کی مخصص ہوگی اکثر اسی کے قائل ہیں اور دوسرے قول کی بنیاد پر نہ نسخ ہے نہ تخصیص ہے اللہ اعلم بایمانہن حال منصوص ہے مطلب اس سے یہ بات کرنا ہے کہ اُن کی حقیقت حال کو سوا اللہ پاک کے اور کوئی نہیں جانتا ہے اُس نے تم کو اس کا

مکلف نہین کیا ہے تم کو تو صرف اس کی تکلیف دی ہے کہ تم اُن کا امتحان لو یہان تک کہ تم کو وہ بات ظاہر
ہو جاے جو اس پر دال ہو کہ اُنھون نے جو اسلام مین راغب ہونے کا دعوی کیا ہے اُس مین اُن کا دعوی سچا ہے
فان علمتموہن مومنات فلا ترجعوہن الی الکفار یعنی پہر اگر بعد امتحان کے جس کا تم کو امر کیا گیا ہے بحسب
ظاہر اُن کو مومن جان لو تو مت پہیرو اُن کو طرف اُن کے کافر خاوندون کے علم سے مراد ظن غالب ہے جو کہ بوجہ
ظہور امارات کے حاصل ہوتا ہے ظن کا نام علم رکہنا موذن ہے اس بات کا کہ ظن غالب اور وہ شی جس کی طرف قیاس مفضی
ہوتا ہے قائم مقام علم کے ہے اور اُس کا صاحب قولہ تعالی لا تقف ما لیس لک بہ علم کے تحت مین داخل
نہین ہے کہ جس کو علم کہتے ہین مراد علم سے ظن ہے اس کا نام علم رکہا گیا یہہ بات بتانے کو کہ وہ مثل علم کے ہے اس پر عمل
واجب ہونے مین اس بنا پر کلام مین استعارہ تبعیہ ہو گا یہہ آیہ ناسخ ہے شرط رد کی بہ نسبت عورتون کے اُس شخص
کے مذہب پر جو کہ نسخ سنت کا قرآن سے جائز رکہتا ہے بعض نے کہا کہ یہہ نسخ کے قبیل سے نہین ہے یہ تو صرف
تخصیص کے قبیل سے ہے یا تقیید مطلق کے باب سے اس لیے کہ عقد کا اطلاق کیا گیا پہیرنے مین اُس شخص کے جو کہ
مسلمان ہو گیا تو ظاہر ہوا عموم رجال مین مع نساء کے پہر اللہ پاک نے اُس کے عموم سے عورتون کا نکلنا بیان
کیا اور مردون اور عورتون مین یون فرق کیا جاتا ہے کہ پہیر دینے مین جو خوف فتنے کا عورت پر ہے وہ مرد
پر نہین ہے عورت پر یہہ ہے کہ مشرک اُس سے صحبت کرے گا دوسرا فرق یہہ ہے کہ عورت پر مرتد ہو جانی سے
امن نہین ہے جبکہ وہ خوف دلائی جاے اور اُس پر زبردستی کی جاے اُس لیے کہ اس کا دل ضعیف ہے اور یہ وجہ ہے
کہ عورت کو یہہ بات کم سوجہتی ہے کہ اُس سے نکل جاے باین طور کہ کفر کا کلمہ مع توریہ ظاہر کر دیے اور کلمہ ایمان کا
پوشیدہ رکھے یا طمانیت دل کی ایمان پر ہو اور مرد پر اس بات کا خوف نہین کیا جاتا ہے اس لیے کہ وہ قوی
دل ہوتا ہے اور اُس کو ویسی بات سوجہتی ہے کذا فی الخطیب بالجملہ اگر تم کو اُن کے مومن ہونے کا ظن غالب
ہو جاے تو اُن کو کافرون کی طرف مت پہیرو پہر اس نہی کی یہ علت بیان فرمائی لا ہن حل لہم ولا ہم
یحلون لہن یعنے اس لیے مت پہیرو کہ نہ وہ عورتین اُن مردون کو حلال ہین اور نہ مرد اُن عورتون کو اس سے
یہ نکلا کہ مومن عورت کسی کافر کو حلال نہین ہے اور عورت کا اسلام موجب ہوتا ہے اُس کی فرقت کا اپنے
خاوند سے نہ مجرد ہجرت اُس کی تکرار واسطے تاکید حرمت کے ہے یا اول جملہ واسطے نفی حل کے ہے حال میں
اور ثانی جملہ واسطے نفی حل کے ہے زمانہ آیندہ مین یا اول واسطے بیان زوال نکاح کے ہے اور ثانی واسطے
نکاح جدید کے پہیر والیان امور کو مخاطب کر کے فرمایا واتوہم ما انفقوا یعنے اے حاکمو دو ان عورتون کے
خاوندون کو جو کہ ہجرت کر آئی ہین اور اسلام لائی ہین مثل اُن مہرون کے جو اُنھون نے اُن پر خرچ کیے
ہین امر واسطے وجوب کے ہے تو اب منسوخ ہو گا یا واسطے ندب کے جیسا کہ امام شافعی کا مذہب ہے تو منسوخ نہو گا

پیچھے پڑ جس بات کی خبر نہیں تجھکو ۱۲

دینے کا وجوب یا استحباب یہ جو ہے سو صرف اہل ذمہ کی عورتوں میں ہی جیسا کہ آیت کا مورد بھی ہے اس لیے کہ آیت
کا ورود لنسائی اہل مکہ کی شان میں ہوا ہے جن سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح کی تھی رہیں حربیوں
کی عورتیں جن کے لیے عہد عقد نہیں کیا گیا سو نہ ان کے مہر کا رد کرنا واجب ہے نہ مسنون بھی اتفاقاً قتادہ
بھی اسی کے قائل ہیں اور بات ویسی ہی ہے جو انہوں نے کہی امام شافعی نے فرمایا اور جب طلب کرے
اس عورت کو غیر زوج عورت کے رشتہ داروں میں سے تو وہ روکی جائے اس سے بلا عوض حضرت ابن عباس رض
سے مروی ہے کہ سورۂ ممتحنہ بعد اس صلح کے نازل ہوئی پس جو عورت ان کی عورتوں میں سے اسلام لاتی تو اس سے
پوچھا جاتا کہ تجھے کس شے نے نکالا پھر اگر وہ اپنے خاوند سے بھاگ کر اور اعراض کر کے نکلی ہوتی تو پھیر دی جاتی اور اگر
اسلام میں رغبت کر کے نکلی ہوتی تو وہ روک رکھی جاتی اور پھیر دیا جاتا اس کے خاوند پر مثل اس کے جو اس نے
خرچ کیا اخرجہ ابن مردویہ پھر اللہ پاک نے مومنوں سے گناہ کی نفی کی ان مہاجر عورتوں کے نکاح کرنے میں پس
فرمایا ولا جناح علیکم ان تنکحوہن یعنی نہیں ہے کچھ گناہ تم پر کہ نکاح کرو ان مومن عورتوں سے وقت وجود شرط
نکاح کے وہ شرط پورا ہونا عدت کا ہے اس صورت میں کہ مسلم عورت مدخول بہا ہو اور ولی اور دو گواہ اور باقی
شرطیں صحت کی مدخول بہا و غیر بہا میں اس لیے کہ وہ عورتیں اب تمہاری اہل دین سے ہو گئیں گو ان کے کافر
خاوندوں نے ان کو طلاق نہیں دی باین وجہ کہ وہ عقد اسلام سے فسخ ہو گیا اذا آتیتموہن اجورہن یعنی ان کے
نکاح میں کچھ گناہ نہیں ہے جبکہ تم دیدو ان کو ان کے مہر اس لیے کہ مہر بضع کی اجرت ہے اور یہ نکاح و مہر دینا
بعد پوری ہونے ان کی عدت کے ہے جس طرح کہ وجوب عدت کی دلیلیں اس پر دال ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں کہ مہاجر عورت پر کچھ عدت نہیں ہے اور اسی آیت سے استدلال کیا ہے فتح البیان میں ہے کہ قول اول اولیٰ ہے اوزاعی
ولیث و امام شافعی و امام احمد اسی کے قائل ہیں یہ آیت رد ہے اس وہم کا کہ مہر کا پھیرنا ان کے کافر خاوندوں کی طرف اس سے
مغنی ہے کہ ان کے لیے جدید مہر مقرر کیا جائے جبکہ مسلمان مرد ان سے نکاح کریں سو فرما دیا کہ جو مہر کفار کو دیا گیا وہ قائم مقام نہیں
ٹھہرا ہے اس مہر کی جو کہ مسلمان پر واجب ہے جبکہ ان سے نکاح کرے مراد مہر کو دینے سے اس کا لازم کر لینا ہے گو بالفعل نہ دیا جائے
ولا تمسکوا بعصم الکوافر جمہور نے تمسکوا کو تخفیف سے پڑھا ہے امساک سے ابو عبید نے اس کو اختیار کیا ہے بدلیل اس آیت کے فامسکوہن
بمعروف اور کسی نے بتشدید تمسک سے یہ دونوں سبعیہ ہیں عصم جمع ہے عصمۃ کی وہی ما یعتصم بہ من عقد و سبب یعنی جس شے کے
ساتھ چنگل مارا جاتا ہے وہ عصمۃ ہے گرہ اور رسی مراد یہاں عقد نکاح کی عصمت ہے کوافر جمع ہے کافرہ کی یہ وہ عورت ہے جو کہ دار الحرب
میں باقی رہ گئی یا مرتد ہو کر دار الحرب سے لاحق ہو گئی یعنی تم میں اور ان کافر عورتوں میں کوئی عصمت اور کوئی تعلق زوجیت
کا نہ ہو مطلب یہ ہے کہ جس شخص کی کوئی کافر عورت تھی تو وہ اس کی عورت نہیں ہے اس لیے کہ اختلاف دین کی وجہ سے
اس کی عصمت منقطع ہو گئی زوجیت کا رشتہ ٹوٹ گیا نخعی نے کہا ہے وہ مسلمان عورت ہے کہ دار الحرب سے لاحق ہوتی ہے

پھر کافر ہو جاتی ہے کافر مسلمان عورتوں کو اور مسلمان مشرک عورتوں کو بیاہتے تھے پھر یہ بات اس آیت سے منسوخ ہو گئی
اور یہ آیت خاص ہے ساتھ کافر مشرک عورتوں کے نہ اُن کافر عورتوں کے جو کہ اہل کتاب ہیں کیونکہ کسی نے کہا کہ سبھی
کافر عورتوں میں عام ہے اُن میں سے اخراج کتابیات کی ساتھ تخصیص کی گئی ہے جمہور اہل علم اس طرف گئے ہیں
کہ جب کوئی وثنی یا کتابی اسلام لائے تو درمیان جورو خاوند کے تفریق نہ کی جائے مگر بعد انقضائے عدت کے
بعض اہل علم نے یوں کہا کہ دونوں میں تفریق کی جائے بمجرد اسلام زوج کے اور یہ جب ہے سو اسی وقت کہ عورت
مدخول بہا ہو اور جب وہ غیر مدخول بہا ہو تو درمیان اہل علم کے کچھ خلاف نہیں ہے اس میں کہ بسبب
اسلام کے دونوں میں عصمت منقطع ہو گئی اس لئے کہ اُس پر کچھ عدت نہیں ہے حضرت ابن عباس رض سے
مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب مسلمان ہوئے اور اُن کی بی بی پیچھے رہ گئی مشرکوں میں اس پر اللہ پاک نے
ولا تمسکوا بعصم الکوافر نازل فرمائی اخرجہ ابن منیع واسألوا ما انفقتم ولیسألوا ما انفقوا یعنی تم طلب کرو مہر اپنی
عورتوں کی جو کہ لاحق ہونے والی ہیں ساتھ کفار کے اُس شخص سے جس نے اُن سے نکاح کیا اور چاہیے وہ طلب
کریں اپنی عورتوں کا مہر جو ہجرت کر آئی ہیں ہم میں کہ اُس شخص سے جس نے اُن سے نکاح کیا ہے مفسرین
نے کہا ہے کہ جو کوئی مسلمان عورتوں میں کی مرتد ہو کر کفار کی طرف چلی جاتی جو کہ اہل عہد سے ہیں تو کفار سے کہا جاتا
کہ لاؤ اُس کا مہر اور مسلمانوں سے کہا جاتا جبکہ کوئی عورت کفار میں کی مسلمانوں کی طرف آتی اور مسلمان ہو جاتی
کہ پھیر دو اُس کا مہر اُس کے کافر خاوند پر خطیب نے کہا کہ یہ امر ایک انصاف و عدل تھا درمیان دو حال کے سلیمان
جمل نے اس کے بیان میں طول دیا ہے ذلکم حکم اللہ یعنی یہ مہروں کا پھیرنا دونوں طرف سے جس کا ذکر ہوا اللہ کا حکم
ہے یحکم بینکم جملہ مستانفہ ہے یا حالیہ ہے واللہ علیم حکیم یعنی اللہ تعالیٰ بلیغ العلم ہے کوئی خفی شے اُس پر مخفی
نہیں ہے بلیغ الحکمۃ ہے اپنے اقوال و افعال میں قرطبی نے کہا کہ یہ امر مخصوص تھا اُس کے زمانے کے ساتھ اس نازل
میں خاصہ باجماع مسلمین کے بالجملہ جب آیت متقدمہ نازل ہوئی تو مسلمانوں نے کہا ہم راضی ہوئے اللہ کے حکم سے اور
مشرکوں کو لکھا تو وہ باز رہے راضی نہ ہوئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی وان فاتکم شیء من ازواجکم الی الکفار فعاقبتم
فاتوا الذین ذهبت ازواجهم مثل ما انفقوا یعنے اور اگر فوت ہو جائے تم سے کوئی شے تمہاری بیبیوں سے طرف
کفار کے مطلب یہی کہ مسلمان عورتوں کے جو مہر تم نے کفار کو دیئے اس میں سے اگر کچھ تم سے فوت ہو جائے
کسی نے کہا یہ معنی ہیں کہ اگر چھوٹ بھاگی تم سے کوئی عورت تمہاری عورتوں میں کی طرف کفار کے پھر وہ مسلمان
عورت مرتد ہو جائے زمخشری اسی قول کی طرف مائل ہیں پھر تم پہونچاؤ کافروں کو لڑائی میں کوئی عقوبت
واحدی کہتے ہیں مفسرین نے کہا ہے ای فغنمتم یعنے پھر تم غنیمت لو زجاج نے کہا تاویل اس کی یہی ہے وکانت
العقبی لکم ای کانت الغنیمۃ لکم حتی غنمتم یعنی پھر غنیمت تمہارے واسطے ہو تا آنکہ تم غنیمت لو کسی نے کہا یہ معنی ہیں

ظہرتم وکانت العاقبۃ لکم یعنی تم غالب ہوا اور انجام خیر تمہاری واسطے ہو تو دو اُن لوگون کو جن کی بیبیان جاتی رہی ہین مثل مہر اس مہاجر عورت کے جس سے اُنہون نے نکاح کیا ہے اور رستدوہ اُس کے کافر خاوند کو یہ ابہہ ہے کہ ردت قبل دخول کے ہو یا بعد دخول کے پس حکم یہہ ہوا کہ اُس زوج کے واسطے غنیمت سے جمیع مہر واجب ہے قتادہ و مجاہد کہتے ہین کہ اُن کو صرف یہ امر کیا گیا کہ جن کی عورتین جاتی رہی ہین اُن کو دین مثل اُس کے جو اُنہون نے خرچ کیا تھا غنیمت سے یہہ آیت منسوخ ہے اس کا حکم منقطع ہو گیا اور مرتفع ہوا بعد فتح کے مع اُس کی دونون شقون کے تو جو عورت مسلمان ہو کر آئی اُس کا مہر دینا واجب نہین ہی واسطے کفار کے اور نہ مہر اُس عورت کا جو مرتد ہو گئی اس کے خاوند کو عطا و مجاہد و قتادہ اسی کے قائل ہین ایک قوم نے کہا کہ آیت منسوخ نہین ہے اور اُن پر پھیر جائیگا جو اُنہون نے خرچ کیا آیت کے معنی کا حاصل یہہ ہے کہ من ازواجکم مین دو احتمال ہین یہہ بھی جائز ہے کہ فاتکم سے متعلق ہوا ہی من جہۃ ازواجکم اور شی سے مراد وہ مہر جس کی چٹی زوج نے اُٹھائی اس لیے کہ تفسیر یون وارد ہوئی ہے کہ جس وقت مرد مسلم کی عورت کفار کی طرف بہاگ جائے تو اللہ پاک نے مومنون کو یہ امر فرمایا کہ جو چٹی اُس نے اٹھائی ہی وہ اُس کو دین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ یہہ کام کیا تفاسیر مین اُن کا ذکر کیا گیا ہی یہی جائز ہے کہ من ازواجکم محذوف کے متعلق ہو اس بنا پر کہ شے کی صفت ٹہیری پھر شے مین جائز ہے کہ اُس سے مہر مراد لیا جائے لیکن اس بنا پر مضاف محذوف کا ہونا ضرور ہے اے من مہر ازواجکم تاکہ موصوف و صفت باہم مطابق ہو جائین اور یہہ بھی جائز ہے کہ شی سے عورتین مراد لی جائین اے نوع و صنف منہن اور یہ ظاہر ہی اس قول کا من ازواجکم اور اس قول کا فآتوا الذین ذہبت ازواجہم معنی یہ ہین کہ جس شخص کی عورت مشرکون کی طرف چلی گئی پہر کافر ہو گئی اور مشرکون نے اُس عورت کا مہر اُس کو نہین پھیرا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہی تو مومنین اُس کو دین مثل اُس مہر کے جو اُس نے اُس پر خرچ کیا ہی غنیمت سے واتقوا اللہ الذی انتم بہ مومنون یعنی تم حذر کرو اس سے کہ تعرض کرو کسی شے کا اُن چیزون سے جو کہ عقوبت کو تم پر واجب کرتی ہین اس لیے کہ جس ایمان کے ساتہ تم متصف ہو وہ اپنی صاحب پر اُس کو واجب کرتا ہے ف حافظ ابن کثیر کہتے ہین سورہ فتح مین صلح حدیبیہ کا ذکر گزر چکا ہے جو کہ درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قریش کے واقع ہوئی تھی سو اس مین یہ ہی کہ اس شرط پر ہوئی تھی کہ نہ آئے ہم مین کا کوئی مرد تیرے پاس اگرچہ تیرے دین پر ہو مگر تو اُس کو ہماری طرف پھیر دے ایک روایت مین یہ ہے کہ اس پر ہوئی تھی کہ نہ آئے ہم مین کا تیرے پاس کوئی اگرچہ تیرے دین پر ہو مگر تو اُس کو ہماری طرف پھیر دے اور یہ قول ہے عروہ و ضحاک و عبدالرحمن بن زید و زہری و مقاتل بن حیان و سدی کا پس بنا بر اس روایت کہ یہہ آیت سنت کی مخصص ہوگی و ہذا من احسن امثلۃ ذالک اور بعض سلف کے طریقہ پر ناسخ ہوگی اس لیے کہ اللہ عز و جل نے اپنے مومن بندون کو امر فرمایا جبکہ اُن کے پاس آئین عورتین وطن چہوڑ کر

اس بات کا کہ اُن کا امتحان لین پہر اگر اُن کو مومن جانین تو نہ پہیرین اُن کو طرف کفار کے نہ وہ عورتین اُن کو حلال ہین
اور نہ وہ مرد اُن کو حلال عبد اللہ بن ابی احمد سے مروی ہے کہ وطن چہوڑا ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط نے ہجرت مین
تو اس کے دو بہائی عمارہ و ولید نکلے یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر آئے پہر آپ سے گفتگو کی اُس کے باب
مین کہ آپ اُس کو اُن کی طرف پہیر دین پس اللہ تعالے نے عہد توڑ ڈالا جو لکہا گیا آپ مین اور مشرکون کے درمیان تہا عورتون
مین خاصۃً تو اُن کو منع کیا کہ اُن کو پہیرین طرف مشرکون کے اور اللہ تعالی نے امتحان کی آیت نازل فرمائی بعد
اس کے امتحان کا بیان کیا ہے پہر کہا ہے کہ فان علمتموہن مومنات الآیہ مین دلالت ہے اس بات پر کہ ایمان
پر اطلاع یقیناً ممکن ہے آیہ لاہن حل لہم ولاہم یحلون لہن یہ وہی آیت ہے جس نے مسلمان عورتون کو مشرکون
پر حرام کر دیا ابتداے اسلام مین یہ جائز تہا کہ مشرک مومن عورت سے نکاح کرے اسی لیے ابو العاص بن ربیع کا قصہ
ہوا یہ شخص حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے خاوند اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے داماد ہین بی بی زینب مسلمان
تہین اور اُن کے خاوند اپنی قوم کے دین پر تہے پہر جب وہ بدر کے دن قیدیون مین پکڑے آئے تو اُن کی بی بی
حضرت زینب نے اپنے خاوند کے فدیہ مین اپنا ایک قلادہ بہیجا یہ اُن کی والدہ حضرت خدیجہ کا تہا پہر جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُس کو دیکہا تو آپ کو اس سے رقت شدید ہوئی اور مسلمانون سے فرمایا اگر تمہاری یہ
راے ہو کہ اُس کے لیے اُس کا قیدی چہوڑ دو تو کر و پس مسلمانون نے کیا تو آپ نے اُس کو اس شرط پر چہوڑا کہ آپ کی
صاحبزادی کو آپ کی طرف بہیجدے سو اُس نے آپ کے واسطے یہہ بات پوری کی اور جو وعدہ آپ سے کیا تہا اس میں
آپ سے سچا برتاؤ کیا اور حضرت زینب کو زید بن حارثہ کے ہمراہ آپ کی طرف بہیجدیا پہر وہ وقعہ بدر کے بعد سے مدینے
مین مقیم رہین یہہ واقعہ سنہ ۲ ہجری مین ہوا یہان تک کہ اُن کے خاوند ابو العاص سنہ ۸ ہجری مین مسلمان ہوئے تو
آپ نے بہ نکاح اول حضرت زینب کو اُن کے خاوند پر پہیر دیا اور نیا مہر اُن کے واسطے مقرر نہین فرمایا جیسا کہ امام احمد
نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب کو
بنکاح اول ابو العاص کو پہیر دیا اور اُن کی ہجرت چہہ سال قبل اُنکے خاوند کے اسلام سے تہی اور نہ نئی گواہی
کی اور نہ نیا مہر باندہا ورواہ ابوداؤد وابن ماجۃ والترمذی اُن مین کے بعض یہہ کہتے ہین کہ بعد دو برس کے یہہ قول صحیح
ہے اس لیے کہ مسلمات کی مشرکین پر تحریم ہو چکی اس سے دو برس بعد اُن کے خاوند کا اسلام ہوا ترمذی نے کہا لیس
باسنادہ باس ولا نعرف وجہ ہذا الحدیث ولعلہ جاء من حفظ داؤد بن الحصین وسمعت عبد بن حمید یقول سمعت یزید
بن ہارون یذکر عن ابن اسحق ہذا الحدیث وحدیث ابن الحجاج یعنے ابن ارطاۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رد ابنتہ علی ابی العاص بن ربیع بمہر جدید ونکاح جدید فقال یزید حدیث ابن عباس
اجود اسنادا والعمل علی حدیث عمرو بن شعیب ثم قلت وقد روی حدیث الحجاج بن ارطاۃ عن عمرو بن شعیب الامام احمد

والترمذی وابن ماجۃ وضعفہ الامام احمد وغیر واحد واللہ اعلم واجاب الجمہور عن حدیث ابن عباس بان ذلک کان قضیۃ عین

یحتمل انہ لم تنقض عدتہا منہ لان الذی علیہ الاکثرون انہا متی انقضت العدۃ ولم یسلم انفسخ نکاحہا منہ وقال آخرون

بل اذا انقضت العدۃ ہی بالخیار ان شاءت اقامت علی النکاح واستمرت وان شاءت فسخۃ وذہبت فتزوجت

وحملوا علیہ حدیث ابن عباس واللہ تعالیٰ اعلم قولہ تعالیٰ وان فاتکم شیء الآیہ مجاہد وقتادہ کہتے ہین کہ یہہ اُن کافرون مین ہے جن کے واسطے عہد نہین ہے جب اُن کی طرف کوئی عورت بھاگ جائے اور وہ اُس کے خاوند کو کچھہ نہ دین تو جس وقت اُن مین کی کوئی عورت آجائے تو اُس کے خاوند کو کچھہ نہ دین یہانتک کہ جو عورت اُن کی طرف چلی گئی ہے اُس کے خاوند کو دے مثل اُس خرچ کے جو اُس نے اُس پر کیا ہے ابن جریر نے بسند خود زہری سے روایت کیا ہے کہ مسلمانون نے اللہ کے حکم کا اقرار کیا تو مشرکون کی نفقات جو اُنہون نے اپنی عورتون پر خرچ کیے تھے جن کی ادائی کا اللہ نے مومنون کو امر فرمایا سو مومنون نے تو وہ نفقات مشرکون کو ادا کیے اور مشرکون نے حکم اللہ کے اقرار کرنے سے انکار کیا مسلمانون کے نفقات ادا کرنی مین جن کا ادا کرنا اللہ نے اُن پر فرض کیا تہا اس پر اللہ تعالیٰ نے مومنون سے فرمایا وان فاتکم شیء الآیہ پس بعد اس آیت کے اگر کوئی عورت مومنون کی عورتون مین سے مشرکون کی طرف چلی جائے تو مومنین اُس کے خاوند مومن کو وہ خرچہ پہیر دین جو اُس نے اُس عورت پر خرچ کیا ہے اُس عقب مین سے جو اُن کے قبضے مین ہے یہہ وہ عقب ہے جس کا مسلمانون کو حکم ہوا کہ اس کو مشرکون پر پہیر دین بدلے اُن کے نفقات کے جو اُنہون نے اپنی عورتون پر خرچ کیے تہے کون عورتین جو کہ ایمان لائین اور ہجرت کر آئین ثم ردوا الی المشرکین فضلا ان کان بقی لہم

والعقب ما کان بقی من صداق نساء الکفار حین آمن وہاجرن یعنی کسی مومن کی عورت جو مشرکون کی طرف چلی گئی ہے اُس کے خاوند کو عقب کی جائداد سے اُس کا خرچہ دیدین پہر اگر کچھہ اس جائداد مین سے مشرکون کا باقی رہا ہو تو وہ انہین کو پہیر دین اور عقب وہ مال ہے جو کہ زنان کفار کے مہر سے باقی رہا جبکہ وہ ایمان لائین اور ہجرت کی عوفی کا لفظ حضرت ابن عباسؓ سے یہ ہے کہ اگر مہاجرین مین کے کسی مرد کی عورت کفار سے جاملے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس مرد کے واسطے یہہ حکم دیا کہ جو کچھہ اُس نے خرچ کیا ہی اُس کے مثل غنیمت سے اُس کو دیا جائے مجاہد نے بھی اسی طرح کہا ہے فعاقبتم اے اصبتم غنیمۃ من قریش او

غیرہم یعنے پہر پاؤ تم غنیمت قریش سے یا اُن کے غیر سے مثل ما انفقوا سے مراد اس عورت کا مہر مثل ہے اسی طرح مسروق و ابراہیم و قتادہ و مقاتل و ضحاک و سفیان بن حسین و زہری نے بھی کہا ہے یہ قول اول قول کی منافی نہین ہے اس لیے کہ اگر اول ممکن ہو تو اولیٰ وہی ہے ورنہ پہر اُن غنائم سے دین جو کہ کفار کے ہاتہون سے لی جاتی ہین یہہ بات اوسع ہے یعنی اس مین وسعت زیادہ ہے ابن جریر کا مختار یہی ہے

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝ ع

النصف

اے نبی جب آوین تیری پاس مسلمان عورتین قرار کرنی کو اس پر کہ شریک نہ ٹہیراوین اللہ کا کسی کو اور چوری نکرین اور بدکاری نکرین اور اپنی اولاد نہ مارین اور طوفان نلاوین باندہ کر اپنے ہاتہون پاؤن مین اور تیری بے حکمی نکرین کسی بہلے کام مین تو اُن سے قرار کر اور معافی مانگ اُن کے واسطے اللہ سے اللہ بیشک بخشنے والا ہے مہربان اے ایمان والو مت دوستی کرو ان لوگون سے کہ غصے ہوا اللہ اُن پر وہ آس توڑ چکی ہین پچہلے گہر سے جیسے آس توڑی منکرون نے قبر والون سے ف۱ طوفان باندہنا ہاتہ پاؤن مین یہہ کہ کسی پر جہوٹا دعوی کرین یا جہوٹی گواہی دین یا کسی معاملت مین جہوٹی قسم کہا جاوین اپنی عقل سے بنا کر اور ایک یہہ کہ بیٹا جنا کسی اور سے اور لگاوین کسی اور کو یا بن جنا ڈال لیوین اور باپ پر لگاوین حدیث مین فرمایا جو عورت بیٹا لگاوے کسی کا کسی کو تو اُس پر بہشت کی بو حرام ہے ف۲ یعنے منکرون کو توقع نہین کہ قبر سے کوئی اُٹہے گا یہہ کافر بہی ویسے ہی ناامید ہین انتہے ف اذا جاءک المومنات یبایعنک الآیہ ظاہر اس ترکیب کا یہہ ہے کہ عورتون نے مبایعت طلب کی شروط مذکورہ پر یعنے انہون نے اُن کا التزام کر لیا قبل اس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے بیعت لین اور آپ کو بعد اس کے اُن کی مبایعت کا امر کیا گیا اُن شرطون پر جن کا انہون نے التزام کر لیا تہا باوجود اس کے کہ سیر مین جو بات قرار دی گئی ہے وہ یہہ ہے کہ آپ نے اُن سے مبایعت کی ابتدا فرمائی یہہ شرطین اُن پر ٹہیرا کر اور بعد اس کے کہ آپ نے بیعت لی انہون نے اُن کا التزام کیا مع بعد کے ممکن ہے یون کہا جائے کہ آیت مین تقدیر یہہ ہے اذا جاءک المومنات یبایعنک فبایعھن علی ان لا یشرکن باللہ شیئا الآیہ تامل بالجملہ یہہ بیعت فتح مکہ کے دن ہوئی اس لیے کہ مکے والون کی عورتین آئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس کہ آپ سے بیعت کرین تو اللہ تعالی نے آپ کو امر فرمایا کہ ان سے یہہ عہد لین کہ شریک نکرین اللہ کا کسی شی کو کوئی شے ہو اور چوری نکرین اور زنا نہ کرین اور نہ مار ڈالین اپنی اولاد کو یہہ وہ ہے جو جاہلیت والے کیا کرتے تہے کہ لڑکیون کو زندہ دفن کر دیتے تہے بسبب خوف عار و فقر کے اور نہ لائین بہتان کہ باندہین اُس کو درمیان اپنے ہاتہون اور پاؤن کے یعنی لاحق نکرین اپنے خاوندون سے وہ بچا جو اُن کا نہین ہے فراء کہتے ہین کہ عورت بچا اُٹہا لاتی ہے پہر اپنے خاوند سے کہتی تہی کہ یہہ میرا بچا ہے تجہ سے سو یہہ وہ بہتان ہے جو کہ باندہا گیا ہے درمیان انکے ہاتہون پاؤن کے اس کی یہہ وجہ ہے کہ جسوقت مان بچے کو جنتی ہے تو وہ گر پڑتا ہے درمیان اُس کے دونون ہاتہ اور پاؤن کے یہان یہہ مراد نہین ہے کہ وہ منسوب کرتی ہے اپنے بچے کو زنا سے طرف اپنے خاوند کے اس لیے کہ یہہ تو

ف٥ کرنا اقرار بیعت کا

نہی عن الزنا کے تحت مین داخل ہو چکا ہے حضرت ابن عباس رضہ نے فرمایا کہ جب آزاد عورت کے لڑکی پیدا ہوتی تو اسکی جگہہ لڑکا رکھدیتی تھی دوسرا لفظ اُن کا یہہ ہے کہ لاحق نکرین اپنے خاوندون سے اُن کی غیر اولاد کو اور نافرمانی نکرین تیری کسی معروف مین یعنی ہر امر مین جو کہ اللہ کی طاعت ہی اور لوگون کی طرف احسان و نیکی ہے اور ہر امر مین جسکا شرع نے امر کیا ہے یا اُس سے نہی کی ہے معروف وہ ہے جسکا حسن پہچانا گیا ہے شرع کی جانب سے عطا نے کہا کہ کل بر و تقوی مین حضرت ابن عباس رضہ نے فرمایا کہ یہہ تو صرف ایک شرط ہے کہ اللہ تعالے نے عورتون کے واسطے اُس کی شرط کی ہی ہے دو مقاتل نے کہا کہ مراد معروف سے نہی ہے نوحہ کرنے کپڑے پہاڑنے بال کاٹنے گریبان پہاڑنے مونہہ نوچنے ویل پکارنے سے قتادہ و سعید بن مسیب و محمد بن سائب و زید بن اسلم نے بھی اسی طرح کہا ہے جو کچھہ ان لوگون نے کہا قرآن شریف کے معنی اُس سے زیادہ تر وسیع ہین مع دخول نوح کے اس مین کسی نے کہا کہ معروف کی جو قید لگائی باوجود اس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تو اسی معروف کا امر فرماتے ہین سو وہ اس کی تنبیہ ہے اس بات پر کہ خالق کی معصیت مین کسی مخلوق کی طاعت جائز نہین ہے فبایعہن جواب ہے اذا کا یعنی جس وقت وہ عورتین ان امور پر تجھہ سے بیعت کرین تو تو اُن سے بیعت لے یعنی تو اُن کے واسطے ملتزم ہو جا اُس ثواب دینے کا جس کا ہم نے اُن اس پر وعدہ کیا ہے مقابلے مین اُن طاعتون کے جن کو اُنھون نے اپنی جانون پر لازم کر لیا ہے پس یہ بیع لغوی ہے لغت مین بیع مقابلہ شے کا ہے ساتھہ دوسری شے کے بروجہ عوضیت کی معاہدہ کا نام مبایعت رکہا اس لیے کہ معاہدے کی تشبیہ دی ہے مبایعت سے گویا ہر ایک اُن مین کا بیچنے والا ہے اُس شے کو جو اُس کے پاس ہے بعوض اُس چیز کے جو دوسرے کے پاس ہے اللہ عز وجل نے اور اُس کے رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیعت کی صفت مین چھہ خصال کا ذکر فرمایا جن مین تصریح کی گئی ہے ارکان نہی کی دین مین اور اُن کی بیعت مین ارکان امر کا ذکر نہین کیا حالانکہ وہ بھی چھہ ہین دو شہادت نماز زکوۃ صیام حج جنابت سے نہانا اس کی یہہ وجہ ہے کہ ارکان دین و شعائر اسلام سے یہ امور اور اُن کے مثل واضح و ظاہر ہین اور یہ وجہ ہے کہ نہی کل زمانون مین اور کل احوال مین دائم ہے تو دائم پر تنبیہ کرنے کے واسطے ان امور کی نظر کرنا زیادہ تر مؤکد تہا کسی نے کہا کہ امور مذکورہ کو خاص کر کے صرف اس لیے ذکر کیا کہ ان کا وقوع عورتون سے بکثرت ہوتا ہے شرف نسب اُن امور سے اُن کو نہین روکتا ہے واستغفر لہن اللہ ان اللہ غفور رحیم یعنے بعد اس مبایعت کے اُن کے واسطے مغفرت طلب کر اللہ سے اُن امور کی جو گزر چکے اور اُن کی جو اُن سے آئندہ واقع ہون بیشک اللہ بلیغ المغفرت ہے بایں طور کہ اگلے گناہون کو مٹا دیتا ہے اور کثیر الرحمۃ ہے بایں طور کہ آئندہ مین توفیق خیر عطا فرماتا ہے حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم امتحان لیتے تھے اُن مومن عورتون کا جو آپ کی طرف ہجرت کر آئین اس آیت کے ساتھہ اسکے قولہ غفور رحیم سو مومنات مین سے

جس عورت نے اس شرط کا اقرار کر لیا تو آپ اس سے فرما دیتے قد بایعتک یعنی مقرر میں نے تجھ سے بیعت لی یہ بیعت صرف کلام تھا واللہ نہیں چھوا آپ کے ہاتھ نے کسی عورت کا ہاتھ کبھی بیعت کرنے والی عورتوں میں سے نہیں بیعت کی آپ نے ان سے مگر اپنے اس قول سے کہ قد بایعتک علی ذلک اخرجہ البخاری والترمذی وغیرہما امیمہ بنت رقیقہ سے مروی ہے کہا میں آئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس عورتوں میں تاکہ ہم آپ سے بیعت کریں سو آپ نے ہم پر وہ شرط لی جو قرآن میں ہے کہ ہم شریک نہ کریں اللہ کا کسی شے کو یہاں تک کہ پہونچے ولا یعصینک فی معروف کو تو فرمایا فیما استطعتن واطقتن یعنی اس شے میں جس کی تم طاقت رکھو پس ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ رحم کرنے والے ہیں ہم پر ہماری نفوس سے یا رسول اللہ آپ کیوں ہم سے مصافحہ نہیں کرتے آپ نے فرمایا بیشک میں مصافحہ نہیں کرتا ہوں عورتوں سے میرا تو کہہ دینا سو عورتوں سے مثل میرے کہہ دینے کے ہے ایک عورت سے اخرجہ احمد والترمذی وصححہ والنسائی وابن ماجہ اس باب میں اور حدیثیں ہیں حضرت عبادہ بن صامت سے مروی ہے کہ ہم تھے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے بیعت کرو اس پر کہ شریک نہ کرو اللہ کا کسی شے کو اور مت چوری کرو اور مت زنا کرو اور عورتوں کی آیت پڑھی پس جس نے پورا کیا تم میں سے تو اس کا اجر اللہ پر ہے اور جو کوئی پہونچا اس سے کسی شے کو پھر عذاب کیا گیا دنیا میں تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے اور جو کوئی پہونچا اس سے کسی شے کو پھر ستر کیا اس کا اللہ نے تو وہ اسکی طرف ہے اگر چاہے تو اس کو عذاب کرے اور اگر چاہے تو اس کے لیے بخش دے اخرجہ البخاری ومسلم وغیرہما ام سلمہ انصاریہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عورتوں میں سے کہا یہ کیا معروف ہے جو ہم کو لائق نہیں ہے کہ ہم اس میں آپ کی نافرمانی کریں فرمایا نوحہ مت کرو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بنی فلان نے میری مدد کی ہے میرے چچا پر مجھ کو ضرور ہے ان کی قضا سے تو آپ نے مجھ پر انکار کیا پھر میں نے کئی بار آپ سے دوہرایا تو مجھے اذن دیا ان کی قضا کا پھر میں نے بعد اس کے نوحہ نہیں کیا اور ان عورتوں میں سے کوئی عورت باقی نہیں رہی مگر اس نے نوحہ کیا سوا میرے اخرجہ احمد والترمذی وحسنہ وابن ماجہ وغیرہم نیاحت کی نہی میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں ابن جوزی نے فرمایا کہ اسوقت کی بیعت کرنے والی عورتوں کا شمار کیا گیا جملہ چار سو ستاون عورتیں تھیں بیعت میں آپ نے کسی سے مصافحہ نہیں کیا وانما بایعہن بالکلام بہذہ الآیہ انتہی حضرت عائشہ وامیمہ کی حدیث میں مصافحہ نکرنے کا ذکر اول گزر چکا بخاری میں اسماء بنت یزید بن سکن کی حدیث ہے اس میں بھی مصافحہ نہ کرنا مذکور ہے کسی نے کہا کہ حائل یعنے کپڑے کے ساتھ ان سے مصافحہ کیا یہ بھی مروی ہے کہ آپ جسوقت عورتوں سے بیعت کیتے تو ایک پیالہ پانی کا منگا کر اس میں اپنا دست مبارک ڈبو دیتے پھر عورتیں اپنے ہاتھ اس میں ڈبو دیتی تھیں لیکن قول اول اولی واصح ہے یہ وہی بیعت ہے جو اسلام میں سنت سے ثابت ہوئی ہے فتح البیان میں فرمایا ہے والتی احدثہا المتصوفہ

والمشائخ وجہلہ المتصوفہ فلا تثبت بدلیل شرعی ولا اعتداد بہا بل ہے مصادمۃ لما ثبت بالکتاب والسنۃ

ل یعنے نوحہ کر رہی تھیں ۱۲ منہ

ل۳ یعنے نوحہ کرنے میں جو عورتیں یہاں آکر روتی ہیں مجھ کو ان کا عوض کرنا ضرور ہے کہ میں بھی ان کی مصیبت میں شریک ہوں نوحہ میں ان کا ساتھ دوں ۱۲ منہ

کما ترے یا ایہا الذین آمنوا الآیہ جبکہ اللہ پاک نے اس سورت کو یون شروع فرمایا تھا کہ کفار کے دوست ٹہیرانے سے
منع کی تھی اُسی طرح اُس کو ختم بھی فرمایا منظور اس سے تاکید ہے اُن سے دوستی نہ رکھنے کی اور مسلمانون کو اُس سے نفرت
دلانا ہے کما قالہ ابو حیان فی المغنی یہ بطریق رد العجز علی الصدر کے ہے قوم مغضوب علیہم سے مراد سارے طوائف
کفر ہین کسی نے کہا خاصۃً یہود ہین حضرت حسن نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ ہین قول اول اولیٰ ہے اس لیے کہ سارے
فرقے کفر کے اس بات کے ساتھ متصف ہین کہ اللہ پاک نے اُن پر غصہ کیا ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ عبد اللہ
بن عمرو اور زید بن حارث یہود کے ایک شخص سے دوستی رکھتے تھے اس پر اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی قد یئسوا
من الآخرۃ کما یئس الکفار من اصحاب القبور یعنی طوائف کفر آخرت کا بالکل یقین نہین کرتے ہین بسبب اپنے
کفر کے حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ آخرت پر ایمان نہین لاتے ہین اور نہ اُس کی امید رکھتے ہین جیسے نا امید ہوئے کافر قبر
والون سے یعنے مثل اُن کے نا اُمید ہونے کے اپنے مردون کے مبعوث ہونے سے اس لیے کہ وہ بعث نہونے کے معتقد ہین
کسی نے کہا جیسے نا اُمید ہوئے وہ کفار جو اُن ہین کے مر چکے ہین آخرت سے اس لیے کہ وہ حقیقت پر واقف ہو چکے اور
جان چکے کہ آخرت مین اُن کے واسطے کچھ حصہ نہین ہے پس وجہ اوّل پر تو کلمۂ من ابتدائیہ ہے اور دوسری پر بیانیہ
والاوّل اولیٰ کسی نے کہا من تبعیضیہ ہے یعنی جیسے نا اُمید ہوئے کافر درانحالیکہ وہ بعض اہل قبور ہین اس لیے
کہ جو لوگ قبرون مین ہین ان مین مومن و کافر دونون ہین حضرت ابن مسعود نے فرمایا جیسے نا امید ہوا کافر جبکہ مرا
اور اپنے ثواب کا معاینہ کیا اور اُس پر مطلع ہوا حضرت ابن عباس نے فرمایا وہ کفار اصحاب القبور ہین جو کہ نا اُمید
ہوئے آخرت سے دوسرا لفظ اُن کا یہہ ہے کہ جو شخص مر آن ہین کا جو کہ کافر ہوئے تو مقرر نا امید ہوئے زندی ان ہین
کے جو کہ کافر ہوئے اس سے کہ وہ رجوع کرین طرف اُن کے یا اللہ تعالی اُن کو مبعوث کرے جبکہ قوم مغضوب سے
مراد یہود ٹہیرین گے تو اُس پر یہہ بات وارد ہو گی کہ وہ تو آخرت کے ثواب مین طمع رکھنے والے ہین اس لیے کہ وہ
اس کے معتقد ہین کہ وہ حق پر ہین اور حضرت موسے علیہ السلام کی شریعت سے اُن کا تمسک کرنا اُن کو نفع دیگا
ثواب سے وہ نا اُمید نہون گے ممکن ہے یون جواب دیا جائے کہ مراد یاس سے حرمان ہے یعنی مقرر وہ محروم ہوئے
آخرت کے ثواب سے کذا فی فتح البیان ف ابن کثیر مین حضرت عائشہ کی حدیث ذکر کی ہے پھر بروایت امام احمد
امیمہ بنت رقیقہ کی حدیث بعد اس کے کہا ہے ہذا اسناد صحیح وقد رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ من حدیث
سفیان بن عیینۃ والنسائی ایضاً من حدیث الثوری ومالک بن انس کلہم عن محمد بن المنکدر بہ وقال الترمذی
حسن صحیح لا نعرفہ الا من حدیث محمد بن المنکدر وقد رواہ احمد ایضاً من حدیث محمد بن اسحق عن محمد بن المنکدر عن
امیمہ بہ وزاد ولم یصافح منا امراۃ وکذا رواہ ابن جریر من طریق موسی بن عقبۃ عن محمد بن المنکدر بہ ورواہ ابن ابی
حاتم من حدیث ابی جعفر الرازی عن محمد بن المنکدر حدثتنی امیمہ بنت رقیقۃ وکانت اخت خدیجۃ خالۃ فاطمۃ من فیہا

الے فی تذکرہ پہر بروایت امام احمد سلمی بنت قیس کی حدیث ذکر کی ہے یہ بی بی حضرت کی خالاؤن مین سے ایک خالہ
ہین آپکے ساتھ دونون قبلون کی طرف نماز پڑہی اور بنی عدی بن النجار کی عورتون مین سے ایک عورت تہین
اس حدیث مین بعد ذکر کچھ امر مذکور کے یہ ہے کہ آپنے فرمایا ولا تغششن ازواجکن کہا پس ہم نے آپسے بیعت کی پہر
ہم لوٹ آئے تو مین نے اُن مین کی ایک عورت سے کہا کہ تو لوٹ جا پہر حضرت سے پوچھ کہ ہماری خاوندون کا غش
کیا ہے راوی نے کہا پہر اُس نے آپسے پوچھا تو فرمایا کہ اُس کا مال لیوے پہر اُس سے اُس کے غیر کی محاباۃ کرے
پہر بروایت امام احمد عائشہ بنت قدامہ بن مظعون کی حدیث اور بروایت بخاری ام عطیہ کی اور حضرت ابن عباس کی
حدیث اور بروایت امام احمد امیمہ بنت رقیقہ کی حدیث اور عبادہ بن صامت کی حدیث ذکر کی ہے بعد اس کے
اور چند حدیثین ذکر کی ہین پہر آیت کی تفسیر کی ہے اے نبی جسوقت آئین تیرے پاس مومن عورتین کہ بیعت
کرین تجہسے یعنی جو کوئی اُن مین کی تیرے پاس آئی کہ بیعت کرے ان شرطون پر تو تو اُس سے بیعت کر اس پر
کہ شریک نکرین اللہ کا کسی شئے کو اور چوری نہ کرین یعنی اجنبی لوگون کے مال نہ چرائین اب رہا خاوند سو جبکہ وہ
تنگی کرنے والا ہو اُس کے نفقے مین تو اُسے جائز ہے کہ اُس کے مال سے کہائے ساتھ معروف کے یعنی وہ شئے
جس کے ساتھ اُس کی مثل عورتون کی عادت جاری ہوئی ہے یعنے رواج و دستور کے موافق اُس کے مال سے
لے لے اگرچہ بغیر اُس کے علم کے ہو جیسے عمل ہے ہند بنت عتبہ کی حدیث پر اُس نے کہا تہا یا رسول اللہ ابو سفیان
ایک مرد بخیل ہے مجہی اتنا نفقہ نہین دیتا ہے جتنا مجھے اور میرے بیٹون کو کفایت کرے سو کیا مجھپر کچھ گناہ ہے اگر
مین اُس کے مال سے لے لون بغیر اُس کے علم کے تو آپنے فرمایا لے لے اُس کے مال سے ساتھ دستور کے وہ جو تجھے
اور تیرے بیٹون کو کافی ہو اخرجاہ فی الصحیحین قولہ تعالے ولا یزنین کقولہ تعالے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً
وَسَاءَ سَبِيلًا سمرہ کی حدیث مین زانیون کی عقوبت ساتھ عذاب الیم کے نار جحیم مین ذکر کی ہے حضرت عائشہ سے
مروی ہے کہ فاطمہ بنت عتبہ آئی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کرتی تہی تو آپنے اُس پر یہ شرط کی کہ شریک
نکرین اللہ کا کسی شئے کو اور چوری نہ کرین اور زنا نہ کرین راوی نے کہا پس اُس نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیا مارے حیا
کے تو آپ کو خوش آئی وہ شئے جو اُس سے دیکھی پس حضرت عائشہ بولین اے عورت اقرار کر لے پس قسم ہے اللہ کی
نہین بیعت کی ہم نے مگر اس پر وہ عورت بولی تو اب ہان پہر آپنے اس سے بیعت لی ساتھ آیت کے اخرجہ الامام احمد
عامر شعبی کہتے ہین کہ بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتون سے اور آپکے دست مبارک پر
ایک کپڑا تہا اور مقرر اس کو رکھ لیا تہا اپنے کف دست پر پہر فرمایا اور مت مار ڈالو اپنی اولاد کو تو ایک عورت بولی
آپ قتل کرتے ہین اُن کے باپون کو اور وصیت کرتے ہین اُن کی اولاد کی کہا اور بعد اس کے یہ تہا کہ جس
وقت عورتین آئین کہ آپسے بیعت کرین تو اُنکو جمع کرتے پہر اُن پر پیش کرتے پس جب وہ اقرار کر لیتین تو لوٹ جاتین اخرجہ

ابن ابی حاتم قولہ تعالی ولا یقتلن اولادہن یہ شامل ہے بچے کے قتل کو بعد اُس کے وجود کے جس طرح کہ جاہلیت والے اپنی اولاد کو قتل کیا کرتے تھے فقر کے ڈر سے اور عام ہے اُس کے قتل کو اُس حال مین کہ وہ جنین ہی جس طرح کہ بعض جاہل عورتین کبھی اس کو کرتی ہین اپنے نفس کو گرا دیتی ہین تاکہ حاملہ نہون یا بوجہ کسی غرض فاسد کے یا اس کے مشابہ قولہ تعالے ولا یاتین ببہتان الآیہ کی تحت مین حضرت ابن عباسؓ کا قول گزر چکا ہے کہ لاحق نکرین اپنے خاوندون سے اُن کے غیر اولاد کو اسی طرح مقاتل نے بھی کہا ہی اس کی مؤید وہ حدیث ہی جو کہ ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہی کہ اُنہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے جبکہ آیۂ ملاعنہ نازل ہوئی جس کسی عورت نے داخل کیا کسی قوم پر اُس شخص کو جو اُن مین سے نہین ہے تو وہ نہین ہے اللہ سے کسی شے مین اور ہرگز داخل نکریگا اُس کو اللہ اپنی جنت مین اور جس کسی مرد نے انکار کیا اپنے بچے سے حالانکہ وہ اُس کی طرف نظر کرتا ہی تو حجاب کریگا اللہ اُس سے اور اُس کو رسوا کریگا علے رؤس الاولین والآخرین یعنے اگلون پچھلون کے سامنے قولہ تعالی ولا یعصینک فی معروف یعنی نافرمانی نہ کرین تیری اُس معروف مین جسکا تو نے ان کو امر کیا اور اس منکر مین جس سے تو نے اُن کو نہی کی میمون بن مہران نے کہا نہین ٹہرائی اللہ نے طاعت واسطے اپنے نبی کے مگر معروف مین اور معروف طاعت ہے ابن زید نے کہا امر کیا اللہ نے اپنے رسولؐ کی طاعت کا حالانکہ وہ خیرۃ اللہ ہین اس کی خلق سے معروف مین یعنے باوجود اس کے کہ وہ اللہ کے برگزیدہ وچیدہ و پسندیدہ ہین پھر بھی اُن کی طاعت معروف مین رکہی غیر ابن زید نے حضرت ابن عباس و انس بن مالک و سالم بن ابی الجعد روایت کیا اور ابو صالح وغیرہ واحد نے کہا کہ اُس دن ان عورتون کو نوحہ کرنے سے منع فرمایا ابن جریر نے قتادہ سے روایت کیا ہی کہ ہم سے ذکر کیا گیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن عورتون پر نیاحت کا عہد لیا اور مت باتین کرو مردون سے مگر تم مین کے مرد محرم سے پس عبد الرحمن بن عوف بولے یا رسول اللہ ہماری تو مہمان ہوتے ہین اور ہم اپنی عورتون سے غائب رہتے ہین تو آپ نے فرمایا لیس اولئک عنیت لیس یعنی وہ میری مراد نہین ہین ابن ابی حاتم نے حضرت حسن سے روایت کیا ہے کہ جن امور کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عہد لیا اُن مین ایک یہ امر تہا کہ باتین نہ کرین مرد سے مگر یہ کہ ہووے وہ ذات محرم پس بیشک مرد باتین کرتا رہتا ہے عورت سے یہان تک کہ مذی سے آلودہ ہو جاتا ہی مابین اُس کے دونون رانون کا پہر چند حدیثین نفی نوحہ کی ذکر کی ہین قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا لا تتولوا قوما الآیہ اللہ پاک سورت کے آخر مین کافرون کی دوستی سے منع فرماتا ہے جس طرح کہ اُس کی اوّل مین اُس سے نہی فرمائی یعنے یہود و نصارے اور سائر کفار سے دوستی مت کرو کہ جنپر اللہ تعالے خفا ہوا ہے اور اُن کو ملعون کیا ہی اور وہ اُس کی طرف سے طرد و ابعاد کے مستحق ہوئے ہین پہر تم کیون اُن سے دوستی کرتے ہو اور ان کو اپنا دوست ٹہیراتے ہو اور مقرر وہ ناامید ہوئے آخرت کے ثواب و نعیم سے اللہ عزوجل کے حکم مین قولہ تعالی کما یئس الکفار من

اصحاب القبور مین دو قول ہین ایک تو یہ ہے جیسے ناامید ہوئے زندہ کفار اپنے رشتہ دارون سے جو کہ قبرون مین ہین
کہ بعد اس کے اُن کے ساتھ جمع ہون اس لیے کہ وہ اعتقاد نہین رکھتے ہین بعث کا اور نہ نشور کا سو اپنے اعتقاد مین اُن
کی رجا اُن سے منقطع ہوگئی حضرت حسن نے کہا جیسے زندہ کافر ناامید ہوگئے مردون سے قتادہ نے کہا جیسے ناامید
ہوگئے کافر اس سے کہ رجوع کرین اُن کی طرف قبرون والے جو کہ مرگئے اسی طرح ضحاک نے بھی کہا ہے یہ سب قول
ابن جریر نے روایت کیے ہین دوسرا قول یہ ہے جیسے ناامید ہوئے وہ کافر جو قبرون مین ہین ہر خیر سے حضرت
ابن مسعود کا لفظ یہ ہے[1] جیسے ناامید ہوا یہ کافر جبکہ مرا اور معاینہ کیا اپنا ثواب اور مطلع ہوا اُس پر اور یہ قول ہے مجاہد و
عکرمہ و مقاتل و ابن زید و کلبی و منصور کا اور یہی ابن جریر رحمہ اللہ کا اختیار ہے آخر تفسیر سورۃ الممتحنۃ وللہ الحمد والمنۃ
۹ ماہ شوال ۱۳۰۵ ہجری شب جمعہ قریب نیم شب اس سورت کی تفسیر تمام ہوئی اللہ سبحانہ قبول فرمائے اور عمل
کی توفیق دے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ولا حول ولا قوۃ الا باللہ والحمد للہ اولاً و
آخراً و ظاہراً و باطناً وصلی اللہ وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا محمد شفیع المذنبین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین الی
یوم الدین مل ما علم وزنۃ ما علم وعدد ما علم آمین ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الصف

اس سورۂ مبارکہ کی چودہ آیتین ہین اور مدنی ہے یہی قول مختار جمہور کی طرف منسوب ہے حضرت ابن عباس رض سے
مروی ہے کہ مدینے مین نازل ہوئی[2] حضرت ابن زبیر سے بھی اسی کے مثل مروی ہے[3] حضرت ابن عباس رض سے یہ بھی
مروی ہے کہ مکے مین نازل ہوئی[4] یہ قول شاید اُن سے صحیح نہین ہے عکرمہ و حسن و قتادہ اسی کے قائل ہین ـ
زمخشری نے اس پر جزم کیا ہے مدنی ہونے کی وہ حدیث مؤید ہے جو کہ امام احمد نے حضرت عبد اللہ بن سلام
سے روایت کی ہے کہا ہم نے تذکرہ کیا کہ کونسا تمہارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے پھر آپ سے
پوچھے کہ اعمال مین سے کونسا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے سو ہم مین سے کوئی کھڑا نہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ہماری طرف ایک مرد بھیجا پس ہمکو جمع کیا پھر ہم پر یہ سورت پڑھی یعنے سورۂ صف ساری واخرجہ ابن ابی حاتم
اور اُس کے آخر مین کہا پس اُن مین یہ سورت نازل ہوئی واخرجہ ایضاً الترمذی وابن حبان والحاکم وقال صحیح
علی شرط الشیخین والبیہقی فی الشعب والسنن +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا

[1] یعنی رواہ الاعمش عن ابی الضحیٰ عن مسروق عنہ ۱۲ منہ
[2] اخرجہ ابن الضریس وابن مردویہ والبیہقی ۱۲ منہ
[3] اخرجہ ابن مردویہ ۱۲ منہ
[4] اخرجہ النحاس ۱۲ منہ

تَفْعَلُوْنَ ○ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ○ اسد کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا اے ایمان والو کیون کہتے ہو موُنہہ سے جو نہین کرتے بڑی بیزاری ہے اسد کی یہان کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو اسد چاہتا ہے اُن کو جو لڑتے ہین اُس کی راہ مین قطار باندہ کر جیسے وہ دیوارین سیسہ پلائی **ف ا** بندے کو دعوے کی بات سی ڈرنا چاہیے کہ اُس کا نباہنا مشکل پڑتا ہے ایک جگہہ مسلمان جمع تہے کہنے لگے ہم اگر جانین کہ اسد کو کیا کام بہت بہاتا ہے تو وہی اختیار کرین تب یہ آیت اُتری انتہے **ف** تسبیح پر اول کلام گزر چکا ہے یہ بات کہ بعض سورتون مین تو تسبیح کی بلفظ ماضی تعبیر فرمائی جیسے یہ سورت ہے اور بعض مین بلفظ مضارع اور بعض مین بلفظ امر سو منظور اس سے ارشاد ہے اس امر کا کہ تسبیح ماضی و مستقبل و حال سب اوقات مین مشروع ہے اسی کے مثل اول سورہ حدید مین بہی تقریر گزر چکی ہے **یہان** اور سورہ حشر و جمعہ و تغابن مین اصل پر چل کر کلمہ ما کا اعادہ فرمایا اور حدید مین اُس کو ساقط کیا واسطے موافقت اس آیت کے کہ لہ ملک السموٰت والارض اور اس آیت کے هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یون نہ فرمایا سبح للہ السموٰت والارض وما فیہما کہ بہ مبالغہ اکثر ہوتا اس کی یہہ وجہ ہے کہ سما سے مراد علو کی جہت ہے تو وہ شامل ہے سما و ما فیہا کو اور ارض سے سفل کی جہت مراد ہے تو وہ شامل ہے ارض و ما فیہا کو وھو العزیز الحکیم یعنے جو کچھ آسمان و زمین مین ہے وہ سب اسد کی پاکی بولتا ہے زبان حال یا زبان قال سے جو امور اُس کے بارگاہ عالیجاہ کے لائق نہین ہین اُنسے اُس کو منزہ و مبرا سمجھکر یاد کرتا ہے اور وہ ایسا غالب ہے کہ کوئی اُس کا مغالبہ نہین کر سکتا ہے اپنی اقوال و افعال مین حکمت والا ہے جو ذات پاک اس صفت کے ساتہہ موصوف ہے وہ اسی کا مستحق ہے کہ ساری آسمان و زمین والے کل نقصانون سے پاک و صاف سمجھکر اُس کی یاد کرین بہلا وہ جس شاہنشاہ بے پروا کا وصف عزیز حکیم ہے اُس سے کسی شے کی فرمایش کرنا کیسا وہ حکمت والا ہے جو کام اُس نے کہہ دیا اُس کو کیے جاؤ اور اپنے قصور کے معترف ہو اپنی طرف سے کسی کام کا کیون درخواست کرو اسی لیے یون فرمایا یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون یعنے اے ایمان والو کیون کہتے ہو جو کرتے نہین ہو حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ کچھہ لوگ مومنون مین کے قبل اسکے کہ جہاد فرض کیا جائے کہتے تہے ہم نے یہہ دوست رکہا کہ اگر اسد ہم کو خبر دیتا بہترین اعمال کی تو ہم اُس پر عمل کرتے اس پر اسد تعالے نے اپنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ محبوب ترین اعمال ایمان لانا ہے اسد پر جس مین کچھہ شک نہو اور لڑنا ہے اُس کے اہل معصیت سے جو کہ ایمان کے مخالف ہوئے اور اُس کا اقرار نہ کیا پہر جب جہاد نازل ہوا تو مومنون مین کے کچھہ لوگون نے اُس کو ناخوش جانا اور اسکا حکم ان پر شاق گزرا اس پر اسد پاک نے فرمایا لم تقولون ما لا تفعلون نخعی کہتے ہین تین آیتین ہین اسد کی کتاب مین اُنہون نے مجھے منع کیا اس سے کہ لوگون پر قصہ کرون اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ و قولہ تعالی وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ اور یہ آیت کریمہ یہان استفہام تقریع و توبیخ کا ہے بر جہت انکار یعنی کیون

کہتے ہو اس خیر و نیکی کا جس کو کرتے نہیں ہو کلمہ لِمَ مرکب ہے لام جارہ و مای استفہامیہ سے الف اُس کا تخفیفاً حذف ہوا ہے
بسبب کثرت استعمال کے جس طرح کہ اُس کے نظائر میں ہے نسفی کہتے ہین یہ لام اضافت کا ہے مای استفہامیہ پر داخل ہوا ہے
جیسے کہ اُس کے سوا اور حروف جر اُس پر داخل ہوئے ہین تمھارے اس قول مین لِمَ و فِیمَ و مِمَّ و عَمَّ و اِلاَمَ و عَلاَمَ
الف صرف اس لیے محذوف ہوا کہ ما و لام اور اس کے سوا اور حروف جر مثل ایک شئے کے ہین ان کا استعمال کلام مستفہم
مین بحذف الف بہت واقع ہوا ہے اور استعمال اصل کا قلیل آیا ہے کقول الشاعر ع

علیٰ مَا قَامَ یَشْتُمُنِی جَرِیْرٌ +

یا الجملہ یہہ الله پاک نے اُن کی ذم کی اُس کام پر پس فرمایا کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ یعنی عظیم و کبیر و
بزرگ ہوئی بغض مین یہہ بات کہ کہو جو نکرو مقت کہتے ہین اشد بغض کو مقت و مقاتۃ دونون مصدر ہین جب کسی کو
لوگ محبوب نہین رکھتے ہین تو اُس وقت محاورۂ عرب مین یون بولتے ہین کہ فلان مقیت و ممقوت یعنی فلان کو لوگ
چاہتے نہین ہین اُس سے بغض رکھتے ہین کسائی نے کہا کہ اَنْ تَقُوْلُوْا محل رفع مین ہے اس لیے کہ فاعل ہے بمعنی بئس
اور مقتا منصوب ہے بنا بر تمییز تو اب کبر مین ضمیر مبہم ہوگی جس کی نکرے سے تفسیر کی گئی ہے اور اَنْ تَقُوْلُوْا مخصوص بالذم
ہوگا[1] کسی نے کہا کہ کبر سے مقصود تعجب ہے ابن عصفور نے اس کو افعال تعجب سے شمار کیا ہے جن کے واسطے نحو مین علیحدہ
باب مقرر کیا گیا ہے زمخشری بھی اسی طرف مائل ہین اور کہا ہے کہ یہہ منجملۂ افصح و ابلغ کلام ہے تعجب کے معنی ہین تعظیم و بزرگ
کرنا امر کا سامعین کے دلون مین اس لیے کہ تعجب اُسی شئے سے ہوتا ہے جو کہ اپنے نظائر و اشکال سے خارج ہوتی ہے مین نے
کہا یہہ قاعدہ مطرد ہے یعنی ہر فعل جس سے تعجب جائز ہے تو یہہ بھی جائز ہے کہ فعل بضم عین کا وزن بنایا جاوے اور اسکی
احکام مین نعم و بئس کا قائم مقام ہو کسی نے کہا کہ نہ یہ افعال ذم سے ہے اور نہ افعال تعجب سے بلکہ اسکا اسناد کیا گیا ہے
ان تقولوا کی طرف اور مقتا تمییز محول عن الفاعل ہے اے کبر مقت ان تقولوا یا الجملہ حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے
کہ یہہ آیت یعنی کبر مقتا الآیہ نتھا قتال مین ہے وہ ایک قوم تھی کہ نبی صلی الله علیہ و آلہ و سلم کے پاس آتی تھی پھر مرد کہتا کہ
مین نے قتال کیا اور مین نے اپنی تلوار سے مارا حالانکہ اُنھون نے یہہ کام نہین کیا ہوتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی[2]
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ مفسرین کہتے ہین مومنون نے کہا ہمنے
دوست کہا کہ الله ہم کو خبر دے اُس عمل کی جو سب اعمال سے زیادہ اُس کو محبوب ہے تا آنکہ ہم اسکو کرین گو اس مین ہمارے
مال اور جانین چلی جائین اس پر الله تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی حضرت ابن عباس سے یون مروی ہے کہ مومنون
نے کہا اگر ہم جانتے محبوب تر اعمال کا الله کو تو البتہ ہم اُس کو کرتے ہین پس الله تعالے نے اُن کو خبر دی تو فرمایا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ
الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ پس اس کو ناخوش جانا تو الله تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی یا اَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ[3] كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ کی تفسیر مین اُن سے مروی ہے مثبت لا یزول ملصق بعضہ علی بعض یعنی گویا

[1] یعنی کمی بات یہ کبر اسم مبہم بحکم گالیان دیتا ہے جریر ١٢ منہ
[2] اور اس مین دو احتمال آتے ہین گذر گیا اس کا مرفع یا ابتدا سے اور خبر اس کی جملہ ما قبل یا خبر اسکی محذوف یا خود خبر ہے مبتدای محذوف کی ١٢ منہ
[3] اخرجہ ابن مردویہ و ابن ابی حاتم ١٢ منہ
[4] اخرجہ عبد بن حمید و ابن مردویہ ١٢ منہ
[5] اخرجہ ابن المنذر و ابن ابی حاتم ١٢ منہ

دیوار مین جمی ہوئی جو زائل نہین ہوتی ہے بعض اُس کا بعض پر چپکا ہوا ہے جمہور نے یقاتلون کو بصیغہ معروف پڑہا ہے اور کسی نے
بصیغہ مجہول اور کسی نے یقتّلون بتشدید صفا کا نسب بنا بر مفعول مطلق ہے اور مفعول بہ محذوف اے یصفون انفسہم صفا
کسی نے کہا کہ مصدر ہے موضع حال مین اے صافین او مصفوفین جملہ کا نہم بنیان مرصوص حال ہے یقاتلون کے فاعل سے یا
صفا کی ضمیر سے بر تقدیر اس کے کہ اس کی تاویل کی جاوے صافین یا مصفوفین سے کما تقدم مرصوص کے یہ معنے ہین
کہ بعض اُس کا بعض سے چپکا ہوا ہے یقال رصصت البناء ارصہ رصا اذا ضممت بعضہ الی بعض فرا نے کہا مرصوص بالرصاص
یعنی ملائی گئی سیسے سے مبرد نے کہا ماخوذ ہے اس محاورے سے رصصت البناء اذا لائمت بینہ وقاربت حتی یصیر کقطعۃ
واحدۃ یعنی دیوار کا رص یہ ہے کہ اُس کے درمیان مین خوب وصل کیا جاوے اور اُس کے پتھر قریب قریب رکھے جائین یہانتک
کہ وہ مثل ایک ٹکڑے کے ہو جاوے کسی نے کہا ماخوذ ہے رصیص سے یعنی ملانا بعض اشیا کا بعض کی طرف تراص بمعنے
تلاصق ہے کسی نے کہا المتلائم الاجزاء المستوی یعنے وہ دیوار جس کے اجزاء باہم ملے ہوے اور برابر ہین کسی نے کہا کہ مراد برابر
ہونا اُن کی نیتون کا ہے اپنے دشمنون کی لڑائی مین یہان تک کہ اجتماع کلمہ مین ایسے ہو جائین جیسے دیوار جس کا بعض
بعض کی طرف ملا یا گیا ہے والاول اولی کذا فی الفتح ف حافظ ابن کثیر نے عبد اللہ بن سلام کی حدیث جس کا ذکر اول
ہو چکا ہے بروایت امام احمد و ابن ابی حاتم و ترمذی ذکر کی ہے اور یہ ذکر کیا ہے کہ راویان حدیث نے پوری سورۂ صف ایک
دوسرے کو پڑہ کر سنائی ہے اور اس قرات کا تسلسل حضرت تک پہونچایا ہے اور اسی طرح خود کی سند بابت قرات اس
سورت کے بواسطہ ابو الحجاج حجار و حافظ ذہبی ذکر کی ہے پہر کہا ہے کہ یا ایہا الذین آمنوا الآیہ انکار ہے اُس شخص پر جو کہ کوئی وعدہ کرتا یا کوئی
بات کہتا ہے جس کو وفا نہین کرتا ہے اسی لیے اس آیت کریمہ سے استدلال کیا ہے اُس شخص نے جو کہ علماء مین سے
اس طرف گیا ہے کہ مطلقاً وعدے کا وفا کرنا واجب ہے برابر ہے کہ اُس پر عزم موعود مترتب ہو یا نہ ہو و نیز سُنت سے اُس حدیث
کے ساتھ احتجاج کیا ہے جو کہ صحیحین مین ثابت ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے نشانی منافق
کی تین ہین جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب امین بنایا جاوے تو خیانت کرے
اور صحیح کی دوسری حدیث مین ہے اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ واحدۃ منہن کانت فیہ خصلۃ
من نفاق حتی یدعہا پہر اُن مین سے اخلاف وعدہ کا ذکر کیا ہے وقد استقصینا الکلام علی ہذین الحدیثین فی اول شرح البخاری
وللہ الحمد والمنۃ اور اسی لیے اللہ تعالے نے اس انکار کی اُن پر تاکید فرمائی باین قول کہ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون
امام احمد و ابو داؤد نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمارے پاس آئے
اور مین بچا تہا پس مین چلا کہ نکلون تا کہ کہیلون تو میری ماں بولی او عبد اللہ تو آ مین تجھے دونگی تو آپ نے اُس سے فرمایا
تو نے کیا ارادہ کیا ہے کہ تو اُسے دے گی عرض کیا کہ کہجورین پہر آپ نے فرمایا خبردار بیشک اگر تو نہ کرتی تو تجھ پر ایک جھوٹ
لکھا جاتا امام مالک رحمہ اللہ تعالے اس طرف گئی ہین کہ جب وعدے کے ساتھ موعود پر عزم متعلق ہو تو اُس کی وفا واجب ہے

جس طرح کہ اپنے غیر سے کہے کہ تو بی بی کرے اور تیرے واسطے مجھ پر ہر روز اتنا ہے پھر اس نے نکاح کر لیا تو اس پر واجب ہے
کہ اس کو دیتا رہے جب تک کہ وہ بی بی والا رہے اس لیے کہ اس کے ساتھ حق آدمی متعلق ہو گیا یہ قول مبنی ہے مضایقہ و
تنگی پر جمہور اس طرف گئے ہین کہ مطلقًا واجب نہین ہے اور آیت کو اس پر حمل کیا ہے کہ اُس وقت نازل ہوئی کہ انہون
نے اپنے اوپر جہاد کے فرض ہونے کی تمنا کی تھی پھر جب وہ فرض ہو گیا تو بعض نے اس سے نکول کیا کقولہ تعالے[له]
الم تر الے الذین قیل لھم کفوا ایدیکم واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ فلما کتب علیھم القتال اذا فریق منھم
یخشون الناس کخشیۃ اللہ او اشد خشیۃ وقالوا ربنا لم کتبت علینا القتال لولا اخرتنا الی اجل قریب قل
متاع الدنیا قلیل والاخرۃ خیر لمن اتقٰی ولا تظلمون فتیلا اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج
مشیدۃ وقال تعالے ویقول الذین امنوا لولا نزلت سورۃ فاذا انزلت سورۃ محکمۃ وذکر فیھا القتال رایت
الذین فی قلوبھم مرض ینظرون الیک نظر المغشی علیہ من الموت الآیہ اسی طرح یہ آیت ہے پھر بروایت علی
بن ابی طلحہ حضرت ابن عباس کا وہی قول ذکر کیا جو اوّل گزر چکا ہے بعد اس کے کہا ہے کہ یہ ابن جریر کا اختیار ہے۔
مقاتل بن حیان نے کہا مومنون نے کہا اگر ہم جانتے احب الاعمال الے اللہ کو تو البتہ اس پر عمل کرتے پس اللہ تعالے نے
اُن کو احب الاعمال بتایا تو فرمایا ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا پس اُن کے واسطے بیان کر دیا پھر وہ احد
کے دن اُس کے ساتھ جانچے گئے تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیٹھ دیکر بھاگے اس پر اللہ تعالے نے اس باب
مین یہ آیت نازل فرمائی یا ایھا الذین آمنوا لم تقولون مالا تفعلون اور فرمایا محبوب تر تمہارا مجھ کو وہ ہے جو لڑا میری
راہ مین بعض کہتے ہین کہ شان قتال مین اُتاری گئی ہے مرد کہتا ہے کہ مین نے قتال کیا حالانکہ نہین کیا اور نیزہ مارا
حالانکہ نہین مارا اور ضرب لگائی حالانکہ نہین لگائی اور صبر کیا حالانکہ نہین کیا قتادہ و ضحاک نے کہا کہ ایک قوم کی توبیخ
کے واسطے نازل ہوئی وہ کہتے تھے قتلنا ضربنا طعنا وفعلنا حالانکہ یہ کام نہین کیے ابن زید نے کہا کہ منافقون کی
ایک قوم مین نازل ہوئی وہ وعدہ کرتے تھے مسلمانون سے مدد کرنے کا اور اُس کو اُن کے واسطے وفا نہین کرتے تھے
امام مالک نے زید بن اسلم سے روایت کیا لم تقولون مالا تفعلون فرمایا جہاد ہے غرضکہ اللہ پاک خبر دیتا ہے کہ وہ دوست
رکھتا ہے اپنے مومن بندون کو جبکہ وہ صف باندھتے ہین مواجہ و مقابل ہو کر واسطے دشمنان خدا کے حومۃ[له]
الوغی مین لڑتے ہین اللہ کی راہ مین اُس سے جو منکر ہوا اللہ کا تاکہ اللہ ہی کا کلمہ بلند تر ہو اور اُسی کا دین ظاہر و
عالی ہو سائر ادیان پر حضرت ابو سعید خدری رض مرفوعًا کہتے ہین تین آدمی ہین کہ ہنستا ہے اللہ طرف اُن کے وہ مرد جو
کھڑا ہوتا ہے رات سے اور وہ قوم جبکہ صف باندھتے ہین واسطے نماز کے اور وہ قوم جبکہ صف باندھتی ہین واسطے
قتال کے رواہ الامام احمد وابن ماجہ مطرف کی حدیث مین حضرت ابوذر رض سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل تین آدمیون کو
دوست رکھتا ہے قال رجل غزا فی سبیل اللہ خرج محتسبا مجاہدا فلقی العدو فقتل وانتم تجدونہ فی کتاب اللہ المنزل ثم

[له] تو نے نہیں دیکھا وہ لوگ جن کو حکم ہوا تھا کہ اپنے ہاتھ بند رکھو اور قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ پھر جب حکم ہوا اُن پر لڑائی کا اسی وقت ان مین ایک جماعت ڈرنے لگی لوگون سے جیسا ڈر ہو اللہ کا یا اس سے زیادہ ڈر اور کہنے لگے اے رب ہمارے کیون فرض کی ہم پر لڑائی کیون نہ جینے دیا ہم کو تھوڑی عمر تو کہہ فائدہ دنیا کا تھوڑا ہے اور آخرت بہتر ہے پرہیزگار کو اور تمہارا حق نہ رہے گا ایک تاگا جہان تم ہو گے موت تم کو آ پکڑے گی اگرچہ تم ہو مضبوط برجون مین ۱۲

[له] اور کہتے ہین ایمان والے کیون نہ اُتری ایک سورت پھر جب اُتری ایک سورت جانچی ہوئی اور ذکر ہوا اس مین لڑائی کا تو تو دیکھے جن کے دل مین روگ ہے تکتے ہین تیری طرف جیسے تکتا ہے کوئی بیہوش پڑا مرنے کے وقت سو خرابی ہے اُن کی ۱۲

[له]

[illegible]

قر ان الله يحب الذين يقاتلون فی سبيله صفا الآيه اخرجه ابن ابی حاتم واخرجه الترمذی والنسائی کعب کی حدیث مین
بذیل اوصاف امت محمدیہ یہ ہے کہ صفهم فی القتال مثل صفهم فی الصلوة پہر آیت مذکور پڑہی رواہ ابن ابی حاتم سعید بن
جبیر نے اس کی تفسیر مین کہا ہے کہ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نہین لڑتے تہے دشمنون سے مگر یہ کہ ان کی صف
باندہتے تہے یعنے صحابہ کی یہ تعلیم ہے الله کی طرف سے مومنون کو کہا وقوله تعالے كانهم بنيان مرصوص اے ملتصق بعضه
فی بعض من الصف فی القتال قتادہ کہتے ہین کیا نہین دیکہا تو نے صاحب بنیان کو کہ کیا وہ دوست رکہتا
ہے اس کو کہ اس کی دیوار مختلف ہو جاے سو اسی طرح الله عزوجل محبوب نہین رکہتا ہے اس کو کہ اس کا امر مختلف
ہو جائے اور الله تعالی نے صف باندہی مومنون کی ان کے قتال مین اور صف باندہی ان کی ان کی نماز مین پس تم
لازم پکڑو الله کے امر کو اس لیے کہ وہ عصمت اور بچاؤ ہے واسطے اس شخص کے جس نے اس کو اخذ کیا اور وذلک کلہ
ابن ابی حاتم ابو بحریہ کہتے ہین وہ مکروہ جانتے تہے لڑنے کو گہوڑون پر اور مستحب جانتے تہے لڑنے کو زمین پر بسبب
فرمانے الله عزوجل کے ان الله يحب الذين الآيه یحیی بن جابر کہتے ہین کہ ابو بحریہ کہتے تہے کہ جس وقت تم مجہے دیکہو
کہ مین نے التفات کیا صف مین تو تم میرے جبڑے مین مارو جبکہ الله پاک نے جہاد کا ذکر کیا جو کہ مشتمل ہے
مشقتون پر اور اس کا کہ وہ دوست رکہتا ہے اس کی راہ مین لڑنے والون کو تو حضرت موسی و حضرت عیسی علیهما السلام
کے دو قصے ذکر کیے واسطے تسلی و تشفی اپنے نبی صلی الله علیه وآله وسلم کے تاکہ اپنی قوم کے ایذا پر صبر کرین اور یہ بیان کیا
کہ ان کو توحید کا امر کیا گیا تہا اور انہون نے جہاد کیا الله کی راہ مین اور عقاب ٹہیرایا اس کے واسطے جس نے انکی
مخالفت کی حضرت موسی علیه السلام کے قصے سے ابتدا فرمائی اس لیے کہ زمانے مین وہ متقدم ہین پس فرمایا وَاِذْ

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ
مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور جب کہا موسی نے اپنی قوم کو اے قوم میری کیون ستاتی ہو مجہکو اور جانتے ہو
کہ مین الله کا بہیجا آیا ہون تمہارے پاس پہر جب وہ پہر گئے پہیر دیے الله نے ان کے دل اور الله راہ نہین
دیتا بے حکمون کو اور جب کہا عیسے مریم کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل مین بہیجا آیا ہون الله کا تمہاری طرف
سچا کرتا اس کو جو مجہہ سے آگے ہے توریت اور خوشخبری سناتا ایک رسول کی جو آوے گا مجہہ سے پیچہے اس کا
نام ہے احمد پہر جب آیا ان کے پاس کہلی نشانیان لے کر بولے یہ جادو ہے صریح ف ۱ بنی اسرائیل ضد
کرتے تہے بات مین اپنے رسول سے آخر مردود ہو گئے ف ۲ حضرت کا نام دنیا مین محمد رکہا گیا اور فرشتون مین
احمد ہے انتہے اقول یہ بہی جائز ہے کہ الله پاک نے بعد محبت مجاہدین کے جو حضرت موسے و حضرت عیسے علیهما السلام

کا مقصد ذکر فرمایا سو اس کی وجہ یہ ہو کہ منظور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا ڈرانا ہے اس سے کہ اپنے نبی کے ساتھ وہ معاملہ کرین جو کہ اُن دونون کی قوم نے اُن کے ساتھ کیا کلمہ اذ متعلق ہے اذکر محذوف سے اور یا قوم لم تؤذونني الآیہ قول کا مقولہ ہے ایذا کا بیان سورہ احزاب مین گذر چکا ہے جملہ قد تعلمون الخ محل نصب مین ہے بنا بر حال کلمہ قد واسطے تحقیق علم کے ہے یا واسطے تاکید علم کے تقریب و تقلیل کے لیے نہین ہے صیغہ مضارع کا اس لیے ہے کہ استمرار پر دال ہو یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ذکر کران اعراض کرنے والون سے اُس وقت کا کہ جسوقت موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے کہ اے میری قوم تم کیون ستاتی ہو مجھکو باین طور کہ جن شرائع کا مین تم کو امر کرتا ہون اور جن کو اللہ تعالی نے تم پر فرض کیا ہے اُن کی مخالفت کرتے ہو یا مجھی گالیان دیتے ہو اور مجھے گھٹاتے ہو اسی باب سے یہ ہے کہ اُن کو ادرہ ہونے کی تہمت لگائی تھی حالانکہ مقرر تم جان رہے ہو کہ بیشک مین اللہ کا بھیجا ہوا ہون تمہاری طرف یعنی باوجود تمہاری جاننے کے اس بات کو کیون مجھے ایذا دیتے ہو حالانکہ رسول کا تو احترام و اعظام کیا جاتا ہے اور رسالت مین تم کو کچھ شک باقی نہین رہا ہے اس لیے کہ تم وہ معجزات مشاہدہ کر چکے ہو جو کہ میری رسالت کے اقرار کو تم پر واجب کرتے ہین اور تم کو علم یقینی کا فائدہ دیتے ہین فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبهم یعنے پھر جب وہ مائل ہوئے ایمان سے اور ایذا میں پر اصرار و استمرار کیا تو اللہ نے اُن کے دل ہدایت و قبول حق سے مائل کر دیے کسی نے کہا کہ انکی دل صواب سے پھیر دیے مقاتل نے کہا جبکہ وہ مائل ہوئے حق سے یعنی سبب ستانے اپنی نبی کے تو مائل کر دیے اللہ نے اُن کے دل حق سے واسطے بدلا دینے اس فعل کے جس کے وہ مرتکب ہوئے یا یہ معنی ہین کہ جب اُنہون نے اللہ کے اوامر ترک کر دیے تو اس نے ایمان کا نور اُن کے دلون سے کھینچ لیا یا پھر جب اُنہون نے اختیار کیا زیغ کو تو زائغ کر دیا اللہ نے اُن کے دلون کو یعنی اُن کو مخذول کیا بے مدد چھوڑا اور اتباع حق کی توفیق سے اُن کو محروم کر دیا جملہ واللہ لا یہدی القوم الفاسقین مقرر ہے مضمون ماقبل کا زجاج نے کہا اللہ ہدایت نہین کرتا ہے اس شخص کو جسکا فاسق ہونا اس کے علم مین سابق ہو چکا ہے معنی یہہ ہین کہ اللہ ہدایت نہین کرتا ہے ہر متصف بالفسق کو اور یہ لوگ اُن کے جملے سے ہین اگر کوئی کہے کہ اللہ نے تو کافرون مین سے بہت سون کو ہدایت کی باین طور کہ اسلام کی اُن کو توفیق دی پھر کیون لا یہدی فرمایا تو کہین گے کہ جو کوئی اُن مین کا اسلام لایا تو وہ اس کے علم مین کافر نہ تھا یعنے محتوم علیہ بالکفر نہ تھا باین طور کہ اس پر مر جائے واذ قال عیسی ابن مریم معطوف ہے واذ قال موسیٰ سے پر معمول ہے اس کے عامل کا یا معمول عامل مقدر کا جو کہ معطوف ہے ظرف اول کے عامل پر یا بنی اسرائیل کہا یا قوم نہ کہا جیسا کہ حضرت موسے نے کہا تھا اس لیے کہ بنی اسرائیل ہین نہ اُن کا نسب ہے نہ اُن کا والد ہے کہ وہ انکی قوم ہون اور والدہ شریفہ حضرت مریم علیہما السلام نسب مین اُنکے شریف ترین سے ہین انی رسول اللہ الیکم الآیہ نصب مصدقا و مبشرا کا بنا بر حال ہے عامل دونون مین ارسال کے معنی ہین جو کہ رسول مین ہین بعدی کو بفتح و اسکان یا دونون طرح پڑھا ہے[۲] یعنے اور ذکر کر اُس وقت کا کہ جب کہا عیسی بن مریم نے اے بنی اسرائیل بیشک

[۱] یعنے اُن کے کہنے پہوسے ہوئے ہین جیسے توشتا مٹلے تے ہین ۱۲ منہ

[۲] نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و کسی و ابن جبیش و ابو بکر نے عاصم سے بفتح یا اور باقی قراء نے باسکان یا پڑھا ہے ۱۲ منہ

مین رسول ہون اللہ کا طرف تمہارے یعنی مین بہیجا گیا ہون طرف تمہارے اس وصف کے ساتھ کہ جس کے ساتھ
مین وصف کیا گیا ہون توریت مین درانحال کہ مین سچا کرنے والا ہون اُس کو جو میرے آگے ہے توراۃ اور خوشخبری
سنانے والا ہون ایک رسول کی جو آوے گا میرے بعد نام اُس کا احمد ہے یعنی اور جب مین ایسا ہون تصدیق مین
اور بشارت دینے مین تو اب پہر کوئی مقتضی نہین ہے میری تکذیب کا اس لیے کہ مین تمہارے پاس کوئی ایسی شے لے کر
نہین آیا جو کہ توریت کی مخالف ہو بلکہ وہ تو مشتمل ہے میری بشارت دینے پر پہر کیون تم مجھ سے نفرت کرتے ہو اور میرے
مخالف ہوتے ہو اشہر کتب کا ذکر کیا جن کے ساتھ انبیاء نے حکم کیا ہے اور اشہر رسل کا ذکر فرمایا جو کہ خاتم المرسلین ہین
احمد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک ہے یہ ایک علم منقول ہے صفت سے احتمال ہے کہ یہ صفت فاعل
سے ہو واسطے مبالغے کے تو اب یہ معنی ہون گے کہ آپ اپنے غیر سے بڑہ کر اللہ کی حمد کرنے والے ہین یا مفعول سے تو یہ
معنی ہون گے کہ آپ مین جو خصائل خیر ہین اُن کے ساتھ آپ کی تعریف کی جاتی ہے اس سے زیادہ کہ جس کے ساتھ آپ کے
غیر کی تعریف کی جاتی ہے وجہ اول کے اعتبار سے حضرت عیسی علیہ السلام نے اس نام کو مقدم فرمایا اسم محمد پر اس لیے
کہ آپ کا اللہ کے واسطے حامد ہونا سابق ہے اس پر کہ خلق آپ کی تعریف کرے کیونکہ خلق نے آپ کی تعریف نہین
کی مگر بعد اس کے کہ آپ خارج مین موجود ہوئے اور آپ کا اپنے رب کی حمد کرنا قبل اس کے تہا کہ لوگ آپ کی حمد کرین
کرخی کہتے ہین کہ احمد کا خاص کر کے صرف اس لیے ذکر کیا کہ انجیل مین آپ کا یہی نام رکہا گیا ہے اور اس لیے کہ آسمان مین آپ کا
نام نامی و اسم سامی احمد ہے سو آپ کا آسمانی نام ذکر کیا گیا اس لیے کہ آپ سب لوگون سے بڑہ کر اللہ اپنے رب کی حمد
کرنے والے ہین کیونکہ قیامت کے دن اپنی امت کے لیے شفاعت کرنے سے قبل اللہ تعالی آپ کے قلب پر محامد کا فتوح
فرمائے گا ان محامد کے ساتھ آپ اپنے رب کی حمد کرین گے پہر آپ کا اپنے رب کی حمد کرنا سابق ہے اس پر کہ لوگ
اللہ تعالی کی حمد کرین بالجملہ جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک میرے واسطے
نام ہین مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور مین وہ حاشر ہون کہ حشر کرے گا اللہ لوگون کو میرے قدمون پر اور مین
وہ ماحی ہون کہ مٹائے گا اللہ میرے سبب سے کفر کو اور مین عاقب ہون عاقب وہ ہے کہ اس کے بعد کوئی نبی نہین ہے
اخرجہ البخاری و مسلم وغیرہما بعض حواشی بیضاوی مین ہے کہ آپ کے چار ہزار نام ہین اور ان مین سے ستر نام قریب
اللہ تعالی کے اسما مین سے ہین انتہے احق یہ ہے کہ اسمائے الٰہی و اسمائے رسالت پناہی توقیفی ہین نہ اُن پر زیادہ
کرین نہ اُن سے غیر سے اُن کو پکارین نہ ان کا نام رکہین خازن مین بزیر این آیہ حضرت ابو موسے سے مروی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو امر فرمایا کہ نجاشی کے پاس آوین اور حدیث ذکر کی اس مین یہ ہے
کہ راوی نے کہا مین نے نجاشی کو کہتے سنا کہ مین گواہی دیتا ہون اس کی کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہین اور بیشک
یہ وہی ہین جن کی عیسی علیہ السلام نے بشارت دی اور اگر مین نہوتا اُس ملک مین جس مین ہون اور لوگون کے کام مین

عبس کا مین نے تحمل کیا ہے تو مین ان کے پاس آتا یہانتک کہ ان کی جوتیان اٹھاتا اخرجہ ابوداؤد حضرت عبداللہ
بن سلام سے مروی ہے کہ توریت مین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت لکھی ہوئی ہے اور حضرت عیسی
بن مریم علیہما السلام ان کے ساتھ دفن کیے جاوین گے ابو داؤد مدنی نے کہا کہ مقبرہ اس گھر مین ایک قبر کی جگہہ باقی ہے
اخرجہ الترمذی کعب احبار سے مروی ہے کہ حواریون نے حضرت عیسی علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا یا رسول اللہ بعد ہمارے
کوئی امت ہے فرمایا ہان آئے گی بعد تمہارے ایک امت حکماء علماء ابرار اتقیاء گویا وہ فقہ مین انبیاء ہین راضی ہون گے اللہ سے
ساتھ تھوڑے رزق کے اور راضی ہوگا ان سے اللہ ساتھ تھوڑے عمل کے انتہی اسی کے مثل خطیب مین بھی ہے اور
یاتی بعدکم امۃ کے بجائے امۃ احمد کا لفظ ہے اور کہا مروی ہے کہ آپ نے فرمایا نام میرا توراۃ مین احید ہے اس لیے کہ مین
مائل کرتا ہون اپنی امت کو نار سے اور میرا نام زبور مین ماحی ہے مٹایا اللہ نے میرے سبب سے عابدین اوثان کو اور نام میرا
انجیل مین احمد ہے اور قرآن مین محمد ہے اس لیے کہ مین محمود ہون آسمان وزمین والون مین انتہی اس حدیث کی
سند مین نظر کر لی جاوے قرطبی فرماتے ہین اسم محمد مطابق ہے واسطے اپنے معنے کے اور اللہ تعالی نے آپ کا نام رکھا
قبل اسکے کہ اس کے ساتھہ آپ اپنا نام رکھین سو یہ ایک علامت ہے آپکی اعلام نبوت سے انتہی اور حضرت عیسے
علیہ السلام نے آپ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ آپ کا نام احمد ہے اور حضرت موسے علیہ السلام نے آپ کا ذکر کیا جبکہ ان کے
رب نے ان سے فرمایا کہ وہ احمد کی امت ہے تو عرض کیا الٰہی تو مجھے کر دے محمد کی امت سے پس ساتھہ احمد کے ان کا
ذکر کیا قبل اس کے کہ محمد کے ساتھہ ان کا ذکر کرین اس لیے کہ آپ کا اپنے رب کی حمد کرنا قبل اس کے تھا کہ لوگ ان کی
حمد کرین پھر جب آپ وجود مین آئے اور مبعوث ہوئے تو محمد بالفعل ہو گئے انتہی من الخطیب **تنبیہ** فتح البیان
مین فرمایا ہے کہ جو تفاسیر اس وقت ہمارے پاس موجود ہین جیسے تفسیر ابو السعود ومدارک النسفی وبیضاوی اور اس کا
حاشیہ خفاجی کا اور جلالین اور سلیمان جمل کا اس پر حاشیہ اور خطیب وخازن اور ان کی مثل اور اس مقام میں
اور اس آیت کے تحت مین ہم نے ان سب کی مراجعت کی تو ان اعلام مین سے ہم نے کسی کو نہین پایا کہ انجیل سے
نقل کر کے اس بشارت کا ذکر کیا ہو شاید اس کا یہہ سبب ہو کہ انھون نے کتب عتیقہ وجدیدہ کی طرف رجوع نہین
کیا اور نہ ان کتابون کے تراجم کی طرف جو کہ مختلف زبانون مین ہوئے ہین یا اس وقت مین ان کا وجود نہ ہو یا
ان پر اعتماد نہ کیا اس لیے کہ تحریف نے ان کی طرف راہ پائی ہے لیکن ہم نے یہ بات محبوب رکھی کہ نصوص انجیلیہ
وغیرہا سے بعض کا اس جگہہ ذکر کردین منجملہ ان دلیلون کے جو اس پر دال ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنے بعد
ایک رسول کے آنے کی بشارت دی ہے جن کا نام مبارک احمد ہے صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وبارک الی یوم الدین آمین
اس لیے کہ اللہ پاک کی منتون سے ہے اپنے مومن بندون پر اور اس کی اتمام حجت سے ہے اہل کتاب پر یہہ بات کہ جو خبار
واشارہ وبشارات ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین وارد ہین اور نص وتصریح کرنے والے ہین آپ کی

سے حضرت کے روضہ مبارک مین جو کہ مدینے مین مسجد نبوی سے لگا ہوا ہے ۱۲ منہ

بنوت عامہ کے ثبوت پر اور آپ کی رسالت شاملہ پر جو کہ سارے خلق کو شامل ہے وہ ان کتابون مین بہت پائی جاتی ہین
اس وقت تک باوجود تحریفات لفظیہ ومعنویہ کے جو اُن مین واقع ہوئی ہین جس طرح کہ احادیث وقرآن اس پر ناطق ہے
جو کوئی یہ طریق جانتا ہے کہ نبی متقدم نبی متاخر کی یون خبر دیتا ہے اور انصاف کی آنکھ سے ان بشارات کی طرف
نظر کرے گا اور اُن کا مقابلہ کرے گا اُن اخبارات سے جن کو نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حق مین
نقل کیا ہے تو وہ جزم کرے گا کہ یہ اخبارات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہین غایت درجہ کی قوت مین اور نہایت
رتبے کی صحت وشہرت وقبول مین بعد اس کے وسنا ورق تک اُن بشارات واخبارات کا ذکر کیا ہے خاکسار نے
بوجہ طول کے اُن کا ذکر نہین کیا اور نیز اس لیے کہ بعض معاصرین نے رد نصاریٰ مین ایک ایسی نفیس وعمدہ سادہ
کتاب وپرکار کتاب لکھی ہے کہ یہ خیال مین آیۃ من آیات اللہ ہے کتب قدیم سے بے حساب بشارتین ذکر کی
ہین وہ کتاب اس باب مین اپنے ماسوا سے مغنی ہے جزاہ اللہ خیر الجزاء واحسن عواقبنا وعواقبہ فی الدین والدنیا و
وفقنا وایاہ لمرضاتہ وجنبنا وایاہ عما یوجب سخطہ وعدم رضاہ آمین آخر آمین فرمایا ہے کہ ان کے سوا اور صریح دلائل جن کا
نصاریٰ نے انکار کرتے ہین اور اُن کی تاویل کرتے ہین اُن کے غیر محل پر علمائے اہل کتاب یہود ونصاریٰ مین سے
جو کوئی مسلمان ہوا اگلے قرون مین بلکہ اب تک اُن سب نے یہ گواہی دی کہ بشارات محمدیہ کتب عتیق وجدید مین موجود
ہین اور اسی طرح آپ کی صحت نبوت وعموم رسالت کا اُن لوگون نے بھی اقرار کیا جن کو عدم اسلام وقبول ایمان
پر شقاوت ازلی باعث ہوئی جیسے ہرقل عظیم روم ومقوقس صاحب مصر وابن صوریا وحیی بن اخطب وابو یاسر بن اخطب
اور اُن کے امثال واشباہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ متم نورہ ولو کرہ الکافرون وفی ہذا المقدار کفایۃ لمن لہ ہدایۃ فلما جاءہم بالبینات
قالوا ہذا سحر مبین یعنی پھر جب عیسیٰ علیہ السلام اُن کے پاس آئے معجزات وآیات لے کر تو کہا کہ جو ہمارے پاس لے کر
آیا ہے ایک جادو ہے واضح وظاہر کسی نے کہا کہ مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین آپ اُن کے پاس یہ لے کر
آئے تو یہ بات لکھی لیکن قول اول اولیٰ ہے بلکہ سیاق سے وہی متبادر ہے یہ دو قول ہین مفسرین نے اُن کی
حکایت کی ہے جمہور نے سحر پڑھا ہے اور کسی نے ساحر اور دونو سبعیہ ہین کذا فی فتح البیان ف ابن کثیر مین ہے
کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ ورسول وکلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خبر دیتا ہے کہ اُس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم کیون
ہوپنچاتے ہو ایذا طرف میرے اور تم جانتے ہو میری سچائی اُس رسالت مین جس کو لے کر تمھارے پاس آیا ہون
اس مین تسلی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات مین جو کہ اپنی قوم وغیرہ کے کفار سے آپ کو پہونچی
اور آپ کو صبر کا امر ہے اور اسی لیے آپ نے فرمایا اللہ کی رحمت ہو موسیٰ پر البتہ مقرر ایذا دیا گیا اس سے زیادہ پس
صبر کیا اور اس مین نہی ہے مومنون کو اس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین بے ادبی کرین یا آپ کو
ایذا پہونچائین کما قال تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا لا تکونوا کالذین آذوا موسیٰ فبرأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا

قولہ تعالیٰ فلما زاغوا الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ پھر جب وہ اتباع حق سے مائل ہوئے باوجود اُس کے جاننے کے تو مائل کر دیے اللہ نے اُن کے دل ہدایت سے اور اُن میں شک وحیرت وخذلان کو ساکن کر دیا کما قال تعالیٰ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ وقال تعالیٰ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا اور اسی لیے اس آیت میں فرمایا ہے واللہ لا یہدی القوم الفاسقین قولہ تعالے واذ قال عیسی بن مریم الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا توریت میری بشارت دے چکی اور میں مصداق ہوں اُس بات کا جس کی اُس نے خبر دی اور میں خوشخبری دینے والا ہوں اُس رسول کی جو میرے بعد آئے گا یعنی رسول نبی امی عربی مکی احمد ہیں پس عیسیٰ علیہ السلام انبیائے بنی اسرائیل کے خاتم ہیں وہ بنی اسرائیل کی جماعت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت سناتے ہوئے کھڑے ہوئے اور وہ احمد ہیں خاتم الانبیاء والمرسلین جنکے بعد نہ کوئی رسالت ہے نہ کوئی نبوت کیا خوب ہے وہ حدیث جو بخاری نے روایت کی ہے یہ وہی جبیر بن مطعم کی حدیث ہے جس کا ذکر اول ہو چکا ابو داؤد طیالسی کی حدیث میں بہ روایت حضرت ابو موسےٰ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے واسطے اپنی ذات کے نام لیے ان میں سے وہ ہیں جو ہم نے یاد رکھے پس فرمایا میں محمد ہوں اور میں احمد وحاشر ومقفی ونبی الرحمۃ والتوبہ والملحمہ ہوں ورواہ مسلم من حدیث الاعمش عن عمرو بن مرۃ بہ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ حضرت ابن عباس نے فرمایا نہیں بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر لیا اس پر عہد البتہ اگر مبعوث ہو محمد اور وہ زندہ ہو تو چاہیے کہ اُس کا اتباع کرے اور لیا اُس پر یہ عہد کہ لیوے اپنی امت پر عہد کہ البتہ اگر مبعوث ہو محمد اور وہ زندہ ہوں تو چاہیے کہ اُس کا اتباع کریں اور اس کی مدد کریں خالد بن معدان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنی نفس کی ہم کو خبر دیں فرمایا دعا ہوں میں اپنے باپ ابراہیم کی اور بشارت عیسےٰ کا اور دیکھا میری ماں نے جبکہ وہ حاملہ ہوئی میرے ساتھ کہ گویا نکلا اُس سے ایک نور جس سے روشن ہوگئے محل بصرے کے زمین شام سے وہذا اسناد جید وروی لہ شواہد من وجوہ اخر پھر اس مضمون کے دو شاہد بروایت امام احمد حضرت عرباض بن ساریہ وحضرت ابو امامہ کی حدیثوں سے ذکر کئے ہیں امام احمد نے عن عبد اللہ بن عتبہ عن عبد اللہ بن مسعودؓ روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو بھیجا طرف نجاشی کے اور ہم قریب اسی مرد کے تھے اُن میں سے عبد اللہ بن مسعود وجعفر وعبد اللہ بن رواحہ وعثمان بن مظعون وابو موسیٰ ہیں اور قریش نے عمرو بن العاص وعمارہ بن ولید کو بھیجا ہدیہ دے کر

۱ اور ہم الٹ دینگے انکے دل اور آنکھیں جیسے نہ مانے تھے اس پر پہلی بار اور چھوڑ رکھیں گے انکو انکی شرارت میں بہکتے ۱۲ ۲ اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جب کھل چکی اسپر راہ کی بات اور چلے سب مسلمانوں کی راہ سے سوا ہم اُس کو حوالہ کرینگے وہی طرف جو اُس نے پکڑی اور ڈالینگے اس کو دوزخ میں اور بہت بُری جگہ پہونچا ۱۲ ۳ وہ جو تابع ہوتے ہیں اس رسول کے جو نبی ہے امی جسکو پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس توریت اور انجیل میں بتاتا ہے انکو نیک کام اور منع کرتا ہے بُرے سے اور حلال کرتا ہے ان کے واسطے سب پاکیزہ چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک اور اُتارتا ہے ان سے بوجھ انکے اور پھانسیاں جو ان پر تھیں سو جو اس پر یقین لائے اور اس کی رفاقت کی اور مدد کی اور تابع ہوئے اس نور کے جو اس کے ساتھ اُترا ہے وہی پہنچے مراد کو ۴ اور جب لیا اللہ نے عہد نبیوں کا

پھر جب یہ دونوں نجاشی پر داخل ہوئے تو اُس کے واسطے سجدہ کیا پھر اُس کی طرف مبادرت کی اُس کے داہنے اور بائیں طرف
پھر اُس سے کہا کہ ایک گروہ ہماری بنی عم سے تیری زمین میں نازل ہوا ہے اور ہم سے اور ہماری ملت سے اعراض کیا ہے
نجاشی نے کہا پھر وہ کہاں ہیں کہا کہ وہ تیری زمین میں ہیں پس تو اُن کی طرف آدمی بھیجدے پس اُن کی طرف
آدمی بھیجا تو جعفر بولے کہ میں آج تمھارا خطیب ہوں پھر وہ اُن کے تابع ہو لے پس جعفر نے سلام کیا اور سجدہ نہ کیا
تو اُن لوگوں نے اُن سے کہا تجھے کیا ہے کہ تو بادشاہ کو سجدہ نہیں کرتا ہے جعفر بولے کہ ہم تو سجدہ نہیں کرتے
ہیں مگر واسطے اللہ عزوجل کے کہا یہ کیا ہے جعفر نے کہا کہ بیشک اللہ نے ہماری طرف اپنا رسول بھیجا سو اُس نے
ہمکو یہ حکم دیا ہے کہ ہم سجدہ نہ کریں واسطے کسی کے مگر واسطے اللہ عزوجل کے اور ہم کو امر کیا ہے نماز و زکوٰۃ کا عمرو بن
عاص بولے پس بیشک یہ مخالفت کرینگے تیری عیسی بن مریم کے حق میں نجاشی نے کہا تم کیا کہتے ہو حق میں
عیسے بن مریم کے اور اُن کی ماں کے جعفر والوں نے کہا ہم کہتے ہیں جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے وہ اللہ کا کلمہ
ہے اور اُس کی روح ہے القا کیا اُس کا طرف عذرا بتول کے کہ جس کو نہ چھوا کسی بشر نے اور نہ عارض ہوا اُس کو
کوئی ولد کہا پس نجاشی نے ایک لکڑی اُٹھائی زمین سے پھر کہا اے حبشہ و قسیسین و رہبان کے گروہ واللہ نہیں
زیادہ کرتے ہیں اُس پر جو ہم اُس کے حق میں کہتے ہیں اتنا جو اس کے برابر ہو مرحبا ہے تم کو اور اُس کو جس کے پاس سے
تم آئے ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک وہ اللہ کا رسول ہے اور بیشک وہ وہی ہے جس کو ہم انجیل میں پاتے ہیں اور بیشک
وہ وہی ہے جس کی عیسے بن مریم نے بشارت دی ہے تم اُترو جہاں چاہو واللہ اگر نہ ہوتا وہ ملک جس میں میں ہوں تو البتہ
میں اُس کے پاس آتا یہاں تک کہ میں خود اُس کی جوتیاں اُٹھاتا اور اُس کو وضو کراتا اور دوسرے اُن دو شخصوں کے
ہدیہ کو حکم دیا تو وہ اُن کی طرف پھیر دیا گیا ثم تعجل عبد اللہ بن مسعود حتی ادرک بدرا و زعم ان النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
استغفر لہ حین بلغہ موتہ وقد رویت ہذہ القصۃ عن جعفر و ام سلمۃ و موضع ذلک کتاب السیر مقصد یہ ہے کہ انبیاء
علیہم السلام ہمیشہ سے آپ کی نعت و حکایت کرتے رہے ہیں اپنی کتابوں میں اپنی اُمتوں پر اور اُن کو حکم کرتے رہے ہیں
آپ کے اتباع و نصرت و مدد کا جبکہ آپ مبعوث ہوں اور زمین والوں میں یہ امر مشتہر ہوا تھا حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام
کی زبان پر جو اپنے بعد کے انبیاء کے والد ہیں جبکہ مکے والوں کے واسطے یہ دعا کی تھی کہ اللہ مبعوث کرے اُن میں
ایک رسول اُن میں کا اور اسی طرح حضرت عیسی علیہ السلام کی زبان پر اور اسی لیے صحابہ نے عرض کیا کہ آپ
ہم کو اپنے شروع امر کی خبر دیں یعنے زمین میں آپ نے فرمایا میں دعا ہوں میرے باپ ابراہیم کی اور بشارت عیسی
بن مریم کی اور خواب اپنی ماں کا جو اُس نے دیکھا یعنی اہل مکہ میں اُس کا اثر ظاہر ہوا اور ارہاص پھر آپ نے اُس کا
ذکر کیا صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی آلہ و صحبہ اجمعین قولہ تعالے فلما جاءہم بالبینات الآیہ میں ابن جریج و ابن جریر کا
قول ذکر کیا ہے فلما جاءہم احمد یعنی جس کی اگلے زمانوں میں بشارت دی گئی اور جس کے ذکر کی اگلے قرنوں میں

آوازنگی کی گئی جب اُس کا امر ظاہر ہوا اور بینات لے کر وہ آیا تو کافرون مخالفون نے کہا کہ یہہ جادو ہے ظاہر یہہ
ایک قول ہے دو قولون مین کا جن کا ذکر اول ہو چکا ہے وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى
الْإِسْلَامِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ ۚ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ
كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُونَ ۝ اور اُس سے بے انصاف کون جو باندھے اللہ پر جھوٹ اور اُس کو بلاتے ہین مسلمان ہونے کو اور
اللہ راہ نہین دیتا بے انصاف لوگون کو چاہتے ہین کہ بجھا وین اللہ کی روشنی اپنے مونہہ سے اور اللہ کو پوری کرنی
اپنی روشنی اور پڑے بُرا مانین منکر وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول راہ کی سوجھہ لے کر اور سچا دین کہ اُس کو اوپر کرے
دینون سے سب سے اور پڑے بُرا مانین شرک کرنے والے ف یہہ فرمایا احوال کتاب والون کا جو حضرت کی خبر
چھپاتے تھے انتہے ف وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ کا یہہ مطلب ہے کہ اُس شخص سے بڑھ کر کون ظالم
ہی جس کو اُس کا رب بلاتا ہے طرف اسلام کے اپنے نبی کے زبان پر کون اسلام جو کہ سب دینون سے بہتر و شریف
تر ہے اور اُس مین اُس کے واسطے دارین کی سعادت ہے پھر وہ اُس کے قبول کرنے کی جگہہ مین افترا کذب علی
اللہ کو کرتا ہے باین طور کہ اُس کا کلام جو بلاتا ہے اُس کے بندون کو طرف حق کے اُس کو کہتا ہے کہ یہ جادو
ہے ظاہر حالانکہ سحر ایک کذب و تمویہ ہے یا یون کہو کہ اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے باین طور کہ اُس کی طرف شریک و ولد
کی نسبت کرتا ہے اور اُس کی آیتون کو موصوف بسحر کرتا ہے حالانکہ اُس کا رب اُس کو اپنے نبی کی زبان پر اسلام
کی طرف بلاتا ہے جو کہ بہترین ادیان ہے اور جس مین توحید و نفی شرک ہے جمہور نے یدعی کو بصیغہ مجہول دعا سے
پڑھا ہے اور کسی نے یدعی بفتح یاو تشدید دال بصیغہ معروف ادعا سے حرف الی کے ساتھہ صرف اس لیے متعدی
ہوا کہ معنی انتما و انتساب کو متضمن ہے جملہ واللہ لا یہدی القوم الظالمین مضمون ماقبل کا مقرر و موکد ہے یعنی جو لوگ
متصف بظلم ہین اللہ اُن کو راہ نہین دیتا ہے اور یہہ جن کا ذکر ہوا انہین کے جملے سے ہین اطفاء اخماد ہے اور اصل
اُس کی نار مین ہے ظہور جو قائم مقام نار کے ہے اُس کے واسطے اس کا استعارہ کیا گیا ہے اطفاء و اخماد مین ایک
وجہہ سے فرق بھی ہے وہ یہ ہے کہ اطفاء تو قلیل مین مستعمل ہوتا ہے تو یون بولا جاتا ہے اطفات السراج اور اخمدت
السراج نہین کہا جاتا نور مین پانچ قول ہین ایک یہ ہے کہ مراد قرآن شریف ہے یعنی ارادہ کرتے ہین اُس کے
ابطال و تکذیب کا ساتھہ قول کے قالہ ابن زید دوسرا یہہ ہے کہ مراد اسلام ہے ارادہ کرتے ہین اُس کے دفع کا ساتھہ
کلام کے قالہ السدی تیسرا یہہ ہے کہ مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین ارادہ کرتے ہین آپ کے ہلاک کا ساتھہ اراجیف
کے قالہ الضحاک چوتھا یہہ ہے کہ مراد اللہ تعالی کی حجتین و دلیلین ہین ارادہ کرتے ہین اُن کے ابطال کا اپنی انکار و
تکذیب سے قالہ ابن بحر پانچوان یہہ ہے کہ ایک مثل بیان کی گئی ہے اُس شخص سے تشبیہ دی ہے جس نے آفتاب کا

نور بجھانا چاہا پھر اُس کو محال و ممتنع پایا اسی طرح وہ شخص ہے جس نے حق کے ابطال کا ارادہ کیا حکاہ ابن عیسی یہ
تمثیل اُسکے ساتھ تہکم و سخریہ کرنے کو بیان کی ہے شہاب میں ہے کہ نور اللہ استعارہ تصریحیہ ہے اور اطفاء
ترشیح ہے بافواہہم میں توریہ ہے اور اسی طرح نورہ ہے لیکن متم تجرید ہے ترشیح طیبی ہے زمخشری نے
اس کو استعارہ تمثیلیہ ٹھیرایا ہے وہ جو حق کے ابطال میں سعی و کوشش کرتے ہیں اس میں ان کے حال کی
تمثیل دی اُس شخص کے حال سے جو کہ سورج کو پھونکتا ہے اپنے موںہ سے تاکہ اُس کو بجھائے منظور اس تمثیل
سے ان کے ساتھ تخریہ کرنا ہے انتہے بھلا کسی کے پھونک مارنے سے سورج کی روشنی بجھ سکتی ہے اسی طرح کلام
الٰہی کی روشنی ان کے شعر و سحر کہدینے سے کہیں بجھ سکتی ہے ہرگز نہیں حرف لام میں کئی وجہ ہیں ایک یہ ہے کہ مفعول
ارادہ میں زیادہ کیا گیا ہے زمخشری کہتے ہیں اصل اس کی یہ ہے کہ یریدون ان یطفئوا جیسا کہ سورۂ توبہ میں ہے
ابن عطیہ نے کہا کہ لام مؤکدہ ہے مفعول پر داخل ہوا ہے اس لیے کہ تقدیر یریدون ان یطفئوا ہے دوسری یہ ہے کہ
تعلیل کا لام ہے اور مفعول محذوف ہے اے یریدون ابطال القرآن او دفع الاسلام او ہلاک الرسول لیطفئوا تیسری
یہ ہے کہ ان ناصبہ کے معنے میں ہے اور یہ خود فعل کا نصب ہے فراء نے کہا کہ عرب لوگ لام کی کو بجائے ان کے رکھتے ہیں
ارادو امر میں کسائی بھی اسی طرف گئے ہیں اس کے مثل یہ آیت ہے یریداللہ لیبین لکم اے ان یبین
معنے یہ چاہتے ہیں کہ بجھا دیں قرآن کے نور کو یا اسلام کی روشنی کو یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو یا دلائل
الٰہی کی روشنی کو اپنے اقوال سے جو کہ نکلنے والے ہیں اُن کے افواہ سے جنکا کوئی منشا نہیں ہے سوا افواہ کے
بدون اعتقاد کے دلوں میں اور جو کہ متضمن ہیں طعن کو واللہ متم نورہ یعنے اور اللہ تمام کرنے والا ہے اپنے نور کو اور
پورا کرنے والا ہے حق کو اور انتہی پہونچانے والا ہے اُس کی غایت کو باین طور کہ اُس کو ظاہر کرے گا آفاق میں اور
سارے شہروں میں مشارق سے لے کر مغارب تک اور بلند کریگا اُس کو اُس کے غیر پر ولو کرہ الکافرون یعنی اور
مکروہ رکھیں کافر لوگ تمام کرنے کو تو وہ تو ضرور ہی ہونے والا ہے شان نزول اس آیت کا وہ ہے جو کہ عطا نے حضرت
ابن عباسؓ سے حکایت کیا ہے کہ چالیس دن وحی نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر دیر کی تو کعب بن اشرف بولا اے گروہ
یہود خوش ہو جاؤ پس مقرر بجھا دیا اللہ نے نور محمد کا اُس شے میں جو اُس پر نازل ہوا کرتی تھی اور نہیں ہے کہ اُس کا امر
تمام ہو پس آپ غمگین ہوئے تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی اور بعد اس کے وحی کا اتصال ہوا حکاہ الماوردی
علی ما قالہ القرطبی جملہ ہو الذی ارسل رسولہ الآیہ مستانفہ ہے ماقبل کا مقرر ہے یعنی وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول
بیان شافی و قرآن یا معجزات اور ملت حقہ اسلام لے کر تاکہ ظاہر و عالی و غالب کرے اُس کو سارے دینوں پر جو
اُس کے مخالف ہیں اور اگر مکروہ جانیں مشرک اس غالب کرنے کو تو وہ تو ضرور ہی ہوگا دین مصدر ہے اس کے
ساتھ ادیان متعددہ کی تعبیر کی جاتی ہے جملہ واللہ متم نورہ حال ہے یریدون سے یا لیطفئوا سے اور جملہ ولو کرہ الکافرون

حال ہو اس حال سے تو اب یہہ دونون متداخل ہونگے اور اسی طرح ولو کرہ المشرکون ہے اور یہ جواب لو کا دونون جگہ
محذوف ہے اول مین آتمہ ہے اور دوسری مین اظہرہ بیشک اللہ پاک نے دین اسلام کو عالی و غالب کر دیا پہر کوئی دین دینون
مین سے باقی نہین رہا مگر حال یہہ ہے کہ وہ دین اسلام سے مغلوب و مقہور ہے یعنی حجت و برہان سے تو ہمیشہ
اسلام غالب ہی اور ایک مدت سیف و سنان سے بہی غالب رہا مجاہد کہتے ہین یہ جب ہوگا کہ حضرت عیسی علیہ السلام
نازل ہونگے تو اُس وقت زمین مین سوائے دین اسلام کے اور کوئی دین نہ ہوگا نکتہ اگر کوئی کہے کہ اول تو و
لو کرہ الکافرون فرمایا اور بعد اس کے ولو کرہ المشرکون کہا سو اس کی کیا حکمت ہے تو کہین گے اللہ پاک نے
اپنا رسول بہیجا اور وہ منجملہ نعم الٰہیہ ہین اور سارے کافر کفران نعم مین برابر ہین پس اس لیے ولو کرہ الکافرون فرمایا
کیونکہ کافر کا لفظ مشرک کے لفظ سے زیادہ عام ہے سو یہان کافرون سے مراد یہود و نصاری و مشرکین ہین تو
لفظ کافر کا اس کے ساتہہ زیادہ لائق ہے اب رہا ولو کرہ المشرکون سو یہ اسوقت تہا کہ مشرکون نے توحید کا انکار
کیا اور اپنے انکار پر مصر ہوئے اس لئے کہ ابتدائے دعوت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو توحید کا امر کیا گیا تہا لوگ لا الٰہ
الا اللہ کہین تو مشرکون نے اس کو نہ کہا پس اس لیے یہان ولو کرہ المشرکون فرمایا کذا قال الخطیب ف ابن کثیر نے
ہے ومن اظلم ممن افترے الایہ یعنے اُس سے بڑہ کر کوئی ظالم نہین ہے جو کہ افترا کرتا ہے کذب کا اللہ پر اور ٹہیراتا ہی
اُس کے واسطے انداد و شرکا اور وہ بلایا جاتا ہے طرف توحید و اخلاص کے اسی لیے فرمایا واللہ لایہدی القوم الظالمین
پہر فرمایا یریدون ان لیطفئوا الایہ یعنی یہ قصد کرتے ہین کہ حق کو رد کرین باطل سے اُن کی مثل اس باب مین مانند
مثل اُس شخص کے ہے جو یہ ارادہ کرتا ہے کہ سورج کی شعاع کو اپنے مونہہ سے بجہادے اور جس طرح یہ محال ہے
اسی طرح وہ بہی محال ہے اسی لیے فرمایا واللہ متم نورہ الایہ ہو الذی ارسل رسولہ الایہ سورہ برات مین ان دونون آیتون
پر ایسا کلام گزر چکا ہے جس مین کفایت ہی وللہ الحمد والمنہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ
مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً
فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
ای ایمان والو مین بتاؤن تم کو ایک سوداگری کہ بچاوے تم کو ایک دکہہ کی مار سے ایمان لاؤ اللہ پر اور اُس کے رسول
پر اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر تم سمجہہ رکہتے ہو بخشے وہ تمہارے
گناہ اور داخل کرے تم کو باغون مین جن کے نیچے بہتی ہین نہرین اور ستہرے گہرون مین بسنے کے باغون مین یہہ ہے
بڑی مراد ملنی اور ایک اور چیز دی جس کو تم چاہتے ہو اللہ کی طرف سے اور فتح شتاب اور خوشخبری سنا ایمان والونکو
ف عبد اللہ بن سلام کی حدیث مین گزر چکا ہے کہ صحابہ نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

احب الاعمال الے اللہ عزوجل کا پوچھین تاکہ اُس کو کرین اس پر اللہ تعالی نے یہہ سورت نازل فرمائی اور اس کی جملے سی یہ آیت ہے یاایہا الذین آمنوا الآیہ پہر اس تجارت عظیمہ کی تفسیر کی جو کہ کاسد نہین ہوتی ہے اور مقصود کی محصل اور مخدور کی مزیل ہے پس فرمایا تومنون باللہ الآیہ یعنی وہ تجارت یہہ ہے کہ ایمان لاؤ اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال وجان سے یہ تجارت بہتر ہے تمہارے واسطے اگر تم سمجہہ رکھتے ہو دنیا کی تجارت سے اور اُس کے لیے محنت ومشقت اُٹھانے سے اور تمہا اُس کے واسطے بہتر ہونے سے پہر فرمایا یغفر لکم ذنوبکم یعنی اگر تم وہ کام کروگے جس کا مین نے تم کو امر کیا اور تم کو بتایا تو تمہارے واسطے زلات بخش دون گا اور داخل کرون گا تم کو جنات ومساکن طیبات ودرجات عالیات مین اور اسی لیے یون فرمایا ویدخلکم جنات الآیہ پہر فرمایا واخرے تحبونہا یعنی اور تم کو اُس پر زیادہ دون گا جس کو تم دوست رکھتے ہو اور وہ یہ ہے نصر من اللہ وفتح قریب یعنے جسوقت تم اُس کی راہ مین لڑوگے اور اُس کے دین کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری نصرت کا کفیل ہوگا قال اللہ تعالے یاایہا الذین آمنوا اِن تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم وقال تعالے ولینصرن اللہ من ینصرہ اِن اللہ لقوی عزیز قولہ تعالی وفتح قریب ای عاجل پس یہ زیادت وہ خبر دینا ہے جو کہ نعیم آخرت سے موصول ہے واسطے اُس کے جس نے اللہ ورسول کی اطاعت کی اور اُس کے دین کی نصرت کی اسی لیے فرمایا وبشر المومنین کذا فی ابن کثیر ف ہل ادلکم کا استفہام معنی مین ایجاب واخبار ہے اور بلفظ استفہام ذکر کیا ہے واسطے تشریف کے اِس لیے کہ نفس مین خوب واقع ہوتا ہے کسی نے کہا کہ معنی سادلکم ہین یہ خطاب ساری مومنون کو ہے کسی نے کہا اہل کتاب کو حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہا یعنی صحابہؓ نے اگر ہم جانتے ہوتے کہ اعمال مین سے کونسا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے اِس پر یہ آیت نازل ہوئی پہر کروہ جانا تو یہ نازل ہوئی لم تقولون الی قولہ بنیان مرصوص اخرجہ ابن مردویہ مقاتل نے کہا کہ عثمان بن مظعون کے حق مین نازل ہوئی کہا دوست رکہا مین نے یانبی اللہ کہ مین جانون کونسی تجارت زیادہ محبوب ہے اللہ کو تو مین اس مین تجارت کرون بالجملہ عمل مذکور کو بمنزلہ تجارت ٹھیرایا اِس لیے کہ وہ اُس عمل مین نفع پاتے ہین وہ نفع یہہ ہی کہ جنت مین داخل ہونگے اور نار سے نجات پائین گے جمہور نے تنجیکم کو انجا سے پڑہا ہے اور کسی نے تشدید تنجیہ سے پہر اللہ پاک نے یہہ تجارت بیان کی جس کی راہ بتائی پس فرمایا تومنون باللہ یعنی وہ تجارت یہ ہے کہ تم دائم وقائم رہو ایمان پر اس لیے کہ خطاب مومنون کو ہے تومنون خبر بمعنے امر ہے منظور اس سے خبر دینی ہے وجوب امتثال کی تو گویا امتثال ہوچکا پہر اُس کے وقوع کی خبر دی گئی اخفش نے کہا کہ تومنون عطف بیان ہے تجارت کا اولی یہ ہے کہ جملہ مستانفہ مبین ماقبل ہو حضرت ابن مسعود نے آمنوا وجاہدوا بالصیغۂ امر پڑہا ہے اور کسی نے تومنوا وتجاہدوا بنا بر اضمار لام امر اموال کو انفس پر مقدم کیا اس لیے کہ خرچ کرنے مین اور جہاد کی طرف تیاری کرنے مین اسی مال سے ابتدا کی جاتی ہے یا اس لیے کہ مال اُس وقت مین عزیز الوجود تھا تو اہتمام کے لیے اُس کو مقدم کیا یا اس لیے کہ مال قوام نفس ہے

اور یہ ایمان باللہ و بالرسول و جہاد فی سبیل اللہ باموال و انفس بمنزلہ اس ثمن کے ہے جسکو مشتری دیتا ہے **ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون** یعنے یہ فعل ایمان و جہاد کا خیر ہے واسطے تمہارے اموال و انفس تمہاری سے یا ہر شے سے اگر ہو تم ان مین سے جو کہ جانتے ہین پس تم جانتے ہو کہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے نہ اُس وقت کہ تم اہل جہل سے ہو تو تم اس کو نہ جانوگے **یغفر لکم ذنوبکم** الآیہ یہ گناہون کا بخشنا اور جنات مین داخل کرنا بمنزلہ مبیع ہے جس کو مشتری بائع سے لیتا ہے ثمن کے مقابلہ مین جو اس کو دی گئی ہے یہ جواب ہے اُس امر کا جو کہ مدلول بہ لفظ خبر ہے اور اسی لئے مجزوم ہوا زجاج و مبرد کہتے ہین کہ تؤمنون آمنوا کے معنی مین ہے اور اسی لیے یغفر لکم مجزوم آیا فراء نے کہا کہ استفہام کا جواب ہے سو انہون نے جواب استفہام ہونے کی وجہ سے اس کو مجزوم ٹھیرایا بعض اہل علم نے فراء کی تغلیط کی زجاج نے کہا وہ نہین ہے کہ جب اُن کو وہ شے بتادی جو اُن کو نفع دیتی ہے تو اُن کو بخشدے اُن کو توجب ہی بخشے گا کہ وہ ایمان لائین گے اور جہاد کرین گے غرض زجاج کی فراء پر رد ہے امام رازی نے فراء کے قول کی توجیہ مین فرمایا ہے کہ ہل ادلکم اس کے نزدیک امر کے معنی مین ہے یقال ہل انت ساکت ای اسکت بیان اس کا یہ ہے کہ ہل بمعنے استفہام ہے پھر متدرج ہوتا ہے یہان تک کہ عرض و حث ہو جاتا ہے اور حث مثل اغراء کے ہے اور اغراء امر ہے کسی نے کہا کہ یغفر لکم شرط مقدر سے مجزوم ہے ای ان تؤمنوا یغفر لکم بعض نے یغفر لکم کو بادغام پڑھا ہے اولی ترک ادغام ہے اس لیے کہ راء حرف متکرر ہے تو اُس کا ادغام لام مین حسن نہین ہے **فی جنات عدن** یعنے باغون مین اقامت و خلود کے **ذٰلک الفوز العظیم** یعنے یہ مغفرت ذنوب و جنات مین داخل کرنا جنکا وصف مذکور ہوا وہ فوز ہے کہ جس کے بعد کوئی فوز نہین ہے اور وہ ظفر ہے کہ جس کے مماثل و مشابہ کوئی ظفر نہین ہے **واخریٰ تحبونہا** مفعول ہے فعل محذوف کا ای ویؤتکم نعمۃ اخریٰ یعنی تم کو ایک اور نعمت دے گا جس کو تم دوست رکھتے ہو کسی نے یہ تقدیر کی ہے اے یعطیکم خصلۃ اخری اخفش و فراء کہتے ہین کہ تجارۃ پر معطوف ہے تو اب محل جر مین ہوگا اے وہل ادلکم علی خصلۃ اخری تحبونہا فی العاجل مع ثواب الآخرۃ یعنی کیا مین بتاؤن تم کو ایک اور خصلت جس کو دوست رکھتے ہو دنیا مین مع ثواب آخرت کے کسی نے کہا کہ محل رفع مین ہے اے ولکم خصلۃ اخری یعنے تمہارے واسطے ایک اور خصلت ہے تحبونہا مین کچھ تعریض ہے اس بات کی کہ وہ اختیار کرتے ہین عاجل کو آجل پر تو اب اس مین ایک قسم کی توبیخ ہوگی عاجل کی محبت پر پھر اللہ پاک نے اس اخری کا بیان فرمایا **نصر من اللہ وفتح قریب** یعنی وہ دوسری نعمت جو دنیا مین تم کو عطا کرونگا مدد ہے تمہارے واسطے طرف سے اللہ کی اور فتح نزدیک جو تم پر مفتوح کرے گا کسی نے کہا کہ نصر اخری سے بدل ہے اس تقدیر پر کہ وہ محل رفع مین ہو کسی نے کہا کہ تقدیر ولکم نصر وفتح قریب ہے کلبی نے کہا کہ مراد نصر ہے قریش پر اور فتح مکہ ہے عطا نے کہا کہ فارس و روم کی فتح ہے **وبشر المؤمنین** معطوف ہے محذوف پر اے

ف والسند منہ القول العجیب و علی عن سید ابن الی ومن ثم عساکر و اللہ احراء

قل یاایہا الذین امنوا وبشر بالمؤمنون پر اس لیے کہ امر کے معنے ہین یعنے یہ ہین آمنوا وجاہدوا ایہا المؤمنون وبشرہم یا محمد
بالنصر والفتح یعنے ایمان لاؤ اور لڑو اے مومنو اور خوشخبری دے اُن کو اے محمد نصر وفتح کی صاحب کشاف اسی پر چلے ہین
یا یہ معنی ہین وبشرہم بالنصر فے الدنیا والفتح وبالجنۃ فے الآخرۃ یعنی خوشخبری دے اُن کو نصر وفتح کی دنیا مین اور جنت
کی آخرت مین یا وبشرہم بالجنۃ فے الآخرۃ یہان جو بجائے اضمار اظہار کیا سو منظور اس سے یہ خبر دینا ہے کہ اس بشارت
کی مقتضی ایمان ہی سے صفت ہوئی ہے پھر اللہ پاک نے مومنین کو اپنے دین کی نصرت پر آمادہ کیا پس فرمایا

یَاأَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِیسَى ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیِّینَ مَنْ أَنصَارِی إِلَى اللَّهِ ؕ قَالَ
الْحَوَارِیُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ فَآمَنَت طَّائِفَةٌ مِّن بَنِی إِسْرَائِیلَ وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ ۖ فَأَیَّدْنَا الَّذِینَ
اٰمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِینَ ۝ اے ایمان والو تم ہو مددگار اللہ کے جیسے کہا عیسے مریم کے بیٹے نے

یارون کو کون ہے کہ مدد کرے میری اللہ کی راہ مین بولے یار ہم ہین مددگار اللہ کے پھر ایمان لایا ایک فرقہ بنی اسرائیل
مین سے اور منکر ہوا ایک فرقہ پھر زور دیا ہم نے اُن کو جو یقین لائے تھے اُن کے دشمنون پر پھر ہو رہے غالب ف
حضرت عیسی کے بعد اُن کے یارون نے بڑی محنتین کی ہین تب اُن کا دین فشر ہوا ہمارے حضرت کے پیچھے بھی خلیفون
نے اُس سے زیادہ کیا ف اللہ پاک اپنے مومن بندون کو امر فرماتا ہے کہ اللہ کی مددگار ہون اپنے اقوال و افعال و انفس
و اموال سے سارے احوال مین اور اللہ ورسول کا کہا مانین جیسا کہ حواریون نے حضرت عیسی علیہ السلام کا کہا مانا جبکہ
اُنہون نے کہا کون ہے میرا مددگار اللہ کی طرف یعنی اللہ عزوجل کی طرف دعوت کرنے مین میرا مددگار کون
ہے تو حواری بولے یہ لوگ اُن کے پیرو ہین کہ ہم تمہارے مددگار ہین اُس شی پر جس کو دے کر تم بھیجے گئے ہو اور
اُس پر تمہارے معین ہین اسی لیے اُنہون نے اُن کو داعی بنا کر بھیجا طرف لوگون کے بلاد شام مین اسرائیلی
و یونانی لوگون مین اور اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایام حج مین فرماتے تھے کوئی مرد ہے کہ مجھے ٹھکانا
دیوے یہان تک کہ مین اپنے رب کی رسالت کو پہونچاؤن پس بیشک قریش نے مجھکو منع کیا ہے اس سے کہ اپنے رب
کی رسالت پہونچاؤن تا آنکہ اللہ عزوجل نے مدینے والون مین سے اوس وخزرج کو آپ کے واسطے تعین فرمایا
تو انہون نے آپ سے بیعت کی اور موازرت ومدد کی اور یہ شرط کی کہ وہ آپ کو اسود واحمر سے روکین گے
اگر آپ اُن کی طرف ہجرت کر آئین گے پھر جب اُن کی طرف ہجرت کی مع اپنے اصحاب کے جو آپ کے ساتھ تھے
تو جس بات پر اللہ سے معاہدہ کیا تھا وہ آپ کے واسطے پوری کی اسی لیے اللہ ورسول نے اُن کا نام انصار رکھا
اور یہ اُن کا علم ہو گیا رضی اللہ عنہم وارضاہم قولہ تعالی فآمنت طائفۃ الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام
نے اپنے رب کی رسالت اپنی قوم کو پہونچائی اور حواریون مین سے جس نے اُن کی مدد کی وہ کی تو بنی اسرائیل
مین سے ایک فرقے نے تو ہدایت پائی اُس شی سے جسکو وہ اُن کے پاس لائے اور ایک فرقہ گمراہ ہوا تو وہ نکل گیا

ع ٢ ١٠

اس شی سے جس کو وہ لائے اور ان کی نبوت کا انکار کیا اور بڑے بڑے امور کی ان کو تہمت لگائی یہ لوگ یہود ہین
علیہم لعائن اللہ المتتابعۃ الی یوم القیامۃ اور جن لوگون نے ان کی پیروی کی ان مین سے ایک فرقے نے
ان کے حق مین غلو کیا یہان تک کہ نبوت کا مرتبہ جو اللہ نے ان کو عطا فرمایا اس کے اوپر ان کو چڑھا دیا اور فرقے
فرقے ہو گئے سوان مین کا کوئی تو کہتا ہے کہ اللہ کے بیٹے ہین کوئی کہتا ہے کہ ثالث ثلاثہ ہین اب وابن
وروح القدس کوئی کہتا ہے وہ اللہ ہین معاذ اللہ من جمیع ما کرہ اللہ یہ سب اقوال سورہ نساء مین مفصل ہین قولہ
تعالی فایدنا الذین اٰمنوا علے عدوہم فاصبحوا ظاہرین یعنے پھر مدد دی ہم نے ایمان والون کو اس پر جس نے نصارے
کے فرقون مین سے ان کے ساتھ دشمنی کی پھر مومنین ان پر غالب ہو گئے یہ غلبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بعثت سے ہوا جیسا کہ امام ابو جعفر ابن جریر نے عن سعید بن جبیر عن ابن عباس روایت کیا ہے کہا جبکہ
اللہ عزوجل نے یہ ارادہ کیا کہ عیسی علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھائے تو وہ اصحاب کی طرف نکلے اور وہ گھر مین
بارہ مرد تھے ایک چشمہ سے جو گھر مین تھا اور ان کا سر پانی سے ٹپکتا تھا تو فرمایا بیشک تم مین سے وہ شخص ہے کہ بارہ
بار میرا انکار کرے گا بعد اس کے کہ مجھ پر ایمان لا چکا کہا پھر فرمایا کون تم مین کا ہے کہ اس پر میرا شبہ ڈالا جائے
پھر وہ میری جگہہ قتل کیا جائے اور پھر میرے ساتھ میرے درجے مین ہو کہا پس ایک جوان کھڑا ہوا ان مین کا کم سن
تو کہا مین پس اس سے فرمایا بیٹھ جا پھر ان پر اعادہ کیا تو وہی جوان کھڑا ہوا پس کہا مین تو اس سے فرمایا بیٹھ جا
پھر ان پر اعادہ کیا تو وہی جوان کھڑا ہوا پس کہا مین تو فرمایا ہان تو وہی ہے کہا پھر اس پر حضرت عیسی علیہ السلام
کا شبہ ڈالا گیا اور وہ اٹھائے گئے ایک روزن سے جو گھر مین تھا طرف آسمان کے کہا اور آئے طلب کرنے والے
یہود مین کے تو ان کی شبیہ کو پکڑا پھر اس کو قتل کیا اور اس کو سولی دی اور ان کے بعض نے حضرت عیسی کا بارہ
بار انکار کیا بعد اس کے کہ ان پر ایمان لائے پھر ان کے حق مین تین فرقے ہو گئے پس ایک فرقے نے کہا
کہ وہ اللہ تھا ہم مین جب تک اس نے چاہا پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا یہ یعقوبیہ ہین اور ایک فرقے نے
کہا کہ اللہ کا بیٹا ہم مین تھا جب تک اللہ نے چاہا پھر اس کو اپنی طرف اٹھا لیا یہ نسطوریہ ہین ایک فرقے نے
کہا کہ ہم مین اللہ کا بندہ و رسول تھا جب تک اللہ نے چاہا پھر اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا یہ لوگ مسلمان
ہین پھر وہ کافر فرقون نے باہم مدد کی مسلمان فرقے پر تو اس کو قتل کیا پھر ہمیشہ اسلام ناپدید رہا یہان تک
کہ اللہ پاک نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا فاٰمنت طائفۃ من بنی اسرائیل وکفرت طائفۃ
یعنے وہ گروہ جو کافر ہوا بنی اسرائیل ہین کا عیسی علیہ السلام کے زمانے مین اور وہ گروہ . . . . . جو ایمان لایا حضرت
عیسی علیہ السلام کے زمانے مین فایدنا الذین اٰمنوا علی عدوہم فاصبحوا ظاہرین یعنی پس مدد کی ہم نے ان کی جو
ایمان لائے ان کے دشمنون پر تو وہ ہو گئے غالب بسبب غالب کرنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

ان کے دین کو کفار کے دین پر وہذا اللفظ فی کتابہ عند تفسیر ہذہ الآیۃ الکریمۃ وہکذا رواہ النسائی عند تفسیر ہذہ الآیۃ من سننہ عن ابی کریب عن محمد بن العلاء عن ابی معاویۃ بمثلہ سوا ہیں سید المرسلین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہمیشہ حق پر غالب وظاہر رہے گی یہان تک کہ اللہ کا امر آئے اور وہ اسی طرح ہونگے اور یہان تک کہ آخر ان کا لڑے گا دجال سے ہمراہ حضرت مسیح عیسے بن مریم علیہ السلام کے جس طرح کہ اس باب مین صحیح حدیثین وارد ہوئی ہین واللہ اعلم آخر تفسیر سورۃ الصف وللہ الحمد والمنۃ کذا فی ابن کثیر **ف** کونوا انصار اللہ سے یہ مراد ہے کہ جس نصرت دین پر تم ہو اسی پر دائم قائم رہو قتادہ کہتے ہین بحمدہ تعالی یہ ہو گیا آپکے پاس ستر مرد آئے پھر عقبہ کے پاس آپ سے بیعت کی اور آپ کو ٹھکانا دیا اور آپ کی مدد کی یہان تک کہ اللہ تعالی نے آپکے دین کو غالب کر دیا ابن کثیر وغیرہ نے انصار اللہ پڑھا ہے بہ تنوین وترک اضافت اور باقی قرا نے باضافت رسم دونون کے محتمل ہے مگر ابو عبید نے اضافت کو اختیار ہے اس لیے کہ نحن انصار اللہ باضافت ہے اول مین احتمال ہے کہ حرف لام مفعول مین زیادہ کیا گیا واسطے زیادت تقویت کے یا غیر زائد ہے اول قول اظہر ہے معنے یہ ہین اے ایمان والو نصرت کرو اللہ کے دین کی مثل نصرت کرنے حواریون کے کہ جب کہا ان سے عیسے نے من انصاری الے اللہ تو وہ بولے نحن انصار اللہ مکی نے کہا کہ کاف کما مین صفت ہے مصدر محذوف کی اے کونوا کونا کما قال الیکن اس قول مین نظر ہے اس لیے کہ ان کو یہ حکم ہوگا کہ وہ ہو دین ہونے کر کسی نے کہا کہ کاف محل نصب مین ہے بنا بر اضمار قول اے قلنا لہم ذلک کما قال عیسے کسی نے کہا کہ یہ ایک کلام کہ محمول ہے اپنے معنی پر نہ اپنے لفظ پر زمخشری اسی طرف مائل ہین معنے یہ ہین کہ تم ہو جاؤ انصار اللہ کے جیسے حواری انصار ہوئے عیسے کے جبکہ ان سے کہا من انصاری الی اللہ تو وہ بولے نحن انصار اللہ کسی نے کہا کہ الی بمعنی مع ہے اے من انصاری مع اللہ کسی نے کہا تقدیر یہ ہے من انصاری فیما یقرب الی اللہ یعنے کون ہے میرا مددگار اس شے مین جو کہ قریب کر دے طرف اللہ کے کسی نے کہا یہ تقدیر ہے من انصاری متوجہا الے نصرۃ اللہ یعنی کون ہے میرا مددگار متوجہ ہونے والا طرف نصرت اللہ کے سورۂ آل عمران مین اس پر کلام گزر چکا ہے حواریین سے مراد حضرت عیسی علیہ السلام کے انصار اور ان کے خلص اصحاب ہین اور اول ان لوگون کے جو ان پر ایمان لائے یہ لوگ بارہ [12] مرد تھے حواری رجل اس کے صفی وخالص دوست کو کہتے ہین ماخوذ ہے حور سے جس کے معنی بیاض خالص کے ہین کسی نے کہا کہ دھوبی تھے کپڑون کو سپید کیا کرتے تھے مختار یہ ہے کہ تحویر کپڑون کے سپید کرنے کو کہتے ہین نحن انصار اللہ اضافت وصف الی مفعولہ کے باب سے ہے اے نحن الذین ننصر اللہ اے ننصر دینہ یعنی ہم وہ ہین کہ اللہ کے دین کی مدد کرتے ہین عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس گروہ سے جو عقبہ مین آپ سے ملے تم نکالو میری طرف تم مین کے بارہ آدمی کہ وہ کفیل ہون اپنی قوم پر جیسے کہ

کفیل ہوئے حواری واسطے عیسی بن مریم کے اخرجہ ابن سعد وابن اسحق محمود بن لبید سے مروی ہے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نقباء سے کہ بیشک تم کفیل ہو اپنی قوم پر مثل کفالت حواریون کے واسطے عیسی ابن مریم
کے اور مین کفیل ہون اپنی قوم کا وہ بولے ہان اخرجہ ابن سعد فامنت طائفۃ الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ پہر ایمان لایا
ایک گروہ بنی اسرائیل مین کا عیسی علیہ السلام پر اور ایک گروہ اُن کا منکر ہوا یہہ اس لیے ہوا کہ جب انہون نے اختلاف
کیا بعد مرفوع ہونے حضرت عیسیٰؑ کے تو وہ متفرق ہوئے اور باہم لڑے ایک فرقے نے تو کہا وہ اللہ تہا پہر اوپر چڑہ
گیا ایک فرقہ بولا کہ اللہ کا بیٹا تہا سو اُس نے اس کو اپنی طرف اُٹہا لیا ایک فرقے نے کہا کہ وہ اللہ کا بندہ اور اس کا
رسول تہا پہر اس نے اس کو اپنی طرف اُٹہا لیا یہہ لوگ مومنین ہین اور ہر فرقے کا ایک ایک گروہ تابع ہو گیا لوگون
مین سے پہر وہ لڑے اور دو فرقے کافر غالب ہوئے یہان تک کہ اللہ تعالی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو مبعوث فرمایا تو مومن فرقہ کافر فرقے پر غالب ہوا سو وہ یہہ قول ہے اللہ پاک کا فایدنا الذین آمنوا الآیہ یعنے
ہم نے قوت دی اُن مین کے حق والون کو باطل والون پر حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا یعنی تائید کی ہم نے اُن کی
جو ایمان لائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی امت کی اُن کے دشمنون پر کسی نے کہا پس تائید کی ہم نے
اب مسلمانون کے دونون فرقون پر جیسا فاصبحوا ظاہرین یعنی پہر وہ ہو گئے غالب و ظاہر اپنے اقوال و افعال مین بعد
اس قلت کے جس مین وہ تہے کسی سے نہین ڈرتے ہین اور نہ اُس سے چہپتے ہین کذا فی فتح البیان الحمد للہ والمنۃ
کہ تفسیر سورۂ صف ۱۴ ماہ شوال سنہ ۱۳۱۵ ہجری شب چہارشنبہ بوقت یازدہ ساعت شب تمام ہوئی اللہ سبحانہ تعالے
قبول فرمائے اور عمل کی توفیق دے آمین ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار آمین ۔ و
صلے اللہ علیہ وسلم وبارک علے سید المرسلین سیدنا ومولانا محمد وعلے آلہ وصحبہ الی یوم الدین عدد ما علم ربنا علم الاعلم
آمین والحمد للہ اولاً و آخراً وظاہراً و باطناً +

سورۃ الجمعۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس سورہ مبارکہ کی گیارہ آیتین ہین بلا خلاف اور مدنی ہے قرطبی نے کہا سب کے قول مین حضرت ابن عباس نے
فرمایا کہ مدینے مین نازل ہوئی حضرت ابن الزبیر سے بہی اسی کے مثل مروی ہے حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے
مین نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ پڑہتے تہے جمعہ مین سورۂ جمعہ و اذا جاءک المنافقون اخرجہ
مسلم واہل السنن واخرجہ عن ابن عباس نحوہ حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پڑہتے تہے نماز مغرب مین شب جمعہ مین قل یا ایہا الکافرون و قل ہو اللہ احد اور پڑہتے تہے شب جمعہ کی نماز
عشا مین سورۂ جمعہ و منافقون اخرجہ ابن حبان والبیہقی فی سننہ

اخرجہ ابن المنذر عنہ
واخرج ابن المنذر عن ابن عباس
[illegible] والبیہقی
[illegible]

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِكِ الۡقُدُّوۡسِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَكِیۡمِ ۝ هُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیۡهِمۡ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ ۗ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۝ وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ ؕ وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ۝ ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ۝

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین بادشاہ پاک ذات زبردست حکمت والا وہی ہے جس نے اٹھایا ان پڑھون مین ایک رسول انہین مین کا پڑھتا اُن پاس اُس کی آیتین اور اُن کو سنوارتا اور سکھاتا کتاب اور عقلمندی اور اس سے پہلے پڑے تھے وہ صریح بہلاوے مین اور ایک اورون کے واسطے انہین مین سے جو ابھی نہین ملے ان مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا یہ بڑائی اللہ کی ہے دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ف۱ ان پڑھ سے عرب لوگ تھے جن پاس نبی کی کتاب نہ تھی ف۲ یعنی یہی رسول دوسرے ان پڑھون کے واسطے بھی ہے وہ فارس کے لوگ وہ بھی نبی کی کتاب نہ رکھتے تھے حق تعالیٰ نے اول عرب پیدا کئے اس دین کو تھامنے والے پیچھے عجم مین ایسے کامل لوگ اُٹھے انتہے ف اللہ پاک خبر دیتا ہے کہ ساری مخلوقات ناطق وجامد آسمانون مین اور زمین مین پاکی بولتی ہے اللہ کی کما قال تعالیٰ وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِهٖ ۝

	تسبیح خوانیست	بر گلش	ہر بلبل		کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبانیست	

پھر فرمایا الملک القدوس یعنی وہ مالک ہے آسمانون کا اور زمین کا تصرف کرنے والا ہے ان مین اپنے حکم سے اور وہ منزہ و مبرا ہے نقائص سے موصوف ہے ساتھ صفات کمال کے العزیز الحکیم کی تفسیر بارہا گزر چکی ہے ہو الذی بعث فی الامیین رسولا امیین سے مراد عرب ہین کما قال تعالیٰ وَقُلۡ لِّلَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ وَالۡاُمِّیّٖنَ ءَاَسۡلَمۡتُمۡ ؕ فَاِنۡ اَسۡلَمُوۡا فَقَدِ اهۡتَدَوۡا ۚ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَیۡكَ الۡبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ امیین کا خاص کر ذکر کرنا اُن کے ماسوا کو منافی نہین ہے لیکن منت اُن پر ابلغ واکثر ہے جس طرح کہ اللہ پاک نے اس آیت مین فرمایا ہے وَاِنَّهٗ لَذِكۡرٌ لَّكَ وَلِقَوۡمِكَ حالانکہ قرآن شریف اُن کے غیر کے واسطے بھی ذکر ہے وہ اس سے نصیحت پذیر ہوتے ہین اور اسی طرح یہ فرمایا ہے وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَكَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ یہ آیت اور اس کے مثل اور آیتین منافی نہین ہین ان آیتون کو قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَیۡكُمۡ جَمِیۡعًا وقولہ تعالیٰ لِاُنۡذِرَكُمۡ بِهٖ وَمَنۡۢ بَلَغَ اور یہ آیت جس مین قرآن کی خبر دی ہے وَمَنۡ یَّكۡفُرۡ بِهٖ مِنَ الۡاَحۡزَابِ فَالنَّارُ مَوۡعِدُهٗ ان کے سوا اور آیتین جو اس پر دال ہین کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بعثت احمر واسود ساری خلق کو عام وشامل ہے سورۂ انعام مین اس کی تفسیر آیات واحادیث صحیحہ سے گزر چکی ہے وللہ الحمد والمنۃ یہ آیت اس امر کا مصداق ہے کہ اللہ پاک نے اپنے خلیل جلیل حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا قبول فرمائی جبکہ انہون نے اہل مکہ کے واسطے

یہ دعا کی کہ اللہ اُن مین ایک رسول مبعوث کرے اُن ہین کا کہ پڑھے اُنپر اُس کی آیتین اور پاک کرے اُن کو اور سکھائے اُن کو کتاب اور حکمت سو اللہ پاک نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس وقت مبعوث فرمایا کہ رسولون کا توڑا پڑ گیا تہا اور اگلے رسولون کی راہین مٹ گئی تہین اور رسول کی سخت حاجت تھی اور اللہ تعالی عرب و عجم سارے زمین والون پر خفا ہو چکا تہا مگر تہوڑے یا اہل کتاب مین سے یعنی بہت تہوڑے لوگ اُن مین سے جنہون نے اُس شریعت کے ساتھ تمسک کیا تہا جس کو حضرت عیسے علیہ السلام لے کر مبعوث ہوئے تہے اسی لیے یون فرمایا

ہو الذی بعث فی الامیین رسولا الآیہ ضلال مبین مین ہونے کا یہ مطلب ہے کہ عرب لوگ قدیم سے متمسک بدین ابراہیمی تہے پہر اُنہون نے اُس کو مبدل و متغیر و مقلوب کر ڈالا اور اُس کی مخالفت کی اور توحید کے بدلے شرک اور یقین کے عوض مین شک لیا اور کئی ایسی نئی چیزین نکالین جنکا اللہ تعالی نے اُن کو اذن نہین دیا اور اسی طرح اہل کتاب نے بھی اپنی کتابین مبدل و محرف و متغیر و مأول کر ڈالین پس اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ایسی شرع عظیم و کامل و شامل دیکر مبعوث فرمایا جو کہ ساری خلق کو شامل ہے اُس مین اُن کی ہدایت ہے اور بیان ہے اُن کی معاش و معاد کے سارے امور محتاج الیہ کا اور اُن کو بلاتا ہے طرف اُس شی کے جو اُن کو قریب کر دے طرف جنت کی اور رضای الٰہی کے اور منع کرتا ہے اُس شے سے جو اُن کو نزدیک کرے طرف نار کے اور اللہ تعالی کی خفگی کے ایک حاکم فاصل ہے واسطے سارے شبہات و شکوک و ریب کے اصول و فروع مین للہ الحمد والمنۃ کہ اُس نے اگلون کے سارے محاسن آپ کے واسطے جمع کر دیے اور آپ کو وہ وہ خوبیان عطا فرمائین جو اگلون مین سے کسی کو عطا نہین کین اور نہ پچہلون مین سے کسی کو عطا کرے گا فصلوات اللہ وسلامہ علیہ دائما الی یوم الدین **قولہ تعالی وآخرین منہم لما** یلحقوا بہم الآیہ کی تفسیر مین امام ابو عبد اللہ بخاری نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہا ہم بیٹہے ہوئے تہے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ پر سورۂ جمعہ نازل ہوئی وآخرین منہم لما یلحقوا بہم صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہین تو آپ نے اُن کو جواب نہ دیا یہانتک کہ آپ سے تین بار پوچہا اور ہم مین سلمان فارسی تہے تو آپ نے اپنا ہاتھ سلمان فارسی پر رکہا پہر فرمایا اگر ہوتا ایمان نزدیک ثریا کے تو البتہ پہونچتے اُس کو رجال یا رجل اِن لوگون مین سے رواہ مسلم والترمذی والنسائی وابن ابی حاتم وابن جریر من طرق عن ثور بن یزید الدیلی عن سالم ابی الغیث عن ابی ہریرۃ پس اِس حدیث شریف مین دلیل ہے اِس پر کہ یہ سورت مدنی ہے اور اِس پر کہ آپ کی بعثت سارے لوگون کو عام ہے اِس لیے کہ آپ نے وآخرین منہم کی تفسیر فارس کے ساتھ کی اور اسی لیے اپنے خطوط فارس و روم وغیرہ امتون کی طرف لکہی اُن کو بلاتے تہے طرف اللہ عز وجل کے اور اِس طرف کہ جو آپ لے کر آئے ہین اُس کا اتباع کرین اور اسی لیے مجاہد وغیر واحد نے آخرین منہم

کی تفسیر میں کہا ہے کہ وہ اعاجم ہیں اور ہر وہ شخص جس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی غیر عرب میں سے
ابن ابی حاتم نے سہل بن سعد ساعدی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ان فی
اصلاب اصلاب اصلاب رجال ونساء من امتی یدخلون الجنة بغیر حساب ثم قرأ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم یعنے بقیۃ
من بقی من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہو العزیز الحکیم یعنے وہ عزت وحکمت والا ہے اپنی شرع وقدر میں
ذلک فضل اللہ الآیہ یعنی یہہ جو اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت عظیمہ عطا فرمائی اور آپ کی بعثت
جس کے ساتھ آپ کی امت کو خاص فرمایا اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے
کذا فی ابن کثیر فتح البیان کا بیان یہہ ہے کہ تسبیح للہ بمعنی یسبح ہے تو اب حرف لام زائد ہوگا اکثر چونکہ ما لا یعقل ہیں
اس لیے اکثر کو تغلیب دے کر کلمہ ما فرمایا جو کہ غیر عقلاء کے واسطے ہے نسفی کہتے ہیں کہ تسبیح یا تو تسبیح خلقت ہوتی ہے
یعنے جب تم ہر شے کی طرف نظر کروگے تو اس کی خلقت وپیدایش تم کو اللہ کی وحدانیت بتاوے گی اور اس کی تنزیہ
اشباہ وامثال سے یا تسبیح معرفت کی ہوتی ہے باین طور کہ اللہ پاک اپنے لطف سے ہر شے میں وہ چیز رکھتا ہے
جس سے وہ اللہ تعالی کو پہچانتی ہے اور اس کی تنزیہ کرتی ہے کیا تم نہیں دیکھتے ہو اللہ تعالی کے فرمانے کو وان
من شی الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون تسبیحہم یا تسبیح ضرورت کی ہوتی ہے باین طور کہ اللہ پاک جاری کرتا ہے تسبیح کو ہر
جوہر پر بغیر اس کے کہ اس کو اس کی معرفت ہو جمہور نے اوصاف چہارگانہ کو بجر پڑہا ہے اس بنا پر کہ اسم مبارک
اللہ کی صفت ہیں کسی نے کہا بنا بر بدل واالاول اولی کسی نے برفع بنا بر اضمار مبتدا پڑہا جمہور نے قدوس کو بضم
قاف اور کسی نے بفتح قاف اس کی تفسیر اول گزر چکی ہے عکرمہ سے مروی ہے کہ یہ آیت لکہی ہوئی ہے توریت
میں ساتہہ سات سو آیت کے قولہ تعالی ہو الذی بعث فی الامیین اے اہل الہیم یعنی وہی ہے جس نے بہیجا
طرف امیین کے مراد ان سے عرب ہیں وہ جو ان میں سے اچہی طرح لکہ سکتے ہیں اور وہ جو نہیں لکہہ سکتے
اس لیے کہ وہ اہل کتاب نہیں ہیں امی اصل میں وہ ہے جو نہ لکہتا ہے اور نہ پڑہتا ہے لکہے ہوئے کو قاب
عرب ایسے ہی تہے نسفی کہتے ہیں امی منسوب ہے طرف امت عرب کے اس لیے کہ وہ نہ لکہتے تہے اور نہ پڑہتے تہے
امتوں میں سے کسی نے کہا ہے کہ کتابت طائف میں شروع ہوئی انہوں نے اہل حیرہ سے اخذ کی اور
اہل حیرہ نے اہل انبار سے انتہی حضرت ابن عمر رضی سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی
ہیں کہ آپ نے فرمایا انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب اخرجہ البخاری وسلم وغیرہما رسولا منہم سے مراد من انفسہم ومن
جنسہم ومن جملتہم ہے یعنی ایک رسول انہیں کی ذات کا اور جنس کا اور جملہ کا کما فی قولہ تعالی لقد جاءکم
رسول من انفسکم کوئی قبیلہ قبائل عرب میں کا نہیں تہا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان میں قرابت
تہی اور انہوں نے آپ کو جنا تہا اللہ پاک نے جو منت رکہی کہ انہیں میں کا ایک رسول بہیجا سو اس کی یہہ وجہ ہے

کہ یہ بات قریب تر ہے طرف موافقت کی کیونکہ جنس اپنی جنس کی طرف زیادہ مائل ہوتی اور اس سے زیادہ قریب ہوتی ہے کسی نے کہا کہ رسولا منھم سے یہہ مراد ہے کہ مثل اُن کے امی رسول بھیجا یعنی رسول امی صرف اس لیے ہوئے کہ اُن کی صفت انبیاء کی کتب مین نبی امی ہے اور اُن کا اس صفت سے موصوف ہونا زیادہ تر دور ہے اس وہم سے کہ جو وحی و حکمت لیکر وہ آئے اس پر کتابت سے مدد لی ہو اور اس لیے کہ اُن کا حال اپنی امت کے حال سے مشابہ ہو جن مین وہ مبعوث ہوئے یہہ بات اُن کی صدق و راستی کی طرف زیادہ قریب ہے آپ جن لوگون کی طرف بھیجے گئے سو اُن مین سے یہان امیین پر اقتصار کرنا اس بات کو منافی نہین ہے کہ آپ اُن کے غیر کی طرف بھی مرسل ہین اس لیے کہ یہ امر اور دلیل سے مستفاد ہوتا ہے کقولہ تعالیٰ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ جملہ یتلوا علیہم آیاتہ حال ہے یا صفت ہے رسولا کی یعنی ایسا رسول ہے کہ پڑھتا ہے اُن پر اُس کی آیتین مراد قرآن شریف ہے باوجود اس کے کہ امی ہے نہ پڑھتا ہے اور نہ لکھتا ہے اور نہ کسی سے سیکھا ہے جملہ و یزکیہم بھی رسولا کی صفت ہے یعنے ایسا رسول ہے کہ طاہر و پاک کرتا ہے اُن کو کفر اور گناہون کے میل کچیل سے کما قال ابن جریج و مقاتل کسی نے کہا کہ شرک سے اور جاہلیت کے خباثت سے سدی نے کہا کہ اُن کے اموال کی زکوۃ لیتا ہے کسی نے کہا کہ اُن کے دلون کو زکی و پاک کرتا ہے ساتھ ایمان کے کرخی نے کہا کہ آمادہ کرتا ہے اُن کو اُس شے پر جس سے وہ زکی و پاک ہو جاتے ہین عقائد کی جہت سے جملہ و یعلمہم الکتاب والحکمۃ تیسری صفت ہے رسولا کی یعنی ایسا رسول ہے کہ سکھاتا ہے اُن کو کتاب و حکمت مراد کتاب سے قرآن شریف ہے اور حکمت سے سنت حضرت حسن نے اسی طرح کہا ہے کسی نے کہا کہ کتاب خط بالقلم ہے اور حکمت فقہ فی الدین ہے مالک بن انس نے اسی طرح کہا ہے کسی نے کہا کہ مراد کتاب سے فرائض ہین وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین کلمہ ان مخففہ ہے مثقلہ سے حرف لام اس پر دلیل ہے یعنی اور بیشک شان یہہ ہے کہ وہ تھے اس رسول کی اُن مین مبعوث ہونے سے پہلے البتہ کھلی گمراہی مین کہ اُس سے بڑھ کر تم کوئی گمراہی نہ دیکھو گے وہ یہہ ہے کہ شرک و کفر و جہالت مین پڑے تھے حق سے گئے ہوئے تھے وآخرین منہم لما یلحقوا بہم مجرور ہے امیین پر معطوف ہے یعنے بھیجا اُس امیون مین ایک رسول انہین مین کا وہ امی جو اُس کے زمانے مین تھے اور بھیجا اُس کو اُن مین کے دوسرون مین جو اُس وقت اُن سے لاحق نہین ہوئے اور بعد کو اُن سے لاحق ہون گے یا منصوب ہے یعلمہم کی ضمیر منصوب پر معطوف ہے ای یعلمہم و یعلم آخرین منہم جو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کو جانے گا آخر زمانے تک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالقوہ اس کے معلم ہین اس لیے کہ آپ اِس خیر عظیم و فضل جسیم کی اصل ہین یا معطوف ہے یزکیہم کے مفعول پر یعنے یزکیہم و یزکی آخرین مراد آخرین سے وہ لوگ ہین جو کہ صحابہ کے بعد آئے روز قیامت تک کسی نے کہا اُن سے وہ لوگ مراد ہین جو کہ غیر عرب ہین سے مسلمان ہوئے عکرمہ نے کہا کہ تابعین ہین مجاہد نے کہا کہ سارے لوگ ہین اسی طرح ابن زید و سدی نے بھی کہا ہے لما یلحقوا بہم صفت ہے آخرین کی

ف اور بھیجا اُس کو ... دوسرے لوگون سے ... ١٢

بجتی لیے آخرین کہ ابھی ان سے لاحق نہیں ہوئے اور آئندہ لاحق ہونگے کسی نے کہا کہ لاحق نہونگے سبقت کرنے
مین طرف اسلام کے اور شرف درجے مین یہہ نفی ہمیشہ کو مستمر ہے اس لیے تابعین مین سے اور ان کے بعد کے لوگون مین سے
کوئی بھی صحابہ سے لاحق نہوگا اور نہ اُن کی شان مین اُن کا مساوی ہوگا تو اب بیان منفی غیر متوقع الحصول
ہوگا چونکہ اس پر یہہ بات وارد ہوتی تھی کہ لما تو اس شے کی نفی کرتا ہے جو کہ متوقع الحصول ہے حالانکہ یہان منفی
ایسا نہیں ہے اس لیے محلی نے لما کی کلمہ لم سے تفسیر کی ہے کہ جس کا منفی عام ہے اس سے کہ متوقع الحصول
ہو یا نہو لیس اس جگہہ لما اپنے باب پر نہیں ہے بہم و منہم مین ضمیر راجع ہے طرف امیین کے یہہ اس بات کا مؤید ہے
کہ آخرین سے مراد وہ لوگ ہین جو کہ صحابہ کے بعد آئین گے عرب مین سے تا حصہ روز قیامت تک اور حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اگرچہ جمیع ثقلین کی طرف مرسل ہین تو تخصیص عرب کی اس جگہ اس قصد سے ہے کہ منظور اُن پر منت
رکھنا ہے اور یہہ عموم رسالت کو منافی نہیں ہے یہہ بھی جایز ہے کہ آخرین سے مراد عجم ہون اس لیے کہ گو وہ عرب سے
نہیں ہین لیکن بسبب اسلام کے بیشک وہ مثل عرب کے ہوگئے اور مسلمان سب کے سب ایک امت ہین اگرچہ اُنکی
جنسین مختلف ہین حضرت ابوہریرہ کی حدیث باین لفظ ہے قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حین انزلت
سورۃ الجمعۃ فتلاہا فلما بلغ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم قال لہ رجل یا رسول اللہ من ہولاء الذین لم یلحقوا بنا فوضع یدہ علے
سلمان الفارسی وقال والذی نفسی بیدہ لو کان الایمان بالثریا لنالہ رجال من ہولاء اخرجہ البخاری وغیرہ
واخرجہ ایضا مسلم من حدیثہ مرفوعا بلفظ لو کان الایمان عند الثریا لذہب بہ رجال من فارس او قال من ابناء فارس
وعن قیس بن سعد بن عبادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لو کان الایمان بالثریا لنالہ ناس من اہل
فارس اخرجہ سعید بن منصور وابن مردویہ وہو العزیز الحکیم یعنے وہ بلیغ العزت والحکمت ہے اس بات مین کہ
اس نے ایک مرد اُمی کو اس امر عظیم کی قدرت دی اور اُس پر اُس کی تائید فرمائی اور سارے بشر سے اُس کو چن لیا
ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء یعنی یہہ جس کا ذکر ہوچکا ہے یا اسلام جیسا کہ کلبی نے کہا ہے یا وحی و نبوت
جیسا کہ قتادہ نے کہا ہے یا لاحق کرنا عجم کا عرب سے یا دین جیسا کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے فضل ہے اللہ کا
دیتا ہے جس کو اُس کا دینا چاہتا ہے اور اس کی حکمت مقتضی ہوتی ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے کوئی
فضل اُس کی مساوات و مقاربت نہین کرتا ہے جبکہ یہود نے توریت پر عمل کرنا ترک کیا اور محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لائے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی ایک مثل بیان کی پس فرمایا مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا
التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۚ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ ۚ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ۝ قُلْ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوٓا إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا
الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ۝ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيمٌۢ بِالظّٰلِمِينَ ۝

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

تَعْمَلُوْنَ ؏ ف۱ کہاوت اُن کی جن پر لادی توریت پھر نہ اٹھائی انہوں نے جیسے کہاوت گدہے کی پیٹھ پر لے چلتا ہے
کتابیں بُری کہاوت ہے اُن لوگوں کی جنہوں نے جھٹلائیں اللہ کی باتیں اور اللہ راہ نہیں دیتا بے انصاف
لوگوں کو تو کہہ اے یہود ہونے والو اگر تم دعوی کرتے ہو کہ تم دوست ہو اللہ کے سب لوگوں کے سوائے تو مناؤ مرنے
کو اگر تم سچے ہو اور کبھی نہ مناویں گے مرنا جس واسطے آگے بھیج چکے ہیں اُن کے ہاتھ اور اللہ کو خوب معلوم
ہیں گنہگار تو کہہ موت ؏ ہے جس سے تم بھاگتے ہو سو وہ تم سے ملنی ہے پھر پھیرے جاؤ گے اُس چھپا اور کھلا
جاننے والے کے پاس پھر جتاوے گا تم کو جو کرتے تھے ف۱ یہود کے عالم ایسے تھے کتاب پڑہی اور دل میں کچھ
اثر نہ ہوا اللہ ہم کو پناہ دے آمین ف۲ جس کو معلوم ہو کہ مجھ کو اللہ کے ہاں درجہ ہے اور خطرہ نہیں بیشک تو
مرنے سے خوش ہو نہ ڈرے ف۳ یہود کی یہی خرابی تھی کہ دین سمجھتے بوجھتے دنیا کے واسطے چھوڑ دیتے ایسی بات
سے ہم کو منع کیا جمعے کا قصہ بھی ایسا ہی ہے کہ اس وقت دنیا کے کام میں نہ لگو انتہی ف ابن کثیر میں ہے
کہ اللہ تعالی یہود کی ذم فرماتا ہے جنکو توریت عطا ہوئی اور اُس پر عمل کرنے کے واسطے اُن پر لادی گئی پھر نہیں
اُس پر عمل کیا اس بات میں کہاوت اُن کی مانند کہاوت گدہے کے ہے جو اُٹھاتا ہے کتابیں یعنی مانند مثل گدہے
کے کہ جب اُس پر کتابیں لادی جاتی ہیں تو وہ نہیں جانتا ہے اُس شی کو جو اُن میں ہے پس وہ اُن کو اُٹھائے
ہوئے چلتا ہے حسی ظاہری اُٹھانا اور نہیں جانتا ہے اُس شی کو جو اُس پر ہے اسی طرح یہ لوگ ہیں اپنے لادنے
میں اُس کتاب کے جو اُن کو دی گئی لفظاً تو اُس کو حفظ کیا اور اُس کو سمجھتے نہیں اور نہ اُس کے مقتضا پر عمل کیا
بلکہ اُس کی تاویل و تحریف و تبدیل کی تو اُن کا گدہے سے بھی بڑھ کر برا حال ہے کیونکہ گدہے کو تو کچھ فہم نہیں ہے
اور اِن لوگوں کو فہمیں ہیں جن سے کام نہ لیا اسی لیے اللہ تعالی نے دوسری آیت میں فرمایا ہے اُولٰئِكَ
كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ اور یہاں فرمایا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا الآیہ حضرت
ابن عباس رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے کلام کیا جمعے کے دن
اور امام خطبہ پڑھ رہا ہے تو وہ مانند مثل گدہے کے ہے کہ لادے چلتا ہے کتابیں اور جس نے اُس سے کہا کہ چپ رہو
تو اُس کے واسطے جمعہ نہیں ہے اخرجه الامام احمد پھر فرمایا قُلْ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْا الآیہ یعنی اے یہودیو اگر تم یہ زعم کرتے ہو
کہ تم ہدایت پر ہو اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اُن کے اصحاب گمراہی پر ہیں تو دونوں گروہ میں سے جو گمراہ ہے
اُس پر موت کی دعا کرو اگر تم سچے ہو اس بات میں جس کا زعم کرتے ہو اللہ پاک نے فرمایا وَلَا یَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ
اَیْدِیْهِمْ یعنی وہ کبھی اُس کی دعا نہ کریں گے بسبب اُس کفر و ظلم و فجور کے جو اپنے واسطے کر رہے ہیں وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ
بِالظّٰلِمِیْنَ یہی مباہلہ جو یہود کے واسطے ہے سورۂ بقرہ میں اس پر کلام گزر چکا ہے جہاں کہ فرمایا ہے قُلْ اِنْ كَانَتْ

سے جیسے جو باندھے
بلکہ وہ اُن سے زیادہ بے راہ
وہی لوگ ہیں غافل ۲
تو کہہ اگر تم لوگوں نے گمان کیا ہے
کہ اللہ کے دوست ہو سوائے اور لوگوں کے
تو تم مرنے کی آرزو
کرو اگر تم سچے ہو اور وہ آرزو
کبھی نہ کریں گے بسبب ان کاموں کے
جو آگے بھیج چکے ہیں ان کے ہاتھ اور
اللہ خوب جانتا ہے گنہگاروں کو
تو کہہ بیشک موت جس سے
تم بھاگتے ہو سو وہ تم سے ملنے والی
ہے پھر تم پھیرے جاؤ گے اس کے پاس
جو جاننے والا ہے چھپے اور کھلے کا
پھر وہ بتا دے گا تم کو
جو کچھ کرتے تھے
۱۲

لکم الدار الاخرۃ عند اللہ خالصۃ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم واللہ علیم بالظالمین ولتجدنہم احرص الناس علی حیوۃ ومن الذین اشرکوا یود احدہم لو یعمر الف سنۃ وما ہو بمزحزحہ من العذاب ان یعمر واللہ بصیر بما یعملون ○

وہان اس کی گفتگو گزرچکی ہے جس طرح کہ آل عمران مین نصاریٰ کا مباہلہ گزرچکا ہے فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور مباہلہ مشرکین کا سورہ مریم مین ہے قل من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمن مدا امام احمد نے عن عکرمہ عن ابن عباسؓ روایت کیا ہے کہ ابوجہل لعنہ اللہ نے کہا اگر مین دیکھون محمد کو نزدیک کعبے کے تو البتہ مین آؤن اس کے پاس یہان تک کہ روندون اس کی گردن پر کہا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر وہ کرتا تو البتہ فرشتے اس کو پکڑ لیتے عیانًا اور اگر یہود تمنا کرتے موت کی تو البتہ مرجاتے اور دیکھ لیتے اپنے ٹھکانے نار سے اور اگر نکلتے وہ لوگ جو مباہلہ کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو البتہ وہ رجوع کرتے اس حال مین کہ نہ پاتے اہل کو اور نہ مال کو رواہ البخاری والترمذی والنسائی من حدیث عبد الرزاق عن معمر بن خالد عن عبید اللہ بن عمرو عن عبد الکریم ورواہ النسائی ایضا عن عبد الرحمن بن عبد اللہ الحلبی عن عبید اللہ بن عمرو الرقی انتہیٰ قولہ تعالی قل ان الموت الذی تفرون منہ الآیہ کقولہ تعالی فی سورۃ النساء اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ معجم طبرانی مین عن الحسن عن سمرہ مرفوعا مروی ہے مثل الذین یفرون من الموت کمثل الثعلب تطلبہ الارض بدین فجاء یسعی حتی اذا اعیا وانبہر دخل جحرہ فقالت لہ الارض یا ثعلب دینی فخرج لہ حصاص فلم یزل کذلک حتی تقطعت عنقہ فمات ف فتح البیان مین ہے حملوا التوراۃ کا یہ مطلب ہے کہ اس کے ساتھ قائم ہونے کی اور جو کچھ اس مین ہے اس پر عمل کرنے کی انکو تکلیف دی گئی تھی جبرانی نے کہا کہ حملوا حمالۃ بمعنی کفالت سے ہے حمل علی الظہر سے نہین ہے حمیل کفیل کو کہتے ہین یعنے وہ ضامن وکفیل کیے گئے تھے احکام توریت کے پھر جس شے کو اس نے واجب کیا انہون نے اس پر عمل نہ کیا اور نہ ان حکمون کی اطاعت کی جن کا اس مین ان کو امر ہوا تھا اور نہ اس کا حق ادا کیا ان کی مثل مانند مثل گدہے کے ہے جو کہ سب حیوانون سے بڑھ کر بلید ہے سو خاص کر کے اس کا ذکر اس لیے کیا گیا کہ وہ غایت درجے کا غبی ہے یحمل اسفارا حال ہے حمار سے یا اس کی صفت ہے اس لیے کہ مراد اس سے جنس حمار ہے مامون بن ہارون رشید نے یحمل مشدد بصیغہ مفعول پڑھا ہے اسفار جمع سفر بمعنی کتاب کبیر ہے اس لیے کہ کتاب جب پڑہی جاتی ہے تو معنی کا اسفار و اظہار کرتی ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا اسفار الکتاب یعنی بڑی بڑی کتابین علم کی کتابون سے میمون بن مہران کہتے ہین الحمار لا یدری اسفر علی ظہرہ ام زبل یعنے گدہا نہین جانتا ہے کہ اس کی پشت پر کتاب ہے یا سرگین ہے سو یہود ایسے

ہی ہین اور وہ شخص جس نے جانا اور اپنے علم پر عمل نہ کیا پس یہ اُس کی مثل ہی اور یہ مثل لاحق ہوتی ہے اُس شخص کو جس نے قرآن کے معانی نہ سمجھے اور نہ عمل کیا اُس نتیجے پر جو اُس مین ہے اور اُس سے اعراض کیا مثل اعراض کرنے اُس شخص کے جس کو اُس کی طرف حاجت نہین ہے اسی لیے میمون بن مہران نے کہا ہے یا اہل القرآن اتبعوا القرآن قبل ان یتبعکم پھر یہ آیت پڑھی یعنی اے قرآن والو پیروی کرو قرآن کی قبل اس کے کہ وہ تمھارا پیچھا کرے اور کہے کہ تم نے مجھ پر کیون عمل نہ کیا **لطیفہ** شیخنا المرحوم صاحب فتح البیان نے اپنی کتاب اتحاف النبلا مین ذکر کیا ہے دمامینی نے اپنے اُستاد ابن عرفہ سے نقل کیا ہے کہ وہ سکندریہ مین درس دے رہے تھے کہ ایک عبارت وارد ہوئی جس مین مضاف الیہ کیطرف ضمیر پھرتی تھی درس مین طالب العلم حاضر تھے انمین سے ایک بولا کہ نحوی تو مضاف الیہ کیطرف ضمیر پھیرنے کو منع کرتے ہین پھر یہ عبارت کیونکر ٹھیک ہوگی تو ابن عرفہ اُسی دم بول اُٹھے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کمثل الحمار یحمل اسفارا و فیہ من اللطافۃ ما لا یخفی **بالجملہ** پھر اللہ پاک نے مثل مذکور کی قسم کی اور مراد یہودیون کی ذم ہے پس فرمایا **بئس مثل القوم الذین کذبوا بآیات اللہ** بئس مثلاً تمیز محذوف ہے اور فاعل مضمر ہے جس کی تمیز سے تفسیر کی گئی ہے اور مثل القوم مخصوص بالذم ہے یعنی بُری ہے وہ از روئے مثل کے مثل اُس قوم کی جنھون نے اللہ کی آیتین جھٹلائین یا یون کہو کہ مثل القوم بئس کا فاعل ہے اور مخصوص بالذم اس کے بعد کا موصول ہے بنا بر حذف مضاف اے مثل الذین کذبوا یہ بھی جایز ہے کہ موصول قوم کی صفت ہو تو اب محل جر مین ہوگا اور مخصوص بالذم محذوف تقدیر یہ ہے بئس مثل القوم المکذبین مثل ہولاء آیات سے مراد حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور قرآن کی آیات جن کو آپ لے کر آئے کسی نے کہا کہ آیات توریت مراد ہین اس لیے کہ انھون نے اُن کی تکذیب کی جبکہ آنحضرت پر ایمان لانے کو ترک کیا کیونکہ توریت مین تو آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے **واللہ لا یہدی القوم الظالمین** یعنے اللہ راہ نہین بتاتا ہے کافرون کو علے العموم تو اب یہود ان مین بدخول اولے داخل ہون گے مراد اُن سے وہ ہین جن کا ایمان نہ لانا اُس کے علم مین سابق ہو چکا ہے ورنہ اُس نے تو بہت سے کافرون کو ہدایت کی **الذین ہادوا** سے مراد وہ ہین جو یہودی ہوئے اور یہودیت کا دین اختیار کیا یہ حضرت موسی علیہ السلام کی ملت ہی یہود نے لوگون پر فضیلت کا دعوے کیا اور یہ کہا تہا کہ وہ اللہ کے دوست ہین سوا اور لوگون کے کما فی قولہم نحن ابناء اللہ واحباءہ وقولہم لن یدخل الجنۃ الا من کان ہودا سو اللہ پاک نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امر فرمایا کہ وہ جب اس باطل دعوی کا ادعا کرین تو اُن سے یون کہین ان زعمتم انکم اولیاء للہ الآیہ یعنے اگر تم دعوی کرتے ہو کہ تم دوست ہو سب لوگون کے سوا اور دوست اختیار کرتا ہے آخرت کو اور اُس کا مبدا و طریق موت ہی تو تم تمنا کرو موت کی تاکہ چلے جاؤ اس کرامت کی طرف جس کی طرف تم جاؤ گے اپنے زعم مین اگر تم سچے ہو اس دعوی مین کیونکہ جو کوئی یہ جانتا ہے کہ وہ اہل جنت سے ہے تو وہ اس دار ناپایدار مشوب بالکدر سے رہائی پانے کو دوست رکہتا ہے جمہور نے فتمنوا الموت کو بضم واو پڑھا ہے اور کسی نے بفتح واو واسطے تخفیف کے اور کسائی نے بدال واو کا ہمزے سے حکایت کیا **بالجملہ**

۱ یعنی مین امید کے اور اس سے پہلے ۱۲
۲ یعنی ہرگز نہ جاوین گے جنت مین مگر جو ہون گے یہود ۱۲
۳ یعنی ابن سمیقع ۱۲ منہ

پہر اللہ پاک نے اس بات کی خبر دی جو زمانۂ آیندہ مین اُن سے صادر ہوگی یعنی وہ کبھی نہ کرین گے بسبب اپنے گناہون کے
پس ارشاد فرمایا و لا یتمنونہ ابدًا بما قدمت ایدیہم یعنی وہ کبھی موت کی تمنا نہ کرین گے بسبب اُن اعمال کے جو انہونے
کئے ہین یعنی کفر و معاصی جو کہ دخول نار کے موجب ہین اور تحریف و تبدیل کتاب الٰہی کی واللہ علیم بالظالمین
یعنی اور اللہ خوب جانتا ہے علی العموم ظالمون کو اور یہ یہود تو اس مین بدخول اولے داخل ہین زمخشری فرماتے
ہین کہ درمیان لا و لن کے کوئی فرق نہین ہے اس بات مین کہ ہر ایک اُن مین کا نفی مستقبل کے واسطے ہے
مگر اتنا فرق ہے کہ لن مین تاکید و تشدید ہے وہ لا مین نہین ہے پس ایک بار تو بلفظ تاکید آیا و لن یتمنوہ مین اور
ایک بار بغیر لفظ تاکید و لا یتمنونہ مین ابوحیان نے کہا کہ یہہ رجوع ہے زمخشری کا اپنے مذہب سے طرف مذہب جماعت کے
اُس کا مذہب یہی ہے کہ لن نفی کا مقتضی ہے علے التابید اور جماعت کا یہہ مذہب ہے کہ وہ اس کا مقتضی نہین ہے صاحب
فتح البیان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ اس مین رجوع نہین ہے غایۃ ما فیہ یہہ ہے کہ زمخشری نے اُس سے سکوت کیا
اور اُس کا شریک کرنا درمیان لا و لن کی نفی مستقبل مین یہہ اس کی نفی نہین کرتا ہے کہ اختصاص لن کا کسی اور معنی کے
ساتھ ہو بالجملہ پہر اللہ پاک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ اُن سے یہہ کہدین کہ موت سے بہاگنا
اُن کو نجات نہ دیگا اور وہ اُن پر نازل ہونی ہے پس فرمایا قل ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم یعنے
جس موت سے تم بہاگتے ہو سو وہ تو ضرور تم سے ملنی ہے اور بلاشک تم پر نزول کرنے والی ہے صرف فا فانہ مین اس لئے
داخل ہوا کہ اسم شرط کے معنی کو متضمن ہے زجاج کہتے ہین کہ ان زید امنطلق نہین بولا جاتا ہے اور یہان فرمایا فانہ
ملاقیکم اور مبالغہ ہوگا اس بات پر دلالت کرنے مین کہ موت سے بہاگنا نفع نہین ہے کسی نے کہا کہ وہ محض زائد ہے
نہ بسبب التضمن مذکور کے کسی نے کہا کہ کلام تو تفرون منہ پر تمام ہو چکا پہر ابتدا کی تو فرمایا فانہ ملاقیکم چونکہ برزخ مین قیام
کرنا ایک امر ہولناک ہے اور اُس کا ہونا ضروری ہے اس لئے اُس پر اور اُس کے طول پر بالہ تراخی تنبیہ کی پس فرمایا
ثم تردون الی عالم الغیب والشہادۃ الآیہ یعنی موت تم سے ضرور ہی ملے گی بعد اس کے برزخ کے ہولناک امور
پیش آئین گے پہر ایک مدت دراز کے قیامت کے دن پہیرے جاؤ گے طرف اُس ذات پاک کے جو کہ ستر و علانیہ کا
عالم ہے پہر وہ تم کو تمہارے قبیح اعمال کی خبر دیگا اور اُن پر تم کو جزا دیگا اس مین وعید و تہدید ہے یا ایہا الذین آمنوا
اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ۝ فاذا
قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون ۝ اے
ایمان والو جب اذان ہو نماز کی جمعے کے دن تو دوڑو اللہ کی یاد کو اور چہوڑو بیچنا یہہ بہتر ہے تمہارے حق مین
اگر تم کو سمجھ ہے پہر جب تمام ہو چکے نماز تو پہیل پڑو زمین مین اور ڈہونڈو فضل اللہ کا اور یاد کرو اللہ کو بہت سا
شاید تمہارا بہلا ہو ف ۱ ہر اذان کا یہ حکم نہین کیونکہ جماعت پہر بہی ملیگی اور جمعہ ایک ہی جگہ ہوتا تہا پہر کہان ملیگا

اللہ کی یاد کو یا خطبے کو ایسے وقت جاوے کہ خطبہ سنے ف۲ یہود نے ہان عبادت کا دن ہفتہ تہا سارے دن سودا منع تہا اس واسطے فرمایا کہ تم نماز کے بعد روزی تلاش کرو اور روزی کی تلاش میں بہی اللہ کی یاد نہ بہولو انتہی ف(۱) جمعے کا نام جمعہ صرف اس لیے رکہا گیا کہ یہ مشتق ہے جمع سے کیونکہ اہل اسلام ہر ہفتہ ایک بار اس میں جمع ہوتے ہیں بڑی بڑی عبادتگاہوں میں ۲ اور اس میں ساری خلائق کامل ہوئی اس لئے کہ یہ چہٹا دن ہے ان چہہ دنون میں سے جن میں اللہ تعالی نے زمین و آسمان پیدا کیے ۳- اور اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے ۴ اور اسی میں جنت کے اندر داخل کیے گئے ۵- اور اسی میں اس سے نکالے گئے ۶ اور اسی میں قیامت قائم ہوگی ۷ اور اسی میں ایک گہڑی ہے کہ نہیں موافقت کرتا ہے اس کی کوئی بندہ مومن کہ سوال کرے اللہ سے اس میں کسی خیر کا مگر وہ اس کو عطا کرتا ہے جس طرح کہ اس باب میں صحیح حدیثیں ثابت ہوئی ہیں سلمانؓ کہتے ہیں ابو القاسم صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے سلمان کیا ہے یوم جمعہ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول دانا تر ہیں تو آپنے فرمایا یوم جمعہ وہ دن ہے جس میں جمع کیا اللہ نے تیرے ماں باپ کو یا تمہارے باپ کو اخرجہ ابن ابی حاتم وقد روی عن ابی ہریرۃ من کلامہ نحو ہذا فاللہ اعلم قدیم لغت میں اس کو یوم العروبہ کہتے تہے ثابت ہوا ہے کہ ہم سے اگلی امتون کو اس کا امر ہوا تہا سو وہ اس سے گمراہ ہوئے اور یہود نے ہفتے کا دن اختیار کیا جس میں خلق واقع نہیں ہوئی اور نصاری نے روز یکشنبہ اختیار کیا جس میں خلق کی ابتدا کی گئی اور اللہ تعالی نے اس امت کے واسطے روز جمعہ پسند فرمایا جس میں اس نے خلق کو کامل کیا جیسا کہ بخاری و مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہم آخر دن سابقون ہیں قیامت کے دن سوا اس کے کہ وہ کتاب دیے گئے ہم سے پہلے پہر ان کا وہ دن ہے جس کو اللہ نے ان پر فرض کیا تہا سو انہوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ نے ہم کو اس کی ہدایت کی پس لوگ اس میں ہمارے تابع ہیں یہود تو کل ہیں اور نصاری پرسوں ہیں یہ لفظ بخاری کا ہے مسلم کے ایک لفظ میں یوں ہے کہ گمراہ کیا اللہ نے جمعے سے ان کو جو ہم سے قبل تہے سو یہود کے واسطے روز شنبہ تہا اور نصاری کے واسطے روز یکشنبہ تہا پہر اللہ ہم کو لایا تو اللہ نے ہم کو روز جمعہ کی ہدایت فرمائی پہر ٹہیرایا گیا جمعہ و سبت و احد اور اسی طرح وہ ہمارے تابع ہیں قیامت کے دن ہم آخر ہیں اہل دنیا سے اور اول ہیں قیامت کے دن جن کے درمیان فیصلہ کیا جاوے گا قبل خلایق کے اللہ تعالی نے مومنون کو حکم دیا کہ جمعے کے دن اس کی عبادت کو واسطے جمع ہون پس فرمایا یا ایہا الذین آمنوا الآیہ یعنی ای ایمان والو جب اذان ہو نماز کی جمعے کے دن تو قصد و ارادہ کرو اور اہتمام کرو اپنے چلنے میں طرف اس کے یہاں سعی سے مراد تیز چلنا نہیں ہے وہ تو صرف جمعے کا اہتمام کرنا ہے کقولہ تعالی ومن اراد الآخرۃ وسعی لہا سعیہا وہو مومن حضرت عمرؓ و حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ اس آیت کو فامضوا الی ذکر اللہ پڑہتے تہے لیکن آپ نماز کی طرف تیز چلنا اس سے منع کیا گیا ہے

ف۵ اور جس نے بچایا اپنے جی کے لالچ سے گہر اور دوڑی اس کے واسطے جو اس کی دوڑ ہے اور وہ یقین رکہتا ہے ۱۲

صحیحین میں عن ابی ہریرۃ رضی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مروی ہے کہ جسوقت تم اقامت سنو تو چلو طرف نماز کے اور لازم پکڑو سکینت و وقار کو اور سرعت مت کرو پھر جو تم نے پا لی تو پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو گئی تو تمام کر لو ہذا اللفظ للبخاری ابو قتادہ کہتے ہیں اس اثنا میں کہ ہم نماز پڑھ رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کہ ناگاہ مردوں کی آوازیں سنی گئیں پھر جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا تمہارا کیا حال ہے عرض کیا کہ ہمنے جلدی کی ہے طرف نماز کے فرمایا یہ مت کرنا جس وقت تم نماز کو آؤ تو چلو اور لازم پکڑو سکینت کو پھر جو تم پاؤ تو پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو گئی تو تمام کر لو اخرجاہ حضرت ابوہریرہ رضی سے مرفوعاً مروی ہے کہ جسوقت نماز قائم کی جائے تو مت آؤ اُس کو دوڑتے ہوئے ولیکن آؤ اُس کو چلتے ہوئے اور لازم پکڑو سکینت و وقار کو فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا اخرجہ عبد الرزاق ورواہ الترمذی من حدیث عبد الرزاق کذلک واخرجہ ایضاً من طریق اخری عنہ حضرت حسن فرماتے ہیں خبردار واللہ یہ قدموں پر دوڑنا نہیں ہے اور البتہ مقرر وہ منع کیے گئے اس سے کہ آئیں نماز کو مگر اس حال میں کہ ان پر سکینہ و وقار ہو ولیکن ساتھ قلوب و نیت و خشوع کے قتادہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ تو سعی کرے اپنے دل اور عمل سے اور وہ چلنا ہے اُس کی طرف قولہ تعالیٰ فلما بلغ معہ السعی کی تاویل کرتے تھے ای المشی معہ محمد بن کعب و زید بن اسلم وغیرہما سے بھی اسی طرح مروی ہے غسل جمعہ جو کوئی جمعہ کو آوے تو اُس کے واسطے مستحب یہ ہے کہ اول غسل کرے صحیحین میں حضرت عبد اللہ بن عمر سے مرفوعاً ثابت ہوا ہے کہ جس وقت آئے ایک تمہارا جمعے کو تو چاہیے غسل کر لے ٢ حضرت ابو سعید رضی سے مرفوعاً مروی ہے کہ روز جمعہ کا غسل واجب ہے ہر محتلم پر اخرجاہ ٣ حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے حق ہے واسطے اللہ کے ہر محتلم پر کہ غسل کرے ہر ہفتہ میں دھوئے اپنا سر اور اپنا بدن رواہ مسلم ۴ حضرت جابر رضی سے مرفوعاً مروی ہے ہر مرد مسلم پر ہر ہفتے میں غسل ہے ایک دن کا اور وہ روز جمعہ ہے رواہ احمد والنسائی وابن حبان ۵ اوس بن اوس ثقفی سے مرفوعاً مروی ہے من غسل و اغتسل یوم الجمعۃ وبکر و ابتکر ومشی ولم یرکب ودنا من الامام واستمع ولم یلغ کان لہ بکل خطوۃ اجر سنۃ اجر صیامہا وقیامہا اخرجہ الامام احمد یعنی جسنے نہلایا اپنی بی بی سے صحبت کی کہ اُس کو نہانا پڑا اور خود نہایا جمعے کے دن اور اول وقت میں آیا اور اول خطبہ سنا اور چلا اور سوار نہ ہوا اور قریب ہوا امام سے اور سنا اور لغویات نہ کی تو ہوگا واسطے اُس کے بعوض ہر قدم کے اجر ایک برس کا اُس کے صیام و قیام کا اجر و ہذا الحدیث لہ طرق والفاظ وقد اخرجہ اہل السنن الاربعۃ وحسنہ الترمذی ٦ حضرت ابوہریرہ رضی سے مرفوعاً مروی ہے جو کوئی نہایا جمعے کے دن نہانا جنابت کا پھر چلا پہلی گھڑی میں تو گویا اُس نے ایک بدنہ قربانی کیا اور جو کوئی چلا دوسری گھڑی میں تو گویا اُس نے ایک گاؤ قربانی کیا اور جو کوئی چلا تیسری گھڑی میں تو گویا اُس نے ایک دنبہ سینگوں والا قربانی کیا اور جو کوئی چلا چوتھی گھڑی میں تو گویا اُس نے ایک مرغی قربانی کی اور جو کوئی چلا پانچویں گھڑی میں تو گویا اُس نے ایک انڈے کی قربانی کی پھر جب امام نکلا تو فرشتے حاضر ہوئے ذکر سننے لگتے ہیں اخرجاہ اچھے کپڑے پہننا مستحب ہے

اپنے اچھے سے اچھے کپڑے پہنے خوشبو لگائے مسواک کرے خوب لطیف وطاہر وصاف پاک ہو آ حضرت ابو سعید کی حدیث متفق علیہ میں ہے کہ غسل روز جمعہ کا واجب ہے ہر محتلم پر اور مسواک اور یہ کہ ملے اپنی بی بی کی خوشبو سے ۲ حضرت ابو ایوب انصاری سے مرفوعاً مروی ہے جو کوئی نہایا جمعہ کے دن اور ملے اپنی بی بی کی خوشبو سے اگر اس کے پاس ہو اور پہنے اپنے احسن ثیاب سے پھر نکلے یہان تک کہ آئے مسجد مین پھر نماز پڑھے اگر اسے ظاہر ہوا اور ایذا نہ دیا کسی کو پھر چپ رہا جبکہ اس کا امام نکلا یہان تک کہ نماز پڑھی تو ہوگا وہ کفارہ واسطے اس شے کے جو کہ درمیان اس کے اور دوسرے جمعے کے ہے اخرجہ الامام احمد ۳ حضرت عبد اللہ بن سلام سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ منبر پر فرما رہے تھے کیا ہے ایک تمہارے پر اگر وہ خرید رکھتا دو کپڑے واسطے روز جمعہ کے سوا اپنے کام کاج کے دو کپڑون کے اخرجہ ابو داؤد فی سننہ و ابن ماجہ ۴ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ سنایا لوگون کو جمعے کے دن تو آپ نے ان پر ثیاب نمار دیکھے پس فرمایا کیا ہے ایک تمہارے پر اگر وہ پاوے فراخی کہ بنا لیوے دو کپڑے واسطے اپنے جمعے کے سوا اپنے کام کاج کے دو کپڑون کے رواہ ابن ماجہ مراد اس ندا سے وہ اذان ثانی ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو دی جاتی تھی جبکہ آپ نکلتے پھر منبر پر جلوس فرماتے تھے تو اس وقت آپ کے سامنے اذان دی جاتی تھی پس اس سے وہی مراد ہے اب رہی پہلی اذان جو امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زیادہ فرمائی سو یہ صرف بوجہ کثرت لوگون کے تھے جیسا کہ بخاری نے سائب بن یزید سے روایت کیا ہے کہا تھی ندا جمعے کے دن اول اس کی جبکہ امام منبر پر بیٹھتا زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کے پھر جب حضرت عثمان ہوئے بعد ایک زمانے کے اور لوگ بکثرت ہوئے تو ندائے ثانی زیادہ کی زوراء پر یعنی وہ اذان دی جانے اس گھر پر جس کا نام زوراء رکھا جاتا ہے یہ گھر مدینے مین سب گھرون سے زیادہ بلند تھا مسجد کے قریب مین مکحول رحمہ اللہ الشامی سے مروی ہے بیشک ندا تھا جمعے مین ایک مؤذن جبکہ امام نکلتا پھر نماز قائم کی جاتی اور یہ وہی ندا ہے جس کے نزدیک خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے جس وقت کہ وہ کی جاتی ہے پھر حضرت عثمان نے حکم دیا کہ ندا کی جائے قبل نکلنے امام کے یہانتک کہ لوگ جمع ہو جائین جمعے کا حضور کس پر ہے صرف آزاد مردون کو جمعے کے حاضر ہونے کا امر کیا جاتا ہے غلامون عورتون بچون کو نہین اور مسافر و مریض اور تیمار دار بیمار کا معذور رکھا جاتا ہے ان کے مشابہ اور عذر ہین جس طرح کہ کتب فروع مین مقرر و مسطور ہین قولہ تعالی وذروا البیع یعنے چلو ذکر اللہ کی طرف اور چھوڑو بیع جبکہ نماز کی اذان دی جائے اسی لیے علماء رضی اللہ عنہم نے اتفاق کیا ہے بیع کی تحریم پر بعد دوسری اذان کے اور اختلاف کیا ہے دو قول پر کہ جب کوئی لین دین کرنے والا لین دین کرے تو صحیح ہے یا نہین ظاہر آیت کا عدم صحت ہے جیسا کہ بجائے خود مقرر ہے واللہ اعلم قولہ تعالی ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون

سلسلہ یعنے غلط کہ پرشے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کپڑے میلے کچیلے کام کاج کے تھے واللہ اعلم ۱۲ منہ

سلسلہ مطلب یہ ہے کہ جمعے مین ایک مؤذن تھا ایک اذان کہی جاتی تھی جب امام نکلتا ۱۲ منہ

یعنی چھوڑنا تمہارا بیع کو اور متوجہ ہونا تمہارا طرف ذکر اللہ کے اور نماز کے بہتر ہے واسطے تمہارے اگر تم ہو جانتے قولہ تعالیٰ
فاذا قضیت الصلوٰۃ الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ جب بعد سنے اذان کے بیع و شرا مین تصرف کرنا اُن پر محجور و ممنوع
کیا اور جمع ہونے کا اُن کو امر فرمایا تو بعد فراغ کے اُن کو اذن دیا کہ زمین مین منتشر ہون اور اللہ کا فضل تلاش کرین
جس طرح کہ عراک بن مالک رضی اللہ عنہ جس وقت جمعے کی نماز پڑھ لیتے تو لوٹتے پھر مسجد کے دروازے پر ٹھیرتے
پھر کہتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَجَبْتُ دَعْوَتَکَ وَصَلَّیْتُ فَرِیْضَتَکَ وَانْتَشَرْتُ کَمَا اَمَرْتَنِیْ فَارْزُقْنِیْ مِنْ
فَضْلِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ رواہ ابن ابی حاتم نیز بعض سلف سے مروی ہے کہ جو کوئی بیع و شرا کرے
جمعے کے دن بعد نماز کے تو برکت دے گا اللہ واسطے اُس کے ستر بار بسبب اس آیت کے فاذا قضیت الصلوٰۃ الآیہ
قولہ تعالیٰ واذکروا اللہ کثیرا الآیہ یعنے یاد کرو تم اللہ کو بہت سا اپنی بیع و شرا اور لین دین مین اور باز نہ رکھے تم کو دنیا
اُس شی سے جو تم کو آخرت مین نفع دے گی شاید تم فلاح پاؤ اسی لیے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی داخل ہو
کسی بازار مین بازارون سے پھر کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو لکھے گا اللہ واسطے اُس کے دس لاکھ نیکیان اور مٹائے گا اس سے دس لاکھ برائیان مجاہد
نے کہا نہین ہوتا ہے بندہ اللہ کے بہت سا ذکر کرنے والون سے یہان تک کہ ذکر کرے اللہ کا کھڑے اور بیٹھے
اور لیٹے کذا فی ابن کثیر وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا ط قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ
وَمِنَ التِّجَارَۃِ ط وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ اور جب دیکھین سودا بکتا یا کچھ تماشا کہند جاوین اُس کی طرف اور تجھ کو چھوڑ جاوین
کھڑا تو کہہ جو اللہ کے پاس ہے سو بہتر ہے تماشے سے اور سودے سے اور اللہ بہتر ہے روزی دینے والا ف ایک بار
جمعے مین حضرت خطبہ فرماتے تھے اُسی وقت بنجارا آیا اُس کے ساتھ نقارہ بجتا پہلے سے شہر مین اناج کی کمی تھی
لوگ دوڑے کہ اُس کو ٹھیراوین نماز کو بھر پڑین گے حضرت کے ساتھ بارہ آدمی رہ گئے انہین سے نماز پڑھی یہ
اُس پر اترا انتہے ف ابن کثیر مین ہے اللہ تبارک وتعالے عتاب فرماتا ہے اُس امر پر جو واقع ہوا کہ جمعے کے
دن لوگ چلے گئے خطبے سے طرف تجارت کے جو اُس دن مدینے مین آئی تھے پس فرمایا واذا راو تجارۃ الآیہ
ترکوک قائما کا یہ مطلب ہے کہ تجھی چھوڑ جاوین کھڑا منبر پر کہ تو خطبہ پڑھ رہا ہے اسی طرح تابعین مین سے غیر واحد نے
اس کا ذکر کیا ہے ابو العالیہ و حسن و زید بن اسلم و قتادہ اُن مین سے ہین مقاتل بن حیان نے زعم کیا ہے کہ یہ تجارت
دحیہ بن خلیفہ کی تھی قبل اس کے کہ وہ اسلام لائے اور اُس کے ساتھ نقارہ تھا سو لوگ اُس کی طرف چلے گئے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر کھڑا چھوڑ گئے مگر اُن مین کے قلیل اس باب مین خبر صحیح آئی ہے امام احمد
نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ ایکبار مدینے مین عیر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے
سو لوگ نکلے اور بارہ مرد باقی رہ گئے پس یہ آیت نازل ہوئی واذا راوا الآیہ واخرجاہ فی الصحیحین من حدیث سالم بہ

حافظ ابو یعلی موصلی نے عن سالم بن ابی الجعد وابی سفیان عن جابر بن عبد اللہ روایت کیا ہے کہ اس اثنا مین کہ نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے جمعے کے دن پس ایک عیر آیا مدینے کی طرف تو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اُس کی طرف دوڑی یہانتک کہ باقی نہ رہے آپ کے ساتھ مگر بارہ مرد تو آپ نے فرمایا قسم ہے اُس کی جس کے
ہاتھ مین میری جان ہے اگر تم پے درپے چلے جاتے یہان تک کہ باقی نہ رہتا تم مین سے کوئی تو البتہ بہہ جاتی
تم کو وادی نار ہوکر اور یہ آیت نازل ہوئی اور کہا اُن بارہ آدمیون مین جو آپ کے ساتھ جمے رہے اور ان مین حضرت
ابو بکر رض وحضرت عمر رض بھی تھے **ترکوک قائما** مین دلیل ہے اس پر کہ امام جمعے کا خطبہ کھڑے ہوکر پڑھے مسلم نے اپنی
صحیح مین جابر بن سمرہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے دو خطبے تھے اُن کے درمیان مین
جلوس فرماتے تھے قرآن پڑھتے اور لوگون کو وعظ کرتے تھے لیکن یہان ایک شے ہے لائق اس کے ہے کہ جانی
جائے وہ یہ ہے کہ کہا گیا ہے کہ یہ قصہ اُسوقت کا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعے کے دن نماز کو خطبے
پر مقدم کرتے تھے جیسا کہ ابو داؤد نے مراسیل مین مقاتل بن حیان سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے جمعے کے دن قبل خطبے کے مثل عیدین کے یہان تک کہ جب ایک دن ہوا اور آپ خطبہ فرما رہے
تھے اور یقیناً آپ جمعے کی نماز پڑھ چکے تھے پس ایک مرد داخل ہوا تو اس نے کہا کہ دحیہ بن خلیفہ مقرر تجارت لے کر
آیا ہے یعنی پھر وہ متفرق ہوگئے اور باقی نہ رہا آپ کے ساتھ مگر ذرا سا گروہ قولہ تعالے **قل ما عند اللہ الآیہ** یعنی جو ثواب
اللہ کے پاس ہے دار آخرت مین بہتر ہے لہو سے اور تجارت سے اور اللہ خیر الرازقین ہے واسطے اُس شخص کے
جس نے اس پر توکل کیا اور طلب کیا رزق اس کے وقت مین آخر تفسیر سورۃ الجمعۃ وللہ الحمد والمنۃ وبہ التوفیق والعصمۃ
کذا فی ابن کثیر **ف** فتح البیان مین ہے اذا نودی للصلوۃ کا یہ مطلب ہے کہ جسوقت اذان واقع ہو واسطے
نماز کے مراد اس سے وہ اذان ہے کہ جس وقت خطیب منبر پر بیٹھے جمعے کے دن اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے عہد شریف مین اس کے سوا اور کوئی اذان نہ تھی پھر حضرت ابو بکر رض وحضرت عمر رض وحضرت علی کوفے مین اسی
پر تھے یہان تک کہ حضرت عثمان ہوئے اور لوگون کی کثرت ہوئی اور منازل دور ہوئے تو ایک اور اذان زیادہ
کی پس اوّلاً اپنے گھر زوراء نام پر اذان دینے کا حکم دیا پس جب لوگ سنتے تو متوجہ ہوتے یہان تک کہ جب
منبر پر بیٹھتے تو موذن دوسری اذان دیتا اس وقت مین کسی نے اُن کی مخالفت نہین کی بسبب اس
حدیث شریف کے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی **من یوم الجمعۃ** اذا کا بیان اور اُس کی تفسیر
ہے کما قالہ الزمخشری ابو البقا کہتے ہین کہ حرف من بمعنی فی ہے کما فی قولہ تعالی ارونی ماذا خلقوا من الارض
ای فی الارض کواشی نے دونون مین جمع کیا ہے جمعہ کو جمہور نے بضم میم پڑھا ہے اور کسی نے بسکون میم
واسطے تخفیف کے یہ دونون دو لغت ہین جمع اس کی جُمَع وجُمعات ہے فرا نے کہا کہ جمعہ بسکون وفتح وضم میم ہے

۱ سنن ابو داؤد حدثنا محمود بن خالد عن الولید اخبرنی ابو معاذ بکیر بن معروف انہ سمع مقاتل بن حیان یقول کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الخ ۱۲ منہ

۲ کذا قال الخطیب علی نقل المحلی ۱۲ منہ

۳ دکھاؤ تو انفضوا کے معنی کیا بنایا زیر مین ۱۲

۴ یعنی عبد اللہ بن الزبیر وعمر کذا فی فتح القدیر سمین نے زید بن علی وابو حیوہ وابو عمرو فی روایۃ وعبد اللہ بن الزبیر کہا ہے ۱۲ منہ

یہ صفت ہی یوم کی اسے یوم یجمع الناس یعنی ایک دن ہی کہ جمع کرتا ہے لوگون کو نیز فراء و ابو عبیدہ نے کہا کہ تخفیف خفیف و اقیس ہے جیسے غرفۃ و غرف و طرفۃ و طرف و حجرۃ و حجر اور میم کا فتحہ لغت عقیل ہے وجہ تسمیہ کی اور قول اول گزر چکے ہین حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ یوم الجمعہ کس واسطے نام رکھا گیا فرمایا اس لیے کہ اس مین جمع کی گئی مٹی تمہارے باپ آدم کی اور اسی مین صعقہ و بعثہ ہے اور اس کے آخر مین تین گھڑیان ہین ان مین سے ایک گھڑی ہے کہ جو کوئی اس مین اللہ سے کوئی دعا مانگے تو اس کے واسطے قبول کرے اخرجہ سعید بن منصور و ابن مردویہ نیز ان سے مرفوعاً مروی ہے بہتر دن جس مین سورج طلوع ہوا روز جمعہ ہے اسی مین آدم مخلوق ہوئے اور اسی مین جنت کے اندر داخل کیے گئے اور اسی مین اس سے نکالے گئے اور قائم نہ ہوگی قیامت مگر روز جمعہ مین اخرجہ احمد و مسلم و الترمذی و ابن مردویہ اس باب مین اور حدیثین ہین وہ تصریح کرتی ہین کہ آدم اس مین پیدا کیے گئے روز جمعہ کی فضیلت مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین - اور اسی طرح نماز جمعہ کے فضل اور اس کے اجر عظیم مین اور اس گھڑی مین جو اس کے اندر ہے اور اس مین کہ اس گھڑی مین دعا قبول ہوتی ہے شیخ شیوخنا الشوکانی رحمہ اللہ تعالی نے شرح منتقی مین اس مقام کی ایسی توضیح کی ہے کہ ناظر اس کے غیر کی طرف سے بے نیاز مستغنی ہوتا ہے **اول جمعہ** جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پڑھا بنی سالم بن عوف کے گھر مین تھا یہ یون ہوا کہ جب آپ مدینے کو آئے تو قبا مین اترے اور وہان جمعے تک ٹھیرے پھر مدینے مین داخل ہوئے اور اس گھر مین جمعہ پڑھا جمعہ ایک فریضہ ہے اللہ کے فرائض مین سے بسبب اس نص کے جو کتاب اللہ مین ہے اور بسبب ان حدیثون کے جو صحیح ہین اور وہ بہت سی ہین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس پر مواظبت و مداومت فرمائی اس وقت سے جس مین اللہ تعالی نے اس کو مشروع کیا یہان تک کہ آپ کو مقبوض فرمایا ابن المنذر نے اجماع نقل کیا ہے اس پر کہ جمعہ فرض عین ہے **ابن العربی** نے اتنا زیادہ کہا اور جس نے جمعے کی فرضیت مین منازعت کی تو مقرر اس نے خطا کی اور صواب کو نہ پہونچا جمعہ مثل باقی نمازون کے ہے صرف اس مین ان کا مخالف ہے کہ اس کے قبل دو خطبے مشروع ہین ومن تامل فیما وقع فی ہذہ العبادۃ الفاضلۃ من الاقوال الساقطۃ والمذاہب الزائغۃ والاجتہادات الداحضۃ قضی من ذلک العجب ولا یوجد فی کتاب اللہ ولا فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حرف واحد یدل علی ما ادعوہ من کون تلک الامور کالمصر الجامع والعدد المخصوص والامام الاعظم والحمام ونحوہا شروطا لصحۃ الجمعۃ او فرضا من فرائضہا او رکنا من ارکانہا فیا للہ العجب ما یفعل الرای باہلہ ومن یخرج من رؤسہم ہذہ الخزعبلات الشبیہۃ بالقصص والاحادیث الملفقۃ وہی عن الشریعۃ المطہرۃ بمعزل وکل من ثبتت قدمہ ولم تتزلزل عن طریق الحق بالقیل والقال یعرف ہذا حسن المعرفۃ ومن جاء بالغلط فغلطہ رد علیہ مضروب بہ فی وجہہ وتفصیل ذلک فی النیل وبیل للشوکانی رحمہ اللہ تعالی **فائدہ** سب راتون سے افضل شب

سو لدہے ہر شبقدر پہر شب معراج پہر عرفہ پہر جمعہ پہر نصف شعبان پہر عید اور سب دنون سے افضل روز عرفہ ہے پہر روز نصف شعبان پہر روز جمعہ اور رات افضل ہے دن سے قالہ الشیخ الرحمانی فی حاشیتہ علی التحریر کاتب الحروف عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ روز جمعہ عجیب مبارک دن ہے اسکے فضائل و خصائص حدیثون مین بکثرت آئے ہین اسلیے یہ بابرکت دن مسلمانون کی عید کا دن قرار پایا ہے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس باب مین ایک عمدہ رسالہ نور اللمعہ نام تالیف فرمایا ہے سارے خصائص کو بتفصیل تمام بیان فرمایا ہے اور امام یافعی رضی اللہ عنہ نے تاریخ مرآۃ الجنان کے آخر مین ۱۰۲ خصائص جمعہ کی ذکر فرمائے ہین یہی وجہ ہے کہ جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ مین انتقال کرتا ہے تو قبر مین اس سے پوچھ پاچھ نہین ہوتی ہے۔ طی الفراسخ مین اس کے دلائل لکھے ہین بعد اسکے شرح برزخ سے نقل کیا ہے روایت کیا گیا ہے کہ جو شخص ان کے اوقات فاضلہ مین مرتا ہے وہ قبر مین معذب نہین ہوتا ہے اور یہ چند وقت ہین ۱ ماہ رجب خصوصا لیلۃ الرغائب ۲ یوم استفتاح ۳ ماہ شعبان خاص کر لیلۃ البرات ۴ رمضان شریف خاص کر شبقدر ۵ دس ذی حجہ کے خصوصا یوم ترویہ یعنی آٹھوین تاریخ جسدن منی کو جاتے ہین اور عرفہ کا دن ۶ عید الفطر ۷ روز عید اضحی ۸ روز عاشورا یہ ایسے عمدہ وقت ہین کہ جو شخص ان مین مریگا وہ قبر مین معذب ہوگا واللہ اعلم انتہے

اللہم ارزقنا الموت فی یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ او فی احد ہذہ الایام واللیالی الفاضلۃ بفضلک و کرمک و بجاہ سیدنا و مولانا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و صحبہ الی یوم الدین آمین عدد ما علمت و زنۃ ما علمت و ملء ما علمت آمین عطا نے کہا کہ سعی الی ذکر اللہ سے مراد جانا اور چلنا ہے طرف نماز کے فراء کہتے ہین کہ مضی و سعی و ذہاب ایک معنی مین ہین حضرت عمر و حضرت ابن مسعود کی قرات فامضوا الی ذکر اللہ اس پر دال ہے کہ سعی سے جیسے کسی نے کہا کہ مراد قصد ہے حضرت حسن کا قول اوپر گزر چکا ہے کہ سعی علی الاقدام مراد نہین ہے کسی نے کہا کہ مراد سعی سے علی الاقدام ہے اور یہ فضیلت ہے کچھ شرط نہین ہے لیکن قول اول اولی ہے کسی نے کہا کہ سعی سے مراد عمل ہے کقولہ تعالی ومن اراد الاخرۃ و سعی لہا سعیہا و ہو مؤمن و قولہ تعالی ان سعیکم لشتی و قولہ تعالی ان لیس للانسان الا ما سعی اور قول اعمی کا ہے و الیک نسعی و نحفد مطلق ہے کہ سعی سے مراد چلنے مین سرعت کرنا نہین ہے حضرت ابن عباس سے دو قول مروی ہین ایک فاسعوا کی تفسیر فامضوا دوسرا یہ ہے کہ سعی عمل ہے قرطبی نے کہا کہ یہ قول جمہور کا ہے یعنی پس عمل کرو و جاؤ طرف ذکر اللہ کی اور مشغول ہو اسکے اسباب مین کہ نہانا و ضو کرنا اسکی طرف متوجہ ہونا ہے خرشہ بن حر کہتے ہین کہ حضرت عمر نے میرے ساتہ ایک تختی دیکھی جسپر لکھا ہوا تہا فاسعوا الی ذکر اللہ تو فرمایا یہ تجہ کس نے املا کرایا مین نے کہا کہ ابی بن کعب نے فرمایا کہ بیشک ابی ہم سے زیادہ پڑہنے والے ہین واسطے منسوخ کی تو اسکو پڑہ فامضوا الی ذکر اللہ رواہ ابن المنذر و ابن الانباری و ابن ابی شیبۃ و ابو عبید فی فضائلہ و سعید بن منصور ان سب لوگون نے و ابو عبید کی حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے کہا البتہ مقرر وفات دیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور ہم نہین پڑہتے تہے اس آیت کو جو سورہ جمعہ مین ہے مگر فامضوا الی ذکر اللہ و اخرجہ عنہ ایضا الشافعی فی الام و عبد الرزاق

لہ اور جس نے چہپایا چہپا کر اور رو شنی اسکو واسطے جو اسی کی دوڑ ہے اور دو یعنین پوشیدہ ۱۲ سعہ تمہاری کمائی بہانت بہانت ہے ۱۲ سعہ اور یہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہے جو کمایا ۱۲ سعہ ہم چہاء عبد بن حمید عنہ ۱۲ سعہ

والفریابی وابن جریر وابن ابی حاتم واخرجو کلھم ایضاً عن ابن مسعودؓ کہ وہ پڑہتے تھے فامضوا الی ذکر اللّٰہ کہا اور اگر فاسعوا ہوتا تو البتہ مین سعی کرتا یہان تک کہ میری چادر گر پڑتی ہے حضرت ابی ابن کعب سے مروی ہے کہ انہون نے بھی اسی طرح پڑہا تھے ذکر اللّٰہ سے یہان نماز جمعہ ہے کسی نے کہا کہ امام کا موعظہ والاول اولے جمہور نے کہا خطبہ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے اسی سے استدلال فرمایا ہے اس پر کہ خطیب جسوقت اقتصار کرے الحمد للّٰہ پر تو جائز ہی وذروا البیع کا یہہ مطلب ہے کہ ترک کرو معاملہ ساتھ بیع کے اور باقی معاملات اس سے ملحق ہین یا مُراد بیع سے عقد بیع ہے بتمامہ تو اب خطاب ہوگا واسطے ہر ایک کے بائع ومشتری مین سے محمد بن کعب سے مروی ہی کہ دو مرد اصحاب نبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم مین سے آمدورفت رکہتے تھے اپنی تجارت مین طرف شام کے پہر بسا اوقات وہ آتے جمعے کے دن اور رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑہتے ہوتے تو آپ کو چھوڑتے اور اٹھ کھڑی ہوتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی وذروا البیع پس اُن پر حرام کیا گیا جو اُس قبل تہا اخرجہ عبد بن حمید مُراد آیت سے ترک کرنا اس شئے کا ہے جو کہ اللّٰہ کے ذکر سے ذاہل وغافل کرتی ہے یعنی دنیا کے شغل اُن مین سے خاص کر کے بیع کا ذکر اس لیے کیا ہی کہ جمعہ کو دن بیع وشرا بکثرت ہوتی تہی قت والے سون آسے کہا گیا کہ دوڑو آخرت کی تجارت کو اور دنیا کی تجارت چھوڑ دو اور سعی کرو ذکر اللّٰہ کی طرف کہ جس سے بڑہ کر نافع وراجح کوئی شئے نہین ہے اور اُس بیع کو ترک کرو جس کا نفع تہوڑا ہے ذٰلکم خیر لکم یعنے یہ سعی کرنا طرف ذکر اللّٰہ کے اور چھوڑنا بیع کا بہتر ہے واسطے تمہاری بیع سے اور کمائی کرنے سے اُس وقت مین اس لیے کہ حکم کی امتثال مین اجر وجزا ہے اور اس کے عدم مین اسکا عدم ہے جبکہ وہ عقوبت کا موجب ہو شافعیہ نے اس سے تمسک کیا ہے اس مسئلہ مین کہ بیع وقت اذان خطبے کے نماز پوری ہونے تک صحیح ہے مع حرمت کے کشاف مین کہا ہی کہ عامۂ علماء اس پر ہین کہ یہہ فساد کا موجب نہین ہے اس لیے کہ بیع لعینہ حرام نہین ہوتی بلکہ بسبب تشاغل کے نماز سے جو اس مین ہے پس وہ ایسی ہے جیسی نماز مغضوب مین ہین امام مالکؒ نے فرمایا کہ جو بیع وقت مذکور مین واقع ہوئی وہ فسخ کی جائے اور اسی طرح باقی عقود ان کنتم تعلمون یعنے اگر ہو تم اہل علم سے تو بیشک تم پر مخفی نہ رہے گا کہ یہہ تمہارے لیے بہتر ہے تمہاری نفوس کے مصالح سے فاذا قضیت الصلوٰۃ الآیۃ یعنی پہر جب تم نماز پڑہ لو اور اُس کو ادا کر چکو اور اُس سے فارغ ہو جاؤ تو پہیل پڑو زمین مین واسطے تجارت و تصرف کے اپنی معاش کے کام مین جس کی طرف تم کو حاجت ہوتی ہے یہ امر اباحت کا ہے کہ نماز کے بعد بیع مباح ہے چاہو کرو چاہو نکرو تم کو اختیار ہے اور تلاش کرو اللّٰہ کے رزق سے جسکا وہ تفضل فرماتا ہے اپنی بندون پر بسبب اُن منافع کے جو کہ معاملات ومکاسب مین اُن کو حاصل ہوتے ہین کسی نے کہا کہ مراد ابتغا سے طلب کرنا اجر کا ہے جو کہ اللّٰہ کے پاس سے ہے بسبب کرنے طاعات کے اور پہنچنے کے اُس شئے سے جو

حلال نہین ہے کسی نے کہا کہ طلب علم ہے حضرت انس رض سے مرفوعًا مروی ہے کہ طلب دنیا نہین ہے ولیکن مریض کی عیادت ہی اور جنازے مین حاضر ہونا ہے اور زیارت ہی برادر فی اللہ کی اخرجہ ابن جریر حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ وہ امر نہین کیے گئے کسی شے کا طلب دنیا سے وہ تو صرف مریض کی عیادت ہے اور جنازہ کا حاضر ہونا ہے اور زیارت ہی اخ فی اللہ کی[1] واذکروا اللہ کثیرا یعنی ذکر کرو اللہ کا بہت سا ذکر یا مطلب یہ کہ اُس کا شکر کرو اُس خیر اخروی و دنیوی پر جس کی اُس نے تم کو ہدایت فرمائی اور اسی طرح اُس کا ذکر کرو اُن اذکار کے ساتھ جو تم کو اُس کی طرف قریب کرتے ہین جیسے حمد و تسبیح و تکبیر و استغفار اور مثل اُن کے اور نماز کی حالت پر اُس کے ذکر کا قصد کرو لعلکم تفلحون یعنی تاکہ تم فائز بخیر دارین ہو اور دونون جہان کی بہتری سے ظفر مند ہو واذا راوا تجارۃ الآیہ کا سبب نزول یہ ہے کہ مدینے والون کو فاقہ تھا اور حاجت تھی پس شام کا قافلہ آیا اور اُس کے آنے کے لیے نقارہ بجایا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے جمعے کے دن سو لوگ اُس کی طرف چلے گئے یہان تک کہ باقی نہ رہے مگر بارہ مرد مسجد مین[2] کہا یحیی قتادہ نے کہا ہم کو پہنچا ہے کہ اُنھون نے یہ کام تین بار کیا ہر بار شام سے قافلہ آتا اور اُس کا آنا جمعے کے دن خطبے کے وقت مین موافق ہوتا تھا کسی نے کہا کہ اہل مدینہ نے نقارہ بجایا اپنی عادت پر اس باب مین کہ وہ اُس کا استقبال کیا کرتے تھے طبل و تصفیق سے یا جو لوگ اُس کو لے کر آ رہے تھے اُنھون نے بجایا یہ تین قول ہین خطیب نے اُن کو نقل کیا ہے انفضوا کے یہ معنی ہین کہ متفرق ہوئے اس حال مین کہ اُس کی طرف نکلنے والے تھے مبرد نے کہا کہ اُس کی طرف مائل ہوئے الیہا کی ضمیر تجارت کی طرف راجع ہے خاص کر کے اُس کی طرف ضمیر پھیری لہو کی طرف راجع نہ کی اس لیے کہ اُن کے نزدیک تجارت زیادہ تر مہم تھی کسی نے کہا تقدیر یہ ہی اذا راوا تجارۃ انفضوا الیہا او لہوا انفضوا الیہ چونکہ اول اس پر دال ہے اس لیے ثانی کو حذف کر دیا کسی نے کہا کہ تجارت کی ضمیر پر اس لیے اقتصار کیا کہ تجارت کی طرف جب مائل ہونا مذموم ہوا باوجود اس کے کہ اُس کی طرف حاجت ہی تو پھر لہو کی طرف مائل ہونا کیونکر مذموم نہو گا کسی نے کہا کچھ اور بھی کہا ہے یہان جو حضرت جابر رض کی حدیث بروایت بخاری و مسلم وغیرہما ذکر کی ہے اس مین یہ لفظ ہے یہان تک کہ باقی نہ رہی اُن مین سے مگر بارہ مرد مین اُن مین تھا اور حضرت ابوبکر رض و حضرت عمر رض پس اللہ تعالی نے نازل فرمایا واذا راوا تجارۃ الی آخر سورۃ حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ عبد الرحمن بن عوف کا قافلہ اناج لادے ہوئے آیا تو وہ یعنی صحابہ نکلے جمعے سے بعض یہ ارادہ کرتے تھے کہ خریدین گے اور بعض یہ ارادہ رکھتے تھے کہ دحیہ بن خلیفہ کی طرف نظر کرین گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر کھڑا چھوڑ گئے اور مسجد مین بارہ مرد اور سات عورتین باقی رہ گئین تو آپ نے فرمایا اگر وہ سب نکل جاتے تو البتہ شعلہ مارتی اُن پر مسجد آگ ہو کر اخرجہ عبد بن حمید اس باب مین روایتین ہین

[1] اخرجہ ابن مردویہ ۱۲ منہ

[2] قرطبی نے کہا کہ ایک روایت مین چالیس مرد باقی رہے تھے ایک اور روایت مین ہے کہ آٹھ تھے ایک اور روایت مین ہے کہ گیارہ تھے ایک اور مین ہے کہ تیرہ تھے ایک اور مین ہے کہ چودہ تھے پس یہ منشاء ہے اختلاف کا درمیان ائمہ کے اُس عدد مین جس سے جمعہ منعقد ہوتا ہے ۱۲ منہ

جو کہ اس معنی کے متضمن ہین صحابہ وغیرہم کی ایک جماعت سی جس حالت نے انکے واسطے یہ جائز کیا کہ وہ نکل گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ پڑہتے چہوڑ گئے وہ یہہ کہ انہون نے یہ خیال کیا کہ بعد تمام ہونے نماز کے نکلنا جائز ہے کیونکہ مقصود تمام ہوگیا اور وہ نماز تھی وجہ اس کی یہ ہے کہ اول اسلام مین آپ جمعے کی نماز پڑہتے تہے قبل خطبے کے مثل عیدین کے پہر جب یہ واقع ہوا اور آیت نازل ہوئی تو خطبے کو مقدم اور نماز کو موخر کیا حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو خطبے پڑہتے تہے درمیان دونون کے بیٹہتے تہے اخرجہ الشیخان اس مین دلیل ہے اس پر کہ خطیب کو لائق یہ ہے کہ کہڑا ہوکر خطبہ پڑہے اس پر اتفاق کیا ہے کہ یہ قیام خطبے مین تہا واسطے جمعے کے پہر اللہ پاک نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ ان کو یہ خبر دین کہ آخرت کی واسطے عمل کرنا بہتر ہی دنیا کے لیے عمل کرنے سے پس فرمایا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ یعنے تو کہہ دے ان سے ان کی تادیب و زجر کرنے کو ایسے فعل کے عود کرنے سی کہ جو جزائے عظیم اللہ کے پاس ہی ثابت ہی یہ مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنی جنت بہتر ہے اس تماشے سی اور اس تجارت سی جس کی طرف تم گئے اور مسجد مین باقی رہنا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ سننا اس کے واسطے ترک کیا ما عند اللہ صرف اس لیے خیر ہوا کہ وہ محقق و مخلد ہی بخلاف نفع تجارت ولہو کے جس کا وہ توہم کرتے ہین کیونکہ لہو کا نفع تو کچہہ محقق نہین ہے اور تجارت کا نفع مخلد نہین ہے اسی لیے لہو کی مقدم کرنے کی وجہ معلوم ہوتی ہے اس لیے کہ اعدام مقدم ہین ملکات پر وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ یعنے اور اللہ ہی بہتر ہے روزی دینے والون کا تو تم اسی سے رزق طلب کرو اور اسی کی طرف توسل کرو ساتہہ کرنے طاعت کے پس بیشک یہ تحصیل رزق کے اسباب مین سے ہے اور بزرگ تر ہے ان امور کا جو کہ رزق کو کہینچ لاتے ہین تعدد رازقین کا صرف بر سبیل مجاز ہے اس جہت سے کہ کہا جاتا ہے ہر انسان رزق دیتا ہے اپنے عیال کو یعنی اللہ تعالی کے رزق سے ورنہ ہر رازق تو حقیقت مین وہی اللہ وحدہ لاشریک لہ ہی الحمد للہ والمنۃ کہ تفسیر سورۂ جمعہ روز یکشنبہ ۱۹ شوال ۱۳۱۵ ہجری کو بوقت نیم شب تمام ہوئی اللہ سبحانہ قبول فرمائے اور عمل کی توفیق دے آمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی رسول اللہ سید المرسلین وبارک وسلم وعلی آلہ وصحبہ الی یوم الدین آمین والحمد للہ اولا وآخرا وظاہرا وباطنا +

ع اخرجہ ابن الضریس والنحاس وابن مردویہ والبیہقی ۱۲ منہ

ع اخرجہ ابن المنذر ۱۲ منہ

سورۃ المنافقین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس سورۂ مبارکہ کی گیارہ آیتین ہین بلا خلاف اور مدنی ہے قرطبی نے کہا سب کے قول مین حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ سورۂ منافقین مدینے مین نازل ہوئی حضرت ابن الزبیر سے بہی اسی کے مثل مروی ہے حضرت

ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی نماز مین سورۂ جمعہ پڑھتے تھے پس تحریض کرتے تھے اُس کے ساتھ مومنون پر اور دوسری رکعت مین سورۂ منافقین پس تقریع کرتے تھے اس کے ساتھ منافقون کو

اخرجہ سعید بن منصور والطبرانی فی الاوسط قال السیوطی بسند حسن واخرج البزار والطبرانی عن ابی عنبۃ الخولانی مرفوعا نحوہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵۵

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ۝ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ۝ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِن يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۖ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝

وقف لازم

جب آوین تیرے پاس منافق کہین ہم قائل ہین تو رسول ہے اللہ کا اور اللہ جانتا ہے کہ تو اُس کا رسول ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہین رکھی ہین اپنی قسمین ڈھال بنا کر پھر روکتے ہین اللہ کی راہ سے یہ لوگ برے کام ہین جو کر رہے ہین یہ اس لیے کہ وہ ایمان لائے پھر منکر ہوگئے پھر مہر لگی اُن کے دل پر اب وہ نہین بوجھتے اور جب تو دیکھے اُن کو خوش لگین تجھ کو اُن کے ڈیل اور اگر بات کہین سنے تو اُن کی بات کیسے ہین جیسے لکڑی لگا دی دیوار سے جو کوئی چیخے جانین ہم ہی پر بلا آئی وہی ہین دشمن اُن سے بچتا رہ گردن مارے اُن کی اللہ کہان سے پھیرے جاتے ہین ف۱ یعنی وہ قائل نہین غرض کو کہتے ہین ف۲ اپنی مجلس مین منافق طعن اور عیب مسلمانون کا کرتے جب اُن پر پکڑ ہوتی مکر ہو کر قسم کھا جاتے کہ ہم نے یہ بات نہین کہی ف۳ یعنی دیکھنے کے مرد آدمی اور دل مین دغاباز انتہے ف ابن کثیر مین ہے اللہ تعالے منافقون کو خبر دیتا ہے کہ وہ صرف اپنی منہ سے اسلام کے قائل ہوتے ہین جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے ہین اب رہا اُن کے باطن کا حال سو اُس مین ایسے نہین ہین بلکہ اُس کی ضد پر قائم ہین اسی لیے یون فرمایا کہ جب آوین تیرے پاس منافق کہین ہم قائل ہوئے تو رسول ہے اللہ کا یعنی جب وہ تیرے پاس حاضر ہوتے ہین تو تیری روبرو یہ کہتے ہین اور اس کا اظہار کرتے ہین حالانکہ وہ ویسے نہین ہین جیسے کہتے ہین اسی لیے ایک جملہ معترضہ لایا گیا جو یہ خبر دیتا ہے کہ وہ اللہ کے رسول ہین پس فرمایا واللہ یعلم انک لرسولہ یعنی اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک تو اس کا رسول ہی ہے پھر فرمایا واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون یعنی اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق البتہ جھوٹے ہین اُس بات مین جس کی خبر دی ہے گو وہ خارج کے مطابق ہے اِس لیے کہ جو بات وہ کہتے ہین اُس کی صحت و صدق کے معتقد نہین ہین اسی لیے اللہ پاک نے اُن کی تکذیب کی بہ نسبت اُن کے اعتقاد کے قولہ تعالے اتخذوا ایمانہم جنۃ الآیہ یعنی وہ بچتے ہین لوگون سے جھوٹی اور گنہ گار کرنے والی قسمین کھا کر تا کہ اُن کو سچا سمجھیں

اُس بات مین جو کہتے ہین اِسی لیے اُن کے ظاہر حال کو پہچانتا نہین ہی اِس لیے اُن سے دہوکا کہایا تو یہ اعتقاد کر بیٹہا کہ وہ مسلمان ہین پہر بسا اوقات اُن کی پیروی کی اُس کام مین جو وہ کرتے ہین اور اُن کی تصدیق کی اُس بات مین جو وہ کہتے ہین حالانکہ اُن کا حال تو یہ ہے کہ وہ در باطن اسلام و اہل اسلام کے بگاڑنے مین کسی طرح کا قصور نہین کرتے تہے سو اسی قدر سے بہت لوگون کو ایک بڑا ضرر حاصل ہوا اسی لیئے اللہ پاک نے فرمایا فصدوا عن سبیل اللہ الآیہ ضحاک بن مزاحم اس آیت کو یون پڑہتے تہے اتخذوا ایمانہم جنۃ یعنی اُنہون نے ٹہیرا لی اپنی ظاہر تصدیق بچاؤ کہ بسبب اُس کے قتل سے بچتے ہین جمہور اس کو ایمانہم جمع یمین کی پڑہتے ہین **قولہ تعالے** ذلک بانہم آمنوا ثم کفروا الآیہ یعنے اُن پر جو نفاق مقدر کیا گیا سو صرف اس لیے کہ وہ ایمان سے رجوع ہوئے طرف کفر کے اور ہدایت کے بدلے گمراہی لی تو اللہ تعالی نے اُن کے دلون پر مہر لگا دی سو اب وہ نہین بوجہتے یعنی اب نہ اُن کے دلون کی طرف ہدایت کا وصول ہوتا ہے اور نہ اُن تک کوئی خبر پہونچتی ہے پس وہ نہ یاد رکہتے ہین نہ راہ پاتے ہین **قولہ تعالی** واذا رأیتہم الآیہ یعنی اُن کی شکلین اور ڈیل ڈول خوبصورت ہین فصاحت و زبان والے ہین جب سننے والا اُن کو سنتا ہے تو اُن کی بات کی طرف اپنا کان جہکا دیتا ہے بسبب اُن کی بلاغت کے حالانکہ وہ باوجود اس کے غایت درجے کے ضعف و سستی اور گہبراہٹ اور بزدلی مین ہین اسی لیے فرمایا یحسبون کل صیحۃ علیہم یعنی جب کوئی امر یا کوئی حادثہ یا کچہہ خوف واقع ہوتا ہے تو مارے اپنی نامردی کے اعتقاد کرتے ہین کہ وہ انہین پر نازل ہونے والا ہے کما قال تعالی اَشِحَّۃً عَلَیْکُمْ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَہُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ تَدُوْرُ اَعْیُنُہُمْ کَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْہِ مِنَ الْمَوْتِ فَاِذَا ذَہَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْکُمْ بِاَلْسِنَۃٍ حِدَادٍ اَشِحَّۃً عَلَی الْخَیْرِ اُولٰٓئِکَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰہُ اَعْمَالَہُمْ وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا پس یہ منافقین ابر بے آب ہین اور صورتین ہین بلا معانی امام احمد نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ ان للمنافقین علامات یعرفون بہا تحیتہم لعنۃ وطعامہم نہبۃ وغنیمتہم غلول ولا یقربون المساجد الا ہجرا ولا یاتون الصلوۃ الا دبرا مستکبرین لا یالفون ولا یولفون خشب باللیل صخب بالنہار وقال یزید بن مرۃ سحب بالنہار **ف** فتح البیان مین ہی حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اُن کا نام منافق رکہا اس لیے کہ اُنہون نے شرک چہپایا اور ایمان ظاہر کیا مراد اُن سے عبد اللہ بن ابی اور اُس کے اصحاب ہین یعنی جب پہونچین تیری طرف منافق اور تیری مجلس مین حاضر ہون تو کہین ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک تو البتہ رسول ہے اللہ کا قالوا شرط کا جواب ہی کسی نے کہا جواب محذوف ہی اور قالوا حال ہے ای اذا جاؤک قائلین کیت وکیت فلا تقبل منہم یعنے جب وہ آئین تیرے پاس فلان فلان بات کہتے ہوئے تو تو اُن سے قبول مت کر کسی نے کہا کہ جواب شرط کا اتخذوا ایمانہم ہے لیکن یہہ قول نہایت درجہ بعید ہے کما لا یخفی اُنہون نے جو اپنی شہادت کو مؤکد باِنّ و لام کیا

سو نغلو(؟) اس سے یہ خبر دینا ہے کہ اس کا صادر ہونا ان کے صمیم قلب سے ہوا ہے نہ خلوص اعتقاد سے اور نشہد کے معنے مخالف ہین یعنی ہم قسم کہاتے ہین پس یہ جاری مجرای قسم ہوتا ہے اور اسی لیے اِنَّ و لام تاکید جو کہ قسم کے جواب پر داخل ہوتا ہے وہ اس کے بعد کے جملہ پر آتا ہے مختلف جو شہادات سے پیرایہ مین ادا کی گئی سو صرف اس لیے کہ ہر ایک ان مین سے اثبات ہو واسطے امر معین کے یہ بھی احتمال ہے کہ محمول ہو اپنے ظاہر پر واسطے نفی کرنے نفاق کے اپنے نفوس سے اشبہ بھی ہر نشہد کی مثل نعلم کے یہ جاری مجرای قسم ہوتا ہے جیسا کہ قول شاعر

ولقد علمت لتأتین منیتی	ان المنایا لا تطیش سہامہا +

واللہ یعلم انک لرسولہ جملہ معترضہ ہے مقرر ہے مضمون ماقبل کا یعنے وہ شہادت جس کا اظہار کیا اگرچہ ان کے بو(؟) باطن اس کے خلاف پر جمے ہوئے ہین واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون یعنے اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق البتہ جہوٹے ہین اپنی شہادت مین جس کا دعوی کیا ہے کہ وہ صمیم قلب و خلوص اعتقاد سے ہے نہ اپنے کلام کے منطوق مین اور وہ شہادت ہے رسالت کی کیونکہ وہ تو حق ہے یعنی وہ البتہ جہوٹے ہین اس تاکید مین جس کو ان کا کلام متضمن ہے کونے تاکید جو دال ہے اس پر کہ رسالت کی گواہی دینا ان کا صادر ہے خلوص اعتقاد و طمانیت قلب و موافقت باطن بظاہر سے یا وہ کاذب ہین نزدیک اپنے نفوس کے کیونکہ وہ تو اس کے معتقد ہین کہ ان کا کہنا انک لرسول اللہ کذب ہے اور ایک خبر ہے برخلاف اس کے جس پر مخبر عنہ کا حال ہے اتخذوا ایمانہم جنۃ یعنے ان کی قسمین جو انہون نے تمہارے واسطے کہائین کہ بیشک وہ تم مین سے ہین اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ کے رسول ہین ان قسمون کو ایک بچاؤ بنایا ہے کہ وہ ان کو تم سے بچاتے اور ایک ستر ہو کہ بسبب اس کے قتل و قید سے ستر کرتے ہین نسفی نے کہا اس مین دلیل ہے اس پر کہ اشہد یمین ہے حضرت ابن عباس رضی نے فرمایا حلفہم باللہ انہم لمنکم اجتنوا بایمانہم من القتل و الحرب یعنی قسم کہانا ان کا ساتھ اللہ کے کہ بیشک وہ البتہ تم مین سے ہین بچاؤ کیا بسبب اپنی قسمون کے قتل و حرب سے یہ جملہ مستانفہ ہے منظور اس کا بیان کرنا ہے ان کے کذب کا اور ان کے قسم کہانے کا کذب پر جمہور نے ایمانہم بفتح ہمزہ پڑہا ہے اور کسی نے بکسر ہمزہ اس کی تفسیر سورۂ مجادلہ مین گزر چکی ہے جنۃ کہتے ہین ترس و خود کو یعنی ڈہال اور ہر وہ شے جو تم کو بچاوے کسی برائی سے مجملۃ کلام فصحا یہ جملہ ہے جبۃ البرد جنۃ البرد یعنی چادر کا جبہ بچاؤ ہے سردی کا فصدوا عن سبیل اللہ یعنی انہون نے منع کیا لوگون کو ایمان و جہاد سے اور اعمال طاعت سے بسبب تشکیک و قدح کے نبوت مین جس کا صدور ان سے ہوتا ہے یہ معنی تو اس صد کے ہین جو کہ بمعنی صرف ہے یعنی پہیرنا یہ بہی جائز ہے کہ بمعنی صدود ہو یعنی اعراض کیا داخل ہونے سے اللہ کی راہ مین اور اس کے احکام کے قائم کرنے سے انہم ساء ما کانوا یعملون یعنی بیشک وہ برا ہی جو نفاق و صدود کر رہے ہین یہ ساء جاری مجرای بئس ہے افادہ ذم مین اور اس کے ساتھ ہے

ل و منزول قیس بن ذریح ہے ۱۲ و شہد عندالنبی ان اجیہما + فہذا لہا عندی فما عندہا لیا ۱۲ منہ

م یعنے حضرت حسن ۱۲ منہ

س بالضم جا معروف و برد یالفتح سرما ۱۲ منہ

پہر اس مین تعجب کے معنی ہین اور اُن کے کام کا عظیم کرنا ہے نزدیک سامعین کے ذلک بانہم آمنوا ثم کفروا
الآیہ یعنی یہ کذب و صدود و قبح اعمال جنکا ذکر ہوا اس سبب سے ہے کہ وہ ایمان لائے زبان سے ظاہر مین بطور نفاق
پہر منکر ہوئے دل سے باطن مین اس بنا پر کلمہ ثم واسطے ترتیب اخباری کے ہے ایجادی کے لیے نہین ہے یا
ظاہر کیا ایمان واسطے مومنون کے اور ظاہر کیا کفر واسطے کافرون کے یہ صحیح ہے منافقون کے کفر مین کسی نے
کہا یہ آیت نازل ہوئی حق مین ایک قوم کے جو ایمان لائے پہر مرتد ہو گئے لیکن قول اوّل اولی ہے چنانچہ سیاق
اسی کا مفید ہی پہر مہر کی گئی اُن کے دلون پر بسبب اُن کے کفر کے جمہور نے طبع بصیغہ مجہول پڑہا ہے اور کسی نے
بصیغہ معروف فاعل وہ ضمیر ہے جو اللہ پاک کی طرف راجع ہے قراۃ اعمش کی فطبع اللہ علی قلوبہم اس پر دال ہے
پس وہ نہین بوجہتے ہین اُس شے کو جس مین اُن کی صلاح اور اُن کا رشاد ہے اور وہ ایمان کی حقیقت ہے
اور نہین پہچانتے ہین اُس کی صحت کو واذا رایتہم تعجبک اجسامہم یعنی حقیقت مین تو وہ ایسے ہین جیسا
ذکر ہوا اور ظاہر حال اُن کا یہ ہے کہ جسوقت تو دیکہے اُن کو تو بہلے لگین تجہے اُن کی ہیآت و مناظر یعنی شکل و
صورت ڈیل ڈول مطلب یہ ہے کہ اُن کے ایسے جسم ہین کہ جو کوئی اُن کو دیکہے تو اسے بہلے لگین بسبب تر و تازگی و رونق
کے جو اُن مین ہے دیکہنے مین چکنے چپڑے سرخ سپید گورے چٹے قد ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہین حضرت
ابن عباس رض فرماتے ہین کہ ابن ابی جسیم صحیح فصیح تیز زبان تہا اور اسی کی مثل منافقون مین کی ایک قوم تہی یہ لوگ
رؤسا مدینہ تہے اور نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس شریف مین حاضر ہوا کرتے تہے اور اس مین دیوارون سے
تک کر بیٹہتے تہے اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حاضرین مجلس اُن کے جسمون سے تعجب کرتے تہے کلبی نے کہا
کہ مراد عبد اللہ بن ابی و جد بن قیس و معتب بن قشیر ہین اُن کے اجسام تہے اور منظر تہا اور اُن کی فصاحت
تہی یہ تو جسم و صورت کا حال تہا پہر اُن کی خوش تقریری کا ذکر فرمایا وان یقولوا تسمع لقولہم یعنے اگر وہ
گفتگو کرین تیری مجلس مین تو تو کان رکہے واسطے سننے اُن کی بات کے بوجہ اُس کی فصاحت کے تسمع بمعنے
تستمع ہے کما قال الخطیب استماع کہتے ہین گوش داشتن کو اس کا صلہ بحرف لام آتا ہے کما فی قولہ تعالے
فاستمعوا لہ سمین نے یون کہا کہ تسمع متضمن کیا گیا ہے معنے تصغی و تمیل کو سو اسی لیے بحرف لام متعدی ہے
مطلب یہ ہے کہ بوجہ اُن کی تیز زبانی و فصاحت کے تو یہ خیال کرے کہ اُن کی بات حق و صدق ہے اس آیت
مین خطاب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہے یا اُس ہر شخص کو جو اُس کی صلاحیت رکہتا ہے قراءت یسمع بصیغہ
مجہول اس پر دال ہے کانہم خشب مسندۃ یہ جملہ یا تو خبر ہے مبتدائی محذوف کی ای ہم کانہم یا مستانفہ
ہے واسطے تقریر ما تقدم کے کہ اُن کے جسم دیکہنے والے کو تعجب مین ڈالتے ہین اور اُسے بہلے لگتے ہین ان دونون
کے قائل تو زمخشری ہین یا محل نصب مین ہے بنا بر حال اور ذو الحال قولہم کی ضمیر ہے یہ قول ابو البقا کا ہے

جمہور نے خُشُب بہ ضمتین پڑھا ہے اور کسی نے باسکان شین اس لیے کہ واحد اس کا خشبۃ ہے جیسے بدنۃ وبدن اور
دونون سبعیہ ہین اول کو ابو حاتم نے اور ثانی کو ابو عبید نے اختیار کیا ہے اور کسی نے بفتحتین پڑھا ہے مسندۃ کے یہ معنے
ہین کہ وہ لکڑیان ٹکائی گئین ہین طرف اپنے غیر کے ماخوذ ہے عرب کے اس قول سے اسندت کذا الی کذا تشدید تکثیر
کے لیے ہے مطلب یہ ہے کہ منافق لوگ جو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجالس مین دیوارون سے ٹکے ہوئے
بیٹھتے تھے سو اس بیٹھنے مین اُن کی تشبیہ دی ہے اُن لکڑیون سے جو لاہی کی گئی ٹکائی گئی ہین طرف دیوار کے جو
نہ کچھ سمجھین نہ جانین اسی طرح یہ لوگ بھی ہین کیونکہ فہم نافع سے اور اس علم سے خالی ہین جس سے صاحب علم نفع پاتا
ہوتا ہے زجاج کہتے ہین اُن کو موصوف بتمام صور کیا یعنے اُن کی صورتین پوری ہین پھر یہ خبر دی کہ فہم واستبصار
کے ترک مین اور عظمت اجسام مین بمنزلہ خشب ہین حضرت ابن عباسؓ نے کہا گویا وہ کھجور کے درخت کھڑے ہوئے
ہین کسی نے کہا کہ وہ اشباح بلا ارواح واجسام بلا احلام ہین حضرت زید بن ارقمؓ سے مروی ہے کہا ہم نکلے ہمراہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی سفر مین تو لوگون کو سختی پہونچی پس عبد اللہ بن ابی نے اپنے ہمراہیون سے
کہا مت خرچ کرو اُن پر جو کہ رسول اللہ کے پاس ہین یہان تک کہ وہ متفرق ہو جائین اُن کے گرد سے اور کہا کہ لئن
رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل پس مین آیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تو مین نے آپ کو
اس کی خبر دی پس آپ نے عبد اللہ بن ابی کی طرف آدمی بھیجا پھر اُس سے پوچھا تو اپنی قسم مین اُس نے اجتہاد کیا
کہ ما فعل یعنے اس نے وہ کام نہین کیا وہ بات نہین کہی پس لوگ بولے کہ زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے جھوٹی بات کہی پس میرے جی مین ایک شدت واقع ہوئی اُس بات سے جو انھون نے کہی یہان تک
کہ اللہ تعالی نے میری تصدیق نازل فرمائی اذا جاءک المنافقون مین تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو بلایا تا
کہ اُن کے واسطے مغفرت مانگین تو انھون نے اپنے سر مٹکائے اور وہ یہ قول ہے اللہ تعالی کا کانہم خشب مسندۃ
کہا کانوا رجالا اجمل شیء یعنی وہ مرد تھے نہایت جمیل وحسین اخرجہ البخاری ومسلم وغیرہما واخرجہ عنہ باطول من
ہذا ابن سعد وعبد بن حمید والترمذی وصححہ وابن المنذر والطبرانی والحاکم وصححہ وابن مردویہ والبیہقی بالجملہ جب
اُن کے ڈیل ڈول اور بات چیت کا ذکر ہو چکا تو اُن کی جبن وبزدلی کا عیب بیان کیا پس فرمایا یحسبون
کل صیحۃ علیہم یعنے ہر چیخ جس کو وہ سنتے ہین تو اُسے اپنے ہی اوپر واقع ونازل خیال کرتے ہین مارے اپنے
فرط جبن ورعب قلوب کی یحسبون کے مفعول ثانی مین دو وجہ ہین اول یہ ہے کہ علیہم ہے اور جملہ ہم العدو
مستانفہ ہوگا یہ بات بیان کرنے کو کہ وہ عداوت مین کامل ہین اس لیے کہ ظاہر کرتے ہین سوا اُس شئے کے
جس کو چھپاتے ہین دوسری وجہ یہ ہے کہ دوسرا مفعول اُس کا ہم العدو ہے اور علیہم صیحۃ سے متعلق ہوگا
اور ضمیر جمع کی صرف باعتبار خبر کے آئی کیونکہ عدو کا کلمہ مفرد وجمع دونون پر بولا جاتا ہے ورنہ حق اُس کا اس

صورت مین یہ تہا کہ ہی العدو ہوتا با عتبار صیحۃ کے یا ہو العدو باعتبار لفظ کل کے والوجہ الاول اور کے مقاتل و سدی
کہتے ہین جب کوئی منادی لشکر مین ندا کرتا یا کوئی جانور چہپٹ جاتا یا کوئی گمی ہوئی شے ڈہونڈی جاتی تو خیال کرتے
کہ وہی مراد ہین بسبب اُس رُعب کے جو اُن کے دلون مین بیٹہا ہوا تہا کسی نے کہا منافق خوف پر تہے اس بات سے
کہ کہین اُن کے حق مین وہ شے نازل ہو جائے جو اُن کے پردون کو اُٹہا دے اور اُن کے دماء و اموال کو مباح
کر دے پہر اللہ پاک نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ اپنا بچاؤ لین اُن سے پس فرمایا فاحذرہم یعنے
پس تو اُن سے بچتا رہ یعنی کہین ایسا نہ ہو کہ قابو پالین کسی فرصت کا تجہ سے یا اطلاع پا جاوین تیرے اسرار مین سے
کسی شے پر کیونکہ وہ تو جاسوس ہین تیرے دشمنون کے جو کہ کفار مین سے ہین مفتی ابو السعود فرماتے ہین کہ حرف فا
واسطے ترتیب امر بالحذر کے ہے اُن کے اعدی الاعداء ہونے پر اور اس بنا پر ہم العدو کا مفعول ثانی ٹہیرانا اُس قبیل سے
ہے جس کی نظم کریم مساعد نہین ہے مطلب یہ ہے کہ جب ہم العدو جملہ مستانفہ ٹہیرایا تو اس سے یہ نکلا کہ وہ سب
دشمنون سے بڑہ کر دشمن ہین اور جب وہ ایسے سخت دشمن ہین تو اس پر یہ بات مرتب ہوئی کہ اُن سے حذر کر
کیونکہ دشمن سے حذر کرنا ضرور ہے اور جب علیہم صیحۃ سے متعلق ہوگا اور ہم العدو دوسرا مفعول ٹہیرے گا تو پہر
فاحذرہم کس شے پر مرتب ہوگا کیونکہ اس ترکیب پر سارا جملہ اُن کی بزدلی بیان کرنے کو ہوگا یعنے وہ ایسے بزدل
ہین کہ مارے بزدلی کے بیان کرنے کو ہوگا یعنی وہ ایسے بزدل ہین کہ مارے بزدلی کے جو چیخ اُن پر واقع ہوتی
ہے کسی طرح کی ہو اُس کو دشمن ہی خیال کرتے ہین پس واقع مین اب فاحذرہم اس پر مرتب نہین ہو سکتا اگر بات
ایسی ہی ہوتی تو چاہئے فاحذرہم فلا تبال بہم ہوتا یعنے وہ بڑے بزدل ہین تو تو اُن کی کچہہ پروا مت کر حقیقت
مین مفتی صاحب مرحوم کا فرمانا بیشک ٹہیک ہے بالجملہ پہر اللہ پاک نے اُن پر بددعا فرمائی بایں قول کہ قاتلہم اللہ
یعنی اللہ اُن پر لعنت کرے عرب لوگ کبہی اس کلمے کو بطریق تعجب بہی بولتے ہین کہتے ہین قاتلہ اللہ من شاعر او ما
اشعرہ یہ بیان مراد نہین ہے بلکہ مراد اُن کی ذم و توبیخ ہے یہ ایک طلب ہے طرف سے اللہ پاک کے اُس نے اپنی ذات
مقدس سے یہ طلب کیا ہے کہ اُن کو ملعون و رسوا کرے یا یہ تعلیم ہے مومنون کو کہ یہ لفظ کہین کسی نے کہا
کہ معنی اُس کے اہلکہم ہین یہ وہ قول ہے جس پر ابو عبیدہ چلے ہین انی یوفکون کا یہ مطلب ہے کہ وہ کیونکر پہیرے
جاتے ہین حق سے اور کس طرح مائل ہوتے ہین اُس سے طرف کفر کے بعد قائم ہو جانے برہان کے
ایمان کی حقیقت پر قتادہ نے کہا یعدلون عن الحق حضرت حسن نے فرمایا اُس کے معنی ہین یصرفون عن
الرشد وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ
سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ
هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُّوا ۗ وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۭ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ

وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور جب کہیے ان کو آؤ معاف کرواوے تم کو رسول اللہ کا
مٹکاتے اپنے سر اور تو دیکھے رکتے ہین اور غرور کرتے برابر ہے اپنر تو معافی چاہے اُن کی یا نہ معافی چاہے ہرگز نہ
معاف کرے گا ان کو اللہ مقرر اللہ راہ نہین دیتا بے حکم لوگون کو وہی ہین جو کہتے ہین مت خرچ کرو اُن پر جو پاس
رہتے ہین رسول اللہ کے جب تک کہ کہنڈ جاوین اور اللہ کے ہین خزانے آسمانون کے اور زمین کے لیکن منافق
نہین بوجہتے کہتے ہین البتہ اگر ہم پہر گئے مدینے کو تو نکال دے گا جس کا زور ہے وہانسے بے قدر لوگون کو اور زور اللہ
کا ہے اور اس کے رسول کا اور ایمان والون کا لیکن منافق نہین سمجہتے **ف** ایک سفر مین دو شخص لڑ پڑے
ایک مہاجرین مین کا ایک انصار کا پہر حضرتؐ نے اُن کو ملا دیا منافق پیٹہہ پیچہے کہنے لگے ہم اُن کو اپنے شہر مین
جگہ نہ دیتے تو ہم سے مقابلہ کیون کرتے ایک نے کہا تم ہی خبرگیری کرتے ہو تو یہ لوگ رسولؐ کے ساتہہ جمع رہتے
ہین خبرگیری چہوڑ دو آپ ہی متفرق ہو جاوین ایک نے کہا اب کے سفر سے ہم مدینے پہونچین تو جس کا اس شہر مین زور
ہی چاہیے بے قدرون کو نکال دے ایک صحابی نے یہ باتین سنین حضرتؐ پاس نقل کین حضرتؐ نے بلا کر
پوچہا تو قسمین کہا گئے کہ اُس نے ہماری دشمنی سے جہوٹ کہا اللہ تعالی نے یہ نازل کیا انتہے **ف** فتح البیان
کا بیان مع توضیح یہ ہے **وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ** یعنی اور جب اور مومنون مین کا کہنے والا
اُن سے کہتا ہے کہ تمہارے حق مین نازل ہوا ہے قرآن سے جو کچہہ کہ نازل ہوا ہے پس تم توبہ کرو طرف اللہ کے
اور اُس کے رسولؐ کے اور آؤ مغفرت مانگے تمہارے واسطے رسول اللہ کا **لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ** یعنے تو وہ ہلاتے ہین
اپنے سر اس بات کا ٹہٹہا کر کے مقاتل نے کہا کہ موڑتے ہین اپنے سر اعراض کر کے استغفار سے کسی نے
کہا کہ اس سے اعراض واستکبار کر کے **جمہور** نے لووا کو بتشدید پڑہا ہے اور کسی نے بتخفیف اول کو ابو عبید نے
اختیار کیا ہے اور دونون سبعیہ ہین **وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ** یعنی اور تو دیکہے اُن کو کہ اعراض کرتے ہین اُس شخص
کی بات سے جس نے اُن کو کہا کہ آؤ اللہ کا رسول تمہارے واسطے مغفرت مانگے یا اعراض کرتے ہین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جملہ **وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ** حال ہے اول حال کے فاعل سے یعنی یصدون اس لیے
کہ رویت بصری ہے رأیت ایک مفعول کا خواہان تہا سو وہ ضمیر ہم ہو گیا اور یصدون اُس سے حال ہے اور
اُس کی ضمیر سے یہ جملہ حال ہے معنی یہ ہین کہ دیکہے تو اُن کو اس حال مین کہ رکنے والے تکبر کرنے والے ہین
عذر کرنے اور مغفرت مانگنے سے چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی صلاح ودرستی کو اور اُن کے واسطے
مغفرت مانگنے کو دوست رکہتے تہے اور بسا اوقات اُن کے بعض اقارب نے آپ کو اس طرف بولایا اس لیے
اللہ پاک نے آپ کو آگاہ کیا اس پر کہ وہ استغفار کے لائق نہین ہین کیونکہ وہ ایمان نہ لاوینگے پس فرمایا

سواء علیهم استغفرت لهم ام لم تستغفر لهم یعنی اُن کے واسطے تیرا مغفرت مانگنا اور نہ مانگنا دونون برابر ہین یہ اُن کو نفع نہ دیگا اس لیے کہ وہ تو نفاق و کفر پر اصرار و استمرار کرنے والے ہین لن یغفر الله لهم یعنی ہرگز نہ بخشے گا اُن کو اللہ جبتک کہ وہ اپنی نفاق پر جمے رہین گے ان الله لا یهدی القوم الفاسقین یعنی بیشک اللہ ہدایت نہین کرتا ہے اُن لوگون کو جو کہ طاعت سے نکلنے مین اور معاصی الٰہی کے اندر منہمک ہونے مین کامل ہین اور یہ منافق اُن مین بہ خول اولی داخل ہین منظور اس آیت سے آپ کا نا امید کرنا ہے اُن کے ایمان سے پھر اللہ پاک نے اُن کے بعض قبائح ذکر فرمائے ہم الذین یقولون لا تنفقوا الآیہ جملہ مستانفہ ہے جاری مجرای تعلیل ہے واسطے اُن کے فسق کے یا واسطے عدم ہدایت اللہ کے اُن کو یعنی وہ فاسق ہین یا اللہ ہدایت نہین کرتا ہے فاسقون کو اس لیے کہ یہ لوگ وہی ہین جو کہتے ہین اپنے اصحاب سے جو کہ انصار مین سے ہین اور ایمان مین مخلص ہین اور صحبت اُن کی منافقون سے بسبب ظاہر حال ہے کہ مت خرچ کرو اُن لوگون پر جو کہ رسول اللہ کے پاس ہین ظاہر تو یہ ہے کہ یہ بعینہ اُنکے قول کی حکایت ہے اس لیے کہ وہ منافق تھے ظاہر مین آپ کی رسالت کے مقر تھے اور اس کی کوئی حاجت نہین ہے کہ رسول اللہ کا کلمہ انہون نے بطور استہزا کہا اس لیے کہ یہ کلمہ آپ پر غالب ہو گیا تا آنکہ منزلہ علم ہو گیا جیسا کہ کہا گیا ہے یہ بھی احتمال ہے کہ انہون نے کسی اور عبارت مین ادا کیا ہو پھر اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجلال کے واسطے اُس عبارت کو تغیر دیا ہو پھر بھی مذکور کی یہ علت ذکر کی حتی ینفضوا یعنے مت خرچ کرو اُن پر اس لیے کہ وہ اُس سے متفرق ہو جائین باین طور کہ ہر ایک اُن مین کا اپنے اہل و شغل کی طرف چلا جائے جو اس سے پہلا اُس کا تھا مراد ان لوگون سے فقراء مہاجرین ہین حضرت ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت عمر رضی کے ایک مزدور کے بارہ مین نازل ہوئی ہے جمہور نے ینفضوا پڑھا ہے انفضاض بمعنی تفرق سے اور کسی نے انفاض سے ماخوذ اس محاورہ سے انفض القوم اذا فنیت ازوادہم یقال نفض الرجل وعاءہ من الزاد فانفض اور حضرت زید بن ارقم و حضرت ابن مسعود نے حتی ینفضوا من حوله پڑھا پھر اللہ پاک نے اپنی وسعت ملک کی خبر دی پس فرمایا ولله خزائن السموات والارض یعنی رزاق ان مہاجرین وغیرہم کا اللہ ہی ہے اس لیے کہ رزق کے خزانے اُسی کے ہین وہی دیتا ہے جسکو چاہتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اور روکتا ہے جس سے چاہتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اُن لوگون کے ہاتھون مین نہین ہین تو وہی اُن کے دعویٰ کا جو انہون نے کیا تھا کہ اُن کا خرچ نہ کرنا اس طرف مودی ہوگا کہ فقراء آپ کے گرد سے متفرق ہو جائین گے یہ جملہ حالیہ ہے یعنی انہون نے تو وہ بات کہی جو مذکور ہوئی اور حال یہ ہے کہ رزق اللہ کے ہاتھ مین ہے کوئی قادر نہین ہے منع کرنے پر کسی شے کے اُس مین سے نہ تو اُس شے مین سے جو اُس کے ہاتھ مین ہے اور نہ اُس چیز مین سے جو اُس کے غیر کے ہاتھ مین ہے ولکن المنافقین لا یفقهون یعنی لیکن منافق اس بات کو نہین بوجھتے ہین اور نہ یہ جانتے ہین کہ دنیا کے خزانے اللہ عزوجل کے ہاتھ مین ہین اور وہی باسط و قابض و معطی و مانع ہے پھر اللہ

پاک ہے ایک اور شخص [illegible] فرمایا یقولون لئن رجعنا الآیۃ قال اس
قول کا عبداللہ بن ابی [illegible] اور اس کے ساتھ والے ہیں اور
اذل سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] اور آپ کے [illegible] سے اُن کا [illegible] اس غزوہ سے
قول کی نسبت [illegible] اُن کے افراد میں سے بعض ابن ابی [illegible]
اس لیے کہ [illegible] اس سے راضی تھے جو وہ کہتا تھا اُس کے حکم سننے
ماننے والے تھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ [illegible] ہم [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک غزوے
میں سفیان سے کہ ساتھ بیان کرتے ہیں کہ وہ غزوہ بنی المصطلق [illegible] ایک شخص نے انصار میں کے
ایک شخص کی دبر کو اپنے ہاتھ سے مارا پھر مہاجری نے کہا یا للمہاجرین اور انصاری نے کہا یا للانصار پس نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سنا تو فرمایا کیا حال ہے جاہلیت کی پکار کا لوگوں نے عرض کیا کہ مہاجروں میں کے ایک شخص
نے انصار میں کے ایک شخص کی دبر کو اپنے ہاتھ سے مارا ہے تو آپ نے فرمایا دعوہا فانہا منتنۃ یعنی چھوڑو جاہلیت کی
پکار کو جو یا لفلان کہہ کر ہوتی ہے پس وہ گندی ہے یعنی مذموم ہے شرعاً اُس سے مثل گندگی کے اجتناب کیا جاتا
ہے پس عبداللہ بن ابی نے اس کو سنا تو کہا کیا مقرر انہوں نے اس کام کو کیا ہے واللہ لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن
الاعز منہا الاذل پھر یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو حضرت عمر کھڑے ہوئے پھر عرض کیا یا رسول اللہ
آپ مجھے چھوڑیں کہ میں اس منافق کی گردن ماروں تو آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دے لوگ یہ بات چیت نہ کریں
کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتا ہے اخرجہ البخاری ومسلم وغیرہما زاد الترمذی فقال لہ ابنہ عبداللہ بن عبداللہ واللہ
لا تنفلت حتی تقر انک الذلیل ورسول اللہ العزیز ففعل یہ غزوہ سنہ [illegible] میں تھا کسی نے کہا سنہ [illegible] میں پھر اللہ پاک نے
اس قول کے قائل پر رد کیا پس فرمایا وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین یہ جملہ حالیہ ہے یعنی انہوں نے تو وہ
بات کہی جو ان کو سوجھی اور حال یہ ہے کہ ہر کوئی جس کو ایک طرح کی بصیرت ہے وہ یہ جانتا ہے کہ قوت وغلبہ اللہ
وحدہ کے واسطے ہے اور اُس کے رسولوں اور صالح بندوں کے واسطے جن پر اُس کا افاضہ فرمایا ہے اللہ پاک
کی عزت تو اُس کا قہر وغلبہ ہے اپنے دشمنوں پر اور اُس کے رسول کی عزت غالب کرنا اُس کے دین کا ہے سارے
دینوں پر اور عزت مومنوں کی نصرت دینا اللہ کا ہے اُن کو اُن کے دشمنوں پر بعض صالحات سے مروی ہے
اور وہ ہیئت رثہ میں تھیں یعنی پرانے کپڑے پہنے ہوئے بدحال کہا کیا میں نہیں ہوں اسلام پر اور یہ وہ عزت
ہے جس کے ساتھ کسی طرح کی ذلت نہیں ہے اور وہ غنا ہے جس کے ساتھ کسی طرح کا فقر نہیں ہے حضرت
حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اُن سے عرض کیا لوگ یہ زعم کرتے ہیں کہ آپ میں
تیہ ہے یعنی کبر فرمایا یہ تیہ نہیں ہے ولیکن یہ عزت ہے اور یہ آیت پڑھی اللہم کما جعلت العزۃ للمؤمنین علی

۱ کسع سپوختن در پس کسی بدست یا بہ پیش پائے ۱۲ صراح کسع اے ضرب دبرہ بیدہ کذا فی مجمع البحار ۱۲ منہ
۲ ای منتنۃ مفضی الی الشقاق [illegible] کاہے کو زیادہ سی چاہتے کے وقت اس کو یہ لئے ہیں ۱۲ منہ

المنافقین ویجعل العزۃ للمنافقین یعنی سپہدار انکی اشارہ ان فی الحاضرین الظالمین قولہ تعالی ولکن المنافقین لا یعلمون یعنی لیکن منافق نہیں جانتے ہیں اس بات کو بس بہت نفع ہے کہ اُس کو کرین اور اُس شے کو جس مین ضرر ہو تو اُس سے بچین بلکہ وہ تو چوپایون کی طرح ہین مارے اپنے فرط جہل و مزید حیرت کے اور اسی لیے کہ اُن کے دلون پر مہر کی گئی ہے نکتہ اسکا یہ ہے کہ اول آیت کو لا یفقہون سے ختم فرمایا اور اس آیت کو لا یعلمون سے اس کی یہ وجہ ہے کہ اول متصل ہے وللہ خزائن السموت والارض سے اور اُن کی معرفت مین ایک ایسا غموض ہے کہ فطنت و فقہ کی طرف محتاج ہے تو وہان مناسب نفی فقہ کی ہے اُن سے اور ثانی متصل ہے وللہ العزۃ الآیہ سے اور اسکی معرفت مین زائد غموض ہے جو کہ علم کی طرف محتاج ہے سو یہان مناسب نفی علم کی ہے اُن سے پس معنی یہ ہین کہ اللہ عزوجل عزت دینے والا ہے اپنے دوستون کو اور ذلیل کرنے والا ہے اپنے دشمنون کو کرخی کہتے ہین حاصل یہ ہے کہ جب منافقون نے اپنے فریق کے واسطے مومنون کو نکال دینا مدینہ سے ثابت کیا تو اللہ تعالی نے اُن پر رد کرنے مین عزت کی صفت اُن کے غیر فریق کے لیے ثابت فرمائی یہ فریق اللہ ہے اور اس کے رسول اور مومنین شرح جمع الجوامع مین ہے منجملہ قوادح علت قول الموجب بفتح جیم ہے یعنی دلیل کا تسلیم کرلینا مع بقاے نزاع کے یا یہ ہے اور یہ معترض ظاہر کرے عدم استلزام دلیل کو واسطے محل نزاع کے اس کا شاہد وللہ العزۃ ولرسولہ ہی جواب مین لیخرجن الاعز منہا الاذل کے ف ابن کثیر مین ہے کہ اللہ تعالی منافقین علیہم لعائن اللہ کی خبر دیتا ہے کہ جب اُن سے کہا جاتا ہی کہ آؤ مغفرت مانگے تمھارے واسطے رسول اللہ کا تو رُکتے ہین اور اعراض کرتے ہین اُس بات سے جو ان کو کہی گئی اُس سے تکبر کرکے اور اُس کو حقیر جان کر اسی لیے یون فرمایا ورایتہم یصدون وہم مستکبرون پھر اللہ پاک نے اس پر اُن کو بدلا دیا تو فرمایا سواء علیہم استغفرت لہم الآیہ جیسا کہ سورۂ توبہ مین فرمایا ہے اس پر وہان کلام گزر چکا ہے اور جو احادیث اس باب مین مروی ہین وہ بھی مذکور ہو چکی ہین ابن ابی عمر عبدی کہتے ہین کہ سفیان نے اپنا چہرہ پھیرا اپنی داہنی جانب پر اور اپنی آنکھ سے بطور تشزر دیکھا پھر کہا وہ یہ ہے سلف مین سے غیر واحد نے کہا ہے کہ یہ کل سیاق یعنی آیت کا عبد اللہ بن ابی ابن سلول کے حق مین نازل ہوا ہے پھر بہت حدیثین بروایت محمد بن اسحق و امام احمد و ابن ابی حاتم ذکر کی ہین ان مین سے یہ ہی کہ محمد بن اسحق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کیا ہے کہ یعنی عبد اللہ بن ابی یعنی جب اُس کو اپنے باپ کے حال کی خبر پہونچی جو کچھ کہ ہوا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا پھر عرض کیا یا رسول اللہ بیشک شان یہ ہے کہ مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ آپ ارادہ رکھتے ہین عبد اللہ بن ابی کے قتل کا اُس بات مین جو آپ کو اُس سے پہونچی ہے پس اگر آپ کرنے والے ہین تو آپ اُس کا مجھے حکم دین تو مین آپ کی طرف اس کا سر اُٹھا لاؤن پس قسم ہی اللہ کی البتہ مقر قبیلہ خزرج جان چکا ہے کہ نہین ہے اُس کے واسطے کوئی شخص کہ زیادہ نیکی کرنے والا ہو اپنے باپ کے ساتھ مجھ سے

بیشک مین اس سے ڈرتا ہون کہ آپ میرے غیر کو اُس کا حکم دین تو وہ اُسے قتل کرے پہر مجہو میرا نفس نہ چہوڑے کہ مین عبد اسد بن ابی کے قاتل کی طرف نظر کرون کہ وہ لوگون مین چل رہا ہے پہر اُسے قتل کرون تو ایک مومن کو ایک کافر کے بدلے مین قتل کرون پہر مین نار مین داخل ہون پس رسول اسد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلکہ ہم اُسکے ساتھہ نرمی کرین گے اور اس کی صحبت اچھی کرین گے جبتک وہ ہمارے ساتھہ باقی رہے گا عکرمہ وابن زید وغیرہما نے ذکر کیا کہ جب لوگ مدینے کی طرف لوٹے تو یہ عبد اللہ بن عبد اللہ مدینے کے دروازے پر ٹہیرا اور اپنی تلوار میان سے کہینچ لی پہر لوگ اُس پر گزرنے لگے پہر جب اُس کا باپ عبد اسد بن ابی آیا تو اُس سے اُس کے بیٹے نے کہا پیچہے ہٹ جا تو وہ بولا تجہے کیا ہے تیرا برا ہو پس اُس نے کہا کہ تو یہان سے نہ گزرے گا یہان تک کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم تیرے واسطے اذن دین پس بیشک وہ عزیز ہین اور تو ذلیل ہے پہر جب رسول اسد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم آئے اور آپ جو چلتے تہے سو لشکر کے آخر ٹکڑے مین تو عبد اسد بن ابی نے اپنے بیٹے کی آپ سے شکایت کی تو اُس کے بیٹے عبد اللہ نے عرض کیا واسد یا رسول اللہ وہ اُس مین داخل نہ ہوگا یہان تک کہ آپ اُس کے واسطے اذن دین پس آپ نے اُس کے لیے اذن دیا پہر عبد اسد نے کہا خبردار جبکہ رسول اسد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم نے تیرے واسطے اذن دے دیا تو اب تو گزر کر ابو ہارون مدنی کہتے ہین کہ عبد اسد بن عبد اسد بن ابی ابن سلول نے اپنے باپ سے کہا واسد تو کبہی مدینے مین داخل نہوگا یہان تک کہ تو کہے کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم اعز ہین اور مین اذل ہون کہا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا تو عرض کیا یا رسول اللہ بیشک شان یہہ ہے کہ مجہے یہہ بات پہونچی ہے کہ آپ ارادہ رکہتے ہین کہ میرے باپ کو قتل کرین پس قسم ہے اُس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھہ بہیجا ہے مین نے کبہی تامل کرکے اُس کے چہرے کو نہین دیکہا مارے اس کی ہیبت کے اور البتہ اگر آپ یہہ چاہین کہ مین اُس کا سر آپ کے پاس لے آؤن تو البتہ آپ کے پاس لے آؤن پس بیشک مین یہہ مکروہ رکہتا ہون کہ اپنے باپ کے قاتل کو دیکہون بالجملہ جب اسد پاک منافقون کے قبائح ذکر کر چکا تو مومنون کے خطاب کی طرف رجوع ہوا اُن کو اپنے ذکر مین ترغیب دیتا ہے پس فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ وَأَنْفِقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ اے ایمان والو نہ غافل کرین تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اسد کی یاد سے اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہین ٹوٹے مین آئے اور خرچ کرو کچہہ ہمارا دیا اس سے پہلے کہ پہونچے تم مین کسی کو موت تب کہے اے رب کیون نہ ڈہیل دی تو نے مجہہ کو ایک تہوڑی مدت کہ مین خیرات کرتا اور ہوتا نیک لوگون مین اور ہرگز نہ ڈہیل دے گا اسد کسی جی کو جب پہونچا

قال ابو بکر عبد اسد بن الزبیر الحمیدی فی مسندہ حدثنا سفیان بن عیینۃ حدثنا ابو ہارون المدنی الخ ۱۲ منہ

ع ٢

اس کا وعدہ اور اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو انتہے ف ابن کثیر مین ہے اللہ تعالی اپنے مومن بندون کو امر فرماتا ہے کہ بکثرت اُس کی یاد کیا کرین اور اُن کو منع کرتا ہے اس سے کہ اموال واولاد اُن کو اس سے باز رکھین اور یہ خبر دیتا ہے کہ جو کوئی حیات دنیا کی متاع وزینت کے ساتھ اپنے رب کی طاعت وذکر سے مشغول ہو جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے تو بیشک وہ اُن زیان کارون مین سے ہے جو کہ قیامت کے دن خود کو اور اپنے گھر والون کو ہار بیٹھین گے پھر اُن کو اس پر آمادہ کیا کہ اُس کی طاعت مین خرچ کیا کرین پس ارشاد فرمایا وانفقوا مما رزقناکم الآیہ پس احتضار کے وقت ہر کمی کرنے والا نادم ہوگا اور طول مدت کا سوال کرے گا گو ذرا سی ہی سہی تا کہ طالب رضا ہو اور مافات کی تلافی کرے حالانکہ یہ بات دور ہو گئی جو ہونا تھا سو ہو گیا اور جو شے آنے والی تھی وہ آ گئی کسی نے خوب کہا ہے

جہان فسانہ سامان است تو در خواب اے غافل	نمی بندی چرا احرام طوف آستان دل
عزور آوارہ طول امل اے بے خبر منشین	بزن ہوئے چو مستان حق وارنا سو اسگبل

بالجملہ ہر شخص اپنی تفریط وکمی کے موافق نادم ہوگا رہے کفار سو اُن کا ویسا حال ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ وقال تعالی حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ پھر فرمایا ولن یؤخر اللہ نفسا الآیہ یعنی اللہ تعالی مہلت نہین دیتا ہے کسی کو بعد حلول اُس کے اجل کے اور وہ سب سے بڑھ کر عالم وخبیر ہے اُس شخص کا جو کہ اپنے قول وسوال مین سچا ہے اُس سے کہ اگر وہ پھیر لایا جاتا تو عود کرتا طرف بدتر حال کے اُس حال سے جس پر وہ تھا اسی لیے یون فرمایا واللہ خبیر بما تعملون ترمذی نے عن ضحاک بن مزاحم عن ابن عباس روایت کیا ہے فرمایا جس شخص کے واسطے مال ہو جو اُس کو پہونچا دے حج بیت اللہ کو یا واجب ہو اُس مین اُس پر زکوۃ پھر اُس نے نہ کیا تو وہ سوال کرے گا رجعت کا وقت موت کے اس پر ایک شخص بولا اے ابن عباس اللہ سے ڈرو اس لیے کہ رجعت کا سوال تو صرف کفار کرین گے تو فرمایا مین ابھی اس باب مین تم پر قرآن پڑھتا ہون یا ایہا الذین آمنوا الی قولہ واللہ خبیر بما تعملون اُس شخص نے کہا پھر کیا شے زکوۃ کو واجب کرتی ہے کہا جبکہ مال پہونچے دو سو کو اور اس سے زیادہ کو کہا پھر کیا شے واجب کرتی ہے حج کو فرمایا زاد وبعیر یعنی راہ خرچ وسواری پھر ترمذی نے کہا ہے حدثنا عبد بن حمید حدثنا عبد الرزاق عن الثوری عن یحیی بن ابی حیہ وہو ابن جناب الکلبی عن الضحاک عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنحوہ ثم قال وقد رواہ سفیان بن عیینۃ وغیرہ عن ابی جناب الکلبی عن الضحاک عن ابن عباس من قولہ وہو اصح وضعف ابو جناب الکلبی قلت وروایۃ الضحاک عن ابن عباس فیہا انقطاع

واللہ اعلم ابن ابی حاتم نے حضرت ابو الدرداء سے روایت کیا ہے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک عمر میں زیادتی ہونے کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا بیشک اللہ تاخیر نہیں دیتا ہے کسی نفس کو جبکہ اُس کی اجل آجائے اور عمر میں جو زیادت ہے سو وہ صرف یہ ہے کہ اللہ بندے کو ذُریت صالحہ عطا فرمائے کہ وہ اُس کے واسطے دعا کرین تو اُن کی دُعا اُس کو لاحق ہو اُس کی قبر میں آخر تفسیر سورۃ المنافقین وللہ الحمد والمنۃ وبہ التوفیق

المصنف فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے اے ایمان والو نہ مشغول کریں تم کو مال تمہارے باین طور کہ اُن میں تصرف کرو اور ان کے کام کی تدبیر میں سعی و کوشش بجا لاؤ باین طور کہ اُن کو بڑھاؤ اُن کے نتاج کے طالب ہو اور اُن کا اہتمام کرو اور نہ اولاد تمہاری کہ اُن سے خوش ہو اُن پر شفقت کرو اُن کے خرچ بیچ کا بند و بست کرو اللہ پاک نے مومنوں کو تحذیر فرمائی اس سے کہ دھوکا کھانے میں منافقون کے مشابہ بنیں اور ان لوگون کے اخلاق و عادات سے جن کو اُن کے اموال و اولاد نے اللہ کے ذکر سے مشغول کیا ذکر سے مراد فرائض اسلام ہیں قالہ الحسن ضحاک نے کہا پانچوں نمازیں ہیں کسی نے کہا قرآن شریف کی قرأت کسی نے کہا حج و زکوٰۃ کسی نے کہا ذکر کا دوام کرنا کسی نے کہا یہ خطاب ہے منافقون کو اُن کو موصوف بایمان اس لیے کیا کہ وہ ظاہر میں ایمان لائے ہیں لیکن قول اول اولی ہے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی تفسیر میں مروی ہے فرمایا وہ عباد ہیں میری امت سے صالح اُن میں کے نہیں مشغول کرتی ہے اُن کو کوئی تجارت اور خرید بیچ اللہ کے ذکر سے اور پانچوں مفروض نمازوں سے اخرجہ ابن مردویہ **ومن یفعل ذلک فاولئک ہم الخاسرون** یعنی اور جو کوئی مشغول ہو ساتھ دنیا کے دین سے اور باز رہا اس کے ساتھ ذکر اللہ سے تو وہی ہیں کامل ٹوٹا پانے والے اپنی تجارت میں اس لیے کہ عظیم باقی کو حقیر فانی کے عوض میں بیچ ڈالا حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعا مروی ہے اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ وَمَلْعُوْنٌ مَا فِیْہَا اِلَّا ذِکْرَ اللّٰہِ وَمَا وَالَاہُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ اخرجہ الترمذی یہ تو عبادت بدنی کا ذکر تھا اب عبادت مالی کا امر فرمایا **وانفقوا مما رزقناکم** یعنی اور خرچ کرو اُس روزی میں سے جو ہم نے تم کو دی ظاہر یہی ہے کہ مراد خرچ کرنا خیر میں ہے علی العموم کوئی سی خیر ہو کسی نے کہا کہ مراد زکوٰۃ مفروضہ ہے کلمہ من تبعیض کا ہے یعنی خرچ کرو بعض اُس شے کا جو ہم نے تم کو دی سبیل خیر میں یہ جو فرمایا کہ ہم نے جو تم کو روزی دی اُس میں سے کچھ خرچ کرو اور یون نہ کہا کہ روزی میں سے کچھ خرچ کرو بلکہ رزق کی نسبت اپنی ذات مقدس کی طرف فرمائی سو منظور اس سے زیادہ رغبت دلانا ہے اس حکم کی بجا آوری میں اس لیے کہ حقیقت میں رزق تو اللہ تعالی کا ہے اور باوجود اس کے بعض رزق پر اُن سے اکتفا فرمایا **من قبل ان یاتی احدکم الموت** یعنی خرچ کرو پہلے اس سے کہ آئے ایک تمہارے کو موت باین طور کہ موت کے مقدمات و اسباب و امارات اُس پر نازل ہوں اور اُس کی علامات و دلائل کا مشاہدہ کرے اور خرچ کرنا اس پر متعذر ہو جائے مفعول فاعل پر مقدم ہوا ہے

موالاۃ یعنی محبت ہے یعنی دنیا ملعون اور ملعون ہے وہ جو دنیا میں ہے مگر ذکر اللہ اور وہ شے جس کو اللہ نے محبوب رکھا ان چیزون میں سے جو دنیا میں جاری ہوتی ہیں اور عالم و متعلم اس کے سوا اور سب ہی ہیں ان کا ہیں منصوب مردود تکرار سے مجمع البحار میں فرمایا ظاہر یہی ہے اور مجامع الاصول و ترمذی میں برفع ہے یعنی معطوف بر الا ذکر اللہ وما والاہ ومتعلم ۱۲ منہ

واسطے اہتمام کے **فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصالحین** یعنی تو کہے وقت نازل ہونے موت کی جو اُس پر نازل ہوئی اپنے رب کو پکار کر کہ اے میرے رب تو نے کیون نہین مجھے مہلت دی اور میری موت موخر کی ایک زمانۂ قصیر قلیل تک بقدر اس کے جس مین تلافی کر لیتا اُس شے کی جو مجھ سے فوت ہوگئی تو مین خیرات کرتا اپنا مال یا زکوۃ دیتا اور ہوتا صالحین سے **لولا** بمعنے ہلا ہے جس کے معنے تحضیض کے ہین یہ خاص ہے اس فعل کے ساتھ جس کا لفظ تو ماضی ہوتا ہے اور مضارع کی تاویل مین ٹھیرتا ہے جس طرح یہان ہی کیونکہ زمانۂ ماضی مین تاخیر طلب کرنے کے کچھ معنے نہین ہین یا یون کہو کہ حرف لا زائد ہے اور لو تمنے کا ہے کلام کشاف کا مقتضا یہی ہے کہ لولا بمعنے ہل استفہامیہ ہے لیکن قول اول اولے ہے جمہور نے فاصدق کو باد غام پڑھا ہے تا کو صاد مین ادغام کیا ہے نصب اس کا بنا بر جواب تمنے ہے کسی نے کہا ہے کہ لولا مین حرف لا زائد ہے اصل لو اخرتنی ہے کسی نے فاتصدق بدون ادغام بنا بر اصل اکن کو جمہور نے بجزم پڑھا ہے فاصدق کے محل پر عطف کیا ہے گویا یون کہا گیا ان اخرتنی اصدق واکن زجاج کہتے ہین معنے اس کے یہ ہین ہلا اخرتنی اور جزم اکن کا فاصدق کے موضع پر ہے اس لیے کہ وہ اس معنی پر ہے ان اخرتنی اصدق واکن ابو علی فارسی و ابن عطیہ وغیرہما نے تمنے اسی طرح کہا ہے **سیبویہ** نے خلیل سے حکایت کیا ہے کہ یہ جزم ہے بنا بر توہم شرط جس پر تمنے دال ہے اور سیبویہ نے اس کو قول زہیر کا نظیر ٹھیرایا ہے

بَدَالِیَ اَنِّیْ لَسْتُ مُدْرِكَ مَا مَضٰی	وَلَا سَابِقٍ شَیْئًا اِذَا كَانَ جَائِیًا

یعنی مجھے بات ظاہر ہوگئی کہ مین پانے والا نہین ہون اُس شے کو جو گزر گئی اور نہ سبقت کرنے والا ہون کسی شے سے جبکہ وہ آنے والے ہو یہان ولا سابق کو جر دیا ہے مدرک پر عطف کر کے جو کہ لیس کی خبر ہے اس بنا پر کہ اس مین زیادت با کا توہم ہے کسی نے واکون بنصب پڑھا ہے فاصدق پر معطوف کیا ہے وجہ اس کی ظاہر ہے لیکن ابو عبید نے کہا کہ مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مصحف مین واکن کو بغیر واو دیکھا ہے اور کسی نے واکون برفع بنا بر استیناف ای وانا اکون حضرت ابن عباس نے فاصدق واکن من الصالحین کی تفسیر مین فرمایا احج بالجملہ پھر اللہ پاک نے اس تمنا کرنے والے کا جواب ارشاد فرمایا **ولن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلها واللہ خبیر بما تعملون** یعنے ہرگز موخر نہ کرے گا اللہ کسی نفس کو کوئی سا نفس ہو موت سے جبکہ آپہونچی اُس کی آخر عمر جو کہ لوح محفوظ مین لکھی ہوئی ہے اور جن نفوس کو یہ نفی شامل ہے اُنہین کے جملے سے اس قائل کا نفس ہی تو وہ بھی تاخیر نہ دیا جاوے گا اور اللہ کو خوب خبر ہے اُس کی جو تم کرتے ہو یعنے اگر وہ دنیا کی طرف پھیرا جاتا اور اُس کا سوال قبول کیا جاتا تو نہ حج کرتا نہ زکوۃ دیتا کسی نے کہا یہ خطاب شائع ہے ہر خیر و شر سننے والے کو اولے یہی ہے جمہور نے تعملون کو بتاے فوقیہ پڑھا ہے اور کسی نے بیائی تحتیہ اور ہر ایک کی ایک وجہ ہے فائدہ نفیسہ

درمیان اہل علم کے اختلاف واقع ہوا ہے اور اس کی دامن دراز ہوئے ہین اور اُس کی بحثون کی شاخین ہوئی ہین
اس بات مین کہ دیکھو تعارض آپڑا ہے درمیان اس کے جو وارد ہوا ہے کہ قضاے ازلی اللہ عزوجل کی طرف سے نہ متغیر ہوتی
ہے نہ بدلتی ہے اور اسی کی تعبیر کی گئی ہے اُم الکتاب سے اور اس آیت سے لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ یعنی اُس کے حکم کو کوئی
پیچھے نہین ڈال سکتا ہے اور اس آیت سے مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ یعنی پھر میرے پاس بات بدلی نہین جاتی ہے
اور درمیان اُس کے جو ارشاد وارد ہوا ہے کہ دعائین مانگا کرو اور اللہ عزوجل سے خیر طلب کیا کرو اور شر و ضرر کا دفع
و رفع چاہا کرو اور باقی مطالب جنکو بندے اپنے رب سبحانہ سے طلب کیا کرتے ہین ۱ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا فرمانا کہ نہین پھیرتی ہے قضا کو مگر دعا اور زیادہ نہین کرتا ہے عمر مین مگر بر اخرجہ الترمذی من حدیث سلمان
وحسنہ وابن حبان وصححہ والحاکم وصححہ والطبرانی فی الکبیر والضیاء فی المختارۃ ۲ اسی کی مثل ثوبان کی حدیث ہے مرفوعًا
باین لفظ کہ نہین پھیرتی ہے قدر کو مگر دعا اور نہین زیادہ کرتا ہے عمر مین مگر بر اور بیشک مرد البتہ محروم ہوتا ہے رزق
سے بسبب گناہ کے جسکو وہ پہونچتا ہے ۳ مثل اس حدیث شریف کے کہ لایغنی حذر من قدر یعنی کام نہین آتا ہے
بچنا قدر سے اور دعا نفع دیتی ہے اُس شے سے جو نازل ہوئی اور اُس شے سے جو نازل نہین ہوئی اور بیشک بلا
البتہ نازل ہوتی ہے پھر ملتی ہے اُس کو دعا تو دونون باہم الجھتی رہتی ہین قیامت کے دن تک اخرجہ الحاکم فی المستدرک
والبزار والطبرانی فی الاوسط والخطیب قال الحاکم صحیح الاسناد من حدیث عائشۃ مرفوعًا وقال فی مجمع الزوائد رواہ
احمد وابو یعلی بنحوہ والبزار والطبرانی فی الاوسط ورجال احمد وابی یعلی واحد اسنادی البزار رجالہ رجال الصحیح غیر
علی بن علی الرفاعی وہو ثقۃ وقد ضعف ہذا الحدیث بزکریا بن منصور کما ذکرہ الشوکانی رحمہ اللہ تعالی فی شرحہ للعدۃ ۴
اسی جملے سے حضرت سلمان فارسی کی حدیث مرفوع ہے بیشک رب تمہارا بڑا شرم کرنے والا ہے کریم ہے شرماتا ہے
اپنی بندے سے جبکہ اُس نے اپنی ہاتھ اٹھائے کہ پھیر دے اُن کو خالی اخرجہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ وابن حبان
وصححہ واخرجہ ایضًا الحاکم وقال حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ ولہ شاہد صحیح ثم رواہ من حدیث انس مرفوعًا
بیشک رب تمہارا رحیم ہے بڑا شرمانے والا ہے کریم ہے شرماتا ہے اپنے بندے سے کہ وہ اٹھائے اُس کی طرف
اپنی ہاتھ پھر نہ رکھے اُن مین کوئی خیر واخرجہ الطبرانی وابو یعلی ۵ اسی جملے سے یہ حدیث شریف ہے مت عاجز ہو
دعا مین پس بیشک شان یہ ہے کہ ہرگز ہلاک نہین ہوتا ہے ساتھ دعا کے کوئی اخرجہ ابن حبان من حدیث
انس والحاکم فی المستدرک وقال صحیح الاسناد والضیاء فی المختارۃ وقد رد الشوکانی فی شرحہ للعدۃ علی من ضعفہ
۶ اسی جملے سے یہ حدیث مرفوع ہے کہ دعا ہتھیار ہے مومن کا اور ستون ہے دین کا اور نور ہے آسمانون کا
اور زمین کا اخرجہ الحاکم فی المستدرک من حدیث ابی ہریرۃ وقال صحیح الاسناد واخرجہ ابو یعلی من حدیث
علی مرفوعًا کیا نہ بتاؤن مین تم کو وہ سے جو نجات دے تم کو تمہارے دشمنون سے اور برساوے تمہارے واسطے

تمہاری روزیان دعا کرو تم اللہ سے اپنی رات مین اور اپنے دن مین پس بیشک دعا ہتھیار ہے مومن کا ۷ اسی جملے سے
یہ حدیث شریف ہی نہین ہے کوئی مسلمان کہ ہتکا دے اپنے چہرے کو واسطے اللہ کے کہ مسئلہ مین یعنی سوال مین مگر وہ
اُس کو عطا فرمائے یا تو یہ کہ تعجیل کر دے اُس کی واسطے اُس کے اور یا یہ کہ رکھ چھوڑے اُس کو واسطے اُس کے

اخرجہ الامام احمد فی المسند من حدیث ابی ہریرۃ قال المنذری فی الترغیب والترہیب لاباس باسنادہ - واخرجہ
البخاری فی الادب المفرد والحاکم اور اس کے معنی کی شاہد یہ حدیث شریف ہے نہین ہے کوئی مسلمان کہ کوئی
دعا کرے کہ جس مین اثم نہین ہے اور نہ قطیعۂ رحم ہے مگر اللہ اُس کو عطا فرمائے بسبب اُس کے ایک چیز تین چیزون
مین کی یا تو یہ کہ تعجیل کر دے واسطے اُس کے دعا اس کی اور یا یہ کہ رکھ چھوڑے اُس کو واسطے اُس کے آخرت
مین اور یا یہ کہ پھیر دے اُس سے برائی سے مثل اُس کے اخرجہ الامام احمد والبزار وابو یعلی قال المنذری باسانید
جیدۃ من حدیث ابی سعید الخدری ۸ اسی جملے سے یہ حدیث شریف ہے کہ الدعاء ہو العبادۃ یعنی دعا ہی
عبادت ہے پھر یہ آیت پڑھی وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي - الآیہ

اخرجہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان وصححہ الترمذی وابن حبان والحاکم فی
المستدرک من حدیث انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الدعاء مخ العبادۃ یعنی دعا مغز ہے
عبادت کا ۹ اسی جملے سے یہ حدیث شریف ہی جو شخص نہین مانگتا ہے اللہ سے تو وہ اُس پر خفا ہوتا ہے
اخرجہ الترمذی والحاکم فی المستدرک من حدیث ابو ہریرۃ ۱۰ ایک لفظ مین یہ ہے کہ جو کوئی دعا نہین کرتا ہی اللہ سے
تو وہ اُس پر خفا ہوتا ہے اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف والحاکم فی المستدرک وصححہ ۱۱ اسی جملے سے آپ کا پناہ
مانگنا ہی سوء قضاء سے جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ مین ہے ۱۲ اسی جملے سے وہ ہے جو کہ قنوت وتر مین آپ سے ثابت ہوا ہے
کہ آپنے فرمایا قنوت مین وقنی شر ما قضیت یہ حدیث صحیح ہے گو شیخین نے اس کی تخریج نہین کی ۱۳ صحیحین
مین آپ کا پناہ مانگنا ہی اُس قضا سے جو کہ مشتمل ہے شر وسوء پر ۱۴ اسی جملے سے وہ حدیثین ہین جو کہ صلۂ رحم
مین وارد ہوئی ہین اور اس مین کہ وہ زیادہ کرتا ہے عمر مین یہ حدیثین صحیح ہین ۱۵ اسی جملے سے وہ حدیثین
ہین جو اس مین وارد ہوئی ہین کہ دعا مظلوم کی اپنے ظالم پر قبول کی جاتی ہے ۱۶ اور وہ حدیثین جو دعاے
والدین مین وارد ہوئی ہین واسطے اپنے ولد کے ۱۷ اور وہ حدیثین جو امام عادل کی دعا مین وارد ہوئی ہین ۱۸ اور
وہ حدیثین جو اس مین وارد ہوئی ہین کہ جو کوئی اپنے رب کو اُس کے اسم اعظم کے ساتھ پکارتا ہے تو اُس کی دعا قبول کی
جاتی ہے اسکے سوا اور بہت ہین اور یہ سب حدیثین مع اختلاف اپنی دلالت کے متواتر ہین پس کاش ہم جان
لیتے کہ اہل علم مین کی ایک جماعت اس سب کی مخالفت کی طرف کیونکر گئی اور کہا کہ اللہ کے احکام اور اُس کی قضا اپنے
سابق علم مین ہرگز متغیر نہین ہوتی ہے پھر اگر وہ ایسی آیت سے استدلال کرین کہ ما یبدل القول لدی اور جو لوح محفوظ

مین وارد ہوا ہے اور جو اُس مین لکھا گیا ہے اور یہ کہ قضا خشک ہو گئی اور مثل اس کے تو پھر کونسا فائدہ ہے اللہ عزوجل کے ایسے فرمانے مین کہ ادعونی استجب لکم کیونکہ مجھ تو اُس کی طرف سے امر ہے اپنے بندون کو کہ اُس سے دعا مانگا کرین اور کونسا فائدہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امر کرنے مین کہ اُس کے بندون کو یہ خبر دین کہ وہ قریب مجیب ہے قبول کرتا ہی دعا کرنے والے کی دعا کو جبکہ وہ اُس کو پکارتا ہے اور کونسا فائدہ ہے اللہ عزوجل کے اس قول مین جو اپنے بندون کو یہ خبر دیتا ہے یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب اور اللہ پاک نے ہم کو سکھایا کہ کیونکر دعا کرین اس قسم کی آیت مین ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا الی آخر الآیہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے واسطے حکایت کیا جیسا کہ صحیح مین ثابت ہوا ہے کہ اللہ عزوجل نے ان دعاؤن کے وقت فرمایا قد فعلت یعنی مین نے ساری دعائین قبول کین اور اسی طرح وہ سارے قصے جو اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین ہم سے بیان فرمائے ہین کہ اُس نے اپنے انبیا کی دعا قبول فرمائی جیسا کہ اس آیت مین ہے حتی اذا استیئس الرسل وظنوا انھم قد کذبوا جاءھم نصرنا اور اس قسم کی آیت مین ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم اور جو اس کی مثل آیتین ہین اور وہ جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشاہدہ کیا گیا ہی کہ آپ کی دعائین قبول کین اتنے مواضع مین جن کا شمار مشکل ہے اور وہ جو اس امت کے صالحین سے مشاہدہ کیا گیا ہے ہر قرن مین منجملہ قرون کے کہ اُس نے اُن کی دعائین فی الحال قبول فرمائین جو کوئی اس بات کو یا اس کے بعض کو نہ جانے تو اس قسم کی کتابون کو نظر کرے جیسی حلیۃ الاولیاء رسالہ قشیری ابن جوزی کا صفوۃ الصفوۃ ان کے سوا اور کتابین جن کی تعداد کثیر ہے بلکہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنھم کی دعاؤن مین نظر کرے جو کہ مقبول ہوئین اور جس طرح کہ سلف رحمہ اللہ تعالی مین کی ایک جماعت کثیر سے واقع ہوا کہ وہ اپنی دعاؤن مین یون کہا کرتے تھے کہ اللھم ان کنت قد کتبتنی فی دیوان الاشقیاء فانقلنی الی دیوان السعداء یہ مضمون مختلف عبارتون مین ادا کرتے تھے منجملہ اُن کے یہ عبارت ہی بالجملہ پس کتاب عزیز اور سنت مطہرہ شمس النہار سے بھی بڑھ کر ظاہر باہر اُن پر رد کرتی ہی ایک گروہ نے کہا کہ اقضیہ دو نوع ہین مطلقہ و مقیدہ فالمطلقہ مالم تکن مشروطۃ بشروط واقعۃ والا فلا یہ قول بھی مثل اول کے گو مردود ہی مگر مفسدی مین اُس سے کمتر ہے اگرچہ رائے بحت ہی اس پر کوئی دلیل نہین ہی و بالجملہ فالبحث یطول فلنقتصر علی ہذا المقدار والحمد للہ اولا و آخرا اس وقت مین بھی ایک فرقہ دعا کا منکر ہی بعض معاصرین نے بغایت خوش تقریری سے اس کا رد کیا فجزاہ اللہ خیر الجزاء آمین بعض نے اس آیت سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر کا استنباط کیا ہے اس لیے کہ یہ سورت سر ہے ترسٹھون ۶۳ سورت کا اور اس کے عقب مین سورۂ تغابن لائی گئی تو یہ اشارہ ہے طرف ظہور تغابن کے بسبب آپ کی وفات شریف کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکرہ الکرخی یہ کچھ کتاب اللہ کی تفسیر سے نہین ہے بلکہ منجملہ لطائف الکلام و تفنن المرام ہے الحمد للہ والمنۃ کہ تفسیر سورۂ

[illegible] تعالے ولو تحرکہ لے اجل سے ان اجل اللہ اذا جاء لا یؤخر کو کتے المتقدمون سے کما اشار الیہ بعض المحققین ۱۲ منہ

منافقین ۲۴ - ماہ شوال ۱۳۱۵ ہجری روز جمعہ وقت نماز صبح تمام ہوئی اللہ سبحانہ تعالی قبول فرمائے اور عمل کی توفیق دے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار آمین والحمد للہ اولا و آخرا و ظاہرا و باطنا وصلی اللہ تعالی علی سیدنا و مولانا سید المرسلین امام المتقین محمد و آلہ وصحبہ واتباعہ واشیاعہ وبارک وسلم آمین الی یوم الدین مل ما علم وزنۃ ما علم وعدد ما علم +

سورۃ التغابن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس سورۂ مبارکہ کی اٹھارہ آیتیں ہیں بالاتفاق اور مدنی ہے اکثر کے قول میں ضحاک نے کہا کہ مکی ہے کلبی نے کہا کہ مدنی و مکی ہے حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ مدینے میں نازل ہوئی حضرت ابن الزبیر سے بھی اسی کے مثل مروی ہے حضرت ابن عباس سے یہ بھی مروی ہے کہ مکے میں نازل ہوئی مگر کئی آیتیں اس کے آخر کی کہ وہ مدینے میں نازل ہوئیں عوف بن مالک اشجعی کے بارے میں انہوں نے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی اہل وولد کی جفا کی شکایت کی اس پر اللہ تعالی نے یہ نازل فرمایا یاایہا الذین آمنوا ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروہم الی آخر السورۃ اخرجہ النحاس واخرج ابن اسحق وابن جریر عن عطاء بن یسار نحوہ بخاری نے اپنی تاریخ میں حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا کہا نہیں ہے کوئی مولود کہ پیدا کیا جائے مگر لکھی ہوئی ہیں اس کے سر کی تشبیک میں پانچ آیتیں سورۂ تغابن کی اول سے واخرجہ ابن حبان فی الضعفاء والطبرانی وابن مردویہ وابن عساکر مرفوعا عنہ قال ابن کثیر وہو غریب جدا بل منکر۔

فائدہ: بعض نسخوں میں حدیث شریف ... (حاشیہ: اخرجہ ابن الضریس وابن مردویہ ... والبیہقی فی الدلائل ... ابن مردویہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ج لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ ز وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ فَمِنْکُمْ کَافِرٌ وَّمِنْکُمْ مُّؤْمِنٌ ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ صَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ وَاِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ○ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ط وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ پاکی بولتا ہے اللہ کی جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اسی کا راج ہے اور اسی کو تعریف ہے اور وہی ہر چیز کر سکتا ہے وہی ہے جس نے تم کو بنایا پھر کوئی تم میں منکر ہے اور کوئی تم میں ایمان دار اور اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ہے بنائے آسمان و زمین تدبیر سے اور صورت کھینچی تمہاری پھر اچھی بنائی تمہاری صورت اور اسی کی طرف پھر جانا ہے جانتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور جانتا ہے جو چھپاتے ہو

اور جو کچھ کھولتے ہو اور اللہ کو معلوم ہے جیون کی بات ف سب جانورون سے انسان کی خلقت اچھی ہے
اتہی ف یہہ سورت آخر مسبحات ہے مخلوقات جو اپنے باری و مالک کی تسبیح کرتی ہے اس پر اول کلام گزر چکا ہی اسی لیے
یون فرمایا ہے له الملک وله الحمد یعنے وہ تصرف کرنے والا ہے ساری کائنات مین محمود ہے اُس سب پر جسکو پیدا کرتا ہے
اور مقدر فرماتا ہی وهو علی کل شئ قدیر کا یہہ مطلب ہے کہ جس شے کا اُسنے ارادہ کیا وہ بغیر کسی مانع و مدافع کی ہو گئی
اور جس کا نہ چاہا وہ نہوئی قوله تعالی هو الذی خلقکم فمنکم کافر ومنکم مؤمن یعنی وہی تمہارا خالق ہے اس صفت پر
اور اُسنے تم سے اس کا ارادہ کیا ہی تو مومن و کافر کے ہونے سے کوئی مخلصی نہین ہے اس کا ہونا ضروری ہی اور وہ
خوب دیکھنے والا ہے اُس کو جو کہ راہ بتانے کا مستحق ہے اُس سے جو کہ بھٹکانے کا مستحق ہے اور وہ شہید ہی اپنی بندو
کے اعمال پر اور عنقریب اُن اعمال کا اُن کو پورا پورا بدلا دے گا اسی لئے فرمایا واللہ بما تعملون بصیر پھر فرمایا خلق السموت
والارض بالحق الآیہ یعنی اُس نے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو ساتھہ عدل و حکمت کے اور اُسنے صورت کھینچی تمہاری
پھر تمھاری شکلین اچھی بنائین کقوله تعالے یٰٓاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ
فَعَدَلَكَ فِیْٓ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ وقوله تعالے اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّ
صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ الآیہ قوله تعالی والیه المصیر یعنے یہ سب کام اُسی نے کئے
اور اُسی کی طرف مرجع و مآب و بازگشت ہی پھر یہہ خبر دی کہ وہ عالم ہے ساری کائنات سماوی و ارضی و نفسی کا پس
فرمایا یعلم ما فی السموت الآیہ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِیْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ یَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ
وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝ کیا پہونچا نہین تم کو احوال اُن لوگون کا جو منکر ہو چکے ہین پہلے پھر چکھی سزا اپنی کام کی اور
اُن کو دکھہ کی مار ہی یہ اس پر کہ لاتے تھے اُن پاس اُن کے رسول نشانیان پھر کہتے کیا آدمی ہم کو راہ سوجھاوین گے
پھر منکر ہوئے اور موں٘ہہ موڑا اور اللہ نے بے پرواہی کی اور اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیون سراہا انتہی ف اللہ پاک
خبر دیتا ہی گزشتہ امتون کی اور اُس عذاب و نکال کی جو کہ رسولون کی مخالفت اور تکذیب بالحق مین اُن پر نازل ہوا
پس فرمایا کیا نہین آئی تم کو خبر اُن لوگون کی جو منکر ہوئے اور اُن کی حال کی جو کچھ کہ ہوا پھر چکھا انھون نے وبال
اپنی تکذیب و خیم کا اور اپنی افعال ردی کا یہہ وبال وہی ہے عقوبت و رسوائی ہے جو دنیا مین اُن پر نازل ہوئی
اور واسطے اُن کے عذاب الیم ہے دار آخرت مین جو کہ ملایا گیا ہے اس دنیوی عذاب سے پھر اس کی علت بیان
فرمائی کہ یہ عذاب اُن پر اس لئے نازل ہوا کہ آتے تھے اُن کے پاس اُن کے رسول حجتین دلیلین برہانین لے کر
تو کہتے کہ کیا آدمی ہم کو راہ سمجھاوین گے غرض یہ ہے کہ انھون نے بشر مین رسالت ہونے کو بعید سمجھا اور اس کو
کہ اُن کی ہدایت اپنی مثل بشر کے ہاتھون پر ہو پھر وہ کافر ہوئے یعنی حق کو جھٹلایا اور عمل سے نکول کیا واستغنی اللہ

یعنی اللہ نے ان سے بے پروائی کی واللہ غنی حمید ۝ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ

ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ

عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَالَّذِيْنَ

كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ دعوے کرتے ہین منکر کہ ہرگز
اُن کو اٹھانا نہین تو کہہ کیون نہین قسم ہے میرے رب کی بیشک تم کو اٹھانا ہے پہر تم کو جتانا ہے جو تم نے کیا اور یہہ اللہ پر
آسان ہے سو ایمان لاو اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور اُس نور پر جو ہم نے اتارا اور اللہ کو تمہارے کام کی خبر ہے
جس دن تم کو اکٹھا کریگا جمع ہونے کے دن وہ دن ہے ہار جیت کا اور جو کوئی یقین لاوے اللہ پر اور کرے
کام بہلا اتار دے اُس سے اُس کی برائیان اور داخل کرے اُس کو باغون مین جن کے نیچے بہتی ندیان رہا کرین اُن مین
ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی اور جو منکر ہوئے اور جہٹلائین ہماری آیتین وہ ہین دوزخ والے رہا کرین اُس مین اور
بری جگہ پہونچے **ف** دن ہار جیت کا یہ کہ ہر آدمی کا ایک گھر ہے بہشت مین ایک دوزخ مین بہشت والون نے اپنے گھر
لئے اور دوزخیون کے بھی دوزخی ہارے بہشتی جیتے لئتے **ف** اللہ پاک خبر دیتا ہے طرف سے کافرون مشرکون
ملحدون کے کہ وہ یہ دعوے کرتے ہین کہ اٹھائے نہ جاوین گے تو کہہ کیون نہین قسم ہے میرے رب کی البتہ تم اٹھائے
جاوگے پہر البتہ تم خبر دیے جاوگے تمہارے سارے اعمال جلیل وحقیر وصغیر وکبیر کی اور یہہ تمہارا اٹھانا اور تمہارا جزا دینا
اللہ پر آسان ہے یہہ وہی تیسری آیت ہے جو اللہ تعالے نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امر فرمایا ہے کہ معاد کے
وقوع و وجود پر اپنے رب عزوجل کی قسم کھائین پس پہلی تو سورہ یونس مین ہے وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ
هُوَ ؕ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ اور دوسری سورہ سبا مین ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ الآیہ اور تیسری یہی ہے زعم الذین کفروا الآیہ پہر فرمایا
فآمنوا باللہ الآیہ نور سے مراد قرآن شریف ہے واللہ بما تعملون خبیر کا یہہ مطلب ہے کہ اللہ کو تمہارے کامون کی
خوب خبر ہے پس تمہارے اعمال مین سے اس پر تو کوئی پوشیدہ شے بھی مخفی نہین ہے پہر ظاہر کا کیا ذکر ہے
یوم الجمع سے مراد روز قیامت ہے یہہ نام اُس کا اس لیے رکہا گیا کہ اُس مین اگلے پچھلے سب ایک زمین مین
جمع کئے جائین گے پکارنے والا اُن کو سنائیگا اور بصر اُن کو نفوذ کرے گی کما قال تعالیٰ ذٰلِكَ يَوْمٌ
مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝ وقال تعالے قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ
مَّعْلُوْمٍ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یوم التغابن ایک نام ہے یوم القیامت کے نامون سے یہ اس لیے ہے
کہ اہل جنت غبن کرین گے اہل نار کو اسی طرح قتادہ ومجاہد نے بھی کہا ہے مقاتل نے کہا کہ کوئی غبن بزرگتر اس سے

نہین ہی کہ یہ لوگ تو داخل کیے جاوینگے طرف جنت کی اور اُن کو لے جاوینگے طرف نار کے حافظ ابن کثیر کہتے ہین کہ یہ تفسیر اس آیت سے کی ہے ومن یومن باللہ ویعمل صالحا الی قولہ تعالے وبئس المصیر تفسیر اس جیسی آیت کی کئی بار گزر چکی ہے مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ نہین پڑی کوئی تکلیف بن حکم اللہ کے اور جو کوئی یقین لاوے اللہ پر راہ بتاوے اُس کے دل کو اور اللہ کو ہر چیز معلوم ہے ف راہ بتاوے صبر کی اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا پھر اگر تم مونہہ موڑو تو ہمارے رسول کا کام یہی ہے پہونچا دینا کھولکر اللہ اُس بن کسی کی بندگی نہین اور اللہ پر چاہئے بھروسا کرین ایمان والے انتہے ف اللہ تعالی اس بات کی خبر دیتا ہے جس کی سورہ حدید مین خبر دی ہے مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اسی طرح بیان فرمایا ہے ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ حضرت ابن عباس نے فرمایا بامر اللہ یعنی نہین ہے کوئی مصیبت مگر اللہ کی قدر و مشیئت سے قولہ تعالے ومن یومن باللہ یہد قلبہ یعنے جس کسی پر کوئی مصیبت آپڑے پھر وہ یہ جانے کہ وہ اللہ تعالی کی قضا و قدر سے ہے پر صبر و طلب اجر کرے اور قضای الہی کا منقاد ہو تو اللہ اُس کے دل کو ہدایت کرے اور جو دنیا اُس سے فوت ہو گئی اُس کے عوض ہدایت دے اس کے دل مین اور یقین صادق اور جو شے اُس سے لے گئی ہے کبھی وہی شے یا اُس سے بہتر اسکو عوض مین عطا فرماوے حضرت ابن عباس سے مروی ہے یعنے راہ بتاوے اُس کے دل کو یقین کی تو یہ جانے کہ جو کچھ اُسے پہونچا وہ نہ تہا کہ اُس سے چوکے اور جو کچھ اُس سے چوک گیا وہ نہ تہا کہ اُسے پہونچے اعمش ابو ظبیان سے راوی ہین کہا ہم علقمہ کے پاس بیٹھے تو اُن کے نزدیک یہ آیت پڑھی گئی ومن یومن باللہ الآیہ پس کسی نے ان سے اس کا پوچھا تو فرمایا یہ وہ شخص ہے کہ اُسے مصیبت پہونچی پھر جانے کہ وہ اللہ کے پاس سے ہے تو راضی ہو اور منقاد ہو رواہ ابن جریر و ابن ابی حاتم سعید بن جبیر و مقاتل بن حیان کہتے ہین یعنی استرجاع کرتا ہے کہتا ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ حدیث متفق علیہ مین ہی تعجب ہے واسطے مومن کے کہ نہین جاری کرتا ہے اللہ واسطے اُس کے کوئی قضا مگر وہ اُس کے لیے خیر ہوتی ہے اگر پہونچے اُس کو کوئی تکلیف تو وہ صبر کرے پس یہ اُس کے واسطے بہتر ہے اور اگر پہونچے اُس کو کوئی خوشی تو وہ شکر کرے پس یہ اُس کے واسطے خیر ہے اور یہ کسی کے لیے نہین ہے مگر واسطے مومن کے حضرت عبادہ بن صامت کہتے ہین کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو عرض کیا یا رسول اللہ کونسا عمل افضل ہے فرمایا ایمان اللہ پر اور اُس کی تصدیق اور جہاد اُس کی راہ مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین اس سے زیادہ آسان چاہتا ہون فرمایا مت تہمت لگا اللہ کو اُس شے مین جو اُس نے تیرے واسطے جاری کی اخرجہ الامام احمد ولم یخرجوہ قولہ تعالے واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول یہ امر ہے اللہ کی اور اُس کے رسول کی

طاعت کا اس شے مین جو شرع ہوئی اور اُس شے کے کرنے کا جس کا امر کیا اور اُس شے کے چھوڑنے کا جس سے
نہی فرمائی پھر فرمایا فان تولیتم فانما علی رسولنا البلاغ المبین یعنے اگر تم عمل سے باز رہے تو سواس کے نہین کہ
اُس پر پہونچا دینا ہے جو اُس پر لادا گیا ہے اور تم پر سننا اور ماننا ہے جو تم پر لادا گیا ہے زہری نے کہا کہ اللہ کی طرف
سے تو رسالت ہے اور رسول پر پہونچا دینا ہے اور ہم پر تسلیم ہے یعنے حکم کا ماننا پھر یہہ خبر دی کہ وہ احد صمد ہے
جس کے سوا کوئی معبود نہین ہے پس فرمایا لا الہ الا ہو اللہ یہ پس اول تو توحید کی خبر ہے اور معنی اس کے طلب کے
ہین یعنی توحید کرو الٰہیت کی واسطے اُس کے اور اخلاص کرو اُس کا اور بہروسا کرو اُس پر کما قال تعالی رب
المشرق والمغرب لا الہ الا ہو فاتخذہ وکیلا یایہا الذین امنوا ان من ازواجکم واولادکم
عدوا لکم فاحذروہم وان تعفوا وتصفحوا وتغفروا فان اللہ غفور رحیم انما اموالکم
واولادکم فتنۃ واللہ عندہ اجر عظیم فاتقوا اللہ ما استطعتم واسمعوا واطیعوا وانفقوا
خیرا لانفسکم ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون ان تقرضوا اللہ قرضا حسنا یضعفہ
لکم ویغفر لکم واللہ شکور حلیم عالم الغیب والشہادۃ العزیز الحکیم اے ایمان والو بعضی تمہاری
جوروین اور اولاد دشمن ہین تمہارے سو اُن سے بچتے رہو اور اگر معاف کرو اور درگزرو اور بخشو تو اللہ ہی بخشنے والا
مہربان ہے تمہارے مال اور اولاد یہی ہین جانچنے کو اور اللہ جو ہے اُس کے پاس ہے نیک بڑا سو ڈرو اللہ سے جہان تک سکو
اور سنو اور مانو اور خرچ کرو اپنے بہلے کو اور جس کو بچادیا اپنے جی کے لالچ سے سو وہ لوگ وہی مراد کو پہونچے اگر قرض دو
اللہ کو اچھی طرح قرض دینا وہ دونا کردے تم کو اور تم کو بخشے اور اللہ قدردان ہے تحمل والا جاننے والا چھپے اور کھلے
کا زبردست حکمت والا ف یعنی آدمی جورو بیٹے کے واسطے بہت نیکی کہوتا ہے اور بہت برائی مین پڑتا ہے مگر تو
بھی چاہیئے سلوک اُن سے نیک ہی رکہے اور آپ بچتا رہے انتہی ف اللہ تعالی خبر دیتا ہے ازواج و اولاد کی کہ ان مین
سے بعض اپنے خاوند اور والد کے دشمن ہوتے ہین باین معنے کہ آدمی بوجہ اپنی بی بی اور اولاد کے عمل صالح سے
غافل ہو جاتا ہے کقولہ تعالے یایہا الذین امنوا لا تلہکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ
ومن یفعل ذلک فاولئک ہم الخسرون اور اسی لیے یہان فاحذروہم فرمایا ہے ابن زید نے کہا
ای علی دینکم یعنی تم اُن سے بچتے رہو اپنے دین پر مجاہد نے کہا کہ بعض ازواج و اولاد کے دشمن ہونے کا یہ مطلب ہے
کہ وہ آمادہ کرتے ہین مرد کو قطع رحم پر یا اپنے رب کی معصیت پر تو مرد طاقت نہین رکھتا ہے باوجود اپنی محبت
کے مگر یہہ کہ اُن کا کہا مانتا ہی حضرت ابن عباسؓ سے کسی نے اِس آیت کا پوچھا تو فرمایا کہ یہہ کچھ مرد ہین مکے
کے اسلام لائے تو ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئین پس ان کی ازواج و اولاد نے انکار کیا
اس سے کہ اُن کو چھوڑین پھر جب وہ آپ کے پاس آئے تو لوگون کو دیکھا کہ دین مین سمجھ والے ہو گئے ہین پس قصد کیا

که اپنی ازواج و اولاد کو عقاب کریں اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وان تعفوا وتصفحوا وتغفروا فان اللہ غفور رحیم اخرجہ ابن ابی حاتم وکذا رواہ الترمذی عن محمد بن یحیی عن الفریابی وہو محمد بن یوسف بہ وقال حسن صحیح و رواہ ابن جریر والطبرانی من حدیث اسرائیل بہ وروی من طریق العوفی عن ابن عباس نحوہ وہکذا قال عکرمۃ مولاہ سواء

قولہ تعالےٰ انما اموالکم الآیہ یعنے مال و اولاد جو ہیں سو اختبار و ابتلاء و امتحان ہیں طرف سے اللہ تعالےٰ کے واسطے اپنی خلق کے تاکہ جان لے ظاہر میں اُس شخص کو جو اُس کی اطاعت کرتا ہے اُس شخص سے جو اُس کی بے حکمی کرتا ہے واللہ عندہ اجر عظیم کا یہ مطلب ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے پاس بڑا اجر ہے کما قال تعالیٰ زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الْمَآبِ اور وہ آیت جو اس کے بعد ہے **ابو بریدہ** کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے کہ حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ عنہما آئے دونوں پر دو کرتے سرخ تھے چلتے تھے اور اُلجھتے تھے تو آپ منبر سے اُترے پھر اُن کو اُٹھا لیا پھر اُن کو اپنے سامنے رکھا پھر فرمایا کہ سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول نے انما اموالکم واولادکم فتنۃ نظر کی میں نے اِن دو بچوں کی طرف کہ چل رہے ہیں اور الجھ رہے ہیں تو میں صبر نہ کر سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات قطع کی اور ان کو اُٹھا لیا رواہ الامام احمد ورواہ اہل السنن من حدیث حسین بن واقد بہ وقال الترمذی حسن غریب انما نعرفہ من حدیثہ

اشعث بن قیس کہتے ہیں میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کندہ کے وفد میں تو آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تیرا کوئی بیٹا ہے میں نے کہا ایک لڑکا ہے میرے واسطے جنا گیا ہے میرے نکلنے میں آپ کی طرف حمد کی بیٹی سے اور البتہ میں نے دوست رکھا ہے یہ کہ اس کی جگہ شبع قوم ہوتا تو آپ نے فرمایا ہرگز یہ مت کہیں بیشک ان میں تو آنکھ کی ٹھنڈک ہے اور اجر ہے جبکہ وہ قبض کئے جائیں پھر فرمایا ولئن قلت ذاک انہم لمجبنۃ محزنۃ انہم لمجبنۃ محزنۃ تفرد بہ احمد یعنی البتہ اگر تو وہ بات کہے اس وجہ سے کہ وہ مجبنہ محزنہ ہیں تو بیشک مجبنہ محزنہ ہیں یعنی اولاد جبن و حزن کا گھر ہے ان کی وجہ سے آدمی بزدل و بخیل ہو جاتا ہے طرح طرح کے رنج اُٹھانے پڑتے ہیں **حضرت** ابو سعید مرفوعاً کہتے ہیں کہ ولد ثمرۂ قلوب ہیں اور بیشک وہ مجبنہ مبخلہ محزنہ ہیں اخرجہ الحافظ ابو بکر البزار ثم قال لا نعرفہ الا بہذا الاسناد **ابو مالک** اشعری مرفوعاً کہتے ہیں نہیں ہے تیرا وہ دشمن کہ اگر تو اُسے قتل کرے تو تیرے واسطے نور ہو اور اگر وہ تجھے قتل کرے تو تو جنت میں داخل ہو ولیکن وہ ہے کہ شاید تیرا دشمن ہو تیرا لڑکا جو تیری پشت سے نکلا ہے پھر سب سے بڑھ کر تیرا دشمن تیرا مال ہے جس کا تیرا داہنا ہاتھ مالک ہوا ہے اخرجہ الطبرانی **قولہ تعالےٰ** فاتقوا اللہ ما استطعتم یعنی تم ڈرو اللہ سے اپنی جہد و طاقت کے موافق جیسا کہ صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً ثابت ہوا ہے کہ جب میں تم کو حکم دوں کسی امر کا تو کرو تم اس سے جو تم

طاقت رکھو اور جس شے سے مین تم کو منع کرون تو اوس سے بچو بعض مفسرین نے کہا ہی جیسا کہ امام مالک نے زید بن اسلم
سے روایت کیا ہی کہ یہ آیت ناسخ ہے اُس آیت کی جو کہ آل عمران مین ہے یعنے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ
تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ سعید بن جبیر اس کی تفسیر مین کہتے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو قوم پر
عمل کرنا سخت ہوا پس اُنھون نے قیام کیا یہان تک کہ اُن کی کونچین ورم کر آئین اور اُن کی پیشانیان زخمی
ہو گئین اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی واسطے تخفیف کے مسلمانون پر فاتقوا اللہ ما استطعتم سو اس نے
اول کو منسوخ کر دیا رواہ ابن ابی حاتم ابو العالیہ و زید بن اسلم و قتادہ و ربیع بن انس و سدی و مقاتل بن حیان
سے بھی اسی کے مثل مروی ہے قولہ تعالے واسمعوا واطیعوا یعنی جس شے کا اللہ اور اس کا رسول تم کو امر فرماتا ہی
اُس کے مطیع و منقاد ہو جاؤ اور اس سے مائل مت ہو داہنی اور بائین طرف ہو کر اور مت بڑھو آگے اللہ کے اور
اس کے رسول کے اور مت پیچھے رہ جاؤ اُس شے سے جس کا تم کو امر کیا گیا اور مت سوار ہو اُس شے پر جس سے
تم کو زجر کیا گیا قولہ تعالے وانفقوا خیرا لانفسکم یعنی اللہ نے جو تم کو روزی دی ہے اُس مین سے خرچ کرو اقارب
و فقراء و مساکین و ذوی الحاجات پر اور خلق اللہ کی طرف احسان کرو جیسا کہ اللہ نے تم پر احسان کیا ہی یہ تمہارے واسطے
بہتر ہوگا دنیا و آخرت مین اور اگر نہ کرو گے تو تمہارے واسطے شر ہوگا دنیا و آخرت مین قولہ تعالی ومن یوق شح نفسہ
الآیہ کی تفسیر سورہ حشر مین گزر چکی ہے اور وہ حدیثین بھی مذکور ہو چکی ہین جو اس آیت کے معنی مین وارد ہوئی ہین
وللہ الحمد والمنۃ قولہ تعالے ان تقرضوا اللہ قرضا حسنا الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ جو کچھ تم خرچ کرو گے تو وہ اُس کا عوض
کر دیگا اور جو کچھ تم خیرات کرو گے تو اُس پر اُس کی جزا ہے اور یہ بمنزلہ قرض ٹھیرایا گیا جیسا کہ صحیحین مین ثابت
ہوا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے من یقرض غیر ظلوم ولا عدیم یعنی کون قرض دیتا ہے اُس ذات کو جو نہ ظالم ہے نہ
مفلس ہے اسی لیے یون فرمایا یضاعفہ لکم جیسا کہ سورہ بقرہ مین گزر چکا ہے فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً
ویغفر لکم یعنی اور کفارہ کر دے گا تم سے سیئات کا اسی لیے فرمایا واللہ شکور یعنی اللہ جزا دیتا ہے قلیل پر بہت
کثیر کے حلیم کے یہ معنی ہین کہ درگزر کرتا ہی اور بخشتا ہی اور ستر کرتا ہے اور تجاوز فرماتا ہے ذنوب و زلات و خطایا
و سیئات سے عالم الغیب والشہادۃ العزیز الحکیم کی تفسیر کئی بار گزر چکی ہے آخر تفسیر سورہ التغابن وللہ الحمد والمنۃ
کذا فی ابن کثیر ف فتح البیان کا بیان مع توضیح یہ ہے یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ یعنے
پاکی بولتی ہے اللہ پاک کی اُس کی ساری مخلوقات جو کہ اُس کے آسمانون مین ہے اور اُس کی زمین مین ہر
نقص و عیب سے کلمہ ما کا جو یہان اور ما تعلنون مین مکرر لایا گیا سو واسطے تاکید و تعمیم و اختلاف کے کیونکہ ما فی
السموت کی تسبیح مخالف ہی ما فی الارض کی تسبیح کی کثرت و قلت مین اور ہمارے اسرار مخالف ہین ہماری علانیہ
کے اور یعلم ما فی السموت والارض مین کلمہ ما کی تکرار نہین کی گئی اس لیے کہ اللہ پاک کا علم مختلف نہین ہے

کیونکہ اس کا جاننا اُس شے کو جو زمین کے تحت مین ہے ویسا ہی ہے جیسا کہ اُس کا جاننا اُس شے کو ہے جو اُس کے اوپر ہے اور اُسکا جاننا اُس شے کو جو ہو گئی مثل اُس کے جاننے کے ہے اُس شے کو جو آیندہ ہوگی لہ الملک و لہ الحمد یعنے ملک و حمد اُسی کے ساتھہ خاص ہین اُس کے غیر کے لیے اُن مین سے کچھہ بھی نہین ہے اور اُن مین سے جو کچھہ اُس کے بندون کے واسطے ہے سو وہ اُسی کے فیض سے ہے اور اُسی کی طرف راجع ہے حمد مین کسی نے خوب کہا ہے

	بر در مہر کہ رفت بر در تست	حمد را با تو نسبتے ست درست	

تقدیم ظرف کی مفید ہے اختصاص کی ساتھہ اللہ تعالیٰ کے حقیقت کی جہت سے اِس لیے کہ وہ مبدی و مبدع ہی ہر شے کا تو ملک حقیقۃً اُسی کے واسطے ہے نہ اُسکے غیر کے اور اِس لیے کہ نعمتون کے اُصول و فروع اُسی سے ہین تو حمد حقیقت مین اُسی کے واسطے ہے اور اُس کے غیر کی حمد جو واقع ہوتی ہے سو صرف باعتبار ظاہر حال کے اور باعتبار جاری ہونے نعمتون کے اُس کے ہاتھون پر ملک استیلا ہے اور قدرت پانا ہے تصرف کی ہر شے مین موافق اُس کے جسکا ارادہ ازل مین کیا ہے امام رازی فرماتے ہین ملک تمام قدرت و استحکام قدرت ہی یقال تلک بین الملک بالضم و مالک بین الملک بالکسر وھو علیٰ کل شئ قدیر یعنے اور وہ ہر شے پر بڑا قدرت رکھنے والا ہی کوئی شے اُس کو عاجز نہین کرتی ہے کہ اُس سے فوت ہو جائے ھو الذی خلقکم یعنی وہی ہے جس نے مقدر کی تمہاری خلق ازل مین اور اسی طرح یہہ قول ہے فمنکم کافر و منکم مومن یعنی قضا جاری کی جا چکی ہی کافر کے کفر کی اور مومن کے ایمان کی ازل مین کسی نے کہا کہ اُس نے خلق پیدا کی پھر وہ کافر ہوئی اور مومن ہوئی تقدیر یہہ ہی وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا پہر تم کو موصوف کیا تو فرمایا فمنکم کافر و منکم مومن کقولہ تعالیٰ واللہ خلق کل دابۃ من ماء فمنھم من یمشی علیٰ بطنہ الآیہ کہا یعنی مفسرین نے پس بیشک اللہ تعالیٰ نے اُن کو پیدا کیا اور مشی اُن کا فعل ہے یہ قول حسین بن فضل کا مختار ہے کہا اگر وہ اُن کو مومنین و کافرین پیدا کرتا تو اُن کو اُن کے فعل کے ساتھہ موصوف نکرتا اپنی اِس قول مین فمنکم کافر الخ اور اِس قول والون نے حجت پکڑی ہی اِس حدیث شریف سے کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ وینصرانہ ویمجسانہ ذکرہ الخطیب ضحاک نے کہا پہر تم مین سے کافر ہی سر مین مومن ہے علانیہ مین جیسے منافق اور تم مین سے مومن ہے سر مین اور کافر ہے علانیہ مین جیسے عمار بن یاسر اور اُن کے مثل اُن لوگون مین سے جو کہ کفر پر زبردستی کیے گئے عطاء نے کہا پہر تم مین سے منکر ہے اللہ کا ایمان لانے والا ہے کواکب پر اور تم مین سے ایمان لانے والا ہے اللہ پر منکر ہے کواکب کا زجاج نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو پیدا کیا اور اُس کا کفر اُس کا فعل و کسب ہے باوجود اُس کے کہ اللہ خالق ہے کفر کا اور مومن کو پیدا کیا اور اُس کا ایمان اُس کا فعل و کسب ہے مع اُس کے کہ اللہ خالق ہے ایمان کا اور کافر کفر کرتا ہے۔ اور اختیار کرتا ہے کفر کو بعد پیدا کرنے اللہ کے اُسکو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اُس پر مقدر کیا ہے اور

۵ اور اللہ نے بنایا ہر پھرنے والا ایک پانی سے پھر کوئی ہے کہ چلتا ہے اپنے پیٹ پر اور کوئی ہے کہ چلتا ہے دو پاؤن پر اور کوئی ہے کہ چلتا ہے چار پر بناتا ہے اللہ جو چاہتا ہے بیشک اللہ ہر چیز کر سکتا ہے ۱۲

اس کو اُس سے جان لیا ہے کیونکہ وجود خلاف مقدر کا عجز ہے اور وجود خلاف معلوم کا جھل ہے یہہ طریق
ہی اہل سنت کا ہیں جو کوئی اس راہ پر چلا تو وہ حق کو پہونچ گیا اور جبریہ و قدریہ کے مذہب سے سالم رہا قرطبی
فرماتے ہین یہہ قول احسن الاقوال ہی اور اسی پر جمہور امت ہین کافر کو مومن پر اس لیے مقدم کیا کہ نزول قرآن
کی وقت اغلب بھی کافر تھے اس آیۂ کریمہ مین رد ہی اس شخص کے قول کا جو قائل بمنزلہ بین المنزلتین
ہی یعنی انسان یا مومن ہے یا کافر ہے اس کے درمیان مین کوئی واسطہ نہین ہے **واللہ بما تعملون بصیر**
یعنی جو کچھہ تم کرتے ہو اللہ اُس کو خوب دیکھتا ہے تمہاری اعمال مین سے کوئی مخفی عمل بھی اُس پر چھپا نہین ہے
سو تم کو تمہارے اعمال کی جزا دیگا **حضرت** ابن مسعود مرفوعًا کہتے ہین بندہ پیدا کیا جاتا ہے مومن اور جیتا ہے
مومن اور مرتا ہی مومن اور بندہ پیدا کیا جاتا ہی کافر اور جیتا ہے کافر اور مرتا ہے کافر اور بیشک بندہ عمل کرتا ہی ایک
مدت دراز اپنے زمانے سے ساتہہ نیک بختی کے پہر پالیتی ہے اُس کو وہ شے جو اُس کے واسطے لکھی گئی ہے تو مرتا ہی
شقی ہوکر اور بیشک بندہ عمل کرتا ہے ایک مدت دراز اپنے زمانے سے ساتہہ بدبختی کے پہر پالیتی ہے اُس کو وہ شے
جو اس کے واسطے لکھی گئی ہے تو مرتا ہے سعید ہوکر اخرجہ ابن مردویہ پھر جب اللہ پاک نے عالم صغیر کی خلق کا ذکر کیا
تو بعد اُس کے عالم کبیر کی خلق کا بیان کیا پس فرمایا **خلق السموت والارض** الآیہ یعنی اُس نے پیدا کیے آسمان اور
زمین پیدا کرنے کر ایسا پیدا کرنا کہ متلبس بحکمت بالغہ ہے کسی نے کہا کہ اُس نے یہہ پیدا کیا یقینی پیدا کرنا جس مین کسی طرح
کا شک نہین ہی کسی نے کہا کہ حرف با معنی لام ہی یعنی اس نے یہ پیدا کیا واسطے ظاہر کرنے حق کے وہ یہ ہی کہ نیکی کرنیوالے کو اسکی نیکی کرنے کی جزا دے
اور برائی کرنیوالے کو اُس کی برائی کرنے کا بدلہ دے پھر اللہ پاک خلق عالم صغیر کی طرف رجوع ہوا پس فرمایا **وصورکم
فاحسن صورکم** کسی نے کہا کہ مراد حضرت آدم علیہ السلام ہین اللہ تعالے نے اُن کو پیدا کیا اپنے ہاتہہ سے واسطے
اُن کی کرامت و عزت کی مقاتل نے اسی طرح کہا ہے کسی نے کہا کہ مراد ساری خلائق ہے ظاہر بھی یہی ہے یعنی اللہ
پاک نے ساری خلق انسانی کو اکمل صورت و احسن تقویم و اجمل و ابہی شکل پر بنایا انسان آرزو نہین کرتا ہے
کہ اُس کی صورت برخلاف صورت بشر ہو اُن باقی صورتون مین سے جن کو دیکھتا ہے **بعض حکما** نے کہا ہے دو
چیزین ہین کہ اُن کے واسطے کوئی غایت نہین ہے جمال و بیان **تصویر** یعنی تخطیط و تشکیل ہے جمہور نے صورکم کو
بضم صاد پڑہا ہی اور کسی نے بکسر صاد **والیہ المصیر** یعنی اور اُسی کی طرف پہر جانا ہے دار آخرت مین نہ طرف اُس کے
غیر کے **حضرت** ابو ذر مرفوعًا کہتے ہین جب ٹہیر چکتی ہے منی رحم مین چالیس رات تو آتا ہے اُس کے پاس نفس
کا فرشتہ پہر اُس کو چڑہا لے جاتا ہے طرف رب کے تو کہتا ہے یا رب کیا نر ہی یا مادہ پہر قضا کرتا ہے اللہ جو کچھہ وہ
قضا کرنے والا ہے پہر کہتا ہے کیا بدبخت ہے یا نیک بخت پہر لکھی جاتی ہے وہ شے جو وہ ملاقات کرنے والا ہے
اور ابو ذر نے فاتحہ تغابن سے پانچ آیتین پڑہین والیہ المصیر تک اخرجہ عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر

وابن ابی حاتم وابن مردویہ **یعلم ما فی السموٰت والارض** یعنے اور جانتا ہے اُس شی کو جو آسمانون مین ہے
اور زمین مین ہے مین سے اُس پر کوئی مخفی شے بھی پوشیدہ نہین ہے اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کا علم
ساری اشیا کو شامل ہے اور اس کے تحت مین **ویعلم ما تسرون وما تعلنون** بھی مندرج ہے لیکن
اس کی تصریح فرمائی سو منظور اس سے مزید تاکید ہے وعد و وعید مین یعنے جانتا ہے اُس شے کو جس کو چھپاتے
ہو اور اُس شے کو جس کو تم ظاہر کرتے ہو جملہ **واللہ علیم بذات الصدور** مقرر ہے اپنے ماقبل کا وہ یہی تہا کہ اُس کا
علم ہر معلوم کو شامل ہی اور یہہ تذییلیہ ہے خطیب کہتے ہین ان تین جملون مین سے ہر ایک اخص ہے اپنے ماقبل سے
ان کو جو یکجا ذکر کیا سو منظور اس سے اشارہ ہے اس طرف کہ اللہ پاک کا علم جزئیات وکلیات کو محیط ہے اشیا
مین کی کوئی شے اس سے غائب نہین ہوتی ہے **الم یاتکم نبؤا الذین کفروا من قبل** مین استفہام توبیخ کا
یا تقریر کا اور خطاب ہے کفار کو ہے **فذاقوا وبال امرہم** معطوف ہے کفروا پر یہہ عطف مسبب کا ہی سبب پر کیونکہ
وبال چکھنے کا سبب ان کا کفر ہی یعنی او کفار عرب کیا نہین آئی تم کو خبر اگلی امتون کے کافرون کی جیسے قوم نوح
وعاد وثمود پہر چکہا انہون نے وبال اپنے کام کا عقوبت کو جو پیرایۂ وبال مین ادا فرمایا سو یہہ اس طرف اشارہ ہے
کہ وہ عقوبت مثل شے ثقیل محسوس کے ہے اسکی یہہ وجہ ہی کہ وبال اصل مین ثقل و شدت کو کہتے ہین اسی معنی
سے وبیل اُس طعام کو بولتے ہین جو کہ معدے پر ثقیل و گران ہوتا ہے اور وابل مطر ثقیل القطر ہے مراد امرہم سے یہان
وہ کفر و معاصی ہین جو اُن سے واقع ہوئے اور وبال سے مراد دنیا کا عذاب ہے جو اُن کو پہونچا **ولہم عذاب الیم**
یعنی دنیا کے عذاب پر بس نہین ہے بلکہ ان کیلیے واسطے عذاب دردناک ہے آخرت مین اور وہ عذاب ہے آگ کا **ذٰلک**
مبتدا ہے **بانہ کانت تاتیہم رسلہم بالبینٰت** الآیہ خبر ہے یعنی عذاب دارین مین جس کا مذکور ہوا اس سبب سے
ہے کہ آتے تہے ان کے پاس رسول ان کے جو اُن کی طرف بہیجے گئے تہے باہر حجت مین اور ظاہر معجزے لے کر
تو ہر قوم اُن مین کی اپنے اپنے رسول سے کہتی کہ کیا بشر ہم کو راہ بتاوین گے جنس بشر مین سے رسول ہونے کا
انکار اور اس سے تعجب کے یہہ بات کہی جیسا کہ ثمود نے کہا تہا **ابشرا منا واحدا نتبعہ** ف۱ اُن کی غباوت مین
سے یہہ ہے کہ رسول کے بشر ہونے کا تو انکار کیا اور یہہ تسلیم واعتقاد کر بیٹھے کہ معبود پتھر ہوتا ہے **بشر** سے مراد
جنس ہے اسی لیے یہدوننا بصیغہ جمع کہا یہان حکایت مین اجمال کیا گیا تو جمیع اقوام کی طرف قول کی نسبت
کی گئی جس طرح کہ خطاب وامر کا اس آیت مین اجمال کیا گیا ہے **یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا**
صالحا ف۲ **فکفروا** یعنے پہر منکر ہوئے رسولون کے اور اس شے کے جس کو وہ لے کر آئے کسی نے کہا کہ کافر ہوئے
بسبب اس قول کے جو انہون نے رسولون سے کہا اس معنی کی بنا پر حرف فا سببیہ ہوگا نہ واسطے تعقیب کے
وتولوا یعنے انہون نے اعراض کیا رسولون سے اور سوچ نہ کیا اُس شے مین جس کو وہ لے کر آئے **واستغنی اللہ**

ف ۱ کیا ایک آدمی ہم ہی مین کا اکیلا ہم اسکے پیچھے چلین گے ۱۲

ف ۲ اے رسولو کہاؤ ستھری چیزین اور کام کرو بھلا ۱۲

یعنی اور ظاہر کی اللہ نے اپنی غنا اور بے پروائی اُن کے ایمان و عبادت سے باین طور کہ اُن کو ایمان کی طرف
مضطر نہ کیا باوجود اس کے کہ اُس کو اس پر قدرت ہے مقاتل نے کہا کہ استغنا کیا اللہ نے بسبب برہان کے
جس کو اُن کے واسطے ظاہر کیا اور بسبب معجزات کے جن کو اُن کے لیے واضح فرمایا کسی نے کہا کہ مستغنی ہوا
بسبب اپنی سلطان کے اپنی بندون کی طاعت سے زمخشری نے کہا ای ظہر غناہ پس یہین طلب کے لیے
نہین ہے واللہ غنی حمید یعنی اللہ کہ عالم کی حاجت نہین ہے اور نہ اس کی کہ وہ اُس کی عبادت کرین محمود ہے
اپنی کل مخلوقات کی طرف سے بزبان مقال و حال زعم الذین کفروا زعم دو مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے
ان لن یبعثوا قائم مقام دو مفعول کے ہے کلمہ ان مخففہ ہے مثقلہ سے ای ان الشان لن یبعثوا ابدا ناصبہ
مصدریہ نہین ہے تاکہ ایک ناصب دوسرے ناصب پر داخل نہو زعم قول بالظن اور ادعائے علم ہے اس کا
اطلاق کبھی کذب پر بھی ہوتا ہے شریح کہتے ہین ہر شے کے واسطے ایک کنیت ہے اور کذب کی کنیت زعموا ہی
حضرت ابن مسعود سے مروی ہے اُن سے کسی نے کہا تم نے کیا سنا ہی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ زعموا میں
فرماتے تھے کہا مین نے آپ کو سنا ہی کہ فرماتے تھے بئس مطیۃ الرجل یعنے زعموا بُری سواری ہے مرد کی اخرجہ احمد
والبیہقی وغیرہما ان سے یہہ بھی مروی ہے کہ اُنہون نے زعموا کو مکروہ سمجھا ہے اخرجہ ابن ابی شیبۃ وغیرہ مراد
الذین کفروا سے کفار عرب ہین یعنے اہل مکہ جیسا کہ ابوحیان نے کہا ہے یہ مناسب ہے اُس خطاب کو جو قل بلی الخ
مین ہی اور علی الذین کفروا من قبل پر اس کا حمل کرنا غیر مناسب ہے جیسا کہ بیضاوی کے بعض محشین نے
کہا ہی اس لیے کہ یہ خطاب کو مناسب نہین ہے معنی یہہ ہین کہ کفار مکے نے یہ دعوی کیا کہ وہ ہرگز کبھی مبعوث
نہ ہونگے پھر اللہ پاک نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ اُن پر رد کرین اور اُن کے زعم کو باطل
کرین پس فرمایا قل بلی یہ کلمہ واسطے ایجاب نفی کے ہے تو اب یہ معنی ہوئے بلی تبعثون یعنی تو اُن سے
کہہ کیون نہین تم مبعوث ہو گے پھر اس خبر پر قسم کھائی وربی اور قسم کا جواب یہہ ہے لتبعثن یعنے
قسم ہی میرے رب کی البتہ تم نکالی جاؤ گے اپنی قبرون سے بعث کی خبر دینے کو مؤکد بقسم کیا اب اگر کوئی کہے کہ ایسی
شی پر قسم کھانے کے کیا معنی ہین جس کا اُنہون نے انکار کیا تو کہین گے یہ جائز ہے اس لیے کہ قسم کے ساتھ
دھمکی دینے کا موقع دل مین عظیم تر ہوتا ہے قلب مین خوب بیٹھتا ہے تو گویا اُن سے یون کہا گیا کہ جس شے
کا تم انکار کرتے ہو وہ ضروری ہونی ہے ہرگز بے ہوئے نہ رہے گی یہان جو مبعوث ہونے پر بلفظ رب قسم
کھائی تو شاید اس کا نکتہ یہہ ہو کہ بعث کا ہونا ربوبیت کا مقتضا ہے کیونکہ تربیت یہ ہی کہ ہر شے بتدریج اپنی
غایت کو پہونچا دی جائے اور یہ بغیر بعث کے ہو نہین سکتا ثم لتنبؤن بما عملتم یعنی پھر بعد بعث کے تم کو خبر
دیجاوے گی اُس کام کی جو تم نے کیا ہی واسطے قائم کرنے حجت کے تم پر پھر تم کو اُس کی جزا دی جائے گی وذلک

علی اللہ یسیر یعنے بعث اور جزا اللہ پر آسان ہے اس لیے کہ اعادہ ابتدا سے زیادہ تر سہل ہوتا ہے **فآمنوا باللہ ورسولہ** حرف فا فصیحہ ہے جو کہ شرط مقدر پر دال ہوتا ہے ای اذا کان الامر کذا فصدقوا یعنی جب بات یون ٹھیری کہ مبعوث ضرور ہوگے اعمال کی خبر دے کر جزا ضرور دی جاوے گی تو اب اے کفار مکہ تم تصدیق کرو اللہ کی اور اُس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بالیوم الآخر نہین فرمایا بنا بر اُس شے کے جو زعم الذین کفروا ان لن یبعثوا کے مناسب ہے سو اسکی یہہ وجہ ہے کہ **والنور الذی انزلنا** کے ساتھہ اکتفا کیا اس لیے کہ نور سے مراد قرآن ہے اور قرآن مشتمل ہے بعث وحساب پر قرآن شریف نور اس واسطے ہے کہ اس کے باعث راہ ملتی ہے گمراہی کی تاریکی سے یعنی اور ایمان لاؤ اس روشنی پر جس مین بعث وحساب کا ذکر ہے **واللہ بما تعملون خبیر** یعنے اللہ کو تمہاری کامون کی خوب خبر ہے تمہارے اقوال وافعال سے کوئی شے اس پر مخفی نہین ہے تو اس پر وہ تم کو جزا دینے والا ہے **یوم یجمعکم** اس ظرف کا عامل لتنبؤن ہے یہہ قول نحاس کا ہے غیر نحاس نے کہا کہ خبیر ہے کسی نے کہا کہ اذکر محذوف ہے ابو البقا نے کہا وہ ہے جس پر کلام دال ہے ای تتفاوتون یوم یجمعکم جمہور نے بفتح یا وضم عین پڑہا ہے اور کسی نے باسکان عین سوائے تخفیف کے اس کی اور کوئی وجہ نہین ہے اگرچہ یہ اس کی جگہ نہین ہے جس طرح کہ وما یشعرکم مین بسکون را پڑہا گیا ہے اور کسی نے نجمعکم بنون **لیوم الجمع** یعنے ذکر کر اس دن کا جس مین اللہ تم کو جمع کرے گا واسطے دن جمع کرنے کے مراد روز جمع سے روز قیامت ہے اس لیے کہ اہل محشر اس مین جمع کیے جاوینگے واسطے جزا کے اور اس مین جمع کیا جائے گا درمیان ہر عامل کے اور اس کے عمل کے اور درمیان ہر نبی کے اور اس کی امت کے اور درمیان ہر ظالم کے اور اس کے مظلوم کے اور درمیان اولین وآخرین کے انس وجن سے اور درمیان جمیع اہل سماء واہل ارض کے **ذلک یوم التغابن** یعنے یہ قیامت کا دن ایک دوسرے کے زیان مین ڈالنے کا دن ہے یہہ نام اس لیے رکھا کہ اس مین اہل محشر بعض کو زیان مین ڈالین گے پس اہل حق تو اہل باطل کو اور اہل ایمان اہل کفر کو اور اہل طاعت اہل معصیت کو کوئی غبن اس سے زیادہ عظیم نہین ہے کہ اہل جنت اہل نار کو زیان مین ڈالین گے جبکہ یہہ لوگ تو جنت مین داخل ہون گے اور یہ لوگ نار مین پس نار والے چھوڑ گئے اپنے وہ منازل جن مین اب نازل ہوتے اگر وہ کام نہ کرتے جو کہ موجب نار ہے تو گویا اہل نار نے خیر کو بدلے شر کے لیا اور جید کی عوض ردی اور نعیم کے بدلے عذاب لیا اور اہل جنت اس کے برعکس ہین یقال غبنت فلانا اذا بایعتہ او شاریتہ فکان النقص علیہ والغلبۃ لک والغبن فوت الحظ کذا قال المفسرون پس مغبون وہ شخص ہے جس نے اپنے اہل ومنازل کا غبن اٹھایا جو کہ جنت مین تھے پس اطلاق تغابن کا اس شے پر جو اس مین ہے صرف بطریق استعارہ ہے اور تفاعل دو کی طرف سے نہین ہے اور اسی طرح مغابنہ ہے بر سبیل تجرید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یوم التغابن اسمائے یوم القیامہ سے ہے دوسرا لفظ اُن کا یہہ ہے غبن اہل الجنۃ اہل النار یعنے زیان مین ڈالا

¹ یہ ابو عمرو سے مروی ہے ² یعنی زید بن علی وشعبی ویعقوب ونصر وابن ابی اسحق وجحدری ۱۲ منہ ³ یک دیگر را در زیان انگندن ۱۲ جہ ⁴ فتح العزیز وفتح البیان مین والغلبۃ ہے ما اسد اعلم ۱۲ منہ

اہل جنت نے اہل نار کو **ومن یؤمن باللہ ویعمل صالحا** الآیہ جمہور نے یکفر اور یدخلہ کو بیاے تحتیہ پڑھا ہے اور کسی نے بنون خالدین کا نصب بنابر حال مقدرہ ہے اس مین من کے معنے کی رعایت کر کے بصیغہ جمع فرمایا ہے مطلب یہہ ہے کہ جس کسی سے تصدیق واقع ہوئی تو وہ مستحق ہے اس کا کہ اُس کے گناہ مٹا دیے جائین اور باغون مین داخل کیا جائے جن کے نیچے نہرین بہتی ہین اس حال مین کہ اُن کا وہان رہنا ہمیشہ کو مقدر کیا گیا ہے **ذلک الفوز العظیم** یعنے گناہون کا مٹانا اور جنات مین داخل کرنا جس کا مذکور ہوا وہ ظفر وفیروزی ہے جس کی کوئی ظفر برابری نہین کر تی ہے عظیم کا حال اعلے وبزرگ تر کبیر سے جس کا ذکر سورۂ بروج مین کیا گیا ہے اُس لیے کہ اس مین جو ہے سو وہ فقط دخال جنات پر مترتب ہوا ہے اور یہان جو ہے سو یہہ امرین مذکورین پر مرتب ہُوا ہے تو یہہ جامع ہے مصالح کا اور مصالح بھی دفعہ مضار وجلب منافع ہے کہ گناہ مٹائے گئے یہہ تو دفع مضار ہُوا اور جنات مین داخل کیے گئے یہ جلب منافع ہوا **والذین کفروا وکذبوا بآیاتنا** الآیہ مراد آیات سے یا تو تنزیلی آیتین ہین یا اُن سے جو اعم ہین یعنی آیات تنزیلی وآفاقی وانفسی اللہ پاک نے یہان سعداء واشقیا کا حال ذکر کیا واسطے بیان کرنے تغابن کے جس کا ذکر ہو چکا ہے اور یہہ بیان کرنے کو کہ طائفۂ اولے کے واسطے تو وہ سبب ہو گا تکفیر سیئات وادخال جنات کا اور طائفۂ ثانیہ کے لیے یہہ سبب ہو گا ادخال نار کا اور اُس مین ہمیشہ رہنے کا **ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ** یعنی نہین پہونچی کسی کو کوئی مصیبت مصائب مین سے مگر اللہ تعالی کی قضا وقدر سے فراء نے کہا بامر اللہ کسی نے کہا بعلم اللہ اس کے سبب نزول مین کسی نے کہا ہے کہ کفار نے کہا تہا کہ جس شئے پر مسلمان ہین اگر وہ حق ہوتی تو اللہ تعالے اُن کو مصائب سے بچاتا دنیا مین **ومن یؤمن باللہ یہد قلبہ** یعنی اور جو کوئی تصدیق کرے اللہ کی اور یہہ جانے کہ اُسے نہ پہونچی گی مگر وہ شئے جو اللہ نے اُس پر مقدر کی ہے تو راہ بتاے گا اُس کے دل کو صبر کی اور رضا بقضا کی حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ یہہ مصیبتین ہین جو آدمی کو پہونچتی ہین پہر وہ جانتا ہے کہ وہ اللہ کے پاس سے ہین تو اُنکے واسطے تسلیم اختیار کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے کلبی نے کہا وہ یہہ ہے کہ جب مبتلا کیا جائے تو صبر کرے اور جب اُس پر انعام کیا جائے تو شکر کرے اور جب ظلم کیا جائے تو معاف کرے جمہور نے یہد کو بفتح یا وکسر دال پڑھا ہے اسی یہد اللہ اور کسی نے بضم یا وفتح دال بصیغۂ مجہول اور کسی نے نہد بنون اور کسی نے یہدأ بسکون ہمزہ ورفع قلبہ ای یطمئن ویسکن **واللہ بکل شئی علیم** یعنے اللہ بلیغ العلم ہے اُس کا علم ہر شئے کے ساتھ لگا ہوا ہے کوئی شئے اُس کے علم سے باہر نہین ہے جو یہ مذکور ہوا اُس مین سے کوئی پوشیدہ شئے بھی اُس پر مخفی نہین ہے **واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول** یعنی تم آسان کرو مصائب کو اپنی جانون پر اور مشغول ہو اللہ کی طاعت مین اور اُس کے رسول کی طاعت مین اپنے سارے اوقات مین اور اُس کی کتاب عزیز اور اُسکے رسول کی سنت مطہرہ پر عمل کرنے مین مصروف رہو **فان تولیتم** شرط ہے اور اس کا جواب محذوف ہے اے فلا باس او فلا ضرر علی الرسول جملہ **فانما علی رسولنا البلاغ المبین** علت ہے جواب محذوف کی یعنی پھر

اگر تم نے اعراض کروا اللہ و رسول کی طاعت سے تو رسول پر کچھ ضرر نہیں ہے اس لیے کہ ہمارے رسول پر تو صرف کھول کر
پہونچا دینا ہے سو وہ یہ کام کر چکا اب تم جانو اور تمھارا کام پھر اللہ پاک نے توحید و توکل کی طرف ارشاد کیا پس فرمایا
اللہ لا الہ الا ہو یعنی مستحق عبودیت کا اللہ ہی ہے اس کا غیر نہیں ہے تو اب تم اس کی توحید کرو اور اس کے ساتھ
کسی کو شریک مت کرو اور اللہ ہی کو مومنین اپنے کام سپرد کرین اور اسی پر بھروسا کرین نہ اس کے غیر پر اس مین رسول
کو آمادہ کیا ہے اس بات پر کہ اللہ پر توکل کرے اور اس کا تقوی رکھے یہان تک کہ اللہ تعالی اس کی مدد کرے اس پر
جس نے اس کی تکذیب کی اور اس سے اعراض کیا یا ایہا الذین آمنوا ان من ازواجکم الآیہ اس مین عورت
و مرد داخل ہین یعنی اے ایمان والو تمھاری جورو خاوند اور لڑکا لڑکیون مین سے تمہارے دشمن ہین تم سے دشمنی کرتی
ہین اور خیر سے اور اللہ کی طاعت سے تم کو باز رکھتی ہین یا دین و دنیا کے کامون مین تم سے جھگڑتے ہین سبب
نزول اس مین بدخول اولی داخل ہے پس تم ان سے بچتے رہو کہ خیر سے پیچھے رہ جانے مین کہین تم ان کا کہا مان لو
خیر جیسے جہاد و ہجرت اس لیے کہ آیت کا سبب نزول اسی مین کہا ماننا ہے فاحذروہم کی ضمیر عدو کی طرف راجع ہے
ضمیر کا جمع لانا صرف اس لیے جائز ہوا کہ عدو کا اطلاق واحد و اثنین و جماعت پر ہوتا ہے یا ازواج و اولاد کی طرف
پھرتی ہے لیکن نہ علے العموم بلکہ انہین کی طرف جو ان مین سے متصف بہ عداوت ہین مجاہد نے کہا واللہ انہون
نے ان سے عداوت نہین کی دنیا مین ولیکن ان کی مودت نے ان کو اس پر آمادہ کیا کہ ان کے واسطے حرام لیا پھر وہ ان
کو دیا پھر اللہ پاک نے تجاوز و درگزر کی طرف ان کو ارشاد کیا پس فرمایا وان تعفوا وتصفحوا وتغفروا فان اللہ
غفور رحیم یعنی جن گناہون کا انہون نے ارتکاب کیا ہے اگر تم ان کو عفو کرو باین طور کہ ان پر ان کو عقاب نکرو اور
ان سے اعراض کرو اور ان پر سرزنش کرنا ترک کرو اور بخش دو باین طور کہ ان گناہون کا اخفا کرو اور ان کی معذرت
کی ان مین تمہید کرو اور ان کا ستر کرو تو بیشک اللہ بالغ المغفرۃ والرحمۃ ہے تمھارے واسطے اور ان کے واسطے
تم سے ویسا معاملہ کریگا جیسا تم نے عمل کیا اور تم پر تفضل و مہربانی فرمائیگا پھر اللہ پاک نے یہ خبر دی کہ اموال و اولاد
فتنہ ہین پس فرمایا انما اموالکم واولادکم فتنۃ یعنی تمہارے مال و اولاد یہی بلاء و اختبار و محنت و امتحان و شغل ہین
آخرت سے وہ تم کو آمادہ کرتے ہین حرام کے کسب و تناول پر اور حق اللہ کے روکنے پر اور عظائم مین واقع ہونے پر
اور غیر کے مال غصب کرنے پر اور اکل بالباطل برائیون کی مثل اور امور پر پس تم اللہ کی معصیت مین ان کی طاعت
مت کرو یہان کلمہ من ذکر نہین کیا گیا جیسا کہ ان من ازواجکم مین مذکور ہوا ہے اس لیے کہ مال و اولاد فتنے سے
اور ان کے ساتھ دل کے مشغول ہونے سے خالی نہین ہوتے ہین اموال کو اولاد پر اس لیے مقدم کیا کہ مال
کا فتنہ اکثر ہوتا ہے ازواج کا ذکر فتنے مین ترک کیا بقاعی کہتے ہین اسکی یہ وجہ ہے کہ ان مین سے وہ بیبیان ہین
جو کہ صلاح و عون ہوتی ہین آخرت پر بیان جو ابو بریدہ کی حدیث ذکر کی ہے جس کا اول ذکر ہو چکا ہے سو دونون مین

کچھہ الفاظ کا تفاوت ہی تخریج اُس کے یہہ لکھی ہین اخرجہ احمد و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و الحاکم و صححہ
و ابن مردویہ و ابن ابی شیبۃ **واللہ عندہ اجر عظیم** یعنی اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے یعنی جنت واسطے اُس
شخص کے جس نے اللہ کی طاعت اختیار کی اور اُس کی معصیت چھوڑی اپنے مال و ولد کی محبت مین
بالجملہ پھر اللہ پاک نے اپنے بندون کو تقویٰ و طاعت کا امر کیا پس فرمایا **فاتقوا اللہ ما استطعتم** یعنی پس
ڈرو اللہ سے جتنی تم طاقت رکھو اور جہان تک تمہاری جہد و طاقت پہونچے اہل علم مین سے ایک جماعت اس
طرف گئی ہی کہ یہہ آیت ناسخ ہے اِس آیت کی اتقوا اللہ حق تقاتہ کیونکہ اس کے یہہ معنی ہین کہ اللہ کی طاعت
کی جائے پھر اُس کی نافرمانی نہ کی جائے اور اس کا ذکر کیا جائے پھر وہ نہ بھولا جائے اور اُس کا شکر کیا جائے
پھر اُس کی ناشکری نہ کی جائے پس اللہ تعالے نے اُن سے تخفیف کی اور یہہ آیت نازل فرمائی اُس جماعت
مین سے یہہ لوگ ہین قتادہ و ربیع بن انس و سدی و ابن زید رحمہم اللہ تعالے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ آیت
مذکور محکم ہے اُس مین کسی طرح کا نسخ نہین ہے لیکن حق تقاتہ یہہ ہے کہ اُس کی راہ مین مجاہدہ کرین جیسا کہ
مجاہدہ کا حق ہے اور اللہ کے حق مین کسی ملامت گر کی ملامت اُن کو نہ پکڑے اور قائم ہون واسطے اللہ کے ساتھ
عدل کے اگرچہ اپنے نفوس پر اور اپنے آباء و ابناء پر فاتقوا اللہ حق تقاتہ کے تحت مین اس پر ایضاح کلام گزر چکا
ہی **واسمعوا** یعنی اور سنو اُس حکم کو جس کا تم کو امر کیا جاتا ہے سننا قبول کا کیونکہ مجرد سماع مین کچھہ فائدہ
نہین ہے **واطیعوا** یعنی اور اطاعت کرو امر کی مقاتل نے کہا اسمعوا اے اصغوا یعنی کان جھکاؤ طرف
اُس شے کے جو تم پر نازل ہوتی ہے اور اطاعت کرو اُس کے رسول کی اُس شے مین جس کا تم کو امر کرتا ہے اور
نہی کرتا ہے **وانفقوا** یعنی اور خرچ کرو اپنے مالون سے جو اللہ نے تم کو دئے ہین وجوہ خیر مین اور طاعت مین
اور اُن کا بخل مت کرو **خیرا لانفسکم** منصوب ہے فعل مضمر سے جس پر انفقوا دال ہے گویا یون کہا گیا ایتوا فی
الانفاق خیرا لانفسکم یعنی اٰتو تم خرچ کرنے مین خیر کو واسطے اپنی جانون کے او قدموا خیرا لہا یعنی آگے بھیجو
خیر کو واسطے اپنی جانون کے سیبویہ نے اسی طرح کہا ہے کسائی و فراء کہتے ہین کہ مصدر محذوف کی نعت ہے
ای انفاقا خیرا لہ ابو عبیدہ نے کہا کہ کان مقدر کی خبر ہے ان یکن الانفاق خیرا لکم اہل کوفہ نے کہا کہ بنابر حال
منصوب ہے کسی نے کہا کہ انفقوا کا مفعول بہ ہی اے انفقوا مالا خیرا آیت مین ظاہر مطلقاً خرچ کرنا ہے بغیر
اس کے کہ زکوٰۃ واجبہ کے ساتھہ اُس کو مقید کرین کسی نے کہا کہ مراد زکوٰۃ فریضہ ہے کسی نے کہا نافلہ کسی نے کہا
نفقہ جہاد مین **ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون** یعنی او جو کوئی بچایا جائے اپنی جی کے
لالچ سے پھر وہ اپنے مال مین سب قسم کا انفاق کرے جس کا اُس کو امر کیا گیا ہے اُس پر یقین کرے اور اُس کی
طرف مطمئن ہو کر اور شح اُس کو اس سے مانع نہو تو وہ لوگ وہی ہین ظافر بہر خیر فائز بہر مطلوب اس کی تفسیر گزری ہے

گزر چکی ہے ان تقرضوا اللہ قرضا حسنا یعنی اگر تم قرض دو اللہ کو اچھا قرض پس صرف کرو اپنی مال وجوہ خیر مین اخلاص نیت اور خوش نفس سے تو وہ مضاعف کرے گا اُس کو واسطے تمہارے پس ٹھیرای گا حسنہ کو بعوض اس کے دس امثال کے سات سو گنے تک اور بلائے گا اُس مضاعفت کے ساتھہ تمہاری گناہون کے بخشنے کو اور اللہ قدر دان ہے حلم والا جس نے اُس کی طاعت کی تو باضعاف مضاعفہ اُس کو ثواب دیتا ہے اور جس نے اُس کی نافرمانی کی اُس پر عقوبت کی جلدی نہین کرتا ہے اس انفاق کا نام قرض رکھا اس اعتبار سے کہ اللہ تعالی نے اُس پر مجازاۃ کرنے کا التزام کر لیا ہے اور یہ بھی ہے کہ قرض کے ذکر مین تلطف ہے استدعا مین اور ترغیب ہے صدقے مین باین جہت کہ صدقے کو قرض ٹھیرایا واسطے اللہ کے باوجود اس کے کہ بندہ تو اپنے ہی نفس کو قرض دیتا ہے اس لیے کہ اُس کا نفع اُسی پر عاید ہوتا ہے قشیری فرماتے ہین کہ اس کا خطاب اغنیا پر تو متوجہ ہوتا ہے اُن کے مالون کے خرچ کرنے مین اور فقرا پر اس بات مین کہ اپنی اوقات کو خالی نہ رکھین حق کی مراد اور مراقبے سے اور اختیار کرین اُس کی مراد کو اپنے نفوس کی مراد پر پس غنی سے تو کہا جاتا ہے کہ تو غیر حکم کو اختیار کر اپنی مراد پر اپنے مال وغیرہ مین اور فقیر سے کہا جاتا ہی کہ تو غیر حکم کو اپنے نفس مین اور اپنے قلب مین اور اپنے وقت مین کذا ذکر الخطیب اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ و سورہ حدید مین گزر چکی ہے حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے اللہ تعالی فرماتا ہے قرض مانگا مین نے اپنی بندے سے تو اُس نے انکار کیا کہ مجھے قرض دیوے اور گالیان دیتا ہے مجھ کو بندہ میرا اور وہ نہین جانتا ہے کہتا ہی وادہرہ وادہراہ اور مین دہر ہون پھر ابو ہریرہ نے یہ آیت پڑہی اخرجہ ابن جریر و الحاکم وصححہ عالم الغیب والشہادۃ العزیز الحکیم یعنے جاننے والا ہے اُس شے کا جو غائب ہی اور اس شے کا جو حاضر ہے اس مین سے اُس پر کوئی مخفی شے بھی مخفی نہین ہے کسی نے یون کہا کہ عالم ہے سرائر قلوب کا جو کہ مستتر ہین اور ظواہر خطوب کا جو کہ منتشر ہین غالب و قاہر ہے باین طور کہ جو اشیا گڑہی اور چھپی ہوی ہین اُن کو ظاہر کر دیتا ہے صاحب حکمت باہرہ ہے خبر دینے مین غیوب سے اور اپنے کام مین۔ ابن انباری کہتے ہین الحکیم ہو المحکم لخلق الاشیاء یعنی خلق اشیا کا احکام و پختہ کرنے والا ہے واللہ اعلم باسرار کلامہ الحمد للہ والمنہ کہ تفسیر سورۂ تغابن ۲۹ - شوال ۱۳۱۵ ہجری شب پنجشنبہ قریب نیم شب تمام ہوئی اللہ سبحانہ قبول فرمائے اور عمل کی توفیق دے آمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وصلی اللہ علی سیدنا ومولینا محمد شفیع المذنبین ورحمۃ للعالمین وعلی آلہ وصحبہ واتباعہ اجمعین وبارک وسلم الی یوم الدین کل ما علم وزنۃ ما علم وعدد ما علم آمین والحمد للہ اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً +

ف ۱ یعنے بندہ تو سارے مصیبتون کی دہر کی طرف نسبت کرتا ہے اور اس کو برا کہتا ہے حالانکہ مین دہر کا خالق ہون روز و شب کو مین لوٹتا پوٹتا ہون میرے ارادہ و مشیت سے سارے کام ہوتے ہین ۱۲ منہ

سورۃ الطلاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس سورۂ مبارکہ کی گیارہ یا بارہ یا تیرہ آیتین ہین اور مدنی ہے قرطبی نے کہا سب کے قول مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سورۂ طلاق مدینے مین نازل ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوہن لعدتہن واحصوا العدۃ واتقوا اللہ ربکم لا تخرجوہن من بیوتہن ولا یخرجن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ وتلک حدود اللہ ومن یتعد حدود اللہ فقد ظلم نفسہ لا تدری لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا ۔ ای نبی جب تم طلاق دو عورتون کو تو ان کو طلاق دو ان کی عدت پر اور گنتے رہو عدت اور ڈرو اللہ سے جو رب ہے تمہارا مت نکالو ان کو ان کے گھرون سے اور وہ بھی نہ نکلین مگر جو کرین صریح بے حیائی اور یہ حدین ہین باندھی اللہ کی اور جو کوئی بڑھے اللہ کی حدون سے تو اس نے برا کیا اپنا اس کو خبر نہین شاید اللہ نیا نکالے اس پیچھے کچھ کام **ف** طلاق دو عورتون کو عدت پر یعنی حیض مین حیض سے پہلے دو کہ سارا حیض گنتی مین آوے اور اس پاکی مین نزدیکی نہ کی ہو اور جس جگہہ وہ عورت رہتی تھی طلاق کے وقت اسی گھر مین عدت پوری کرے نہ آپ نکلے نہ کوئی نکالے یہ نکلنا بے حیائی ہے یہ فرمایا کہ شاید پھر دونون مین صلح ہو جائے اللہ یہ نیا کام نکالے انتہی **ف** اس خطاب مین پانچ قول ہین ایک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہے بلفظ جمع آپ کی تعظیم کے واسطے دوسرا یہ ہے کہ آپ کو اور آپ کی امت کو خطاب ہے تقدیر یہ ہے یاایہا النبی وامتہ اذا طلقتم پس معطوف حذف کیا گیا اس لیے مابعد اس کا اس پر دال ہے تیسرا یہ ہے کہ فقط آپ کی امت کو خطاب ہے بعد آپ کی ندا کے یہ خطاب تلوین خطاب کے باب سے ہے کہ آپ کی امت کو خطاب کیا بعد اس کے کہ آپ کو مخاطب کیا چوتھا یہ ہے کہ بنا بر اضمار قول ہے ای یاایہا النبی قل لامتک اذا طلقتم پانچوان یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ندا کی ساتھ خاص اور خطاب کے ساتھ عام کیا اس لیے کہ نبی اپنی امت کا امام و پیشوا ہوتا ہے جس طرح کہ قوم کے رئیس و کبیر سے یون کہتے ہین کہ یا فلان افعلوا کیت وکیت واسطے اعتبار کرنے اس کے تقدم کے اور واسطے ظاہر کرنے اس کی سرداری کے کلام حسن کے ساتھ یہ قول زمخشری کا ہے سمین نے کہا یہ معنی ہین تیسرے قول کے جو کہ گزر چکا ہے محلی نے کہا کہ

مراد آپ کی امت ہی بقرینہ یا بعجز نادی نے کہا یعنی نبی کا لفظ بولا گیا اور اس سے اس کی امت مراد لی گئی تو گویا یون کہا گیا
یا ایہا الامۃ اذا طلقتم الخ گازرونی اسی اسلوب پر چلے ہین تفسیر محلی کے ایک نسخہ مین المراد وامتہ بزیادت واو ہے یعنی
اس کلام مین اکتفا کیا ہے بطریق اس آیت کے سرابیل تقیکم الحر ای والبرد پس اس بنا پر نبی کے لفظ مین کچھہ
مجاز نہین ہے بلکہ نبی کو اپنی امت کے ساتھہ ندا کی گئی ہے تو گویا یون کہا گیا یا ایہا النبی والامۃ اذا طلقتم الخ اذا طلقتم
سے یہ مراد ہے اذا اردتم تطلیق النساء وعزمتم علیہ یعنی ای نبی جسوقت تم ارادہ کرو عورتون کے طلاق دینے کا اور اسکا
عزم کرو یہ معنی اس بنا پر ہین کہ جب کوئی شخص کسی کام پر متوجہ ہونے والا ہے اس کے کرنے پر مستعد ہے ابھی اس
مین شروع نہین کیا ہے تو اس کو اس شخص کے قائم مقام کرتے ہین جو اس کام مین شروع کرنے والا ہی اس
مجاز کی صرف اس لیے حاجت ہوئی کہ قولہ تعالے فطلقوہن لعدتہن ٹھیک ہو جائے کیونکہ شے اپنے
نفس پر مترتب نہین ہوتی ہی اور نہ کسی کو تحصیل حاصل کا امر کیا جاتا ہے مثلا کوئی شخص عورت کو طلاق دے چکا پہر تم اسکو امر کرو کہ تو اسکو طلاق دے
یہ ایک بے معنے بات ہے مراد النساء سے وہ عورتین ہین جن سے دخول کیا گیا ہے اور وہ اقراء والیان ہین
اب رہین وہ عورتین جنسے دخول نہین کیا گیا سو ان پر بالکل کچھہ عدت نہین ہے اور جو اشہر والیان ہین سو
ان کا بیان قولہ تعالی واللائی یئسن الآیہ مین آیندہ آئے گا لعدتہن کے معنی ہین مستقبلات لعدتہن یا فے
قبل عدتہن یا لقبل عدتہن یا لزمان عدتہن وہ زمانہ طہر ہے جرجانی نے کہا حرف لام بمعنی فی ہے اے فی عدتہن
ابو حیان نے کہا لاستقبال عدتہن بنا بر حذف مضاف حرف لام واسطے توقیت کے ہے نحو لقیتہ للیلۃ
بقیت من شہر کذا مراد یہ ہے کہ ان کو اس طہر مین طلاق دین جس مین جماع واقع نہ ہوا ہو پہر چھوڑ رکھی جا ہین
یہان تک کہ ان کی عدت منقضی ہو جائے پس جب تم نے ان کو ایسی طلاق دی تو مقرر تم نے ان کو طلاق
دی وقت مین ان کی عدت کے اس کا بیان سنت مطہرہ سے یہ ہی ۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہا ہے فی قبل عدتہن یعنی ان کی شروع عدت مین رواہ
عبد الرزاق فی المصنف وابن المنذر والحاکم وابن مردویہ ۲ حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ انہون
نے پڑہا لقبل عدتہن اخرجہ ابن الانباری ۳ مجاہد نے بہی اسی طرح پڑہا ہے اخرجہ ابن الانباری وسعید
بن منصور وغیرہما ۴ حضرت ابن عباس رض سے بہی اسی کے مثل مروی ہے اخرجہ عبد الرزاق وغیرہ
۵ اور اس کی تفسیر مین فرمایا طاہرا من غیر جماع اخرجہ سعید بن منصور وغیرہ ۶ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو
کوئی یہہ ارادہ کرے کہ سنی طلاق دے جیسا کہ اللہ تعالی نے اس کو امر فرمایا ہے تو چاہیے کہ اس کو طلاق
دے اس حال مین کہ وہ پاک ہو بغیر جماع کے اخرجہ عبد الرزاق وغیرہ ۷ حضرت انس رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حفصہ رض کو طلاق دی تو وہ اپنے گہر والون کے پاس آگئین اس پر اللہ تعالی نے

یہ آیت نازل فرمائی پس آپ سے کہا گیا کہ تم اُس سے رجوع کر لو پس بیشک وہ بڑی روزے رکھنے والی بڑی قیام کرنے والی ہے اور وہ تمہاری ازواج سے ہے جنت مین اخرجہ ابن ابی حاتم واخرجہ ابن جریر عن قتادہ مرسلا ۸ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ اُنہون نے اپنی بی بی کو طلاق دی اس حال مین کہ وہ حائض تھی پس حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس کا ذکر کیا تو آپ خفا ہوئے پھر فرمایا چاہیے کہ اُس سے رجوع کر لیوے پھر اسے روک رکھے یہان تک کہ طاہر ہو پھر حائض ہو اور طاہر ہو جائے پھر اگر اُس کو بھی ظاہر ہو کہ اُسے طلاق دیوے تو چاہیے اُس کو طلاق دے اس حال مین کہ وہ طاہر ہو قبل اسکے کہ اُسے چھوئے پس وہ یہہ عدت ہے جسکا اللہ نے امر فرمایا ہے کہ عورتین اُس کے وقت مین طلاق دی جائین اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوہن فے قبل عدتہن اخرجہ البخاری ومسلم وغیرہما ۔ ۹ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ یہ آیت قصہ طلاق عبد یزید مین نازل ہوئی ہے وقد اخرجہا ابن ابی حاتم اثرا طویلا قال الذہبی اسنادہ واہٍ والخبر خطاء فان عبد یزید لم یدرک الاسلام وفی الباب احادیث واحصوا العدۃ یعنی حفظ رکھو عدّت کو اور حفظ رکھو اُس وقت کو جس مین طلاق واقع ہوئی یہان تک کہ عدّت تمام ہو جاوے عدت تین قروء ہین مستقبلات کوامل جن مین کسی طرح کا نقصان نہین ہے یہ خطاب خاوندون کو ہی بسبب عورتون کی غفلت کے کسی نے کہا جورون کو ہے کسی نے کہا علے العموم مسلمانون کو ہے لیکن قول اوّل اولی ہے اِس لیے کہ ساری ضمیرین خاوندون کی ہین لیکن زوجات اِس خطاب مین داخل ہین بایں طور کہ ازواج کے ساتھ ان کو لاحق کرین کیونکہ خاوند تو عدت کا شمار اس لیے کرتا ہی کہ مراجعت کرے اور نفقہ دے یا قطع کرے اور رہنے کو گھر دے یا نکالے اور اپنا نسب لاحق کرے یا قطع کرے یہ سب امور درمیان خاوند اور جورو کے مشترک ہین کسی نے کہا کہ خاوند کو عدت کے شمار کرنے کا امر کیا گیا واسطے تفریق طلاق کے اقراء پر جبکہ وہ یہ ارادہ کرے کہ اُسے تین طلاق دے کسی نے کہا اِس لیے اُس کو حکم ہوا کہ زمانہ رجعت کے باقی رہنے کا اسی علم ہو اور نفقہ وسکنی کی مراعات کا اُس کو علم رہے واتقوا اللہ ربکم یعنی اور ڈرو اللہ سے جو تمہارا رب ہے اس بابت مین کہ عدت کو اُن پر طویل کرو اور اُن کو ضرر دو یہان جو اللہ تعالی کا وصف ربوبیت کیا کہ اُس اللہ سے ڈرو جو تمہارا پالنے والا ہے سراپا اُس کی نعمتون مین غرقاب ہو رہے ہو ہر دم ہر بات مین اُسکے محتاج ہو سو منظور اس سے امر تقوی کی تاکید ہے اور مبالغہ ہے ایجاب اتقا مین کیونکہ جو ذات پاک موصوف باین صفت ہے اُس سے تو ضرور ہی ڈرنا چاہیے لا تخرجوہن من بیوتہن یعنی مت نکالو اُن کو اُن کے گھرون سے جن مین وہ طلاق کے وقت تہین جبتک کہ عدت مین رہین بیوت کی نسبت جو عورتون کی طرف کی حالانکہ وہ اُنکے خاوندون کے ہین سو مقصود اس سے نہی کی تاکید ہے اور بیان ہی اُن کے کمال استحقاق کا واسطے

سکنی کی عدت کے مدت مین اسی کے مثل یہہ آیت ہے واذکرن ما یتلی فی بیوتکن اور یہہ آیت وقرن فی بیوتکن پہر جب اللہ پاک نے خاوندون کو منع کی اُن کے نکالنے سے اُن گہرون سے جن مین طلاق واقع ہوئی اور وہ اُس وقت اُن مین تہین تو عورتون کو بہی خود نکلنے سے منع کیا پس فرمایا ولا یخرجن یعنی اور وہ عورتین خود بہی نہ نکلین اُن گہرون سے جب تک کہ عدت مین ہین مگر واسطے کسی ضروری امر کے چنانچہ اِس کا بیان آیندہ آئیگا ابو السعود نے کہا اگرچہ خاوندون کی طرف سے اذن ہی کیون نہ ہو اس لیے کہ نکلنے کا اذن دینا اخراج کے حکم مین ہے خطیب کہتے ہین نہ نکلنے کی وجہ یہ ہے کہ عدت مین اللہ تعالے کا حق ہے تو وہ دونون کے باہم راضی ہونے سے ساقط نہین ہوتا ہے کسی نے کہا مراد یہہ ہے کہ وہ اپنی طرف سے نہ نکلین مگر جب خاوندون نے اُن کو اذن دے دیا ہو تو کچہہ خوف نہین ہے لیکن قول اوّل اولی ہے یہ سب عدم عذر کے وقت ہے اب رہا نکلنا کسی عذر کی وجہ سے جیسے کہانے پینے کی چیز خریدنا اُس عورت کا جس کے واسطے مفارقت کرنے والے پر نفقہ نہین ہے تو اس وقت دن مین نکلنا اُس کو جائز ہے کما قالہ الخطیب قرطبی کہتے ہین اور جب وہ نکلے بغیر کسی عذر کے تو عاصی ہو گی اور اُس کی عدت نہ ٹوٹے گی الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ بفتح وکسر یاے تحتیہ دونون قراتین سبعیہ ہین یہ استثنا اول جملے سے ہے واحدی کہتے ہین اکثر مفسرین اس پر ہین کہ مراد فاحشہ سے یہان زنا ہے حضرت ابن عباس بہی اسی کے قائل ہین فاحشہ یہہ ہے کہ وہ زنا کرے تو اس پر حد قائم کرنے کو نکالی جائے گی پہر اپنے گہر کی طرف واپس لائی جائے گی امام شافعی وغیرہ فرماتے ہین کہ فاحشہ بذا ہے زبان مین اور اُس کے ساتہہ استطالت ہے اُس شخص پر جو اُس کے ساتہہ اُس گہر مین ساکن ہے یعنی زبان سے بیہودہ باتین بکتی ہے اور گہر والون پر زبان درازی کرتی ہے دوسرا لفظ حضرت ابن عباس کا یہہ ہے کہ فاحشہ مبینہ یہ ہے کہ وہ عورت اُس مرد کے گہر والون پر بیہودہ باتین بکے پہر جب وہ اُن پر بیہودہ باتین بکے اپنی زبان سے تو مقرر اُن کو حلال ہے اُس کا نکالنا بسبب اس کی بدخلقی کے اِس کی مؤید وہ بات ہے جو عکرمہ نے کہی ہے کہ حضرت ابی کے مصحف مین الا ان یفحشن علیکم ہے کسی نے کہا کہ استثنا دوسرے جملے سے ہے واسطے مبالغے کے نہی مین خروج سے یہ بات بیان کرکے کہ اُس کا نکلنا ایک فاحشہ ہے شوکانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین یہ قول بعید ہے حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ اس کا نکلنا اپنے گہر سے قبل انقضای عدت کے یہی فاحشہ مبینہ ہے کسی نے کہا کہ فاحشہ نشوز ہے وتلک حدود اللہ یعنی یہ احکام جو اللہ پاک نے اپنے بندون کے واسطے بیان فرمائے اُس کی حدین ہین جو اُن کے لیے باندہی ہین اُن کو حلال نہین ہے کہ اُن حدون سے تجاوز کرکے اُن کے غیر کی طرف جائین ہذہ نہ فرمایا تلک فرمایا جس مین بُعد کے معنے ہین باوجود اس کے

١ اور یاد کرو جو پڑہی جاتی ۔۔۔ اللہ سے گہرون مین ١٢
٢ اور قرار کرو اپنے گہرون مین
٣ لا تخرجوہن ۔۔۔ بیوتہن ١٢ منہ
٤ اخرجہ عبد بن حمید ۔۔۔ ابن المنذر ١٢ منہ
٥ ۔۔۔ عبد الرزاق وسعید بن ۔۔۔ وابن راہویہ وعبد ۔۔۔ وابن جریر وابن ۔۔۔ والبیہقی من طرق
٦ اخرجہ ۔۔۔ وعبد بن حمید ۔۔۔ والحاکم وصححہ والبیہقی فی ۔۔۔ قول ابن قیس ١٢ منہ

کہ مشار الیہ قریب العہد ہو سو منظور اس سے خبر دینا ہے اِن احکام کے علو درجہ و بعد منزلت کی یعنی یہ احکام بڑے عالی درجہ بعید المنزلہ ہین تم کو چاہیے کہ اُن کا پاس رکھو اور ہرگز اُن سے آگے نہ بڑہو **وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ** یعنی جو کوئی اللہ کی حدون سے تجاوز کرکے اُن کے غیر کی طرف جائے یا اُن مین کی کسی شئے مین خلل اندازی کرے تو مقرر اُس نے اپنے نفس پر ظلم کیا بایں طور کہ ہلاک کے گھاٹون پر اُسے لا اُتارا اور ضرر کے مواقع مین اُس کو واقع کیا اس لیے کہ اللہ کے حدون سے جو مجاوزت کی اور اُس کی لکیر ڈالی ہوئی سے آگے بڑہا تو وہ اس پر اُس کو عقوبت کریگا اس سے بڑہ کر اور کونسا اپنے نفس کا بُرا کرنا ہے **بیضاوی** فرماتے ہین اے بان عرضہا للعقاب یعنی اپنے نفس پر ظلم یون کیا کہ اُس کو پیش کیا واسطے عقاب کے **ابو السعود** فرماتے ہین اے اضر بہا یعنی اپنے نفس کو ضرر پہونچایا اور ظلم کی یہ تفسیر کہ نفس کو پیش کرنا واسطے عقاب کے اس تفسیر کو اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہین مانتا ہے کہ **لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا** اس لیے کہ یہ جملہ مستانفہ ہے مضمون شرطیہ کی تعلیل کے لیے لایا گیا اور مقرر کہا ہے یعنی مفسرین نے کہ جس امر کو اللہ تعالےٰ احداث کرے وہ یہ ہے کہ مرد کے دل کو قلب کردے اُس کام سے جو اُس نے کیا بسبب تعدی و تجاوز کرنے کے طرف اُس کے خلاف کے تو اب ضرر وہی کہ ظلم عبارت ہو دنیوی ضرر سے جو اُس کو لاحق ہو بسبب اُس کے تعدی کے اور اس کا تدارک ممکن نہ ہو یا عبارت ہو مطلق ضرر سے جو کہ دنیوی و اُخروی دونون کو شامل ہے اور تعلیل دنیوی کے ساتھہ خاص کی جائے اس لیے کہ لوگون کا احتراز دنیوی خلل سے زیادہ سخت اور اُن کا اہتمام اس کے دفع مین زیادہ تر قوی ہے تو یہی اور لا تدری کا خطاب متعدی کو ہے بطریق التفات کے اس لیے کہ تعدی سے زجر کرنے کے ساتھہ مزید اہتمام منظور ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب نہین ہے جیسا کہ وہم کیا گیا ہے پس معنی یہ ہین جو کوئی تعدی و تجاوز کرے اللہ کی حدون سے تو مقرر اُس نے اپنے نفس کو ضرر پہونچایا اس لیے کہ او متعدی تو نہین جانتا ہے انجام کار کو شاید اللہ پیدا کردے تیرے دل مین بعد اُس تعدی کے جو تو نے کی ایک ایسا امر جو مقتضی ہو اس کام کے خلاف کا جو تو نے کیا ہے پس بدل دے بعوض اُس کے بغض کے محبت اور اُس سے اعراض کرنے کے بدلے اس کی طرف متوجہ ہونا اور سہل کردے اُس کی تلافی رجعت و استیناف نکاح سے انتہے **قرطبی** کہتے ہین سارے مفسرین نے کہا ہے کہ مراد امر سے یہان رغبت ہے رجعت مین اور معنی آمادہ کرنا ہے ایک یا دو طلاق پر اور نہی ہے تین سے اس لیے کہ جب وہ تین طلاق دیدے گا تو اپنے نفس کو ضرر پہونچائے گا وقت نادم ہونے کے جدائی پر اور وقت رغبت کے رجوع کرنے مین پہر مراجعت کی طرف کوئی راہ نپائے گا **مقاتل** نے کہا بعد ذلک یعنی بعد ایک طلاق کے یا دو طلاق کے امرا بالمراجعۃ **واحدی** کہتے ہین وہ امر جو احداث کرے یہ ہے کہ مرد کے دل مین اس کی مراجعت کی محبت ڈالدے بعد ایک اور دو طلاق کے زجاج نے کہا اور

بیضاوی نے کہا ہے کہ اُس کو پیش کیا واسطے عقاب کے لیکن اس تفسیر کو لا تدری کا جملہ نہین مانتا ہے اس لیے کہ خطاب حنفاوی نے کہا ہے سیاق الطلاق ۱۲ منہ

اور جب اُسے تین طلاق دے دین ایک وقت مین تو قولہ تعالےٰ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا کے کچھہ معنی نہون گے
فاطمہ بنت قیس سے امرا کی تفسیر مین رجعت مروی ہے محارب بن دثار سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین حلال کی اللہ نے کوئی شے کہ زیادہ تر اُس کو مبغوض ہو طلاق سے اخرجہ ابو داؤد مرسلا
حضرت ابن عمر سے مرفوعًا مروی ہے کہ بیشک ابغض حلال سے طرف اللہ کے طلاق ہے رواہ الثعلبی من حدیثہ عن علی
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے فرمایا بیاہ کرو اور مت طلاق دو پس بیشک طلاق سے ہلتا ہے اُس سے عرش حضرت
ابو موسیٰ سے مرفوعًا مروی ہے کہ مت طلاق دو عورتون کو مگر ریبت سے پس بیشک اللہ عزوجل دوست نہین رکھتا ہے
ذواقین اور نہ ذواقات کو حضرت انس سے مرفوعًا مروی ہے نہین قسم کھائی ساتھہ طلاق کے اور نہ اُس کے ساتھہ
قسم لی مگر منافق نے اسند جمیعہ الثعلبی رحمہ اللہ تعالےٰ فی کتابہ صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین
اما حدیث ابن عمر فقد رواہ ابو داؤد وابن ماجہ عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب موصولا وصححہ الحاکم وغیرہ ورواہ ابو داؤد
ایضا والبیہقی مرسلا عن محارب بن دثار ولیس فیہ ابن عمر ورجح ابو حاتم والدارقطنی والبیہقی ارسالہ وقال الخطابی انہ المشہور
ورواہ الدارقطنی عن معاذ بلفظ ما خلق اللہ شیئا ابغض علیہ من الطلاق قال الحافظ ابن حجر واسنادہ ضعیف ومنقطع انتہیٰ
واما حدیث علی فرواہ ابن عدی فی کتابہ الکامل فی معرفۃ الضعفاء عنہ رضی اللہ عنہ باسناد ضعیف بل قیل موضوع ورواہ
الخطیب عن علی ایضا مرفوعا وفی اسنادہ عمر بن جمیع یروی الموضوعات عن الاثبات واما حدیث ابی موسیٰ فقد رواہ
الطبرانی عنہ رضی اللہ عنہ مرفوعا وکذا الدارقطنی فی الافراد ورواہ الطبرانی فی الکبیر ایضا عن عبادۃ بلفظ ان اللہ لا یحب
الذواقین ولا الذواقات وفی سندہ راو لم یسم وبقیۃ رجال اسنادہ ثقات واما حدیث انس فرواہ ابن عساکر فی تاریخہ
عن انس رضی اللہ عنہ وسندہ ضعیف جدا وعن ثوبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ایما امرأۃ سالت
زوجہا الطلاق من غیر باس بہ حرام علیہا رائحۃ الجنۃ اخرجہ ابو داؤد والترمذی کذا فی فتح البیان ف ابن کثیر مین ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اول خطاب کیا گیا واسطے تشریف و تکریم کے پھر تبعًا امت کو خطاب کیا پس فرمایا یا ایہا
النبی اذا طلقتم النساء بعد ذکر قول عبد اللہ بن مسعود کے کہ الطہر من غیر جماع ہے یون کہا ہے وروی عن ابن عمر
وعطاء ومجاہد والحسن وابن سیرین وقتادہ ومیمون بن مہران ومقاتل بن حیان مثل ذلک وہو روایۃ عن عکرمۃ
والضحاک حضرت ابن عباس سے فطلقوہن لعدتہن کی تفسیر مین مروی ہے کہ اُس کو طلاق نہ دے اس حال
مین کہ وہ حائض ہو اور نہ اُس طہر مین جس مین اُس سے جماع کر چکا ہے ولیکن اُسے چھوڑ رکھے یہان تک کہ جب
حائض ہو اور طاہر ہو جائے تو اُس کو ایک طلاق دیدے عکرمہ نے کہا کہ عدت طہر ہے اور قرء حیضہ ہے اُس کو
طلاق دے اس حال مین کہ وہ حاملہ ہو اُس کا حمل خوب ظاہر ہو گیا ہو اور اُس کو طلاق نہ دے اُس حال
مین کہ اُس سے صحبت کر چکا ہے اور نہین جانتا ہے کہ وہ حاملہ ہے یا نہین اسی جگہ سے فقہاء نے طلاق کے

ف اخرجہ ابن ابی حاتم ۱۲ منہ ف یعنی بیہقی یعنی علی بن ابی طالب ۱۲ منہ

احکام اخذ کئے ہین اور طلاق سُنت و طلاق بدعت کی طرف اُس کی تقسیم کی ہے پس طلاق سُنت تو یہ ہے کہ اُسے طلاق دے اس حال مین کہ وہ پاک ہو بغیر جماع کے یا حاملہ ہو کہ اُس کا حمل ظاہر ہو چکا یا بدعی طلاق یہ ہے کہ اُسے طلاق دے حیض کی حالت مین یا اُس طہر مین جس مین اس سے جماع کر چکا ہے اور نہین جانتا ہے کہ آیا وہ حاملہ ہوئی یا نہین اور ایک تیسرا طلاق ہے کہ اُس مین نہ سنت ہے نہ بدعت ہے یہ طلاق صغیرہ و آیسہ وغیرہ مدخول بہا کا ہے وتحریر الکلام فی ذالک وما یتعلق بہ مستقصی فی کتب الفروع واللہ سبحانہ وتعالی اعلم قولہ تعالی واحصوا العدۃ کا یہ مطلب ہے کہ عدت کا حفظ رکھو اور اُس کی ابتدا و انتہا کو پہچانو تاکہ عورت پر عدت طویل نہو جائے کہ وہ ازواج سے باز رہے اور ڈرو اللہ سے اس باب مین جو تمہارا رب ہے قولہ تعالی لا تخرجوہن الآیہ یعنی عدت کی مدت مین اُس کے واسطے سکنے کا حق ہے خاوند پر جب تک کہ وہ اُس کی عدت مین رہے پس مرد کو نہین پہونچتا ہے کہ اُس کو نکالے اور اُس کو بھی نکلنا جائز نہین ہے کیونکہ وہ بھی حق زوج کے واسطے روکی گئی ہے قولہ تعالی الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ یعنی وہ عورتین نکالی جائین اپنے گھرون سے مگر یہ کہ عورت فاحشۃ مبینۃ کی مرتکب ہو تو اُس گھر سے نکالی جائے گی فاحشۃ مبینۃ شامل ہے زنا کو جیسا کہ حضرت ابن مسعود و حضرت ابن عباس و سعید بن مسیب و شعبی و حسن و ابن سیرین و مجاہد و عکرمہ و سعید بن جبیر و ابو قلابہ و ابو صالح و ضحاک و زید بن اسلم و عطاء خراسانی و سدی و سعید بن ابی ہلال وغیرہم نے کہا ہے اور شامل ہے اُس کو کہ جب عورت نشوز کرے یا بیہودہ باتین بکے مرد کے گھروالون پر اور کلام و فعال مین اُن کو ایذا دے جیسا کہ حضرت ابی بن کعب و حضرت ابن عباس و عکرمہ وغیرہم نے کہا ہے قولہ تعالی وتلک حدود اللہ الآیہ یعنی یہ احکام اللہ کی شرائع و محارم مین اور جو کوئی اُن سے نکلے اور ان سے تجاوز کرکے ان کے غیر کی طرف جائے اور ان کی بجا آوری نکرے تو مقرر اُس نے یہ کام کرکے اپنے نفس پر ظلم کیا قولہ تعالی لا تدری الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ ہم نے جو عدت کی مدت مین مطلقہ عورت کو خاوند کے گھر مین باقی رکھا سو صرف اس لیے کہ شاید وہ اس کی طلاق پر نادم ہو اور اللہ تعالی اُس کے دل مین اُس کی رجعت پیدا کردے تو یہ زیادہ تر سہل و آسان ہو زہری نے عن عبید اللہ بن عبد اللہ لا تدری الآیہ مین روایت کیا ہے کہ رجعت ہے جیسا کہ اول گزر چکا ہے اسی طرح شعبی و عطا و قتادہ و ضحاک و مقاتل بن حیان و ثوری نے بھی کہا ہے اسی جگہ سے سلف مین کے جانے والے اور اُن کے تابعین جیسے حضرت امام احمد بن حنبل جو گئے ہین وہ اس طرف گئے ہین کہ مبتوتہ یعنی مقطوعہ کے واسطے سکنے واجب نہین ہے اور اسی طرح وہ عورت جس کا خاوند مرگیا ہے اور فاطمہ بنت قیس فہریہ کی حدیث پر بھی اعتماد کیا ہے جبکہ ابو عمرو بن حفص اُس کے خاوند نے اُس کو آخر تین طلاقین دین اور وہ اس عورت سے غائب تھا یمن مین سو وہان سے یہ اُس کی طرف کہلا بھیجا پھر اُس کے وکیل نے فاطمہ کی طرف جو بھیجے یعنی نفقہ تو وہ اُس پر خفا ہوئی پس وکیل نے کہا واللہ تیرے واسطے ہمپر کچھ نفقہ نہین ہے پھر فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی تو آپ نے فرمایا نہین ہے واسطے

تیرے اُس پر کچھ نفقہ و مسکن ولا سکنی یعنی مسلم مین یہ ہے اور نہ سکنے اور آپ نے اُس کو حکم دیا کہ ام شریک کے گھر مین عدت کرے پھر فرمایا وہ ایک عورت ہے کہ میرے اصحاب اُس کو ڈھانکتے ہین یعنی اُس کے پاس آتے جاتے ہین) تو عدت کر نزدیک ابن ام مکتوم کے پس بیشک وہ ایک نابینا مرد ہے تو اپنے کپڑے رکھے گی الحدیث امام احمد نے اِس حدیث کو بطریق دیگر بلفظ دیگر روایت کیا ہے اُس مین یہ ہے سوا اس کے نہین کہ نفقہ و سکنے واسطے عورت کے ہے اپنے خاوند پر جب تک کہ واسطے اُسکے اُس پر رجعت ہی پھر جب نہو واسطے اس کے اُس پر رجعت تو نہ نفقہ ہے نہ سکنے طبرانی کی حدیث مین ہے فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما السکنی والنفقة للمرأة اذا کان لزوجها علیها رجعة فاذا کانت لا تحل له حتی تنکح زوجا غیره فلا نفقة لها ولا سکنی وکذا رواه النسائی عن احمد بن یحیی الصوفی عن ابی نعیم الفضل بن دکین عن سعید بن یزید وهو الاحمسی البجلی الکوفی قال ابو حاتم الرازی هو شیخ یروی عنه فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ پھر جب پہونچین اپنے وعدے کو تو رکھ لو اُن کو دستور سے یا چھوڑ دو اُن کو دستور سے اور گواہ کر لو دو معتبر اپنے مین کے اور سیدھی کہو گواہی اللہ کے واسطے یہ بات جو ہے اِس سے سمجھ جاوے گا جو کوئی یقین رکھتا ہوگا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے وہ کر دے اُس کا گزارہ اور روزی دے اُس کو اللہ جہان سے اُس کو خیال نہو اور جو کوئی بھروسا رکھے اللہ پر تو وہ اُس کو بس ہے اللہ مقرر پورا کر لیتا ہے اپنا کام اللہ نے رکھا ہے ہر چیز کا اندازہ ف طلاق دے کر عدت ہو چکنے سے پہلے اگر چاہے رکھ لینا تو رجعت پر دو گواہ کرے تا لوگون مین متہم نہو نتھے ف فاذا بلغن اجلهن الآیہ یعنی پھر جب وہ قریب ہون انقضائی مدت عدت کو اور پاس آ لگین اُس کے آخر کو تو رجوع کر لو اُن سے باین نیت کہ باہم خوش گزران کرو۔ اور اتفاق مناسب کرو اور اُن مین راغب ہو بقصد نہو کہ دوسرے طلاق دیکر اُن کو ضرر پہونچاؤ دوسری عدت کے واجب کرنے کو اُن کے سوا اور امور ضرر کے یا چھوڑ رکھو اُن کو یہان تک کہ اُن کی عدت پوری ہو جانے تو وہ اپنے نفوس کی مالک ہو جائین مع اس کے کہ جو حقوق اُن کے تم پر ہین اُن کو وفا کرو اور قول و فعل سے اُن کی ضرر رسانی کو چھوڑ دو پس بیشک یہ آیت اپنے افصاح سے تو اس بات کی ضامن ہے کہ فعل خیرات پر آمادہ کرتی ہے اور اپنے افہام سے اجتناب منکرات کی ضامن ہے واشهدوا ذوی عدل منکم یعنی اور گواہ کر لو دو صاحب عدالت اپنے مین کے عدل سے مراد عدالت ہے اس لیے کہ عدل ضد ہی جور کی اور یہ راجح ہے طرف معنی عدالت کے یہ شہادت رجعت پر ہے کسی نے کہا طلاق پر کسی نے کہا دونون پر واسطے کاٹنے تنازع

اور قطع کرنے مادۂ خصومت کے یہ امر واسطے ندب کے ہے تاکہ دونون مین تجاحد وانکار واقع نہو کما فی قولہ تعالی واشہدوا اذا تبایعتم کسی نے کہا جو ب کے لیے ہے حضرت امام شافعی اسی طرف گئے ہین فرمایا کہ گواہ کرنا رجعت مین تو واجب ہے اور فرقت مین مندوب الیہ ہی حضرت امام احمد بھی اسی طرف گئے ہین امام شافعی کے ایک قول مین یہ ہے کہ رجعت گواہ کرنیکی طرف محتاج نہین ہے مثل باقی حقوق کے اسی کے مثل حضرت امام ابوحنیفہ وحضرت امام احمد سے بھی مروی ہے ابن سیرین سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمران بن حصین سے ایک شخص کا پوچھا کہ اس نے طلاق دے اور گواہ نہ کیے فرمایا اس نے برا کیا طلاق دی بدعت مین اور رجوع کیا غیر سنت مین پس گواہ کرے اپنی طلاق پر اور اپنی مراجعت پر اور اللہ سے استغفار کرے **واقیموا الشہادۃ للہ** یہ امر ہے گواہون کو کہ جس بات کے گواہ ہوے ہین اس کو ادا کرین واسطے تقرب الی اللہ کے یعنی بے ریا شہادت دین محض اللہ کے واسطے مشہود لہ وعلیہ کا کچھ خیال نکرین **اداے شہادت** پر صرف اس لیے برانگیختہ کیا رغبت دلائی کہ اس مین گواہون پر تنگی ہے کیونکہ بسا اوقات یہ اس طرف مودی ہوتا ہے کہ گواہ اپنی مہمات کو چھوڑتا ہے اور اس لیے کہ اس مین تنگی ہے ملاقات حاکم کی جس کے پاس اداے شہادت کرتا ہے اور کبھی اس کا مکان دور ہوتا ہے اور گواہ کو عوائق وموانع ہوتے ہین کسی نے کہا یہ امر ہی خاوندون کو کہ قائم کرین شہادت کو یعنی گواہون کو وقت رجعت کے پس اب واشہدوا ذوی عدل منکم امر ہوگا نفس شہادکا اور اقیموا الشہادۃ سے امر ہوگا اس بات کا کہ وہ شہادات خالص واسطے اللہ کے ہون واسطے مشہود علیہ وله کے اور نہ واسطے کسی غرض کے اغراض مین سے سوا قائم کرنے حق کے اور دفع ضرر کے **ذلکم یوعظ بہ** الآیہ یعنی یہ امر گواہ کرنے کا اور شہادات کے قائم کرنے کا واسطے اللہ کے جس کا ذکر گزرا یا اول سورت سے یہان تک جو کچھ مذکور ہوا اس سے نصیحت کیا جاتا ہے وہ شخص جو کہ ایمان لاتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر خاص کر کے مومن کا ذکر اس لیے کیا کہ اس سے نفع لینے والا وہی ہے نہ اس کا غیر **ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا** یعنی جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے تو وہ کر دے واسطے اسکے نکاسی اُن شدائد ومحن سے جن مین وہ واقع ہوا یہ جملہ اعتراضیہ ماسبق کا موکد ہے ماقبل مین ذکر تھا امر طلاق کے جاری کرنے کا سنت پر یعنی یہ ہین جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے پھر سنی طلاق دے اور عدت والی عورت کو ضرر نہ پہونچائے اور اسے اُس کے گھر سے نہ نکالے اور احتیاط کرے پھر گواہ کرے تو کر دے اللہ واسطے اُسکے نکاسی ان غمون سے اور تنگیون مین واقع ہونے سے جو کہ ازدواج کی شان مین ہوتی ہین اور ان کو اس سے دور کر دے اور خلاص اُس کو عطا فرماوے کسی نے کہا کہ جو کوئی ڈرتا ہے اللہ کے عذاب سے باین طور کہ اُس کے اوامر کی بجا آوری اور اُسکے نواہی سے پرہیز کرتا رہے اور جو حدین اُس نے اپنے بندون کے لیے باندھی ہین اُنکے پاس ٹھیرا رہے اُن سے آگے نہ بڑھے تو کر دے اللہ واسطے اُس کے نکاسی شدائد ومحن سے جن مین وہ پڑگیا حضرت ابن مسعود سے مروی ہے مخرج اُس کا یہ ہے وہ یہ جانے کہ وہ شے اللہ کی طرف سے ہے اور وہ اللہ ہی ہے جو اُس کو عطا کرتا ہی

اور وہی اُس سے روکتا ہے اور وہی اس کو مبتلا کرتا ہے اور وہی اُس کو عافیت دیتا ہے اور وہی اُس سے دفع کرتا ہے
حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ نجات دی اُس کو ہر کرب سے دُنیا و آخرت میں حضرت جابر رضؓ سے مروی ہے
کہ یہ آیت نازل ہوئی قبیلہ اشجع کے ایک شخص کے حق میں وہ فقیر خفیف ذات الید کثیر العیال تھا یعنی اُس کے عیال
بہت تھے اور مال کم تھا تو وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا پھر آپ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ
تو اللہ سے ڈر اور صبر کر پھر وہ نہ ٹھیرا مگر تھوڑا یہان تک کہ اُس کا ایک بیٹا بکریون کا گلہ لایا دشمنون نے اُس کو پالیا تھا[1]
پھر وہ آپ کے پاس آیا تو آپ سے اُن بکریون کا پوچھا اور آپ کو اُن کی خبر دی تو آپ نے فرمایا تو اُن کو کہا اس پہ
یہ آیت اتری ومن یتق اللہ الآیہ اخرجہ الحاکم وصححہ وضعفہ الذہبی حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ عوف
بن مالک اشجعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا تو عرض کیا یا رسول اللہ میرے بیٹے کو دشمنون نے
قید کر لیا ہے اور اُس کی مان بے صبر ہو گئی ہے پس آپ مجھی کیا حکم دیتے ہین فرمایا مین تجھ کو اور اُس کو یہ امر کرتا
ہون کہ تم دونون کثرت کرو لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے کہنے کی پس وہ عورت بولی اچھی ہے وہ شئے جس کا تجھے
امر فرمایا ہے پھر اُن دونون نے اُس کا کثرت سے کہنا شروع کیا پس دشمن اُس کے بیٹے سے غافل ہو گئے تو اُن
کی بکریان ہانک لایا پھر اُن کو لے کر اپنے باپ کی طرف آیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اخرجہ ابن مردویہ من طریق الکلبی
عن ابی صالح عنہ وفی الباب روایات تشہد لہذا[2] حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ کفایت کرے گا اُس کو
دنیا کی ہم و غم کی حضرت ابو ذر رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کا پڑھنا
شروع کیا پھر آپ اس کو بار بار کہنے لگے یہان تک کہ مین اونگھ گیا پھر آپ نے فرمایا اے ابو ذر اگر لوگ سارے اس کو
اخذ کرتے تو البتہ اُن کو کافی ہوتی اخرجہ احمد والحاکم وصححہ وغیرہما وفی الباب احادیث کلبی کہتے ہین جو کوئی
ڈرے اللہ سے باین طور کہ مصیبت کے وقت صبر کرے تو کردے واسطے اُس کے مخرج نار سے طرف جنت کے
حضرت حسن نے فرمایا کہ مخرج اُس شئے سے جس سے اللہ نے نہی کی ہے ابو العالیہ نے کہا کہ مخرج ہر اُس شئے سے
جو لوگون پر تنگ ہوئی ہے شعبی وضحاک کہتے ہین کہ یہ طلاق مین ہے خاصتہً یعنی جو کوئی طلاق دے جیسا کہ
اللہ نے اُس کو امر فرمایا ہے تو کردے واسطے اُس کے مخرج رجعت مین عدت کے اندر اور وہ بعد عدت کے
مثل احد الخطاب کے ہوگا ویرزقہ من حیث لا یحتسب یعنے اور دی اُس کو کشایش اور خلف جہان سے
اُس کو خیال نہ ہو حضرت ابن مسعود رضؓ نے فرمایا یعنی جہان سے وہ نہین جانتا ہے مطلب یہ ہے کہ ایسی جگہ
سے جو اُس کے دل مین نہین گزرتی ہے اور نہ اُس کے گمان مین ہوتی ہے حسین بن فضل کہتے ہین جو
کوئی ڈرے اللہ سے ادای فرائض مین تو کردے واسطے اُس کے مخرج عقوبت سے اور دیوے اُس کو ثواب
جہان سے وہ خیال نہین کرتا ہے یعنی برکت دیتا ہے واسطے اُس کے اُس شئے مین جو اُس کو دی ہے

[1] یعنی اس کو پکڑ لیا تھا پھر وہ اُن سے بکریان لے کر چھپٹ آیا ۱۲ منہ
[2] من طریق سالم بن ابی الجعد عن جابر ۱۲ منہ

سہل بن عبداللہ فرماتے ہین جو کوئی ڈرے اللہ سے اتباع سنت مین تو کردے واسطے اُس کے مخرج اہل بدع کی عقوبت سے اور دیوی اُس کو جنت جہان سے وہ خیال نہین کرتا ہے ان کے سوا اور قول بہی کہے ہین ظاہر آیت عموم ہے اور کسی نوع کے ساتھہ خاص کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے اور جس مین سیاق ہے وہ تو بدخول اولی اس مین داخل ہے اب اگر کوئی کہے کہ ہم بہت سے اتقیا کو دیکھتے ہین کہ رزق مین اُن پر تنگی کی گئی ہے تو جواب دین گے کہ متقی رزق سے خالی نہین رہتا ہے اور آیت اس پر دال نہین ہے کہ متقی کے واسطے رزق مین وسعت کی جاتی ہے بلکہ اس پر دال ہے کہ اُس کو روزی ملتی ہے جہان سے وہ خیال نہین کرتا ہے اور یہ ایک مطرد امر ہے اتقیا مین افادہ الکرخی **ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ** یعنی اور جو کوئی وثوق واعتماد کرے اللہ پر اُس شی مین جو اُسے پیش آئی ہے تو کفایت کرے اُس کی اُس شے سے جس نے اُسے ہم و فکر مین ڈالا حضرت ابن مسعود فرماتے ہین وہ متوکل نہین ہے جو کہتا ہے کہ میری حاجت روا کی جاوے گی اور نہین ہے ہر وہ شخص جو توکل کرتا ہے اللہ پر کہ کفایت کرے اُس کی اُس شے سے جس نے اُس کو فکر مین ڈالا اور دفع کرے اُس سے اُس شے کو جسے ناخوش رکھتا ہے اور روا کرے اُس کی حاجت ولیکن اللہ تعالے نے فضیلت دی ہے اُس کو جس نے توکل کیا اُس پر جس نے توکل نہ کیا یہ کہ دور کرتا ہے اس سے اُس کے گناہ اور بڑا کرتا ہے واسطے اُس کے اجر سبحان اللہ کیا منور قول ہے اس سے بہت سی اشکالون کا جواب ہو جاتا ہے **ان اللہ بالغ امرہ** یعنی بیشک اللہ پہونچنے والا ہے اپنے کام کو پس اُس کام کا ہونا ضروری ہے وہ اُس کو نافذ وجاری کرے گا برابر ہے کہ توکل حاصل ہو یا نہ ہو حضرت ابن مسعود فرماتے ہین قضا کرنے والا ہے اپنی امر کا اُس پر جس نے توکل کیا اور اُس پر جس نے توکل نہ کیا ولیکن متوکل سے کفارہ کر دیتا ہے اُس کے گناہون کا اور عظیم کرتا ہے واسطے اس کے اجر جمہور نے بہ تنوین بالغ ونصب امرہ پڑہا ہے اور کسی[۱] نے باضافت پڑہا ہے[۲] اور کسی[۳] نے بہ تنوین بالغ ورفع امرہ اس لئے کہ فاعل ہے بالغ کا یا یون کہو کہ امرہ مبتدائی مؤخر ہے اور بالغ خبر مقدم فراء اس قراءت کی توجیہ مین فرماتے ہین اُسے امرہ بالغ اور کسی[۴] نے بالغا بنصب بنا بر حال اور ان کی خبر قولہ **قد جعل اللہ** الآیہ ہوگی معنی پہلے اور دوسرے کی بنا پر یہ ہین کہ اللہ پاک پہونچنے والا ہے اُس امر کو جس کا ارادہ کرتا ہے کوئی شے اُس سے فوت نہین ہوتی ہے اور نہ کوئی مطلوب اُس کو عاجز کرتا ہے تیسرے کی بنیاد پر یہ معنی ہین کہ بیشک اللہ نافذ ہے امر اُس کا کوئی شے اُس کو رد نہین کرتی ہے **قد جعل اللہ لکل شئ قدرا** یعنی مقرر رکھی ہے اللہ نے واسطے ہر شے کے ایک تقدیر وتوقیت یا ایک مقدار جس سے وہ تجاوز نہین کرتی ہے گو ساری خلائق اجتہاد و کوشش کرے اس مین کہ وہ اُس سے تجاوز کرے پس اللہ پاک نے شدت کے واسطے ایک مدت رکھی ہے کہ وہ اُس تک منتہی ہوگی اور رخاء وراحت کے لیے ایک مدت ٹہیرائی ہے کہ وہ اُس تک منتہی ہوگی **یہ بیان** ہے اس کا کہ اللہ پر توکل کرنا اور اپنے کام اُس کے سپرد کرنا واجب ہے

[۱] یعنی حفص ۱۲ منہ
[۲] اور اسی طرح قراءت سابقہ یعنی سبعیہ ۱۲ منہ
[۳] یعنی ابن ابی عبلہ وابو جعفر وداؤد بن ابی ہند ۱۲ منہ
[۴] فی روایۃ ۱۲ منہ یعنی مفضل ۱۲ منہ

اس لیے کہ جب بندہ یہ جان لے گا کہ ہر شے رزق وغیرہ نہیں ہوتی ہی مگر اللہ کی تقدیر و توفیق سے تو اب کچھ باقی نہ رہا مگر تسلیم واسطے قدر کے اور توکل سُدی کہتے ہیں قدر سے مراد حیض و عدت کی قدر ہی یعنی اس لیے کہ سیاق آیت کا اسی باب میں ہے یہ بھی ایک فرد ہے افراد قدر سے حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں یعنی اجلا و منتہی الیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے اگر تم توکل کرتے اللہ پر جیسا کہ حق ہے اُس کی توکل کا تو البتہ تم رزق دیے جاتے جیسے رزق دیے جاتے ہیں پرندے کہ صبح کو جاتے ہیں خالی شکم ہو کر اور شام کو آتے ہیں پُر شکم ہو کر اخرجہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والحاکم وصححہ وغیرہم کذا فی فتح البیان **ف** ابن کثیر میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب عدت والی عورتیں انقضائے عدت کے قریب ہوں اور عدت بالکل فارغ نہ ہو جائے تو خاوند یا تو اس کے روک رکھنے پر عزم کرے وہ یہ ہے کہ اس کو اپنی عصمت نکاح کی طرف پھیر لے اور حسب حال پر وہ اسکے پاس بھی اُسی پر مستمر رہے بمعروف کا یہ مطلب ہے کہ اس کی صحبت میں اس سے احسان کرے اس کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھے یا یہ کہ اُس کی مفارقت پر عزم کرے ساتھ معروف کے یعنی بغیر اسکے کہ اُس کو بُرا کہے گالیاں دے سختی و درشتی کرے بلکہ بوجہ جمیل و سبیل حسن اُسے طلاق دیدے واشہدوا ذوی عدل منکم یعنی اور گواہ کر لو دو صاحب عدل اپنے میں سے رجعت پر جبکہ عزم کرو اُس پر جیسا کہ ابوداؤد و ابن ماجہ نے حضرت عمران بن حصین سے روایت کیا ہے کہ کسی نے ان سے اُس شخص کا پوچھا جو کہ طلاق دیتا ہے عورت کو پھر اُس سے صحبت کرتا ہے اور نہ اُسکی طلاق پر گواہ کیے اور نہ اُس کی رجعت پر تو فرمایا طلقت لغیر سنۃ وراجعت لغیر سنۃ یعنی طلاق و رجعت دونوں کام تو نے خلاف سنت کیے گواہ کر اُس کی طلاق پر اور اس کی رجعت پر اور پھر ایسا کام مت کرنا ابن جریج نے کہا کہ عطا کہتے تھے جائز نہیں ہے نکاح میں اور نہ طلاق میں اور نہ رجاع میں مگر دو شاہد عدل جیسا کہ اللہ عز و جل نے فرمایا ہے مگر یہ کہ کسی عذر سے ہو ذلکم یوعظ بہ الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ یہ گواہ کرنا اور گواہی کا قائم کرنا جس کا ہم نے تم کو امر کیا اس کی بجا آوری وہی کرتا ہے جو کہ ایمان لاتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور اس پر کہ یہ امر مشروع ہے اور وہ شخص جو ڈرتا ہے اللہ کے عقاب سے دار آخرت میں اسی جگہ سے امام شافعی اپنے احد القولین میں اس طرف گئے ہیں کہ رجعت میں گواہ کرنا واجب ہے جس طرح کہ ان کے نزدیک ابتدائے نکاح میں واجب ہے علما میں کا ایک گروہ اسی کا قائل ہے اور جو اس کا قائل ہے وہ یہ کہتا ہے کہ رجعت نہیں ہوتی ہے مگر قول سے تا کہ گواہ کرنا اس پر واقع ہو قولہ تعالیٰ ومن یتق اللہ الآیہ یعنی جو کوئی ڈرے اللہ سے اُس بات میں جس کا اُسے امر کیا اور چھوڑنے میں اُس شے کے جس سے اُس کو منع کی تو کر دے واسطے اُس کے امر اُس کے سے ایک مخرج اور روزی دی اُس کو ایسی جہت سے جو اُس کے دل میں نہیں گزرتی ہے بعد اس کے حضرت ابوذر کی حدیث ذکر کی ہے اُس میں اتنا زیادہ ہے پھر آپ نے فرمایا اے ابوذر تو کیونکر کرے گا جبکہ مدینے سے نکالا جائے گا میں نے کہا طرف

فراخی وراحت کی جاؤں گا تو ایک کبوتر ہوں گا کہ کبوتروں سے فرمایا کیونکر کرے گا جبکہ مکے سے نکالا جائے گا کہا
میں نے عرض کیا کہ طرف فراخی وراحت کی طرف شام وارض مقدس کے فرمایا اور کیونکر کرے گا جبکہ شام سے نکالا
جائے گا میں نے عرض کیا اب تو قسم ہے اُس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں رکھوں گا اپنی تلوار
اپنے کاندہے پر فرمایا او خیر من ذلک قلت او خیر من ذلک فرمایا تو سنے اور مانے اگرچہ وہ ہو ایک حبشی غلام حضرت
عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ جامع تر آیت قرآن میں اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ ہی اور اکثر آیت قرآن
میں از روی کشایش کے وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ہے اخرجہ ابن ابی حاتم مسند میں حضرت ابن عباس رض سے مرفوعًا
مروی ہے جو کوئی کثرت کرے استغفار کی تو کردے اللہ واسطی اُس کے ہر ہم سے فرج یعنے کشایش اور ہر تنگی سے
نکاسی اور روزی دے اُس کو جہان سے خیال نہین کرتا ہے عکرمہ سی مروی ہے جو کوئی طلاق دی جیسا کہ اللہ
نے اُس کو امر کیا ہے تو کردے واسطے اُس کے مخرج قتادہ سے مروی ہے کردی واسطے اُس کے مخرج شبہات
امور ہی اور کرب سے نزدیک موت کے اور روزی دی اُس کو جہان سے وہ رجا وامید نہین رکھتا ہے سُدی نے کہا
وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يُطَلِّق لِلسُّنَّة وَيُرَاجِع لِلسُّنَّة یعنی جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے باین طور کہ سنت کے موافق طلاق دیوے
اور رجوع کرے بعد اُس کے سُدی نے عوف بن مالک کا قِصّہ ذکر کیا ہے کچھ الفاظ کا تفاوت ہی حضرت
ثوبان سی مرفوعًا مروی ہے کہ بیشک البتہ محروم ہوتا ہے رزق سے بسبب گناہ کے جس کو وہ پہونچتا ہے اور رد نہین
کرتی ہی قضا کو مگر دعا اور زیادہ نہین کرتا ہے عمر میں مگر بر اخرجہ الامام احمد ورواہ النسائی وابن ماجہ من حدیث سفیان
وهو الثوری بہ بعد اس کے عوف بن مالک کا قِصّہ بروایت محمد بن اسحق ذکر کیا ہے حضرت عمران بن حصین سے
مرفوعًا مروی ہے جو کوئی منقطع ہوا طرف اللہ کے تو کفایت کرتا ہے اللہ اس کی ہر مؤنت سی اور روزی دیتا ہی اُس کو
جہان سے وہ خیال نہین کرتا ہے اور جو کوئی منقطع ہوا طرف دنیا کے تو سونپ دیتا ہے اس کو طرف اُس کے اخرجہ
ابن ابی حاتم اس کی سند میں درمیان حضرت فضیل بن عیاض کے اور عمران کے ہشام بن حسن کا واسطہ ہے
قولہ تعالیٰ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ وہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار ہوئے تو آپ نے اُن سے فرمایا یا غلام انی معلمک کلمات احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ
تجدہ تجاہک واذا سألت فاسأل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان الامۃ لو اجتمعوا علی ان ینفعوک لم
ینفعوک الا بشئ قد کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک لم یضروک الا بشئ قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام و
جفت الصحف اخرجہ الامام احمد وقد رواہ الترمذی من حدیث اللیث بن سعد وابن لہیعۃ بہ وقال حسن صحیح
حضرت ابن مسعود رض سے مرفوعًا مروی ہی من نزل بہ حاجۃ فانزلہا بالناس کان قمنا ان لا تسہل حاجتہ ومن
انزلہا باللہ تعالیٰ اتاہ اللہ برزق عاجل او بموت آجل اخرجہ الامام احمد قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ یعنی بیشک اللہ

نافذ کرنے والا ہے اپنے قضایا و احکام کا اپنی خلق مین جو کچھہ ارادہ کرتا ہے جو کچھہ چاہتا ہے قد جعل اللہ لکل شئ قدرا

کقولہ تعالی وکل شیء عندہ بمقدار واللٰئی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتھن ثلثۃ اشھر واللٰئی لم

یحضن واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن ومن یتق اللہ یجعل لہ من امرہ یسرا ذلک امر اللہ انزلہ الیکم ومن یتق اللہ

یکفر عنہ سیاتہ ویعظم لہ اجرا اور جو عورتین ناامید ہوئین حیض سے تمھاری عورتون مین اگر تم کو شبھہ رہ گیا تو ان کی عدت ہی تین مہینے اور ایسی ہی جن کو حیض نہین آیا اور جن کے پیٹ مین بچہ ہے اُن کی عدت یہ کہ جن لین پیٹ کا بچہ اور جو کوئی ڈرتا رہے اللہ سے کر دے وہ اُس کے کام مین آسانی یہہ حکم ہے اللہ کا جو اُتارا تمھاری طرف اور جو کوئی ڈرتا رہے اللہ سے اُتاری اُس سے اُس کی برائیان اور بڑا دے اُس کو نیگ **فل** یعنی تین حیض عدت فرمائی اگر شبھہ رہا ہو کہ جس کو حیض نہین آیا یا بڑی عمر کے سبب موقوف ہوا اُس کی عدت کیا ہوگی تو بتا دے تین مہینے انتہے **ف** حضرت ابی بن کعب سے مروی ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی بقرہ مین عورتون کی عدت مین تو اہل مدینہ مین کے کچھہ لوگون نے کہا البتہ مقرر عورتون کی عدت سے کئی عدتین باقی رہین جن کا قرآن مین ذکر نہین کیا گیا چھوٹی عمر کی عورتین اور وہ بڑی عمر کی جن کا حیض منقطع ہو چکا اور حمل والی عورتین اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی واللائی یئسن من المحیض من نسائکم الآیہ اخرجہ اسحق بن راہویہ وغیرہ یعنے جو عورتین نااُمید ہوئین حیض سے تمہاری عورتون مین اگر تم شک کرو اور نہ جانو کہ اُن کی عدت کیسی ہے اور اُس کا کیا اندازہ ہے کسی نے کہا معنی یہہ ہین اگر تم یقین کرو ابن جریر نے اس کو ترجیح دی ہے کہ معنی شک ہی اور یہی ظاہر ہے کرخی نے کہا کہ صفت کاشفہ ہے اس لیے کہ اُن کی عدت یہی تین ماہ ہے برابر ہے کہ شک پایا جائے یا نہین زجاج کہتے ہین اگر تم شک کرو اُس کے حیض مین اور مقرر اُس سے حیض منقطع ہو چکا ہے اور وہ اُن عورتون مین سے ہے جنکو حیض آتا ہے اور وہ جو اس کے مثل ہین مجاہد نے کہا اگر تم شک کرو یعنی نہ جانو ایسہ کی عدت کو اور اُس عورت کی عدت کو جسے حیض نہین آیا تو اُن کی عدت تین مہینے ہے کسی نے کہا معنی یہ ہین اگر شک کرو تم خون مین جو اُس عورت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آیا یہ حیض ہے یا نہین بلکہ استحاضہ ہے تو عدت یہہ ہے کسی نے کہا اگر تم شک کرو اُن عورتون کے خون مین جو پہونچنے والی ہین مبلغ یاس کو اس کا اندازہ کیا ہے ساٹھہ برس یا پچپن برس کی عمر کا تو عدت اُن کی بھی ہے جو مذکور ہوئی یہہ قول ہے حضرت عثمان و حضرت علی و حضرت زید بن ثابت و حضرت عبد اللہ بن مسعود کا اور اسی کے قائل عطا ہین اور اسی طرف حضرت امام شافعی و اصحاب رائے گئے ہین حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نو مہینے انتظار کرے حضرت حسن نے کہا سال بھر پھر اُس کو اگر حیض نہ آیا تو تین مہینے عدت کرے پس جب یہ عدت اُس کی ہے جس مین شک کیا جاتا ہے تو جس مین شک نہین کیا جاتا وہ تو اس کی زیادہ تر مستحق ہے واللائی لم یحضن

(حاشیہ: سلہ اور یہ ہی تھیک ہے اس یاس کی ۱۲ ۔ سلہ یعنے ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم والحاکم وصححہ و ابن مردویہ و بیہقی نے سنن مین ۱۲ منہ)

یعنی اور وہ عورتین جو حائض نہین ہوئین بسبب اُن کے صغر کے اور نہ پہونچنے کے حیض کے سن کو یا اس لیے کہ اصلا اُن کو حیض نہین ہے اگرچہ وہ بالغہ ہین کما قالہ الخطیب تو اُن کی عدت بہی تین مہینے ہے اس کو اس لئے حذف کر دیا ہے کہ اس کا ماقبل اس پر دال ہے اولے یہ ہے کہ اس کی خبر مفرد مقدر کی جائے ای فکذلک اومثلہن اور اگر یون کہا جاتا کہ یہ معطوف ہے اللائی یئسن پر باین طور کہ مفرد کا عطف مفرد پر ہے اور خبر دی جاتی سب کی فعدتہن سے تو ایک وجہ حسن ہوتی بہت سے بہت بات اس مین ہے وہ صرف یہ ہے کہ درمیان مبتدا کے اور اسکے جو اس پر معطوف ہے خبر متوسط ہو گئی یہ ظاہر ہے شیخ ابوحیان کے قول کا واولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن یعنی حمل والی عورتون کی عدت کا انتہا وضع حمل ہے ظاہر آیہ یہ ہے کہ حاملہ عورتون کی عدت وضع حمل سے ہی برابر ہے کہ وہ مطلقہ ہون یا اُن کے خاوند مر گئے ہون اور عموم اس کا باقی ہے تو یہ مخصص ہو گئے آیہ یتربصن بانفسہن کی یعنی جبتک کہ وہ حاملہ نہون اور اس کا عکس صرف اس لیے نہین کیا گیا کہ محافظت اس آیت کی عموم پر اولے ہے محافظت سے اُس آیت کے عموم پر کیونکہ بقرہ کی آیت مین جو ازواجا ہے اس کا عموم بدلی ہے ایک حال مین ساری افراد کے واسطے صلاحیت نہین رکہتا ہے اس لیے کہ وہ جمع منکر ہے سیاق اثبات مین اب رہا اولات الاحمال سو اس کا عموم شمولی ہے اس لیے کہ موصول منجملہ صیغ عموم ہے اور یہ بہی ہے کہ حکم یہان معلل بوصف حملیتہ ہے بخلاف اُس کے جو وہان ہے اور یہ بہی ہے کہ یہ آیت نزول مین بقرہ کی آیت سے متاخر ہے پس تقدیم اس کی اُس پر تخصیص ہے اور تقدیم اُس کی اس صورت مین کہ اگر اُس کے عموم پر عمل کیا جاتا تو رفع ہوتا اُس کا حکم جو خاص مین ہے پس یہ نسخ ہوتا حالانکہ تخصیص نسخ سے اولی ہے وقد تقدم الکلام علے ہذا فی سورة البقرة مستوفی وحققنا البحث فی ہذہ الآیة وفی الآیة الاخرے وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا حضرت ابی بن کعب سے اس آیت کی تفسیر مین مروی ہے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یہ تین طلاق دی ہوی عورت ہے یا وہ ہے جس کا خاوند مر گیا ہے فرمایا یہ تین طلاق دی ہوئی عورت ہے اور وہ ہے جس کا خاوند مر گیا ہے اخرجہ عبداللہ بن احمد فی زوائد المسند وابو یعلے وغیرہما وروی بوجہ آخر مرفوعا عنہ حضرت ابن مسعود رضی سے مروی ہے کہ اُن کو یہ خبر پہونچی کہ حضرت علی رضی نے فرمایا کہ وہ آخر الاجلین کی عدت کرے تو حضرت ابن مسعود بولے جو کوئی چاہے مین اس سے لعان کرون اُس پر کہ جو آیت سورۂ نساء قصریٰ مین ہے وہ نازل ہوئی ہے بعد سورۂ بقرہ کے واولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن بعد اتنے اتنے مہینے کے اور ہر طلاق دی ہوئی یا جس کا خاوند وفات دیا گیا پس اُس کی مدت یہ ہے کہ وہ بچہ جن دے وروی عنہ نحو ہذا من طرق وبعضہا فی صحیح البخاری صحیحین وغیرہما مین حضرت ام سلمہ رضی کی حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ سبیعہ اسلمیہ کا خاوند وفات دیا گیا اور وہ حاملہ تہی پہر چالیس دن بعد اُس کے مرنے سے اُس نے بچا جن دیا پہر لوگون نے

۱ اور جو لوگ مرجاوین تم مین سے اور چہوڑ جاوین عورتین وہ انتظار کراوین اپنے تئین چار مہینے اور دس دن

۲ ثابت ہے اس سے کہ سورۂ قصریٰ سے سورۂ طلاق مراد ہے اور طولیٰ سے سورۂ بقرہ اس لیے کہ عدت وفات سورۂ بقرہ مین چار مہینے دس دن ہے اور سورۂ طلاق مین وضع حمل ہے کذا

۳ فی الصحیح ۱۲ منہ

اخرجہ عبدالرزاق وسعید بن منصور وعبد بن حمید وابوداود وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویہ من طرق عنہ ۱۲ منہ

اُس سے نکاح کا پیغام کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کا نکاح کرادیا اس باب مین اور حدیثین ہین
ومن یتق اللہ یجعل لہ من امرہ یسرا یعنی جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے اُس کے اوامر کی بجاآوری مین اور اُس کے
نواہی سے بچنے مین تو آسان کردے اُس پہ کام اُس کا دنیا و آخرت مین ضحاک نے کہا جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے
اُس کے معاصی کے بچنے مین تو کردے واسطے اُس کے امر اُس کے سے آسانی اُس کے توفیق دینے مین واسطے
طاعت کے ذلک امر اللہ انزلہ الیکم یعنی یہ احکام و تفصیل عدت جن کا مذکور ہوا اللہ کا حکم ہے جس کا اُس نے حکم کیا
ہے درمیان اپنے بندون کے اور اُس کی شرع ہے جو اُس نے اُن کے واسطے مشروع کی ہے اُتارا ہے اُس کو اپنی
کتاب مین اپنے رسول پر اور اُس کو بیان کیا ہے واسطے تمہارے اور اُس کے حکمون کی تفصیل کی ہے اور
اُس کے حلال و حرام کو واضح کیا ہے ومن یتق اللہ یکفر عنہ سیئاتہ ویعظم لہ اجرا یعنی اور جو کوئی ڈرے
اللہ سے اور طور کہ جس بات کو وہ پسند نہین کرتا ہے اُسے چھوڑے تو اتارے اُس کی برائیان جو اُس نے
کی ہین اس لیے کہ تقوی اسباب مغفرت للذنوب سے ہے اور عطا کرے اُس کو آخرت مین اجر عظیم یعنی جنت
جو کہ سارے اجور و نعیم کا گھر ہے کذا فی فتح البیان ف ابن کثیر مین ہے اللہ تعالی آیسہ کی عدت بیان فرماتا ہے
یہ وہ عورت ہے جس سے حیض منقطع ہو چکا ہے بوجہ اُس کے کبر سن کے وہ عدت تین ماہ ہے بعوض تین حیض ور
کے حق مین اُس عورت کے جس کو حیض آتا ہے جس طرح کہ بقرہ کی آیت اس پر دال ہے اسی طرح اوہ کم سن
لڑکیان جو حیض کے سن کو نہین پہونچین اُن کی عدت بھی مثل آیسہ کے تین مہینے ہے اسی لیے اللہ تعالے
نے فرمایا واللائی لم یحضن قولہ تعالی ان ارتبتم مین دو قول ہین ایک قول یہ ہے اگر وہ عورتین خون دیکھین اور
تم شک کرو اُس کے حیض یا استحاضہ ہونے مین یہ قول ہے سلف مین کے ایک گروہ کا جیسے مجاہد و زہری و
ابن زید دوسرا قول یہ ہے اگر تم شک کرو اُن کی عدت کے حکم مین اور اُس کو نہ پہچانو تو وہ تین مہینے ہے یہ
قول مروی ہے سعید بن جبیر سے اور یہی ابن جریر کا مختار ہے اور یہ ظاہر ہے معنی مین اس پر احتجاج کیا ہے
حضرت ابی بن کعب کے قول سے جو اول گزر چکا ہے اور یہان اُس کو دو طریق سے ذکر کیا ہے قولہ تعالے
واولات الاحمال الآیہ کا یہ مطلب ہے کہ جو عورت حاملہ ہو تو اُس کی عدت بوضع حمل ہے گو بعد طلاق کے یا موت
خاوند کے بمقدار فواق ناقہ کے زمانہ گزرا ہو یہی قول ہے سلف و خلف مین کے جمہور علماء کا جس طرح کہ یہ
نص ہے اس آیہ کریمہ کی اور جس طرح کہ اس باب مین سنت نبویہ وارد ہوئی ہے حضرت علی و حضرت ابن عباس
سے مروی ہے کہ یہ دونون شوہر مردہ عورت کے بارے مین اس طرف گئے ہین کہ وضع حمل اور چار مہینے دس
مین سے جو مدت زیادہ بعید ہو وہ عدت کرے منظور اس سے عمل کرنا ہے اس آیت پر اور اُس آیت پر جو
سورۂ بقرہ مین ہے بخاری نے ابو سلمہ سے روایت کیا ہے کہا ایک شخص آیا حضرت ابن عباس کی طرف

اور حضرت ابو ہریرہ بیٹھے ہوئے تھے تو اُس نے عرض کیا آپ مجھے فتوی دین اُس عورت کے بارے مین جس نے
چالیس رات بعد اپنے خاوند کے مرنے سے بچہ جنا پس حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا آخر الاجلین مین نے کہا
واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن حضرت ابو ہریرہ بولے مین اپنے بھتیجے کے ساتھ ہون یعنی ابو سلمہ پھر
حضرت ابن عباسؓ نے اپنے غلام کریب کو بھیجا طرف ام سلمہ کے اُن سے پوچھتے تھے تو انہون نے کہا کہ سبیعہ اسلمیہ
کا خاوند مارا گیا اور وہ حاملہ تھی پھر چالیس رات بعد اُس کے مرنے سے اُس نے بچہ جنا پھر اُس کو لوگون نے نکاح
کے پیام بھیجے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کا نکاح کرا دیا اور ابو السنابل اُن لوگون مین تھا جنہوں نے
اس کو پیام بھیجا ہکذا اورده البخاری ہہنا مختصرا وقد رواہ ہو ومسلم واصحاب الکتب مطولا من وجوہ اخر بعد
اس کے وہ سارے طرق ذکر کیے ہین اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ

لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ
لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ؕ لِيُنْفِقْ
ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ

سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ؑ گھر دو اُن کو رہنے کو جہان تم آپ رہو اپنے مقدور کے موافق اور ایذا نہ چاہو
اُن کی تا تنگ پکڑو اُن کو اور اگر رکھتی ہون پیٹ مین بچا تو اُن پر خرچ کرو جب تک جنین پیٹ کا بچا پھر اگر وہ دودہ پلاوین
تمہاری خاطر تو دو اُن کو اُن کے نیگ اور سکھاؤ آپس مین نیکی اور اگر آپس مین ضد کرو تو دودہ پلاوے گی اس کی
خاطر اور کوئی عورت چاہیے خرچ کرے کشایش والا اپنی کشایش کے موافق اور جس کو نپی تلی ہے اُس کی روزی
تو خرچ کرے جیسا دیا اُس کو اللہ نے اللہ کسی پر ذمہ نہین رکھتا مگر اتنا جو اُس کو دیا اب کر دے گا اللہ کچھ سختی
کے پیچھے آسانی ف یعنی بچے کا خرچ باپ پر ہے پیٹ مین ہو تو اُس کی مان کو کھلاوے پہناوے دودہ پیوے تو جو
اور کو دیتا نوکری اُس کو دے جب تک مان قبول کرے اور کو نہ دے اگر وہ قبول نہ کرے تب اور کو دے۔ اور
عدت تک مکان دینا ضرور ہے گو بچہ نہ ہو پیٹ مین انتہے ف ابن کثیر مین ہے اللہ تعالے اپنے بندون کو امر فرماتا
ہے کہ جب کوئی اپنی عورت کو طلاق دے تو اُس کو رہنے دے گھر مین یہان تک کہ اُس کی عدت پوری ہو جائے پس
فرمایا اسکنوہن من حیث سکنتم ای عندکم یعنی گھر دو اُن کو رہنے کو اپنے پاس حضرت ابن عباس ومجاہد وغیر واحد نے کہا من
وجدکم ای سعتکم یعنی اپنے مقدور کے موافق قتادہ نے یہان تک کہا کہ اگر تم نہ پاؤ مگر اپنے گھر کا جنب یعنی پہلو تو اُس کو
اس مین بساؤ قولہ تعالی ولا تضاروہن لتضیقوا علیہن مقاتل بن حیان نے کہا یعنی اُسے گھبرائے بیقرار کرے اُس پر تنگی
کھینچے چلائے تاکہ اپنا مال دے کر اُس سے اپنی جان چھوڑائے یا اُس کے گھر سے نکل جائے ابو الضحی سے مروی ہے کہ اُس کو طلاق
دے پھر جب دو دن باقی رہ جائین تو اس سے رجوع کرے قولہ تعالی وان کن اولات حمل الآیہ بیان مطلقہ بائنہ مین ہے اگر وہ حاملہ ہو

تو اُس کو نفقہ دے یہان تک کہ وہ بچا جن دے یہ قول علما مین بہت سون کا ہے اُن مین سے حضرت ابن عباس
ہین اور سلف مین کا ایک گروہ ہے اور کئی گروہ ہین خلف مین کے یہ لوگ کہتے ہین دلیل اس کی یہہ ہے کہ رجعیہ کا نفقہ تو واجب
ہی برابر ہے کہ وہ حاملہ ہو یا حائل[1] دوسرون نے کہا بلکہ سارا سیاق آیت کا رجعیات مین ہے اور یہہ جو حاملہ کے نفقہ
دینے پر نص کی ہے گو وہ رجعیہ ہی سو صرف اس لیے کہ غالبًا حمل کی مدت طویل ہوتی ہے پس وضع حمل تک وجوب نفقہ پر
نص کرنے کی حاجت ہوئی تاکہ کوئی یہہ وہم[2] نکرے کہ بمقدار مدت عدت کے نفقہ واجب ہے پہر علما نے دو قول پر اختلاف
کیا ہے کہ نفقہ اس عورت کے واسطے ہی بواسطہ حمل یا تنہا حمل کے واسطے ہی یہہ دو قول امام شافعی وغیرہ سے منصوص ہین
اور اُن پر کئی مسائل متفرع ہوتے ہین جن کا ذکر علم فروع مین کیا گیا ہے قولہ تعالی فان ارضعن لکم الآیہ یعنی جب
وہ بچہ جن دین اس حال مین کہ مطلقہ ہین تو عدت پوری ہونے سے وہ بائن ہو گئین اس وقت اُس عورت کو پہونچتا
ہی کہ بچہ کو دودہ پلاوے اور یہہ بہی کہ اُس سے باز رہے نہ پلاوے لیکن بعد اس کے ہے کہ اُس کو لبا کی غذا دے لیوے
لبا وہ پہلا دودہ ہے جس کے بغیر غالبًا بچہ رہ نہین سکتا ہے بعد اس کے اگر دودہ پلاوے گی تو اجر مثل کی مستحق
ہو گی اُس کو پہونچتا ہے کہ بچے کے باپ سے یا اُس کے ولی سے عقد کرے اُس اجرت پر جس پر دونون باہم متفق
ہو جائین اسی لیے اللہ پاک نے فرمایا ہے فان ارضعن لکم فآتوہن اجورہن قولہ تعالی وأتمروا بینکم بمعروف یعنے
چاہیے کہ تمہارے کام آپس مین دستور سے ہون بغیر اضرار و مضارہ کے کما قال تعالے فی سورۃ البقرۃ لا تضار
والدۃ بولدہا ولا مولود لہ بولدہ[3] قولہ تعالے وان تعاسرتم الآیہ کا یہہ مطلب ہے کہ اگر مرد و عورت رضاع کی
اجرت مین اختلاف کرین عورت بہت اجرت مانگے اور مرد اُس کو قبول نکرے یا مرد تہوڑی دے اور عورت اُس پر
اُس کی موافقت نکرے تو چاہیے مرد غیر عورت سے بچے کو دودہ پلوا لے پہر اگر ماں اُس اجرت پر راضی ہو گئی جس پر
اجنبی عورت مزدور رکہی گئی ہے تو ماں زیادہ تر حقدار ہی بچے کی قولہ تعالے لینفق ذو سعۃ من سعتہ یعنی چاہیے
کہ خرچ کرے بچے پر باپ اُس کا یا ولی اُس کا موافق اپنی قدرت کے ومن قدر علیہ رزقہ فلینفق مما آتاہ اللہ لا یکلف
اللہ نفسا الا ما آتاہا کقولہ تعالی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا[4] ابو سنان سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت
ابو عبیدہ کا پوچھا تو ان سے کہا گیا کہ وہ موٹے کپڑے پہنتے ہین اور سخت کہانا کہاتے ہین پس انہون نے
ان کی طرف ہزار دینار بہیجے اور قاصد سے کہا کہ تو نظر کرنا کہ وہ اُن سے کیا کرتا ہے قاصد کیا دیکہتا ہے کہ ابو عبیدہ نے وہ دینار لیے پہر نہیر کی
کہ نرم نرم کپڑے پہنے اور عمدہ عمدہ کہانا کہانے پہر قاصد حضرت عمر کے پاس آیا تو اُن کو خبر دی پس فرمایا اللہ تعالی اُس پر رحم
کرے اُنہ نے اس آیت کی تاویل کی لینفق ذو سعۃ الآیہ اخرجہ ابن جریر یعنی اس کے مقتضا پر عمل کیا طبرانی نے اپنے معجم کبیر مین
شریح بن عبید بن ابی مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے فرمایا تین آدمی تہی ایک کے دس دینار تہے سو ان مین سے
ایک دینار خیرات کیا اور دوسرے کے دس اوقیہ تہے سو اُس نے اُن مین سے ایک اوقیہ خیرات کیا اور تیسرے کی سو اوقیہ تہے

[1] یعنی غیر حاملہ ۱۲ منہ

[2] مگر یہہ نکتہ محل تامل ہے اس لیے کہ مدت عدت حاملہ کی تو خود وضع حمل ہے پہر یہہ وہم مطلقہ کیونکر ہو سکتا ہے ۱۲ از مصحح سلمہ اللہ تعالے

[3] نہ ضرر پہونچاوے ماں اپنی اولاد کا نہ باپ کو والا اپنی اولاد کا ۱۲

[4] اللہ تکلیف نہین دیتا کسی شخص کو مگر جو اُس کے گنجایش ہے ۱۲

[5] وراہ ابن الحارث ۱۲ منہ

سو اُس نے اُن مین سے دس اوقیہ خیرات کیے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اجر مین برابر ہین ہر ایک نے
اپنے حصہ مال کی خیرات کی اللہ تعالی نے فرمایا ہے لینفق ذو سعۃ الآیۃ ہذا حدیث غریب من ہذا الوجہ قولہ تعالی سیجعل اللہ بعد عسر
یسرا یہ وعدہ ہے اللہ پاک کی طرف سے اور اُس کا وعدہ حق ہے اُس کو خلاف نہین کرتا ہے یہ آیت مثل اس آیت کی ہے
فان مع العسر یسرا شہر بن حوشب سے مروی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگلے زمانے مین ایک مرد اور ایک اُس کی
عورت تھی دونون کسی شے پر قدرت نہین رکھتے تھے پس مرد اپنے سفر سے آیا تو اپنی عورت پر بھوک کا داخل ہوا اُسے سخت
بھوک لگی تھی پس اپنی عورت سے کہا تیرے پاس کچھ ہے اُس نے کہا ہان خوش ہو جا ہمارے پاس اللہ کا رزق آیا ہے پھر مرد نے
اُس سے جلدی مانگا اور کہا تیرا برا ہو ڈھونڈھ اگر تیرے پاس کوئی شے ہو اُس نے کہا ہان ذرا ٹھیر وہ امید رکھتی تھی اللہ کی رحمت
کی پہان تک کہ دیر چاول بہت گزرا اور کہا تیرا برا ہو کھڑی ہو جا تو ڈھونڈھ اگر تیرے پاس کوئی شے ہو تو اُسے میرے پاس لے آ
پس مجھے تو بہت سختی پہونچی ہے اور مشقت مین پڑا ہون تو وہ بولی ہان ہم اب تنور کھولتے ہین تو جلدی مت کر پھر جب مرد نے
کہا پھر اُس سے سکوت کیا اور عورت نے وقت تا کا کہ اب وہ اس سے کہیگا تو خود اس نے اپنی طرف سے کہا اگر تو
کھڑا ہوتا پھر اپنی تنور کی طرف نظر کرتا پھر وہ کھڑی ہوئی تو اپنی تنور کی طرف نظر کی کہ وہ بھر ا ہوا ہے بکریون کی پسلیون سے
اور اپنی دونون چکیون کو کہ آٹا پیس رہی ہین پھر وہ کھڑی ہوئی چکی کی طرف تو اُس کو جھاڑا اور بکری کی پسلیان جو اُسکے
تنور مین تھین اُن کو نکالا حضرت ابو ہریرہ کہتے ہین پس قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ مین ابو القاسم کی جان ہے یعنی
قول ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر وہ لے لیتی اُس شے کو جو اُس کے چکی کے پاٹون مین تھی اور اُس کو نہ جہاڑتی
تو وہ قیامت تک پیسے جاتی اخرجہ الامام احمد وقال فی موضع آخر بسند عن محمد بن سیرین عن ابی ہریرۃ قال دخل رجل
علی اہلہ فلما رای ما بہم من الحاجۃ خرج الی البریۃ فلما رأت امرأتہ قامت الی الرحی فوضعتہا والی التنور فسجرتہ ثم قالت اللہم
ارزقنا فنظرت الی الجفنۃ یعنی قد امتلأت قال فذہبت الی التنور فوجدتہ ممتلئا قال فرجع الزوج فقال اصبتم بعدی شیئا
قالت امرأتہ نعم من ربنا قام الی الرحی فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما انہ
لو لم ترفعہا لم تزل تدور الی یوم القیامۃ فتح البیان کا بیان یہ ہے اسکنوہن من حیث سکنتم یہ ایک ابتدائی
کلام ہے سکنے کے بیان کو متضمن ہے کون سکنی جو کہ مطلقات وغیرہا مفارقات عورتون کے واسطے واجب ہے حرف
مین تبعیض کا ہے اے بعض مکان سکناکم یعنی تم اپنے رہنے کے مکان مین سے کوئی جگہ اُن کے رہنے کو دو کہ تا
انقضاے عدت اُس مین رہین زمخشری اسی کے قائل ہین کسائی ورازی کہتے ہین زائد ہے حوفی وابو البقا
کہتے ہین کہ ابتدائی غایت کا ہے من وجدکم ای من سعتکم وطاقتکم یعنی تمہارے حسب مقدور حضرت ابن عباس کا
لفظ من حیث سکنتم و جدکم لفظ بحرکات ثلثہ ہے اور مشہور باتفاق قراء بالضم ہے معنے اس کے مقدرت ہین فراء نے
کہا اللہ پاک فرماتا ہے یہ اُس شخص پر ہے جو نہین پاتا ہے پھر اگر وہ وسعت والا ہے تو مسکن ونفقے مین اُس پر

وسعت کرے اور اگر فقیر ہو تو بقدر فقر کے اہل علم نے تین طلاق والی عورت مین اختلاف کیا ہے کہ آیا اُس کے لیے سکنی و نفقہ ہے یا نہین سو امام مالک و امام شافعی اسطرف گئی ہین کہ اُسکے واسطے سکنے ہے اور نفقہ نہین ہے امام ابو حنیفہ اور انکے اصحاب اِدہر گئے ہین کہ اُس کے لیے نفقہ و سکنے ہے اور امام احمد و اسحق و ابو ثور اسطرف گئے ہین کہ اُس کے واسطے نہ نفقہ ہے نہ سکنی صاحب فتح البیان فرماتی ہین

وہذا ہو الحق وقد قررہ الشوکانی رحمہ اللہ تعالے فی شرحہ للمنتقی بما لا یحتاج الناظر فیہ الے غیرہ واوضحناہ فی الروضۃ الندیۃ شرح الدرر البہیۃ ولا تضاروہن لتضیقوا علیہن اللہ پاک عورتون کی ضرر رسانی سے نہی فرماتا ہے کہ نفقہ و سکن مین اُن پر تنگی مت کرو مجاہد نے کہا کہ مسکن مین اسی کے قائل حضرت ابن عباسؓ ہین مقاتل نے کہا کہ نفقہ مین ابو الضحی نے کہا وہ یہ ہے کہ اُسے طلاق دے پہر جب اُس کی عدت سے دو دن باقی رہ جائین تو اُس سے رجوع کر لے پہر اُسے طلاق دے وان کن اولات حمل فانفقوا علیہن حتی یضعن حملہن یعنی اگر ہون رجعی طلاق والی یا بائن طلاق والی عورتین نہ حاملہ عورتین جن کے خاوند مر گئے ہین حمل والی تو اُن پر خرچ کرو ایک غایت تک وہ یہ ہے کہ بچہ جن دین حاملہ مطلقہ کے واسطے نفقہ و سکنی واجب ہونے مین درمیان علما کے کچہہ اختلاف نہین ہے اب رہی حاملہ عورت جس کا خاوند مر گیا ہے سو اُس کو نفقہ دیا جائے جمیع مال سے یہان تک کہ وہ بچہ جن دے حضرت علی و حضرت ابن عمر و ابن مسعود و شریح و نخعی و شعبی و حماد و ابن ابی لیلی و سفیان اور اُن کے اصحاب اس کے قائل ہین حضرت ابن عباس و ابن الزبیر و جابر بن عبد اللہ و امام مالک و امام شافعی و امام ابو حنیفہ اور اُن کے اصحاب فرماتی ہین کہ اُسے نفقہ نہ دیا جائے مگر اُس کے حصے سے وہذا ہو الحق للادلۃ الواردۃ فی ذلک من السنۃ المطہرۃ حضرت ابن عباسؓ سے آیت کی تفسیر مین مروی ہے پس یہ اُس عورت مین ہے جس کو اُس کا خاوند طلاق دیتا ہے اور وہ حاملہ ہے سو اللہ تعالی نے خاوند کو یہ امر فرمایا کہ اُسے سُکنی کو گہر دے اور اُس پر خرچ کرے یہان تک کہ بچہ جن دے اور اگر وہ دودہ پلائے یہان تک کہ دودہ چہڑا دے پہر اگر اُس کی طلاق کو بائن کرے اور اُس کو حمل نہو تو اُس کے لیے سکنی ہے یہان تک کہ اُس کی عدت پوری ہو جائے اور اُس کے لیے نفقہ نہین ہے فان ارضعن لکم فاتوہن اجورہن یعنی اگر وہ دودہ پلائین تمہارے واسطے تمہاری اولاد کو بعد اس کے تو دو اُن کو اُن کے دودہ پلانے کی اُجرت مطلب یہ ہے کہ مطلقہ عورتین جب دودہ پلائین خاوندون کی اولاد کو جو اُنہین عورتون سے ہے وہ خاوند جنہون نے اُن کو طلاق دی ہے تو اُن عورتون کے واسطے اُن کی اُجرت ہے اس دودہ پلانے پر وأتمروا بینکم بمعروف یہ خطاب ہے خاوندون کو اور جورؤن کو یعنی اے خاوند جورو تم آپس مین مشورہ کرو اُس بات کے ساتہہ جو کہ معروف غیر منکر ہے اور چاہیے کہ ایک دوسرے سے معروف جمیل بات کو قبول کرے کسائی نے کہا کہ ائتمروا بمعنی تشاوروا ہے اور اس کی سند مین یہ آیت پڑہی ان الملأ یأتمرون بک آیت کے اصلی معنی یہ ہین چاہیے کہ بعض تمہارا بعض کو اُس بات کا امر کرے جو کہ درمیان لوگون کے متعارف ہے اُن کے نزدیک منکر نہین ہے یعنی دستور کی بات

م / ودیا جاوے اسکے مشورہ کرتے
یعنی بچہ جنے تک

جسے جانتے پہچانتے ہین کوئی نئی انوکہی بات نہین ہے مقاتل کہتے ہین یہہ معنی ہین چاہیے کہ باپ اور مان باہم ایک
باہم ایک مقرر اجرت پر راضی ہوجائین کسی نے کہا کہ معروف جمیل بات خاوند کی طرف سے یہہ ہے کہ اُس کے واسطے
وافر اجرت مقرر کرے اور معروف جمیل عورت کی طرف سے یہہ ہے کہ وہ اجرت نہ طلب کرے جس کا دینا خاوند پر عسیر ومشکل
ہو وان تعاسرتم فسترضع لہ اخریٰ یعنی او خصم جورو اگر تم باہم تنگی کرو ضد کرو بچّے کے حق مین اور رضاع کی اجرت
مین کہ خصم تو اُس سے انکار کرے کہ مان کو اجرت دے اور مان اُس پر اڑے کہ اُسی اجر پر اُسکو دودھ پلائے جو وہ چاہتی
ہے تو باپ کوئی اور دودھ پلانی عورت اجرت پر رکھ لے وہ اُس کے بچے کو دودھ پلایا کرے گی خصم پر واجب نہین ہے
کہ جو اجرت جورو طلب کرتی ہے وہ مان لے اور یہہ اُس کو جائز نہین ہے کہ جو اجرت آپ دینا چاہتا ہے وہی دیکر
زبردستی جورو سے دودھ پلوائے ضحاک نے کہا اگر مان دودھ پلانے سے انکار کرے تو اپنے بچے کے واسطے کوئی اور عورت
اجرت پر رکھ لے پہر اگر بچہ اُس عورت کا دودھ قبول نکرے تو اُس کی مان باجرت دودھ پلانے پر جبر کی جائے گی کسی نے
کہا کہ فسترضع خبر بمعنی امر ہے یعنے چاہیے کہ اُسے اور کوئی عورت دودھ پلائے ظاہر یہہ ہے کہ یہ اپنے باب پر ہے یعنی خبر ہی
ہے امر کے معنی مین نہین ہے اس جملے مین عتاب ہے مان کو تنگی کرنے پر اس لیے کہ جو شے اُس کی طرف سے مبذول
ہے وہ دودھ ہے حالانکہ وہ غیر متمول ہے اور اُس کے ساتھہ بخل نہین کیا جاتا ہے خصوصاً اُسی کے بچے پر بخلاف اُس شے کے
جو باپ کی طرف سے مبذول ہے کیونکہ وہ مال ہے عادتاً اس کے ساتھہ بخل کیا جاتا ہے لینفق ذو سعۃ من سعتہ
اس مین امر ہے وسعت والون کو کہ اُن کی عورتون مین جو دودھ پلانے والیان ہین اُن پر وسعت کرین بقدر اپنی
وسعت کے ومن قدر علیہ رزقہ فلینفق مما آتاہ اللہ یعنی جس کسی کا رزق بمقدار قوت ہے یا اُس پر تنگی کی گئی ہے
وسعت و آسودگی اُس کو نہین ہے تو چاہیے خرچ کرے اُس رزق سے جو کچہہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو عطا کیا ہے
اس کے سوا اُس پر اور کچہہ نہین ہے خطیب مین ہے کہ قاضی اپنے اجتہاد سے مجری عادت پر نفقہ مقدر کرے
حسب حال منفق کے اور منفق علیہ کی حاجت کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
بِالْمَعْرُوفِ لیکن امام شافعی کے نزدیک نفقہ زوجہ کا مقدار و محدود ہے تو اب اُس مین نہ حاکم کے واسطے اجتہاد ہے
نہ مفتی کے واسطے تقدیر نفقے کی صرف موافق حال عسر و یسر زوج کے ہے اور زوجہ کے حال کا کچہہ اعتبار نہین ہے
پس دختر خلیفہ کے واسطے وہی واجب ہے جو کہ دختر حارث کے واسطے واجب ہے پس آسودہ خاوند کو دو مد لازم ہین
اور متوسط کو ڈیڑہ مد اور تنگ حال کو ایک مد بسبب ظاہر اس آیت کے لینفق ذو سعۃ من سعتہ پس انہون نے
تنگی و آسودگی مین زوج کا اعتبار کیا ہے اور اس لیے کہ زوجہ کے حال کا اعتبار خصومت کی طرف مؤدی ہوتا ہے
کیونکہ زوج تو یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اپنی کفایت سے زیادہ طلب کرتی ہے اور زوجہ یہ دعویٰ کرے گی کہ وہ بقدر
اپنی کفایت کے طلب کرتی ہے پس قطع خصومت کے واسطے نفقے کا اندازہ مقرر کیا گیا انتہے تقدیر مذکور مسلم ہے

نفقۂ زوجہ و نفقہ مطلقہ مین جبکہ وہ رجعیہ ہو مطلقًا یا بائن حاملہ ہو بخلاف مرضعہ کے قالہ سلیمان الجمل لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ
نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰہَا یعنی نہین تکلیف دیتا ہے اللہ کسی نفس کو مگر اُس رزق کی جو اُس کو عطا کیا ہے پس فقیر کو یہہ تکلیف
نہین دیتا ہے کہ جو اُس کے مقدور مین نہین ہے وہ خرچ کرے بلکہ اس پر وہی ہے جس پر وہ قادر ہے اور جہان تک
اُس کی طاقت پہونچتی ہے اُس رزق سے جو اللہ نے اُسے دیا ہے سَیَجْعَلُ اللّٰہُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا یعنے عنقریب کر دیگا
اللہ بعد تنگی و سختی کے وسعت و آسودگی یہہ وعدہ تنگی والے کو ہے آسودگی کا اللہ پاک نے اپنا وعدہ بیشک اُن لوگون
کے حق مین سچا کر دیا جو کہ وقت نزول اِس آیت کے موجود تھے پس جزیرۂ عرب کو اُنپر فتح کر دیا پھر فارس و روم کو یہانتک
کہ وہ غنی تر لوگون سے ہو گئے اور مصدق آیت کا دائم ہے مگر اتنی بات ہے کہ صحابہ مین تمام تر تھا اس لیے کہ اُن کا
ایمان اُن کے غیر سے قوی تر تھا بالجملہ اللہ پاک وہ احکام ذکر کر چکا جو اوّل گزر چکے ہین تو اُن کی مخالفت سے تحذیر کی
اور اُس قوم کی سرکشی ذکر فرمائی جنھون نے اُس کے اوامر کی مخالفت کی پھر اُن پر اُس کا عذاب نازل ہوا پس فرمایا

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ
وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۛ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ
قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ
لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ اور کتنی بستیان اُچھل چلین اپنے

رب کے حکم سے اور اُس کے رسولون کے پھر ہم نے حساب مین پکڑا اُن کو سخت حساب مین اور آفت ڈالی اُن پر اَن دیکھی
آفت پھر چکھی اُنھون نے سزا اپنے کام کی اور آخر اُن کے کام مین ٹوٹا آیا رکھی ہے اللہ نے اُن کے واسطے سخت مار سو ڈرتے
رہو اللہ سے اے عقل والو جن کو یقین ہے اللہ نے اُتاری ہے تم پر سمجھوتی رسول ہے جو پڑھتا ہے تم پاس آیتین
اللہ کی کھلی سناتی والیان کہ نکالے اُن کو جو یقین لائے اور کئے بھلے کام اندھیرون سے اُجالے مین اور جو کوئی یقین
لاوے اللہ پر اور کرے کچھ بھلائی اُس کو داخل کرے باغون مین نیچے بہتی جن کے نہرین سدا رہین اُن مین ہمیشہ
البتہ خوب دی اللہ نے اس کو روزی اللہ وہ ہے جس نے بنائے سات آسمان اور زمین بھی اتنی اترتا ہی حکم اُنکے
بیچ تو تم جانو کہ اللہ ہر چیز کر سکتا ہے اور اللہ کے علم مین سمائی ہے ہر چیز کی انتہے ف ابن کثیر مین ہے اللہ تعالےٰ
وعید سناتا ہے اُس کو جسنے اُس کے امر کی مخالفت کی اُس کے رسولون کو جھٹلایا جو راہ اُس نے ڈالی اُس کو چھوڑ کر
اور راہ چلا اور خبر دیتا ہے اُس عذاب کی جو اس کی وجہ سے اگلی امتون پر نازل ہوا پس فرمایا وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ
عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ الآیہ یعنی کتنی بستیان ہین کہ انہون نے تمرد و طغیان و سرکشی و تکبر کیا حکم اللہ کے اتباع سے

اور اُس کے رسولون کی متابعت سے پھر ہم نے اُن کو سخت حساب مین پکڑا اور آفت ڈالی اُن پر منکر فظیع آفت یعنی اپنے ایسا اوپر سخت عذاب نازل کیا جو کبھی نہ دیکھا نہ سنا پھر چکھا بعد اپنی مخالفت کے وبال اپنے کام کا اور پشیمان ہوئے جہان پشیمان ہونا اُن کو کچھ نفع نہین دیتا ہے اور رہوا انجام اُن کے کام کا نقصان وزیان تیار کر رکھا ہے اللہ نے واسطے ان کے سخت عذاب دار آخرت مین مع اُس عذاب کے جو دنیا مین واسطے اُن کے جلد کر دیا پھر فرمایا بعد اس کے کہ ان لوگون کی خبر بیان کی پس ڈرو اللہ سے اے مستقیم فہم والو جنھون نے تصدیق کی اللہ کی اور اُس کے رسولون کی اُن جیسے مت ہو کہ جو اُن کو پہونچا وہ تم کو پہونچے مقصود نازل کیا اللہ نے طرف تمہارے ذکر یعنی قرآن کقولہ تعالی اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ بعض نے کہا کہ رسولا اس بنا پر منصوب ہے کہ بدل اشتمال وملابست ہے ذکرا سے اس لیے کہ رسول ہی نے تو ذکر پہونچایا ہے ابن جریر کہتے ہین صواب یہ ہے کہ رسولا ترجمہ ہے ذکرا کا یعنی اس کی تفسیر ہے اور اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا یتلوا علیکم آیات اللہ مبینات یعنی ایسا رسول کہ پڑھتا ہے تم پر اللہ کی آیتین درآن حال کہ وہ بین وواضح وجلی ہین تاکہ نکالے اُن کو جو ایمان لائے اور کین بھلائیان اندھیرن سے طرف نور کے کقولہ تعالے كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وکقولہ تعالے اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ یعنے کفر وجہل کے اندھیرن سے طرف نور ایمان وعلم کے جو وحی اللہ تعالی نے نازل فرمائی ہے اُس کا نام نور رکھا ہے اس لیے کہ اس سے ہدایت حاصل ہوتی ہے جس طرح کہ وحی کا نام روح رکھا ہے اسواسطے کہ اُس سے دلون کی حیات حاصل ہوتی ہے پس فرمایا ہے وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ قولہ تعالے ومن یؤمن باللہ الآیہ اس جیسی آیت کی تفسیر کئی بار ایسے طور پر گزر چکی ہے کہ یہان اُس کے اعادے سے غنی ہے وللہ الحمد والمنۃ اللہ پاک خبر دیتا ہے اپنی قدرت تامہ وسلطان عظیم کی تاکہ یہ اس پر باعث ہو کہ جو دین قویم اُسنے مشروع فرمایا ہے اس کی تعظیم کی جائے پس فرمایا اللہ الذی خلق سبع سموت یعنی اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے کقولہ تعالی اخبارا عن نوح علیہ السلام انھون نے اپنی قوم سے فرمایا اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وقولہ تعالے تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ قولہ تعالے ومن الارض مثلھن یعنی زمینین بھی سات بنائین جیسا کہ صحیحین مین ثابت ہوا ہے جو کوئی ظلم کرے بقدر بالشت بھر زمین کے تو سات زمین سے اُس کے طوق بنا کر اُس کے گلے مین ڈالین گے صحیح بخاری مین ہے خسف بہ الی سبع ارضین یعنی وہ دھسا دیا جائے گا ساتون زمین تک وقد ذکرت طرقہ والفاظہ وعزوہ فی اول البدایۃ والنہایۃ عند ذکر خلق الارض وللہ الحمد والمنۃ جس کسی نے اُس کو سات اقلیمون پر محمول کیا تو اُس نے

ابعاد بحجہ واغراق نے النزع کیا اور بغیر کسی سند کے قرآن شریف و حدیث مطہر کی مخالفت کی سورہ حدید مین زیر
تفسیر آیہ ہو الاول والآخر والظاہر والباطن سات زمینون کا ذکر گزر چکا ہے اُن کے مابین کا بعد اور ہر ایک زمین کی
مٹائی پانسو برس کی مسافت ہے حضرت ابن مسعود وغیرہ نے اسی طرح کہا ہے اور اسی طرح دوسری حدیث
شریف مین ہے کہ نہین ہین ساتون آسمان اور جو کچھ اُن مین ہے اور جو کچھ اُن کے درمیان مین ہے اور ساتون
زمین اور جو کچھ اُن مین ہے اور جو کچھ اُن کے درمیان مین ہے کرسی کے اندر مگر مثل ایک حلقے کے جو کہ ڈالا
گیا ہو ارض فلاۃ مین عن مجاہد عن ابن عباس اس کی تفسیر مین مروی ہے اگر مین تم سے اس کی تفسیر بیان کرتا
تو البتہ تم کافر ہو جاتے اور تمہارا کفر تمہارا جھٹلانا ہے اُس کو اخرجہ ابن جریر سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ ایک
شخص نے حضرت ابن عباس سے اس آیت کا پوچھا تو فرمایا کون چیز تجھے بے خوف کرتی ہے اس سے کہ مین تجھے
اُس کی خبر دون تو تو کافر ہو جائے اخرجہ ابن جریر عن ابی الضحی عن ابن عباس اس کی تفسیر مین مروی ہے فرمایا
ہر زمین مین مثل ابراہیم کے ہے اور مثل اُس خلق کے جو زمین پر ہے اخرجہ ابن جریر ابن مثنی یعنی ابن جریر کے
اُستاد نے اپنی حدیث مین کہا کہ ہر آسمان مین ابراہیم ہے بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین اس اثر کو حضرت
ابن عباس سے اس سے زیادہ مبسوط روایت کیا ہے پس بسند خود عن ابی الضحی عن ابن عباس کہا ہے کہ ہر زمین
مین ایک نبی ہے مثل تمہارے نبی کے اور ایک آدم ہے مثل آدم کے اور ایک نوح ہے مثل نوح کے اور ایک ابراہیم
ہے مثل ابراہیم کے اور ایک عیسی ہے مثل عیسے کے ثم رواہ البیہقی من حدیث شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی
الضحی عن ابن عباس فی قول اللہ عزوجل اللہ الذی خلق الآیہ قال فی کل ارض نحو ابراہیم علیہ السلام ثم قال البیہقی
اسناد ہذا عن ابن عباس صحیح وہو شاذ بمرۃ لا اعلم لابی الضحی علیہ متابعا واللہ اعلم عثمان بن ابی دہرس سے
مروی ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کی طرف پہونچے اور وہ ساکت
تھے باتین نہین کرتے تھے تو آپ نے فرمایا تم کو کیا ہے کہ باتین نہین کرتے ہو تو عرض کیا کہ ہم اللہ عزوجل کی
خلق مین فکر کر رہے ہین فرمایا فکذالک فافعلوا یعنی اب تم ایسا ہی کرو اُس کی خلق مین تفکر کیا کرو اور اُس مین
مت فکر کیا کرو پس بیشک اس مغرب مین ایک سپید زمین ہے نور اُس کا اُس کی سپیدی ہے یا فرمایا سپیدی
اُس کی اسکا نور ہے چلنا سورج کا چالیس دن ہے اُس مین ایک خلق ہے اللہ تعالی کی خلق سے اُنہون نے کبھی
طرفۃ العین اللہ کی نافرمانی نہین کی صحابہ نے عرض کیا پھر شیطان اُن سے کہان ہے فرمایا وہ نہین جانتے ہین
کہ شیطان مخلوق ہوا یا مخلوق نہین ہوا عرض کیا کیا وہ اولاد آدم سے ہین فرمایا وہ نہین جانتے ہین کہ آدم مخلوق
ہوئے یا نہین ہوئے اخرجہ الامام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا القرشی فی کتاب التفکر والاعتبار وہذا
حدیث مرسل وہو منکر جدا وعثمان بن ابی دہرس ذکرہ ابن ابی حاتم فی کتابہ فقال روی عن رجل من آل الحکم بن ابی العاص

وعنہ سفیان بن عیینۃ ویحیی بن سلیم الطائفی وابن المبارک سمعت ابی یقول ذلک آخر تفسیر سورۃ الطلاق و للہ الحمد والمنۃ ف کاین بمعنے کم کے ہے قریہ سے مراد اہل قریہ ہین عتت سے مراد عصت ہے یا متضمن ہے اعرضت یا خرجت کے معنی کو یعنی کتنی بستیون والے ہین کہ نافرمانی کی اپنے رب کے حکم کی اور اُس کے رسولون کے حکم کی یا اعراض وخروج کیا اُن کے حکم سے کاین کی بحث آل عمران وغیرہ مین گزر چکی ہے فحاسبنٰہا حسابًا شدیدًا یعنے جب اُنہون نے حکم کی نافرمانی کی تو ہم نے سختی کی اُنپر حساب مین مناقشہ و استقصا کر کے بسبب اُن کامون کے جو اُنہون نے کیے مقاتل نے کہا کہ حساب مین پکڑا اُن کو اللہ نے بسبب اُن کے عمل کے دنیا مین پھر جزا دی اُن کو ساتھ عذاب کے یہ معنے ہین اس آیت کے وعذبنٰہا عذابًا نکرًا یعنے عذاب کیا ہم نے اُن کو عذاب عظیم منکر آخرت مین کسی نے کہا کہ اس کلام مین تقدیم و تاخیر ہے یعنے عذاب کیا ہم نے اُن کو عذاب منکر دنیا مین ساتھ گرسنگی و قحط و سیف و خسف و مسخ کے اور محاسبہ کیا ہم نے اُن کا آخرت مین حساب سخت سے حضرت ابن عباس سے فحاسبنٰہا الآیہ کی تفسیر مین مروی ہے کہ وہ رحم نہین کیے گئے اور نکر سے مراد عظیم منکر ہے نکر بسکون و ضم کاف دونون سبعیہ ہین فذاقت وبال امرہا یعنی جب ہم نے اُن کو عذاب کیا تو پھر یہ ہوا کہ اُنہون نے چکھا انجام اپنے کفر کا وکان عاقبۃ امرہا خسرًا یعنی اور ہوا انجام اُن کے کام کا ہلاک دنیا مین اور عذاب آخرت مین یہ مضمون بلفظ ماضی اس لیے ادا کیا گیا کہ اللہ کے وعد و وعید سے جس کا انتظار کیا گیا ہی وہ حقیقت مین ملاقات کیا ہوا ہے اور جو شے ہونے والی ہے تو گویا وہ ہو ہی چکی اعد اللہ لہم عذابًا شدیدًا یعنی تیار کر رکھا ہے اللہ نے واسطے اُنکے عذاب دردناک آخرت مین یعنی عذاب نار اس آیت کی تکرار واسطے تاکید کے ہے تاسیس بھی ہو سکتی ہے اس لیے کہ ماقبل کی آیت سے صرف اُن کا انجام خسران دنیا ان معلوم ہوا کہ دنیا مین تو ہلاک ہوئے اور آخرت مین معذب اور اس آیت سے اُن کے عذاب کا اہتمام اور اس کی شدت اور دوام معلوم ہوا کیونکہ اکثر جگہہ جہان اعداد عذاب شدید کا ذکر ہے وہان خلود عذاب مراد ہوتا ہے فاتقوا اللہ یا اولی الالباب یعنے جب اُن لوگون کا وہ انجام ہوا جس کا ذکر ابھی ہوا ہے تو اے عقول راجحہ والو تم اللہ سے ڈرتے رہو کہ تم سے کہین ویسا کام نہ ہو جائے کہ تمہاری بھی اُن کی سی گت ہو اس سے نکلتا ہے کہ جس کی عقل راجح و گران ہوتی ہے وہی اللہ سے ڈرتا ہے قولہ تعالے الذین آمنوا محل نصب مین ہے بتقدیر اعنی بیان ہے منادے کا یا اُس کا عطف بیان ہے یا نعت ہے اس سے یہ نکلا کہ جو ایمان لایا وہی عقل راجح والا ہے اور جو مومن نہ ہو اُس کی عقل راجح نہین گو دنیا کے صنائع و بدائع و علوم و فنون مین اعلی سے اعلی درجے کو کیون نہ پونہچا ہو قد انزل اللہ الیکم ذکرًا رسولًا ذکر سے مراد قرآن شریف ہے رسولا کا نصب فعل محذوف سے ہے ای ارسل رسولًا اس رسول مین اختلاف ہے کہ مراد اس سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین

یا خود قرآن شریف ہے یا جبرئیل علیہ السلام ہین لیکن اکثر جن مین سے حضرت ابن عباس رضی ہین اس طرف گئی ہین کہ یہان رسول سے مراد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کلبی نے کہا کہ جبرئیل علیہ السلام ہین زمخشری بہی اسی کے قائل ہین یعنے ای عقل والو جو ایمان لائے ہو تم ڈرتے رہو اللہ سے اُس نے تمہارے واسطے تقوے کا سامان جمع کر دیا ہے وہ یہ ہے کہ مقرر نازل کیا اللہ نے طرف تمہارے ذکر یعنے قرآن جس مین سمجھوتی ہے اور بہیجا ایک رسول عظیم الشان جس کے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ کتاب ہے پھر اس رسول کی صفت بیان کی یتلوا علیکم آیات اللہ مبینات یعنی وہ ایسا رسول ہے کہ پڑہتا ہے تم پر اللہ کی آیتین مبینات جمہور نے بصیغۂ اسم مفعول پڑہا ہے یعنی درآنحال کہ اللہ تعالے نے اُن کو بیان کیا ہے اور اُن کو واضح وظاہر فرمایا ہے کسائی نے بصیغہ اسم فاعل یعنی وہ آیتین بیان کرتی ہین واسطے لوگون کے وہ احکام جن کی طرف اُن کو حاجت ہوتی ہے یا یہ معنی ہین کہ وہ خود ظاہر دواضح ہین اپنی معانی پر دلالت کرنے مین ابو حاتم و ابو عبید نے اول کو ترجیح دی ہے بسبب اس آیت کے قد بینا لکم الایات قوله تعالے لیخرج الذین آمنوا وعملوا الصالحات من الظلمات الی النور حرف لام متعلق ہے انزل سے یعنی تاکہ نکالے اللہ تعالے اُن کو جو ایمان لائے اور نیک کام کیے بعد آنے ذکر و رسول کے گمراہی کے اندہیرون سے ہدایت کے اُجالے کی طرف یا جہل سے طرف علم کے یا کفر سے طرف ایمان کے یا متعلق ہے یتلوا سے یعنی تاکہ نکالے اُن کو رسول جو کہ آیتین پڑہتا ہے تاریکیون سے طرف روشنی کے ومن یؤمن باللہ ویعمل صالحا الآیہ یعنے جو کوئی جمع کرے ان باتون مین کہ تصدیق کرے اللہ کی اور عمل کرے اُس شئے پر جو اللہ نے اُس پر فرض کی ہے اور بچے اُس شئے سے جس سے اُس کو منع کیا ہے تو داخل کرے اُس کو باغون مین جن کے نیچے ندیان بہتی ہین جمہور نے یدخلہ بیاے تحتیتہ پڑہا ہے اور کسائی نے بنون اس کی بنا پر کلام مین التفات ہوگا غیبت سے طرف تکلم کے خالدین فیہا ابدا مین بصیغہ جمع فرمایا ہے باعتبار معنی من کے اور یدخلہ مین ضمیر مفرد کی بہی ہے بلحاظ لفظ من کے یعنی داخل کرے گا اُن کو اُن باغون مین درآنحال کہ اُن کا رہنا وہان ہمیشہ کو مقدر کیا گیا ہے قد احسن اللہ لہ رزقا مین پہر لفظ من کی رعایت فرمائی پس اس عبارت مین اول تو لفظ من کی رعایت فرمائی بعد اُس کے معنی من کے پہر اُس کے لفظ کی مراعات فرمائی مطلب یہ ہے کہ مقرر اللہ نے وسعت فرمائی واسطے اُس کے اُس کے رزق کی جنت مین جس کی نعیم کبہی منقطع نہ ہوگی کسی نے کہا احسان رزق کا یہ مطلب ہی کہ دنیا مین تو اُن کو طاعت کی روزی دی جائے گی یعنے طاعت کی توفیق عنایت ہوگی اور آخرت مین اُن کو ثواب عطا کیا جائے گا قشیری فرماتے ہین حسن وہ ہے جو کفایت کی حد پر ہو جس مین کچھ نقصان نہ ہو کہ اُس کے باعث اپنے امور سے معطل ہو جائے اور نہ زیادہ کہ اُس کو مشغول کر دے

اُس رزق کی تمتع لینے سے جو اُس کو دیا گیا ہی بسبب اُس کی حرص کے اسی طرح قلوب کے ارزاق ہین احسن اُن کا یہ ہے
کہ اُس کے واسطے احوال مین سے وہ حال ہو جس کو ساتھ وہ مستقل ہو بغیر نقصان کے اور بدون زیادت کے کہ وہ اُس پر
قادر نہ ہو کہ اُس حال پر استمرار کر سکے ذکرہ الخطیب اللہ الذی خلق سبع سموت یعنی مومن باللہ و عامل صالحات
کو جنات نعیم مین خالدا مخلدا داخل کرنا اور دنیا و آخرت مین رزق حسن عطا فرمانا اللہ پاک کے نزدیک کوئی بڑی بات نہین ہے
اُس کی رحمت و قدرت بڑی نہایت وسیع ہے دیکھو اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے یعنی اُسی اکیلے نے
بدون کسی وزیر و مشیر و نصیر کے محض اپنی قدرت تامہ سے موافق اُسکے جس کی بعلم خود تدبیر کر چکا تھا اس طرز غریب
و بدیع پر سات آسمان بعض بعض کے اوپر عدم سے ایجاد کر دیئے النسفی فرماتے ہین مفسرین نے اجماع کیا ہے اس پر
کہ آسمان سات ہین خطیب نے کہا اس مین کچھ خلاف نہین ہے بسبب حدیث اسرا وغیرہ کے ومن الارض مثلهن
یعنی اور زمین سے مثل اُن کے قدر مین یعنی سات جمہور نے مثلهن کو نصب پڑھا ہے اس بنا پر کہ سبع سموت پر معطوف
ہے قال الزمخشری یا بر تقدیر فعل بعد واو کے ای وخلق من الارض مثلهن کسی نے برفع اس بنیاد پر کہ مبتدا ہی اور
جار و مجرور جو اُس کے قبل ہے وہ خبر ہی کہا گیا ہی قرآن شریف مین کوئی آیت نہین ہے جو اس پر دال ہو کہ زمینین
سات ہین مگر یہ آیت لوگون نے اختلاف کیا مثلیت مین اور طبقات زمین کی کیفیت مین دو قول ہین جمہور کا قول یہ ہی کہ سات زمینین ہین طبق در طبق
بعض کے اوپر بعض مثل آسمانون کے اور ہر زمین اور دوسری کے بیچ مین ایسی ہی مسافت ہے جیسی کہ دو آسمانون مین ہے اور ہر زمین مین بسنے والے ہین اللہ کی خلق سے ضحاک نے
کہا اوپر بعض بغیر فتوق کے بخلاف آسمانون کے قرطبی نے کہا کہ اول قول اصح ہے اس لیے کہ بخاری و ترمذی وغیرہما
مین اخبار اس پر دال ہین صحیح مسلم مین سعید بن زید سے مروی ہے قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
یقول من اخذ شبرا من الارض ظلما فانہ یطوقہ یوم القیامۃ من سبع ارضین الی آخر کلامہ حدیث شریف مین ہے
آپ نہین دیکھتے کسی بستی کو جس مین داخل ہونے کا ارادہ کرتے مگر فرماتے جس وقت اُسے دیکھتے اللھم رب السموت
السبع وما اظللن ورب الارضین السبع وما اقللن الحدیث سورۂ بقرہ مین ماوردی کا قول گزر چکا ہے
اور اس بنا پر کہ وہ سات زمینین ہین اسلام کی دعوت ارض علیا والون کے ساتھ خاص ہو گی اُس کے سوا اور
زمینون مین لازم نہین ہے گو اُن مین سے بعض مین کوئی خلق ممیز ہو یہ بات کہ وہ لوگ آسمان کا مشاہدہ
کرتے ہین اور اُس سے روشنی کی مدد لیتے ہین اس مین دو قول ہین ایک یہ ہے کہ وہ اپنی زمین کی ہر جانب سے
آسمان کا مشاہدہ کرتے ہین اور اُس سے روشنی کی مدد لیتے ہین ابن عادل نے کہا یہ قول اُس شخص کا ہی جس نے
زمین کو مبسوط ٹھہرایا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ وہ آسمان کا مشاہدہ نہین کرتے ہین اور اللہ تعالی نے اُن کے
واسطے ایک روشنی پیدا کی ہے وہ اُس کا مشاہدہ کرتے ہین ابن عادل نے کہا یہ قول اُس کا ہے جس نے
زمین کروی قرار دی ہے حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ وہ سات زمینین منبسط ہین بعض زمین بعض کے

اوپر زمین ہے دریا اُن کے درمیان تفریق کرتے ہین اور اُن سب پر آسمان سایہ گستر ہے حکاہ الکلبی عن ابی صالح عنہ پس
اس بنا پر اگر زمین والون مین سے کسی کو دوسری زمین کی طرف وصول نہو تو اسلام کی دعوت اُس زمین کے ساتھ خاص
ہوگی اور اگر اُن مین کی کسی قوم کو وصول ہو دوسری زمین کی طرف تو احتمال ہے کہ اسلام کی دعوت اُن کو لازم ہو
بسبب اُس کے کہ اُن کی طرف وصول کا امکان ہے اس لیے کہ جب فصل بحار کا سلوک ممکن ہے تو یہ لزوم ما عم حکم
سے مانع نہ ہوگا اور یہ احتمال ہے کہ دعوت اسلام اُن کو لازم نہو اس لیے کہ اگر وہ لازم ہوتی تو اُس کی نص وارد ہوتی
اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے ساتھ مامور ہوتے بعض علما نے کہا ہے کہ سما عبارت ہے ما علاک سے یعنے
جو شے تمھارے اوپر ہو وہ سما ہے پس پہلا آسمان بہ نسبت دوسرے آسمان کے زمین ہے اور اسی طرح دوسرا
بہ نسبت تیسرے کے زمین ہے اور اسی طرح باقی آسمان بہ نسبت اپنے ماتحت کے آسمان ہین اور بہ نسبت اپنے مافوق
کے زمین تو اس بنا پر ساتون آسمان اور ایک زمین سات آسمان اور سات زمینین ہین انتہے[1] بعد
اس کے حضرت ابن عباس کا اثر مذکور ذکر کیا ہے پھر یہ اثر قال فی کل ارض مثل ابراہیم ونحو ما علی الارض من
الخلق اخرجہ ابن جریر الطبری من طریق شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی الضحی قال الحافظ فی الفتح ہکذا اخرجہ مختصرا
واسنادہ صحیح وقال ابن کثیر ہذا وامثالہ اذا لم یصح سندہ الی معصوم فہو مردود علی قائلہ انتہے وتصحیح الحاکم لہ لیس بذلک
حافظ سیوطی کہتے ہین مین ہمیشہ حاکم کی تصحیح سے تعجب کرتا رہا یہان تک کہ مین نے بیہقی کو دیکھا کہ یون کہا
اسنادہ صحیح لکن شاذ بمرۃ انتہی - اسناد کی صحت سے کچھ متن کی صحت لازم نہین آتی ہے پس اسناد تو صحیح ہو تو ہے
اور متن مین کوئی علت شذوذ ہی وہ اس کی صحت مین قادح ہوتا ہے قالہ القسطلانی بدایہ مین کہا ہے اگر اُس کی
نقل صحیح ہو تو یہ اس پر محمول ہو کہ حضرت ابن عباس نے اس کو اسرائیلیات سے اخذ کیا ہے اسی کی مثل مقاصد
حسنہ مین سخاوی نے بھی کہا ہے اور ایسا ہی تفسیر روح البیان مین بھی ہے سیوطی سے نقل کر کے اتنا زیادہ
کہا ہے ممکن ہے کہ اس کی اس پر تاویل کی جائے کہ مراد اُن سے وہ لوگ ہین جو جنون کو تبلیغ کرتے تھے طرف سے
انبیائے بشر کے اور یہ بات بعید نہین ہے کہ ہر ایک اُن مین کا اُس نبی کا نام رکھا جائے جس کی طرف سے وہ رسالت
پہونچاتا ہے انتہی اسی کی مثل ارشاد الساری مین بھی ہے **حاصل** یہ ہے کہ اثر مذکور اگر صحیح ہو تو موقوف شاذ ہے
اور شاذ سے احتجاج نہین کیا جاتا ہے جیسا کہ **طیبی** نے خلاصہ مین کہا ہے وغیرہ فی غیرہا لفظ خلاصہ یہ ہے - ہو
مطلق ما روی عن الصحابی من قول او فعل متصلا کان او منقطعا وہو لیس بحجۃ علے الصحیح **امام نووی** نے شرح مسلم
کے مقدمہ مین کہا ہے الموقوف لیس بحجۃ علے المختار عند الغزالی وہو الصحیح انتہے **خفاجی** نے کہا ہم جو اعتقاد رکھتے ہین یہ ہے کہ
زمینین سات ہین اور اُن کے سکان ہین اللہ تعالی کی خلق سے وہی اُن کو جانتا ہے انتہی یہ **قول** اعدل الحط
اقوال ہے **نیسابوری** کہتے ہین ثعالبی نے اپنی تفسیر مین ایک فصل ذکر کی ہے سموات وارض کے خلق مین

[1] کذا فی جمل عن ... ١٢ / عبارت فتح البیان کی ... / ... ١٢

اور اُن کی اشکال و اسامی مین ہم نے اُن کے وارد کرنے سے اعراض کیا بسبب عدم وثوق کے ایسی روایتون پر انہی کعب
و وہب اور اُن کی امثال سے جو کچھ اس باب مین آیا ہے وہ سب غیر معتد بہ ہے اس لیے کہ اُن لوگون نے اُس کو اسرائیلیات
سے اخذ کیا ہے حضرت جابرؓ بن عبد اللہ سے حدیث طویل مرفوع مین مروی ہے پھر کہا ای محمدؐ اس کے نیچے
کیا ہے یعنی اس زمین کے فرمایا ایک خلق ہے کہا پھر کیا ہے زمین کے نیچے فرمایا پانی ہے کہا پھر پانی کے نیچے کیا ہے
فرمایا ظلمت کہا پھر ظلمت کے نیچے کیا ہے فرمایا ہوا کہا پھر ہوا کے نیچے کیا ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
دونون آنکھین بہ نکلین اور فرمایا کہ ای سائل خلائق کا علم منقطع ہو گیا تو وہ سائل بولا تم نے سچ کہا مین گواہی دیتا ہون
کہ بیشک تم اللہ کے رسول ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کون ہے صحابہ نے کہا اللہ
و رسولہ اعلم فرمایا یہ جبریل ہے الحدیث مختصرًا اخرجہ الحافظ ابن کثیر بسندہ واخرجہ ابن مردویہ ایضًا عنہ بطولہ یہ حدیث
رد کرتی ہے اس کو جو حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے اگر اُن کا قول صحیح ہو اس بات پر کلام کا بسط کرنا کوئی معتد بہ فائدہ
نہین لاتا ہے یہ اعتقاد کافی ہے کہ آسمان سات ہین اور زمینین سات ہین کما ورد بہ الکتاب العزیز و السنۃ المطہرۃ
انکی خلق ہین اور اُن چیزون مین جو اُن کے اندر ہین خوض کرنا نہ چاہیے کیونکہ یہ ایک شے ہے کہ اللہ پاک اُسکو علم کے ساتھ مستاثر
مستقل ہے اُسکو کوئی اسکا احاطہ نہین کر سکتا ہے اللہ پاک نے ہمکو مکلف نہین کیا ہے کہ ایسے مسائل مین خوض کرین یا ان مین تفکر کرین اور ایسی گفتگو
کرین و باللہ التوفیق حضرت ابن عمرؓ سے مرفوعًا مروی ہے کہ بیشک زمینین درمیان ہر زمین کے اور اسکو جو اس سے متصل ہے پانسو برس
ہے اور اُن مین کی علیا حوت کی پشت پر ہے مقرن مل گئی ہین اس کے دونون طرف آسمان مین اور حوت صخرہ
پر ہے اور صخرہ ایک فرشتے کے ہاتھ مین ہے اور دوسری ہوا کو قید رکھتی ہے اور تیسری مین جہنم کے پتھر ہین اور
چوتھی مین جہنم کی گندھک ہے الحدیث بطولہ وتفصیلہ اخرجہ ابن ابی حاتم والحاکم وصححہ ذہبی نے حاکم کا تعقب کر کے
کہا ہے کہ یہ ایک منکر حدیث ہے بعض اہل علم نے کہا ہے کسی کو لائق نہین ہے کہ حاکم نے جو حدیثون کی تصحیح
کی ہے اُس سے دھوکا کھائے یہان تک کہ ذہبی نے جو حاکم کے تعقبات کیے ہین اُن مین نظر کرے او کما قال
حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ سید السموٰت وہ آسمان ہے جس مین عرش ہے اور سید الارضین وہ زمین
ہے جس مین ہم ہین یتنزل الامر بینہن جملہ مستانفہ ہے یا ماقبل کی صفت ہے جمہور نے یتنزل پڑھا ہے تنزل سے
اور برفع الامر بنا بر فاعلیت اور کسی نے ینزل انزال سے و بنصب الامر بنا بر مفعولیت فاعل اللہ پاک ہے امر سے مراد
وحی ہے کسی نے کہا قضا و قدر ضمیر سماوات و ارضین کی طرف راجع ہے نزدیک جمہور کے یا طرف سماوات و
ارض کے نزدیک اُس شخص کے جو یہ کہتا ہے کہ وہ ایک زمین ہے قالہ السمین محلی فرماتے ہین کہ لے اترتے
ہین اُس امر کو جبریل ساتوین آسمان سے ساتوین زمین تک انتہی علی قاری کہتے ہین ہم نے یہ قول انکے
سوا اور کسی مفسر کا نہین پایا اس لیے کہ غایت درجہ کی یہ بات ہے کہ جس نے امر کی وحی کے ساتھ تفسیر کی ہے

تو اس نے بینہن کی تفسیر یون کہا ہے کہ درمیان اُس اوپر کی زمین کے جو اُس کے پہلے ہے اور درمیان ساتوین آسمان کے جو کہ اُس کا اعلے ہے انتہی سلیمان جمل کہتے ہین یہہ توقف علی قاری کی طرف سے اس پر مبنی ہے کہ مراد وحی سے وحی تکلیف احکام کی ہو حالانکہ یہہ کچہہ لازم نہین ہے اس لیے کہ وحی کا حمل کرنا وحی تصرف فی الکائنات پر ممکن ہے خطیب کا بیان ہی اکثر اس پر ہین کہ امر قضا و قدر ہے پس اس بنا پر قولہ بینہن سے مراد اشارہ ہوگا طرف اُس شے کے جو کہ درمیان ارض سفلی کے ہے جو کہ اُس کے پرلے سرے کی ہے اور درمیان ساتوین آسمان کے جو کہ اُس کا اعلے ہی پس اللہ کا امر و قضا درمیان ان کے جاری ہوتا ہے اور اُس کا حکم اُن مین نافذ ہوتا ہے انتہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نافع بن ازرق نے اُن سے پوچھا آیا زمینون کے نیچے کوئی خلق ہے فرمایا ہان کہا پہر کیا خلق فرمایا یا تو ملائکہ ہین یا جن مجاہد نے کہا اُترتا رہتا ہے امر ساتون آسمانون سے طرف ساتون زمینون کے حضرت حسن نے فرمایا درمیان ہر دو آسمانون کے زمین ہے اور امر ہے قتادہ نے کہا ہر ارض مین اس کی ارض سے اور ہر سما مین اُس کے سما سے ایک خلق ہے اُس کی خلق سے اور ایک امر ہے اُس کے امر سے اور ایک قضا ہے اُس کے قضا سے کسی نے کہا اُترتا رہتا ہے امر درمیان اُن کے بعض کی حیات کا بعض کی موت کا کسی قوم کے غنا کا کسی قوم کے فقر کا کسی نے کہا یہ وہ امر ہے جس کی اُن مین تدبیر کرتا ہے اپنی تدبیر عجیب سے پس باران نازل کرتا ہے نبات نکالتا ہے شب و روز لاتا ہے گرمی سردی لاتا ہے حیوانات پیدا کرتا ہے مع ان کے اختلاف انواع و ہیأت کے پہر انکو نقل کرتا ہے ایک حال سے طرف دوسرے حال کے ابن کیسان کہتے ہین یہہ امر لغت کے مجال و اتساع کی بنا پر ہے جیسے موت کو امر اللہ کہا جاتا ہے اور ریح کو سحاب اور ان کی مثل اشیا کو لتعلموا ان اللہ علی کل شئے قدیر حرف لام متعلق ہے خلق سے یا یتنزل سے یا مقدر سے ای فعل ذلک یعنی اللہ تعالے نے سات آسمان سات زمینین بنائین یا امر اُس کا درمیان اُنکے نازل ہوتا رہتا ہے یا یہ سب کام کیے تاکہ تم جان لو اس بات کو کہ اللہ ہر شے پر اس عالم کے غیر سے جس کا اُس کی مشیت کے تحت مین داخل ہونا ممکن ہے بالغ القدرۃ ہے کہ ایک اور عالم مثل اس عالم کے لے آوے اور اس سے بہی زیادہ بدیع و عجیب اور اس سے بہی بڑہ کر نادر بے انتہا ایک سے ایک بڑہ کر عالم بنا دے یہ بات اس عالم سے استدلال کر کے معلوم ہوتی ہے اس لیے کہ جو قادر ہے ایک ذرہ کی ایجاد پر عدم سے وہ اس پر بہی قادر ہے کہ جو شے ذرے سے کم ہے اور اُس کی مثل ہے اور اُس کے فوق ہے اُسکو ایجاد کر دے بے نہایت تک کیونکہ اس مین کچہہ فرق نہین ہے درمیان قلیل و کثیر و جلیل و حقیر کے ما تری فی خلق الرحمن من تفاوت کذا قال الخطیب سلیمان جمل کہتے ہین یہہ سب بنظر امکان عقلی کے ہے اور یہ اس قول کے مخالف نہین ہے جو حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ لیس فی الامکان ابدع مما کان کیونکہ اس کے یہہ معنی ہین کہ اللہ پاک کا کلام ازل مین اس بات کے ساتہہ متعلق ہو چکا ہے کہ وہ اس

عالم کے سوا کوئی اور عالم پیدا نہ کرے گا تو اس کا پیدا کرنا جائز و ممکن ہے پس اس جہت سے کہ اس کے عدم کے ساتھ علم متعلق ہو چکا ہے وہ غیر ممکن ہو گیا اس لیے کہ اگر وہ وقوع میں آتا تو مقتضائے علم ازلی کے مخالف ہوتا پھر انقلاب علم کا جہل سے لازم پس باین اعتبار دوسرے عالم کا ایجاد محال عرضی ہو گیا اگرچہ ممکن ذاتی ہے پس شیخ کا قول لیس فی الامکان ابدع مما کان اسکے یہ معنی ہیں جو ند کو ہوئی یعنی ممکن نہیں ہے کہ اللہ تعالے کوئی اور عالم سوا اس عالم کے پیدا کرے و نفی امکان کی وہی استحالہ ہے تو گویا یوں کہا یہ محال ہے کہ اس عالم کے سوا اور کوئی عالم پیدا کرے اور تم جان چکے ہو کہ یہ استحالہ عرضی ہی ذاتی نہیں ہے اور اسی تقریر سے تم اُس بات کا سقوط پہچان لوگے جو یہاں بقاعی سے نقل کی گئی ہے انتہٰی صاحب فتح البیان رحمہ اللہ تعالی و تجاوز عنا و عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سب فقط بہ نظر امکان عقلی کے نہیں ہے جیسا کہ سلیمان جمل نے کہا ہے بلکہ کتاب عزیز و سنت مطہرہ دال ہیں اللہ پاک کی عموم قدرت پر اور اُس کی کمال قوت پر کہ وہ علی العموم ہر شے کی ایجاد پر قادر ہے پس مثل اس عالم کے ایجاد کرنا تو اس میں بدخول اولے داخل ہے گو وہ مقتضائے علم ازلی کی بنا پر پایا نہ گیا و قول الغزالی عبارۃ ساقطۃ و نفس فلسفیۃ لا یلیق التفوہ بمثلہا و ان کان معناہ صحیحا بالتاویل البعید الفاسد والتوجیہ البارد الکاسد و نظم الکتاب العزیز العالی یغنی عن مثل عبارۃ کلام الغزالی انتہٰی شیخنا المرحوم نے یہ بات جب کہی ہے کہ امام غزالی کے کلام سے اُن کو چنداں فریفتگی نہ تھی بعد کو پھر امام غزالی علیہ الرحمۃ کا رنگ چڑھا کہ اکثر اُن کا ذکر خیر کرتے تھے اور یہاں تک نوبت پہونچی کہ کئی رسالے احیاء العلوم سے انتخاب کرکے تالیف فرمائے آدمی کا حال برابر نہیں رہتا ہے ہر حال کا جدا مقتضا ہوتا ہے غفر اللہ لنا و لہ آمین وان اللہ قد احاط بکل شیء علما اس کا نصب بنا بر مصدریت ہے اس لئے کہ احاط بمعنے علم ہے یا صفت ہے مصدر محذوف کی ای احاط احاطۃ علما یہ بھی جائز ہے کہ تمیز محول عن الفاعل ہو معنی یہ ہیں اور تاکہ جانو اس بات کو کہ بیشک اللہ کے علم نے گھیر لیا ہے ہر شئی کو کذا فی فتح البیان واللہ اعلم باسرار کلامہ الحمد للہ والمنۃ کہ تفسیر سورہ طلاق ہفتم ماہ ذی قعدہ سنہ ١٣١٥ھ روز چہارشنبہ بعد مغرب تمام ہوئی اللہ سبحانہ قبول فرمائے اور عمل کی توفیق دے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار آمین۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللہم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا سید المرسلین شفیع المذنبین محمد و علی آلہ الطاہرین و صحبہ الاکرمین الی یوم الدین عدد ما علمت و زنۃ ما علمت و ملء ما علمت آمین والحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً +

سورۃ التحریم

قرطبی نے کہا کہ اس کا نام سورۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی رکھا جاتا ہے اس سورہ مبارکہ کی بارہ آیتیں ہیں اور مدنی ہے قرطبی نے کہا سب کے قول میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ سورۃ التحریم مدینے میں نازل ہوئی حضرت ابن الزبیرؓ سے مروی ہے کہ مدینے میں نازل کی گئی سورۃ النسا یا ایہا النبی لم تحرم +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ

تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا

نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ

قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ

وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا

خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝ اے نبی تو کیون حرام کرے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر چاہتا ہی تو رضامندی اپنی عورتون کی اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان ٹھہرا دیا ہے اللہ نے تم کو کھول ڈالنا اپنی قسمون کا اور اللہ صاحب ہے تمھارا اور وہی ہے سب جانتا حکمت والا اور جب چھپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات پھر جب اُس نے خبر کر دی اُس کی اور اللہ نے جتا دیا نبی کو یہہ جتائی نبی نے اُس میں سے کچھہ اور ٹلا دی کچھہ پھر جب وہ جتایا عورت کو بولی تجھہ کو کس نے بتایا کہا مجھہ کو بتایا اُس خبر والے واقف نے اگر تم دونو توبہ کرتیان ہو تو جھک پڑے ہین تمہارے دل اور اگر دونون چڑھائی کروگیان اُس پر تو اللہ ہی اُس کا رفیق ہے اور جبرئیل اور نیک ایمان والے اور فرشتے اس پیچھے مددگار ہیں ابھی اگر نبی چھوڑ دے تم سب کو اُس کا رب بدلی مین دے عورتین تم سے بہتر حکم بردار یقین رکھتیان نماز مین کھڑی توبہ کرتیان بندگی بجا لاتیان روزہ دار بیاہیان اور کنواریان

ف حضرت نے ایک حرم اپنی موقوف کر دی یا ایک بی بی کے ہان سے شہد پینا موقوف کر دیا خاطر سے اور بیبیون کے اُس پر اللہ نے یہ فرمایا اور قسم کا کھولنا کفارہ دینی اب جو کوئی اپنے مال کو کہے یہہ مجھہ پر حرام ہے تو قسم ہو گئی کفارہ دے تو اُس کو کام مین لاوے کھانا ہو یا کپڑا یا لونڈی **ف** بعض کہتی ہین اُس حرم کا موقوف کرنا حضرت حفصہ کو کہا اور خبر کرنے سے منع کیا اور اُس کے ساتھ کچھہ اور بھی تھا پھر انہون نے حضرت عائشہ کو خبر کر دی کہ دونون باتون مین مطلب تھا دونون کا پھر وحی سے معلوم کر کر حضرت نے بی بی حفصہ کو الزام دیا حرم کی بات کا اور دوسری بات ذکر مین لائی وہ دوسری بات کیا ہے شاید یہہ تھی کہ تیرا باپ خلیفہ ہوگا بعد اُس کے باپ کے العلم عند اللہ جو بات اللہ اور رسول نے ٹلا دی ہم کیا جانین اسی واسطے ٹلا دی کہ چرچے مین نہ آوے تا اور لوگ برا نہ مانین **ف** جھک پڑے ہین دل تمہارے یعنی توبہ ضرور ہے انتہی **ف** فتح البیان مین ہے کہ یہان تحریم سے مراد باز رہنا ہے تمتع لینے سے اُس کے حرام ہونے کا اعتقاد نہین ہی بعد اس کے کہ اللہ تعالی نے آپ کے واسطے حلال کیا کیونکہ یہہ اعتقاد آپ سے صادر نہین ہوتا ہے اس لیے یہ تو کفر ہے کما قالہ الخطیب جملہ **تبتغی مرضات ازواجک** مستانفہ ہی یا تفسیر ہی تحرم کی یا حال ہے تحرم کی ضمیر سے **مرضاۃ** اسم مصدر ہے اور رضا مصدر ہے اصل اس کی مرضوۃ ہے یہہ مصدر یا تو مضاف ہی طرف مفعول کے ای تُرضی ازواجک یا طرف فاعل کے ای ان یرضین ہن یعنی ای نبی تو

کیون باز رہے اس شے کی تمتع لینے سے جو کہ اللہ نے تیرے واسطے حلال کی ہے درآن حال کہ تو یہ چاہتا ہے کہ تو راضی
کرے اپنی بیبیون کو یا یہ کہ وہ تجھ سے راضی ہون مطلب یہ ہے کہ تیری طرف سے یہ بات لائق نہین کہ تو مشتغل ہو اُس
کام مین جو کہ راضی کرے خلق کو بلکہ لائق یہ ہے کہ تیری بیبیان اور ساری خلق تیری رضاجوئی مین سعی و کوشش کرین
اور تو خود فارغ ہو جائے واسطے اس شے کے جس کی تیری طرف وحی کی جاتی ہے طرف سے تیرے رب کے خطیب نے
کہا اس مین تنبیہ ہے اس پر کہ جو بات آپ سے صادر ہوئی وہ علی ما ینبغی تھی کسی نے کہا کہ ایک ذنب تھا صغائر مین سے
سو اسی لیے اللہ تعالے نے آپ کو اس پر عتاب فرمایا کسی نے کہا کہ یہ عتاب تھا ترک اولی پر نسفی نے کہا کہ یہ ایک
زلہ تھا آپ سے یعنی لغزش واللہ غفور رحیم یعنی اللہ بلیغ المغفرۃ والرحمۃ ہے واسطے تحریم ما احل اللہ لک کے جو
تجھ سے دفعۃً ہو گئی اس آیہ کریمہ کے شان نزول مین اختلاف کیا ہے کئی قول پر اول اکثر مفسرین کا قول ہے
واحدی کہتے ہین مفسرین نے کہا کہ حضرت بی بی حفصہ کے گھر مین تھے پس وہ اپنے والد کی ملاقات کو گئین پھر جب لوٹ
کر آئین تو ماریہ قبطیہ کو اپنے گھر مین دیکھا حضرت کے ساتھ سو وہ گھر کے اندر نہ آئین یہان تک کہ ماریہ نکل گئین پھر اندر
آئین پس جب حضرت نے بی بی حفصہ کے چہرے مین غیرت اور شکستگی دیکھی تو ان سے فرمایا کہ تو عائشہ کو خبر مت کرنا اور تیری
خاطر مجھ پر یہ ہے کہ مین اس سے کبھی قربت نہ کرون گا پس بی بی حفصہ نے بی عائشہ کو خبر کر دی یہ دونون باہم صاف
تہین تب بی عائشہ خفا ہوئین اور حضرت کے پیچھے پڑی ہین۔ یہان تک کہ آپ نے یہ قسم کھائی کہ ماریہ سے قریب نہ ہون
اس پر اللہ تعالی نے یہ سورت نازل فرمائی محلی بھی اسی کے قائل ہین قرطبی کہتے ہین اکثر مفسر اس پر ہین کہ یہ
آیت بی بی حفصہ کے حق مین نازل ہوئی اور قصہ مذکور ذکر کیا ابو السعود و نسفی کہتے ہین مروی ہے کہ حضرت نے ماریہ سے
خلوت کی بی بی عائشہ کے دن مین اور بی بی حفصہ کو یہ معلوم ہو گیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تو مجھ پر کتمان کر پس مقرر
مین نے ماریہ کو اپنے نفس پر حرام کر لیا اور مین تجھے بشارت دیتا ہون کہ ابو بکر و عمر مالک ہون گے بعد میرے میری امت
کے امر کے پس بی بی حفصہ نے بی عائشہ کو اس کی خبر دی اور یہ دونون باہم صاف تہین انتہی حضرت انس سے
مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حرم تہین ان سے آپ وطی کرتے تھے پھر بی عائشہ اور بی حفصہ
پیچھے پڑی رہین یہان تک کہ آپ نے اُس حرم کو اپنے نفس پر حرام کر لیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اخرجہ النسائی و
الحاکم وصححہ وابن مردویہ حضرت ابن عباس سے مروی ہے مین نے حضرت عمر بن الخطاب سے کہا وہ کون دو
عورتین ہین جنھون نے باہم ملکر چڑھائی کی فرمایا عائشہ و حفصہ اور تھا شروع قصے کا شان مین ماریہ قبطیہ ام ابراہیم
حضرت نے اس سے صحبت کی حفصہ کے گھر مین اُس کے دن مین تو حفصہ رنجیدہ ہوئین پس عرض کیا یا رسول
اللہ البتہ مقرر آپ میری طرف ایک ایسی شے لائے کہ آپ اپنی بیبیون مین سے کسی کی طرف اس کو نہ لائے ہون گے
میرے دن مین میرے گھر مین میرے بچھونے پر فرمایا کیا تو راضی نہین ہوتی ہے کہ مین اس کو حرام کر لون پھر

اُس سے کبھی قریب نہوؤن عرض کیا کیون نہین پہر آپ نے اُس کو حرام کرلیا اور فرمایا کہ کسی سے اس کا ذکر مت کرنا سو بی
حفصہ نے بی عائشہ سے اس کا ذکر کیا پہر اللہ تعالی نے آپ پر اس کو ظاہر کر دیا اس پر اللہ نے یہ نازل کیا یا ایہا النبی
لم تحرم الآیات کلہا پس ہم کو یہ بات پہونچی ہے کہ حضرتؐ نے اپنی قسم کا کفارہ دیا اور ماریہ سے صحبت کی اخرجہ البزار والطبرانی
قال السیوطی بسند صحیح واخرجہ ابن سعد وابن مردویہ عنہ باطول من ہذا واخرجہ ابن مردویہ من وجہ آخر عنہ باختصار منہ واخرجہ
ابن المنذر والطبرانی وابن مردویہ عنہ مختصرا بلفظ قال حرم سریتہ وجعل ذلک سبب النزول فی جمیع ما روی من ہذہ
الطرق حضرت ابن عمر سے مرفوعا مروی ہے کہ حضرت نے بی حفصہ سے فرمایا کسی سے بیان مت کرنا اور ابراہیم کی ماں
مجھ پر حرام ہے بی حفصہ نے عرض کیا کیا آپ حرام کرتے ہین اُس شئے کو جو اللہ نے آپ کے واسطے حلال کی فرمایا پس
قسم ہے اللہ کی مین اُس سے قریب نہوؤن گا پہر آپ اُس سے قریب نہوئے یہان تک کہ بی حفصہ نے بی عائشہ کو
خبر دی اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم اخرجہ الہیثم بن کلیب فی مسندہ والضیاء المقدسی
فی المختارۃ من طریق نافع حضرت ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ سبب نزول ماریہ کی تحریم ہے جیسا گزر چکا ہے اخرجہ
الطبرانی فی الاوسط وابن مردویہ وسندہ ضعیف دوسرا قول کسی نے کہا کہ حضرت شہد پیا کرتے تھے یہ وہی سبب
نزول ہے جس کو شیخین نے روایت کیا ہے وہ بی بی جن کے پاس شہد پیا وہ زینب بنت جحش ہین پس بی عائشہ اور
بی حفصہ نے باہم اتفاق کیا اس پر کہ جس وقت حضرت اُن کے پاس تشریف لائین تو دونون کہین کہ ہم آپ سے
مغافیر کی بو پاتے ہین پہر حضرت نے شہد کو حرام کر لیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی بخاری وغیرہ نے حضرت عائشہ سے
روایت کیا ہے کہ حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور اُن کے پاس شہد پیا کرتے تھے پہر مین نے اور حفصہ
نے ایک دوسری کو اس کی وصیت کی کہ ہم مین جس کے پاس حضرت تشریف لائین تو چاہیئے کہے کہ مین آپ سے
مغافیر کی بو پاتی ہون پہر آپ اُن مین سے ایک کے پاس تشریف لائے تو اُس نے آپ سے یہی کہا پس آپ نے
فرمایا نہین بلکہ مین نے تو شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے پاس اور مین ہرگز پہر نہ پیونگا اس پر آیت نازل ہوئی
یا ایہا النبی لم سے قولہ ان تتوبا یہ خطاب ہے بی عائشہ اور بی حفصہ کو واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا مراد اس سے
آپ کا یہ فرمانا ہے بلکہ مین نے تو شہد پیا ہے کسی نے کہا کہ یہ عورت بی سودہ ہین جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ
سے مروی ہے کہ حضرت نے بی سودہ کے پاس شہد پیا پہر بی عائشہؓ کے پاس تشریف لائے تو کہا مین آپ سے
ایک بو پاتی ہون پہر بی حفصہ کے پاس آئے تو انہون نے بھی یہی کہا پس آپ نے فرمایا کہ مین اُس کو خیال
کرتا ہون اُس پینے کی شئے سے جو مین نے سودہ کے پاس پی ہے واللہ مین اُسے کبھی نہ پیونگا اس پر اللہ تعالی
نے یہ آیت نازل فرمائی اخرجہ ابن المنذر وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویہ قال السیوطی بسند صحیح کسی نے
کہا یہ عورت بی اُم سلمہ ہین جیسا کہ عبداللہ بن رافع سے مروی ہے کہا مین نے بی بی اُم سلمہ سے اس آیت کا

ف ٥ جمع مغفور بالضم کی ہے یہ ایک شیرین گوند ہے اس کی بو کریہ ہوتی ہے اس کو پانی مین گھول کر پیتے ہین حضرت اسی سے کریہ بو آنے کو ناخوش رکھتے تھے ۱۲ منہ

پوچھا یا ایہا النبی لم تحرم کہا میرے پاس ایک کپا تھا پیئی شہد کا سو حضرت اُس میں سے لعوق فرماتے تھے اور آپ اس کو محبوب رکھتے تھے پس بی عائشہ نے آپ سے کہہ دیا کہ اس کی کھیان عرفط کھاتی ہین اس پر یہ آیت نازل ہوئی اخرجہ ابن سعد خطیب و خازن نے اس کا ذکر کیا ہے کسی نے کہا کہ یہ عورت بی حفصہ ہین پس بی عائشہ بی سودہ اور بی صفیہ نے باہم اتفاق کیا تو حضرت سے کہا کہ ہم آپ سے مغافیر کی بو سونگھتے ہین پھر آپنے شہد حرام کر لیا قالہ البیضاوی تیسرا قول کسی نے کہا کہ سبب نزول وہ عورت ہی جس نے اپنا نفس حضرت کو ہبہ کر دیا تھا پس اول دو تو صحیح سبب ہین واسطے نزول آیت کے اور جمع ممکن ہے باین طور کہ دو قصے واقع ہوئے ہون قصہ ماریہ کا اور قصہ شہد کا اور قرآن شریف جمیعًا دونون مین نازل ہوا اور اُن مین کے ہر ایک مین یہہ ہو کہ نبی نے اپنی بعض بیبیون سے پوشیدہ بات کہی ہو اب رہا تیسرا قول سو شیخ شیوخنا علامہ شوکانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ اس باب مین نہین ہے مگر وہی اثر جو بروایت ابن ابی حاتم و ابن مردویہ حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ یہہ آیت اُس عورت کے واسطے نازل ہوئی جس نے اپنا نفس حضرت کو بخشا تھا سیوطی کہتے ہین اس کی سند ضعیف ہی اور یہ بات بھی اس کو رد کرتی ہے کہ حضرت نے اُس واہبۂ نفس کو قبول نہین فرمایا پھر یہ کس طرح ٹھیک ہو سکتا ہے کہ یون کہا جاوے کہ آیت اُس کی شان مین نازل ہوئی کیونکہ جس نے وہ شے رد کر دی جو اُسے بخشی گئی تو یہہ ٹھیک نہین ہے کہ یون کہا جاوے کہ اُس نے وہ اپنی نفس پر حرام کر لی اور اس سبب کی بنا پر قولہ تعالی و اذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا الی آخر الحکایہ بھی منطبق نہین ہوتا ہے اب رہی وہ بات جو صحیحین وغیرہما مین ثابت ہوئی ہے کہ حضرت ابن عباس رض نے حضرت عمر رض سے اُن دو عورتون کا پوچھا جنہون نے حضرت پر چڑھائی کی تو اُن کو خبر دی کہ وہ عائشہ و حفصہ ہین پھر ایلاء کا قصہ ذکر کیا جیسا کہ حدیث طویل مین ہے سو اس بات مین اُس کی نفی نہین ہے کہ ہم جو قصہ عسل و ماریہ کا اول ذکر کر آئے ہین وہ سبب نزول ہے اس لیے کہ حضرت عمر نے تو حضرت ابن عباس رض کو صرف دو متظاہر عورتون کی خبر دیدی اور اُس مین یہ ذکر کیا کہ حضرت کی بیبیان اُن سے تکرار کرتی تھین اور اُن مین کی کوئی دن سے رات تک کا آپ سے اَنْ بولا کر لیتی تھی اور یہ کنارہ کر لینے کا سبب ہے یا ایہا النبی الآیہ کے نزول کا سبب نہین ہے اور اسی کی مؤید وہ بات ہی جو ہم اول حضرت ابن عباس رض کی روایت سے ذکر کر آئے ہین کہ انہون نے حضرت عمر سے متظاہر دو عورتون کا پوچھا تو انہون نے ان کو خبر دی کہ وہ حفصہ و عائشہ ہین اور اُن سے بیان کر دیا کہ سبب نزول ماریہ کا قصہ ہے ہذا ما تیسر من تلخیص سبب نزول الآیۃ و دفع الاختلاف فی شانہ فاشدد علیہ یدیک لتنجو بہ من الخبط و الخلاط الذی وقع للمفسرین قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم یعنی مقرر اللہ نے مشروع کیا واسطے تمہارے کھولنا تمھاری قسمون کا اور بیان کر دیا واسطے تمہارے اُن سے نکلنا اور رہائی پانا ساتھ کفارہ کے تحلہ کی اصل تحللہ ہے پھر ایک لام دوسرے مین ادغام کیا گیا یہ مصدر منجملہ مصادر

تفعیل ہے جیسی توصیۃ وتسمیۃ تو گویا قسم عقد ہے اور کفارہ حل ہے اس لیے کہ کفارہ حلال کر دیتا ہے واسطے قسم کھانے
والے کے اس شئے کو جو اُس نے اپنے نفس پر حرام کی تھی نسفی نے بعد ذکر اول معنی کے کہا ہے یا یہ معنی ہین کہ
کہ اُس نے مشروع کیا واسطے تمھارے استثنا تمہاری قسمون مین ماخوذ اس محاورے سے حلل فلان فی یمینہ اذا
استثنی فیہا یہ یون ہے کہ بعد قسم کے انشاء اللہ کہہ دے تا کہ حانث نہ ہو تحریم حلال کی ہمارے نزدیک قسم ہے
انتہی مقاتل نے کہا مقرر بیان کر دیا اللہ نے کفارہ تمہاری قسمون کا سورہ مائدہ مین اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو امر فرمایا کہ اپنی قسم کا کفارہ دین اور اپنی لونڈی سے رجوع کرین سو آپ نے ایک گردن آزاد کی حسن سے
مروی ہے کہ حضرت نے کفارہ نہین دیا اس لیے کہ آپ تو مغفور لہ ہین ذکرہ المحلی والنسفی یعنے آپ کے تو اگلے
پچھلے گناہ بخش دیے گئے یہ صرف مومنین کو تعلیم ہے زجاج کہتے ہین کسی کو نہین پہونچتا ہے کہ جو شئی اللہ نے
حلال کی اُس کو حرام کرے حق یہی ہے کہ تحریم ما احل اللہ منعقد نہین ہوتی ہے اور نہ اُس کے صاحب پر لازم ہوتی
ہے پس تحلیل وتحریم اللہ پاک کی طرف ہین نہ اُس کے غیر کی طرف اللہ پاک کا حضرت کو عتاب فرمانا اس صورت
مین ابلغ دلیل ہے اس بات پر والبحث طویل والمذاہب فیہ کثیرۃ والمقالات فیہ طویلۃ وقد حققہ الشوکانی رحمہ اللہ
تعالی فی مولفاتہ بما یشفی وذکر رحمہ اللہ تعالی فی شرحہ للمنتقی خمسۃ عشر قولا علما رحمہم اللہ تعالی نے اختلاف
کیا ہے آیا مجرد تحریم یمین ہے جو کفارے کو واجب کرتی ہے یا نہین اور اس مین اختلاف ہے آیہ کریمہ مین وہ بات نہین
ہے جو اس پر دال ہو کہ وہ یمین ہے اس لیے کہ اللہ پاک نے آپ کو اس پر عتاب فرمایا کہ جو شئے اُس نے آپ کے واسطے
حلال کی آپ نے اُس کو حرام کر لیا پھر فرما دیا قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم جس قصے کی طرف اکثر مفسر گئے ہین کہ
وہ آیت کا سبب نزول ہے اُس مین یہ ہے کہ آپ نے تحریم کی پھر دوبارہ قسم کھائی جیسا کہ ہم اول ذکر کر آئے ہین
حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ حرام مین کفارہ دے اور فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ
اسوۃ حسنۃ اخرجہ عبد الرزاق وغیرہ دوسرا لفظ ان کا یہ ہے کہ ایک شخص اُن کے پاس آیا پھر عرض کیا بیشک
مین نے اپنی عورت اپنے اوپر حرام کر لی ہے تو فرمایا کہ تو نے جھوٹ کہا وہ تجھ پر حرام نہین ہے پھر یہ آیت
پڑھی لم تحرم ما احل اللہ لک فرمایا تجھ پر اغلظ کفارات ہے آزاد کرنا ایک گردن کا اخرجہ ابن المنذر وغیرہ حضرت
عائشہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رض نے یہ قسم کھائی کہ مسطح کو نفقہ نہ دین پھر اللہ تعالی نے قد فرض اللہ
الآیہ نازل فرمائی پھر اُنھون نے قسم کھول ڈالی اور اس کو نفقہ دیا اخرجہ الحارث بن ابی اسامۃ واللہ مولکم
یعنی اللہ تمہارا ولی و ناصر ہے اور تمہارے کامون کا متولی ہے کسی نے کہا مولاکم کے یہ معنی ہین کہ اولی
بکم من انفسکم یعنے اُس کو تمہارے ساتھ تمہارے نفوس سے بھی بڑھ کر لگاؤ ہے پس تم جو اپنے نفوس
کی خیر خواہیان کرتے ہو اُن سے بڑھ کر اُس کی نصیحت و خیر خواہی تمہارے واسطے نافع ہے ذکرہ النسفی

ل ابو یعلی ... سے کہتی رسول کی ... ۱۲ ... بخاری وابن مردویہ ۱۲ منہ

وہو العلیم الحکیم یعنی جس شے مین تمہاری صلاح و فلاح ہے اس کو وہ خوب جانتا ہے اور اپنے اقوال و افعال مین حکمت والا
ہے واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا عامل ظرف مین فعل مقدر ہے ای اذکر اذ اسر اکثر مفسرین نے
جن مین سے نسفی و محلی و خازن ہین یہہ کہا ہے کہ بعض ازواج سے مراد بی بی حفصہ ہین جیسا کہ اول گزر چکا ہے اور
حدیث تحریم ہے ماریہ کی یا شہد کی یا تحریم اُس عورت کی جس نے اپنا نفس آپ کو بخشا تھا کلبی کہتے ہین پوشیدہ
بات اُن بی بی سے یہ کہی تھی کہ تیرا باپ اور عائشہ کا باپ دونون میرے خلیفہ ہون گے میری امت پر بعد میرے حضرت
عائشہ سے مروی ہے کہ پوشیدہ بات اُن بی بی سے یہ فرمائی تھی کہ ابوبکر میرا خلیفہ ہے بعد میرے اخرجہ ابن عدی و
ابن عساکر حضرت علی و حضرت ابن عباس سے مروی ہے واللہ بیشک امارت ابوبکر و عمر کی البتہ کتاب مین ہے
واذ اسر النبی الآیۃ حفصہ سے فرمایا کہ تیرا باپ اور عائشہ کا باپ دونون لوگون کے والی ہین بعد میرے پس تو اس سے بچ کہ
کسی کو اس کی خبر کرے اخرجہ ابن عدی و ابو نعیم فی الصحابۃ والعشاری فی فضائل الصدیق و ابن مردویہ و ابن
عساکر من طرق عنہما شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ اس مین یہ بات نہین ہے کہ یہ سبب نزول ہے قولہ تعالیٰ
یا ایہا النبی الآیۃ کا بلکہ اس مین تو یہ ہے کہ جو بات ہین نے پوشیدہ کہی وہ یہ ہے پس بفرض اسکے کہ اس کی اسناد ایسی ہو
جو اعتبار کی صلاحیت رکھے تو بھی اُسکے معارض وہ صحیح روایتین ہین جو اول گزر چکی ہین اور وہ اس پر مقدم ہین
اور بہ نسبت اس کی وہ مرجح ہین فلما نبأت بہ یعنی جب اُن بی بی نے خبر دیدی اُس بات کی اپنی غیر کو یہ خیال
کرکے کہ اس مین کچھ حرج نہین ہے سو یہ اُنکی طرف سے ایک اجتہاد تھا اس مین وہ ماجور ہین اور یہ اس لیئے ہے کہ
حضرت کے عہد مبارک مین بھی اجتہاد جائز تھا بنا بر قول صحیح جیسا کہ جمع الجوامع مین ہے اصل نبأ و انباء و خبر و
اخبر و حدث کی یہ ہے کہ دو مفعول کی طرف متعدی ہون ایک کی طرف تو بنفسہا اور دوسرے کی طرف بحرف
جر اور کبھی جار محذوف ہوتا ہے تخفیفا اور کبھی اول مفعول حذف کیا جاتا ہے اس لیے کہ اُس پر کوئی دال ہو تو ہی
یہ تینون استعمال اس آیہ کریمہ مین آئے ہین پس فلما نبأت بہ دو مفعول کی طرف متعدی ہے جن کا اول محذوف
اور دوسرا مجرور بحرف با ہے اور فلما نباہا بہ مین دونون کو حذف کیا ہے اور من انبأک ہذا مین دونون کو ذکر کیا ہے
اور جار کو محذوف واظہرہ اللہ علیہ یعنے اور اللہ نے مطلع کر دیا اپنی نبی کو زبانی جبرئیل علیہ السلام کے اس بات
پر جو اُن بی بی سے واقع ہوئی تھی کہ اُنہون نے اپنی غیر کو خبر دیدی تھی عرف بعضہ یعنے جس بات کی اُن بی بی
نے اپنے غیر کو خبر دیدی تھی اُس مین سے کچھہ تو اُن کو جتا دی یعنی تحریم ماریہ کی یا شہد کی جمہور نے عرّف کو
مشدد پڑھا ہے تعریف سے معنی یہ ہین کہ بعض قصہ بی بی حفصہ کو جتا دیا اور جو بات اُن سے واقع ہوئی تھی اُس مین
سے بعض کی اُن کو خبر دیدی اور کسائی نے بتخفیف یعنی پہچان لی بعض بات اُس مین سے جو بی بی حفصہ نے
کی تھی ابو عبید و ابو حاتم نے اول قراءت کو اختیار کیا ہے اس لیئے کہ بعد اُس کے یون فرمایا ہے واعرض

عن بعض اگر عرف بتخفیف ہوتا تو اسکا یہ مطلب ہوتا کہ اُس کی سزا دین واعرض عن بعض فرمایا یعنی بی بی حفصہ نے جو بات اپنی عیرہ کو کہدی
تھی اُس میں سے بعض اُن کو نہیں جتائی اور نہ اس کی ان کو خبر دی اپنی بزرگی رکھکر اور شرما کر اور حسن عشرت کا
پاس کر کے حضرت حسن نے فرمایا ما استقصی کریم قط یعنی کریم نے کبھی استقصا نہیں کیا مطلب یہ ہے کہ کریم کی شان
زیادہ کریدکرنے کی نہیں ہوتی ہے ہمیشہ اُس کا برتاؤ درگذر اور چشم پوشی کا ہوتا ہے سفیان فرماتے ہیں ما زال التغافل
من فعل الکرام یعنی ہمیشہ جان بوجھ کر غافل بننا منجملہ فعل کرام ہے کسی نے کہا کہ اعراض کیا اُس میں کی بعض بات
جتانے سے واسطے کراہت اس امر کے لہ وہ لوگون میں منتشر ہوجائے کسی نے کہا جس بات سے اعراض فرمایا
وہ ماریہ کا قصہ ہے کسی نے کہا وہ یہ ہے کہ ان کا باپ اور ابوبکر دونون خلیفہ ہون گے بعد آپ کے یہان مفسرین
کو ایک خلط و خبط واقع ہوا ہے اُن میں کی ہر جماعت اس طرف گئی ہے کہ تعریف و اعراض کی تفسیر کی ہے اُس شے
کے ساتھ جو کہ مطابق ہوتی ہے بعض اُس شے سے جو کہ سبب نزول میں وارد ہوئی ہے ہم اس کا ایضاح اول کر چکے
ہین فلما نبأها به قالت من انبأك هذا قال نبأني العليم الخبير یعنی جب پہر حضرت نے اُن بی بی کو خبر دی
اُس قصہ کی جسکا اُنہون نے افشا کیا تو بولین آپ کو اُس کی کس نے خبر دی فرمایا مجھی خبر دی اُس جاننے والے
واقف کار نے جس پر کوئی چھپی بات بھی مخفی نہین رہتی ہے ان تتوبا الى الله یہ خطاب ہے حضرت عائشہ و حضرت
حفصہ کو بطریق التفات تاکہ اُن کے عتاب مین زیادہ مبالغہ ہو اس شرط کا جواب محذوف ہے ای فهو الواجب اس
محذوف پر یہ قول دال ہے فقد صغت قلوبكما ای زاغت و عدلت و مالت عن الواجب یعنی ای عائشہ
و حفصہ اگر تم توبہ کرو اللہ سے اور اُس کی طرف رجوع ہو تو یہ توبہ کرنا تمہارا واجب ہے اس لیے کہ مقرر تمہارے دل گنہگار
ہوگئے اور میل کر گئے واجب سے حضرت کی مخالفت مین وہ واجب یہ ہے کہ جس بات کو وہ محبوب رکھین تم بھی اُس کو
محبوب رکھو اور جسکو وہ ناخوش رکھین تم بھی اُس کو ناخوش رکھو تم کو حضرت سے ایسا خلوص چاہیے تھا اور یہ تم پر
واجب تھا سو تمہارے دل اس واجب سے مائل ہوگئے تم نے اس کے خلاف کیا اور تم سے وہ بات پائی گئی جو
توبہ کو واجب کرتی ہے وہ بات یہ ہے کہ دونون نے افشائی قصہ کو دوست رکھا جسے حضرت نے ناخوش رکھا
کسی نے کہا یہ معنی ہین کہ اگر تم توبہ کرو تو مقرر تمہارے دل مائل ہوگئے ہین طرف توبہ کے قلوبكما فرمایا
قلبا كما نہ کہا اس لیے کہ عرب لوگ ایک لفظ مین دو تثنیون کا جمع کرنا مکروہ جانتے ہین اور مضاف اور مضاف
الیہ کا مجموع مثل شے واحد کے ہے اس لیے کہ دونون مین پورا تعلق اور نسبت ہے وان تظاهرا عليه جمہور نے
بحذف ایک تا پڑھا ہے بتخفیف ظا کسی نے بدو تا بنا بر اصل اور کسی نے بتشدید ظا و ہا بدون الف مراد تظاہر سے
تعاضد و تعاون ہے یعنی باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا جواب شرط کا محذوف ہے ای فلا يعدم ناصرا و لا معينا
یعنی اگر تم باہم دونون مل کر ایک دوسرے کے ممد و معاون ہو گی اُس کے ساتھ اس شے کے جو اُس کو بری لگتی ہے

[illegible]

وہ شے یہ ہے کہ غیرت میں افراط کرنا حد سے بڑھنا اور اُس کے بھید کا افشا کرنا یا ایک دوسری کی مدد کرو گی تحکم کرنے میں
اُس پر نفقے کے بارے میں تو وہ معدوم نہ پائے گا ناصر و معین کو فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ
یہ جملہ تعلیل ہے جواب محذوف کی کلمہ ہو ضمیر فصل ہے یعنی اس لیے کہ بیشک اللہ اُس کا مولی ہے اُس کی نصرت و مدد کا ذاتہ
متولی ہوگا اور اسی طرح جبرئیل بھی اس کا ولی و ناصر ہے اور اُس کے مومن بندوں میں صالح لوگ بھی اُس کے یار و مددگار
ہیں کسی نے کہا کہ صالح المؤمنین سے مراد وہ شخص ہے جو کہ نفاق سے بری و پاک ہے کسی نے کہا ہے کہ صالح کا لفظ
تو واحد ہے اور مراد اس سے جمع ہے کسی نے کہا اصل اس کی صالحوا المؤمنین ہے پھر لفظ کی موافقت کے واسطے خط سے
واو حذف کر دیا ہے بریدہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر ہیں اسی کے مثل حضرت ابن مسعود سے بھی مروی ہے و
عن ابی امامۃ مرفوعاً مثلہ اخرجہ الحاکم حضرت علی سے مروی ہے کہ وہ علی بن ابی طالب ہیں اخرجہ ابن ابی حاتم قال السیوطی
بسند ضعیف عنہ مرفوعاً اسماء بنت عمیس سے مروی ہے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے
تھے وصالح المؤمنین علی بن ابی طالب ہے اخرجہ ابن مردویہ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَہِیْرٌ یعنی اور فرشتے باوجود اُن کے
ایک اثر عدد کے بعد مدد کرنے اللہ کے اور اُن لوگوں کے جن کا ذکر ہوا اعوان و مددگار ہیں کہ اُس کی مدد کریں گے ابو علی
فارسی نے کہا ہے کہ مقرر فعیل کا وزن واسطے کثرت کے آیا ہے کقولہ تعالے وَلَا یَسْئَلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا واحدی کہتے ہیں
یہ اُس واحد کے جملہ سے ہے جو کہ جمع کے معنی ادا کرتا ہے کقولہ تعالی وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا علم نحو میں ثابت ہو چکا ہے
کہ مثل جریح و صبور و ظہیر کے ساتھ واحد و مثنی و جمع وصف کیا جاتا ہے عطف مفرد سے جو عطف جملہ کی طرف عدول
کیا گیا سو صرف اس لیے کہ فرق کا اعلام کیا جائے کیونکہ حقیقت میں نصرت اللہ ہی کی نصرت ہے اور اللہ پاک نے
جو اپنی نصرت کے ساتھ جبرئیل و صالح المؤمنین و ملائکہ کی مظاہرت ملائی سو یہ فقط واسطے تتمیم کے ہے مومنین کے
دل خوش کرنے کو اور جانب رسول کے توقیر کو اور آیات بینات کے ظاہر کرنے کو جس طرح کہ بدر و حنین کے دنوں
میں ہوا اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے وَمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اِلَّا بُشْرٰی لَکُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُکُمْ بِہٖ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ
عِنْدِ اللّٰہِ قولہ تعالے عَسٰی رَبُّہٗٓ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗٓ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ یبدلہ بتخفیف و تشدید دونوں سبعیہ ہیں
یعنی نبی اگر وہ طلاق دیدے تم سب کو تو اُس کا رب عطا کرے اُس کو تمہارے بدل بیبیاں افضل تم سے اللہ پاک
جان چکا ہے کہ وہ اُن کو طلاق نہ دیں گے لیکن اس نے اپنی قدرت کی خبر دی کہ وہ اس پر قادر ہے کہ اگر اُس سے
طلاق واقع ہو تو اُن سے بہتر اس کو بدلے میں دے منظور اس سے اُن کا ڈرانا ہے یہ آیہ کریمہ مثل اس آیت کی ہے
وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ اس لیے کہ یہ اخبار ہے قدرت کا اور اُن کے واسطے
تخویف ہے اور مقتضائے آیت جو ہے موصوف کل کا طلاق دینا ہے تو اب یہ اس کو منافی نہیں ہے کہ ایک کو
طلاق دی اور اُس کی تبدیل نہ ہوئی اس لیے کہ تبدیل تو فقط کل کے واسطے ہے اور وہ صرف کل کی تطلیق پر

مرتب ہے حطب بین سے کہا گیا ہے کہ ہر عسیٰ قرآن شریف مین واجب الوقوع ہے مگر یہ آیت کسی نے کہا یہ بھی جملہ واجب ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کی شرط کے ساتھ معلق کیا ہے وہ شرط کل کی تعلیق ہے اور آپ نے ان کو طلاق نہین دی کرخی مین ہے ابن عرفہ نے کہا کہ عسیٰ یہان تخویف کے واسطے ہے وجوب کے لیے نہین ہے پھر اللہ پاک نے ازواج کے اوصاف ذکر فرمائے مسلمات یہ نعت ہے یا حال ہے یا منصوب بنابر اختصاص ہے یعنی ایسی بیبیان کہ قیام کرنے والی ہین ساتھ فرائض اسلام کے سعید بن جبیر نے کہا کہ اخلاص کرنیوالی اقرار کرنیوالی ہین کسی نے کہا کہ ماننے والی امر اللہ اور رسول کی مومنات یعنی تصدیق کرنے والی اللہ کی اور اس کے فرشتون کی اور اس کی کتابون کی اور اس کے رسولون کی اور قدر کے خیر و شر کی قانتات یعنی اللہ کی مطیع قنوت یعنی طاعت ہے کسی نے کہا رات کو نماز پڑھنے والیان کسی نے کہا دعا کرنے والیان کسی نے کہا طائعات یعنی فرمان بردار تائبات یعنی توبہ کرنے والیان گناہون سے یا ترک کرنے والیان گناہون کی بسبب ان کے قبح کے یا بابت توبہ کرنے والیان یا رجوع ہونے والیان طرف اللہ کے اور طرف امر اس کے رسول کے ہفوات و زلات سے عابدات یعنی عبادت کرنے والیان واسطے اللہ کے اور ذلیل بننے والیان واسطے اس کے حضرت حسن و سعید بن جبیر نے کہا بہت عبادت کرتے والیان سائحات یعنی روزے رکھنے والیان قالہ ابن عباس زید بن اسلم و حضرت حسن نے کہا ہجرت کرنے والیان حضرت کی امت مین کوئی سیاحت نہین ہے مگر ہجرت ابن قتیبہ و فرا و غیرہما نے کہا صیام کا نام سیاحت اس لیے رکھا گیا کہ سیاحت کرنے والے کے ساتھ زاد نہین ہوتا ہے کسی نے کہا یہ معنی ہین کہ چلنے والیان ہین اللہ کی طاعت مین ماخوذ ہے ساح الماء اذا ذہب سے اصل سیاحت کی جولان ہے زمین مین وقیل للصائم سائح حیث سائح سورہ برات مین سیاحت پر کلام گزر چکا ہے ثیبات و ابکارا یعنی بعض ثیبات اور بعض ابکار ان کے وسط مین حرف عطف لایا گیا بسبب دونون کی تنافی کے سوای باقی صفات کے ثیبات جمع ہے ثیب کی یہ جمع قیاسی نہین ہے اس لیے کہ ثیب اسم جنس مونث ہے وزن اس کا فیعل ہے ثاب یثوب اذا رجع سے ثیب وہ عورت ہے جس کا بیاہ کیا گیا پھر وہ اپنے خاوند سے رجوع کر آئی تو ویسی ہو گئی جیسی پہلی بے خاوند والی تھی کسی نے کہا اس لیے کہ وہ رجوع کر آئی بیچ ان باپ کے گھر ہذا صح ابکار جمع ہے بکر کی بکر عذرا ہے تمام ہے کا اس لیے کہا گیا کہ وہ اپنے اول حال پر ہے جس پر وہ مخلوق ہوئی بریدہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین اپنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ وعدہ دیا ہے کہ ان کا بیاہ کرے گا ثیب سے وہ آسیہ زن فرعون ہے اور بکر سے وہ حضرت مریم بنت عمران ہین اخرجہ الطبرانی و ابن مردویہ یہ بات نہ کہی جاوے کہ ان کے ثیب ہونے مین کون مدح ہے اس لیے کہ ثیب کی کبھی مدح کی جاتی ہے اس جہت سے کہ اس کا تجربہ اور اس کی عقل زیادہ ہوتی ہے اور غالباً حاملہ جلدتر ہو جاتی ہے اور بکر کی اس وجہ سے مدح کیجاتی ہے کہ وہ اطیب و اطہر ہوتی ہے اور اس کی ملاعبت

ل یس نے کہا ہے یہان تک کہ دو شخص جنکو کہا ہے سو صائم کو ساتھ تشبیہ دی ہے اس کے اسباب مین یہان تک کہ اس کے افطار کا وقت آجائے ۱۲ منہ
ع ذکرہ الخازن ۱۲ منہ
ع کہ عذرا اس لیے کہتے ہین کہ اس کا عذرہ ابھی باقی ہے یعنی بکارت ۱۲ منہ
ع حدیث واثق اسامہ بکر کا جلدتر حاملہ ہونا مفہوم ہوتا ہے ۱۲ ارشح مصبح سیرۃ تعالے

وملاعبت غالباً اکثر ہوتی ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

عَلَیْهَا مَلٰٓىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اے ایمان والو بچاؤ اپنی جان کو اور اپنے گھروالون کو اُس آگ سے جس کی چھپٹیان ہین آدمی اور پتھر اُس پر مقرر ہین فرشتے تند خو زبردست بے حکمی نہین کرتے اللہ کی جو بات اُن کو فرمائی اور وہی کام کرتے ہین جو حکم ہووے منکر ہونے والو مت بہانے بناؤ آج کے دن وہی بدلا پاؤ گے جو تم کرتے تھے ف ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے گھروالون کو دین کی راہ پر لاوے لالچ دیکر ڈرا دھمکا کر سیاپے سے مار سے اس پر بھی اگر وہ نہ آوین راہ پر تو اُن کی کمبختی یہ بے گناہ ہے انتہی ف فتح البیان مین ہے اے ایمان والو بچاؤ اپنی جان کو باین طور کہ جس کام کا تم کو اللہ تعالیٰ نے امر فرمایا ہے اُس کو کرو اور جس سے تم کو منع کیا ہے اُس کو چھوڑو یعنی اپنی جان کے واسطے ایک بچاؤ بناؤ باین طور کہ معاصی کے ترک مین اور طاعات کے بجالانے مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرو اور بچاؤ اپنے گھروالون کو جو کہ عورتین اور بچے ہین اور ہر کوئی جو سمیت اہل مین داخل ہے باین طور کہ اللہ کی طاعت کا اُن کو حکم دو اور اُس کے معاصی سے اُن کو منع کرو اور پکڑو ان کو اُس بات کے ساتھ جس کے ساتھ تم اپنے نفوس کو پکڑتے ہو نصیحت کر کے اور تادیب کر کے نارا وقودھا الناس والحجارۃ یعنے تم اپنی نفوس کو اور گھروالون کو بچاؤ افعال مذکورہ کر کے اُس بڑی آگ سے جو کہ جلتی ہے روشن ہوتی ہے کافر آدمیون سے اور پتھرون سے جیسے بت جو کہ پتھر سے بنتے ہین جس طرح کہ اُس کے سوا اور آگ چیپٹیون سے جلتی ہے کسی نے کہا کہ کبریت ہے یعنی گندک اس لیے کہ یہ سب چیزون سے بڑھ کر ہے گرمی مین اور زیادہ تر ہے جلانے مین اس کا بیان سورۂ بقرہ مین گزر چکا ہے مقاتل بن سلیمان کہتے ہین بچاؤ اپنے نفوس کو اور گھروالون کو ساتھ ادب صالح کے آگ سے آخرت مین قتادہ ومجاہد نے کہا بچاؤ اپنے نفوس کو ساتھ افعال اپنے کے اور بچاؤ اپنے گھروالون کو ساتھ اپنی وصیت کے مطلب یہ ہے کہ تم خود اچھے کام کرو اور اُن کو اچھے کامون کی تاکید کرو کہ تم اور وہ آگ سے بچین ابن جریر کہتے ہین پس ہم پر یہ بات لازم ہے کہ ہم اپنی اولاد کو دین اور خیر سکھائین اور وہ ادب جس سے مستغنا نہین ہوتا ہے اسی باب سے یہ آیت ہے وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا اور یہ آیت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ حضرت علی رضی سے مروی ہے سکھاؤ اپنے نفوس کو اور اپنے گھروالون کو خیر اور تادیب کرو اُن کو حضرت ابن عباس رضی سے مروی ہے عمل کرو اللہ کی طاعت کے ساتھ اور بچو اللہ کی معاصی سے اور کہو اپنے گھروالون کو ذکر کا نجات دے گا تم کو اللہ آگ سے دوسرے لفظ اُن کا یہی ہے ادبوا اہلیکم یعنی مؤدب بناؤ اپنے گھروالون کو علیہا ملائکۃ غلاظ شداد یعنی وہ بڑی آگ جس کا ذکر ہوا اُنہیں پر مقرر کیے گئے ہین وا یعنے فرشتون مین سے جو کہ اُس کے کاروبار کے اور اُس کے لوگون کے عذاب کرنے والے ہوتے ہین فرشتے

زبانیہ ہیں تندخو ہیں اہل نار پر سخت و زبردست ہیں اُن پر جب وہ اُن سے رحم چاہیں گے تو اُن پر رحم نہ کریں گے
اس لیے کہ اللہ پاک نے تو اُن کو اپنے غضب سے پیدا فرمایا ہے اور اپنی خلق مجرم کا عذاب کرنا اُن کو محبوب کر دیا ہے اُنکا
محبوب کام بھی عذاب کرنا ہے کسی نے کہا کہ درشت اقوال سخت افعال ہیں کسی نے کہا غلاظ کے معنی ضخام
الاجسام ہیں اور شداد قویا ہیں یعنی اُنکے جسم بڑے بڑے اور قوی اور زبردست ہیں کسی نے کہا کہ اُن کے دل
غلیظ و قاسی و سخت ہیں بدن اُن کے شدید و درشت ہیں یہ ماخوذ ہے غلظ قلب سے یعنی قوت قلب سے غلظ
جسم و غلظ قول سے ماخوذ نہیں ہے ابو عمران جونی سے مروی ہے کہا ہم کو یہ بات پہونچی ہے کہ نار کے خازن
انیس[19] ہیں اُن میں ۔۔۔ کے ایک کے کاندھے کے مابین ستر خریف کی راہ ہے اُن کے دلوں میں کچھ رحمت نہیں ہے
وہ تو صرف عذاب کے لیے مخلوق ہوئے ہیں اُن میں کا فرشتہ اہل نار میں کے آدمی کو ایک مار مارے گا تو
اُس کو چھوڑے گا آنا کر کے اُس کی چوٹی سے لے کر اُس کے قدم تک اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المسند
لا یعصون اللہ ما امرھم یعنے وہ فرشتے نار کی مخالفت نہیں کرتے ہیں اللہ کی اُس کے امر میں ہو سکتا ہے
کہ ما موصولہ ہو اور عائد محذوف ای لا یعصون اللہ الذی امرہم بہ یعنی نافرمانی نہیں کرتے ہیں اللہ کے اُس کام کی جسکا
اُس نے اُن کو حکم دیا یا مصدریہ ہے ای لا یعصون اللہ امرہ یعنی نافرمانی نہیں کرتے ہیں اللہ کی اُس کے امر کی اس بنا پر
کہ ما امرہم بدل اشتمال ہوا اسم شریف سے یا بر تقدیر نزع خافض اے لا یعصون اللہ فی امرہ یعنے نافرمانی نہیں کرتے
ہیں اللہ کی اُسکے حکم میں ویفعلون ما یؤمرون یعنے ادا کرتے ہیں اُس کام جس کا اُن کو امر کیا گیا ہے اُس کے
وقت میں بدون تراخی و مہلت کے نہ اُسکو وقت سے مؤخر کرتے ہیں نہ اُسکو مقدم کرتے ہیں تو دونو جملے ایک معنی میں نہیں ہیں اسلیے کہ پہلے کی توبہ یعنی ہیں کہ
وہ اُسکے امر کو قبول کر لیتے ہیں اور اُسکو ملتزم ہوتے ہیں اور دوسرے کے یہ معنی ہیں کہ ادا کرتے ہیں اُس کام کو جسکا اُن کو امر کیا گیا ہے اور اُس سے
گراں جان نہیں ہوتے ہیں اور نہ اُس میں سستی و کاہلی کرتے ہیں کسی نے کہا کہ پہلا جملہ دوسرے کی تاکید ہے محلی
اسی کے قائل ہیں اس لیے کہ جو مفاد اول کا ہے وہی دوسرے کا مفاد ہے کسی نے کہا کہ اول تو ماضی میں ہے
اور ثانی مستقبل میں بیضاوی نے اس کی تصریح فرمائی ہے یہ آیہ کریمہ ڈراتا ہے مومنوں کو ارتداد سے اور منافقوں کو جو
کہ اپنی زبانوں سے مومن ہیں اور دلوں سے مومن نہیں ہیں ایضاح اس کا یہ ہے اگر کوئی کہے اللہ پاک نے مشرکوں
کو اس آیت میں مخاطب کیا ہے کہ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ پس اُس آگ کو کافروں کے واسطے تیار کی ہوئی ٹھہرائی ہے پھر مومنوں سے اُس کے ساتھ
خطاب کرنے کی کیا معنی تو کہیں گے کہ اس آیت میں ارتداد سے بچنے کا امر ہے جو کہ موّدی ہوتا ہے طرف نار کے
کہ وہ نار جو کہ کافروں کے لیے تیار رکھی گئی ہے اور اس میں منافقوں کو بھی خطاب ہے یہ لوگ بھی منجملہ کفار ہیں
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ جب کفار کو نار میں داخل کریں گے تو داخل کرنے کے وقت اُن کو کہا جائیگا

[19] اصل کا لفظ ... صراح میں ... کا ترجمہ ... لکھا ہے ... سال کا ... آگ سے ... آدمی ... کے واسطے

کرنے کو اور اُن کی طمع قطع کرنے کو اُن سے یہ بات کہی جائے گی کہ اے منکر ہونیوالو مت بہانے بناؤ آج کے
دن کیونکہ یہ تو جزا کا دن ہے اور عذر کرنے بہانے بنانے کا زمانہ فوت ہو چکا اور کام وہان تک پہونچ چکا جہاں تک
اُس کو پہونچنا تہا انما تجزون ما کنتم تعملون تم کو تو انہین اعمال کا بدلا دیا جائے گا جو تم دنیا مین کرتے تہے یہ آیت
مثل اس آیت کے ہے فالیوم لاینفع الذین ظلموا معذرتھم ولا ھم یستعتبون یاایھا الذین امنوا
توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا عسی ربکم ان یکفر عنکم سیاتکم ویدخلکم جنت تجری من تحتھا
الانھر یوم لایخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ نورھم یسعی بین ایدیھم وبایمانھم
یقولون ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شیء قدیر ٥ یایھا النبی جاھد الکفار
والمنفقین واغلظ علیھم وماوٰھم جھنم وبئس المصیر ٥ ای ایمان والو توبہ کرو اللہ کی طرف صاف
دل کی توبہ شاید تمہارا رب اُتارے تم سے تمہاری بُرائیان اور داخل کرے تم کو باغون مین جن کے نیچے بہتی نہرین
جسدن اللہ ذلیل نہ کرے گا نبی کو اور جو لوگ یقین لائے ہین اُس کے ساتھ اُن کی روشنی دوڑتی ہے اُن کے
آگے اور اُن کے داہنے کہتے ہین ای رب ہمارے پوری کر دے ہم کو ہماری روشنی اور معاف کر ہم کو تو ہر چیز کر سکتا
ہے ای نبی لڑائی کر منکرون سے اور دغابازون سے اور سختی کر اُن پر اور اُن کا گہر دوزخ ہے اور بُری جگہ پہونچے
ف۱ صاف دل کی توبہ یہ کہ دل مین پہر خیال نہ رہے اُس گناہ کا روشنی ایمان کی دل مین ہے دل سے بڑہی تو
تو سارے بدن مین پہر گوشت پوست مین ف۲ حضرت کا خلق یہان تک ہے کہ اللہ صاحب اورون کو فرماتا
ہے تحمل اُن کو فرماتا ہے سختی کر واہتی ف نصوح کو جمہور نے بفتح پڑہا ہے اس بنا پر کہ توبہ کا وصف ہے یعنی ایسی توبہ
کہ نصح و خلوص مین انتہا کو پہونچنے والی ہے کسی نے بضم نون ای توبۃ نصح لانفسکم یعنی توبہ کرو توبہ کرنا خیر خواہی کا
واسطے اپنے نفوس کے یہہ بہی جائز ہے کہ ناصح کی جمع ہو یہ بہی جائز ہے کہ مصدر ہو یقال نصح نصاحۃ و النصوحا ابن جریر
نے کہا کہ مراد توبۃ ذات نصح ہے یعنی خالص کر دے اپنے صاحب کو باین طور کہ جس گناہ سے توبہ کر چکا ہے
اُس کی طرف عود کرنے کو ترک کر دے توبہ اس وصف کے ساتہہ موصوف ہوئی بنا بر اسناد مجازی اصل مین یہ وصف
ہے توبہ کرنے والون کا کہ توبہ کے ساتہہ اپنے نفوس کو خالص صاف کرین باین طور کہ اُس گناہ کے ترک پر اور اُسکے
عود کے ترک پر عزم کرین قتادہ نے کہا کہ توبہ نصوح توبہ صادقہ ہے کسی نے کہا خالصہ حضرت حسن نے فرمایا
یہہ ہے کہ مبغوض رکہے اُس گناہ کو جسے محبوب رکہا تہا اُس سے استغفار کرے جبوقت اُس کو یاد کرے کلبی نے
کہا نادم و پشیمان ہوتا ہے دل سے اور مغفرت مانگنا ہے زبان سے اور باز رہنا ہے بدن سے اور اطمینان
ہے اس پر کہ عود نہ کرے گا سعید بن جبیر نے کہا کہ توبہ مقبولہ ہے نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ کسی نے
حضرت عمرؓ سے توبہ نصوح کا پوچہا فرمایا یہہ ہے کہ آدمی توبہ کرے بُرے کام سے پہر کبہی اُس کی طرف عود نہ کرے

حضرت ابن مسعودؓ سے مرفوعًا مروی ہے کہ توبہ گناہ سے یہ ہے کہ اُس سے توبہ کرے پھر کبھی اُس کی طرف عود نہ کرے اخرجہ احمد وابن مردویہ والبیہقی وفی اسنادہ ابراہیم بن مسلم الہجری وہو ضعیف والصحیح انہ موقوف کما اخرجہ موقوفًا علیہ ابن ابی شیبہ وعبد بن حمید وابن جریر والبیہقی وابن المنذر حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ توبۂ نصوح کفارہ کر دیتی ہے ہر گناہ کا اور وہ قرآن میں ہے پھر یہ آیت پڑھی اخرجہ الحاکم وصححہ دلائل کتاب وسنت کے اور اجماع امت کا یہ سب باہم ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں توبہ کے وجوب پر اور توبہ فرض ہے علی الاعیان کل احوال وکل ازمان میں اس کے معنی میں اختلاف کیا گیا ہے اور لوگوں نے اس کی تفسیر میں بست وسہ[۲۳] قول ذکر کیے ہیں سب کے معنی قریب یکدیگر ہیں یہ جگہ اُن کی گنجایش نہیں رکھتی ہے اصل بات اُن میں یہ ہے کہ توبہ کرے پھر اُس گناہ کی طرف عود نہ کرے جس طرح کہ دودھ تھن کی طرف عود نہیں کرتا ہے اگرچہ تلوار سے کاٹا جائے اور آگ سے جلایا جائے توبہ علی الفور واجب ہے ہر معصیت سے کبیرہ ہو یا صغیرہ اُس کی تاخیر جائز نہیں ہے اور سارے گناہوں سے واجب ہے، اور اگر بعض گناہوں سے تو اُس کی توبہ صحیح ہوگی اُن گناہوں سے جن سے توبہ کر لی ہے اور جس گناہ سے توبہ نہیں کی ہے وہ باقی رہے گا یہ مذہب ہے اہلسنت وجماعت کا اغرؓ بن یسار مزنی سے مرفوعًا مروی ہے ای لوگو توبہ کرو طرف اللہ کے پس بیشک میں دن بھر میں توبہ کرتا ہوں سو بار اخرجہ مسلم حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کہ فرماتے تھے واللہ بیشک میں البتہ مغفرت مانگتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں طرف اُس کے دن بھر میں اکثر ستر بار سے اخرجہ البخاری حضرت انسؓ سے مرفوعًا مروی ہے البتہ اللہ زیادہ تر خوش ہونے والا ہے اپنی بندہ مومن کی توبہ کے ساتھ ایک تمہاری سے جو گر پڑا اپنے اونٹ پر اور مقرر اُس کو گم کر چکا تھا زمین بیابان میں الحدیث اخرجاہ حضرت ابوموسی اشعریؓ سے مرفوعًا مروی ہے بیشک اللہ پھیلاتا ہے اپنا ہاتھ رات کو تاکہ توبہ کرے دن کا گنہگار اور پھیلاتا ہے اپنا ہاتھ دن کو تاکہ توبہ کرے رات کا گنہگار یہاں تک کہ سورج نکلے اپنی مغرب سے رواہ مسلم حضرت ابن عمرؓ سے مرفوعًا مروی ہے بیشک اللہ قبول کرتا ہے توبہ بندے کی جب تک کہ اُس کو غرغرہ نہیں لگا ہے اخرجہ الترمذی وحسنہ عسی ربکم ان یکفر عنکم سیاتکم الآیہ یعنے جب تم توبۂ نصوح کروگے تو شاید رب تمہارا اُتار دے تم سے برائیاں تمہاری اور داخل کرے تم کو بسبب اُس توبہ کے باغوں میں جنکے نیچے بہتی ہیں نہریں ویدخلکم معطوف ہے یکفر پر منصوب ہے، اسی کے صاحب سے جمہور نے اُس کو نصب پڑھا ہے اور کسی نے بجزم عسلی کے محل پر عطف کیا ہے گویا یوں کہا توبوا یوجب تکفیر سیاتکم ویدخلکم یعنی تم توبہ کرو وجب کرے گا اللہ تمہاری برائیوں کا اور داخل کرے گا تم کو باغوں میں عسی کا کلمہ گو اس کی اصل واسطے طمع دلانے کے ہے لیکن اللہ پاک کی طرف سے یہ واجب ہوتا ہے تفضل و

کرم کی راہ سے کیونکہ توبہ کرنے والا گناہ سے مثل اُس کے ہے جسکا کوئی گناہ ہی نہین ہے اور یہ کچھ واجب عقلی نہین
ہی یوم لایخزی اللہ النبی والذین آمنوا یوم کا کلمہ ظرف ہی یدخلکم سے جڑتا ہے یا اذکر محذوف سی لگتا ہے موصول
معطوف ہی النبی پر کسی نے کہا کہ موصول مبتدا ہے اور اُس کی خبر یہ جملہ ہے نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم
لیکن قول اول اولی ہی اور یہ جملہ حالیہ ہے یا مستانفہ ہے واسطے بیان کرنے اُن کے حال کے یعنی داخل کریگا
اُن کو باغون مین جس دن کہ رسوا نہ کرے گا اللہ نبی کو اور اُن لوگون کو جو صاحب ہوئے نبی کے وصف
ایمان مین در انحال کہ اُن کی روشنی دوڑتی ہوگی اُن کے آگے اور دوڑتی ہوگی اُن کے داہنے اس آیت مین
تعریض واشارہ ہی اہل کفر کی طرف جنکو اللہ تعالے نے رسوا کیا سورۂ حدید مین گزر چکا ہے کہ نور اُن کے
ساتھ ہوگا اُس حال مین کہ وہ پل صراط پر چلین گے ایمانہم سے مراد اُن کی کل جہات ہین آگے کی اور داہنی طرف
کی قید لگانا اُس کی نفی نہین کرتا کہ اُن کے بائین پر نور ہو بلکہ اُن کے واسطے نور ہوگا لیکن وہ اُسکی طرف التفات
نکرین گے اس لیے کہ یا تو وہ سابقین مین ہون گے تو اُس جانب مین چلین گے جو اُن کے آگے ہے اور یا
اہل یمین مین ہون گے تو اُس جانب مین چلین گے جو اُن کے داہنی طرف ہے حضرت ابن عباس سے مروی ہے
موحدون مین سے کوئی ایسا نہین ہے کہ قیامت کے دن اُسے نور نہ دیا جائے لیکن منافق سو اس کا نور بجھ جائیگا
اور مومن ڈرنے والا ہوگا منافق کے نور بجھنے سے جس کو اُس نے دیکھا تو وہ کہے گا ربنا اتمم لنا نورنا الآیہ حضرت
ابن مسعود سے مروی ہے کہ گذرینگے بقدر اپنے اعمال کے انمین سے وہ شخص ہے جسکا نور مثل پہاڑ کے اور اُن مین سے وہ ہے جسکا نور مثل درخت خرما کے
ہے اور ادنی انکا باعتبار نور کے وہ ہے جس کا نور اُس کے سر انگشت مین ہے اخرجہ ابن جریر وذکرہ السیوطی فی البدور
السافرہ یقولون ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شئی قدیر جبکہ منافقون کا نور بجھ جاے گا تو مومنین
یہ دعا کرین گے کہین گے اے ہمارے رب پورا کر واسطے ہمارے نور ہمارا اور معاف کر ہم کو بیشک تو ہر شے
پر قادر ہے اسکا بیان وتفصیل اول گزر چکا ہے یا ایہا النبی جاہد الکفار الآیہ یعنی اے نبی لڑ کفار سے ساتھ تلوار اور
نیزے کے اور منافقون سے ساتھ حجت وعظ بلیغ کے سورۂ برات مین اس آیت پر کلام گزر چکا ہے اور سختی کر
اُن پر ساتھ انتہار وزجر ومقت وبغض کے یعنی تشدد کر اُن پر دعوت وخطاب وقتال ومحاجت باللسان مین
اور برتاؤ کر خشونت ودرشتی کا اُن کے امر کرنے مین ساتھ شرائع واحکام کے اور نرمی کے ساتھ اُن سے معاملت
مت کر حضرت حسن نے فرمایا جہاد کر اُن سے ساتھ قائم کرنے حدون کے اُن پر اس لیے کہ وہ مرتکب ہوتے
تھے موجبات حدود کے اور مصیر ومرجع کفار ومنافقین کا جہنم کی طرف ہے اور برا مرجع ہے وہ جس کی طرف
رجوع ہون گے چونکہ بعض کفار کی قرابت تھی مسلمانون سے پس بسا اوقات یہ توہم کیا کہ وہ قرابت اُن کو
نفع دے گی اور بعض مسلمانون کی قرابت تھی کفار سے اور بسا اوقات یہ توہم کیا کہ وہ قرابت اُن کو ضرر

دے گی اس لیے ہر ایک کے واسطے ایک مثل بیان کی اور اول سے ابتدا فرمائی پس ارشاد کیا ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ
كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا
مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ○ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ
اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○
وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ

وقف لازم

كُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ○ اسد نے بتائی ایک کہاوت منکروں کے واسطے عورت نوح کی اور عورت لوط کی گہر مین تہین دونون دو نیک بندون کے ہمارے بندون مین سے پہر انہون نے اُن سے چوری کی پہر وہ کام نہ آئی انکو اسد کے ہاتہ سے کچہہ اور حکم ہوا کہ چلی جاؤ دوزخ مین ساتہہ جانے والون کے اور اسد نے بتائی ایک کہاوت ایمان والون کو عورت فرعون کی جب بولی اے رب بنا میرے واسطے اپنے پاس ایک گہر بہشت مین اور بچا نکال مجہہ کو فرعون سے اور اُس کے کام سے اور بچا نکال مجکو ظالم لوگون سے اور مریم بیٹی عمران کی جسنے روکی اپنی شہوت کی جگہہ پہر ہم نے پہونک دی اُس مین ایک اپنی طرف کی جان اور سچ جانین اپنے رب کی باتین اور اس کی کتابین اور تہی بندگی کرنے والون مین ف یعنی اپنا ایمان درست کرو نہ خاوند بچا سکے نہ جورو یہ سب کو سنا دیا ہے نہ جانیو کہ حضرت کی بیبیون پر کہا ہے اُن پر وہ کہا ہے الطیبات للطیبین چوری کی یعنی منافق رہیان ف حضرت موسی کو انہون نے پالا اور اُن کی مددگار رہتین ایمان دار کہتے ہین آخر ان کو فرعون نے قتل کیا سیاست سے شہید ہو گئین ان تہے ف بارہا گزر چکا ہے کہ کبہی مثل سے مراد ایک ایسی عجیب حالت کا لانا ہوتا ہے جس سے ایک اور حالت پہچانی جاتی ہے جو کہ غرابت مین اس کے مماثل و مشابہ ہوتی ہے یہان یہی مراد ہے امراۃ نوح و امراۃ لوط مفعول اول ہے ضرب کا اور مثلا مفعول ثانی ہے اصل مین یون ہے ضرب اللہ امراۃ نوح و امراۃ لوط مثلا للذین کفروا مفعول ثانی کو صرف اس لیے موخر کیا ہے کہ جو جملہ اُس کی تفسیر اور اس کے معنی کا موضح ہے وہ اُس سے متصل ہو جائے وہ جملہ یہہ ہے کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین اور یہہ جملہ مستانفہ ہی گویا ضرب مثل کا مفسر ہے معنی یہہ ہین کہ ٹہرایا اسد نے زن نوح و زن لوط کو مثل واسطے حال ان کفار کے اس بات مین کہ وہ بسبب اپنی کفر کے عقاب کیے جائین گے اور کوئی بہی کسی کے کام نہ آوے گا پہر اس مثل کی تفسیر بیان فرمائی کہ دیکہو یہہ دونون عورتین ہمارے بندون مین سے دو نیک بندون کی عصمت نکاح مین تہین فخانتہما یعنے پہر ان دونون سے اپنے خاوندون کی خیانت واقع ہوئی فلم یغنیا عنہما من اللہ شیئا یعنے تو نوح و لوط سے اُن کو کچہہ بہی نفع نہ ہو سکا یا اللہ کے عذاب کو اُن سے دفع کیا باوجود اس کے کہ وہ دونون اُن کی بیبیان تہین اور یہہ دونون نبی تہے اور اسد کے نزدیک

ان کی کرامت وعزت تہی اس مین تنبیہ ہے اس پر کہ عذاب بسبب طاعت کے دفع کیا جاتا ہے نہ بوجہ وسیلہ کے وقیل ادخلا النار مع الداخلین یعنے اور اُن سے کہا جائیگا آخرت مین یا اُن سے کہا گیا اُن کی موت کے وقت کہ داخل ہوجاؤ نار مین ساتہہ اہل کفر ومعاصی کے جو کہ اُس مین داخل ہونے والے ہین مطلب یہ ہے کہ کفار کا جو مسلمانون سے رشتہ ہے سو یہ رشتہ اُن کے کچہہ کام نہ آئیگا جس طرح کہ اِن دو عورتون کا رشتۂ زوجیت کچہہ کام نہ آیا اگر خود ایمان لائینگے تو بلا شک اُن کے کام آئیگا حضرت نوح علیہ السلام کی بی بی کا نام واہلہ تہا کسی نے کہا واغلہ اور حضرت لوط علیہ السلام کی بی بی کا نام واعلہ تہا کسی نے کہا والعہ چونکہ حضرت نوح وحضرت لوط علیہما السلام کا ذکر ہوچکا تہا تو تحتہما کہدینا کافی تہا مگر ایسا نہ کیا اسلیے کہ من عبادنا کی اضافت شریفہ سے اُن کی تشریف وتکریم مقصود ہے اور اس کے اندر معنے مقصود مین مبالغہ ہے وہ معنے یہ ہین کہ عادۃً انسان کو اپنے ہی نفس کی صلاح نفع دیتی ہے اپنے غیر کی صلاح کچہہ کام نہین آتی گو وہ غیر صلاح کچہہ کام نہین آتی گو وہ غیر صلاح و قرب من اللہ کے اعلے مراتب ہی مین کیون نہ ہو خیانت سے یہان زنا مراد نہین ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کبہی کسی نبی کی بی بی نے زنا نہین کیا اخرجہ ابن المنذر عنہ وقد رواہ عنہ ابن عساکر مرفوعًا دوسرا لفظ اُن کا یہ ہے کہ اُنہون نے زنا نہین کیا زنِ نوح کی خیانت تو یہ ہے کہ لوگون سے کہتی تہی کہ وہ تو مجنون ہے اب رہی زنِ لوط سو اُس کی خیانت یہ ہے کہ وہ اُن کے مہمانون کو بتا دیتی تہی بس یہ اُن کی خیانت ہے اخرجہ عبد الرزاق والحاکم وصححہ وغیرہما عکرمہ وضحاک نے کہا کہ خیانت یہ کفر تہی اجماعی ادلہ اس پر واقع ہوچکے ہین کہ کبہی کسی نبی کی بی بی نے زنا نہین کیا کسی نے کہا کہ اُن کی خیانت نفاق تہا کسی نے کہا کہ خیانت نمیمہ تہی تیحیے بن سلام کہتے ہین اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے مثل بیان فرمائی واسطے کفار کے اس کے ساتہہ تحذیر کرتا ہے حضرت عائشہؓ وحضرت حفصہؓ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت سے جب کہ دونون نے باہم ملکر آپ پر ایک نے دوسرے کی مدد کی واقع مین کیا خوب بات کہی اس لیے کہ بعد ذکر کرنے ان کے قصہ کے اور ان کی متظاہرت کے حضرت مثنیٰ نبیون کی دو عورتون کا ذکر کرنا پوری رہنمائی اور کامل اشارہ کرتا ہے اس طرف کہ مراد ڈرانا ہے ان دونون کا مع باقی امہات مومنین کے اور بیان ہے اس بات کا کہ اگرچہ یہ دونون خیر خلق اللہ وخاتم رسل کے زیر عصمت ہین مگر یہ زیر عصمت ہونا اللہ تعالےٰ کے عذاب سے اُن کو کچہہ کام نہ آئیگا مقرر اللہ پاک نے اُس مظاہرت کے گناہ سے اُن کو بچا لیا بسبب توبۂ صحیحہ خالصہ کے جس کا وقوع اُن سے ہوا وضرب اللہ مثلا للذین امنوا امرت فرعون زنِ فرعون کا نام آسیہ

بنت مزاحم تہا کسی نے کہا کہ اسرائیلی تہی اور حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہوپہی تہی
کسی نے کہا کہ فرعون کے چچا کی بیٹی تہی اور عمالقہ مین سے تہی اور صاحب فراست صادقہ تہی حضرت
موسے علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائی تو فرعون نے اُس کو چو میخا کر کے عذاب کیا مثل مین
ویسا ہی کلام ہے جیسا کہ اول مثل مین گزر چکا ہے معنے یہ ہین کہ ٹہیرایا اللہ تعالے نے زن فرعون
کے حال کو مثل واسطے حال مومنون کے اُن کی ترغیب دینے کو طاعت پر ثابت رہنے مین اور دین
کے مضبوط پکڑنے مین اور شدت کے اندر صبر کرنے مین اور مثل اس کے کہ رشتہ کفر کا انکو ضرر نہ
دیگا جس طرح کہ زن فرعون کو ضرر نہ دیا حالانکہ وہ اکفر کافرین کے تحت مین تہی اور بسبب ایمان
لانے اپنے کے اللہ تعالے پر جنات نعیم مین ہوگئی اس مین دلیل ہے اس پر کہ کافرون کا وصلہ
وتعلق مع ایمان کے ضرر نہین دیتا ہے اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي
الْجَنَّةِ یعنے جب کہ اُس نے کہا اے رب بنا واسطے میرے اپنے پاس ایک گہر جنت مین یعنے ایسا
گہر کہ قریب ہو تیری رحمت سے یا تیرے مقربین کے اعلے درجات مین ہو یا ایسے مکان مین ہو جس مین
تصرف نہین کیا جاتا ہے مگر تیرے اذن سے اور وہ جنت ہے کلمہ اذ ظرف ہے مثلاً کا یا ضربا
کا عِنْدَكَ حال ہے ضمیر متکلم سے یعنے بنا واسطے میرے در آنحال کہ مین تیرے پاس ہوؤن یا
حال ہے بیتاً سے اس لیے کہ وہ اُس پر مقدم ہے یعنے بنا واسطے میرے ایک گہر در آنحال کہ وہ
تیرے پاس ہو فِي الْجَنَّةِ بدل یا عطف بیان ہے عندک کا یا متعلق ہے ابن سے عندک کو
جو یہان مقدم کیا ہے سو منظور اس سے اشارہ ہے اُن کے اس قول کی طرف کہ الجار قبل
الدار وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ یعنے اور نجات دے
مجہ کو فرعون سے یعنے اس کی ذات خبیث سے اور اُس کے عمل سے یعنے اُس کے شرک سے
اور وہ اعمال شر جو اس سے صادر ہوتے ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا
کہ عملہ سے مراد جماع ہے اور نجات دے مجہ کو ظالم قوم سے کلبی نے کہا کہ قوم ظالم سے مراد اہل
مصر ہین مقاتل نے کہا کہ قبط ہین حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرعون کی
عورت عذاب کی جاتی دہوپ سے پہر جب اُس کے پاس سے چلے جاتے یعنے وہ لوگ جو مقرر تہے
اس پر تو فرشتے اپنے پرون سے اُس پر سایہ کرتے تہے اور وہ اپنا گہر جنت مین دیکہتی تہی اخرجہ
ابن ابی شیبہ والحاکم وصححہ وغیرہما حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ فرعون
نے اپنی عورت کے واسطے چار میخین گاڑین اور اُس کو اُن پر لٹایا اور اُس کے سینے پر چکی رکہی

اور حسینہ خورشید کے مقابلہ مین اُس کو کیا پس اُس نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا پہر کہا رب ابن
لی الآیہ تو اللہ تعالے نے کھول دیا واسطے اُس کے گہر اُس کا جنت مین پس اُس نے اُس کو دیکہہ
لیا اور اللہ تعالے نے اُس کی روح قبض کر لی اخرجہ عبد بن حمید حضرت حسن و ابن کیسان کہتے
ہین کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اُس کو اکرم نجات دی اور اُس کو اٹہا لیا طرف جنت کے پس وہ
کہاتی ہے اور پیتی ہے اس مین دلیل ہے اس بات پر کہ پناہ مانگنا ساتہ اللہ تعالے نے اور
اُس کی طرف التجا کرنا اور سوال خلاص کا اُس سے کرنا وقت محن و نوازل کے منجملہ سیر صالحین
ہے اور مومنین بیوم الدین کے عادات سے ہے **ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجہا**
معطوف ہے امرءۃ فرعون پر اے وضرب اللہ مثلا للذین آمنوا مریم ابنت عمران یعنے اور اللہ
تعالے نے حال و صفت بیان کی حضرت مریم علیہا السّلام کی واسطے مومنون کے اس بنا پر
یہ ہے کہ اللہ پاک نے مومنون کے حال کی تمثیل دی دو عورتون سے جس طرح کہ کفار کے حال
کی دو عورتون سے تمثیل دی تہی کسی نے کہا کہ مریم کا ناصب فعل مقدر ہے اے اذکر مریم یعنے
ذکر کر مریم کا جس نے اپنی شرمگاہ محفوظ رکہی فواحش سے اور مردون سے پس اُن تک کوئی نہین
پہونچا نہ تو نکاح سے اور نہ زنا سے محصنہ عفیفہ و پارسا کو کہتے ہین مقصود اُن کے ذکر سے یہ ہے
کہ اللہ پاک نے اُن کے واسطے دنیا و آخرت کی کرامتین جمع کر دی تہین اور نسائے عالمین
پر اُن کو برگزیدہ کیا تہا باوجود اس کے کہ وہ قوم کافر کے درمیان مین تہین اُس کی تفسیر سورۂ
نسا مین گزر چکی ہے مفسرین کہتے ہین کہ یہان فرج سے مراد جیب ہے اس لیے کہ بعد کو یون
فرمایا ہے **فنفخنا فیہ من روحنا** یعنے پہر پہونکا ہم نے اُس مین اپنی روح سے یعنے وہ
روح جو ہماری مخلوق تہی یہ یون ہوا کہ جبریل علیہ الصلوۃ والسلام نے اُن کے کرتے کی جیب
مین یعنے اُن کی قمیص کے طوق مین پہونکا تو بعد پہونکنے کے حضرت عیسی کے ساتہ حاملہ ہوگئین
پہر نفخ و حمل و وضع ایک ساعت مین ہوگیا اس کا پورا بیان اول گزر چکا ہے اسناد و نفخنا
مین مجازی ہے یعنے وہ پہونکنا جبریل علیہ السلام کا تہا پہر اُس کی نسبت اللہ پاک کی طرف
کی گئی اس جہت سے کہ خالق و موجد وہ ہے کسی نے کہا کہ مراد روح سے حضرت عیسے علی نبینا و علیہ
السلام کی روح مقدس ہے جس سے وہ زندہ ہوگئے پس بواسطہ نفخ جبریل علیہ السلام کے وہ
روح حضرت مریم علیہا السلام کی شرمگاہ کی طرف پہونچ گئی اور اضافت روح کی اللہ کی طرف
اضافت مخلوق کی ہے اپنے خالق کی طرف واسطے تشریف و تکریم کے **وصدقت**

پہچان اسپ ... (margin note)

بکلمات ربها یعنے اور تصدیق کی اپنے رب کے شرائع و احکام کی جنکو اُس نے اپنے بندون کے واسطے مشروع فرمایا ہے کسی نے کہا کہ مراد کلمات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین قالہ مقاتل کسی نے کہا کہ کلمات سے مراد بیان جبریل علیہ السلام کا اُن سے یہ کہنا ہے کہ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا کسی نے کہا کہ صحف الٰہیہ ہین جن کو حضرت ادریس علیہ السلام وغیرہ پر نازل کیا جمہور نے صدقت کو بتشدید پڑھا ہے اور کسی[١] نے بتخفیف جمہور نے کلمات بجمع پڑھا ہے اور کسی[٢] نے بافراد و کتبہ جمہور نے وکتابہ بافراد پڑھا ہے اور کسی[٣] نے بجمع اول کی بنا پر جنس مراد ہے تو جمع کے معنی مین ہوگی یعنے اور تصدیق کی اپنے رب کی کتابون کی یہ وہ کتابین ہین جو کہ انبیا علیہم السلام پر نازل کی گئین جیسے حضرت ابرٰہیم و حضرت موسیٰ علیہما السلام اور خود اُن کے فرزند ارجمند حضرت عیسےٰ علیہ السلام **وکانت من القانتین** یعنے اور تھی اُس قوم مین سے جو کہ اپنے رب کے مطیع ہین کما قالہ قتادہ عطا نے کہا کہ نماز پڑھنے والون مین سے وہ نماز پڑھا کرتی تھین درمیان مغرب و عشا کے یہ بھی جائز ہے کہ قانتین سے مراد اُن کا گروہ اور کُنبا ہو جن مین سے وہ تھین وہ لوگ مطیع اور صلاح و طاعت کے گھر والے تھے چونکہ قنوت ایک ایسی صفت تھی جو کہ شامل ہوتی ہے اُن کو جو کہ مردوں عورتون دونون قبیل سے قانت ہوتی ہین اس لیے اُس کے ذکور کو تغلیب دی گئی اُس کے اناث پر اور اس مین اشعار ہے اس بات کا کہ اُن کی طاعت رجال کاملین کی طاعت سے قاصر نہین تھی یہانتک کہ وہ اُن کے جملے سے شمار کی گئین کلمہ من تبعیض کا ہے یہ بھی جائز ہے کہ ابتدار غایت کے واسطے ہو اس بنا پر کہ اُن کی ولادت قانتین سے ہوئی اس لیے کہ وہ حضرت ہارون برادر حضرت موسیٰ علیہم السلام کی اولاد مین سے تھین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ افضل نسا اہل جنت خدیجہ بنت خویلد ہے اور فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم زن فرعون مع ما قص اللہ علینا من خبرہا فی القرآن قالت رب ابن لی عندک الآیہ اخرجہ احمد والطبرانی والحاکم وصححہ صحیحین وغیرہما مین حضرت ابو موسیٰ اشعری کی حدیث سے مرفوعاً مروی ہے کہ کامل ہوئے مردون مین سے بہت اور کامل نہین ہوئین عورتون مین مگر آسیہ زن فرعون اور مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور بیشک فضل عائشہ کا عورتون پر مثل فضل ثرید کے ہے باقی کھانون پر امرأت اور ابنت کا کلمہ یہان تا سے دراز لکھا جاتا ہے اور ہا سے تا سے اس پر وقف کیا جاتا ہے **ف** ابن کثیر مین آیۂ تحریم کی شان نزول کا اختلاف بیان کیا ہے ایک قول یہ ہے کہ ماریہ کی شان مین نازل ہوئی ہے پھر اس کے یہ دلائل ذکر کیے ہین ا روایت نسائی

عن ثابت عن انس ۲ روایت ابن جریر عن زید بن اسلم ۳ روایت ابن جریر عن ابن عباس عن عمر بن الخطاب ۴ روایت ہیثم بن کلیب صاحب مسند عن ابن عمر عن عمر ۵ روایت ابن جریر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۶ روایت نسائی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۷ روایت طبرانی عن مجاہد عن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لونڈی کی تحریم کی جو فقہا اس کے قائل ہین کہ جو کوئی اپنی لونڈی کو یا بی بی کو یا کسی کہانے پینے کی شئے کو یا کسی کپڑے کو یا سباحات مین سے کسی شئے کو حرام کرے تو اُس پر کفارہ واجب ہی وہ اسی جگہہ سے اس طرف گئے ہین امام احمد اور ایک گروہ کا یہی مذہب ہی امام شافعی اس طرف گئی ہین کہ سوای لونڈی اور بی بی کے اور کسی مین کفارہ واجب نہین ہے جب کہ ان دونون کے عین کو حرام کرے یا دونون مین تحریم کا اطلاق کرے ایک قول مین پہر اگر تحریم سے بی بی کی طلاق کی یا لونڈی کے آزاد کرنے کی نیت کرے تو دونون مین نافذ ہوگی دوسرا قول عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما یہ ہے کہ زن واہبہ نفس مین نازل ہوئی ہے یہ قول غریب ہی تیسرا یہ ہے کہ تحریم شہد مین اتری ہے اس قول کو صحیح کہا ہے پہر اس کے یہ دلائل ذکر کیے ہین ۱ روایت بخاری عن عائشہ اس مین بی بی زینب کے پاس شہد پینے کا ذکر ہے ۲ روایت بخاری عن عروہ عن عائشہ اس مین بی بی حفصہ کے پاس شہد پینے کا ذکر ہے کبہی یون کہا جاتا ہے کہ یہ دو واقعے ہین اور اس مین کچہ بعد نہین ہے مگر یہ بات کہ یہ دونون سبب نزول ہین اس آیت کے اس مین نظر ہے واللہ اعلم حضرت عائشہ و حضرت حفصہ علیہما السلام کے متظاہر ہونے پر دلائل قائم ہین جو حدیثین اسپر دال ہین اُن مین سے وہ حدیث ہی جس کو امام احمد نے عن ابن عباس عن عمر روایت کیا ہے اس مین مذکور ہے کہ متظاہر یہی دونون ہین یہ حدیث طویل ہے اس مین ایلا کا قصہ ہے مسلم کی حدیث جو بروایت ابن عباس عن عمر ہے اس مین یہ ہے حضرت عمر کہتے ہین پہر مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر جو عورتون کا امر شاق گذرتا ہے سو اگر آپنے اُن کو طلاق دیدی ہے تو بیشک اللہ آپکے ساتھ ہے اور اس کے فرشتے اور جبرئیل و میکائیل اور مین اور ابو بکر اور مومنین آپکے ساتھ ہین اور مین نے کوئی بات نہین کی اور مین اللہ کی حمد کرتا ہون مگر مینے امید کی اس کی کہ اللہ میری بات کی تصدیق کردے پہر یہ آیت نازل ہوئی آیت تخییر عسی ربہ ان طلقکن الآیہ پہر مین نے عرض کیا آپنے اُنکو طلاق دیدی فرمایا نہین پہر مین مسجد کے دروازے پر کہڑا ہوا تو مین نے اپنی بلند تر آواز سے ندا کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتون کو طلاق نہین دی ہے اور یہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ

یستنبطونہ منہم پس ہین تہا کہ ہین نے اس امر کا استنباط کیا وکذا قال سعید بن جبیر وعکرمہ ومقاتل بن
حیان والضحاک وغیرہم وصالح المومنین حضرت ابوبکر وحضرت عمر ہین حضرت حسن نے زیادہ کیا اور
حضرت عثمان ہین لیث بن سلیم نے مجاہد سے روایت کیا کہ حضرت علی بن ابی طالب ہین اسی طرح خود اوز
سے مرفوعاً بہی مروی ہے کما اخرجہ ابن ابی حاتم اسنادہ ضعیف وہو منکر جدا سائحات کی تفسیر
مین کہا ہے اے صائمات یہ قول ان حضرات کا ہے ابوہریرہ وعائشہ وابن عباس وعکرمہ ومجاہد و
سعید بن جبیر وعطاء ومحمد بن کعب قرظی وابو عبدالرحمن سلمی وابو مالک وابراہیم نخعی وحسن وقتادہ و
ضحاک وربیع بن انس وسدی وغیرہم اس مین حدیث مرفوع بہی گذر چکی ہے زیر تفسیر السائحون سورہ
برارت مین لفظ اسکا یہ ہے سیاحۃ ہذہ الامۃ الصیام زید بن اسلم وعبدالرحمن بن زید نے کہا کہ سائحات
یعنے مہاجرات ہے اور عبدالرحمن نے پڑہا السائحون اے المہاجرون قول اول اولی ہے واللہ اعلم
ثیبات والکارا کی تفسیر مین کہا ہے یعنے بعض اُن مین سے بیاہیان اور بعض کواریان تاکہ
یہ تنوع ہو طرف نفس کے اس لیے کہ تنوع نفس کو خوش کرتا ہے اور اسی لیے فرمایا ثیبات وابکارا ابن
بریدہ عن ابیہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالے نے اس آیت مین اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ
کیا ہے کہ آپ کا بیاہ کرے گا پس ثیب تو آسیہ زن فرعون ہے اور ابکار امریم بنت عمران ہین اخرجہ
الطبرانی فی معجمہ الکبیر عن الضحاک ومجاہد عن ابن عمر مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آے پس بی بی خدیجہ نے گذر کیا تو جبریلؑ نے کہا کہ اللہ انپر سلام پڑہتا ہے اور اسکو
خوشخبری دیتا ہے ایک گہر کی جنت مین جو کہ قصب سے ہے دور ہے اسسے جس مین نہ نصب ہے اور نہ صخب ہے
ایک موتی جوف دار کا ہے درمیان خانہ مریم بنت عمران وخانہ آسیہ بنت مزاحم کے ہے اخرجہ الحافظ ابن عساکر
فی ترجمۃ مریم علیہا السلام من طریق سوید بن سعید ومن حدیث ابی بکر الہذلی عن عکرمہ عن ابن عباس
مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی خدیجہ پر داخل ہوئے اور وہ موت کی حالت مین تہین تو فرمایا اے
خدیجہ جس وقت تو ملے اپنے سوتون سے تو میری طرف سے انپر سلام پڑہنا پس وہ بولین یا رسول اللہ کیا آپ
نے مجہسے قبل بیاہ کیا ہے فرمایا نہین ولیکن اللہ تعالے نے میرا بیاہ کیا ہے مریم بنت عمران اور آسیہ
زن فرعون وکلثم خواہر موسے سے یہ حدیث بہی ضعیف ہے حضرت ابوامامہ سے مرفوعاً مروی ہے کیا تو نے جانا
کہ اللہ نے میرا بیاہ کیا ہے جنت مین مریم بنت عمران وکلثم خواہر موسے وآسیہ زن فرعون سے تو مین نے
کہا مبارک ہو آپ کو یا رسول اللہ اخرجہ ابو یعلی یہ حدیث بہی ضعیف ہے اور ابن ابی داؤد سے مرسلا بہی مروی
ہے قوا انفسکم واہلیکم نارا مین حضرت علی سے مروی ہے ادبوہم وعلموہم مجاہد سے مروی ہے کہ

ڈرو اللہ سے اور وصیت کرو اپنے گھر والون کو اللہ تعالی سے ڈرنے کی قتادہ نے کہا امر کرے تو اُن کو
اللہ کی طاعت کا اور منع کرے تو اُن کو اللہ کی معصیت سے اور یہ کہ قیام کرے تو اُن پر ساتھ امر اللہ کے اور
اُن کو امر کرے اور اُس پر اُن کی مدد کرے پھر جب دیکھے تو اللہ کی کوئی معصیت تو اُس سے اُن کو باز رکھے
اور زجر کرے اسی طرح ضحاک و مقاتل نے بھی کہا ہے حق ہے مسلمان پر یہ کہ تعلیم کرے اپنے گھر والون کو
جو کہ اُس کے رشتہ دار اور اُس کے لونڈی غلام ہین اُس شئے کی جو اللہ نے اُنپر فرض کی ہے اور اُس شئے
کی جس سے اُنکو منع کیا ہے اسی آیت کے معنے مین وہ حدیث ہے جس کو امام احمد و ترمذی و ابو داؤد
نے من حدیث عبد الملک بن الربیع بن سبرہ عن ابیہ عن جدہ مرفوعًا روایت کیا ہے حکم کرو بچے کو نماز
کا جب وہ پہونچے سات برس کو پھر جب پہونچے دس برس کو تو اُس پر اُسکو مارو یہ لفظ ابو داؤد کا ہے۔
ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے و روی ابو داود من حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل ذلک فقہا نے کہا ہے کہ اسی طرح روزے مین ہے تاکہ یہ اُس کے واسطے
خوگر کرنا ہو عبادت . . . . پر کہ وہ بالغ ہو اس حال مین کہ عبادت و طاعت پر اور مجانبت معصیت و ترک
منکر پر مستمر ہو واللہ الموفق وقودها الناس والحجارة یعنے اُس آگ کی چپٹیان جو اُس مین
ڈالی جائینگی بنی آدم کے جثے ہین اور کہا ہے کہ حجارہ سے مراد وہ بت ہین جو پوجے جاتے ہین لقولہ
تعالے انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جهنم حضرت ابن مسعود و مجاہد و ابو جعفر
باقر و سدی نے کہا کہ یہ پتھر ہین گندک کے مجاہد نے یہ زیادہ کہا کہ زیادہ تر بدبو ہین مردار سے و روی
ذلک ابن ابی حاتم رحمہ اللہ تعالے پھر بسند خود عبد العزیز یعنے ابن ابی داؤد سے روایت کیا ہے کہا
مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ حضرت ؐ نے یہ آیت یا ایها الذین آمنوا الآیہ پڑہی اور آپکے پاس بعض اصحاب
تھے اور اُن مین ایک شیخ تھا تو اُس شیخ نے کہا یا رسول اللہ جہنم کے پتھر مثل دنیا کے پتھرون کے
ہین تو آپنے فرمایا قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے البتہ ایک بڑا پتھر جہنم کے بڑے
پتھرون مین سے بزرگ تر ہے دنیا کے سارے پہاڑون سے کہا پس وہ شیخ غش کہا کر گر پڑا تو حضرت
نے اُس کے دل پر اپنا ہاتھ رکھا تو ناگاہ وہ زندہ تھا پھر آپنے اُس کو پکارا فرمایا او شیخ کہہ لا الہ الا
اللہ پس اُس نے اس کو کہا پھر آپنے اس کو جنت کی بشارت دی راوی نے کہا پس آپ کے صحابہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہمارے درمیان مین سے آپنے فرمایا ہان اللہ تعالے نے فرمایا ہے ذلک
لمن خاف مقامی وخاف وعید یہ حدیث مرسل غریب ہے علیها ملائكة غلاظ شداد
یعنے اُس پر مقرر ہین ایسے فرشتے جن کی طبیعتین غلیظ و درشت ہین اللہ کے منکرون پر رحمت

کرنا ان کے دلون سی کہینچ لیا گیا ہے شداد کا یہ مطلب ہے کہ انکی ترکیب غایت درجہ کی شدت و کثافت و منظر بہج
مین ہے عکرمہ سی مروی ہے کہ جس وقت اول اہل نار نار کی طرف پہونچین گے تو چار لاکہ خازن پاوینگے
جہنم کے خازنون مین سی جنکے چہرے سیاہ اور انیاب انکے کالے ہونگے یعنے ترش رو دانت نکالے
ہوئے اللہ تعالے نے اُن کے دلون سی رحمت کہینچ لی ہے اُن کے ایک دل مین ذرہ برابر رحمت نہین
ہے اگر اُن مین کے ایک کے شانے سے پرندہ اوڑایا جاتا تو دو مہینے اوڑتا رہتا قبل اسکے کہ اُس کے
دوسرے شانے کو پہونچے پہر پاوینگے دروازے پر اونیس فرشتون کو اُن مین کے ایک کے سینے کی چوڑائی
ستر خریف کی یعنے سال کی ہے پہر گرتے رہین گے ایک دروازے سے اور دروازے کی طرف پانسو
برس پہر پاوینگے اُن مین کے ہر دروازے پر مثل اُس کے جو اول دروازے پر پایا تہا یہانتک کہ اُس
کے آخر تک پہونچین گے نعوذ باللہ من النار و اہل النار بجاہ سیدنا المختار صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
ما اقبل اللیل و ادبر النہار لا یعصون اللہ ما امرہم یعنے جب اللہ تعالی نے اُن کو کوئی حکم دیا تو اس کی
طرف دوڑتے ہین طرفۃ العین بہی اُس سے تاخیر نہین کرتے اور وہ اُس کے کرنے پر قادر ہین ان کو
اُس سے کسی طرح کا عجز نہین ہے یہ فرشتے وہی زبانیہ ہین عیاذًا باللہ منہم یا ایہا الذین کفروا الآیہ
کا یہ مطلب ہے کہ قیامت کے دن کفار سی کہا جائیگا کہ مت عذر کرو کیونکہ وہ تو تم سے قبول نہین کیا جائے گا
تم تو آج کے دن اپنے ہی اعمال کا بدلہ پاوگے پہر فرمایا یا ایہا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا یعنے
اے ایمان والو توبہ کرو طرف اللہ تعالے کے صادق جازم سچی پکی توبہ جو کہ مٹا دیتی ہے اپنے قبل
کے گناہون کو اور جمع کر دیتی ہے تائب کی پریشانی کو اور باز رکہتی ہے اُس کو دنارت سے جن کو اول
کیا کرتا تہا بعد اس کے وہی اقوال ذکر کیے ہین جنکا اول ذکر ہو چکا ہے پہر یہ اثر ذکر کیا ہے عن
زر بن حبیش عن ابی بن کعب مروی ہے کہا ہم سے کئی چیزین کہی گئی ہین کہ وہ اس امت کے آخیر
ہونگی وقت قریب ہونے قیامت کے اُن مین سے جماع کرنا مرد کا ہے اپنی عورت اور اپنی لونڈی سی
اُس کے دبر مین اور یہ اُن چیزون مین سے ہے جن کو اللہ تعالے نے اور اُس کے رسول نے حرام کیا
ہے اور دشمن رکہتا ہے اللہ اُن پر اور اُس کا رسول اور ان مین سے جماع کرنا ہے مرد کا مرد سے و
ذلک مما حرم اللہ و رسولہ و مقت اللہ علیہ و رسولہ اور اُن مین سے جماع کرنا عورت کا ہے عورت سی و ذلک
مما حرم اللہ و رسولہ و مقت اللہ علیہ و رسولہ اور نہین ہے واسطے اُن لوگون کے کوئی نماز جب تک کہ وہ
اقامت کرین اس پر یہانتک کہ توبہ کرین طرف اللہ کے توبۃ نصوح زر کہتے ہین پس میں نے ابی بن کعب
سے کہا پہر توبہ نصوح کیا ہے پس کہا کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا پوچہا تہا تو آپ نے فرمایا

وہ ندامت ہے گناہ پر چین یفرط منک یعنی جس وقت کہ وہ دفعۃً تجھ سے ہو پڑتا ہے پھر مغفرت مانگے تو
اللہ تعالی سے ساتھ ندامت تیری کے اُس سے نزدیک حاضر کے پھر عود نہ کرے تو طرف اُس کے کبھی اخرجہ
ابن ابی حاتم ابو عمرو بن العلاء کہتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو سنا وہ کہتے تھے توبہ
نصوح یہ ہے کہ تو مبغوض رکھے گناہ کو جیسا کہ تو نے اُسکو محبوب رکھا تھا اور مغفرت مانگے تو اُس سے
جب کہ تو اُسے یاد کرے اخرجہ ابن ابی حاتم اب رہی یہ بات کہ جس وقت توبہ کی ساتھ جزم اور اُس پر تصمیم
و پختگی کرے تو بیشک وہ کاٹ دیگی اپنے ماقبل کے خطیئات کو جیسا کہ صحیح میں ثابت ہوا ہے کہ اسلام
قطع کر دیتا ہے اُس شے کو جو اُس کے قبل ہے اور توبہ قطع کر دیتی ہے اُس شی کو جو اُس کے قبل ہے کیا
توبۂ نصوح کی شرط سے اُسپر استمرار ہے مرنے تک جیسا کہ حدیث میں اور اثر میں گزر چکا ہے
کہ پھر عود نہ کرے اُس میں کبھی یا اُس پر عزم کر لینا کہ عود نہ کرے گا یہ کافی ہے تکفیر ماضی میں بایں
طور کہ بعد اس کے اگر وہ گناہ اُس سے واقع ہوتا تو تکفیر ما تقدم میں ضار نہ ہوتا بسبب عموم اس
حدیث شریف کے کہ التوبۃ تجب ما قبلہا اول قول کے واسطے حجت پکڑی جاتی ہے اُس بات سے جو
صحیح میں بھی ثابت ہوئی ہے کہ من احسن فی الاسلام لم یؤاخذ بما عمل فی الجاہلیۃ ومن اساء فی
الاسلام اخذ بالاول والآخر پس جب یہ اسلام میں ہے جو کہ توبہ سے قوی تر ہے تو توبہ میں تو بطریق
اولی ہوگا واللہ اعلم **قولہ تعالی** یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ الآیہ کی تفسیر میں مذکور
ہے کہ امام احمد نے عن رجل من بنی کنانۃ روایت کیا ہے کہ میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے فتح مکہ کے سال تو میں نے آپ کو سنا کہ فرماتے تھے اللہم لا تخزنی یوم القیامۃ
یعنی اے اللہ تو مجھے رسوا مت کرنا قیامت کے دن حضرت ابوذر وحضرت ابو الدرداء کہتے
ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا اول من یؤذن لہ فی السجود یوم القیامۃ واول من یؤذن
لہ برفع رأسہ فانظر بین یدی فاعرف امتی من بین الامم وانظر عن یمینی فاعرف امتی من بین الامم
وانظر عن شمالی فاعرف امتی من بین الامم فقال رجل یا رسول اللہ وکیف تعرف امتک من بین
الامم قال غر محجلون من آثار الطہور ولا یکون احد من الامم کذلک غیرہم واعرفہم انہم یؤتون کتبہم
بایمانہم واعرفہم بسیماہم فی وجوہہم من اثر السجود واعرفہم بنورہم یسعی بین ایدیہم اخرجہ الامام احمد
یا ایہا النبی الآیہ یعنے اے نبی لڑ کفار و منافقین سے کفار سے تو ساتھ سلاح و قتال کے اور
منافقوں سے ساتھ قائم کرنے حدود کے اُن پر اور سختی کر اُن پر یعنے دنیا میں اور ماوا اُن کا
جہنم ہے اور برا مرجع ہے یعنے آخرت میں پھر فرمایا ضرب اللہ مثلا للذین کفروا یعنے بیان

کی اللہ نے ایک مثل واسطے کافرون کے انکی مخالطت و معاشرت مین مسلمانون سے کہ یہ ان کے کچھ کام نہ آئیگی اور نہ اللہ کے نزدیک اُن کو نفع دے گی اگر اُن کے دلون مین ایمان حاصل نہ ہوگا پہر مثل کا ذکر کیا تو فرمایا امراۃ نوح وامراۃ لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین یعنی نوح کی عورت اور لوط کی عورت تہین نیچے دو نیک بندون کے ہمارے بندون مین سے مطلب یہ ہے کہ دو نبیون دو رسولون کے پاس تہین رات دن اُن کی صحبت مین رہتین وہ اُن کو اپنے ساتھ کہلاتے پلاتے سلاتے نہایت درجہ اُن سے عشرت و اختلاط کرتے تہے پہر دونون نے اُن کی خیانت کی ایمان مین ایمان پر انکی رفاقت نہ کی اور نہ رسالت مین اُن کی تصدیق کی تو اس سب نے انکو کچھ نفع نہ دیا اور نہ کسی محذور کو اُن سے دفع کیا اسی لیے فرمایا فلم یغنیا عنہما من اللہ شیئا یعنی پہر وہ نبی اُن کے کچھ کام نہ آئے اللہ سے بسبب اُنکے کفر کے اور کہا گیا اُن دو عورتون سے کہ داخل ہو جاؤ نار مین ساتھ داخل ہونے والون کے خانتا سے یہ مراد نہین ہے کہ اُنہون نے فاحشہ مین خیانت کی بلکہ دین مین خیانت کی اس لیے کہ انبیا کی عورتین فاحشہ مین واقع ہونے سے معصوم ہین بسبب حرمت انبیا کے جیسا کہ سورۂ نور مین ہم ذکر کر چکے ہین عوفی کا لفظ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے یہ ہے کہ اُن کی خیانت یہ ہے کہ اُن کے غیر دین پر تہین پس حضرت نوح علیہ السلام کی عورت تو اُن کے بہید پر مطلع ہوتی پہر جب حضرت نوح کے ساتھ کوئی ایمان لاتا تو اُن کی قوم کے جبابرہ کو اُس کی خبر کر دیتی تہی اور حضرت لوط علیہ السلام کی عورت جو تہی سو وہ جب حضرت لوط کسی کو مہمان رکہتے تو شہر کے لوگون مین سے جو بد فعلی کرتے تہے اُن کو اس کی خبر کر دیتی تہی ضحاک کا لفظ اُن سے یہ ہے کہ کسی نبی کی عورت نے کبھی زنا نہین کیا اُن کی خیانت صرف دین مین تہی اسی طرح عکرمہ و سعید بن جبیر و ضحاک وغیرہ نے بہی کہا ہے بعض علما نے اسی آیۂ کریمہ سے اُس حدیث کے ضعف پر استدلال کیا ہے جس کو بہت سے لوگ نقل کرتے ہین کہ من اکل مع مغفور لہ غفر لہ اس حدیث کی کچھ اصل نہین ہے یہ تو صرف بعض صالحین سے روایت کی جاتی ہے کہ اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا تو عرض کیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا ہے من اکل مع مغفور لہ غفر لہ فرمایا نہین ولیکن مین اب کہتا ہون قولہ تعالے وضرب اللہ مثلا للذین امنوا الآیہ یہ ایک مثل ہے اللہ تعالے نے بیان فرمائی ہے واسطے مومنون کے کہ مخالطت کفار کی اُن کو ضرر نہ دیگی جب کہ وہ ان کی طرف محتاج ہون کما قال تعالے لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیء الا ان تتقوا منہم تقاۃ قتادہ کہتے ہین کہ فرعون سب زمین والون سے بڑہکر عاتی و سرکش و کافر تہا پس قسم ہے

له یعنی جو مسلمان کافرون کی رفیق ہو ان کا بہید اور بہید کی بات نہ پہونچا دے وہ اللہ کا دوست نہین جیسا کہ حضرت یعقوب نبی سے بچایا جو ان سے

اللہ کی اُسکی عورت کو ضرر نہین دیا اُسکے خاوند کے کفر نے جبکہ اُس نے اپنے رب کی اطاعت کی تاکہ مومنین جان لین اس بات کو کہ اللہ تعالی حکم عادل ہے کسی سے مواخذ نہین کرتا ہے مگر اُسکے گناہ کا **قاسم بن ابی بزہ** کہتے ہین کہ فرعون کی عورت پوچھتی تھی کہ کون غالب ہوا پہر کہا جاتا کہ موسی وہارون تو کہتی ہین ایمان لائی موسی وہارون کے رب پر پس فرعون نے اُسکی طرف آدمی بہیجے تو کہا کہ تم دیکھو بڑے سے بڑا پتھر جسکو تم پاؤ پہر اگر وہ اپنی بات پہ چلے تو اُس پتھر کو اس پہ ڈال دو اور اگر وہ اپنی بات سے رجوع ہو تو میری عورت ہے پہر جب وہ اُسکے پاس آئی تو اُس نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھائی تو ایک گھر دیکھا جنت مین پس وہ اپنی بات پر چلی اور اسکی روح کھینچی گئی اور وہ پتھر ایک ایسے جسم پر ڈالا گیا جس مین روح تھی اخرجہ ابن جریر پس اُسکا یہ قول کہ رب ابن لی عندک بیتا فی الجنۃ علما نے کہا ہے کہ اُس نے جار کو اختیار کیا قبل دار کے اس مین سے کچھ حدیث مرفوع مین بھی وارد ہوا ہے **ونجنی من فرعون وعملہ** الآیہ یعنے مجھے رہائی دے فرعون سے پس بیشک مین بری ہوتی ہون طرف تیرے اُس کے عمل سے اور نجات دے مجھ کو ظالم قوم سے یہ عورت وہی آسیہ بنت مزاحم ہے رضی عنہا **ابو العالیہ** سے مروی ہے کہ زن فرعون کا ایمان زن خازن فرعون کے ایمان کے سبب سے تہا یہ یون ہے کہ زن خازن بیٹھی ہوئی دختر فرعون کی کنگھی کر رہی تھی تو اُس کے ہاتھ سے کنگھی گر پڑی پس وہ بول اُٹھی کہ ہلاک ہو وہ شخص جو اسکا منکر ہوا تو فرعون کی بیٹی نے اُس سے کہا تیرا کوئی اور رب ہے سوا میرے باپ کے اُس نے کہا ہان رب میرا اور رب تیرے باپ کا اور رب ہر شے کا اللہ ہے اس پہ فرعون کی بیٹی نے اُسکو طمانچہ لگایا اور اُسکو مارا اور اپنے باپ کو خبر دی تو فرعون نے اُسکی طرف آدمی بہیجا پس کہا کہ تو پوجتی ہے کسی اور رب کو میرے سوا اس نے کہا ہان رب میرا اور رب تیرا اور رب ہر شے کا اللہ ہے اور اُسی کو مین پوجتی ہون پہر فرعون نے اُسکو عذاب کیا اور اُسکے واسطے میخین گاڑین اور اسپر سانپ چھوڑے پہر وہ اسی طرح رہی پہر اُس پر ایک دن گذرا پہر فرعون نے اُس سے کہا تو باز رہنے والی نہین ہے تو اُس نے اُس سے کہا رب میرا اور رب تیرا اور رب ہر شے کا اللہ ہے پہر فرعون نے اُس سے کہا کہ مین ذبح کرنے والا ہون تیری بیٹی کو تیرے مونھ مین اگر تو نہ مانیگی تو اُس نے فرعون سے کہا تو کر ڈال جو کچھ تجھے کرنا ہے پہر فرعون نے اُس کے بیٹے کو اُسکے مونھ مین ذبح کیا اور اُسکے بیٹی کی روح نے اُسکو بشارت دی تو کہا اوامان تو خوش ہوجا پس بیشک تیرے واسطے اللہ کے پاس ثواب سو ایسا ایسا ہے تو اُس نے صبر کیا پہر فرعون ایک اور دن پہر آیا تو اُس سے ویساہی کہا پہر اُس نے بھی اُس سے ویساہی کہا پہر فرعون نے اُسکی بیٹی کو اُسکے مونھ مین ذبح کیا تو اُسکی روح نے بھی اُسکو خوشخبری دی اور اُس سے کہا اوامان تو صبر کر پس بیشک تیرے لیے اللہ کے پاس ثواب ایسا ایسا ہے

راوی نے کہا اور زن فرعون نے اُسکے بڑے بیٹے کی روح کی پھر چھوٹی بیٹی کی باتین سُنین تو فرعون کی عورت
ایمان لے آئی اور اللہ تعالی نے زن خازن فرعون کی روح قبض کر لی اور اسکے ثواب و منزلت و کرامت
کا پردہ کھول دیا واسطے زن فرعون کے کون ثواب جو کہ جنت مین ہے یہانتک کہ اُس نے دیکھ لیا تو اُسکا
ایمان و یقین و تصدیق اور زیادہ ہو گیا پھر اللہ تعالی نے اُسکے ایمان پر فرعون کو مطلع کر دیا تو اُس نے
دربار والون سے کہا تم آسیہ بنت مزاحم سے کیا جانتے ہو تو اُنہون نے اُسکی تعریف کی پس اُن سے کہا
کہ وہ تو میرے غیر کو پوجتی ہے اُس پر اُنہون نے اُس سے کہا کہ تو اُس کو مار ڈال تو اُسکے واسطے
میخین گاڑین پھر اُس کے دونون ہاتھ دونو پاون باندہے پس آسیہ نے اپنے رب کو پکارا تو کہا رب ابن
لی عندک بیتا فی الجنۃ پس یہ کہنا اس کے موافق ہوا کہ فرعون اُسکے پاس حاضر ہوا تو اُس نے ہنس دیا
جبکہ اپنا گھر جنت مین دیکھا پس فرعون نے کہا کیون جی تم تعجب نہین کرتے ہو اُسکے جنون سے کہ ہم
تو عذاب کرتے ہین اور وہ ہنستی ہے پھر اللہ تعالی نے اُس کی روح جنت مین قبض کی رضی اللہ عنہا و
مریم ابنت عمران التی احصنت فرجہا الآیہ یعنی اور مریم عمران کی بیٹی جس نے اپنی شرمگاہ محفوظ و
مصئون رکہی احصان یعنے عفاف و حریت ہو پھر پہونکی ہم نے اُسمین اپنی روح سے یعنی فرشتے کے واسطے
مراد جبرئیل علیہ السلام ہین اسلیئے کہ اللہ تعالی نے اُنکو حضرت مریم کیطرف بہیجا تو وہ اُنکے واسطے ایک
پوری شخص کی صورت مین بن آئے اور اللہ تعالی نے اُن کو یہ امر فرمایا کہ اپنے مونہہ سے اُن کے کرتے کی
جیب مین پہونکین پھر وہ پہونک نیچے اُتری تو اُن کی شرمگاہ مین داخل ہو گئی پھر اُس سے حضرت عیسی علیہ
السلام کا حمل ہوا اور اسی لیے اللہ تعالی نے یون فرمایا فنفخنا فیہ من روحنا اور سچی جانا اپنے رب کی
باتین اور اُسکی کتابین یعنی اُسکی قدر و شرع کی تصدیق کی اور تھی قانتین سے عن عکرمہ عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زمین مین چار خط کہینچے اور فرمایا کیا تم جانتے
ہو یہ کیا ہے صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کیا اللہ و رسولہ اعلم پھر آپ نے فرمایا کہ افضل نساء اہل
جنت خدیجہ بنت خویلد ہے اور فاطمہ بنت محمد اور مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم زن فرعون اخرجہ
الامام احمد پھر حضرت ابو موسی کی حدیث مذکور ذکر کی ہے پھر یون کہا ہے وقد ذکرنا طرق ہذہ الاحادیث
والفاظہا والکلام علیہا فی قصۃ عیسی بن مریم علیہما السلام فی کتابنا البدایۃ والنہایۃ وللہ الحمد
وذکرنا ما ورد من الحدیث من انہا تکون ہی و آسیہ بنت مزاحم من ازواجہ علیہ السلام فی الجنۃ
ثیبات و ابکارا آخر سورۃ التحریم وللہ الحمد والمنۃ